نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث از مفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع رابع

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بی نظیر محدث علیمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع چہارم
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث طیبی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | و تمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہی بیچ بیان طب کے اور منتروں کی **ف** طب ساتھ زیر طا کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثة الطاء ہی معنی علاج کرنے کی اور طب ساتھ زیر طا کی معنے سحر کی بھی آیا ہی اور مطبوب بمعنی مسحور کی اور طبیب حاذق ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ تندرستی اور دفع مرض کی نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائیں بھی دو قسم کی ہیں … مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن اور دعا … حضرت علاج کرتی تہی ساتھ طبیعیہ کی بھی اور روحانیہ کی بھی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی میں اسکو منتر کہتی ہیں اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسمای الٰہی کی جائز ہی بالاتفاق اور ماسوائے اسکی اگر کلمات ایسی ہوں کہ معلوم ہوں معانی اونکی اور مخالف نہوں شریعت کی وہ بھی جائز ہیں نزدیک … الاجابة نہیں … جو کچھ کہ اہل عزائم … کرتے ہیں مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل دیانت و تقوی کی کذا قال العلماء

الفصل الاول

فصل پہلی عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اتاری اور نہیں پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیئے شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشتی ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہونچ جاوے دوا بیماری کو اچھا ہو جاتا ہے ساتھ حکم اللہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ساتھ ارادہ اوسکی کی یہ قید اسلیے لگائی تا کہ کوئی یہ گمان نکرے کہ دوا مستقل ہی شفا میں تفسیر اسکے روایت حمیدی میں آئی ہی کہ نہیں کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیے دوا ہی پس جبکہ بیمار دوا ہی کرتی تو بھیجتا ہی اللہ عز وجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھ پردہ ہوتا ہے پس رکھتا ہی اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہیں واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچھی ہونی کا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اوٹھا لینی پردہ کی پھر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بالسبب اوسکی انتہی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنے

کہتے ہیں ... فاعل اللہ تعالیٰ ہی ہی اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہی اوسکے
ساتھ امر کی ہی ساتھ دعا کی اور قتال کفار کی باوجود ... جان لے کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہی توکل کی جیسی کہ نہیں
منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانی کی آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتی تھی ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّۃٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْھٰی اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزون کی ہی بیچ لگانی سینگی پچھنی والی کی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو
یا بیچ داغنی کی ساتھ آگ کی اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین
اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سی پچھنی دیتی ہین یعنی استرہ اور شرط ساتھ زبر شین کی پچھنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرط محجم کا یہ ہوا کہ بیچ پچھنی لگانی کے
استرہ سی اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہی کہ علماء نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین
یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اونکا ساتھ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اونکا ساتھ اسہال کی ہی پس ساتھ
شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنی کی آگ سی اشارت کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع
نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی کی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عظیم الشان
جانتی تھی اوسکو اور کہتی تھی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تھا درمیان اونکی کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اوس سی تا شرک خفی مین نہ گرفتار ہون اور نہی اس سی تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی حق سی رکھی تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی
داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثین بیچ
مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست
نہین رکھتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نے لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر
اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو
بلا سبب مرض کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی سی بسبب واقع ہونی کی
بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تھا اور صحت وہان یقینی تھی اور
حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ۔ ع ح
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِہٖ فَکَوَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بھی کہتی ہین پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نے یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتھ
داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَکْحَلِہٖ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ
ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہاتھ
سی تیر کی پیکان سی پھر سوج گیا ہاتھ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ
بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی کے پاس

ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوای سام کی کہا ابن شہاب نی سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث شامل ہی
کہ کلونجی میں شفا ہی ہر بیماری سی ولیکن مخصوص ہی ساتھ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہیں اسلیی کہ وہ حار یابس ہی پس نفع کرتی ہی
اون امراض کو کہ ضد اسکی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ تعیین ہی عموم بعل
استعمال کی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی **وعن** ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ
الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہی
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا میں نی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا میں نی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار
یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق میں نی پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پلایا اوسکو شہد یعنی ملا ہوا
پانی میں اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری ہی ہوی سی کہ کچہ دیوی اسکو اپنی مہر میں سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہہ کے
پانی میں ملا کر پیوی پاوی گا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت میں فیہ شفاء للناس یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہیں کذب کو جگہہ خطا کی جیسی کہ کذب سمعہ جہوٹ کہا کان اوسکے
نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیی کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتھ پینی شہد کی اس مادہ میں توقف بہت
ہی یعنی شہد مسہل اور چلانی والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلیی کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا سی آنحضرت کے اور ظہور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی پس اور مواد کو اوسپر قیاس نہیں کر سکتی اور
یہ بہی اگرچہ ایک وجہ نیک ہی اہل ایمان کی لیی ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانی شہد کی اس مادہ میں موافق مذہب
طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلای مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نی کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کی نسبت نہیں رکہتی اسلیی کہ طب نبی متیقن الفلاح
ہی اسلیی کہ صادر ہی وحی آلہی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مظنہ خطا کا ہی اوسمیں اور جو کوئی
کہ ساتھ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتھ قبول و صدق عقیدہ

[illegible]

کی تشخیص ہو ... اور ... حال اوسکی کا ہوتا ہی اس ... سبب پیٹ اوسکی کو اوپر ...

جاوے اعتقاد اوسکی ... کہا ہی فافہم وباللہ التوفیق ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہ اوسکے پہرے ہوئے سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف قسط میں منافع بہت ہین عورتین نفسا والی ہونی لیتی ہین اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکی پینی سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتھی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان اور چہیپ جاتی رہتی ہے اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہ دبانی کی ہاتہ سی یا کپڑی سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوسمین سے خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس وہ پانی عذرہ پہ پہونچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتہ کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما اونکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہ کٹ کی مفید ہوتا ہے اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیۃ بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ع وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کے جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین باچہ کے طرف سی ٹپکائی جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

اولی اور اصوب ہی اور مشتمل اطلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اوسکے کی بیماری

مذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی

کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین

لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب

سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوس وقت اور

شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریکو

مفید ہے جیسی کہ بعض اسنے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کیے بہت نفع کرتی ہو اس لیے اون کو ذکر فرمایا اور بعضون نے

کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی شرح

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا

بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کے نبے صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے

کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت

پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی

بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی سبب گرمی

آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد

ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ للہ پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا

تعالی تپ کو دور کر دے گا شرح مولانا عن شروح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم بھی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد افسون سے

دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنگ زہردار

سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹے کو اور یہان مراد ایک

بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹے کے بسبب انتشار اسکے کے

اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین

اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

... بسبب اہتمام شان الٰہی کی اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق

واسطے اسلم وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑہوا وین ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ يَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُم سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑہوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نی اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکے تیز تر بہال سے ہے الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا ہین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے تم مین سے یہ کہ نفع پونہچاوے اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پونہچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطی کہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑہتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اس مین اسمار جن وشیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسیلے کہا ہے علمائی کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتہ اونکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتہ انسان کے رکہتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہے جاتی ہین افسون ساتہ اسمار شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنے ... اسی طرح سانپ کے کاٹے ہوئے کو سنے کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہے

اوسے پڑہا افسون ساتہ نامون شیاطین ... سیلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے
اوس سے پس اجماع ہی علمای امت کا اوپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسمار صفات اسکے سے
اور بہترین افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی ہے اور وہ ادعیہ
کہ مشتمل ہین اوپر مانگنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین ازانجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کے
نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکہا اونہون نی ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کر دو گڑہا ٹہوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نی آپ کی جناب مین
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نی قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نی چہہ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکہا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دہوکر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پانون سے
کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کے باسن
مین اور دہوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مین نے بہت مشائخ کو کہ
لکہتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکہی یا تمام آیتین جو کچہہ دیکہا گیا
ہی لکہنا انہین چہہ اجزا کا ہی واللہ اعلم ترجمہ **وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین**
حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنے والے
تقدیر سے تو بڑہ جاتی اوس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دہوئی کی کیجاوے تم پس دہو نقل کی یہ مسلم نی **ف**
نظر حق ہی یعنی کار کر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہے ساتہ تقدیر الہی کے
اور حق تعالی نی یہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور بڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون ہی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہونی کی کیجاوا الخ عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دہوتے تہے اور وہ پانی ڈالتے تہے اوپر کسکے
جسکو نظر لگتے تہے اور اوسکو سبب شفاء کا جانتے تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور اوسکے فائدہ اسمین یہ ہے

کہ وہم سے ضرر ہو جاتا ہی اور ظہور اس وہم ہونی کا فصل دوسری کی اخیر مین آوی گا اور یہی مذہب ہی اہل حق کا اور یہ بھی ثابت ہی کہ نظر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی
وغیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتی ہین کہ جو چیز مقدر ہین ہی ہوتی وہ ٹلتی نہین اور یہ
نہین جانتی کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کی نہین رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سی ہی کہ یہ خاصیت اللہ تعالی نی اس مین رکھدی
اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہی اور جب شارع نی خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علما نے
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا انہون نے کہ جب ہم دیکھتی ہین کسی چیز کو اچھا
جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکھ سی نکلی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکھ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی
ساتھ اوسکی ہوا اور پہونچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہونچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتی ہین کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہونچاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل یہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع
کہ بچاو اوسکا کری درمیان مین نہو تو پہونچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی ہی
تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہی مانند تیر معکوس کے بر تقدیر سختی سپر کی اور جیسکہ
بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکی کا بھی دیا ہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اسامۃ بن شریك قال قالوا یا رسول اللہ افنتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ
لم یضع داء الا وضع له شفاء غیر داء واحد الهرم رواه احمد والترمذی وابو داود روایت ہی اسامہ بن شریک
سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اللہ کی دوا کرو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین
رکھی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیی شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑھاپا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** ای بندو
اللہ کی یہ اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا
ع ح **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ
یطعمھم ویسقیھم رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیی کہ اللہ تعالی کہانا کہلاتا ہی انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کی حکم مین ہی دوا اور اخیر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدی کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کی ہی نہ ساتھ کہانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر ساتھ
جریان عادت کی کوئی سبب واسطے بقا کی چاہین تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل وسکو کری کافی ہی ع ح **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارۃ من الشوكة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی
انس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
ف داغ دیا یعنی اپنی ہاتھ سی یا کسی کو حکم کیا داغنی کا اور یہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کہان دیا ع ح **وعن** زید بن
ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواه الترمذی

نقل کی ترمذی نی ... **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی

تہی زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ورس ساتہ زبر واو اور جزم ری کی نام ایک گہاس کا ہی کہ زرد ہوتی

ہی مانند زعفران کی اوس سی رنگتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتہ انکی بطریق لدود کی یعنی پلانی کی منہ مین ہوگا + ح +

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَ تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ

قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسما بنت عمیس سی یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی پوچہا انسی کہ ساتہ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتہ شبرم کی فرمایا کہ گرم ہی گرم ہی کہا اسما نی پہر جلاب لیا مین نی ساتہ سنا کی

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نے

کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** شبرم نام ایک گہاس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دی کر پانی اوسکا پیتی ہین

اور لفظ حار جار دو نون ساتہ حے مہملہ اور تشدید رے کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتہ جیم کی ضبط کیا ہے

قبیل اتباع سی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مثل ابعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر وادر اور پہر تقدیر معنی یہ ہین

کہ شبرم نہایت گرم ہے کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی کی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی بیچ

تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہی امراض کثیرہ سی اور افضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی بیچ

اول مین اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سودائی کو

+ ح + **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ

دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتہ حرام کی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ساتہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کہ جو حرام ہین دوا نکرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتہ حرام چیزون کی مطلق اور ساتہ

شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدای تعالی نی نہین کی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی ہین

تمپر اور حدیث طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سے شراب کی بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیے بناتا ہون منع فرمایا وہ دوا نہین ہے

بلکہ وہ مرض ہی اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاہ اللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبای حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوای اسکی

دوا نہین ہی جائز ہی دوا کرنی ساتہ اوسکی و لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق انکا اوپر انحصار دوا کی ایک چیز مین متعذر ہی + ح + **وَعَنْ**

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوای خبیث سی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف یعنی دوای نجس یا حرام کی استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوای بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہو وہ بہی خوب نہین کہ

نفع و صعد بہتر ہوتا ہی بسبب قبول کرنی طبیعت کی اوسکو بہتر ہوتا ہی ع وعن سلمى خادم النبي صلى الله عليه وسلم

قالت ما كان احد يشتكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا في رأسه الا قال احتجم ولا وجعا في رجليه الا قال

اختضبهما رواه ابو داود اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی درد کا بیچ سر اپنے

کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سی مگر فرماتی بہری ہوئی سینگے کہچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤن اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر

فرماتی مہندی لگاؤ اونکو نقل کی یہ ابوداود نی ف حدیث مطلق شامل ہی مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کری مرد ساتہ مہندی لگانی کی تلوون

اور پرہیز کری ناخنون پر لگانی سی واسطی احتراز کرنی کی مشابہت عورتون کی سی حتی الامکان ع وعنها قالت ما كان يكون برسول

الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة الا امرني ان اضع عليها الحناء رواه الترمذي اور روایت ہی سلمی سی کہ کہا

نہ پہونچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چہری یا مانند انکی کا اور نہ زخم پتہر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہ کہ رکھون اوسپر مہندی نقل کی یہ

ترمذی نی ف اسلیی کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہوجاتی ہی بیچ حرارت اور الم زخم کی ع وعن ابي كبشة الانماري ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته وبين كتفيه وهو يقول من اهراق من هذه الدماء فلا يضره

ان لا يتداوى بشيء لشيء رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہری ہوئی

سینگے کہچواتی تہی اپنی سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈہون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونون مین سی پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہ

کہ نہ دوا کری کچہہ واسطی کسی بیماری کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبہی سر پر سینگی کہچواتی ہون

اور کبہی درمیان میں مونڈہون کی اور احتمال یہ بہی ہی کہ دونون جای کہچواتی ہون کبہی اور خونون میں سی ظاہر یہ ہی کہ مراد خون ان اعضای مذکور

کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ع وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه

من وثء كان به رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگے کہچوائی یعنی بہری ہوئی اپنی کولی پر بسبب موچ

کی کہ آئی تہی حضرت کے پای مبارک میں نقل کی یہ ابوداود نی ف وثء ساتہ زبر واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہونچی عضو کو بغیر اسکے

کہ ٹوٹ جاوی ع وعن ابن مسعود قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة اسري به انه لم يمر

على ملأ من الملائكة الا امروه مر امتك بالحجامة رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث

حسن غريب اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرون شب معراج کی سی یہ کہ نہیں گذری اوپر کسی جماعت کے

فرشتون میں سی مگر کہ حکم کیا اونہون نی حضرت کو یعنی پونہچایا اونکو حکم الٰہی کہ حکم کر اپنی امت کو ساتہ پچہنون کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچہنون کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچہنے خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور سب اطبا

قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچہنی افضل ہین فصد سی اسلیی کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچہنون سی باہر

نکلتا ہی نہ فصد سی اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اوسوقت مین موجود تہی یا مراد امت سے قوم حضرت کے ہی یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت پڑی

خون نکلوانی کی حضرت صلعم کی امت مین سی ع وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبيبا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع

يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان سے

یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی دوا مین مینڈک کی ہی مناہین کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی

اصلی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یا اور دوا لینی اوسکی ہی ہی وہ ہین مرض سے حاصل ہوتی ہی لغت سے بیان ... جواب اور

اصلی وہ روایت کہ جامع مین آئی ہی نہی عن ان یضفدع للدواء لعنا جاصی نی شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنی مینڈک کی سی اوسی لئے نہین مناسب ہی دوا کرنی

ساتہ اوسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کے لیی کیونکہ نہین جائز ہی دوا کرنی ساتہ حرام چیزون کی یا واسطی کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سی اس سبب

کہ کبھی حضرت نی اوس مین مضرت زیادہ اوس چیز سی کہ دیکھی طبیب نی اس مین منفعت ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ

وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہچواتی بیچ ورگ

کہ دونون طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہ ابو داؤد نی اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نی یہ عبارت اور تہی حضرت

سینگی کہچواتی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ**

الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم دوست رکہتی تہی پہنی سینگی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ**

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچواوی ۱۷ سترہوین

اور ۱۹ انیسوین اور ۲۱ اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سی نقل کی یہ ابو داؤد نی **وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى**

اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ

لَا يَرْقَأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سی یہ کہ تحقیق اونکی باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون کو سینگی کہچوانی سی

منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اس مین ایک ساعت ہی کہ نہین

تہمتا خون یعنی پس اگر اس وقت مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑی اور ہلاک ہو جاوی نہ تہمنی خون سی نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ

اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ اور روایت ہی زہری تابعی سی بطریق ارسال کی کہ نقل کی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا ہفتہ کی دن پہر پہونچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ

احمد اور ابو داؤد نی اور کہا ابو داؤد نی کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد دیکن

اور صحیح نہین ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکی قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک اور تمام نقادوں کی نزدیک ع

وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ

فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی زہری سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کیے یعنے کسی عضو بدن پر نہفتی کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو بیچ

پہونچ جانی کوڑہ کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ**

مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ

كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ [illegible] فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکہا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا میں نی تاگا ہی یہ منتر پڑہا گیا ہی واسطے میری اس میں کہا زینب نی پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بی پروا ہو شرک سی تحقیق میں نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا میں نی کس طرح کہتی ہو واسطی کسی یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتہ توکل کی اور نہ منتر کرنی کی باوجودی کہ میں نی منتر کرنی میں فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آتی جاتی تہی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہین ہی یہ سوا آنکہہ کا اچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی اور اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہو دی تو بیماری کو ای پروردگار لوگون کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابو داود نی **ف** بی پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کی تمسک ساتہ ان افعال کی کرو کہ مشرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین اسلیی کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچہہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی پس وہ شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی بمعنی تعویز کی کہ لڑکی کی گلی میں ڈالا جاوی اور یہان وہ تعویذ مراد ہی کہ ہون اوسمین اسمای الہی اور آیات اور دعائین ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی میں ڈالتی ہین بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہین لگتی اور تولہ ساتہ زبر تے اور زبر واو ولام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈوری میں یا کاغذ میں واسطی محبت مرد وعورت کی کرتی ہین اور شرک میں یعنی سبب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تیری آنکہہ میں تہا نہین تہا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تہا ضربات شیطان سی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی

ف نشرہ ساتہ پیش نون وسکون شین معجمہ کے ایک قسم ہی افسون کے کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس میں ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہین پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل اسماء بتون اور شیاطین کو یا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہون معنی اوسکی نہ ساتہ قرآن اور اسمای الہی کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین پروا کرتا میں ہر عمل کی کرون میں اگر پیون میں تریاق یا لٹکاؤن میں گلی میں منکا یا کہون میں شعر یعنی تصنیف کرون شعر اپنی طرف سی نقل کی یہ ابو داود نی **ف**

[illegible] رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال والله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط سهل فأتي رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقيل له يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع رأسه فقال هل تتهمون

له أحدا فقالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغلظ عليه وقال علام

يقتل أحدكم أخاه ألا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه وأطراف رجليه

وداخلة إزاره في قدح ثم صب عليه فراح مع الناس ليس له بأس رواه في شرح السنة ورواه مالك

وفي رواية قال إن العين حق توضأ له فتوضأ له اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ

نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مین نی کوئی دن مانند آج کی دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین

کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نی پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری ٹوک اوسکی کی پس لایا گیا سہل رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہین

اوٹہاتا سکا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی

نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کسواسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون دعا

دی تو نی اوسکو ساتہ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی آنکہین نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی اور ڈالی پانی اوسپر پس دہوئی

کی لیی عامر نی منہ اپنا اور ہاتہ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرا اپنی دونون پاون کی اور انگلیون کی اور عضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور

کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل اوسکی ساتہ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تہا اوسکو کچہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی

اور کیا نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین اور نقل کی یہ مالک نی اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی ٹوکنی والی کو تحقیق نظر

حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی ف کہا نووی نی کہ وصف ٹوک لگانی والی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ

لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوسمین سی پانی اور دہووی

اوس سی منہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتہ سی پانی اور دہووی داہنی ہتیلی اپنی پہر لیوی داہنی ہاتہ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتیلی بائین پہر بائین ہاتہ سے

پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتہ سی لیوی پانی اور دہووی اوس سی کہنی بائین اور نہ دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتیلیون

کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایان پہر گہٹنا دایان پہر بایان بطور سابق کی اور یہ سب پیالہ مین ہووی پہر تہمبند کی اندر سی دہووی پس جب یہ

دہو چکی ڈالی پانی اوسکی پیچہی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار حکمتون سی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکی سی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ یہ امر

وجوب کے لیی ہی اور جبر کیا جاوی ٹوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوک زدہ کی بحسب روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اس مین جبکہ خوف ہو

ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری

اوسکو آنی سی لوگون میں اور حکم کری اوسکو کہ اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکی کی سیاق خیر اوسکا

اسی طرح بنا کی ہی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والی کا صحیح متعین ہی اور نہین معلوم ہوتا غیر اسکی سی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن**

ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من الجان وعين الإنسان حتى نزلت المعوذتان

فلما نزلتا اخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت

ہی ابو سعید خدری سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سی اور نظر آدمی کی سی یہانتک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

برب الناس پس جب اوتریں یہ شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتہ ان دونوں سورتوں کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سوای ان دونوں کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی **وعن** عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رئي فيكم المغربون قلت وما

المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکہلائی دیتی ہیں

تمہاری اندر مغربون کہا میں نی کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتی ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** شریک ہوتی ہیں جن یعنی انکے

نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہ اوسکی جیسی کہ فرمایا

اللہ تعالی نی وشارکہم فی الاموال والاولاد یعنی شریک ہو انسانکو کہ کری جسطرح حدیث میں آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان

وجنب الشیطان مارزقتنا پس جب ترک کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی میں پس معنی مغربون کی ہیں تجاوز کرنی والی کہ خدا

سی پہر رو ورد والے نفس اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت

غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہے تا بچے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد ابنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد

مشارکت جن سی اون میں حکم کرنا او نکا ہی اونکو ساتہ زنا کی اور اچہا کر دکہانا ہی زنا کا او نکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا کی ۱۲ ع **وذكر** حديث

ابن عباس خير ما تداويتم في باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کے

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعدة حوض البدن والعروق اليها

واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا بنسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگیں بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آئی ہیں طرف معدہ کے

اور پیوستہ ہیں ساتہ اسکی پسی ہیں کہ جیسی کوئی پانی پینی کی لیے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہیں رگیں معدہ سی طرف اعضا کی ساتہ رطوبات

جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتہ رطوبات ردیہ فاسدہ کے

کہ سبب بیماری بدن او ضعف اوسکے کے ہیں **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ و ریشے درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہیں

اگر پانی صاف شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو ونمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی

اور اظہر یہ ہی کہ حمل کریں اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں

صادر ہوتی ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ

روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اوس سی فی الحال جیسی کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا

آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات میں گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب

تعدد طرق اور تقویت اسکی کی ساتہ روایت طبرانی او بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق میں انہ باطل لا اصل لہ ۱۲ ع **وعن**

علي قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة يصلي فوضع يده على الارض فلدغته عقرب فتناولها رسول

الله صلى الله عليه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصليا ولا غيره او نبيا وغيره

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتی پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچھو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس جب پہرے اوسکو پس چلی پہرتی
نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ
ہر ایک کو ایک باسن مین پہر شروع کیا کہ ڈالتی تہی اوسکو یعنی اوسچیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچھو نی اور ملتی تہی اونگلی کو اور
پڑھتی تہی اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ
فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ
قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میرے نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیئے پس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا مین نی دیکہا مین نی نلی مین
پس دیکہی مین نی کتنے ایک بال سرخ روایت کیا اسکو بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہان تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تہی یا ہو رہی
تہی بسبب بڑہاپی کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تہی رح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ
ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنی ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی
قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابو ہریرہ نی پس لین
مین نی تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا مین نی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی لگایا مین نے اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک
کی فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکل آتے ہین ایسی ہی یہ کہنبی بہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی ازراہ
مذمت کہنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر
ساتھ اسکی کہ بے مشقت بوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترتے
تہی یعنی جیسی وہ بلا مشقت اوترتی تہی ویسی ہی یہ بہی بلا مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اسلیئے کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن
والمن من الجنۃ اور پانی اسکا آنکہہ کی واسطی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کی اور بعضون نے کہا کہ اگر واسطی
ٹھنڈک آنکہون کی گرمی کی ہو تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی سے شفا ہی مطلق

[illegible] زمانہ [illegible] کہ [illegible] پھر [illegible] سبب [illegible] حدیث کی اور [illegible]
اسکی کی شفاء کاملہ ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ
عظیم من البلاء اور روایت ہی اونہیں ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینی میں صبح کو نہیں پہونچتی اوسکو
بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد
ساتہ پانی کی ملاکر گہونٹ گہونٹ نوش کرتی تہی آہستی اور لکہا ہی علمائی کہ بیچ پینی شہد کی پانی میں ملاکر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی اوسکی معرفت کی طرف
مگر توفیق الٰہیہ اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو
ساتہ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدّون کو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین
العسل والقرآن رواہما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان
میں اور کہا بیہقی نی صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد
میں شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر
باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہی شفا ہے **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ
من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ
الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نی پچہنی لی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تہی کہانی
زہر والی بکری کی سی کہا معمر نے کہ روات اس حدیث سے ہی پس پچہنے لی میں نی بغیر کہانی زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک
کہ سکہلایا جاتا تہا میں الحمد نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت اور نکی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ
میں ہے **وعن** نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا
صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید
فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ
یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ
الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ
ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میری بدن میں خون نی پس بلا میری پاس سینگی والی کو
کہ پچہنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچہی طرح کہینچے گا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہوئی سینگی کہچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ میں
یعنی اوسکو کہ حافظہ نہیں رکہتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کہچوانی والا پس کہچواوی دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو
سینگی کہچوانی سی دن بدہ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمیں ایوب بلامیں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات،

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑہتی پس رکہا ہاتہ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچہو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتہ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جب پہرے نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ ہر ایک کو ایک باسن مین پہر شروع کیا کہ ڈالتی تہی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچہو نی اور ملتی تہی اونگلی کو اور پڑہتی تہی اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میرے نے طرف ام سلمہ کی ساتہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچہہ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو واسطی لینی اوس پیتا وہ اوس پانی سی کہا راوی نی پس جہانکا مین نے نلی مین پس دیکہے مین نے کتنے ایک بال سرخ روایت کی یہ بخاری نی **ف** کہا طیبی نی کہ استعمال چاندی کا یہان تہا مانند ڈالنی حریر کی کعبہ پر واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تہی یا بوڑہی تہی بسبب بڑہاپی کی یا مہندی مین رنگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تہی سرخ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنی ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابوہریرہ نی پس لین مین نی تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا مین نی اونکا پانی شیشہ مین اور بطور سرمہ کی لگایا مین نے اوسکو ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک کی فضلات ردیہ ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکلیاتے ہین ایسی ہی کہنبی بہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی ازراہ مذمت کہنبی کی کہی تہی آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت رکہی اللہ تعالی نی اپنی بندون پر ساتہ اسکی کہ نہ کچہہ مشقت ہوئی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترتے تہی یعنی جیسی وہ بی مشقت اوترتی تہی ایسی ہی یہ بہی بی مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور بظاہر یہی ہی کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا آنکہہ کی واسطی شفا ہی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتہ کسی دوا کی اور بعضون نی کہا کہ اگر واسطے ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کی ہو تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی سے تنقیہ ہی مطلق

نے ساتھ اوسکی پیٹ کی شفا پائی بالکل جاتی رہی تھی پھر دوسری بار آئی اوس سبب استطلاق کی ساتھ حدیث کی اور پیٹ بند ہو جانے

اوسکی ساتھ کامل ہوئی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ
عظیم من البلاء اور روایت ہی اونہین سے یعنی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی چاٹی شہد تین صبح ہر مہینی مین نہین پہونچتی اوسکو
بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ مین شہد
ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی انتہی اور لکھا ہی علمانی کہ بیچ پینی شہد کی پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہین پاتی اوسکی معرفت کی
مگر توفیق الٰہیہ سے اور کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دہوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو
ساتھ اعتدال کی اور کہولتا ہی سدّون کو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین
العسل والقرآن رواہما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیہقی نی صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد
مین شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق مین فرمایا ہی ہدی و شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و
باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی و شفاء ہے **وعن** ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ
من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ
الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے پچھنی لیے درمیان سر پر سبب بیماری کی کہ ہوئی تھی کہانے
بکری زہر دار کی سے کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس پچھنے لیے مین نی بغیر کہانی زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک
کہ سکہلایا جاتا تہا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت نہ چاہیے کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ
مین ہے **وعن** نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا
صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید
فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ
یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ
الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ
ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نی ای نافع جوش کیا ہی میری بدن مین خون نی پس بلا لا میری پاس سینگی والی کو
کہ پچھنے لون اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کہینچے گا کہا نافع نی اور کہا ابن عمر نی کہ سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی سینگی کہچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل مین اور زیادہ کرتی ہی حفظ مین
یعنی اوسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کہچوانی والا پس کہچواوی دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کہچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کہچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو
سینگی کہچوانی سی دن بدہ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمین ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑہ مگر بیچ دن بدہ کی یا بدہ کی رات

ف ... ظاہر یہی ہی کہ سبب ... کا بلاعین لینا پچھنوں کا ہدہ کی دن اور ...

شاید کہ یہ حیلہ اون اسباب سے ہو اور کہا ہی علما نی کہ حدیث کبشہ بنت ابوبکرہ سی کہ فصل دوسری ... معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہین اور اس حدیث مین برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدہ کی ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کی ہی ع ح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوانی منگل کی دن سترہوین تاریخ مہینے کے سبب دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہی امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسی طرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکے ابی ہریرہ سی **ف** منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کری اس سی جبتک کہ نہو اوسمین انکی ضرورت واللہ اعلم ع **ف** چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیہ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکھی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتہ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کے ہی مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکلکشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذالک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنی والا اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرحکا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کروا وی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تا توبہ کری اور اس قول اور فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کے اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پہینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحہ اور درود و صدقات نہین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کفر کا نہو لیکن کرنی والا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنی کی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کے نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال سحری مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پونہچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنی والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنی سحر سی نفس معصوم کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینی والی کی اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنی والا ساتہ فساد کی ہی اور اس باب مین بیان ساحر اور ساحرہ کی کچہ فرق نہین ہی یہ جو کچہ کہ امام فخر الدین زاہدی اور اور علمای حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی ساتہ اقرار و بینہ کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی و طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تہا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی مین نے تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکے خون

ہو گیا تہا اور یہ بہی اکثر اوقات مارڈالتا ہی اوسپر قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی مین نی اوسکو سحر کیا ہی لیکن سحر سے کبہی مر جاتا ہی اور کبہی نہین
تو قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہیئن اور اگر کہی کہ مین نی اور کو سحر کیا تہا اتفاقا نام اسکا ساتہ نام اوسکی کی موافق پڑا یا الٹا اسکا پیچ
جگہہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی پس قتل خطا ہوا احکام خطا کی اوسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اوسکا
یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٰہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سی ظہور مین آتی ہین مانند تقلیب اعیان او تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین اور
مانند انکی کی اولیا سی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکہنی والی ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکہتی ہین اگر
نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتہ غیر کی کفر ہو تو یہان بہی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکہتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیون
حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ بیچ حال دعوتیون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت
تمام ساتہ ساحرون کی بہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالیٰ کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنی سی صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتہ سے
صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اسباب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی یا خواص اسما اوسکی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارون اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور سلیی اون افعال کو اپنی
قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور ہمیشہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اوسی کی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخششی فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر
اسماء الٰہی ہی یا خواص مخلوقات اوسکی سی کہ دوا مین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعاء صلحا بندون اوسکی سی کہ اوسکی جناب سی درخواست کر کر حاجت روائی
کرواتی ہین سمجہتے ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا ہی طرح یہ آ دیم بر آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس مبحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہی اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٰہی مین ساتہ دعا یا پڑہنی اسماء اللہ تعالیٰ کی اور بغیر نسبت کرنے کے
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بہی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہ ہی کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانون
کو بعد اوس حضر کرنی کی اپنی کام مین بیر کہتی ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہین
یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پہر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتہ
روحانیات کی اور طریق کہینچنی تاثیر اونکی کا یا ذکر کرنا نامون انکی کا ہی اور التجا کرنی طرف اونکی ساتہ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ

[illegible]

یاد رہی ہیئت اس عمل عجیب ہے کہ اوس سی کبہی سرزد ہوا تہا اور زبان حاضرین و عالم کی ساتہ مدح اور ثنا اوسکی کی جاری ہوئی تہی ایسی اعتنا سے

پس قدران شقوق کی تعداد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوس میں سی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے

کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تہی اور اصل اس علم کا ماخوذ از ہاروت

ماروت سے ہی کہ اہل بابل اوسکو اونسی سیکہہ کر کام مین لاتی تہی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکہتی تہی بہت اس علم مین

مشغول رہتی تہی تواریخ معتبرہ مین لکہا ہی کہ حکماء بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہہ طلسم بنائی تہی کہ عقول اوہام بیچ دریافت

کرنی کیفیت اونکی کی حیران تہین اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر

اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب

مارتا اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی

حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین

صورت اوسکی ساتہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا

تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تہی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے

تہی اور ہر کوئی جو کچہ چاہتا اقسام شربتوں سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی

اور حوض مین سی نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا

آپسمین بیچ حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا

اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات

پاتا چہٹی نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا

تا آنکہ اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہجاتے

اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اس باب مین توغل بہت رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسی کو

پہونچنا طرف حقیقت اوس صناعت کے میسر ہو جو کچہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا

کہ اطبا اوس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیر ذلک کی سبب اوس سی ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہ

استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم عم پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکہائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور و بی اختیار

دیکہا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوی جیسے سورۂ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات الاوما انا من المشرکین اور

اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے ایسی کہ شرائط اس سحر مین پندرہ مین لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز

گمان عجز و جہل کا اون کی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پونہچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو کتب مین لکہتی ہین

کہ ابتدا ارساہ دعوت قمر کی کرتی ہین بایں الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل

ما حصل لی من السحر فہو منک و کل ما یندفع من الشر منی فہو منک و علی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

اور ٹونے اور [illegible] کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر کی کہ بتسخیر شیاطین کی ہی خاصة اور وہ بعد حصول [illegible] علاج ہی اور ساتھ [illegible]
مین جنون کی مانند ہوائی اور بدہوائی اور مانند اونکی کی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور ہدیہ اور قربانیان اونکی لیی گذرانی اور عطرات
مناسبہ بیچ جگہون حضور اونکی کی رکہنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہمزاد کا ہی اور اس سحر مین شروع پڑتا ہی
کہ اول روح انسان کو کہ قوی الطبع وابستہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتھ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانونکی ہو اور
ہین یون تعظیم بہت اونکے اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوت اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدی کہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کرے سر انجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہونچاتا ہی اور غالبا اس
طرح کے ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہون نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود یا فساق کی پس مخالطت خباثت کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ موجود
نہین ہی نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اوس سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحرون
فرعون کے بیچ آیہ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پر
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سی غیرہا ہین
عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان زن و زناکار کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور اوس انگلی پر ملین اور رال اوس مقام پر ڈالین
پہلی کہ مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت بعضے
بہان متی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ و تبدیل امثال کا ساتہ سرعت کی ہی اور یہ تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اولیاے
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمای عظام الٰہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت اور استیلا کی اور اصلاح

[illegible] حاصل کرنا نیکا ساتھ ارواح طیبہ انبیا اور اولیا کی ہی اکثر اوسی

ساتھ اسکی متعلق ہوتی ہین اور بیچ طریق حاصل کرنی اسکی کی ہی طہارت اور تلاوت اور بہیجنا ثواب صدقات وغیرہ کی اون ارواح [illegible]
اور صلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیای ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم تکیف ساتھ
کیفیت عظمی کے ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمای الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور صلاح قسم چھٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسما
اور ارقام اور اعداد اونکی کی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسمار اور سورتون قرآن کی ساتھ قیود و شروط کے
اور بیچ کتابون تکسیر کی مفصل و مشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو یا موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی بیچ دیکھنی اسباب کی ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے
سی غافل کر دی اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتی ہین کہ یہود اوپر توغل کرنی کی بیچ سیکھنی اس
دو طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کے بہی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی کی
ہین صرف کرتی ہین **ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم** یعنی سیکھتے ہین ان علمونکو کہ ضرر کرتی ہین اون کو کو لوگ اور اونکو ضرر نہ کرین اور نفع نہین
دیتی اونکو لوگ اور اونکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع ندی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین ہوتا بندون کے
حق میں مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون مین سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بہی ا
ایسی ہی علمی کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اونکی خاطرون
مین مقرر ہوتا ہی کہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا
بہت ستارہ اور برج سی لیکن جگہہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم لیے حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے
مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکہی لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم کر سکتا اور
جب تک اوسکی دقائق کو نہ پونہچا جہل مرکب مین گرفتار رہا چنانچہ اہی قبیلی سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کی واقع ہوئین وغیر ذلک اور یہی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
[illegible] کار کہتا ہی اور موجب ملکہ تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علمون محمود شرعیہ کی تعمق پیدا کری اور افراط تفریط کری
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ کو
دخل دیوی اور علم دعوت اسمار کی مین قواعد سحر اور طلسم کو دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جہوٹ یہود اور روافض کی سنی تا موجب فساد عقائد کا
ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہونچتا اور یہود بہی اسی طرح کی علم مین مشغول
تہی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تہا **باب الفال والطیرۃ** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ کی ہی اور اکثر
استعمال اوسکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی مین ہی جیسی کہ مثلا بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ
صحت پاوینگا یا نہین سنی کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبہی فال کا استعمال بدی مین بہی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہین فال نیک و

[illegible] تفاؤل اور [illegible] ہی کہ خیر ہ تعبیر سی اور سوای ان دو لفظون کی [illegible] پس ہو تو [illegible] اور تفاؤل

طیرہ کا [illegible] ہوتا ہی [illegible] فال [illegible] مطلق فال لینی کی [illegible] بد اور فال نیک یعنی محمود ہی اور [illegible]

آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تہی خصوصاً لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ

اسکی یہ ہی کہ عادت عرب کی تہی کہ شگون لیتی تہی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چہکارتی

اگر داہنی طرف بہاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی [illegible]

بائین طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنی کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس ریہی ہین سی فال لینی کی ساتہ سوانح

اور بوارح کی لکہا بات مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت

اونکی کا ہونا ہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلاً اور شرعاً

اور بہودگی کا وہی جو اوسی چاہا ہی تحقیق معنی فال طیرہ کی یہ ہین جو ذکر کیے گئی اور مولفنا اور حدیثین بہی لایا ہی اس مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ

اور مانند انکی کی بیچ حکم تطیر کی ہین موج **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی

فال فرمایا کہ کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے

منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہی اسکا جو کچہہ کہ ہوتا ہی ہووی ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی بعد ان کہ

نفی کی تطیر کو اور منع فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال

یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجہا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بہی اچہی ہی حالانکہ فال بد قطعاً اچہی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان

بسبب سبکی ہی نہ بمعنی بہتر کی جیسی کہتے ہین والآخرۃ خیر وابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد بہی کا

رکہتی تہی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچہا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچہا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاؤل لی اوس سی جیسے ڈہونڈنے

والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ۔ **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ**

وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انہین سے کہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذامی سے جیسی بہاگتا ہی تو

شیر سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کے بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے

بیٹہتا ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم مین یہ سرایت سات امراض مین ہی جذام

اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا

مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ

ساتہ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی

اور کہتی تہی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہانتک

کہ لایا جاتا ہی ... اور بعضون نی کہا کہ ... اور فرما کی ... کہ کینہ اپنا ...

جب کینہ لیا جاتا ہی اوڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ نہین بعضونی کہا کہ ہامہ الّو ہی جسوقت

کہ آ بیٹھتا ہی کسیکی گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ اصل طیرہ کی ہی اور نہ صفر ہی صفر سوال آتی ہی

بعضون کی نزدیک تو مراد اس سی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد بھی باطل ہی بی اصل ہے

اور بعضون کی نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بھوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تہی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی

اوسی ہی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بھوک کے

اور کبھی اوس سی زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور

پھر فرمایا بھاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی کی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی مع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ

لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے

اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی

اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تہا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے

ف نوء ساتھ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونے ایک ستارہ کی اور نکلنی دوسرا یکی عرب گمان کرتی تہی کہ مینہ اسی سبب سی

برستا ہی جیسے ہند کہتی ہین کہ مینہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ

آیۂ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ نہین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تہی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی

بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الٰہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر

جانی باین معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہ برساتا ہی اوسوقت مین بے آنکہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بہی

برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بھی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل نہ کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر ہی

اسلیے کہ شعار کفر بہی ہی اور موہم علیت کا انہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اس لیے کہ نہین وارد ہوئی

ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنون کا یہ ہی کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل

اللہ تعالی کی واللہ اعلم مع ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ

مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے

روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن و شیاطین سے عرب گمان

مری ہی کہ غول جنون میں سی ہی جو طرح طرح کی صورتون میں ظاہر ہو کر لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین اور ہلاک کر ڈالتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع نی اور لکہا ہی علمانی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہو جانی انکی کی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنی کی آدمیونکو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالی کی لوگونکو راہ بہلا دینی اور ہلاک کرنی کی قدرت نہین ہی ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذامی اور الایعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کے لیے پس بہیجا آنحضرت نے طرف اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کی لیے کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہ کی پس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لاعدوی سی خلاف ہی سکے پس انکے تطبیق مین علما کی بہت قوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اپنی عموم اطلاق اپنی کی اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ہی لیکن امر بہاگنی کا جذامی ہی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑی جیسے اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر آلہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کری گا کہ بسبب مخالطت کی ہوا اس حکم کیا ساتہ بچنی کی تا اوس وہم مین نہ پڑی اور واسطی آنحضرت نے آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بہاگنی کا اوسکی لیے ہے کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نپاوی اور بر تقدیر پہونچنی مرض کی ورطہ شرک خفی مین پڑی انتہی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لاعدوی سی اور نووی نی کہا کہ جذام کی لیے ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہمبستری پس یہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسے ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** عیافہ ساتہ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطوری کہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور عتبار اسمین ساتہ نام جانورون کی ہی جیسی کہ فال لیجاتی ہی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانورہی کی آواز وغیرہ سی فال لینے مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسما اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کی عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کہینچنا جیسی کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہ زبر جیم اور جزم با کی معنی سحر و کہانت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالی کی یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال مشرکون کی سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہین ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ

بالتوكل هذا عندي قول ابن مسعود اور روایت ہی ... ہی کہ نقل کی اوسکو ... رسول ...

کہ فرمایا شگون بدلینا شرک ہی فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغۃ تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہیں ہم مین سی کوئی الا

کوئی کبھی اوسکی خاطر مین فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی و لیکن خدای تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بمقتضائی بشریت کی

کچھ شک اور وہم خاطر مین آوی تو چاہیی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

کہا ترمذی نی کہ سنا مین نے بخاری سی کہتی تھی کہ تھا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل یہ

کلام نزدیک میری قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بدلینا مشرکون کی رسمون مین سی ہی اور دوسبب شرک خفی کا اور

اگر جزما اعتقاد کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی ح + **وعن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد مجذوم

فوضعها معه في القصعة وقال كل ثقة بالله وتوكلا عليه رواه ابن ماجة اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا

ہاتھ جذامی کا اور کھانا اوسکو ساتھ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کھا اعتماد کرتا ہون ساتھ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اس مین اشارہ

ہی اسپر کہ بعد حصول توکل و یقین کی بھاگنا جذامی سی لازم نہیں ح + **وعن** سعد بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال لا هامة ولا عدوى ولا طيرة وان تكن الطيرة في شيء ففي الدار والفرس والمرأة رواه ابو داود اور

روایت سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد

کسی چیز مین تو ہوتا گھر مین اور گھوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہ ابو داود نی **ف** حدیثین بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہین بعضین سی نفی

تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی ہی مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سی ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گھوڑی مین اور گھر مین ساتھ

لفظ جزم کی جیسی کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم في ثلث الفرس والمراة والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس

کی یا ساتھ لفظ شرط کی آیا ہی جیسی کہ اس حدیث مین اور مانند اوسکی مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجھا جاتا ہی مانند

تمام امور کی جیسی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت

کی تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہیں ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہ

چیزین مظنہ اور محل اوسکی ہین اور جگہہ اوسکی رکھتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين اور

اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا بیچ لا نا لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی اسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا

تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہیں انمین پس اصلا وجود نہیں رکھتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورت مین نا موافقت اوسکی

ہی اور یہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گھر مین یہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون اور

ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑی مین یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہے

یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب شرع یا طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی والله اعلم ح +

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج لحاجته ان يسمع يا راشد يا نجيح رواه الترمذي

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی خوش آتا اونکو جسوقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنی فال

نیک ہی نقل کی یہ ترمذی نی + **وعن** بريدة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطير من شيء فاذا بعث عاملا سال

عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورأى بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رأى كراهية ذلك في وجهه واذا
دخل قرية سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح بذلك ورأى بشر ذلك في وجهه وان كره اسمها رؤي
كراهية ذلك في وجهه رواه ابو داود اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے
پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل کو پوچھتے نام اوسکا سے پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی
اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکے کے یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ
اچھے نام کے اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکا سے پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی
جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرے اونکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرے اونکے کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
یعنی تطیر نہیں تھی اسلیے کہ بسبب اسکے اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت و قبح اوسکے کا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا
اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کے قطع نظر کرنیکے تطیر و تفاول سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیے نام اچھا اسلیے کہ برے نام کبھی موافق ہو جاتے ہیں تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی
اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اوسکے کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ
یہ کہ یہ بسبب نام اوسکے کے ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اوسکی سے ہ ع **وعن** انس قال قال رجل يا رسول
الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا واموالنا فتحولنا الى دار قل فيها عددنا واموالنا فقال عليه الصلوة
والسلام ذروها ذميمة رواه ابو داود اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے
اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنے طرف ایک اور گھر کے کم ہو گئے اوسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوة
والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہیں ہے
بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی تسکین کے لیے فرمایا کہ اونکے دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ
نقصان و خرابی بسبب ہی کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاویں تا مادہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑیں ع
وعن يحيى بن عبد الله بن بحير قال اخبرني من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا ارض يقال
لها ابين وهي ارض ريفنا وميرتنا وان وباءها شديد فقال دعها عنك فان من القرف التلف رواه ابو داود
اور روایت ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک
ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سے ہاں آنکر غلہ جمع ہو جاتا ہے رکھنے
کے لیے یا یہاں سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونے اپنے سے اوسمیں اور آمد و رفت
کرنے سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوے
کی سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کی سے ہے اسلیے کہ ہوا کی صالح اور موافق اعون اشیا سے ہے اوپر صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اوس شخص نے شکایت
وبا سے کی کہ اوس زمین میں ہیج رہی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض و وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن تمسک ساتھ اسکی نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی ہی اس زمین مین اور اوسنے
جانا اور آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتھ نکل آنی کی وہان سی رخصت دی
نہ یہ کہ وبا وہان واقع ہووی اور بعد از واقع ہونی کی وہان سی بہاگنی کو جائز کہا اور کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی پیشتر وقوع
کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی مگر دعا و تضرع کرے کہ حکم ساتھ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین وغیرہما
مین ہے ساتھ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین
ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہیں ہو سکتی اور لکہا ہی علماء نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہیں کی گئی ہین
اور وہ بہی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہیں نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی ہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک وبا
سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بہ تقدیر صبر کی مر جاؤن گا اور اگر نکل جاؤن گا تو نجات پاؤن گا کافر ہوتا ہی اور تغییر
اعتقاد کی عاصی ہی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی کی اور
یہ بہی ہی کہ ہلاکت بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی گہ مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنی کی وقت نکلنی کی وبا سے
کہ مشکوک و موہوم ہی ۱۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي
بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا
روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر اوسمین سی فال ہی اور نہ روکے
شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکہی ایک تمہارا اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے
لیتے ہین اور خلجان اور وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہی کہ کہی یا الٰہی نہیں لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہیں ہے پہیرنا برائی سے
اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی **بَابُ الْكَهَانَةِ** باب
بیچ بیان کہانت کے **ف** صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی اونمین سی دعوی کرتی تہی کہ اوسکو
جنات خبرین پہنچاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام الٰہی آسمان پر سی اور کاہنون سی کہدیتی تہی اور وہ اوسمین کچہہ اپنے پاس سے
زیادہ کر کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانت اور بعضی مقدمات
اور اسباب علامات سی کچہہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتا دیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوتی ہین
اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی ۱۲ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ
يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ
وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم کرتے

اونکو جاہلیت مین ایک اونمین سی یہ ہی کہ تہی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچہتے ایسے چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا
معاویہ نے کہ کہا مین نی دوسری چیز یہ ہی کہتی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکہی تمکو یعنی کسی
کام سی یہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مین نی ایک اون مین سی یہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کہینچتے ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی خط کہینچتے
یعنی بامر الہی یا ساتہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نے
کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والا خطا مراد اس سی نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کہینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بہی اوسپر حرام و ممنوع ہوا
یعنی یہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کہینچتے تہی تا یہ بہی ویسا ہی خط کہینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب مالا یجوز من
العمل فی الصلوۃ مین بہی ہو چکا ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا
أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کاہنون کا کہ آیا
اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچہہ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر
عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبہی ساتہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہ کلمہ ہی
سچ اوچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیے پس ملاتی ہین وہ
کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جہوٹ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہون نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نے کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ
ڈالتا ہی مرغی سچ جمع کرنی کی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کے کان مین اسطرح کہ نہین
مطلع ہوتا اوسپر غیر اسکا ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ
وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ
مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اون مین سی اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ
تقدیر کیے گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکہتی ہین واسطے شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پونہچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جہوٹ بنالیتی ہین کاہن ساتہ اون کلمون کی کہ شیاطین سی سنی ہین سو جہوٹ اپنی طرف سی نقل کی یہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سی بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمین جہوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اوس سی اور
فرمایا کہ نہین وہ کچہہ ع **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ
لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن
اور نجومی کی پاس اور پوچہی اوس سی کچہہ یعنی غیب کے باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یہ نہایت ضرر اور کمال بدبختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب تک نماز قبول نہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نامقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونی سی یہ ہی کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابرا ذمہ کہ قضا اوسپر سی واجب نہو حاصل ہی اور
حدیث مین گرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اس طرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہین اور مراد مع اوسکا
ہوتا ہی ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی پیچھے مینہ برسنے
کی کہ تھا رات کو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار
یعنی اسوقت اشارت کی ساتھ آئی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لانیوالا ساتھ میرے اور بعضون نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی کی پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میری اور کفر کیا ساتھ ستارون کی اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم بسبب غروب ہونے
ایک ستارہ کی اور نکلنی ایک ستاری کی یہ شخص کافر ہوا ساتھ میری اور ایمان لایا ساتھ ستاری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جو کوئی یہ اعتقاد
کری کہ ستاری فاعل اور موثر مینہ برسانی کی ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہ اعتقاد کری کہ مینہ اللہ کی طرف سی اور فضل
اوسکی سی ہی اور ستاری علامت اور مظنہ مینہ برسنی کی ہین یہ کفر نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین
نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون مین سی ساتھ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتی ہین
کہ مینہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہ مسلم نی ف ظاہر یہ ہی کہ مراد برکت سی مینہ ہی اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی
کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکی کا ہو ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکھتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی
ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتھ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکی کی گو کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتے ہین اور خبر مین
غیب کے بتاتی ہین ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ
اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن کی پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی
حالت حیض مین یا فعل کری اپنی بیوی سی بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نی

فصل الثالث

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان مین مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سی بسبب خوف قول اور کلام الٰہی کی گویا آواز کلام الٰہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کہینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتون مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب اوس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچہنے والون سی حق ہی یعنی حق ہی جو کچہہ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی ہاتہ اور انگلیون ہاتہ کی پس ٹیڑہا کیا ہاتہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پہر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پہر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچے اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری سی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہونچنی شعلی کی پس پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جہوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتہ اوس بات کی سو جہوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتہ اوس بات کی بیچ اثناء جہوٹ باتون کی پس جب جہٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتہ بعضی جہوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتہ اوسکی کہ جہٹلاتا ہے اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہماری اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست گو ہوا وہ یعنی اور وہ سو جہوٹ نہین منظور کرتی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن مین ہی جیسی کہ انجم ہیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگی آتی ہی صحیح ایا ہی کہ کاہن ساحر ہی پس ساحر ہی یہان مراد کاہن ہی اس صورت میں شک کی لیی ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر یعنی کہ ساحر خبر غیب کے نہین بتاتا ہی بلفظ او او الکاہن مین تنویع کی لیی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ اسکی کہ مرحوم آیا ساتہ رحم کی ایذا پاکر پہرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتہ رجم کی

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تہا انصار سے یہ کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوی تہی ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تہی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی سے حقیقت حال کے تہی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بزرگ اور مرا ایک شخص بزرگ یعنی کبہی یون کہتی تہی اور کبہی یون یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پہینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کی ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹہانی والی عرش کی پہر تسبیح کرتی ہین آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹہانی والون کے یہانتک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پہر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹہانیوالون عرش کے ہین واسطی عرش کے اوٹہانی والون کے کہ کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پہر خبر پوچہتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہونچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پہر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی کاہنون کے اور پہینکے جاتے ہین طرف اونکی یہ ستارے یعنی پس سبب اون ستارون کی پہینکے جانی کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت کا پس وہ چیز کہ لائی کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ کاہن جہوٹ ملا لیتی ہین اوسمین اور زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوی پر نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کیی اللہ تعالی نی یہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات یہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا او چیز مین کہ نہین جانتا یعنی نہین مقصود ہی علم اوسکا اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہین جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہین ہی زیادہ او چیز سی کہ گذری نقل کی یہ بخاری نی بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یون ہی کہ تکلف کیا او چیز کا کہ نہین فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی او چیز کی کہ نہین اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننی او چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتی اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہین مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسی کی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسی کا اور سوا اسکی نہین کہ افترا کرتی ہین کاہن اپنے

ہوئی اور ٹہرا ہیں طلوع ہوتی ستارہ کو علت اوسکی ایک چیز کی **ف** ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سی اور وہ مشغول ہوا ہی بیفائدہ چیز
میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں ع یہاں ملا علی قاری حضرت شیخ رحمہ نی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابًا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من
السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی
خبریں غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پونہچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی اس طرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سی ہیں اور کافروں اور بد دینوں کی اعمال
سی ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن
عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھی اللہ مینہ اپنی بندوں سی پانچ برس یعنی مثلاً پھر برساوی البتہ ہو
ایک جماعت آدمیوں میں سی کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نے

ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سی ہی کہ سبب اللہ ہی مینہ کا ہی

کتاب الرؤیا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونی والی کی علوم اور ادراکات کو جیسے
جاگتی کی دل میں اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سی اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دل میں علامت ہے اور امور
پر کہ پیش آتی ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی جو دینہ پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او ترٰی لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوت سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دیکھا جاوی واسطے
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائی گی بسبب مرنے میرے کے اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی
جاوی اوس سی چیز ہونی والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کریں گی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زیر بے کی معنی خوشخبری کے
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رؤیا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش ح کے
لیکن یہ تخصیص شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رؤیا نام خواب نیک کا ہو توصفت لانی ساتھ
صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ معنے صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے
مبشرات کی کہ غالبًا یا کلیًا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ اسمیں صدق بھی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی یا حمل

اوس پر نہی سلطان کی کہ مجہرات ہی ہوں وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ
واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچہا ایک ٹکڑا ہی
چہالیس ٹکڑوں نبوت کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک
اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزء شی کا ساتہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نرہی تو جزء اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ رویا ایک
جزء ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکہنی والا نبی
نہو جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چہالیس کے اگرچہ علما نی
کچہہ کچہہ لکہی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چہیالیس آیا ہی
بدلی چہالیس کے اور ایک مین پچاس اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہی نہ تحدید ع ح وعن ابی ہریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکہا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت
مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تحقیق دیکہا مجکو یعنی گویا کہ دیکہا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین بنتی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی
ہو جاوی یا عمل کری اوس چیز پر کہ سنی اوس حالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگون مین سی جسنی مجکو
خواب مین دیکہا توفیق دی گا اوسکو اللہ تعالی میری دیکہنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنے
دیکہا مجکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سی اسلیی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہ
مجال نہین شیطان کی کہ کسی کی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جہوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکہا ہی
کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جہوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکہنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت
آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جہوٹ نہین باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت
کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال و ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی صریح البطلان ہی
اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسی لیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سی ممنوع ہی اور اگر دعوی نبوت کا
کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہین ہوتا ع ح وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق
متفق علیہ اور روایت ہے ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکہا مجکو پس تحقیق حق دیکہا یعنی سچا ہی خواب اوسکا کہ اوسنی مجہی کو
دیکہا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہی کہ یہ حدیثین ساتہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین یہ کہ جسنی آنحضرت کو
خواب مین دیکہا اوسنی ہی کو دیکہا دروغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علما نی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین
بعضون نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکہی آنحضرت کو ساتہ صورت اور حلیہ مخصوص کی کہ آپ رکہتی تہی پہر بعضون نی ان مین سی توسعہ کیا اور کہا
کہ اوس شکل و صورت مین دیکہی کہ مدت عمر شریف مین میسر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہے
کہ اوس صورت پر دیکہی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تہے اور
نوبت بیس کی نہ پہونچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکہنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

...ت لیتا تو وہ کہتی کہ جاتو نے آنحضرت کو نہین دیکھا اور امام نووی ...

آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوای اونکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف و تفاوت
صورتون کا باعتبار کمال نقصان ایمان دیکھنی والی کی ہی جسنی حضرت کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال دین اپنی کی دیکھا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان
دین کی دیکھا اور اسیطرح پر ایک نی بڈہا دیکھا اور ایک نی جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نی روتی ہوی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ
مبنی ہی پر اختلاف حال دیکھنی والی کی ہیں دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکھنی والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیے کہ اوس سے احوال اپنے
باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کرے اگر موافق ہے
تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس ذات کریمہ اونکی کا اور اوسچیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف
کہ ہی تجہسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سے آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینی کی لیے فرماتی ہین اوسنی واسطے
رفع اس اشکال کی علما سے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی کہ اونکو
شیخ محمد بن عراق کہتی تہے جب وہ استفتا اونکی نظر سے گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا
لاتشرب الخمر اوسنی لاتشرب کو اشرب سنا ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي
فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین
پس شتاب دیکھی گا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تہا خواب مین
حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکھی گا جاگتی مین ع **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ
فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفُلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا
أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سے ہے اور
خواب برا شیطان کیطرف سے ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی روبرو کہ دوست رکہتا ہی
اوسکو یعنی علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہے
پس چاہیے کہ پناہ مانگی ساتہ اللہ کی برائی اوسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تہتکاری تین بار یعنے بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوس خواب کو کسی کے روبرو یعنی دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی
واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کری گا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کیطرف سے یعنی باعث خوشی اوسکی کا
ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتہ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندی کی لیے تا باعث
حسن ظن کا ہو ساتہ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جہوٹا شیطان دکہاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسی کہ
گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی کوئی تم میں سے ایک برا خواب کہ مکروہ جانی اوسکو پس چاہیئے کہ تھتکاری بائین طرف
تین بار اور پناہ مانگی ساتھ اللہ کی شیطان سی تین بار اور پہری کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر وقت دیکھنی خواب کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بصاق
ذکر کیا کہ تفل سی زیادہ ہی تفل تہوک منہ سی نکالنا اور بصق منہ کی اندر سی نکالنا کہ کچھہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تہوک کہ نکلی اور اوسکو بزاق بہی کہتی ہین
پس تفل بعد بصق کی ہی اور بعد ازان نفث ہی کہ پہونکنا ہی ساتھ آب لبون کی اور بعد اسکی نفخ ہی کہ پہونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث
بہی آیا ہی اور اسی حدیث مین فکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اس حدیث مین کروٹ سی پہرنا بہی آیا ہی سو لیکن اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلٰى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب کہ جہوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب
مومن کا ایک جزو ہی چہالیس جزو نبوت کی سی اور جو چیز کہ ہو اجزای نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جہوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون
اور روایت کرتا ہون ان احادیث سی کہ آنحضرت نی فرمائین ہین خواب تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسری ڈرانا شیطان کا اور تیسری
بشارت اللہ کیطرف سی پس جو شخص کہ دیکھی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسی کی اور چاہیئی کہ کہڑا ہو اور نماز پڑہی
یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نی اور تہی آنحضرت مکروہ رکہتی طوق دیکہنا خواب مین
اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہ یعنی ساری حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و
موقوف کی بخاری اور مسلم نی لیکن دونون کو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس
نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سی نقل کی اونہی نی ابی ہریرہ سی اور کہا یونس نے کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر
پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبھم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی حدیث مرفوع ہی موقوف
ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور اونہون نی آنحضرت سی بخاری نی تو یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین
سی کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہا
گیا اور یہ ہی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول اپنی کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید
کی واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری اور مسلم کی سی حقیقت حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کی بہی ظاہر ہو جاتی ہی **ف**
جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علما نی اول تو یہ کہ مراد قریب ہونی زمانہ کی سی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسی کہ اور
حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جہوٹ ہووی خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا ہین نی کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہی دوسری

لم تكد رؤيا المؤمن تكذب قال الطيبي اختلف في تفسيره والمعنى الاظهر ... [illegible]

یہ کہ مراد قرب زمانہ سی برابر ہونا شب وروز کی ہی اسلیی کہ جسمین شب وروز برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور خلط
خلل سی سالم تر ہوتا ہی تیسری یہ کہ مراد قرب زمانہ سی وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کی گذرینگی اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور لکہا ہی علمائی کہ مراد اس سی زمانہ امام مہدی کا ہی کہ اون دنون مین اونکی عدل سی سب عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہی اور زمانہ غم ومحنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح وراست ہونگی اسلیی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی راست تر ہی خواب اوسکا بہی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سی صحت خواب کی اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر واعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہی حق کی طرف سی لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال النفس ہے جیسی کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی از بسکہ وہ خیال مین بیٹہا ہی وہی خواب مین دیکہتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب مین دیکہتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور فکرمند کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سی رکہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتہ اوسکی آدمی زاد سی بازی کرتا ہی جیسی کہ دیکہتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبہی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہی وغیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا ہے
جانب حق سی بندہ کی لیی تا ساتہ اوسکی خوش ہووی اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امیدواری کہی یہ قابل تعبیر کی ہی اور نہ بیان
کری الخ یعنے اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار وتعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث ولایعنی کی ہی اور یہ بہی ہی کہ جب کہیگا اور سننی والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع مین اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہین ایک تو
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اس مین اور اس تقدیر پر ضمیرین کان
یکرہ کی پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نی تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی اسلیی کہ یہ صفت دوزخیون کی ہی جیسی کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین سی روایت کرتا ہی ابو ہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نی کہ تہی ابو ہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابو ہریرہ نی آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہی اسلیی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور بعضہم ساتہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کے
اور تعبیر کہنے والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پانون مین ہی تو اوسکو اچہا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہی جیسی کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین وطاعت کے ہی اور لکہا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پانون مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتہ
اختلاف دیکہنی والی کی مثلا اگر تاجر دیکہی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹہا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سی دیکہی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت مین ہی ش ع ح **وعن جابر** قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِذَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا آیا ایک شخص پس
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جس وقت کہیلی شیطان
ساتہ ایک تمہاری کی خواب مین پس نہ بیان کری اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہی اور
اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہ آدمی کی تا غمگین ہووی اوسکو ایسی خواب کو چہپانا چاہیی اور طیبی نی کہا کہ آنحضرت نے وحی سی جانا ہوگا یا دلالت
حال سی کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سی ہی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم
اور مانند اوسکی کی ترجمہ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا
فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا
قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکہتا ہی سونے والا
یعنے خواب مین دیکہتا ہون گویا مین اور صحابہ میری بیٹہے ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین ہمری پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے ہین پس
تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہماری ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہ
دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سی لیا نقل کی یہ مسلم نی **ف** عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ نامون سے بطریق تفاؤل تاویل کی معانی
لیتی تہی اور یہ مخصوص ساتہ تعبیر خواب کی نہ تہا بیداری مین بہی ساتہ انکی فال لیتی تہی جیسی کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیے جاتی تہی کہ بریدہ اسلمی
کو ساتہ چند سوارون کی راہ مین کہ قریش نے اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون ہے
اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹہنڈا ہوا کام ہمارا مین الی آخر الحدیث ترجمہ **وَعَنْ**
اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى
اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکہا مین نے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کے
کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکہا مین نے
اس خواب اپنی مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین ترروار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی ترروار کی وہ تہی کہ پہونچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ اُحُد کی یعنی زخمی ہوئے
بعضے اور بعضے شہید ہوئی پہر ہلایا مین نی ترروار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی ترروار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر
درست ہونے ترروار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کی سی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین
مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سی کہ بمعنی فساد
کی ہی اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہو یا بیان جواز کی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدای
ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتی نہ تہی جیسا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین
جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی ترجمہ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلم بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذهب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخهما
فنفختهما فذهبا فاولتهما الکذابین الذین انا بینهما صاحب صنعاء و صاحب الیمامة متفق علیه وفی
روایة و یقال احدهما مسیلمة صاحب الیمامة والعنسی صاحب صنعاء لم اجد هذه الروایة فی الصحیحین و
ذکرها صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا
مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتہون مین دو کڑی سونی کی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت اپنی سونی کی پس
وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی مین یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مین نے اونکو پس اوڑ گئی وہ پس تعبیر کی اونکی مین نے دو جہوٹے
کہ مین بیچ اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری او مسلم نی اور ایک روایت مین
یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعیین اون دونون جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سے مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعاء
نہین پایا مین نی یہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائی گئے میرے پاس کنجیان زمین کے
خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہوونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عام ہوگی
مسیلمہ کی او صنعاء ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین سے اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض
وفات آنحضرت کے اوسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کے نی حضرت صدیق
مطلب یہ ہی کہ ہوا فیروز ۱۲
کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دونون جہوٹون کی لکہا ہی علماء نی کہ کڑی مشابہ ساتہ قید ہاتہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہے
ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کماحقہ تصرف کرنی سی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی
مین ہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونی کی کڑون کا تہا بسبب اونکی بیچ
زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلاظت اون دو کذابکے واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** ام العلاء الانصاریة قالت
رایت لعثمان ابن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتها علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ذلك عمله یجری
له رواه البخاری اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مین نے واسطے عثمان ابن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مین نے
اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی
ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک
ع **وعن** سمرة ابن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجهه فقال من رای منکم اللیلة
رؤیا قال فان رای احد قصها فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال هل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت
اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسة فاذا رجل جالس و رجل قائم بیده کلوب من حدید
یدخله فی شدقه فیشقه حتی یبلغ قفاه ثم یفعل بشدقه الاخر مثل ذلك و یلتئم شدقه هذا فیعود فیصنع
مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاه و رجل قائم علی راسه
بفهر او صخرة یشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق الیه لیاخذه فلا یرجع الی هذا
حتی یلتئم راسه و عاد راسه کما کان فعاد الیه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نار فإذا ارتفعت ارتفعوا حتى كادوا أن
يخرجوا منها فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر
من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا
أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان
فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان
وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط
أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي
أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کی اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے
تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا
حضرت نے ہم سے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو آئے
میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے
ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے وسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کی اور چیرتا ہے اوسکو یہانتک کہ پہونچتا ہے چیرا گدی اوسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے
اوسکے کی مانند اسی کی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسکی یعنی ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملجاتے ہیں پھر
چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہ کہا میں نے اون دو شخصوں سے کہ کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب
دیکھنے ہیں تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے
ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہے اوسکو لنڈھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اوس پتھر کی کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے
کی لیے پس نہیں پھرتا طرف اوسکی یہانتک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور ہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا
میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ
جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑیں اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ
آگ کا پھر کر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک
کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے
آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکل بھاگے وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر بیچ منہ اوسکی کی پس پھیرتا ہے اوسکو جس جگہہ تھا پس
جب آتا ہے وہ تاکہ نکل بھاگے کنارے والا بیچ منہ اوسکی کی پتھر پس پھرتا ہے اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو
پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں وہاں ایک
اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ
درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا دونوں نے مجکو اوس گھر سے

له قوله او صخرة قبل او للشك ويحتمل التنويع الى تارة وتارة ۴۱۲

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا پہلی گہر سی اوسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مین نی واسطے اون دونون شخصون کی کہ تحقیق تم نی بہت پہرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز کہ دیکہی مین نی قالا نعم اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ کہا اون دونون نی کہ ہان خبر دیتی ہین ہم ایپر وہ شخص کہ دیکہا تم نی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف مین مین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہے کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل کیا دنکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تہی تمنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولادہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگی اور ایہ یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مین نے سر اپنا پس ناگہان اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہ مکان آپ کا کہا مین نے چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوؤ گی اپنی مکان مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سی اونکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن رات کو اور دنکو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی باوجودی کہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تہا عمل کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوسچیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سو وی بغیر اعراض کی اوس سی بسبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کی خون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب ہی اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے والے کی طرف تعبیر اوسکی کی طول روز مین تا کہ ذہن پریشان ہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت واحسبہ قال لا یحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصھا الا علی واد او ذی رای روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزء ہی چہالیس جزء نبوت سی اور خواب اوپر پانون پرندہ کی ہی جبتک کہ نہیں کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاون پرندہ کی ہی جبتک تعبیر نہیں کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوی واقع ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا او رمت بیان کر خواب کو مگر کہ روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانون پرندی کی تمثیل ہی بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہین علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں ڈرتا رہتا ہی و حرکت کرتا ہی اور جو کچھ اوسکی پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہی ویسی ہی یہ امر بھی ٹھہرتا نہیں پس فرماتی ہین کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہیں ہے اور دل مین پوشیدہ رکہا ہی اعتبار نہیں رکہتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوس طرح کہ تعبیر کہی پس چاہئے کہنا چاہئے اور یہ برے خواب کی حق مین ہی کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور تو ہم ضرر کا رکہتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہ دوست کے تا حمل نیکی پر کری اور تعبیر اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہی گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہی گا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتہ قضاء و قدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضاء و قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کی **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ ثیاب بیض ولو کان من اھل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی ہی کہ وہ مومن تہا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی ولیکن مر گئی پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین اسحال مین کہ اوسپر کپڑی سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سی تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور اونہون نی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتون کی سی بیزار تہی پر عمر اور آخر عمر مین اندہی ہوگئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدای وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکی کا آنحضرت کو ساتہ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابۃ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہوا سلیے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت مین نہین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نے الخ یعنی پہلی جواب دیئی حضرت کی حضرت خدیجہ نے برعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نگہداشت

اوپر کی بات آنحضرت کی کلام میں ... طرح ثبوت ایمان ورقہ کی ہی کہ کہا اونہوں ... آپکی نبوت میں رکھنا کہ یہ فرشتہ آپ کی وہی ہی

وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہوا گر میں بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری

کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان ورقہ کی کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرما کر ایمان ورقہ کا ثابت کیا

پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں اونہوں نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے

کرتی تو گنجایش کہتا تہا اخ **وَعَنِ** ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے

ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نی دیکہا اس حالت میں کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب میں دیکہا

کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب وبرو حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ

خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ

مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب میں دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد

صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک اخ **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَ

عُمَرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر وعمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى

أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا

ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ

زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ

الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا

مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ

قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا

فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ

قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا

فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ

الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ

الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنے کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم میں سی خواب پس بیان

کرتا روبرو حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دونوں نے

اوٹھایا مجھکو اور اونہون نے کہا مجھکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اونکے اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اس حدیث مین کچھہ زیادتی ہی کہ نہین بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندھیری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی اندھیرا ہو رہا تھا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ بہار کی تہی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لنبی نہ دیکھون مین سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان مین اور ناگہان گرد اوس شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکھا مینے اونکو ہرگز کہا مینے اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہ لنبا شخص کون ہین یہ لڑکی فرمایا حضرت نے کہا اون دونون شخصون نے مجھکو چلے چلو پس چلی ہم پہر پہونچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکھا مینے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نے کہ کہا اون دونون نے مجھکو کہ چڑہ اسمین فرمایا پس چڑہی ہم اوسمین پس پہونچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونی کی اینٹون کی اور ساتھ چاندی کی اینٹون کے پس آئے ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنے پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہم بیچ اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اون دونون نے اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہی سفیدی مین پس گئی وہ اور پڑی اوسمین پہر پہر کر آئی طرف ہماری اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی ان سی یعنی ہو گئی بیچ بہتر صورت کے اور ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی اس پر وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرت پر یعنی جو لڑکا چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نے کہ یارسول اللہ اور لڑکی مشرکون کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی پاس ہوتی ہین اور لیکن یہ وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ ملا دئی اونہون نے عمل ملی جلی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نے اونسی نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہی اور نحویون نے اسکو مخصوص ساتھ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قط اور نہین کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہی اور طیبی نے کہا کہ اصل ترکیب یہ ہی واذا احول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ ۲ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَفْرَی الْفِرٰی اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکہلاوے آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نے دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچہہ نہین دیکہا ہی مقصود کہ خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلیے ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدای تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب دکہلاوے ہی ۲ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** اسلیے کہ اوسوقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی ۲ع

کتاب الاداب

کتاب ہی بیچ بیان آداب کے **ف** ادب کہتے ہین استعمال کرنی اوس قول اور فعل کو کہ محمود ہی اور بعضون نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سی اور بعضون نے کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی ۲ع

باب السلام

باب ہی بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سی معنی سلامت اور برات کی نقائص و عیوب سی اور اسم ہی اسمای الٰہی سی اور معنی السلام علیک کے یہ ہین کہ اللہ تعالی مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدای تعالی کا تجہہ پر ہی یعنی اوسکی حفاظت و نگاہبانی مین ہی تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کی یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو مجہسے اور مجکو بہی سلامت رکہ اپنی ہی پس مشتق ہی سلام سے کہ معنی مصالحت کی ہی یعنی امن
رہ مجہسے اور باامن رکہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدای اسلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کی کافر سے تا تعرض نکری گویا آگاہ کرنا تہا ساتہ اسلام کے بعد ازان
جاری ہی یہ شریعت

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ ادم
علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذہب فسلم علی اولئک النفر وہم نفر من الملئکۃ جلوس
فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذہب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک
ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم وطولہ ستون ذراعا
فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الان متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کر اِن جماعت پر اور وہ
تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم
اور کہا السلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نے سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کی لفظ
ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حال آنکہ لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی ہوسگے
یعنی باین بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہون گی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی
لوگونکی پیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے
بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہی اسپر تاویل اسکی سے باز رہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف کا ہی
اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہ کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال
یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہ اون صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ وسکی کی ہین پس
کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدای حال سے تمام
الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی
بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدایش آدم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اسکی کی ہی بخلاف تمام
صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی مجملاً معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی
السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بہی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون
عبارتون مین کچہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نے بہی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا
آدم پر جیسیکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہون دونون معاً جیسے کہ دلالت کرتی ہے
اسپر فا تعقیب کے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوینگی مانند آدم علیہ السلام کی ختم ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا ہر آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دونون صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جا کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور بعضی جا کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والی کی ہوتا تہا کہ جسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیی اوس خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیی کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتہ پیش ت کی مشتق ہی اقراء سی بمعنی پڑہوانی کی اور ساتہ زبر ت کی قرات سی معنی پڑہنی کی بہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن معنی اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہواتا ہی اوسکو سلام کی تئین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی حدیث آیندہ مین آتا ہی ختم ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہی عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کہانی کی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت کہ ملی اوس سی اور جواب دے اوسکے چہینک کا جسوقت کہ چہینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کی ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکے جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ساتہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت کری کہ یہ صفت منافقین کی ہی ختم ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہو گی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گی یعنی ایمان کامل یعنی نہین ہونیکا یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی للہ اور کہا گیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے پڑہی گئی ہین بلفظ لا یؤمنو ساتہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست و مقارنت حتی تؤمنو کی ہی اور بعضی نسخون مین ولا تؤمنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ختم ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام علیک کری سوار پیادہ یا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رفعت دی ہی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑے بہتون پر کرین واسطی تواضع کے اور اکرام

بہت کی اور کہا انہوں نے سنے جبکہ ایک شخص ایک جماعت سے ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو ان میں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے اسلئے کہ قصد سلام عموم سنت اور بہت ہی ہوتی ہے تخصیص بعض کی وحشت لاتی ہے باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے اور جبکہ چلتی ہوں بازاروں میں یا شارع عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلئے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا اسباب رسی سے ع

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہے علمانے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہے اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتدا سلام وارد پر ہے بہرحال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ع

وعن انس قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا ان پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ع

وعن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں سے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک ان کے سے راہ میں پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم انسے سلام علیک نکرو اسلئے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہے محبت کرنی انسے ساتھ سلام اور مانند اسکی کی موافق فرمودہ خدای تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کریں اوسکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہے علمانے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علمانے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اوس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنی طلب کی میں نے پھیرنی سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو یہانتک کہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اور پیرہ واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کی اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہے یکسو ہونے کا تا بیچ راہ کا چھوڑا رہے مسلمانوں کے لیے ع

وعن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم سے یہود پس سوای اسکے نہیں کہ کہتا ہے ایک انکا سام علیک یعنی موت تم پر پس تو اوسکے جواب میں علیک یعنی تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کہیں تم سے اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو انکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور ساتھ اوسکے فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور اور روایتوں میں علیک او علیکم ساتھ واو اور بدون او کے دونوں طرح آیا ہے اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہے اور روایت طا میں علیک ہے بدون او کے اور اسی طرح روایت دارقطنی میں علیکم بدون او کے ہے پس بعضے علمانے تو کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون او کے کہے تا مشارکت لازم نہ آوے اوسچیز میں کہ کہا اور بعضوں نے کہا کہ مضائقہ نہیں ساتھ مشارکت کے اسلئے کہ موت سبکو آنی والی ہے گویا معنی یہ ہونگے کہ ہم اور تم اوس میں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں شرکت کی لیے نہیں ہے بلکہ استیناف کی لیے ہے اسصورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونه من الذم اور صواب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب واقع ہونے واسطے کے

دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کہتے ہیں علما اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا جاوے علیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک
یا وعلیکم کہے اور وعلیکم میں جب کہ جب وہ کہے ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک نہ کہے کہ اسمیں تعظیم اوسکی لازم آوے گی ۔ح **وعن** عائشة قالت استاذن رهط
من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق
يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر آنے کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت
تمپر پس کہا میں نے بلکہ تمپر موت اور لعنت پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کام کی کہا میں نے کیا
نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی اونکی جواب میں اور تمپر اور ایک روایت میں
تمپر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفي** رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت
عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور
ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہے تمپر فرمایا حضرت نے اور تمپر بھی پس
کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہے تمپر اور لعنت ہے تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ اوپر تیرے ہے
نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا
تو نے اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت
مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بیحیا باتیں کرنی والی اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ بہ تکلف ہو **وعن**
اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة
الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اوسمیں
لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اون میں کچھ مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے
اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکھا ہے علمانے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام
علی من اتبع الہدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ۱۲ع
ح **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق
يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ
نہیں واسطے ہماری مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

مذاکرہ اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سی اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹھنی سی ہو نہیں پس دو تم راہ کو حق اوسکا یعنی اگر رستی میں بیٹھتی ہو تو رستی میں بیٹھنی کی حق ادا کرو کہا صحابہ نی کیا ہی حق رستی کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سی یعنی گذرنی والوں کو ایذا نہ دی ساتھ تنگ کرنی راہ کی اور رانند اسکی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلئی کہ سنت ہے کہ چلنی والا سلام کری بیٹھی کو جیسی کہ ذکر کیا گیا ۱۲ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہ ابو داود نی پیچھی حدیث ابو سعید خدری کی اسی طرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوٰۃ والی نی **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولی کو نقل کی یہ ابو داود نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سی اور نہیں پایا میں نی ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھہ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سی جسوقت کہ ملی اوس سی اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو یعنی کہانی کی لیے یا اور کام کی لیے اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مرے اور دوست رکھی اوسکی لیے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھی گئیں اسکی لیے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھہ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی کہ لکھی گئیں اسکی لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پھر بیٹھہ گیا پس فرمایا اوسکی لیے تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلّم کی تہا اور اگر مسلّم السلام علیکم کہی اور مسلَّم علیہ اوسکی جواب میں لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کری یا مسلّم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کری اوسکی لیے بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اخیر کی اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہی ۱۲ح **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تکون الفضائل رواہ ابوداؤد اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی موافق معنوں پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نی ایک تبلہ اور کہ پھر آیا ایک شخص جو تہا پس کہا اوسنی سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب یعنی جسقدر سلام کرنی والا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ افضل سلام میں یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب دینی والا بہی ساتہ ضمیر جمع اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بہی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بہی کافی ہی اور اتفاق رکہتی ہیں علما اسپر کہ اگر کہین جواب مین علیکم نہین ہوتا جواب اور اگر جواب مین وعلیکم ساتہ واو کی کہی اسمین دو وجہین ہین صحیح **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ من بدأ بالسلام رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیوں مین ساتہ اللہ کی وہ شخص ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ملین راہ مین آپسمین اسلیی کہ اس صورت مین برابر ہین بیچ حق سلام کی اور اگر ایک بیٹہا ہوا اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتہ سلام کی نزدیک تر ہو گا اسلیی کہ اوسنی ادا کیا ہی حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کری گا فضیلت اوسکی لیی ہو گی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ تین چیزین جمع خلوص محبت بہائی مسلمان کی ہین ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسری جگہہ دینی جب آوی مجلس مین صحیح **وعن** جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی نسوۃ فسلم علیہن رواہ احمد اور روایت ہی جریر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نی **ف** یہ مخصوص ہی حضرت کی لیی بسبب امن کی واقع ہونی سی فتنہ مین اور غیر اونکی کو مکروہ ہی یہ کہ سلام کری عورت اجنبی کو مگر یہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سی اوسی سلام علیک جائز ہی صحیح **وعن** علی بن ابی طالب قال یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعا وروی ابوداؤد وقال رفعہ الحسن بن علی وہو شیخ ابی داؤد اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سی کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کیطرف سی جسوقت کہ گذرین یہ کہ سلام علیک کری ایک ان مین سی اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والوں سی یہ کہ جواب دی ایک اونمین سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداؤد نی یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نی اور یہ حسن بن علی شیخ ہین ابی داؤد کی یعنی نہ امام حسن بن علی ابن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نی طریق حسن ابن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذرین اور ایسی ہی جسوقت کہ داخل ہون یا ٹہہرین ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ ابتدا کرنا ساتہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت مین سی ایک شخص ہی سلام کری گا یا ایک جواب دی گا سب کی ذمہ سے ساقط ہو جاوی گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی صحیح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ[له] بالاکف رواہ الترمذی وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور اونی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتہ غیر ہماری کی یعنی غیر اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتہ یہودیوں کی اور نہ ساتہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتہ انگلیوں کی اور

له یعنی انگلیوں سی اشارہ کرنا اونکی شعار ہی اور ساتہ ہتہیلیوں کی اونکی شعار ہی

اور سلام کرنا انصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکا ضعیف ہی **ف** یعنی یہ مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی ترک
عمل افعال انکی کی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہوں گی سلام کرنی میں یا جواب دینی میں او دونوں میں ساتھ اشارہ کرنی
مذکورہ میں کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ آن حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
میں ہی بعضی لوگ کرینگی اس طرح یا شامل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اگرچہ ہی کہ
وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہی م ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ
اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونوں کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملی اوس سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل یہ ابو داود سے
ف یعنی اس قسم رفاقت میں سلام مستحب ہوتا ہی پھر جای زیادہ اور اس میں کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اسباب کی
اور مستثنی ہیں اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ میں ہیں اگر
سلام کری اوسکو ایسی وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کیوقت سلام کرنا نہ جواب دی اور قرآن پڑہنی والی کو بھی سلام نکری
او اگر کوئی کری تو اوسکی تئیں چاہیی کہ ٹھہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری م ح ع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی کہ جب داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنی گھر کی لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گھر میں کوئی نہو تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہوویں سلام پہنچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہاں بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کی اور کہا بعضی ہماری علما نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی ق رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ او دعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت رکھو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نی وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نی سلام کی خیر و برکت
کو پاس گھر والوں کی اور لوگی اوسکو آخرت میں جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکھتا ہی پھر لی لیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتیں لی جاتی ہیں اس میں تفاول ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ **وعن** اَنَسٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیری گھر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پھر کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہیں نقل کی
یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰہُ بِكَ عَیْنًا

وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِينَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ہم جاہلیت
مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹھنڈا کری اللہ بسبب تیری آنکھون کو اور رہ خوش رہی تو نعمتون مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کیی گئے
ہم اس کہنی سی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومۃ سی یعنی نرمی اور تازگی اور خرمی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو
ہی ایک تو یہ کہ بی معنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدای تعالی بہ سبب تیری آنکھین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال محتاج
سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکہنی اوسکی کی خوش ہون دوسری یہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجہکو
خدای تعالی یعنی بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسر لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی
صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہ بہی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی
بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارت و رکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی ہین ہرح ع **وَعَنْ** غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَبِيكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ
اور روایت ہی غالب سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میری
سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ اونکو سلام کہا
دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیرے
باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی
سلام بہیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچایا اوسپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ
یہ الفاظ روایت کیے ہین ہرح ہرع **وَعَنْ** أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ابو العلا حضرمی سے
یہ کہ علاء حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تہا علاء جس وقت لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنے
طرف سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق بعضی نسخون مصابیح کی آیا ہی عن
ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلاء الحضرمی
ہی اور ایک نسخہ مین ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل ہوئی تہی بحرین
کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور اونکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مری اور شروع کرتا الخ یعنے
یون لکہتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکہا کرتی تہی کہ
آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی کی ہی مقدمہ
سلام کا جیسی کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کی باعتبار متعلق ہونی اونکی کی ہی ساتہ

سلام کی لکھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسی طرح ہی عادت مؤلف کی کہ اخیر فصل مین وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب باب کی ہوتی ہین
مح ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط
پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی او سپر برادی اوسکی کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانی والا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نے بیچ توجیہ
معنی لعل کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکی کی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جل وعلا پر بیچ پونہچانی اوسکی کی مقصد
کو اور دوسری معنونکو مؤید ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین پہر ارادہ کیا کہ مٹی
ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی تب خیال آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو
کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاوی گا کل کو بسبب طول حساب کی اور حدیث منکر ہی باعتبار اونکے
اور طبرانی نی اوسط مین نے درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح اہ ح ع
وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم
علی اذنک فانہ اذکر للمآل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سے
کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تہا پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتی تہی کہ قلم کو رکہہ
کان پر اس لیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہے
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیۃ ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکہتا ہی جیسی کہ کہا
علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکہنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتہ دل کی ہی تا سنی جو کچہہ کہ ارادہ
کرتا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور
ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویوں اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہین اور مؤید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل
کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے
بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی اہ ح ع **وعنہ** قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم
السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما امن یہود علی کتاب قال فما مر بی نصف شہر
حتی تعلمتہ فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکہون مین
خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہودی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہان تک کہ سیکہا
مین نی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا مین اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہودی نامہ کسی یہودی
کی لیی لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواؤن تو کم زیادہ نہ پڑہ دی اور اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی زبان

کفار کی سی ٹوپی پہنی ہے اور بغیر ضرورت کے اوسکا پہننا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبیہ ساتھ کفار کی لازم آتا ہے اور وہ منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم
بلکہ بعضی نے بلا ضرورت پہننی کو حرام لکھا ہے ہمولانا ع **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى
اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے
پس چاہیے کہ سلام کری پہر اگر جی چاہی اوس کا بیٹہنا پس چاہیے کہ بیٹہہ جاوی پس پہر جسوقت کہ کہڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیے کہ سلام کری ایسی کہ نہیں سلام کرنا
پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** جسوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹہنی کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتہ اسکی یہ ہی کہ جب
ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹہی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کے بہی جیسی کہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی
جواب بہی دونوں کی واجب ہیں اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہی ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ جُلُوْسٍ فِي الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بہلائی بیچ بیٹہنی کی راہون پر مگر واسطی اوس
شخص کے کہ بتاوی راہ یعنی اندہی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزون کی سی اور مدد کری اوس
شخص کے کہ بوجہ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتہ پیش حرف کی ہی اور ایک نسخہ میں ساتہ زبر ح کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہ زبر ح کے
وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتہ پیش ح کی بوجہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹہاتا ہو بوجہ اپنے
جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیی یا اپنی پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیی ہمع **وذكر** حَدِيْثُ اَبِيْ جُرَيٍّ فِيْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ
لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ قَالُوْا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ
لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا
فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَّكْتُوْبٌ عُمُرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ
رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَهٗ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِيْ عُمُرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ
وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ
قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ
ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اون میں روح چہینکے پس ارادہ کیا الحمد کہنی کا پس حمد کی اللہ کی ساتہ توفیق اوسکی کی پہر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اللہ
اے آدم جا طرف ان فرشتون کی کہ جماعت ہی اونمیں سے بیٹہی ہوئی اور کہہ سلام ہی تمپر یعنے پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتون نی تجہپر بہی سلام اور رحمت اللہ کے

پہر پہیر لی آدمؑ حضرت رب اپنی کی یعنی اوس ہاتہ کان مین کہ کلام کیا تہا اون سی اسد تعالیٰ نی پس فرمایا اسد تعالیٰ نی تحقیق یہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطی اوسکی اسد تعالیٰ نی اس حال مین کہ دونون ہاتہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدمؑ نے
کہ اختیار کیا مین نی داہنا ہاتہ پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہ پروردگار میری کی داہنی با برکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوس مین شکل
آدمؑ کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدمؑ نی مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب مین پس کہا آدمؑ نی ای رب میری کون ہین یہ فرمایا یہ ہی
اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اون مین ایک شخص تہا بہت روشن اون کا یا ان
جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہ شکلین روحی تہین یعنی اون مین ایک جماعت تہی روشن تر اوروں سی اور یہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدمؑ نی ای رب میری
کون ہی یہ فرمایا کہ یہ ہی بیٹا تیرا داؤدؑ نام اور تحقیق لکہی مین نی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدمؑ نی ای رب میری زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کی فرمایا یہ وہ چیز ہی کہ لکہی مین نی واسطی اوسکی کہا آدمؑ نی ای رب میری پس تحقیق دی مین نی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹہہ برس فرمایا
تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پہر رہی آدمؑ بہشت مین جبتک کہ چاہا اسد نی پہر اوتاری گئی بہشت سی اور تہی آدمؑ گنتی
واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنی کے لیے پس کہا واسطی اوسکی
آدمؑ نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کہا فرشتی نی البتہ لیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داؤدؑ کو ساٹہ برس پس انکار کیا آدمؑ
نے پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدمؑ یعنی اسد تعالیٰ کی منع کرنی کو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی
اولاد اونکی فرمایا آنحضرتؐ نی پس اوس دن سی حکم کیا گیا ساتہ لکہنی کے اور گواہون کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسی کہ کوئی ہاتہ مین کچہہ رکہکر
ہاتہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہ پروردگار میری کی الخ یہ کلام حضرت آدمؑ کا ہی یا آنحضرتؐ کا اور پروردگار کا ہاتہ اور داہنا ہاتہ کہنا متشابہات
سی ہی اور علما نی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہ کہ اسد تعالیٰ کی لیی ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی ید جارحہ سی اسلیی کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال ہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم ید یمنی اور زیادہ اشتقاق
اوسکی کا ہی اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ
صفات اسد تعالیٰ کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہی ساتہ نہایت جود اور کرم اور
احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داؤدؑ کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داؤدؑ کو آدم علیہ السلام پر ساتہ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہو اوسپر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہ اوسکی ممتاز ہون اور
پیغامبرون مین سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تہی ساتہ ایک صفت کی پس اس سی یہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہ قول حضرت
آدمؑ کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا صحیح کہ کہتے ہین سنے نہین یا اپنی عمر سی کچہ اس لیی کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصدًا اور صریحًا انبیا علیہم
السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکی انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی
طبیعت مین اس سبب سی بیٹہا کہ اول حضرت آدمؑ سی صادر ہوا اگرچہ اون سی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور ان سی صریحًا اور عمدًا صادر ہوتا ہی ع
وعن اسماءَ بنتِ يزيدَ قالت مرّ علينا رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم في نسوةٍ فسلّم علينا دوا

أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا گذری ہم پر یعنی جماعت

صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تہین ہم درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہ ابو داود

اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیی جیسی کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہی

وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِينَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی

طفیل بیٹی ابی بن کعب کی سی یہ کہ وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبحکو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی اوس سے کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مین نی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتہ ہماری اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نی ای بڑی پیٹے کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے سوای اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نی او ربیہقی نی شعب الایمان مین * **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بِعْنِي عَذْقَكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کسیکو کہ بیچ تو میری ہاتہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیی پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑی ہی فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما نی کہ یہ حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطریق امر کی و الا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت میں لے لیکن بہر صورت وہ خالی بخیلی طبع سی نہ تہا ۞

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص ملیں اور متفق ہوں وصف میں جیسے دونوں پیادہ یا چلتے ہوں یا دونوں سوار ہوں ان میں سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے کبر
سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا اسکا فرض ہے اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر سلام اسے مجلس میں دوبارہ آیا اور سلام کیا تو واجب
نہیں ہے اسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اوسکے ساتھ ہیں داخل ہوں اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اوسکو جواب نہ دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر
نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہیں ہوتا م ح

باب الاستئذان

باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کی ف کسیکی سواری پر جاوے تو مستحب ہے
کہ اذن چاہے گھر میں آنے کی لیے اور اصل اس میں قول اللہ تعالی کا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰٓی اَهْلِهَا الآیۃ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں کہ غیر ہوں تمہارے گھروں کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والوں پر اور سنت اسمیں یہ ہے کہ کہے
السلام علیکم میں آؤں م ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ
اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدُّوْا
عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ
الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسی
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوں میں اونکے پاس پس حاضر ہوا میں اونکے دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار یعنی بقصد اذن
چاہنے کے پس نہ جواب پایا مجھکو پس پھر آیا میں پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے اوپر دروازے
تمہارے کے تین بار پس نہ جواب پایا تم نے یعنی تمنے اور تمہارے خدم نے مجھکو پس پھر گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذن مانگے
ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اوسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کھڑا ہوا میں ساتھ ابو موسے
کے اور گیا میں پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی میں نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسے نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کی حضرت عمر نے بنا بر احتیاط کی تھی تا جھوٹی جرأت نکریں
حدیث بنانیکی پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسے کہ کبار صحابہ سے تھے اور تین سلام اس لیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور
دوسرا تامل کی لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کی لیے م ح

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اذن تیرا مجھپر یہ ہے کہ اوٹھادے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرے یہانتک کہ منع کروں میں تجھکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے
گھروں کے دروازوں پر پردے بورئے کی تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کی مجھپر یہ ہے کہ اوٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام
پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجھکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے
مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصوں کی ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آ پس جہاں کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہونا میرا گھر میں جانے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے
کی نہیں ہے تا آنکہ منع کروں میں تجھکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے ہیں چلے
آتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتوں کی ہوگا خصوصا بعد اوترنے آیۃ حجاب کے م ح

وعن جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ كَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت

ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ قرض کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مین نی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون
ہی پس کہا مین نی مین حضرت پس فرمایا مین مین گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ قرض کی جو اوس
دین کا یہ ہی کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرضخواہون نی آکر جابر کو تنگ کیا تہا
وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی آئی تا اوسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہ کہجورین تہین برکت ہو مین آئی حتی کہ بعد از
ادای دین کی جون کی تون باقی رہین کچہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا کا یہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین تشخیص نہین حاصل
ہوتی پس چاہئی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن
آنحضرت صلعم نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی
جابر پر تہی **وعن** ابی ہریرۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ہر
الحق باہل الصفۃ فادعہم الی فاتیتہم فدعوتہم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لہم فدخلوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ
سی کہا داخل ہوا مین ساتہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابوہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مین نی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف اہل صفہ آئی اور سب ہو نی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جسکی کیفیت اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ
تہی فقرای مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو
انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس
توفیق اوس حدیث مین اور اس مین یہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کی آئی ہون گی ساتہ نآئی ہونگی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب کی اذن چاہا
یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن وجدایۃ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع
فقل السلام علیکم ادخل رواہ الترمذی وابوداود روایت ہی کلدہ بن حنبل سی کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہ دودہ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت
کی پاس اور نہ سلام کیا مین نی یعنی پہلی داخل ہونی کی اور نہ اذن مانگا مین نی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تعلیم کی کہ پہر جا تو یعنی دروازہ پر اور کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہو مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم
فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن رواہ ابوداود وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہ رسول کی یعنی بلانی والی کی پس تحقیق آنا ہمراہ بلانی والی کی واسطی اوسکی
اذن ہی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہی کہ فرمایا آدمی بہیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہی **ف** یعنی جسوقت
کسیکو بلانی کی لیی بہیجا اور وہ اوسکی ساتہ آیا حاجت پہر اذن مانگنی کی نہین ۔ مولانا **وعن** عبد اللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتی کسی قوم کی دروازہ پر تو نہ سامنی کرتی دروازہ کی منہ اپنا یعنی تا کہ گھر والون پہ نظر جا پڑی لیکن آتی طرف داہنی دروازی کی یا بائین کی پہر کہتی سلام ہی تمپر
سلام ہی تمپر اور یہ یعنی سامنی نہ آنا اسواسطی تہا کہ نہ تہی اون دنون بیچ دروازون پر پردی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف مگر اسلام کی اسلیی تہی کہ متحقق ہو سماع اور اذن اور مرا
مکرر سی بعدد ہی نہ قصد اور دو بار پر اسلیی کہ عادت شریف تہی تین بار سلام کرنی کی جیسی کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سی یہ سمجہا گیا کہ اگر دروازی میں کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہو
اوسپر تو نہیں مضائقہ ہی سامنی آنی کا و لیکن انحراف اولی ہی بہ عایت اصل سنت کے اور اسلیی کہ بعض اوقات کو ایکبارگی پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنی ہوتا ہی ۱۲ ع
وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے
کہ بیان اوسکا یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بیچ باب ضیافت کی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی کہ
ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا اذن طلب کرون میں وقت جانی کی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اسلیی کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین
اوسکی عضا کہ نہیں جائز بیٹی کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق میں ساتہ اوسکی رہتا ہون یعنی ایک گہر میں پس کیونکر اذن مانگون گویا اوس شخص نی یہ خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کی لیی ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن طلب کر وقت جانی کی اوسکی پاس پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق میں خادم ہون
اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوسکی پاس خدمت کے لیی پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کی لیی بمقتضای قواعد شرعیہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اذن مانگ وقت جانی کی اوسکی پاس یعنی اگرچہ ساتہ کہنکارنی کی یا آہٹ پاؤن کی یا بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہی تو یہ کہ دیکہی اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاویگا
اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہیں چاہتا ہون کہ دیکہون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانی کی پاس اوسکی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کے
ف ماں کا سا حکم اور محارم کا ہی خواہ وہ نسبی ہون یا دودہ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۱۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِيْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِيْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت
علی سی کہ تہا واسطی میری پاس سی آنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس رات کو اور آنا دن کو پس تہا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتی آنحضرت واسطی اذن میری کی نقل کی
یہ نسائی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کہنکارنا تہا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تہا میں جب آتا رات کو پس اگر کہنکارتی پہر آتا میں پس اس سی
معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کی تہی ظاہرا ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اور یہ کہ علامت داخل ہونی کی دن میں کہلا رہنا ہی پس احتمال
ہی یہ کہ ہو امر بالعکس بمقتضای مفہوم مخالف کی یعنی تہا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کہنکارتا میں واسطی اونکی اور احتمال ہی غیر اسکی کا واللہ اعلم ۱۲ ع وَعَنْ
جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ اذن دو آنی کا اوسکی لیی کہ نہ ابتدا کری ساتہ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان میں **بَابُ الْمُصَافَحَةِ**
وَالْمُعَانَقَةِ باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی ف معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست بدست یکدیگر
گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونون ہاتہون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد نماز عصر کی یا جمعہ کی کچہ نہیں ہی اور بدعت ہے
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہماری نی کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آوی مسجد میں اور لوگ نماز میں ہون یا ارادہ

شروع نماز کا کہتی ہوں پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی بلا شبہہ ومعنا اجتمع وقت کہ پہیلا دی ی
مسلمان ہاتہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہیں لائق ہی اعراض ساتہ کہینچ لینی ہاتہ کی اپنی کہینچ ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ
کرنا حرام ہی اور مصافقہ نہیں ویسی ہی جیسی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتی اپنی خلافت میں اون بڑہیوں سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اور
اسی طرح اگر مرد بڈہا کہ امن میں ہو شہوت سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتہ امرد خوش شکل کی درست نہیں اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو
چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور صلوۃ مسعودی میں لکہا ہی کہ جب سلام علیک کہی ہاتہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کہ ہاتہ دینا
سنت ہی ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیوں کی نہ پکڑی کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصًا وقت آنی کی سفر سی جیسا کہ بیچ حدیث جعفر
بن ابطالب کی آتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رح سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہ ساتہ مُنہ اور آنکہوں کی اور وہ کہتی ہیں کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ
فصل اول میں بیچ حدیث انس کی وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی نی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی
کہ جو معانقہ کہ بروجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بروجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہی علما نی کہ اختلاف اس جگہہ ہی کہ ننگا ہو اور ساتہ قمیص ہو تو کچہ معانقہ
نہیں بالاجماع وھو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ لینا اوپر ہاتہ عالم متورع کی جائز ہی اور بعضوں نی کہا کہ مستحب ہی اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہ چومتی ہیں کچہ نہیں فعل
جاہلونکا ہی اور مکروہ ہی اور زمین بوس کرنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو
کوئی زمین بوس کری آگی سلطان یا امیر کی یا سجدہ کری اگر بوجہ تحیہ کی ہی کافر نہیں ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچہ
نیت نکریگا تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا سکہ ہی رکہنی رخسارہ یا پیشانی کی ہی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہ عالم یا سلطان کے
بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہ مضائقہ نہیں اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا زاہد ہی التماس اسکی پانوں چومنے کے
کری تو چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ لینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ
طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسار پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی مُنہ پر اور چوتہا بوسہ تحیّت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہی آپس میں ہاتہ پر اور پانچویں بوسہ لینا بہن کا ہی بہائی کی
پیشانی پر اور بعضوں کی نزدیک بوسہ لینا آپس میں اوپر ہاتہ اور مُنہ کی مکروہ ہی اور بعضوں کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکی کا واجب ہی اور کہا نووی نے
کہ بوسہ لینا ساتہ شہوت کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی آپس میں باپ ہو یا غیر اوسکا ہو ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا میں نے
واسطی انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ
مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے اونمیں سی کسی کا
پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنی اللہ بہی اوسپر نہیں رحمت کرتا نقل کیا
یہ بخاری و مسلم نی **وسنذکر** حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَتَمَّ لُكَعُ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی

صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کے اگرچہ ہی کہ اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث اخبار کی بیچ باب الایمان کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی پہلی جدا ہونی سی نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داؤد کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جسوقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اوس سے اللہ بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی **ف** یہ حدیث کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک ان دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر بیچ اونکا نزدیک اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پھر جب مصافحہ کرتی ہین دونون تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اوپر سو رحمتین نوّے واسطے ابتدا کرنی والی کی اور دس اوسکو جس سے مصافحہ کیا ہی **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سی ملتا ہے مسلمان بھائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لیے اوسکا فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سی فرمایا کہ ہان نقل کی ترمذی نی **ف** جہکنی کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور رکوع عبادت اللہ کی ہی ملتقط جو کی وجہی نی محی السنہ سی نقل کیا ہی کہ جہکانا پیٹھ کا مکروہ ہی اسباب وارد ہونی حدیث صحیح بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم و صلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیی اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسی کی زمین کو یا پیٹھ ٹیڑہی کری یا سر جہکاوی کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہوتا ہی کہ مقصود تعظیم ہی نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اسکی کی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسی لینی کو جیسی کہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ سی نقل کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنی کی اور آنی کی سفر سی ہو یا ہو بسبب مدت کی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کے اور اگر بوسہ دی تو ہاتھ پر نہ دی بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دی **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہے ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپسمین کرتی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سی کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی میری گھر مین پس آئی زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کچہ اور کپڑا بدن مبارک پر نتہا کہینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہین دیکہا مین نی اونکو ننگا پہلی اسکی اور نہ پیچہی اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہین دیکہا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنی کی سفر سی جائز ہی بلا کراہت شرع **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ فَالْتَزَمَنِي
فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ایوب بن بشیر سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ بنو عنزہ سی تہا یہ کہ اوسنی کہا کہ کہا مین نی واسطے
ابی ذر کی کہ کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تم سی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابوذر نی نہین ملاقات کی مین نی اونسی کبہی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجہسی اور
بہیجا میری پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میری بلانی کی لیی اور نہ تہا مین اپنی گہر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرت کی پاس اور حضرت بیٹہی ہوئی
تہی تخت پر پس گلی سی لگایا مجہکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ
بیچ غیر حالت آنی کی سفر سی بہی آیا ہی واسطی اظہار محبت اور عنایت کی **وعن** عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت عکرمہ بیٹی ابی جہل کی ہی کہا کہ فرمایا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسدن
کہ آیا مین اونکی پاس یعنی سال فتح مین اسلی بیعت اسلام کی خوشی ہی سوار مہاجر کو آفرین ہی نقل کیا اسکو ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین مصعب بن عبداللہ سی نقل کیا ہی
کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکہا تو اوٹہی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکہتی تہی
آنحضرت سی عکرمہ سوار مشہور تہا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہونچا یمن مین پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا وہ
بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی کی آنحضرت سی اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار اس بات کی ہی کہ مرحبا کہنی کی ساتہ
مصافحہ کی ہی طرح **وعن** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اسید
بن حضیر سی کہ ایک شخص ہین انصار مین سی کہا راوی نی اوسوقت کہ اسید باتین کرتی تہی قوم سی اور تہی اونکی مزاج مین خوش طبعی او سوقت کہ ہنساتی تہی اسید قوم کو پس چبہو کا
دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ پہلو اونکی کی ساتہ لکڑی کی پس کہا اوسنی بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرت نی کہ بدلا لی مجہسی کہا اوسنی کہ تحقیق آپکی تن مبارک پر کرتہ ہی اور نہ تہا میری
بدن پر کرتہ یعنی کرتہ مین کرتی پر سی چبہوں گا تو پورا بدلا نہین ہوئی کا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سی اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے
پہلو پر کہا اوسنی کہ میرا اسکی نہین کچہ ارادہ کیا تہا مین نی یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابوداود نی **ف** لفظ رجل اسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہی
یعنی ساتہ زیر لام کی مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنی والا اور بدلا لینی والا وہی اسید بن حضیر راوی ہی اور لفظ جامع الاصول یون ہی عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ فِيهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ إِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ یہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن
حضیر اوسکی حال ہی روایت کرتا ہی اور طیبی نی عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہی اور اوسمین تکلفات کئی ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہی کہ اسید بن حضیر
عظمائی صحابہ سی ہین پس بعید ہی جو ایسی معنی کا مستبعد ہی واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی تہی اور ہنساتی تہی قوم کو آنحضرت نی اونکی ساتہ اوسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے
اور اس سی معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسنا اوسکا مباح ہی اگر اوسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ
الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہی شعبی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملی جعفر بن ابی طالب سی پس گلی سی لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہوں اونکی کی نقل کی ابوداود نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ مین بیاضی سی بطریق اتصال کی ہی **ف** یہ وہی قصہ آنی جعفر کا ہی حبشہ
سی کہ جسکی حدیث آیندہ مین گذری یا لیاوری ہی اور بیاضی منسوب ہی بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نرا مذکور ہوتا ہی بغیر نام کی تو مراد اوس سی عبداللہ بن جابر انصاری

صحابی ہوتی ہین ش ح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے
جعفر بن ابیطالب سی بیچ قصہ پھرنی اونکی کی حبشہ کی زمین سی کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سی یہانتک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملی ہم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے
لگایا مجکو پھر فرمایا نہین جانتا مین کہ ساتھ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہون مین یا ساتھ آنی جعفر کی اور اتفاق سی ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف**
منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس آئی مالک نی اونسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی بھی لگتا مین اگر بدعت نہو تو سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین
وہ کہ بہتر تھی مجسی اور تم سی تھی گلی لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب سی اور بوسہ لیا اونہی وقت آنی اونکی کی حبشہ سے مالک نی کہا کہ وہ مخصوص ہی ساتھ جعفر کی سفیان نی کہا
کہ نہین بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تماری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نی کہا ہان اذن دیا
مین نے پھر سفیان نی بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کی اور مالک نے سکوت کیا ش ح **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ
فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداود اور روایت ہی زارع سی اور تھی وہ بیچ ایلچیون
عبد القیس کے کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تھی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھون پر
اور پانو پر نقل کی یہ ابوداود نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانونکا جائز ہی ش ح لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگی کہ خصائص
حضرت سے ہو یا ابتدا یہ امر ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھی یا اضطرابی مین انسی فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ
سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا
فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابوداود
اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا نہین دیکھا مین نے کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کے بات کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتھ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ ان امور مین بہت مشابہ تھین ساتھ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نی یہ بیان کرکر اونکی محبت آپس کے بیان کی کہ اثر اور نشان
مشابہت اور مجانست کی ہی کہا تھین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کی پاس کھڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پھر پکڑتی ہاتہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی
دونون آنکھون کی درمیان مین اور بٹھاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹھنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیی چھوڑ دیتی اور اونکو بٹھاتی اور تھی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس
کھڑی ہو جاتین طرف حضرت کی اور پکڑتین ہاتہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہ ابوداود نی
وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابھا حمی فاتاھا ابوبکر فقال
کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابوداود اور روایت ہی براء سی کہا گیا مین ساتھ ابی بکر کی یعنی اونکی گھر مین بیچ ابتدا آنی اونکی کی مدینی مین یعنی کسی
غزوہ سی پس ناگہان دیکھا مینے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہنچی تھی تپ پس آئے اونکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہی تو
ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی ازراہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بصبی فقبلہ فقال اما انھم مبخلۃ مجبنۃ وانھم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل
کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچھ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی ہی کرتا ہی جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی
کہ مبادا مارا جاوی اور راہ اولاد بیکس رہے پس اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہین ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کے ہین

مراد ریحان سی پھول ہی کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگھتا ہی اور خوش ہوتا ہی دلکو دیکھکر مانند پھول کی طرح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہما الیہ وقال ان الولد مبخلۃ مجبنۃ رواہ احمد روایت ہی یعلی سی کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونوں کو آنحضرت نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہی بخل کا اور سبب ہی نامردی کا نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ یہاں مقصود محبت وشفقت ومدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہی طرح

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذہب الغل وتہادوا وتحابوا وتذہب الشحناء رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطا خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپس میں جاتا رہی گا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہی گی دشمنی نقل کی یہ مالک نی بطور ارسال کی

وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الہاجرۃ فکانما صلاہن فی لیلۃ القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑھی چار رکعتیں پہلی دوپہر کی پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان دونوں کی کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہوں سی تمام گناہ ہیں اور طیبی نی کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسی کہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم

باب القیام

یہ باب بیچ بیان کھڑی ہونی کی یعنی تعظیم کیلئی ہی **ف** کہا بعضی علماء نی کہ کھڑی ہوجانا واسطی آنی والی کی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کی اور بعضوں نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت ومنہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی میں مکروہ کہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابو امامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹھو جیسی کہ عجمی اوٹھتی ہیں اور فرمایا کہ یہ عادات عجمیوں کی سی ہی طرح

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا اونکو تاکہ وہ بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد خر پر سوار ہوکر جس وقت نزدیک پہنچی سعد مسجد سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی انصار کی کھڑی ہو تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود میں سی آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس دن تک اونکا گھیرا قلعہ میں پھر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کی کہ سردار اونکی تھی اور بنو قریظہ حلفا اونکی تھی اونہوں نی گمان کیا کہ سعد رعایت حال ہماری کی کرینگی پس جب اوتری یہاں تک کہ جو کچھ سعد ہمپر حکم کریں اختیار کرینگی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کریں انکی حق میں اور سعد قریب اوتری ہوئی تھی حضرت سی اور اونکی زخم پہنچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم میں سی جاری تھا جب آنحضرت نی اونکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئی معاذ اور مراد مسجد سی وہ جگہ ہی کہ جہاں آنحضرت اقامت میں نماز پڑھا کرتی تھی نہ مسجد عرفی اسلئی کہ حضرت بنو قریظہ میں تھی وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اوس مدت میں وہاں ایک مسجد بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کی ساتھ کھڑی ہوجانی کی اور بعضوں نی کہا کہ مراد ساتھ اسکی قیام تعظیم وتکریم کا نہیں ہی کہ واسطی آنی والی مجلس کی متعارف وعادت ہوا ہی اور اوس سی نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کی سی ہی اور آنحضرت کی نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نی کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم پس مراد قیام سی یہ ہی کہ اوٹھکر جلدی جاؤ اونکی طرف اور مدد کرو اونکی اوترنی میں سواری سی تا حرکت کرنا موجب بہنی لہو کا زخم سی نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کھڑی ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل کی لئی وقت آنی اونکی کی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کی پاس کبھی مگر کہ کھڑی ہوجاتی تھی واسطی میری یا ملتی تھی پس ان روایتوں سی دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہی بسبب ضعیف ہونی انکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نرہی کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کے لیے سابق میں معلوم ہوا اور راہ میں تاویل کرتی کہ وہ قیام محبت اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی تعجب
نہیں طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علمانے ساتھ احادیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ
قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنے کی مستحب ہے اور حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اوسکی کی صریحا کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المؤمنین میں قنیہ سے نقل کیا ہی کہ مکروہ
نہیں قیام بیٹھنی والون کا واسطی آنے والی کی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیے اور وہ محبت قیام کی نرکہی
قیام اوسکی لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق میں ہی کہ بیٹھا ہوا اور اوسکی آگی لوگ کہڑی رہیں اوسکی بیٹھنی تک جیسے کہ ایک حدیث
میں آتا ہے بیچ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ح **ومضى** الحديث بطوله في باب حكم
الأسراء اور گذری حدیث تمامی بیچ باب حکم قیدیون کی **وعن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه
ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسی کو جگہہ
بیٹھنے اوسکی سے پہر آپ بیٹھ جاوی جگہہ اوسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنے والی کو یعنی تا حاجت اوٹھانی کی نہ پڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضون
نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یون ہی لکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ
مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتھ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ح
وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به رواه مسلم اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہہ بیٹھنی کی سے پہر پہری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتھ اوس جگہہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہی
علمانے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹھا بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسے وضو کو یا کسی تھوڑی سی کار ضروری کی لیے اوٹھا اور پہر آیا جلدی سے تو وہی اس جگہہ کا مستحق ہے
پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہے اس لیے کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کے طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی
اوپر وہ حدیث کہ آگی آوی گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پہر اوٹھتی اور ارادہ رکھتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیے
دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نرہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں رہا ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** أنس قال لم يكن شخص
أحب إليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا إذا رأوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك رواه الترمذي
وقال هذا حديث صحيح روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تہا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تہی وہ جسوقت کہ دیکھتی حضرت کو
نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکے کہ جانتی تہی وہ ناخوش رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونی کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہے
حضرت کہڑی ہونی کو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹھنی میں اور
کہانی میں اور پہننی میں اور چلنی میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہی انا واتقياء امتي براء من التكلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکہنا بسبب کمال
محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ بصورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب
زمانہ اور اشخاص و احوال کی ح **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يتمثل له الرجال قياما فليتبوأ
مقعده من النار رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کہڑی ہون
آگی اوسکی لوگ کہڑی رہیں کر پس چاہیے کہ تیار کری جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کری یہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون

کی کہڑی رہنی کو اور اگر یہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی ہین لوگ اپنی خوشی خدمت کی لیی یا طلب ثواب کی لیی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ قائل کہ مکروہ ہوا اور سینے
دوست رکھنا ہی کہڑی ہونی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اس طرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی بیچ معنی حدیث کی کہ وہ یہ ہی
کہ حکم کری اونکو ساتہ اوسکی اور لازم کری اوپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اسپر کہ کہڑا رہنا آدمی کا آگی رئیس فاضل و سردار عادل
کی مانند کہڑی ہونی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہ قیام ہوتا ہی ان مقامون مین بطریق بزرگ و اکرام کی جیسی تہا قیام انصار کا واسطی سعد کے
اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کے اور نہین لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی واسطی اوسکی یہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اوسکی یہان تک کہ اگر نکرے
وہ قیام تو کینہ رکہی وس سی یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سی **وعن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصًا
فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تکیہ کیی ہوئی اوپر عصا کے یعنی عصا پر ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کے پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی جب کوئی سردار اونمین آتا ہی تو بمجرد دیکہنی اوسکی کی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور اوسکی تعظیم کی لیی کہڑی رہتی ہین جیسی کہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتہ
قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض اونکا یعنی چہوٹی بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سی منع فرمایا اس توجیہ سی اصل قیام ممنوع نہو جیسی کہ بعضی حدیثون مین آیا ہی بلکہ جو بطریق
تکبر و عظم شان کی ہو **وعن** سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہی سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئی ہماری پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ مین کہ گواہ تہی وہ اوسمین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی کی ایک شخص
جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ پر اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین
کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ پونچہی آدمی ہاتہ اپنا ساتہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا اور روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی اگر ہاتہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی پونچہی اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی اوسکی کپڑی سی
پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی پونچہنی سی تو جائز ہی اوسکو یہ اور اسی طرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر
اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ اوسکی بیچ جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی اس آیت سی تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ حدیث صلی اللہ علیہ
أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اور مانند اسکی بہت سی فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ
کسی کی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی حمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ
فَيَثْبُتُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اونکی پہر اوٹہتی یعنی گہر مین جانی
کی لیی اور ارادہ رکہتی پہر آنی کا تو اتار جاتی پاپوش اپنی یعنی بیٹہنی کی جگہہ اوسکو رکہہ جاتی اور نگی پانون سے جاتے یا چہوڑ جاتی بعض اوس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہ اسکی اصحاب حضرت کی پہر آنا آپکا مجلس مین پس ٹہہری رہتی وہ نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** گرد اونکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی اونکی
یہ ایسی کہا گیا کہ وارد ہوئی ہی نہی بیٹہنی سی درمیان حلقہ کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ
لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
حلال ہی کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہوون کی مگر ساتہ اذن انہی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی اونکی بیچ میں آپ بیٹہی

علیہ یعنی قیام منع اور نقل گیا تہی سے منع فرمایا جیسی اور حدیث مین گذر چکی ١٢ منہ
علیہ تابعی ثقہ ہیں برادر حسن بصری ١٢ منہ
علیہ آدمی کی پیٹ سواری کی لائق تر ہی صاحب اوسکی مگر جب کہ اذن دیوی ١٢

ایسی کہ کبھی ہوتی ہی اون مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس انکو شاق گذری گا بیٹھنا اوسکا بیچ مین اونکی اور لکھا ہی علمائی کہ اگر اونکو
محبت ہوئی اونکی آپس مین معلوم ہی تو نہیں اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا بیچ اون مین تو بیٹھ جاوی اور اگر بیچ نامعلوم ہی تو احتیاط اسمین ہی کہ نہ بیٹھی
ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنهما
رواه ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون
کی مگر ساتھ اون دونون کی اجازت کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض بیوت ازواجه روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھتی ساتھ ہماری مسجد مین باتین کرتی ہم سی پس جسوقت اوٹھتی کھڑی ہوتی ہم کھڑی ہو رہتی یعنی کھڑی رہتی یہانتک کہ دیکھتی ہم آپ کو کہ داخل ہوئی بعضی گھرون بیویون اپنی کی مین
ف کھڑی ہوتی یعنی بسبب خلاصت ہوئی مجلس کی نہ واسطی تعظیم حضرت کی ایسی کہ صحابہ نہین کھڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکر کھڑی ہوتی وقت
جانی کی اور کھڑی رہنا صحابہ کا دیرتک شاید کہ ایسی تہا کہ منتظر اسکی رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کی لئی فرماوین یا پہر تشریف لاوین بیٹھنی کی لئی پس جب بیٹھ جاتی تو متفرق
ہوتی ع **وعن** واثلة بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال الرجل یا رسول الله ان فی المکان سعة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰه اخوه ان یتزحزح
له رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی
پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئی اپنی جگہہ سی اوسکی لئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یارسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنے
حرکت کرنی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا یہ کہ حرکت کری واسطی اوسکی یعنی قطع نظر
تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کی حق ہی روایت کیں یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی
باب ہی بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمین کہ لیٹنی کا ہی **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم بفناء الکعبة محتبیا بیدیه رواه البخاری اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا دیکھا مین نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی ہوئی گوٹ ماری ساتھ ہاتھون اپنی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون
زانو کھڑی کئی ہون اور تلوی زمین پر رکھی ہون اور دونون ہاتھون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکھی یا نہ رکھی اور بجای ہاتھون کی کبھی کپڑا لپیٹتی ہین مانند
دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتی ہین اور آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہی ع ع
وعن عباد بن تمیم عن عمه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیه علی الاخری
متفق علیه اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکھا مین نی آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکھنی والی ایک قدم اپنا دوسری
قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** رکھنا قدم کا قدم پر نہین مقتضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف کہنی پانون کی پانون پر کہ اس سی بعضی وقت ستر کھل جاتا ہی اور اسی سی تطبیق ہو جاتی ہی درمیان حدیثون
اور درمیان حدیثون نہی اسکی کی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسی طرح لیٹنا آپ کا کبھی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان
کی ورنہ معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو باوقار با تواضع ع **وعن** جابر قال نهی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان یرفع الرجل احدی رجلیه علی الاخری وهو مستلق علی ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹھاوی مرد ایک پانون اپنا دوسری پانون پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نی **وعنه**

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چت لیٹی ایک تمہارا پھر رکھی ایک پانو اپنا دوسری پانو پہ نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ دو حدیثین کہ جابر سی آئی ہین
ظاہر میں مخالفت رکھتی ہین ساتہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق ان میں یون ہی ہی کہ رکھنا ایک پانو کا دوسری پانو پر دو طرح سی ہوتا ہی
ایک تو یہ کہ دونون پانو دراز ہون اور ایک کو دوسری پر رکھی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سی کھلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طرح دوسرا یہی
کہ زانو ایک پانو کا کھڑا رکھی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کھڑا کیا ہی رکھی یہ منع ہی اور یہی اوس صورت میں ہی کہ ستر کھلجاوی جیسی کہ پاسجامہ نہ پہنے
ہوا اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہین ہی مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنی اور نہ کھلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی **وَعَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ
يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا
تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب میں ڈالا تہا اوسکو نفس اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہننی سی تکبر اور عجب میں پڑا تہا دہنسا یا گیا اوسکو
زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہی زمین میں قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی
نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اول امت میں سی ہو یا اگلی امتون میں سی اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑ کر چلنی میں برا ہی اور انجام اوسکا
اعاذنا اللہ منہ اور اکثر رفتار کی دس قسمیں آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین ذکر کی ہین منہی اور افضل سب مین ہون
ہی ساتہ زبرہ اور حزم ولاوکی کہ آہستہ ساتہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند لکڑی خشک کی چلین اور نہ ساتہ ہلکاپن
اور گہبراہٹ کی کہ یہ دونون قسمین بری ہین اور رذیل ہین اول پژمردہ دلی اور نی عقلی کی اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نی ہون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون کو
ساتہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض ہونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پہ آرام و باوقار بی تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور
افسردگی کی

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا جابر نی دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی بیٹھی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکھا تہا بائین طرف آپکی نقل کی
یہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری
جیسی کہ بیچ مقدمہ خوشبو کی فرمایا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي
الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہ دونون
ہاتہون اپنی کی نقل کی یہ رزین نی **وَعَنْ** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ
الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ
کی سی کہ تحقیق دیکھا اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھی بہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹھی
کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں تہی کانپ گئی مین مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابو داود نی **ف** قرفصا ساتہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا
اور زبر اوسکی کی اور ساتہ صاد مہملہ کی مقصور اور ممدود دونون طرح آیا ہی اور قاموس مین مثلثۃ القاف والفا کہا ایک قسم ہی بیٹھنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونون
سرین پر اور لگاوی اپنی پیٹ کو اور احتبا کری ساتہ دونون ہاتہون کی یعنی دونون ہاتہون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹھی تکیہ کر کر دونون زانو ان پیا اور لگاوی
رانین پیٹ سی اور داخل کری ہتیلیان ہاتہ کی دونون بغلون مین داہنی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی

اور غیر باتوں اور شغل کے اور لمبی فکر اور اندیشہ اور خیال کرتا ہو وہ بھی اسطرح بیٹھتی ہیں وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء رواه ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ جب نکل آتا آفتاب خوب نقل کی یہ ابو داود نے وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع رأسه على كفه رواه في شرح السنة اور روایت
ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ اوترتے رات کو سفر میں یعنی راحت لینے کی لیے لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتے قریب صبح کے
کھڑا کرتے پہنچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اپنی عادت شریف یہ تھی کہ جب اوترتے کسی وقت سفر میں پہر رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسی عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پہ سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی
نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیے کہ دل لٹکا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اوسکو اور جب بائیں پہلو پہ
سوتا ہے تو دل نیچے جھکا پہ ہوتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سوتے ہیں تا
آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں لگ جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضے روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اوترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کی
نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کی اوترتے تو پہنچا کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے م ح وعن بعض آل ام سلمة قال كان فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند رأسه رواه ابو داود اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ کی سے کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا مانند اوس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک اونکی کی نقل کی یہ ابو داود نے ف اول جملہ کی معنی یہ ہیں کہ تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا قریب اوس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعضے لوگوں کو یعنی تھوڑا سا تھا طول و عریض میں تھا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اوس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا
اوسنے بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کی نیچے رکھدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنے حضرت کے بعد اوسکو کوئی پہنے اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اوسکے کہ ہنوز
قبر بند نہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کی کیا واسطے حکایت حال کی اور تھی مسجد الخ یعنے
وقت آرام کرنے کی سر مبارک مسجد کی طرف کرتے تھے اسلیے کہ جب روبقبلہ لیٹتے حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہے اور جب
روبقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زبر جیم کی ہے یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنے کی مصلی سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کی لیے بچھا لیں
م ع ح وعن ابي هريرة قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله
رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا پس فرمایا آپنے اوسکو یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا اسکو
اللہ نقل کی یہ ترمذی نے ف لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمانوں ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے ہیں
اور اوپر قدرت و حکمت کردگار تعالی کی دلیل پکڑتے ہیں دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کی مستعد و مہیا قیام شب
کی لیے ہوتے ہیں یعنی نماز اور طاعت حق تعالی عز و علا کی اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا چین والوں کا ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا
اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھی لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور منہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزای بدن کی ہیں انکو خاک مذلت پے
اوندھاتے ہیں بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہ لیٹنا اعلامیوں کا ہے پس مشابہت کی اونسے بری ہے م ع ح وعن يعيش بن طخفة بن قيس
الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر على بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

فیجمعها بینهما فان الله فطرت بالذا هو رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه ابوداود وابن ماجه اور روایت ہی یعیش سی جو بیٹی ہی طخفہ بن قیس غفاری
کی کہی نقل کی اپنی باپ سی یعنی طخفہ سی اور تہا باپ انکا اصحاب صفہ سی کہا اونکی باپ نی اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا سبب درد سینی کی اپنی پیٹ پر ناگاہ ایک
شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاؤن سی اور کہا اوس شخص نی کہ یہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اسد تعالی اسکو پس دیکہا مین نی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سی ہلانی والی
پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم ہین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیی اسطرح فرمایا یا اسلیی فرمایا کہ ممکن تہا کہ دونون
زانون پر جہکا جاتی وہ اوٹھ بیٹھی وہ لوگی بغیر ہلانی پاؤن کی ع **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بات علی ظهر
بیت لیس علیه حجاب وفی روایة حجار فقد برئت منه الذمة رواه ابوداود وفی معالم السنن للخطابی حجی اور روایت ہی علی بن
شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی جو شخص کہ رات کو سوئے گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین ہے لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کی او حجار جمع حجر کی ہی ساتہ ہ کی یعنی چیز مانع کی گرنی سی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی پس تحقیق بری ہوا اوس سی ذمہ نقل کی
یہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کی کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کی حجی واقع ہوا ہی **ف** بری ہوا اوس سی ذمہ یعنی عہد کہ حق سبحانہ نی واسطی نگہبانی اوسکی کی
باندہا ہی اسلیی کہ اسد تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی لیی پیدا کیی پس جب اس شخص نی اپنی ہاتہ
سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کے سبب ہلاکت اوسکی کا ہو وہ عہد محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتہ زیر ح اور زبر اوسکی کی مقصور
ساتہ تنوین کی ہی او طرف دونون جہہ سی پردہ ہی اسلیی کہ یہ بہی جو حجی ہی معنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتہ عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشایستہ سی تو ایسی
ہی پردہ مانع ہی گرنی سی اور ساتہ زبر کی جو حجی ہی معنی جانب کی ہی کہ حجا شی جو نہیں کہتی ہین اور پردہ جانب کو شی کی ہوتا ہی اسلیی اسکو حجی کہا ح **وعن**
جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیه رواه الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ منع
فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نی سونی آدمی کی ہی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** حذیفة قال ملعون علی لسان
محمد صلی الله علیه وسلم من قعد وسط الحلقة رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اسد
علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ کی نقل کی یہ ترمذی و ابوداود نی **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیی بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا
لوگون کی گردنون پر سی پہلانگتا بیچ مین جاکر بیٹہا اور یہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہ جاتا اور دوسری یہ کہ بیچ مین حلقہ کی جاکر بیٹہا اسطرح کہ بعضی لوگونکی
منہ کا سامنا نگا کہ ایک دوسری کو نہیں دیکہتا پس ضرر دیا لوگون نی اس سی اور تیسری یہ کہ بیچ مین جاکر بیٹہا مسخرہ پن کی لیی تا کہ لوگون کو ہنساوی ع
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر المجالس اوسعها رواه ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ بہترین مجلسون کی فراخ ترین اونکی ہی یعنی ایسی جگہہ مجلس کرنی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہوں اور ایذا نپاوین نقل کی
یہ ابوداود نی **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه جلوس فقال مالی اراکم عزین رواه ابوداود
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم یعنی گہر سی باہر نکلی اور اصحاب حضرت کے بیٹہی تہی پس فرمایا آپ نی کہ کیا ہی مجکو کہ دیکہتا ہون
تمکو متفرق نقل کی یہ ابوداود نی **ف** عزین جمع عزت کی ہی ساتہ تخفیف زی کی یعنی جماعت کے گروہ گروہ کہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب تشتت اور بیگانگی اور
دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہ کہ حلقہ کر کر بیٹہو یا صف کر کر متفرق جماعتین بنا کر نہ بیٹہو ع
وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه
فی الظل فلیقم رواه ابوداود وفی شرح السنة عنه قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنه فلیقم فانه مجلس الشیطان هکذا رواه معمر موقوفا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹہا سایہ مین پس اوٹہ جاوی اوس سی یعنی پہنچ کہ پہلے دہکا آفتاب مین اور کچہہ
سایہ مین یعنی جاہیی کہ اوٹہہ کہڑا ہووی اور جگہہ جا بیٹہی تا کہ ہووی سارا سایہ مین یا آفتاب مین اسلیی کہ جب دمی بیٹہتا ہی ایسی جگہ کہ کچہہ سایہ مین ہو اور کچہہ دہوپ مین
تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال بدن کی موثرین متضادین سی نقل کی یہ ابوداود نی یعنی مرفوع اور شرح السنہ مین ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابوہریرہ
نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ مین پس اوٹہہ جاو اوس سے سایہ پس اوٹہہ کہڑا ہو اسلیی کہ جگہہ کہ کچہہ سایہ مین ہے اور کچہہ آفتاب مین جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی
اسی طرح یعنی جیسے کہ شرح السنہ مین ہی روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا ہی نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
مین ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہین معلوم ہو سکتی اسکو صحابی بغیر سننی کی حضرت سی نہین کہہ سکتا اور جگہہ بیٹہنی شیطان کی ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ
محمول ہی ظاہر پر اور بعضون نی کہا کہ شیطان کی طرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اسپر کہ پہنچی اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی انسان کا ہی جیسا کہ دشمن ہے
دین کا ع اگر تمام آفتاب مین ہو تو یہی بسبب اپنی نفس کی تعب و مشقت مین ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونی اوسکی کی مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑی کا
ہو تو مضائقہ نہین ع **وعن** اَبِیْ اُسَیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ
الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَآءِ اسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَةُ
تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَهَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہون نی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باتین اور امر و نہی کرتی تہی لوگونکو اس حال مین کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد مین سی پس مل گئی مرد ساتہہ عورتون کے
راہ مین پس فرمایا حضرت نی عورتون کو پیچہی چلو مردون کی اور الگ ہو اسلیی کہ نہین پہونچتا تمکو ای عورتو یہ کہ بیچ مین راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کنارون مین
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت اوس چلتی مین دیوار سی الگ چلتی تہی یہانتک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتہہ دیوار کی یعنی کبہی بسبب نہایت الگ چلنی کی بحسب فرمانبرداری
امر حضرت کے نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ
الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتون کی نقل کی یہ ابوداود نی
ف لفظ یعنی تفسیر ہی بعضی راوی ہی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہین ہی اصل حدیث کے پس یہ جملہ معترضہ ہی
اور یہ منع اسلیی ہی کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروت سی بعید ہی اور مرد کو جیسی دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین سایہ بہی
اونکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ
یَنْتَهِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک ہم مین سے
اوس جگہہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالفت
حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہی جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہی ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ
وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے
کہ سر ایک حدیث کا تو یہ ہی لایحل للرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہی لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرین گی ہم دونون حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہی ما رایت شیئا احسن من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا جَالِسٌ هٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَهْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَةِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی انہی نی اپنی باپ سی یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہ گذری مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں
کہ میں بیٹھا تھا اس طرح یعنی جسطرح کہ کہتا ہون بعد اسکی بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنی کی ساتھ قول اپنی کی اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا مین نی بایان ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کی
پیچھی اور تکیہ کیا تھا مین نی اوپر گوشت کی کہ انگوٹھی کی جڑ مین ہی پس فرمایا آنحضرت نی کیا بیٹھتا ہی تو اوپر ہیئت بیٹھنی اون لوگون کی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کی یہ ابو داؤد
نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹھنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکھتا ہی اونکو
حق تعالی اور دوسری یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہین چاہیی کہ تشبہ نکرین اونکی ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سی یہود
مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سی اس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ہین کہ جنکی بیٹھنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کی ہویدا ہین ۲۲ **وعن**
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنْدُبُ اِنَّمَا ھِیَ ضِجْعَۃُ اَھْلِ النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ
مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹا تھا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نی اور فرمایا
ای جندب نہین ہی اس طرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابو ذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار
یا فجار کی سی ہی اس لیی کہ ایسا ہی اسطرح کا لیٹنا اونکا ہو گا احوال مین کہ ہون گی دوزخ مین

باب العطاس والتثاؤب

باب ہی بیچ بیان چھینکنی اور جمائی لینی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ
وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ
مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ھَا ضَحِکَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی
چھینکنی کو اور مکروہ رکھتا ہی جمائی کو پس جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہ کہ کہی واسطی چھینکنی والی کی
یرحمک اللہ پس لیکن جمائی پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آدمی جمائی ایک تمہارا پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جبتک کہ ہو سکی پس تحقیق ایک
تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کھولتا ہی منہ ہنستا ہی اوس سی شیطان نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی پہلی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت
کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اوس سی **ف** دوست کہتا ہی چھینکنی کو الخ اسلیی کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوای ادراکیہ کا ہی پس باعث
اور معین ہوتا ہی طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سی اور باعث ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت
مین نشاط نہین رہتی پس شیطان اوس سی خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سی اوسکو شیطان سی کہا اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست کہنا حق تعالی کا
چھینکنی کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی کی ہی کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اوسمین ہی اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین
زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف
کی کہ جو کوئی کہی وقت چھینکنی اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین پاوی گا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنی کی بعد چھینکنی کی یہ ہی
کہ چھینکنا علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور ہی حق الخ یہ عبارت دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چھینکنی والی کا ساتھ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن
علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہ ہی کہ واجب علی الکفایہ ہی اگر ایک بھی حاضرین مین سی کہی گا سب کی ذمی سی ساقط ہو جاوی گا اور ایک روایت
مین مستحب ہی اور سفر السعادۃ کی مولف نی کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہ ہی کہ جواب چھینکنی والی کا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سی نہین ساقط
کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سی ہی اور مذہب شافعی یہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی و لیکن افضل یہ ہی کہ ہر ایک دی اور مذہب مالک مین اختلاف

ہی کہ وہ جواب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ جواب پانا اس صورت مین ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نہ کہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بھی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کی اور شرح السنہ مین ہی کہ امین لیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سی الحمد کہی تاکہ سنین حاضرین مجلس اور مستحق جواب کا ہوے ح ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بھائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کی باعتبار غالب کی ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس چاہین سبکو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہے ح ع **وعن** انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا چھینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اون دونون مین سی ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تھی اللہ کی اور نہین حمد کی تونی اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی تھا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نی مسجد کے ایک جانب مین پس کہا ابن عمر نی یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نی کہ جب سنی تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ح ع **وعن** ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نی **وعن** سلمة بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہ کہ انہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حالانکہ چھینکا تھا ایک شخص نی نزدیک حضرت کے پس کہا واسطی اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت میں ہی ترمذی کی مین ہی یہ کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کری گا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا اور اور حدیث مین ابوداؤد اور ترمذی سی آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیوے اور پیچ زیادہ کی اس سی اختیار رکہتا ہی چاہی جواب دی چاہی نہ دی پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سی زیادہ مین اختیار رکہتا ہی میان سکوت کی کہ رخصت ہی اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت نہین جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم **وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ رکہی ہاتھ اپنا اپنی منہ پر اسواسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی اوسکی منہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد داخل ہونا حقیقۃً ہی یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ساتھ وسوسہ ڈالنی کی ہی ع **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

صوته رواه الترمذی وابوداود وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت
چھینکتے تو ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **ف** یعنی آواز بلند نکرتے تھے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اپنے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا
اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت ہے چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے
کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اوٹھتے ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکارکر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں
کذا فی سلاح المومنین ت ح **وعن** ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال
ولیقل الذی یرد علیه یرحمک اللہ ولیقل هو یهدیکم اللہ ویصلح بالکم رواه الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابوایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اوسکو
یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے حال تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی موسی
قال کان الیهود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لهم یرحمکم اللہ فیقول یهدیکم اللہ ویصلح بالکم
رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابوموسی سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے بتکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے باامید اسکے کہ کہیں آنحضرت اونکو
یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے حال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی نفرماتے یرحمکم اللہ کیونکہ رحمت
خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال اونکے کرتے ت ح **وعن** هلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس
رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال له سالم وعلیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسه فقال اما انی لم اقل الا
ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العلمین ولیقل له من یرد علیه یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ
لی ولکم رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے اور
کہا السلام علیکم یعنی گمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطے اوسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں
یعنے لفظ وعلی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہییں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولی یہ ہے کہ جمع کرے
درمیان یغفر اللہ الخ کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوای الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا
نہیں ہوتا لیکن چونکہ اوسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اوسکا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہ کہ سلام بے
محل موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بے وقت ارادہ سلام تیری کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرا یہ کہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب امیوں کا ہے اور انکا
کہ تربیت مردوں سے نپائی ہو اور ماں کے پاس زنانہ حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علمانے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکی کے بسبب اس کے کہ صفات ماں اوسکی کے
اسمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کے ت ح **وعن** عبید بن رفاعة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شمت العاطس ثلثا

فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سے
اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دی چھینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جو کہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دی اوسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلٰثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ
أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا چھینک کا جواب دی تو بھائی
اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور کہا ابوداؤد نی نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ اوسنی پہونچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر کہیں تو بھی یہ حکم
مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کی شارع سی نہیں کر سکتی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلٰى جَنْبِ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نی چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نی میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کی لیکن نہیں اسطرح سکھلایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نہیں ہی یہ ماموریہ مستحب اسطرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کی سکھلایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ کہیں ہم حمد ہی واسطی اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے **بَابُ الضِّحْكِ** باب بیچ بیان
ہنسنے کی **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ
لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھوں میں حضرت
کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہی سوای اسکی نہیں کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ
أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبسی کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجکو مگر کہ مسکرائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں منع کیا یعنی آنی سی پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس عورتوں کی ہوتی
یا منع نکیا مجکو کسی چیز سی کہ طلب کی میں نی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ میں نی حضرت سی مانگا دیا مجکو شرح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ
فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹہتی مصلی اپنے سی کہ نماز پڑہتی اوسمیں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اوٹہتی اور تہی صحابہ
باتیں کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے او ہنستے اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اوٹہتی یعنی واسطی نماز اشراق کی یا پہرتی گہر میں تشریف لیجاتی کی لیے اور مراد شعروں سی وہ شعر ہیں کہ جنمیں مضمون توحید
اور ترغیب ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کے کرنی اور ہنسنا اور شرح **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد اللہ
بن الحارث بن جزء سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نی کسیکو بہت مسکرانی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہ ترمذی نی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیے گئے ابن عمر کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستے کہا ابن عمر نی ہاں اور حال آنکہ ایمان انکے
دلون میں بہت بڑا تھا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں نی صحابہ کو کہ دوڑتی تھے درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تھا بعض
انکا متوجہ اور مائل ہوکر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنی والی اللہ سی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں **ف** حال آنکہ الخ یعنے
ایسا ہنسنے تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہیں اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان میں آتا ہی بلکہ اس حال میں بھی داب شرع نہ چھوڑتی تھے اور ایمان کامل
رکھتی تھے اور بہت ڈرنیوالی یعنی مارے خوف الٰہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتی ہیں **باب الاسامي** باب ہی بیچ بیان
نامون کے **ف** مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکھی اور کیا نہ رکھی اور کونسا نام اچھا ہی اور کونسا برا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا
ایک شخص نی یعنی پکارا ایک شخص کو اے ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا اوس شخص نی کہ نہیں پکارا تھا میں نی مگر اس شخص کو یعنی
اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھ
کنیت میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ
قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کی
اسواسطی کہ تحقیق میں اسکی سوا نہیں کہ ٹھہرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کنیت اسکو کہتی ہین کہ بیٹی یا باپ کر مشہور
ہو جیسی بیٹا فلانی کا یا باپ فلانی کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور بانٹتا انکی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کے
صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمہاری حق میں غیر موجود ہی بلکہ میرا نام ہی لفظاً اور صورةً تمہاری حق میں اور تمہاری اولاد کی
میں حاصل یہ کہ میں ابو القاسم صرف اسی سبب سی نہیں ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کی گئی ہین بیچ میری معنی قاسمیۃ کی باعتبار تقسیم کرنی اموال دینی اور دنیوی کے
پس نہیں ہون میں مانند ایک تمہاری کی نہ ذات میں نہ صفات میں پس تمکو میری سی کنیت نہ کرنی چاہیئے اور مسطور ہی معنی ابو کی ہین صاحب اس وصف کے
جیسی کہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اسکا فضل نہو اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ میں تھی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب اونکا ساتھ خطاب
غیر اونکی کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکرہ الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نی لکھا ہی کہ ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ محمد نام کہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم
درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون اسمین جمع ہون یا نام اور کچھ ہو کہ ہی نری کنیت ہو یہ قول امام شافعی اور اوکا اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک اونکا
ساتھ انہین دونون حدیثون کی ہی اور علما کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہی کہ جمع کرنا روا نہیں یعنی اگر ایک
شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر تنہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں معنی حدیث مذکور کی اونکی نزدیک یہی ہین کہ جمع نکریں
فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہ ہی کہ جمع کرنا بھی درست ہی اور اس قول کی نسبت امام مالک کیطرف کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ حدیثین منع کی
منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف میں تھا اور بعد اونکی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی کی ہی کہ آنحضرت سی التماس
کیا کہ اگر بعد آپ کی میری ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھون حضرت نی اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئی حضرت
علی نی اونکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کیے اونکی قول پر اعتماد نہیں کہتی ہی کہ نام بھی حضرت کا رکھنا جائز نہیں اور قول صواب ان قولون میں سی یہ ہے

ورد الخبر بذلک قال القاضی عیاض وعلیہ جمہور السلف وفقہاء الامصار ۱۲ ع

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرتؐ کی اگرچہ بعد زمانۂ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانۂ شریف میں تشویش ہوتی تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علیؓ نی جو یہ کیا تو وہ مخصوص تہا اونکی لیی اور کو جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع میں ایک حدیث ہی اس مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوست ناموں تمہاری کی طرف اللہ عز وجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیا علیہم السلام کی ناموں کی یہ نام دوست تر ہین پس یہ دونوں نام اسم محمدؐ سی دوست تر نہیں ہین بلکہ برابر ہین محبوبیت مین یا کم ۱۲ع **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم هو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ له قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکھیو اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھی گا کسی سی کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہوی وہ فرضا پس کہی گا جواب دینی والا نہیں یسار یا رباح یہان نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سی ہی بمعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی بمعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی بمعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی بمعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سی ہی پس اس طرح کی نام رکھنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والوں سے پوچھی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات معین ہی اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نہ نجیح اور یہی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہی بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اس طرح کی نام رکھنی نہ تحریمی ۱۲ع **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینہی ان یسمی بیعلی وببرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایتہ سکت بعد عنہا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ منع کرین نام رکھنی سی ساتھ یعلیؓ اور ساتھ برکت کی اور ساتھ افلح کی اور ساتھ یسار کی اور ساتھ نافع کی اور ساتھ مانند انکی کی پہر دیکھا مین نی حضرتؐ کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سی پہر وفات کیے گئی اور نہیں منع کیا اس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتیں نہی کی دیکھیں اور سنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تہی اور نہیں سنی نہی کو صریح اسلیے اس طرح کہا ولیکن نہی اوس سی احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر انتہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرتؐ نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنی کا پہر سکوت کیا بعد اوسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں مین فرق کرتے نہیں ہین حرج مین پڑینگی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ۱۲ع **وعن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوی شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مردوں کا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام رکھا جاوی بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہی بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوای اللہ تعالی کی جیسا کہ بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شراکت کا بہی اسکا مین نہیں رکہتا ۱۲ح **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باهل البر منکم سموها زینب رواہ مسلم

اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہ کہا نام رکہی گئی مین برہ یعنی نیکو کار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت ستہرا ہوا اپنی نفسون
اہل نیکی کی تمہین نام کہو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ ایسا نام رکہنا چاہیی جس مین نفس کی تعریف ہوتی ہو **وعن** ابن عباس
قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی تہین جویریہ کہ ازواج مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکی کو جویریہ اور تہی حضرت
مکروہ رکہتی یہ کہ کہا جاوی نکلی برہ کی پاس سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکو کار پس حضرت نی مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوی کہ نکلی نیکو کار کی پاس سی
اسلیی کہ نکلنا نیکو کار کی پاس سی اچہا نہین رکان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہ بہی ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو مانی الضمیر کی اور سبب
ممانعت اسطرح کی نام رکہنی کا یہان یہ فرمایا اور درباب زینب کی تزکیہ نفس اسلیی کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہی دونون چیزین صلاحیت سببیت کی رکہتی ہین
شاید کہ قوم زینب سی معلوم کیا ہو کہ قصد اونکا اس نام کی رکہنی سی مدح اور ثنا ہو نہ یہان اور یہ بہی ہی کہ یہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس سی نکلی
فلانی کی پاس سی مستعمل و متعارف تہی پس بیان اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدفالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال ہی کہ یہان ہی ہو اور تزکیہ اور کراہت
کہ یہان اعتبار کی ہی وہان بہی ممکن ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تہا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکہا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمیلہ
نقل کی یہ مسلم نی **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی و عاصیہ رکہتی تہی بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی عیوب نقصان و انقیاد اور زبونی سی سبب
ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نی اسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہی ۱۲ ع ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ
ابْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی لایا گیا منذر بیٹا ابی اسید کا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نی اوسکو اپنی ران مبارک پر
اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نی فلانا فرمایا نہین لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تہا بیان کیا چونکہ
راوی کو وہ نام معلوم تہا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانی کی ہی ۱۲ ح **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَأَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَ
فَتَاتِيْ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ
مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی
سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری
اور نہ کہی غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی
مالک کو مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت عبد
یلین اسی طرح امتی کہنی ہی منع فرمایا کہ امت بمعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ بمعنی لڑکی کے
اور فتی مرد جوان اور فتاة عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاة انکو لیی کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڈہی ہون
انکی ساتہ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکہتی اور ہوسکتا ہی کہ بسبب قوت مستعد ہونی انکی کی خدمتگذاری مین کہتی ہون پس
دیاتی ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی اور امتی کہنی سی اور لکہا ہی علما نی کہ نہی الفاظ عبد اور امت سی اس صورت مین

۱۲ مرقاة

ہی کہ بروجہ تفاخر ایسی کی اور حقارت و نکی ... سبدا منہ کا قرآن احادیث میں آیا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم
وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالک کو فرمایا اسماء سی حافظت بان کی بعضی الفاظ ناشایستہ سی حکم کو ان کو
بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنی مالک کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ معنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی
پس اطلاق آدمی پر وہم ڈالنی والا شرک کا ہی اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن میں آیا ہی اذکرنی عند ربک رسید کہی اسلیے کہ سیادت اور
فضیلت میں ریاست ثابت ہی مالک کو بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک میں آیا کہ نہ کہی تو جانا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہیں
متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر
جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی اسلیے کہ مولائے
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونوں روایتوں میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعظیم کے منع ہی والا نہیں ہر ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل ابن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب وحبلہ
ف حبلہ ساتھ زبر ح اور بے اور ساتھ جزم ب کی بہی ہی معنی درخت انگور کی اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہیں یعنی انگور اور درخت انگور کی او نہی نام
ہیں مو نام لیا کرو ولیکن کرم نہ کہا کرو اوسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت وکرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم وخیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی منشا سب ہی تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت لانی اوسکی کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم وتقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتمل تمام بہلائیوں کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تو نی کسیکو ساتھ کرم کی ثابت کیں اوسکی لیی تمام بہلائیاں ہر ع **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہے
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
میں ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اوس سی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلئے کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر وشر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت میں خدا کی طرف سی ہی فاعل حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ہر ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب میں ایک ہی معنی ہیں یعنی غثیان اور شورش دل یعنی جی
متلانا ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی کی ح
وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ مراد اوسکا یہ ہی یؤذینی ابن آدم

باب الاسامی **الفصل الثانی** عن شریح بن ہانی عن ابیہ ھانی انہ لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مع قومہ سمعھم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم
قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینھم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن
ھذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرھم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابوداؤد والنسائی

روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہ کہ وہ جب آئی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قوم اپنی کی سنا حضرت نی اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی تہین
اوسکو ساتھ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسی کی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی
تو ابو الحکم کہا ہانی نی کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین میان اونکی پس راضی ہوتی ہین
دونون فرقی ساتھ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہی یہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری
اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا مین نی شریح فرمایا پس تو ابو شریح ہی نقل کی ابوداؤد اور نسائی نی **ف** ساتھ ابی الحکم کی کنیت کرنی سی ساتھ اوصاف
جیسی کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھ نسبت کرنی کی طرف اولاد کی جیسی کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہی جیسی
ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکھا تہا اونکو اصحاب مین کہ اونکی ساتھ بلی تہی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور
طرف اوسی کی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسی کی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سی پس یہ صفت خاص ذات باری کی
کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی لیی اور کنا ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنی کا اوسکی صفت مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اور پہر ابو الحکم بسبب وہم دلانی الخ

اوروایت ہی **وعن** مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مین نی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا
مین نی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی ابوداؤد نی اور ابن ماجہ نی **ف**
یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک اور ہاتھ اور ہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام میں اشارہ ہی کمی ذلیل کی اور حضرت عمر نی
کلام مذکور از راہ خوش طبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل الخ **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تدعون یوم القیمۃ باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا اسماءکم رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کے ساتھ نامون اپنی کی اور نامون باپون اپنی کی پس اچھی کرو نام اپنی نقل کی احمد اور ابوداؤد نی **ف** اچھی کرو الخ
یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی ہین اپ ہی داخل ہین اسمین بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کے لوگونکو بنام ماؤن کی پکارین گی اور لکہا ہی علما نی کہ حکمت اسمین یہ ہی
کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہون اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ نہ پدر تھی اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرات امام حسن اور امام حسین کی با ظہار نسب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرین گی جیسی کہ ابوین کہتی ہین اور شاید کہ کبھی بنام ماؤن کی یا بعضو نکو نسبت باپون سے
اور بعضون کو بنسبت ماؤن کی یا بعضی جگہ یون سطرح اور بعضی مین اسطرح الخ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجمع احد
بین اسمہ وکنیتہ ویسمی ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کے
اور کنیت اونکی کی اور نام کہا جاوی اور کنیت کیا جاوی محمد نامی ساتھ ابو القاسم کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی اوس تقدیر پر ہوگی کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول
جیسی کہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخون مصابیح کی مین واقع ہوا ہی اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ہی ساتھ نصب کے اس تقدیر پر یہ

[حاشیہ:] در بعضی نسخ ... کی ... قوم اور ... باب ... یعنی ... منع ... جلد ... سنہ ... من ... منقطع ... ۱۲

نہیں سے سبب معلوم کہ ہوگا یعنی نام و کنیت کر کی کوئی محمد نامی کو ساتھ ابا القاسم کنیت کے ف تحقیق اسنا نام کنیت جمع کرنی کی ہر چہ چکی ہی ع **وعن** جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تسمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
وفی روایۃ ابی داود وقال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کی پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھ نام میری کی پس نہ رکھی کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کیجے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھی نام میرا **ف** یہ حدیثیں صریح ہیں بیچ منع کی جمع
کرنی کی درمیان اسم و کنیت حضرت کے اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے ع **وعن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت
غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم
کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال محی السنۃ غریب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہی ایک لڑکا پس نام
رکھا میں نے اوسکا محمد اور کنیت کہی میں نے اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپ کی کی
تحریم پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال و جائز کیا نام رکھنی کو ساتھ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور
حلال کیا نام میری کو نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ غریب ہی **ف** شک ہوا ہی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول
ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہی تفاوت مقصود میں نہیں لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط
تمام رکھتی ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتی ہیں اوسی طرح روایت کرتی ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی
جمع کرنیسے درمیان نام و کنیت کی تحریم کی لیے نہیں ہی بلکہ تنزیہ کی لیے ہی ع **وعن** محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت
ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ حضرت علی
نے کہا یعنی علی مرتضی نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوی میری ہاں بعد آپ کی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سے اور سے تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھ
نام آپ کی کی اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کی فرمایا ہاں نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جمع کرنے درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے بعد حضرت
جائز ہی بخلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی ع **وعن** انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کنیت کہی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک
ساگ کی کہ اکثر تھا میں اوسکو یعنی تیرہ تیزک اوکھیڑ رہا تھا کہ اوسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہی کہ نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر ساتھ اس وجہ کی یعنی ساتھ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی بیچ جامع اپنی کی یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہی مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور مصابیح میں صحیح کہا
ہی اسکو ع **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہتی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے بری نام کو نقل کی ترمذی نے **ف** مثلا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اوسکو اور کہا اسکا
نام ابیض یعنی گورا ہی ع **وعن** بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال وغیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدھا للاختصار اور
روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنی چچا سے کہ اسامہ ابن اخدری صحابی ہی یہ کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی پاس بیس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم صرم سے مشتق
ہی معنی قطع اور کاٹنی درخت کی ناخوش رکھا اوسکو آنحضرت نی اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہی ثمر وجود اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابوداود نی یعنی بطریق
تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نام عاصی کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے
اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسماء الٰہی سے ہی پس لائق ہی یہ کہ کہا جاوی عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہی عزت و غلبہ پر اور داب بندہ کا
ذلت اور خضوع اور فروتنی ہی اور اسی طرح نہین لائق ہی یہ کہ نام کہا جاوی حمید اسلیے کہ یہ اسماء و صفات الٰہی سے ہی بر وجہ مبالغہ کی پس نام کہا جاوی مگر
عبد الحمید اور اسی طرح کریم اور مانند اسکی اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اوسکی غلظۃ و شدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہی ساتھ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام
شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہی اور نہین حکم ہی مگر اوسیکا پس جبکہ آنحضرت نی تغیر کیا ابو الحکم کو جیسیکہ اوپر گذرا
تو حکم بطریق اولیٰ لائق تغیر کی ہی اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتی ہین پلید تر ہی جانوروں مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہی اور اسلیے
کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بہی کہتی ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو
شہاب کہتی ہین اور ہانکی جاتی ہین ساتھ اوسکی شیاطین اور ظاہر یہ ہی کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوی طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو نہو مکروہ اور کہا ابوداود نی
کہ ذکر کی مین نی اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین تغیر ان ناموں کا واقع ہوا واسطی اختصار کی **وعن** أبي مسعود الأنصاري قال لأبي عبد الله أو قال أبو عبد الله
لأبي مسعود ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في زعموا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس مطية الرجل
رواه أبو داود وقال إن أبا عبد الله حذيفة اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نی واسطی ابی مسعود کے
یعنی شک ہوا ہی کسیکو روی کو اسمین کیا سنا ہی تونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی بری سواری مرد کی ہی یعنی
زعموا نقل کی یہ ابوداود نی اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سے تہی **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی
اسکی کی کہ نسبت زعم کی کرتی ہین طرف لوگون کی کہ کہتی ہین زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زبر زکی قریب معنی ظن کی ہی کذا فی النہایۃ اور
صراح مین لکھا ہی کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و بی اعتماد کو کہتی ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھ پیش کی اور زبر اور زیر اوسکی کی قول اور
اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل و صدق و کذب کے اور اکثر اوس چیز مین کہا جاتا ہی کہ اوسمین شک ہی پس ایک صحابی نی دوسری صحابی سی پوچھا کہ آنحضرت زعموا کے
حق مین کیا فرماتی تہی پس بری سواری الخ تشبیہ دی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتداء کلام مین لاتا ہی پہونچی بسبب اوسکی غرض کو کہ رکھتا ہی ساتھ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو
پہونچتے ہین اور ادای حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہی یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ جسکی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے
نہ جزم و یقین پر چاہیی کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتی ہین کہ جسکی سند اور ثبوت نہ ہی بلکہ نری حکایت سے کہ بر سبیل گمان کی زبان پر آئی ہی پس چاہیی کہ بیچ روایت و حکایت کے
احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور ایسا ہی مثال مین آیا ہی وزعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیی کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف
کری اور کہی زعم فلان کذا اگرچہ یقین رکہتا ہو ساتھ دروغ گوئی اوسکی کی اور چاہیی کہ لوگ اوسکی جہوٹ سی پرہیز کرین اور دغا نہ پاوین اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم
کی جیسیکہ محدث وغیرہ کرتی ہین **وعن** حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ما شاء
الله ثم شاء فلان رواه أحمد وأبو داود وفي رواية منقطعا قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء محمد وقولوا ما شاء الله وحده رواه في
شرح السنة اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مکہو تم جو کچھ چاہی اللہ اور چاہی فلانا یعنی نہ ہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندی کا
ساتھ اللہ کی ہوتا ہی ارادی اور مشیت مین لیکن کہو یعنی اگر سوای اللہ تعالیٰ کی کسیکی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ

پھر چاہے فلانا یعنی تاکہ تشبیہ مشیت اللہ تعالیٰ کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنی متصل نہیں اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہا
اللہ اور چاہا محمد نے اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہے غیر اوسکا یا نہ چاہے یہ منافی نہیں ہے اوپر کی روایت کی کہ جس میں جمع ہے ما شاء اللہ ثم شاء فلان کی ہی نقل کی بیہقی نے
شرح السنہ میں **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم رواہ
ابوداؤد اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام اور لونڈی کا اور اموال کا تو اوسکی سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہے اسلئے کہ وہ بیچ تعظیم اوسکی ہوتے
ہیں اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں
ہو لیکن خاص منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اوسکی بھی محتمل تھی پس نہی کی کہ اوسکو سید نہ کہو ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری
روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میرے یہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہے کہا اوسنے نہیں میں تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے کی سختی اب تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حزن میں سخت کو کہتے ہیں اور سہل ضد اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنے نام اختیار کیا ہوا حضرت کا نہ رکھا اور نام برا ہی رہنے دیا بشومی اوسکی کی اوسکی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نکرنا اونکا ابتدای ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تھی اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان و تہذیب اخلاق کی مشرف ہوئی تھی ع **وعن** ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہا حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کی اور بہتر ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ و عبد الرحمن یعنی اور مانند اونکی کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی کی اور خوب سچے ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ناموں سے حرب اور مرہ کہ معنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کی یعنی نہ انکی اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکی کی اور حارث کی معنی ہیں کسب کرنے والا اور ہمام ہمم سے ہے معنی قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہمم سے خالی نہیں اسلئے انکو خوب سچا فرمایا ع

باب البیان والشعر

باب ہے بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت تقول فلان ابین من فلان ای افصح و اوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہے شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفی کو کہ معنی الی نی قصد و نیت اوسکی کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں شعر ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سے کہا آئی دو شخص جانب مشرق سے پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان و فصاحت اونکے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرت نے اوس وقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور اونمیں دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن بدر تھا اور لقب اوسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اوس بات کو جانتا ہے عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اوسکا دیا اسطرح کی برائیاں اوسکی بیان کیں زبرقان نے کہا یا رسول اللہ

یہ فعال ایسی ہی علماء ہی اور خلاف وہ بھی ہی کہ کیا اعتقاد رکھتا ہی دلون سبب کی طرح کہتا ہی پہر حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی عمل سحر کا رکھتا ہی بیچ تغیر حال اور پہیرنی دلون کی کہ جیسی کہ سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسری حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمیں اختلاف ہی کہ یہ کلام حضرت نے بیچ برائی بیان کی فرمایا او سکی تعریف میں ظاہر یہ ہی کہ محتمل دونون وجہ کو ہی اور معنی یہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنی کی ہلانی سی مثل اوسکی اور یہ ممدوح ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسیکہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح

وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی اون مین فائدہ کی بہی ہوتی ہین + مولانا

وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلَاثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوی وہ شخص کہ مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور متوجہ کرنی اونکی کی اپنی طرف برا ہی

وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہی کہ یہ وہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوای اللہ کے فانی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت و اسلام مین معزز و مکرم ہی اور ایک سو ستاون برس کی عمر اونکی ہوئی ہی

وعن عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پیچھے بیٹھا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایکدن پس فرمایا کیا یاد ہی تجکو بیتون امیہ بن ابی صلت سی کچھ کہا مین نے کہ ہان یاد ہین مجھی فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہے مین نے روبرو حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مین نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مین نے سو بیتین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سی دین سیکہا تہا اور عبادت اور دینداری کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث اور روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار میں حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نے اوسکی حق مین فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سی اور گمان کہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہو ونگا جب سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی بہ تفصیل جانین پہر گیا اس طرف سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا تہا کہ مجہی ایمان لانا اوسپر کہ ثقیف سی نہو اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاشکی پاؤن اونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو

وعن جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال آنکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہین تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکہی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین تہی الخ جب اونگلی حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور معنی یہ ہین کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہی تجہپر اس لیی کہ تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتھ کسی چیز کے یعنی ہلاک و قطع کی سوای اسکی نہین کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہ بھی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اوسکی کی ہی ثواب ملیگا اسپر جیسیکہ کہا و فی سبیل اللہ ما لقیت

اور ساتھہ ملتقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچی تو صبر کرین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین شعر سے
اور یہ شعر نہین صادر ہوا اوسکا حضرت سی اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسی کہ اوپر معلوم ہوا
اور صادر ہو اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت کی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ قبیلہ رجز سی ہی اور اوسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نی کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کی کبہی شعر کہی وہ شاعر نہین ہی اور مراد قول سبحانہ سی ما علمناہ الشعر یہ ہی کہ وہ شاعر نہین ؛ ع **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اہج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ
کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القا و الہام مضامین کی اور تہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دی میری طرف سی یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوت دی حسان کو ساتھ جبرئیل کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہودیون سی ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نی محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
بن ثابت انصاری ہین صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہ برس کفر مین گذری اور ساٹہ برس اسلام مین ؛ ع **وعن** عائشۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اہجوا قریشا فانہ اشد علیہم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اوپر پہینکنی تیر کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہیی کہ ہجو کرین اونکی بعد ہجو کرنی اونکی کی مسلمانون کی اور اس سی پہلی ہجو اونکی نکرین تا باعث
ہجو مسلمانون کی نہو موجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہجاہم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور
ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ رض نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ بہی یعنی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ
یقول واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بہا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہے براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی جس
زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اوسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتے تہی یہان تک کہ غبار آلودہ
ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز
پڑہتی ہم پس اوتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکھہ قدم ہماری اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر سبب اسکے کہ جب ارادہ
کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنی کا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتھ ان بیتون کے آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قالوا مقدر ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور رجز خوانی اور جوش دلانی مسلمانون او
کافرون سی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیتون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کی ؛ ع **وعن** انس قال

جعل المهاجرون والانصار یحفرون الخندق وینقلون التراب وهم یقولون نحن الذین بایعوا محمدا علی الجهاد ما بقینا ابدا یقول النبی صلی الله علیه وسلم وهو یجیبهم اللهم لا عیش الا عیش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نی کہودنا خندق کا اور اوٹھانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس چیز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جبتک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتی تہی اونکو ساتہ ان کلمات کی یا الٰہی نہین ہی کوئی زندگانی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ۱۲ ع

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریه خیر من ان یمتلئ شعرا متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سی کہ خراب کردی پیٹ اوسکی کو بہتر ہی بہرنے پیٹ کے شعر مذموم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق ہی اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رہے پس اس صورت مین ہر طرح کا شعر برا ہی اور یا مراد شعر مذموم سی مضمون ہی کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کی ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** کعب بن مالك انه قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی قد انزل فی الشعر ما انزل فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان المؤمن یجاهد بسیفه ولسانه والذی نفسی بیده لکانما ترمونهم به نضح النبل رواه فی شرح السنة وفی الاستیعاب لابن عبد البر انه قال یا رسول الله ماذا تری فی الشعر فقال ان المؤمن یجاهد بسیفه ولسانه روایت ہی کعب بن مالک سی یہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ اللہ تعالی نی نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہ اوسکی کی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب مین کہ ابن عبد البر کی ہی یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علما نی کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سی تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈراتی تہی رعب بیچ دل اونکی کی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب اونکی کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتی تہی اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر ای سی تاسف کی اوپر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سی کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کی آیت اوتاری والشعراء یتبعهم الغاوون حضرت نی فرمایا کہ شعر اکہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہین حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہین اور کہنی والا اوسکا ان شعرا مین کہ اس آیت مین مذکور ہین داخل نہین چنانچہ الٰہی استثنا کیا ہی اللہ تعالی نی اونکو ساتہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا الله کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیده الخ ۱۲ ع

وعن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواه الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حیا اور زبان بستگی یعنی کم بات کہنی دو شاخین ہین ایمان سی اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخین ہین نفاق سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو بہی چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور صلاح باطن کی قدرت نہین رکہتا ہی اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مراد سی ہر وجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقوی کرتا ہی بری باتون سی بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان کے اور تیز زبانی کی ۱۲ ع

وعن ابی ثعلبة الخشنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیامة احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی

وابعدکم مني مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیهقون رواه البیهقي في شعب الایمان وروی الترمذي نحوه
عن جابر وفي روایة قالوا یا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیهقون قال المتکبرون اور روایت ہی
ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب تر ہین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجہسی دن قیامت کے بہت نیک اخلاق تمہارے
ہین اور تحقیق دشمن تر تمہاری طرف میری اور دور تر ہین تمہارے مجہسے بداخلاق تمہاری ہین کہ وہ ہین بہت کلام کرنی والی تکلف کر کر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالے
کلام مین بغیر احتیاط کی اور متفیہقون نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** فوق کہتی ہین فراخ کرنی سخن کو اور منہ بہر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بغیتاتی ہین پس چونکہ اسطرحکا کلام بسبب تکبر کی کرتی ہین تفسیر کیا متفیہقون کو ساتہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریرین بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کہ خطبون مین اور وعظون مین بنیت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنی کی طرف
طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بہی موافق سمجہ لوگون کی کلام کرین نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولین سامعین ان پڑہون کے یہ بہی اچہا
نہین ہے ع **وعن** سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج قوم یاکلون
بالسنتهم کما تاکل البقرة بالسنتها رواه احمد اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلی گی ایک قوم کہ کہاوی گی ساتہ زبانون اپنی کے جیسے کہ کہاتی ہی گای ساتہ زبان اپنی کی نقل کی احمد نی **ف** ساتہ زبانون الخ یعنی زبانون کو
وسیلہ کہانی کا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرینگی جہوٹ اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تا کہ لوگون کو جال مین پہانسین و حاصل کرین نفسی دنیا
اور خواہش نفسون اپنی کی جیسی کہ کہاتی ہی گای الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارے کی درمیان تر و خشک اور شیرین
و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہین کرینگی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ع **وعن** عبد الله بن
عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذي یتخلل بلسانه کما تتخلل الباقرة بلسانها رواه
الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالے
دشمن رکہتا ہی اس شخص کو کہ مبالغہ کری فصاحت کلام مین وہ جو کہاوی ساتہ زبان اپنی کی یا پہیری زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسی کہ پیٹہتی ہین اور کہاتی ہین چارہ گائیں ساتہ زبانون اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ
کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتہ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کے ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم مررت لیلة اسري بي بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبریل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء
امتك الذین یقولون ما لا یفعلون رواه الترمذي وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی گذرا مین جس رات کو کہ معراج کرائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی اے جبرئیل کون ہین یہ لوگ کہا یہ ہین واعظ
قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگون کو نیک کام کرنی کو کہتی ہین اور آپ
نہین کرتے اور برائی اونکی نکرنی مین ہی اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ سلیے امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی و لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین کرتا ہے ع **وعن** ابي هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم صرف الکلام
لیسبي به قلوب الرجال او الناس لم یقبل الله منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ فاتح ہوں لوگوں کے سبب اوسکی دلوں کو یا فرمایا لوگوں کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عمرو بن العاص انہ قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ لکان خیرا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رأیت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز ھو خیر رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ اونہوں نے کہا ایکدن اوس حالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت کہا یعنی واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کی یہانتک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اوسکی اسکے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا مین نے یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہ کہ اختصار کرون مین تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کے یعنی کہ لو قصد الخ مقولہ ہے قال کا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑ گیا بسبب حال کی پھر اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو ع **وعن** صخر بن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابوداود اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے اون نے نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والی پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجہتا نہین ہے اگر عالم ہے تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گران ہے اوسپر کہ نہین چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** بعضا علم جہل ہے اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکہے ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی کی اور چہوڑ دے اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ اونکی یعنی قرآن اور علوم دینی حاصل ہو تو جہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل کی علوم دینی کی ہوتی ہین پس باین اعتبار اوسکو جہل کہا دوسری یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرے جاہل ہے اسلیے جوا کہ جو کوئی علم رکہے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک شخص دعوی علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان مین عالم ہے اور واقع مین جاہل ہے یہ علم اوسکا علم نہین بلکہ جہل ہے اور حکم ساتہ پیش ح کے یعنی حکمت کی ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے ج

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطے منبر مسجد مین کہ کہڑی ہوتی اوسپر کہڑے ہوکر اتراتا ایسکہ فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہے حسان کی ساتہ جبرئیل کی جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان حسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ لا تکسر القواریر قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنے والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹونکو اے انجشہ مت توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نے مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہ شیشون کی پڑہیون ضعیف عورتون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہ گانے اور آواز کی کذا فی الصراح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسیکو علما مین خلاف نہین ہے اہین اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تہک جاتی ہین تو خوش آوازی کرتی ہین اور حدی کہتی ہین پس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتی ہین اور تیز چلنے لگتی ہین اور قواریر جمع قارورہ کی ہے یعنی شیشے کی اور معنی اخیر جملہ کی دو ہین ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کی کہ عورتون کی بدن مین ہے تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش سخت بسبب

مرتی تھی کہ مراد نصیحت شعر ہی ان عورتوں کی ہی جو تھی پہ سادہ اور جنکا دل ہی تغزل کی باطن میں پیدا ہوا ہی

طبیعت اوسکے سننے میں مائل ہو اور وسوسے کی لیتے ہیں پس آشنا ہی اسی سبب سے فضیل بن عیاض نی فرمایا الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ احتمال اوسکے
مبیح ہونیکا بھی ہی لیکن سوء ظن کی طبعی ہیں اختیار میں نہیں اور احتیاط کی چلنی اولی ہی کرنا قال وا اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطی تعلیم و تلقین امت کے
ہیں اور اکثر شارحین نی دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کی ۱۲ ح **وعن** عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدارقطنی وروی الشافعی عن عروۃ
مرسلا ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شعر
کلام ہی پس اچھا اوسکا اچھا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہی اگر اچھا مضمون ہی تو وہ شعر اچھا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہ دارقطنی نی اور نقل کی
شافعی نی عروہ سی مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطن او امسکوا الشیطن لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ کہا جسوقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرج میں کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہان روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانی دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہی اوسکی لیے بھرنی سے ساتھ شعر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف**
چونکہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑھتا ہی بیباک اور بے محابا چلا جاتا ہی اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا تاکہ نہایت شائق ہی شعر کا اور بھری ہوئی ہیں
شعروں کی باطن میں اوسکی بیحیائی اور بی ادبی پس اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب و رحمت آپ سے اور مذمت کے شعر کی کہ ساتھ اوسکی مغرور و مبتلا تھا ۱۲ ع **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ راگ جماتا ہی نفاق کو دل میں جیسا کہ جماتا ہی پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی راگ ہی سبب نفاق کا

روایت ملیکی کی انس سے یہ الفاظ آئی ہیں کہ ان الغناء واللھو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب
کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ گانا ساتھ نرم آواز کی مکروہ ہی اور سننا بھی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کی شعار شراب پینے والونکا
ہی مانند عود اور طنبور اور باجوں کی حرام ہی ایسا گانا بھی اور سننا بھی ۱۲ ع **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی
اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الآخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے
نافع سی کہ کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہوں نی نی پس رکھیں دونوں انگلیاں اپنی کانوں میں اور دور ہوئی راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور
اجتناب کے پھر کہا واسطی میری پیچھے اسکی کہ دور ہوئی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچھ یعنی اس آواز سی کہا میں نے نہیں پس اوٹھالیں انگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنوں سی کہا ابن عمر نی
تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نے مانند اوسچیز کی کہ کیا میں نے کہا نافع نی اور تھا میں اوسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی احمد اور ابو داود نے
ف یعنی اس سبب سے مجھکو منع نکیا سننے اوسکی سے کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر نہ تھی یا کوئی نکہی کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی
اور ورع کی تھا اور نافع کو بھی اس سی منع کرتی اور کلام درباب غنا کی طویل ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ محدثین کہتی ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی
اور مشائخ کہتے ہیں کہ جو کچھ مقام نہی میں واقع ہوا ہی مراد یہ ہی کہ اوسکی ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب میں تشدید بلیغ کرتی ہیں اور رد مختار و قاضی خان میں لکھا ہی کہ سننا

آواز لہو کا یعنی باجوں کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہیں گناہ ہی

باب حفظ اللسان والغيبة والشتم

یہ باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ کہنا چاہی خصوصاً غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ بچا ہی سکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہووی واسطی میری اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکی کی ہی یعنی زبان اور دہنت کہ زبان کو بچاوی کلام بیفائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی ضامن ہون مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی ایسی ہی وعدہ قوی جزای اعمال کا ہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ۱۲

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل کم باعتبار حال آنکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی نیکی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہ ایک بات کی کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئی ہین کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی دور تر ہے اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی **ف** یعنی زبان کو نگاہ رکہنا چاہیی اور اوسکی فعل کو آسان نہ جاننا چاہیی ایک بات کہ بندہ کے زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ۱۲

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ تغلیظ و تشدید ہی بیچ نہی کی مار ڈالنی مسلمانون کی سی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسی کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر رکہتی ہی یا مراد مار ڈالنا ہی بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہ بی شک کفر ہی قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کی اور حلال و مباح جاننی کی کفر ہی ۱۲

وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرا ہی ساتہ اس کلمہ کفر کی ایک اون دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہ کہنی والا کافر ہوا اسلیی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نی کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی انکو بعضی علما نی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکے کی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی کے

پس اس صورت مین معنی یا رجعت ہونگی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوپر معصیت تکفیر
اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج
مانند تمام اہل بدعت کی کافر نکہی جاوین کہتا ہون مین کہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا
بڑھکر تمام اہل سنت و جماعت سی پس وہ کافر ہین بلا نزاع بطرح ع **وعن** أبي ذرّ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمي
رجلٌ رجلًا بالفسوق ولا يرميه بالكفر إلا ارتدّت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري اور روایت ہی ابی ذر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہویا اوسکا کہ
جسکو وہ کلمہ کہا اس طرحکا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو
آپ کافر ہوا ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا رجلًا بالكفر أو قال عدوّ الله وليس كذلك إلا حار عليه
متفق عليه اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس
طرحکا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ع **وعن** أنس وأبي هريرة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال المستبّان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم رواه مسلم اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپس مین گناہ دونو چیز کا کہ کہیں وہ اوپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ پہلی والی پر ہی کہ ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی یعنی نہج کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا
کہنی پہل کرنیوالی کی ہی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی ہی اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ
ہوتا ہی دونو پر ہی گناہگار بسبب تعدی کی ع **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لصدّيق أن يكون لعّانًا
رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف**
صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مردکا ہوا اور ایسی مقام مین پونہچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیاء واسطی رحمت کے اور
نزدیک کرنی کے دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اور اسلیے خصلت
پسندیدہ اہل سنت و جماعت کے ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکہین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہ اوسکی نکرین اور ساتہ
لعنت کرنے بدون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہ مرنی
اوسکی کی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت آلہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل لا متناہی اوسکی سی یہ تو مخصوص کافرون
کی لیے ہی اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب رضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال و
اورادکی اور بعضی صحابہ و غیرہم سی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی ہی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی بہی لعنت سے
نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ ذم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار یا دو بار ع **وعن**
أبي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن اللعّانين لا يكونون شهداء ولا شفعاء يوم القيامة رواه مسلم
اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنی والی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالے

دن قیامت کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** گواہی دینے والے یعنی لوگوں پر کہ وہ اگلی امتوں کی لوگ ہیں امت محمدی گواہی دینگی کہ انکی رسولوں نے ابلاغ احکام الٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ پس مراد یہ ہیں کہ لعنت کرنے والوں کو لعنت علاوہ بے خوادگی ہی جیسے شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں نصیب نہیں ہونے کا دن قیامت کے ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئے ہیں وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کی لوگوں کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال انکی کی تو وہ کہنے والا اونکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنی اھلکھم کے ہیں کہ مشہور ہے کاف کو بصیغہ تفضیل اور اھلکھم ساتھ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اوسکی معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اونکو بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک ہونے کی معاصی میں ڈالتا ہے اسلیے کہ سننے اس کلام کی سے شکستہ دل اور ناامید بے شوق ہوتے ہیں گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کی ہیں اونکو نصیحت ساتھ نرمی کی کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا خوب و مفید ہے اس میں اشارہ ہے اسپر کہ لوگوں کو بشاشت دینے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کے کرنا چاہیے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کی اور آتا ہے دوسری جماعت کی پاس دوسرے طرح یعنی ہر جماعت سے از راہ خوشامد کی ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق مرضی اونکی کی ہو اور رعایت حق کی نہیں کرتا جیسے کہ حال منافقوں کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ مسلم نمام اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی ساتھ نجات پانے ہونے کی چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجای لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہیں کہ جو ایک کی بات دوسری کو پہنچاوے اوپر وجہ فساد کی ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یھدی الی النار اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکو کاری کی یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکو کاری راہ بتلاتی ہے یعنی پہنچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکی کی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئیں جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہنچاتا ہے بالخاصیۃ طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق پہنچاتا ہے طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اوسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہنچاتی ہے طرف بہشت کی اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکھا جاتا ہے الخ یعنی حکم کیا جاتا ہے اوسپر ساتھ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکی لیے مقام صدیقیت اور

ثواب اوسکا یا لکھا جاتا ہے نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملا اعلےٰ کے یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکھتے ہین مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت نام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دل مین اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ تعالی کی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنی والی پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی ثابت کیا جاتا اوپر اوسکی عذاب جھوٹون کا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے بغض رکھتی ہین ۱۲ح **وعن** اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ ہی ہون اور پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کیطرف سی دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلا زید وعمر مین بگاڑ ہی آپس کی اصلاح کی لیے کہتا ہی ایک کیطرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست کہتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنی نکہا ہو ۱۲ع **وعن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکی مُنہ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین برو تمہاری بطمع مال کے برابر ہی کہ تعریف سچ ہو یا نہو اونکی مُنہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنی خاک کی قلت وحقارت مین تاکہ سمجھو نکہ ہین تمہاری اور بعضے علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کی لی اور سامنے امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنی والی کی مُنہ مین ڈالدی اور اسمین سرجری تعریف کرنی والی کو اسلیی کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونہون نی تعریف کرنی کی بغیر تمیز کی درمیان حق باطل کی اور مستحق وغیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اوسکی سبب سے ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسی کی اچھی فعل اور رام محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہے اور بھلائیون کی کرنی کی اور لوگون کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہین ہے وہ مداح یعنی مداح برا ۱۲ع **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کے کہ وہ ہی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت نے وای تجکو کاٹی تو نی گردن بھائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنی والا ضرور پس چاہیی کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلا حال آنکہ اللہ تعالے جانتا ہے حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنی والا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسی کہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتھ جزم ویقین کی کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف میں اور کہی کہ گمان کہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بلاشبہہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الہی پر نہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک ہو جانے کے کہ ممدوح کو اوس سی عجب وغرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہی جیسیکہ تعریف سنی ہی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نی ۱۲ح **ف۲** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سی اور دوسری یہ ہے کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچی پس اس سی بھی نہی کی گئی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اسحال مین کہ پروا ہو اوسکی پہنچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کری اوسکی ساتھ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۱۲ع المکیۃ **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا
قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا اپنی بہائی مسلمان کو ساتہ ایسی چیز وصفت کی کہ
ناخوش کہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو سچ بہائی میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بدی فرکر کیا مین نی وہ چیز کہ کہتا ہون یعنی اگر وہ صفت بد اوسمین ہی
اور سچ ہین لئے کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہ ہی غیبت ہی فرمایا حضرت نے اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تونی اوسکی اور اگر نہو اوسمین وہ
چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کہا تونی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسی کا سچ کہی اور اگر سچ نہ کہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم
کی مین یہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تونی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہیں اوسمین پس تحقیق
بہتان کیا تونی اوسپر **ف ۱** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسی لوگ کہ
بچی ہوں اوس سی اور غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنی کو ساتہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا او
خلق مین یا اوسکی نفس مین یا اوسکی مال مین یا اولاد مین یا ماباپ مین یا بیوی مین یا اوسکی خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا بشاشت یا سخاوت
مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی مین اور خندہ گوئی اور خاموشی مین اور سوای انکی مین جو کچہ کہ متعلق ہی ساتہ اسکی خواہ ذکر
کرنا ساتہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہ آنکہ اور ہونٹ اور سر اور ہاتہ اور مانند انکی کی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے سمجہا دی تو کسیکو نقصان
مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا
یہ ہی کہ بخشوائی اوس سی جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہیں پہنچی ہی یا وہ مرگیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی
اور بخشوانی مین لازم نہیں ہی کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مین نی بخش وہ اسکو صحیح اور بیچ استغفار کرنی کی اوسکی لیی
کہ جسکی غیبت کی ہی ہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی شرح **ف ۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی نہیں مضائقہ ہی اور
مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور نہیں غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت یہان تک کہ نام لی ایسی
قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہے نہیں ہوتی
غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تا کہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہیں گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان و عالمگیریہ **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا
اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ
اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنی کا پس فرمایا اذن دو اسکو آنی کا پس
برا ہی اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطی اوسکی اور میٹہی باتین کین اوس سی پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا
حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کہا تہا آپ نے اوسکی حق مین ایسا اور پہر کشادہ روئی کی آپ نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹہی باتین کین اوس سی پس فرمایا حضرت نے
کب پایا تونی مجکو فحش بولنی والا تحقیق بدتر آدمیون کا نزدیک اللہ کی مرتبی مین قیامت کے وہ شخص ہے کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کی اور ایک
روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تہا اور تہا وہ مؤلفۃ القلوب و سرگروہ لان عرب سے اور اپنی

فریب نہ تہا اور بہت باتونمین اور آثار نقصان ایمان کی اوس سے حضرت کی حیات مین ظاہر ہوئے اور بعد وفات آنحضرت کی مرتد ہو گیا تہا
اور حضرت ابو بکر کی ہاتہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کرکر مسلمان ہوا اور اوس وقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کا اوسکی ... تہا اور کہا اوسکو
آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تہا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکی سے دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئی اور یہ بات
اوسکی واسطی ظاہر کرنی حقیقت حال اوسکی کی تہی تا لوگ اوسکو پہچانیں اور حدیث کہا ہی اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبت نتہی اور نووی نی کہا کہ حضرت کی اوس سے نرمی کی
کلام کہی واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور
مداہنت کی یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی صلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معا اور یہ مباح ہی اور بعض اوقات مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ
کرنا دین کا ہی واسطی کسی صلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکہنی کی اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونون کی فرق سے جاہل ہین اور حضرت سے
جو فرمایا کہ کب پایا تو نی مجہکو فحش گو یہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نی مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون برا کہا آپ نی اوسکو حاضر مین جیسے کہ برا کہا آپ نی
غائب مین اور واسطی اپنی فحش اوسکی کی اصل حدیث کی دو معنی لکہی ہین ایک تو یہ کہ مین نی اوسکی منہ پر فحش اور سخت نکہا اسکے سبب سے کہ فحش گو نہون مین اور جماعت
نہون کی لوگ ساتہ ترک کرنی اونکی کی ہین بسبب فحش اونکی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تہا بسبب اسکے چہوڑ دیا مین نی اور اوسکی منہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی کہ
چہوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی برائی اوسکی سے انتہی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتي معافى الا
المجاهرون وان من المجاهرة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات
يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہے
یعنی نہین مواخذہ ہوتی اور نہین عذاب کی جاتی سخت مگر آشکارا کرنی والی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سے ہی یہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری حالانکہ
تحقیق چہپا رکہا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات مین یہان تک کہ جب تاریک ہوا دن تک پس کہتا ہی وہ
شخص کسی سے ای فلانی کیا مین نی آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی
سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی کی یہ لکہی ہین کہ سلامت کہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہی ہین اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی
کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنی حرام ہی اوسکی جو کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی علما نی
کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی
غیبت بقصد نصیحت و تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی ۞ **وذكر** حديث ابي هريرة من كان يؤمن بالله في باب الضيافة
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا یہ ہی من کان یؤمن باللہ باب الضیافۃ مین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسط
الجنة ومن حسن خلقه بني له في اعلاها رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن وكذا في شرح السنة وفي المصابيح قال غريب
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دی جہوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ بہشت کے اور
جو شخص کہ چہوڑ دی جہگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نی کہ اچہا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے
بیچ جگہہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی اور ایسا ہی بیچ شرح السنۃ کے اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف**

اور یہہ وہ ناحق ہے قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہے جیسیکہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانی مین اور رعایت
مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہے یا جو کہ وہ بیوی اپنی کہتا ہے جائز ہے کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھی زیادہ چاہتا ہون اور ہے حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے
تہا الیکن برفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہہ بیچ غایۃ مردمی کی ہے کہ سکوت کرے اوس مین کوئی خلل دین میں نہو پہ امام شافعی رحمہ سے
منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا مین نے ہرگز مگر دوست رکہا مین نے کہ حق اوپر ہاتہ خصم میری کے ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مرا یعنی جہگڑے کو
کی اعتراض کرنا ہے اوپر کلام غیر کے ساتہ ظاہر کرنے خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو
پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہو تصدیق کرے اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہ امور دین کے تو سکوت کرے اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہے تمام اچہی وصفات و کمالات
کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف زمان کے کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم
والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو
بہشت مین یعنی اسباب جو داخل کرنے اونکی کی بہشت مین ساتہ فائز ہونے کی ہیں اون مین سے کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب ہوتی ہے وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو
تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتے ہے آدمی کو آگ مین دو چیزین کاواک منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ادنی تقوی کا یہ ہے کہ بچی شرک سے اور اعلی
اوسکا یہ ہے کہ بچی خطرہ ماسوای اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتہ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہے اور اعلی اوسکا یہ ہے کہ احسان کرے اوسپر کہ جو برے
پہونچاوے اوسکو کذا ذکر الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوی مین ہے لیکن ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہ کہ مراد تقوی سے
اعمال ظاہر رکہیں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتہ خلق کی کہ بچے تمام نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامر کو
اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتہ خلق کی اور منہ کہ زبان بہی داخل اوسمین ہے اور پڑنا بیچ کہانی اور پینی حرام کی اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لاطائل کا ساتہ زبان کی ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت خالق کی کرتا ہے اور مغلوب العقل ہو جاتا ہے **وعن** بلال بن الحارث
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ لہ بہا رضوانہ الی یوم
یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغہا یکتب اللہ بہا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ و
روی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے
ایک بات بہلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اوسکی بسبب اوسکی خوشنودی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اوسکی اوسپر خفگی اپنی اوسدن تلک کہ ملاقات کرے اوس سے نقل کی یہ شرح السنۃ مین
اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہے اچہی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوس سے اور برزخ
مین بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہے قبر اوسکی اور کہا جاتا ہے سو رہ مانند سونے عروس کی اور روز قیامت کے اوٹہے گا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ مین ہوگا
پہر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاوے گا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکی حق مین عکس اسکے سمجہ لے اور یہ معنی توقیت یعنی اوسدن تلک الخ کے یہ نہین ہین کہ رضا اور غضب
اوسدن تلک ہے بعد ازان منقطع ہو جاوے گی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین الخ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد پہلی بات سے کلمہ حق
کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کی آہتی اور اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو
وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ

الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل
کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہے واسطے اوس شخص کے کہ بات کہے جھوٹ تاکہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو وائے ہے واسطے اوسکے وائے ہے واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** ویل کی معنی ہین ہلاکِ عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہے جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور
تشدید کی ہے وعید مین اور جھوٹ بولنے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یارون کی مضائقہ نہین چاہیے یون کہ اوسکو بہی عادت
و پیشہ بنا لے کیونکہ خوش طبعی کہ جہوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبہی کبہی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہمسائے پر نہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین ع ۶

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہین بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اوسکے لوگون کو گرتا ہے سبب
اوس بولنے کی یعنی دوزخ مین گرنا کہ دورتر ہے مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے سبب
زبان کی اپنی زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو
بہ نسبت ضرر کرنے اوسکی کی پانوسے منہ کی بل گرنے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ع ۶ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت مین اسلئے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان
کی سبب سے پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے
اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور و لازم ہے خاموشی اوس سے
اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکہتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنے نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہ اوسکی سبب
ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بہی خطرہ آفت ہے کہ کبہی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور
فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہے کسی نے
اللِّسَانُ جِرْمُهُ صَغِيرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيرٌ كَثِيرٌ ع ۶ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ
أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات
کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو
گہر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین ہے بیچ اوسکے
خیر کہا یہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہووے اپنے امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال
اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے
شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت و ملازمۃ البیوت القناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین گہر کو ہے اور حقیقت مین
مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہ عبادت مولی کی اور رو یعنی اگر رونا آوے وا لاصورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ع ۶ **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ
رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ

[illegible] چپالی اونہوں نے بیچ حضرت کے کہ فرمایا آنحضرت نے سو وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا
پس تحقیق ساری اعضا ساری کی [illegible] زبان کو [illegible] ہمارے حق [illegible] ہماری کہ پس تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں اگر سیدھی رہی تو بھی سیدھی رہیگی
ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہوگی ہم نقل کی [illegible] **ف** [illegible] اوپر مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ
فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد ہین کہ حدیث [illegible] ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ اذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان
دل اور نائب اوسکا [illegible] پس جو کچھ کہ دل مین ہی بیان کرتی ہی اور اعضا اوس پر عمل کرتی ہین **وعن** علی بن
الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت امام زین العابدین سی کہ
کہا فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کی سی ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی اوسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہ
ابن ماجہ نی ابو ہریرہ سی اور ترمذی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونوں یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سی **ف** یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا
اوسکا ہی وہ چیز کہ [illegible] اوسکی فکر کری اور نہ غرض ساتھ اوسکی متعلق ہووے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کری اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنی اوسکی کے
یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ [illegible] اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا کرتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کی معاش مین
اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد مین متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی کہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہو
اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوی اونسی اور بہرہ مند ہو ولت نہ اونسی اور نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات
اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسی کہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد
مین اور سبب سلامتی عاقل کی ہین وہ تو لایعنی نہین اور سوای اونکی لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنی کی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نی کہ حد
لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کری تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال مین اور مثال اوسکی یہ ہی کہ بیٹھی تو ساتھ ایک قوم کے
پس بیان کرے تو اون سی احوال سفر کا اور اون چیزون کا کہ سفر مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھی کھانی اور کپڑی
وغیر ذلک پس یہ ایسی امور ہین کہ اگر سکوت کرتا تو اونسی تو نہ گنہگار رہوتا اور نہ ضرر پاتا آخر ع **وعن** انس قال توفی رجل من الصحابۃ فقال رجل
ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونی بہشت کے یعنی برکت صحبت
آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا کہتا ہی تو بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنی کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو
اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ نا قص نہ کرتی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جیسی کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا
بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نی ساتھ داخل ہونی اوسکی کی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنی یا بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین
گرفتار ہوا ہو اور دخول سی بہشت کے منع کیا گیا ہو الخ **وعن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف
علی قال فاخذ بلسان نفسہ وقال ہذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ
کیا ہی بہت خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتی ہو تم اونسی مجھ پر کہا سفیان نی پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ اسکی شر سی بہت ڈرتا ہون
[illegible] کہ اکثر باتین گناہ کی [illegible] سرزد ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کیا اسکو **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلاً من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہین اوس سی فرشتی یعنی محافظت کرنی والی اوس سی بسبب بدبو اوس چیز کی ہی کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کبرت خیانۃ ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک بہ مصدق وانت بہ کاذب رواہ ابوداود اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو بیچ اوس بات کی سچا جانتی والا ہی اور تو اوس بات مین جہوٹ بولنی والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال مین برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار رواہ الدارمی اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی نقل کی یہ دارمی نی **ف** دو رویہ اوسکو کہتی ہین کہ وہ کسی کی سامنے ہو تو ایسی باتین کہی کہ وہ جانی کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیٹہ پیچہی ایسی باتین کہی کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دو رویہ ہی کہ وہ شخص مین عادت ہے یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہے یعنے ہر ایک کے پاس جا کر دوسری کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنی والا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتہ بدی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المومن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمومن ان یکون لعانا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنی والا اور عادت کرنی والا اوسکی اور نہ چاہیے اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہ الفاظ آئے ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ بہت لعنت کرنیوالا **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ لعنت خدا کی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو نکہی تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس مین ساتہ غضب خدا کی اور نہ ساتہ داخل ہونی کی دوزخ مین یعنے نہ کہو کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہے اور نہ ساتہ آگ کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونھا ثم تھبط الی الارض فتغلق ابوابھا دونھا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلھا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازے آسمان کی آگی لعنت کے پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیی جاتی ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پہر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی ادہر ادہر دوڑی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کے

نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہیں ہوتی بلکہ چاہتی ہے کہ باہر نکل جاوے تب جگہ ٹھہرنے کی
نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر پس جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہے تو لعنت
نکرنی چاہیے اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہیں ہے وعن ابن عباس ان رجلا نازعته الريح رداءه فلعنها فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تلعنها فانها مأمورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ ایک شخص کے اوڑائی ہوا نے چادر پس لعنت کی اوسنے ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اوسکو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہے اور
تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں ہے وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہے لعنت اوسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے ف حکم کی گئی ہے
ساتھ چلنے کے اور بھیجا ہے اسکو واسطے حکمتوں کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہے اور اسی طرح ہے ادب بیچ نزول حوادث
زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ
زبان کو نگاہ رکھے ہے ح وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني احد من اصحابي عن احد شيئا فاني
احب ان اخرج اليكم وانا سليم الصدر رواه ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوے مجھکو کوئی
میرے صحابیوں میں سے کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات افعال اور خصلتوں سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہے اس لیے
کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف سینہ ہوں اور کسی پر غصہ و کسی سے ناراض و باکینہ نہوں نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف اسمیں تعلیم ہے امت کو کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک امیروں اور بزرگوں کے بلکہ نزدیک کسی کے کسی کی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی نہو ہے
معنی اسکے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں دنیا سے اس حال میں کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع وعن عائشة قالت
قلت للنبي صلى الله عليه وسلم حسبك من صفية كذا وكذا تعني قصيرة فقال لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته رواه
احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کفایت ہے تمکو صفیہ سے یعنے
اونکے عیبوں سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد ہیں عائشہ نے چاہا کہ ان عیب اونکا حضرت کے سامنے ذکر کریں پس حضرت کے
یہ غیبت کرنا عائشہ کا نہ خوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کر دے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے ف یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کے تغیر کردے اور غالب ہوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اوس قدر
عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہے یہ بھی غیبت ہے اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہے ذکر کرنے بعضی عیوب صفیہ کی سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف
بالشت اپنی کی کہتا ہوں ظاہر تکرار کذا سے تعدد نعت اوسکی کا ہے پس شاید کہ دونوں نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہے اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت کے
کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہے پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ح ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما كان الفحش في شيء الا شانه وما كان الحياء في شيء الا زانه رواه الترمذي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں یعنی کسی امر میں امور میں سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہے اسکو اور نہیں ہوتی حیا و نرمی کسی چیز میں
مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا طیبی نے اسمیں مبالغہ ہے کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات میں ہو تو اوسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دیوے
ت ع وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله يعني
من ذنب قد تاب منه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل لان خالدا لم يدرك معاذ بن جبل اور

روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتہ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی نہین مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اوسکو اور کہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کر چکا ہی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہی اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتی ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد جد و نصیحت کی اور باز رکہنی کی اوس سی اور تفسیر اس قول کی یعنی من عیّر اخاہ الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سی اور اس روایت مین اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ روایت کیا اسکو محمد بن منیع نی ساتہ اسناد جید کی **وَعَنْ** وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْكَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بہائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلای دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکہتا ہی تو اوس سی اسلیے کہ اگر خوش ہووی گا تو رحم کری گا خدای تعالی اوسپر اور مبتلا کری گا تجکو ساتہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مین نہین دوست رکہتا یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حالانکہ ہو میری لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاجاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی سبب اس نقل نکالنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَہٗ ثُمَّ عَقَلَھَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰی رَاحِلَتَہٗ فَاَطْلَقَھَا ثُمَّ رَکِبَ ثُمَّ نَادٰی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ ھُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِیْرُہٗ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰی مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی جندب سی کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنی اونٹ اپنی کو پہر باندہ دیا پانون اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کے پاس اور کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الٰہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہین کہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نی کہ ہان سنا ہمنے نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئی اسپر دعا مین تنگی نکرنی چاہیی کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اور کسی کی لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیی **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاھْتَزَّ لَہُ الْعَرْشُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلاً کہا اوسکو ای سردار و غیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کی عرش نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی وقوع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتہ اوسچیز کی کہ اوسمین ناخوشی و رنا رضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو موجب کفر کی اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچی طرف حلال جاننی حرام کی اور تعریف کرنی اکثر علماء بی عمل و شاعران و تجاریون ریاکار کی داخل ہی اس مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلای عظیم سی چاہی کہ پرہیز کری اونکی صحبت سی

ح ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے **ف** یعنی مومن کامل میں یہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہے صدق و امانت پر کہ مقتضای تصدیق و ایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہے بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے کہ حاصل یہ ہے ایمان کا ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہے یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کی ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** یعنی مومن جھوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہے کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہے اور یہ بھی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانے کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہے ایما ہے اوپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہے اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکھا اور وقت مرگ کی مٹھی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی میں کثرت سجود سے سوراخ ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ پادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور اور مناقب اونکی بہت سے ہیں ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکِذْبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی پس آتا ہے ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے اونکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص انمیں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکھوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اوسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کرے بیچ حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل کرے بغیر دریافت صدق اوسکی کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کی حضرت سے ممکن نہیں حکم مرفوع میں ہے ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُّہٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہٗ فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا ہٰذِہِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہے عمران بن حطان سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابو ذر کے پاس پس پایا میں نے اونکو مسجد میں گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابو ذر کیا ہے یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کی ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابو ذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کی اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کی بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کی سے یعنی اور معین سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اسوقت میں یار اخاص سے کہ اعتماد اوپر نیکی اور صلاح اوسکی کی ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب آتے ہیں تو بیٹھتا ہوں ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً رواہ

کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کی اور ساتھ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت و سکی کی بہتر ہی افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی سی کہ ساتھ کثرت کلام کی اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونی کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سے آفتین ہین سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنی کی جیسی وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سی الٰہی کہ جو سکوت کیا اوسمین بھلائی کری فکر بیچ معاد اور حقائق الٰہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریائی ذکر خفی کی اور مستغرق ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادات جو ہون یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کی کری اور دل ساتھ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ بہت زیادہ ہووے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَّکَ فِی السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِّلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَّکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْہَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِکَ اور روایت سے ابوذر ہی کہ کہا ابوذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابوذر نی یا راوی ابوذر نی حدیث دراز یعنی حدیث دراز ذکر کی یہان تک کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مین نی زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمایئے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساتھ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالیٰ بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیری لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نی زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی آتا ہی اور جاد بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنی والی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت کہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم و معارف اور نور دل کے ہی بسبب ذکر خفی کی کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجکو فرمایا بچتا رہ بہت ہنسی سی اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونی ظلمت غفلت اور قساوت کی اور بجھنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اس مین ہی اور کہو دیتا ہی مُنہ کی نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونی علامت عبادت سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضرور ہی کہ جب اثر تاہی تو مُنہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی ہین کی مایہ حیات حسی اور معنوی کی ہی کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مین نی زیادہ فرمایئے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی کی ملامت کرنی والی کی ہی کہا مین نے زیادہ فرمایئے مجکو فرمایا باز رکہی تجکو لوگون کے عیبون سی وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سی **ف** ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کے کرین شامل کرتی ہین اگر اسمعنی پر حمل کرین

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی واسطے تعمیم بعد تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر مراد کہیں گے تو قبیلہ ... بعمل کی سبب باقی فضل و شرف کی اور نہ ذرا ہمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل و ثابت ہنا حق پر بغیر نظر کرنی کی طرف ہیبت لوگون کی اور تعریف اونکی کی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنے سی یعنی عیوب نفس اپنے سی یعنی امر بالمعروف و نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت لوگونکے مگر اوپر اپنی تہمین لیمین سب سے خوار و ناقص جان ہے عاقلندین خلق از خود بیخبر لا جرم گویند عیب یکدگر روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس **وعن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا اباذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر و اثقل فی المیزان قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت انس سی کہ اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اے ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بہاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہ کہا مین نی ہان فرمائیے فرمایا دراز چپ رہنی کی یعنی ساتہ تفکر اور خوش خلقی کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان کاموں ہی نہین **ف** سبکی و آسانی دو نون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اوسکی خوش خلقی مین اہی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ہی **وعن** عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتی تہی بعضے غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنی والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسیکہ اوپر حدیث گذری لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر رض نی اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پہر آئی ابو بکر یعنی عذر کرنیکی لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نہ کرون گا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرون گا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سی اس حدیث تک ہوتی ہین **وعن** اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وھو یجبذ لسانہ فقال عمر مہ غفر اللہ لک فقال لہ ابوبکر ان ھذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابو بکر صدیق کی پاس اس حال مین کہ ابو بکر کہینچتے تہی زبان اپنی یعنی گویا نکالا چاہتے تہی مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رض نی نہ کرو بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی اونکی ابو بکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہ مالک نی **وعن** عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چہ چیزون کی واسطے منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہون گا مین واسطی تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتہ اہلی لوگون کی سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کرو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے
اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنی ہاتھ یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام
و مکروہ ہے یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنی نفسونکو ظلم سے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ
الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کی وہ ہین کہ جس وقت دیکھی جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کی وہ ہین چلتی ہین ساتھ چغلی
کی یعنی بنظر فساد کی جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتی ہین درمیان دوستون کی چاہتی ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ
اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے
ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور خصائص کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی
مرتبہ کو پہنچی ہین کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی کی ایسی ہویدا ہین کہ جب آنکہ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہے بسبب ظہور علامت عبادت
کی اوپر بشرہ اونکی کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علما نے کہ نظر کرنی عالم کی منہ پہ عبادت ہے
اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنے کی صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہے اور حدیث مین آیا ہے النظر الی وجہ
علي عبادة اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی رض گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ
الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ
توحید کا شرح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑہی ظہر کی یا عصر کی اور تہی دونون روزہ دار پس جب نماز پڑہ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا پھر کرو وضو اور پڑہو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایک دن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی
ولیکن باوجود اسکی بہی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکھو احتیاطا اور کہا اون دونون نے کس واسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور
روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علما نے کہ یہ حدیث بسبیل
تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت
مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط و تقوی اسمین ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کے
کرنی چاہیی بلکہ کہا ہی علما نے کہ اگر ہنسی یا سخن لاینی کہی اور بہت کہی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہی اوس سے
اور روزہ دار کو چاہیی کہ غیبت سے احتراز کری شرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا
يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا

دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور ایک روایت میں ہی پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو یعنی اسلیے کہ حق اللہ کا ہی اور تحقیق غیبت والیکو نہیں بخشش کیجاتی یہانتک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہیں واسطے اوسکے توبہ نقل کیں بیہقی نے یہ تینوں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** نہیں واسطے اوسکی توبہ یعنی غالباً اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک بڑے گناہ کی چیز ہی اسلیے بلا جب عالم ہوتا ہی تو اوسکی برائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطۂ کفر میں جا پڑے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں اوسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی پر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت میں گذرا ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَقَالَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کے کہ غیبت کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی بیہقی نے دعوات کبیر میں کہ نام اوسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکی اسناد میں ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہوں یہ جماعت تو یوں کہیں یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنا اوس صورت میں ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہونچ جاوی اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اسی طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ کرے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشواونگا اوس سے پس جبکہ بخشواوے گا اوس سے ساقط ہو جاوے گا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اور پھر اگر عاجز ہو اس سبب سے کہ سو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالیٰ سے اور اسکی فضل و کرم سے امیدوار رہے کہ راضی کردے اوسکی دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگوں نے بیچ توبہ غیبت کرنے والی کی کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہیں کہا بعضے عالموں نے کہ جائز ہی اور یہ ہماری نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر غیبت پہونچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پہونچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ سے اور دل میں یہ کہے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرنے کا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل اعمال میں کفایت کرتی ہی حدیث ضعیف بھی اور جامع صغیر میں ایک روایت انس سے مقوی اسکی ہی آئی ہی کہ الفاظ اوسکی یہ ہیں کفارۃ من الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ ۱۲ ع

بَابُ الْوَعْدِ باب بیچ بیان وعدہ کی

ف استعمال وعدہ کا خیر و شر میں ہوتا ہی اگر ذکر ہوں خیر و شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرا و وعدتہ شرا اور اگر نہ مذکور ہوں تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر میں اور وعید ایعاد شر میں ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ لَہٗ قِبَلَہٗ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَبَسَطَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثٰی لِیْ حَثْیَۃً فَعَدَدْتُّھَا فَاِذَا ھِیَ خَمْسُمِائَۃٍ قَالَ خُذْ مِثْلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی کہ عامل تھی حضرت کے بحرین پر پس کہا ابوبکر نے جس کسی کا ہو حضرت پر قرض یا ہو حضرت کی طرف وعدہ یعنی آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونوں

بانٹ بھر کر لیکے لی جابر نی دونوں ہاتھ اپنی تین بار یعنی واسطی لینی کہا صدیق اکبرؓ کی کہ آنحضرت نی ان سی وعدہ کیا تھا کہا جابر نی پس سی لپ بھر مجھکو ابو بکر
صدیق نی ایکبار پس گنا میں نی اوس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اوسکی یعنی ہزار تاکہ تم زیادہ نہو نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکی کا خلیفہ کی لیے اور برابر ہی اسمین وارث اور سیی اور
اسمین اشارہ ہی اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہی ساتھ دین کی جیسی کہ آیا ہی آنحضرت سے العدة دین رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعودؓ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی جحیفة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علیؓ یشبهه وامر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت له عند رسول الله صلی الله علیه وسلم عدة فلیجئ فقمت الیه فاخبرته فامر لنا بها رواه الترمذیؒ روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا دیکھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھی حسن بن علیؓ مشابہ حضرت کی یعنی نصف اسفل میں بیان کرنی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیے کہ صغیر سن تھی صحابہ میں وقت رحلت حضرت کی پس کہتے ہیں ابو جحیفہ کہ دیکھا میں نی آنحضرت کو بایں صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتھ تیرہ اونٹنیوں جوان کی پس گئی ہم تاقبض کریں ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑی ہوئی ابو بکر یعنی خطبہ کی لیے یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھ دینی کا پس چاہیے کہ آوی پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابو بکر کی پس خبر دی میں نی یعنی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیوں کی دینی کا پس فرمایا ابو بکر نی واسطی ہماری ساتھ دینی اونٹنیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد الله بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی الله علیه وسلم قبل ان یبعث وبقیت له بقیة فوعدته ان اتیه بها فی مکانه فنسیت فذکرت بعد ثلث فاذا هو فی مکانه فقال لقد شققت علیّ انا ههنا منذ ثلث انتظرك رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خرید اس میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچھ پہلی نبی ہونی سی اور باقی رہا واسطی حضرت کی مجپر کچھ مول پس وعدہ کیا میں نی حضرت سی یہ کہ لاؤنگا میں دینی کی لیے بقیہ مول کو بیچ جگہ اونکی کی کہ جہاں آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کی پس بھول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نی بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا میں وہ مول تو دیکھا آنحضرت کی اوسی جگہ بیٹھے ناگہان دیکھا میں نی کہ آنحضرت وہیں بیٹھی ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نی مجھکو میں اسی جگہ ہوں منتظر تیرا تین دن سی نقل کی یہ ابی داؤد نی **ف** لفظ حمسا مشکوٰۃ کی نسخوں میں ساتھ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخوں میں بھی لکھا ہی علما نی کہ یہ سہو و خطا ہی مصابیح والی سی اور اوسی کی تقلید مشکوٰۃ والی نی کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدی کی تھا نہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی کی اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب دینوں میں رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہیں چنانچہ اللہ نی بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی الخ **وعن** زید بن ارقم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نیته ان یفی له فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیه رواه ابو داود والترمذیؒ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ نقل کی اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنے بھائی سی اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیے اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہیں ہوتا اور اس سی سمجھا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہی کہ نہیں وفا کرنی کا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ

یہ اخلاق منافقین سے ہی اور بعضون نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کرتے ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرے اوسکو اور وفائے وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بہی اونہین مین سے ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتہ انشاء اللہ کہہ لیتے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی آیا ہی کہ فرماتے تہے لفظ عسی **ع وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سے کہ کہا بلایا مجکو میری مان نے ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے میرے گہر مین پس کہا میری مان نے آ گاہ ہو آ دونگی مین تجکو پس فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تہا تونے دینے کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مین نے یہ کہ دونگی مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت نے یہ جو کہا اوسکا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اوسکی کی ہی جیسے کہ پچون کے آگے وقت دینے کی تمسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سے پوچہا **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اون مین سے نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہے پس نہین گناہ اوپر نقل کی یہ رزین نے **ف** صورت اسکی یہ ہی کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونون آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سے پہلی وہان گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا تا آنکہ وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوس وقت تک نہ آیا پس گر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اسکی انتظار نکرے اور نماز کی لیے اوٹہ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اوسنے نکیا اور گنہگار نہین ہوئے کا اسلیے کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سے ہی اور اگر پہلے آنے وقت نماز کی بلا ضرورت اوٹہکر چلا جاوے برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینے اور بول و براز اور مانند اسکی کے پیش آجاوے اوسکے لیے بہی جانا جائز ہی

بَابُ الْمِزَاحِ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی **ف** لفظ مزاح ساتہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنے کی اور ساتہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتے ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتے ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنے اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سے اور فکر سے مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم رہی ان امور سے پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتے تہے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کی اور موانست کی اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مِزَاحًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کے برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہ مختصات حضرت کی سے ہی اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مزاح کرتے ہین ہم سے فرمایا کہ مین نہین کہتا

اگر حق سے تجاوز کرے اور ایذا دینے پر جرأت کرے تو یہ مزاح ممنوع ہے اور وہ جو حضرت کی طرف منسوب ہے وہ ہے جسکی حد اور قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنے کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہووے کی راہ اوسکی سے تاکہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اونہی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ہم سے خوش طبعی کرتی ہنسی یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کے ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیے نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکے پس مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس کا یہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریک کہ اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مر گیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکوں کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکریں اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہیں ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق نقل کی ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہیں ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نے منع کیا تہا انکو مزاح سی جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کی ہووے اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سننی والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد و بد و مگر بعد غور کرنی کی

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو ای دو کانوں والی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اسمین خوش طبعی بہی ہی اور تعریف بہی ہی انس کی ذکا اور فہم اور خوب سننی اونکی کی

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سی واسطی دخول

ہوئی بہشت کی پس کہا جب داخل ہوں گی بہشت میں تو نہ ہوں گی بوڑھیاں پس کہا بڑھیا نے از راہ تحیر و حسرت گیا ہی واسطے اونکی کہ داخل ہوں گی بہشت میں لیکن رہتی

وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اوسکی کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے

ہم اونکو کواریاں یعنی بڑھیوں کو بھی باکرہ اور جوان کرینگے اور بہشت میں لیجاوینگے پس سست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑھاپے کی بہشت میں

نہیں داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نے یعنی ان الفاظ کو مشکوۃ میں مذکور روایت شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کی ہی

ف مصابیح میں یوں ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیاں پس منہ پھیرا اور گئی وہ عورت اس حال میں کہ روتی تھی پس

فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اوسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑھاپے کی ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا انشأناهن انشاء

فجعلناهن ابكارا **وعنه** ان رجلا من اهل البادية كان اسمه زاهر بن حرام وكان يهدي للنبي صلى الله عليه وسلم

من البادية فيجهزه رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان زاهرا باديتنا

ونحن حاضروه وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه

فاحتضنه من خلفه وهو لا يبصره فقال ارسلني من هذا فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل لا يالو ما الزق

ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري العبد فقال يا رسول الله

اذا والله تجدني كاسدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سے کہ

ایک شخص گاؤں کا رہنے والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور رہتا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سے یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں جیسے

ساگ اور لکڑیاں اور پہولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کر دیتے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اوسکی شہر کے دیتے ہیں اوسکو

چیزیں شہر کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار میں اور وہ بیچتا تہا اسباب

اپنا پس کولی بہری آنحضرت آئے اوسکی پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچھے بیٹہکر دونوں ہاتہ اوسکی بغلوں کے نیچے سے نکالکر اوسکی

آنکھوں پر ہاتہ رکہدیے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجکو کون ہی یہ پس کن انکھیوں سے دیکہا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا

نہیں قصور کرتا تہا اپنی پیٹہ کی لگانے میں ساتہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطے حاصل کرنے برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمانے کہ کون شخص خریدے گا غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اوس وقت قسم ہی خدا کی پاؤگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کی نہیں تو ناکارہ

نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں

کبھی بمقابلہ شی کی اور کہتے ہیں یہ استبدال کی یہ ہی کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسیر اکرام کرے یا کون بدلے

اوسکو مجسے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکی اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سے پس معنی یہ ہونگے کہ کون شخص ہے اس عبد کو **وعن** عوف بن مالك

الاشجعي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فسلمت فرد علي وقال ادخل فقلت

اكلي يا رسول الله قال كلك فدخلت قال عثمان بن ابي العاتكة انما قال ادخل كلي من صغر القبة رواه ابو داود اور روایت ہی

عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تہی بیچ خیمے چمڑے کی پس سلام علیک کی میں نے

پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آ پس کہا میں نے بطریق مزاح کی آیا تمام بدن سے آوے یا تمام بدن اپنے کو داخل کروں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آوے تمام بدن

تھا بادہ الانی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی سوای اسکی نہین کہ کہا عوف نی ورلاؤن کل بسبب
اپنی کو واسطی چھوٹی ہونی قبہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتی تھی حضرت سی مقام بی تکلفی مین ع **وعن النعمان**
بن بشير قال استأذن أبو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال
لا أراك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه وخرج أبو بكر مغضبا
فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين خرج أبو بكر كيف رأيتني أنقذتك من الرجل قالت فمكث أبو بكر أياما ثم استأذن
فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما أدخلاني في سلمكما كما أدخلتماني في حربكما فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد فعلنا قد فعلنا
رواه أبو داود اور روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ کہا اذن آنی کا چاہا ابوبکر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند جب داخل ہوئی گھر مین ابوبکر
پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکھون مین تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کری تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ روکتی تھی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کی سی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکھا تو نے
مجکو ای عائشہ کہ چھڑایا مین نے تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نے پس ٹہری کی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ
عائشہ سی کہتی تھی یا بسبب شرمندگی کی حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن آنی کا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین ٹہری پس کہا ابوبکر صدیق نے
اون دونونکو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تھی مجکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تمکو صلح مین مکرر
تاکید کیلیے فرمایا نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ظاہرا مزاح اسمین فعل آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نی مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور یہ نہ کہی لیے
فرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ع **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تمار أخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سے
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنی بھائی سی اور نہ مزاح کر اوس سی یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ
خلاف کری تو اوسکو اور حضرت شیخ رح نی یہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کری تو اوسکو یعنی جو وعدہ کو پورا کر یا سہی سی وعدہ کری مت اور راہ
وعدہ کرنی کی بند کرتا خلاف وعدگی مین نہ پڑی تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرة والعصبية

باب ہے بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سی تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی تفخر متکبر
مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑہانا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دینی کی اور اظہار
قوت کی اعدای دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین بامعنے
آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبی اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیے کذا فی
القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل مین بمعنی تشدید اور سخت کرنی کی آتا ہی چنانچہ اسلیے پٹھی کو عصب
کہتی ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور متعصب وہ کہ تعصب کری اپنی قوم کی لیے اور وہ کہ جدل و خصومت
کری ایک مذہب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہی اور اکثر
اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسی کہ معلوم ہوگا حدیثون سی کہ ذکر کی جاوین گی ع

الفصل الاول

فصل پہلا **عن** أبي هريرة
قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الناس أكرم فقال أكرمهم عند الله أتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال

فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْئَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا آدمی بزرگ ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتی ہو کہ اوسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل ونکی کی اور خصائل نفس اپنی کی نہ ہو وہ تقوی ہی کہا اصحاب نی نہین اس بات سی پوچھتی ہم آپ سی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب ونسب سی پوچھتی ہو تو بزرگ لوگون کا اونمین سی یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پروتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئے ہین کہ خود بہی نبی ہین اور تین پشت بہی اونکی نبی ہین اور پردادا اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہی کہ اللہ تعالی نی اونکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا مین پس ان اعتبار بزرگتر وہ تہی کہا اصحاب نی نہین اس بات سی پوچھتی ہم آپ سی فرمایا پس اصول اور حسب اور نژادون عرب سی سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی کے افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسری کو اپنی مین ساتھ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچھتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہاری ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگتر اور عزیزتر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہ و دانا ہون ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہرات مین صفات تہین کہ ساتھ اونکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت مین ساتھ اون صفات کی اسلام مین بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تہی اور ساتھ ہوای شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کے اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگون کی ہین جیسی کہ اور روایت مین آیا النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ الخ کہ کتاب العلم مین مذکور ہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پروتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابو سفیان بن حارث پکڑنی والا باگ خچر اونکی کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکون نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچہ جہوٹ اسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکہا گیا لوگون مین سی اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گہیر لیا اونہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب خچر چہوڑا اونہون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنی سی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہ فخر کرنا اس طرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہ ہی کہ برسبیل جاہلیت کی ازراہ سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جہاد ہی اور یہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتھ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی کی اور

نشانون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب مین سی پیدا ہوگا اپس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین ہی ہون پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہون نشانیان تہین ساتہ ظہور پیغمبر کی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین پہلی ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہی علمانی ایک تو یہ کہ آنحضرت نی یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونی کی جیسی کہ ایک شخص کہ احق ہی ساتہ تعظیم وتقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہ کہ یہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تہی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری جیسی کہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب سے کامل تر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی **وَعَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میری کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر کہ فخر بطریق تکبر وستم کی ہو حرام ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین قومین فخر کرتی ہین ساتہ باپون اپنی کی کہ مر گئی سوای اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنی سی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کی سی کہ دہکیلتا ہی نجاست کو ساتہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہ باپون کی نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پہر فخر کرنا ساتہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے کے کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی ورود اسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کرین اوسکو بہی محتمل ہی ایسی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنی کی ہی اور لفظ خرا ساتہ پیش خ اور زبر کی ہی اور ساتہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ بمعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نی فخر کرنی والون کو ساتہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مری ہین ساتہ کرم نجاست کی

اور تشبیہ دی اونکی ... ساتہ پلیدی کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنی کو ساتہ پادون کی ساتہ دہکیلنے ... [illegible]

کسی سنتہ دوش دیدیم کہ اہلی میگفت سپدر من وزیر خان بودہ است + باوجودی کہ نیست سلوم + خودگر فتم کہ آنچنان بودہ است + ہیچکس دیدہ کہ
کہ گہ خوردہ ست + لیکن بعبہ قدیم زمان بودہ است ح **وَعَن** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ
اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبداللہ نے
کہ صحابی ہی جیسی کہ ابو داؤد وغیرہ ہی گیا مین بیچ جماعت کی کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے
یعنی بعد پہونچنی کی کہ آپ سردار ہین ہمارے فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہترین ہمارے ہین از روی بہترائی کی اور بزرگترین ہمارے ہو بخشش مین
پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سی بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتہ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اسقدر کہہ سکتے ہو بلکہ اگر
اس سی بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان
کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کی اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتہ زیر جیم اور زیر را اور تشدید یی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری ہوتی ہی کل
اپنی کی ہی اور لایستجرینک کو ساتہ ہمزہ کی جگہ ی کی بہی پڑہا ہی جرات سی یعنی دلیر و بیباک نکر دی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ
کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علما نی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت پر
اس سبب سی تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتہ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی
ساتہ لفظ نبی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اسلیی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہ ح
وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی حسن سی اونسی نقل کی یہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک
لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام واسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ح
وَعَن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّۃِ فَاَعِضُّوْہُ بِهَنِ اَبِيْہِ
وَلَا تَكْنُوْا رَوَاہُ فِي شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت
کری ساتہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ
مین ہی ساتہ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی
فخر کری ساتہ باپ داداؤن اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواؤ اوسکو اور اوسکی منہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹی اور منہ مین لی ستر باپ
اپنی کا اور کنایہ نکہو ستر کو بلکہ صریح نام اوس ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ یعنی اوسکی بیٹی
کہ جو کوئی چلی طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ برابر کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوج کرنی لوگون کی سی پس
ذکر کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطی اوسکی قبائح باپ اوسکی کی قسم ... بتون سی اور زنا کرنی سی اور شراب پینی سی اور مانند اونکی ... کہ کبہی ہوا

کی اور یہ روایت ہی نظر سی گذری ح وعن عبد الرحمن بن ابی عقبة عن ابی عقبة وکان مولی من اہل فارس قال شہدت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذہا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الیّ فقال
ہلا قلت خذہا منی وانا الغلام الانصاری رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک
شخص کو مشرکین سی یعنی تیغ یا نیزہ یا تلوار پس کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنی والا پس دیکہا آنحضرت نے
طرف میری اور فرمایا کیون نکہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا
کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا نہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین
اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سے
پناہ پکڑتی تہی اور راہ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکی ہاتہ مین دیتی اور اسکو موالات کہتی تہی اور یہ ایک قسم مولی عتاقہ ہے یعنی غلام آزاد کردہ شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشید تہا ساتہ پیش رازوہ مزنیین کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ح وعن ابن مسعود عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من نصر قومہ علی غیر الحق فہو کالبعیر الذی ردی فہو ینزع بذنبہ رواہ ابو داود اور روایت ہی
ابن مسعود سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین
پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور
بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی ایسی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو مہلک سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کری گا اونکو کنوین
ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ح وعن واثلة بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ ما العصبیة قال ان تعین قومک
علی الظلم رواہ ابو داود اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ح
وعن سراقة بن مالک بن جعشم قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ ما لم
یأثم رواہ ابو داود اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر مین تمہارا
وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابو داود نی ف اگر کہا جاوی کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑی گا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان ہی سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سے
حاصل ہو تو جان سی مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ح وعن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة
رواہ ابو داود اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے
وہ شخص کہ بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب

عصبیت کی اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پھر تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق
ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہے ﴿ **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے ابی درداء سے اونہوں نے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس سے بد سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کے
عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے طؒ یہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہے اور نہ سوائے
کلام اوسکی کی سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اوپر کہ وارد ہوئی ہے بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے جسکی
باطل کی بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کے حمایتی بن رہا ہے ﴿ **الفصل الثالث** تیسری فصل ﴿ **عن** عبادة بن
کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امراۃ منہم یقال لها فسیلۃ انها قالت سمعت ابی یقول سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ امن العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد
وابن ماجۃ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی اونہیں سے کہا جاتا تھا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے
کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست
رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ﴿ **وعن** عقبۃ بن
عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہاری نہیں ہیں جگہہ برا کہنے اور سب
شمار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں بھرتی تم اوسکو نہیں واسطے کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین
اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اوس چیز کی کہ پیمانہ میں ہے یا برابر ہونے
اوسکی کی ساتھ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوی کی یعنی بچنے کی شرک خفی وجلی سے اور احتراز کی کبائر وصغائر سے حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبہ نقصان وخسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دیندار جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنے کی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان میں
اور نہ پہونچنے میں درجہ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے ﴿ **باب البر والصلۃ** باب ہے
بیچ بیان بر و صلہ کی **ف** بر ساتھ زیر ب کی بمعنی احسان و نیکی کی ہے اور مراد یہاں نیکی کرنے ساتھ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور صلہ
لغت میں بمعنی ملانے اور پیوند کرنے کی ہے اور مراد یہاں انعام و احسان ہے ساتھ اقارب کی ﴿ **الفصل الاول** پہلی فصل
عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم
من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت کرنی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پھر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری
کہا اوسنی پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ
اپنی سی پھر احسان کر قریب تر اپنی سی پھر قریب تر اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے
ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیے تین حصہ احسان ہی بہ نسبت باپ کی اسلیے کہ وہ اوٹھاتی
ہی بوجہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودہ پلانی کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت ہی حق باپ سے اونکی و احسان کرنا اوسپر واجب ہے و موکد تر
ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو
تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کہی اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ ہی ماں باپ کی حقوق مین سی ہی کہ اسیطرح اضع اور تملق کری اور اونکی خدمت کری
یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کری اور بی ادبی نکری اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سی بلند
نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکاری اور کسی کام مین اون سی پہل نکری اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی کری اور ایکبار کہی اگر قبول نکرین سلوک کرتا رہی اور دعا و استغفار
مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو
ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق مین آپ یہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی کی ایک کو
اون مین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نہ کی اور اونکو اپنی سی راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونی بہشت کا ہی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ
اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کی سی کہ کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی کہ بیٹی نہ تہین اور وہ تہی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش سی عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑائی نہین اور یہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مین نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میری پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سی آیا پس سلوک کرون مین اوس سی فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سی نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میری دوست سوای اسکی نہین کوئی دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطی اونکی ناتا ہی یعنی مجھسے کہ تر کرتا ہون نہین
اوسکو ساتہ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء نی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایہ کیا کہ لفظ
فلان کر ذکر کیا خاہر اوقت روایت کی ذکر کرنی نام سی صراحۃً خوف کرتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چہوڑ دی ہی
اور نام نہین لکہا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سی ابو لہب ہے اور بعضون نی کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص ظاہر یہ ہی کہ یہ علی العموم ہی یعنی مراد
ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سی جنس صلحا
ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نی کہا کہ ابو بکر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی اور تر کرتا ہون الخ یعنی کچھ دیتا ہون اونکو کہ اوس سی ضرورت

اور منع ہو جیونکہ ہی او نرمی اسباب سلنے اشیا کی ہی او خشکی اور سختی موجب جدائی کی ہی کو کہ یعنی تری کی ہی استعارہ کرتی ہین اہلی صلہ رحم یعنی نا
کی اور یبس کو کہ یعنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی تح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن سکے اور گاڑنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت
مین کرتے تہے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکہے واسطے تمہارے قیل و قال
اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطی غالب ہونی حقوق اونکی کی جیسی کہ پہلی
معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون اونکی کی کہ ذرا سی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ منع
ساتہ جزم اور زبر نون کی اور ساتہ زبر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات یعنی آ ساتہ کسرہ کے امر ہی ایتاء
سے دی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور لکہا ہی علما نی کہ مراد نہ دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کے
مال مین سی اور بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا
کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتہ بجا لانی اوس چیز کی کہ واجب نہین اونپر اور گرہ ساتہ زیر ر کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تشدید
ر اور زبر اوسکی کی اور قیل و قال ساتہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم گرد بیٹہکر فضول
باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت
اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوت قلبی
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کتنی ہی معنی لکہی ہین علما نی ایک تو یہ کہ بہت پوچہنا یا نجہی اور تجسس احوال لوگون کی سے
اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جہگڑنی کی اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سے اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسی کہ
کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیوی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلا دی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین
صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ ہے
تو بی شبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون ورو دراز کی بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنی اونکی کی وسعت و فسحت مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتے
اور اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہنی اچہی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نرمی حظ نفس کے اور تفاخر کی بغیر رعایت
جانب فقرا و محتاجون کی جیسی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و غلظت طبع کی ہی اور ایسے
ہی آراستہ کرنا ستون اور تلوار اور ہتیارون کا ساتہ سونی اور جواہر کی اور رانت انکی کی اور ریبا کی اور بستیدی بیچ و شرابین ساتہ او ٹہانی غبن فاحش
اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور رانت انکی کی سب داخل بیچ ضائع کرنی اور اسراف کی ہی تح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ
فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ

کیا ہی کوئی گالی دیتی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہان یعنی یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبہی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہین جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو گالی دیتا ہی کسی شخص کی باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اوسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر حالہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ اصل عقوق کی ہی سعدی کہا در خویش دوست آلی مخ دشنام مدہ بادرس تا اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ہو واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور بد اصل ہی اوسکی گناہ مین شرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نیکتر نیکیون سی احسان کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپ کی دوستون سی بعد ازمرنی یا غائب ہونی باپ کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی باپ گیا ہو یا سفر مین ہو اوسکی پیچہی اوسکی دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہئی کہ سلوک کرے اپنی ناتی داروں سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اثر اصل مین معنی نشان پاؤن کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم مین پر نہ پایا شی

سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کی ہی یا درازی عمر سا تہ ابقای نام نیک کی ہے جہان مین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکہین کہ ابقای اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کی لیئی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنی کو ناتی داروں سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیئی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیئی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسی کہ لوح محفوظ مین لکہا کہ عمر اسکی ساٹہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اپر زیادہ ہو جاوی لیکن ہر بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہین اور بات یہ ہی کہ جب شارع نی اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہی کہ مجرد سننی ان خبرون کی عمل اوسپر کرین اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کرین نہ یہ کہ بحث کرین اور چون وچرا مین پڑین شرح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اسطرح پر کہ وقت پیدائش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہ ہی جگہہ کہڑی ہونی پناہ پکڑنی والی کی ساتہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہ دامن عزت وعظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک و احسان کرون اوسپر کہ ملادی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون میں اوسی یعنی احسان و انعام نکرون اوسپر کہ قطع کری تجہسی کہا ناتی نی ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی ہی کہ اوس تن سی

اور اس سے خدای تعالی پاک ہی اتنی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی شغل نہین ہوتا جیسیکہ دعای ماثور مین آیا ہی سبحان من لایشغلہ شان عن شان او لفظ حقو ساتہ زیر
ح مہملہ و جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنی کی جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونون طرفین اوسکے بہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا حقوی
الرحمن یعنے دونون طرفین بندہنی ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہے وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہے
لوگون کی کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا گوشہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور اضطرار ہوتا ہی کلام مین واسطی مبالغہ اور تاکید منظور
ہوتی ہی تو ہاتہ دونون حقو ازار پر مارتا ہی تاوہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی پناہ ڈہونڈہنی رحم کے
ساتہ حضرت رحمن کے قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہ عبارت متمثل ہوئی ان معنی مین تعبیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی اوسکی کی منظور ہون جیسی کہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان
یعنے دونون ہاتہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہ رکہتا ہو یا ہاتہ اوسکی لیی ہون یا محال ہو وجود ہاتہ کا اوسکی لیی جیسی کہ پروردگار تعالے
او یہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قرآن اور حدیث اوپر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہی یہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قرآن و احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی فرات نہین ہے کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ و تمثیل کی ہی گویا رحم
ایک شخص ہے کہ کہڑا ہوا اور دامن گیر ہوا اور عزت و عظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی او قطع کیا جاتا ہی
وہ معنی ہی معانی سی نہین آتا اوس سی قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکے کی اور فضیلت صلہ رحم کرنی والی کی اور بڑائی گناہ قطع کرنی والی اوسکی کی اور
نہین خلاف ہی اس مین کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا
چہوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہ اختلاف قدرت اور حاجت
کی پس بعض اس سے واجب ہی اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاوی گا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ قادر
اوس پر اور لائق تہا اوسکو یہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاوی گا صلہ کرنیوالا ۱۲ ح ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ
شُجْنَۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ وَّصَلَکِ وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالے نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملا دی تجکو یعنی رعایت تیری
حق کی کری ملاؤن گا مین اوسکو یعنی ساتہ رحمت کی اور جو شخص کاٹی تجکو کاٹون گا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہون گا نقل کی یہ بخاری نی
ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مین نی رحم کو اور اشتقاق کیا مین نی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہے اور
احتمال ہی کہ مراد دونون لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہی رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی
نی کہا کہ لفظ شجنہ مثلثۃ الشین یعنی ساتہ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس مین اور نہایہ مین ساتہ زیر اور پیش شین کی اور جزم جیم کی اصل مین رگین اور جڑین
درخت کی ملی ہوئین ہین اور یہان مراد اس سی یہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سے کہ مشتق ہی اوس سی رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی
ملا ہوا ہی ساتہ رحمن کے مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا بیچ وجہ شجنہ کی یہ کہ حروف رحم کی موجود ہین بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہین اوس مین
مانند داخل ہونی رگون درخت کے واسطی ہونی اوسکی کی اصل واحد سی اور معنی یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اوسکی سی اور متصل ہی ساتہ اوسکی پس قطع کرنی والا
اوس سے قطع کرنی والا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنی والا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسیکہ فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ۱۲ ح ع **وَعَنْ**
عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ
اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر دو

دعا کی جو شخص ملاوی مجکو ملاوی گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹی گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہے عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی از راہ تلذذ کی ساتہ
اور چیز کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی یا بطریق دعا کی ؀ **وعن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل
الجنۃ قاطع متفق علیہ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتہ تحریم اوسکے
کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتہ نجات پائی ہوؤن کی اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ؀ **وعن** ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنی والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتہ اقربا کی کہ اگر وہ اوسپر
احسان کرتی ہین تو یہ بہی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی کے
وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق
اوروں کا ادا کری ؀ **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم ویسیئون
الی واحلم عنہم ویجہلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت
علی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین
اون سے اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اون سی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہنکتا ہی تو اونکو اوپر
گرم اور ہمیشہ ہی ساتہ تیری اللہ کیطرف سی مددگار اور دفع کرنی والا شر و ایذا اونکی کا اونپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے
ف پہنکتا ہی الخ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکہتے ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق
ہوتا ہی اونکو کہانی اونکی سی ساتہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنی کی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکی کی مانند اوس
شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو
اور بعضون نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ؀

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ثوبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ
رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین
مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی بسبب گناہ کی کہ پہونچتا ہی اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر
سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا
کریگا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسی کہ دوائین طبیہ شفا کی لیے اور اعمال بندون کے
واسطے داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندی کا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو
اوسکی دل مین یعنی جب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بہ تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا ایکی

دل پر بخلاف اوسکی کہ بیکار ہی اور ناگہان نازل ہو پس کیا فائدہ کیا دعا نے اوسکو نہ قبول کیا شرح مشکوٰۃ مین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود
بیچ تاثیر دعا کی اوسی طرح ہو کہ کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسا کہ مثل اسکی بیچ ستہ منظور لکھی
حدیث مین آیا ہی بلکہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوس مین جیسی کہ فصل اول مین
بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون
کی بس بعضی تاویل کرتی ہین ایسی کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اوس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین تو حاصل
وحشت کا دل کی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سے
جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکے
وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
مَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی راہ پاتی ہی
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بیچ بعضی مومن گنہگارون کی لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت مین داخل کرے پس بعضون
کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر کر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہونچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ مومن
نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے
حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ
وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نی اوس مین آواز پڑھنی قرآن کی
پس کہا مین نے کون ہے یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سی تھی پس گویا اصحاب کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی
کس عمل سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سی ہے
فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی اسی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی اور تھا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتھ ماں اپنی کی نقل کی یہ
بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنی تئین
بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہ ترمذی
نی **ف** اور ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا
فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ
أَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیے ہی ایک عورت
اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی باپ بہتر ین

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب داخل ہونیکا بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ وہ آدمی بہشت مین اس دروازی سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی اپنی تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنے اگر طلاق دی تو نی رضای الله کی نگاہ رکہی تو دی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث ابو درداء سی حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یہ فرمایا تو مانکا بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکہا یہ مناسب ہی کہ مان و باپ دونون کو شامل ہی ۲ح **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نی یا رسول الله کس سی نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی مان سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی مان سی کہا مین نی پہر کس سی فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی تجسی یعنی بعد مان باپ کی جیسی کہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسی کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا مین نی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا الله برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون الله اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نی یعنی رحم ناتے کو اور نکالا مین نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** مین ہون الله یعنی واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ۲ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد الله بن ابی اوفی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والے ناتے کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتے کی ۲ع **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کی کہ جلدی کری الله صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام سی اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوئیگا چونکہ اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت تو ان مین عذاب انکا دنیا مین جلدی ہی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بہی یہ صفت رکہتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ۲ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا یعنی دیکی اور نافرمانی کرنیوالا مان باپکا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ

بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **ف** منان سنت سی ہی یعنی دی کر احسان جتاوی یہ بہاری فرمایا اللہ تعالی نی لا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی اور بعضون نے کہا کہ منان من سی ہی جسکی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی
کی یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینی والدین کی یا ایک کے ان دونون مین سی اور مراد نہ داخل ہونی سی یہ ہی کہ ساتھ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوون کی
نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہی گا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کر دی گا بموجب عدہ اپنی کی ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ
فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو تم اپنی نسبون مین سی اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکی اپنی ناتی داروں ہی اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتی داروں سے
سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہے تاخیر کا اجل مین نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف سیکھو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور داد یون اور نانیون اور اولاد اونکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ
اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ع ح **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی اسکی واسطی توبہ
یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہپر ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوی اوس سے فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہی
واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا
ہی اگرچہ کبیرہ بہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق مین بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قوت ایمان کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع
مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ
اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِیْقِهِمَا رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی اسید عدی سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک
شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میری کی سی کچہ یعنی ماں باپ سے اونکی زندگی مین سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچہ
کہ کرون مین اوسکو بعد مرنی اونکی کی یعنی بعد اونکی مرنی کی بہی اونکی ساتھ سلوک کرنی کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی اونکی لیی کہ اوسمین داخل ہے
نماز جنازہ پڑہنی اونپر اور استغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی کی اور سلوک کرنا اونکی ناتے داروں سی کہ نہین کیا جاتا مگر واسطے
ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا اونکی کی کہ رضای حق متعلق ہی ساتہ اوسکے نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستون کے
نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ع ح **وَعَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِیَ فَقَالُوْا هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی
ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہا دی آپ نی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہ گئی وہ اوسپر پس کہا مین نے یعنی بعضے

لوگون نے کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نے کہ یہ ہی مان حضرت کی کہ جسنے دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی ابی طفیل نے

اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی ان دونون سکے اسلام مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا

روایت ہے ابن عمر سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سے پس بند کردیا اوسنے دروازہ غار کا پس کہا اونہون نے آپس مین کہ دیکہو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنی خالص اللہ ہی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتہ وسیلے اون عملون کی امید ہے کہ کہولدے اللہ اس پتہر یا شختی کو

فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطے میری ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال آنکہ تہی میری بچے چہوٹے اور تہا مین چراتا بکریان کہ خرچ کرون مین دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ ماں باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لی گئی مجکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑے پس دور چلا گیا مین چرانی کو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے ماں باپ کو کہ سورہے پس دودہ دوہا مین نے جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سے پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مین نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سے اور بچے روتی اور چلاتی تہی مارے بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتے تہے اور بچے فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق مین نی کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی پس کہولدے واسطے ہمارے اس پتہر سے کہ دیکہین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کہولدیا اللہ تعالی نے واسطے اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضون نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو دیا ہو اور رونا اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسری شخص نی یا الٰہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتون کو پس طلب کیا مین نے طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نی اوسکی صحبت کرنی کی اور بہیجا کسیکو اوسکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤن مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کی مین نے یہانتک کہ بہم پہونچائی مین نی سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتہ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لیے کہا اوسنی اے بندی خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کہول مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہ کہڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نی اوسکو

یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کی پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کہول دیا واسطے اونکی اللہ تعالیٰ نے کشادگی **وقال** الآخر اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس نے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانی والی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کی اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانی والوں اونکی کی کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانی والی اونکی کو پس لیا اوس نے اونکو اور لے گیا سبکو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے اون سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر اور جزم کی نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اوسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کی غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانی والی اوسکی یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانی والے کا کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اوسے کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم قسم اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سے اور آنحضرت نے اوسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہے اور اسمیں ہے فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکی راحت و آرام کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کی وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذتر اور خوش آیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنی نفس کے محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نہونے مانع کی اور خواہش نفس کی خصوصاً بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہے اگر اجازت دے بعد اوسکی جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کی نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادای امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر اور پہنچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہے اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے **وعن** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے معاویہ بن جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا ہوں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیری ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکی کی ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں

معاملہ با پدر و مادر نیکی کردن ... معاملہ بعد تحقیق ... و مقتضای ایمان ... صادق وعدہ ... بودن و درکار رفاقت و وفق ... بعمل ... و معاملہ ... مستعد ... و مشاہدہ ... قدرت و فضل و توفیق الٰہی ... معیت ... ان اوراکی ... بود ... میان ... اوست ... او لکال ...

ف یعنی ماں کی پاؤں کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم ساتھ اوسکی اولاد کو
خضوع و تذلل کا جیسا جناح الذل من الرحمة میں **وعن** ابن عمر قال كانت تحتي امرأة احبها وكان عمر يكرهها فقال لي طلقها فأبيت فأتى عمر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم طلقها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے
ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تہی میری کہ دوست رکہتا تہا میں اسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر
نی مجکو طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ طلاق دیدی اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اوسجگہ کوئی باعث اور شرعی **وعن** ابي امامة ان
رجلا قال يا رسول الله ما حق الوالدين على ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کی فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف یعنی حق
اونکا رضا اونکی ہی کہ سبب ہے داخل ہونی کی بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونی کی دوزخ میں **وعن** انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان العبد ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہیں ماں باپ اوسکی یا ایک اون میں سی اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا
البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطی اونکی یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند
کی والدین کے لیے بعد از مرنی اونکی کی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہوں تو بہی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکہی گا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی
کرنی والوں کے ساتہ ماں باپ کی اور رضا جوئی اونکی کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح
مطيعا لله في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحدا فواحدا ومن امسى عاصيا لله في والديه اصبح
له بابان مفتوحان من النار وان كان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه اور
روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنی
حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں واسطی اوسکی دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک
دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کہلی ہیں واسطی اوسکی دو دروازے
دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نی اگرچہ ماں باپ اوسکی اوپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی دینیہ میں نہیں کہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف
دین کی ہو تو روا نہیں ہے **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ولد بار ينظر الى والديه نظر رحمة
الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر كل يوم مائة مرة قال نعم الله اكبر واطيب اور روایت ہے ابن عباس
سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکہی طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کی اور دونوں میں سی
دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر دیکہنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکہی ہر روز
سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان میں ہی کہ کیونکر لکہا جاوی گا عوض ہر نظر کی حج مقبول

وعن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالی منها ما شاء الا عقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیاة قبل الممات ۔ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنی والی کو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنی کی **ف** یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنی والی کی پہلی مرنی اوسکی کی اور ممکن ہے یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی اونکی اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہی گا پہر احتمال ہی کہ ہوں بیچ حکم اونکی کی تمام حقوق بندوں کی اسلیے کہ مثل اوس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کی ۔

وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوة علی صغیرهم کحق الوالد علی ولدہ ۔ روی البیہقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہی سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلی

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۔ متفق علیہ ۔ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں رحمت کرتا یعنی رحمت خاص و کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن عائشة قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او املک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہی عایشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسی لیتی ہیں لڑکوں کی پس عرض کیا کیا بوسی لیتی ہو تم لڑکوں کی پس نہیں بوسہ لیتی ہم لڑکوں کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہوں میں واسطی تیری یہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیری سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہی میں اوسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہ معنی اسکی ہیں کہ لفظ ان کو ساتہ زبر ہمزہ کی پڑہیں جیسیکہ اکثر روایات میں ہی اور ایک نسخہ میں ساتہ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہ ہیں آیا مالک ہوں میں کہنے رحمت کا تیری دل میں اگر نکال لی اللہ تعالی نے تیری دل سی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دل میں رحمت و شفقت نہ رکہی میں نہیں رکہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی صلہ رحمی پر اور اشارت ہی اسپر کہ لوگون میں رحمت پیدا کے ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور رال دونوں روایتوں کا ایک ہی تفاوت توجیہ اعراب میں ہے فقط ۔

وعنها قالت جاءتنی امرأة ومعها ابنتان لها تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة فاعطیتها ایاها فقسمتها بین ابنتیها ولم تاکل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثته فقال من ابتلی من هذه البنات بشیء فاحسن الیهن کن له سترا من النار ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورت اور اوسکی ساتہ دو بیٹیاں تہیں اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی میں نی اوس عورت کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورت نے وہ کہجور درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپنے کہایا اوسمیں سے کچہ پہر اوٹہی وہ عورت اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نے آنحضرت سی یعنی یہ ماجرا اوس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیوں سی ساتہ کسی چیز کی یعنی ساتہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیاں اور احسان کرنا اوسنی اوسکے لیی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ بیٹیوں کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹوں کے اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ اسمیں کہ مراد ابتلاء اور امتحان ساتہ نزدیک اونکی بیٹیوں کے ہی

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوا اوس سے قسم محنت و ایذا اور صبر کرنی ہی اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ
ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی بے پروائی اونکو بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی ؂ **وعن** انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ھکذا وضم اصابعہ رواہ مسلم اور روایت
ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنے خاوندوں کی پاس آ دیگا وہ
دن قیامت کے اس حال میں کہ میں اور وہ بہم ہونگی اسطرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی واسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت بہم ہونگی
اونگلی شہادت کی او بیچ کی ملائیں یعنی جیسی کہ ان دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسی طرح میں اور وہ روز قیامت کے بہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں
ساتھ ہونگی یا جنت میں ساتھ داخل ہونگی ؂ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ و
المسکین کالساعی فی سبیل اللہ واحسبہ قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرگیری کرنی والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنی والی کی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری
کری عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی اور خرچ کرنی والی کی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں
اونکو کہ یہ بہی کہا کہ خبرگیری کرنی والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی لیے کہ سستی نہیں کرتا او فتور واقع نہیں ہوتا
اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقیر بہی بیچ
حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کی نزدیک اور یہ بہی کہا کہنی والا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا
ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہین کہ گمان کرتا ہون میں مالک کو کہ یہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ
مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بہی فرمایا کالقائم
یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکا روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ؂ **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینھما شیئا رواہ البخاری اور روایت ہی سہل بن سعد
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتھ اونگلی
شہادت کے او بیچ کی اونگلی کی اور کشادگی رکہی درمیان اونکی تہوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** واسطی عدم تصور کثرت کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا
ساتھ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی ؂ **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر
الجسد بالسھر والحمی متفق علیہ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھی گا او راوی کا تو ای مخاطب
کامل مسلمانوں کو بیچ رحم کرنی بعض اونکی کی بعض پر بسبب برادری ایمانی کی بغیر اور سبب کے او بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کی آپس میں رکہنی
میں مانند ملاقات کرنی کی آپس میں اور تحفہ بھیجنے کی آپس میں او بیچ مہربانی اور مدد کرنی کی آپس میں مانند حال بدن کی جسوقت دکہتا ہی ایک عضو و بلاتی ہین
ایک دوسری کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپس میں بیچ درد و مشقت کی ساتھ بیداری و تپ کے نقل کی یہ بخاری او مسلم نی
ف یعنی جیسیکہ وقت دکہنی بعضی عضو کی تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے ایسی ہی مومنوں کو یک تن ہونا چاہیے کہ جب ایک کو اون میں سی مصیبت پہنچی تو

...طرح مین شریعت ان رتبہ ... اوس سبب سے رفع کرنیکا اوس کا ترجمہ شیخ سعدی نی کیا ہی بنی آدم اعضای یکدیگر اند
کہ در آفرینش ز یک گوہر اند چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی راسہ اشتکی کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلیے کہ وہ ایک ہین پہر اگر دکہتی ہی آنکہہ اوسکی دکہتا ہی
بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اسباب دین مین مضبوط کرتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعض کو
ایسے ہی طرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپس مین ایک دوسری کی تقویت و تائید مین رہین بہو ڈالین آنحضرت نے انگلیان اپنی ایک ہاتہ کی بیچ انگلیون ہاتہ دوسری کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی واسطے بیان تمثیل کی کہ مسلمان اس طرح آپس مین ملے ہوئی اور ایک دوسری کا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین ہو
حرام و مکروہ اور موجب گناہ کی نہو وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ السائل او صاحب الحاجۃ قال
اشفعوا فلتوجروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ما شاء متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر
اپنی کی جو کچھ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی
اور حکم اوسکی کی ہی اور ملاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا ہاتہ سی نہ دو اور جاننا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد از پہونچنے
کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہونچنی کی امام تک جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی سفارش مطلق اور یہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو
وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما
فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اس حال مین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکی معلوم ہی پس
کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کر تو اوسکو ظلم سی یعنی باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور
نفس سی کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ
ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ
ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی
مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ان کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو
دشمن کے ہاتہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی کی اور جو کوئی دور
کری مسلمان سے کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک غم غمون دن قیامت کے سی کہ وہ غم نہین مارسکی گا اوسمین اور جو کوئی
ڈہانکی تن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہ ستر کرنی کی اہل موقف سی اور
ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی کی اور لکہا ہی علماء نی کہ پردہ پوشی مستحسن و مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی کہ عیب انکا پوشیدہ ہی اور

اگر کوئی کام ناشایستہ اتفاقی ہوجاتی تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکھتی ہیں اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ افشا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی با انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوسکا لازم اگر منع سی باز نرہی تو خبر حاکم کو کری یعنی تا اوسکو ایذا لوگون کی سی اور فساد ڈالنی سی دین میں باز رکھی او رجیت ملعونون کا اور گواہون ستمگارون اور ظالمون کا وہ علی کمیا تہ بتن کی واسطی حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی اور قبیلہ اظہار عیب منع کی سی نہیں **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور نہ حقیر بنجانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** حقیر بنجانی الخ یعنی ساتھ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنی کی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین و نادار اور خراب حال ہوگیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ عزت والے ہین فللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتہ سی ندینی چاہیی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی متحلی ہورہی ہین رعایت تعظیم اونکی کی بطریق اولی ملحوظ رکھی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین اہل فقر اور نوا بتین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم ہی گئی تہی ساتھ ہمنشینی فقرا کی جیسا کہ سورہ کہف مین کورہی پرہیزگاری اسجگہہ ہے الخ یعنی نہین جائز حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ مین ہی و کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سی تاکید و تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہین یا یہ مراد ہے کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکے دل مین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیی متقی حقارت کرنی والا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال ہو کا تلف ہو اور آبروریزی ہو اوسکی اور حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال واھل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبع لا یبغون اھلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وھو یخادعک عن اھلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتھ سابقین و مقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنی والا لوگون سی توفیق دیا گیا بھلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی اوس چیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتھ سوال کرنی کی خلق سی اور حاصل کرنی کی مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال کی مقصود ہے برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسی اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو کہ باز رکہی تماشا بیستہ

سی اور ثبات و استقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکرسکتا ہو گناہوں اور بُری باتوں سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی او سپہری ہین
گرد امرا و اغنیا تمہاری کی اور ردمنظر اونکی خیال نہین ہی مگر بہرتی پیٹ کا پہننا کپڑی کا اگرچہ شبہ و حرام سی ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی وہ طالب ہین ہوئی
اور حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سی اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی اور نہ طالب و راغب بیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور
پینی اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بہی سستے عقل سی ہے اور دوسرا شخص و ذخیرون مین سے وہ بے دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ او پر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ شئی قلیل
ہو مگر کہ ڈہونڈہتا ہی اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمین اور بعضون نے کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے بہی آتا ہی یعنی خائن کہ ظاہر
نہین ہوتے اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب
اہل تیرے کی یعنی ہر صبح و شام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی
اوسمین اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جہوٹی کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رحیم سی صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج
مین یعنی غیر مین اور رقیق سی مراد ہی صفت قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصدر ہین قائم مقام
فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور راوی دوزخیون مین سی بخیل اور کاذب ہی اور اس طرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہین رہے یعنے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے
سمجھے جاتی تہی خواہ یون فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او والکذب اکثر روایتون مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی چوتہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو
اور بعضی روایت مین و الکذب بواو سی آیا ہی اس صورت مین ہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہے بنابر معطوف ہونی کی کذب پر اور صحیح
یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور یہ نوع چوتہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ع ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لایا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہین ہوا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطے بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست کہتا ہی واسطے اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائی
دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہونچنا درجات بہشت کو بسبب
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلۂ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزون کو اپنی لیے دوست کہتا ہی چاہیے کہ
سب مسلمانون کی لیے بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیے مال و جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد
اور وبال و عذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اوس مسلمان بہائی کی لیے دوست رکہی اوسکو چاہیے کہ نہ اپنی لیے دوست رکہی اور نہ اور
کی لیے کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہے کہ حصول مال و جاہ اوسکی لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسے کہ مال واسطی حج اور
خبرگیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا اوسکی لیے ایسا بلکہ باعث فسق
اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال و جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیے درست نہوگا اسلیے کہ اوسکی حق مین وہ خیر نہین ع ح **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال
الذی لا یامن جارہ بوائقہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا
یعنے کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن

مین نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اوسکی سی ع روایت کیا اسکو بخاری نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ
من لا یامن جارہ بوائقہ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتھ نجات کی یا اول
وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہہ مبالغہ ہی کہ ڈرانا منظور ہی امن کو وقوع ضرر سی سبب واسطی نفی دخول جنت
کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ع **وعن** عائشۃ وابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال جبرئیل
یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان کرنی کی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس سی یہانتک کہ گمان کیا
مین نی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہین کہ وارث کرین گی یعنی ساتھ وحی آلہی کی ہمسایہ کو کہ آپس مین ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا وارث ہوا کری نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان
دون الآخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوو تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپس مین بی سنائی شخص دوسری کی کہ تیسرا ہی یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگون کی یعنی بعد
ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین پس اگر چار شخص مصاحب ہوین اور دو شخص آپس مین سرگوشی کرین تو روا ہی یہ
منع سرگوشی کرنی دو شخصون کی سی وقت مصاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی کی اور پیش ز کی اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی کی اور زیر ز کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی حزنہ واحزنہ
اندوہگین کیا اوسکو اور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونی کا یہ ہی کہ اوسکو خیال جاوی گا کہ شاید میری ہلاکت اور بد اندیشی کا مشورہ کرتی ہون
کہا نووی نی کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی سی ہمراہ تیسری کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سی ہمراہ ایک کی نہی تحریمی ہی پس حرام ہے
جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر باذن اوسکی کی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہماری کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علماء کا ہی اور یہ عام ہے
ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ع **وعن** تمیم الداری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین النصیحۃ ثلثا قلنا لمن
قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم رواہ مسلم اور روایت ہی تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر مہم دین مین خیر خواہی ہی تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہ خیر خواہی کسکی لیے ہے اور کسکی لیے
کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نی واسطی اللہ تعالی کی اور واسطی کتاب اوسکی کی اور واسطی رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی امامون کی کہ امرا و علما ہین
اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین
اور خالص کری نیت اوسکی عبادت مین اور فرمان برداری کری اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر کری اوسکا اور محبت رکھی
اوسکی فرمانبردارون سی اور دشمنی رکھی اوسکی نافرمانون سی اور خیر خواہی اوسکی کتاب کی یہ ہی کہ اعتقاد کری یہ کہ اوتری یہ اللہ کی پاس سے اور عمل کرے
اوسپر اور تلاوت اوسکی کری ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیر خواہی اوسکی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوت کی اور قبول
کری اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری اونکی اور دوست رکھی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگون
سی اور محبت رکھی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابیں اللہ تعالی کی اور مراد رسول
سی آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہ خیر خواہیاں راجع بندی کی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہی بسبب اونکی اور خیر خواہی

اور ان کی یہ ہی کہ فرمانبرداری انکی کری اچہی باتون مین اور خبردار کردی انکو وقت غفلت کی اور خروج نکری اور اگرچہ ظلم کرین اور پیرہی ہی
علماکی اور یہہ مین کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی سب مسلمانون کی یہ ہی کہ ہدایت کری انکو طرف بہلائیون دین و دنیاکی اور دفع کری
ضرر انسی اور نفع پہونچاوی انکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج اوس مین ہی ع ح

وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نی کہ بیعت کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوة کی اور خیرخواہی کرنی کی
واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عبادات یا تو حق اللہ مین یا حق العباد پس حق اللہ سی دو عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون
بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوة ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اوس وقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی
مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والی کو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہ تم جانو پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک
کہ پہونچی آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچہا کہا اونہون نی یہ کہ مین نی بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنی کی ع ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا سنا مین نے
ابوالقاسم سی کہ سچی سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سی نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نی **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی اونکی سچی ہونی کی خبر دی ہی ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر ع ح وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شفقت کرنی والی خلق پر رحمت
کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کری تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اونپر کہ زمین مین ہین یعنی
جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد و نپر یہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکہین جیسا کہ گذرا کہ مدد کر اپنی بہائی کی ظالم ہو یا مظلوم الحدیث یا مراد یہ ہے
کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت انکی
یہ ہی کہ محافظت کرین تمکو دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی
رحم کرنی والون کی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا
وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکہی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتہ
نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تعظیم کی کسی جوان نی کسی بوڑہی کی بسبب کبر سن اوسکی کی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت کبر سن اوسکی کے
اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے

کشف ورات معلوم ہوتی ہی اوس جوان کی تعظیم کرتا ہی بوڑھی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تہا اور وہان پہونچا اور ایک مدت
اوسکی خدمت میں حاضر رہا اور سالو نہیں دنون میں ایک جماعت بزرگون کی زیارت شیخ کی لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس نکلا وہ مرید
لیکن خطرہ گذرا اوسکی دل میں کسی غرور و پندار کا کہ میں شیخ کی پاس آیا اوسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی ای مرید یہ
قریب ہے کہ تیری پاس لڑکا برآدین گی اور تعظیم کریگی اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرین گے اونکے پس کہتے ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازی پر نہین
پائی جاتی تہی جگہ خچر اور گھوڑی کی بسبب کثرت آنے اکابر کی اوسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہ مرتبہ عطا کیا بسبب بہت
حبیب رب العالمین کے کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت
ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی ۱۳ع **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ
اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ واکرام السلطان المقسط رواہ ابو داود
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑھے
مسلمان کے اور تعظیم کرنی اوٹھانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہنی والا اوس سے اور جملہ
تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانے والی قرآن کی لیے
ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ نہ دور رہو اوس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف
اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ
کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنی والا وہ کہ اعراض کری سی تلاوت قرآن سی اور احکام قرأت سی اور عمل
کرنی سی اوسچیز پر کہ اوسمین ہے اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکے کی یعنی
ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاوی گا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی
کہی اس زمانے مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی یہی ہی اور یہ فرق کی درمیان
اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسپر
کہ ہو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نے
سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور
مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام
اجنبیون مین ہے اسین جبکہ ہو پیر یا شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کچہ اوسی تعظیم اوسکی مرلی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی
وجہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ۱۴ع **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین
بیت فیہ یتیم یساء الیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہرون کا

مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کے مارین تو داخل احسان کی ہی برائی کرنی کی

نہ ح **وعن** ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسح رأس یتیم لم یمسحہ الا للہ کان لہ بکل شعرة تمر علیہا یدہ حسنات ومن احسن الی یتیمة او یتیم عندہ کنت انا وھو فی الجنة کھاتین وقرن بین اصبعیہ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہاتہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی نہ واسطی اور غرض کی ہوتی ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہرتا ہی اوس پر ہاتہ اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکی کی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اوسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی اونگلی اور اوسکی پاس کے کہ انگہوٹہے کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتہ زبر تے اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتہ پیش تی اور زیر میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی اسصورت مین فاعل اوسکا ضمیر ماسح کی ہی اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص ان بال پر ہاتہ اپنا اور لفظ حسنات ساتہ رفع کی ہی بنا بر ہونے اوسکی کی اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار اچہا کرنی نیتون کی اور احسان کری یعنی شفقت و مہربانی کری اوس پر اور تادیب و تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور محافظت کری اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کی لیی ہی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنة البتة الا ان یعمل ذنبا لا یغفر ومن عال ثلث بنات او مثلھن من الاخوات فادبھن ورحمھن حتی یغنیھن اللہ اوجب اللہ لہ الجنة فقال رجل یا رسول اللہ او اثنتین قال او اثنتین حتی لو قالوا او واحدة لقال واحدة ومن اذھب اللہ بکریمتیہ وجبت لہ الجنة قیل یا رسول اللہ وما کریمتاہ قال عیناہ رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کے واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا شک و شبہہ بموجب وعدہ اپنی کی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اون پر یہانتک کہ بی پروا کری اون کو یعنے بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرماتی ہی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کے لیلے اللہ دو پیاریان واجب ہووی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون آنکہین اوسکے نقل کی یہ شرح السنة مین ۱۲

ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا ہی یعنی شرک اور حقوق بندی کی پس تقدیر یہ ہی مگر یہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتہ توبہ کی یا ساتہ بخشوانے اور مانند اوسکی کی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالے کے ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوای شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی کی وحی ہوئی ساتہ اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی کی تہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب کہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہیں نزدیک محدثون کی قوی **ف** یعنی حفظ و ضبط مین کہ اعتماد اوسپر کیجیی پس حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعًا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی **وَعَنْ** اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی ہی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نے نقل کے ایوب کے دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان واونگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ و جمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوں یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی اور بالغ ہونی کی محتاج مان کی نرہی یا مر گئے نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح کیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن و جمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون اونگلیون کی قریب باہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح و عفت اختیار کرین اور ترک زیب و زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار و فقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر و ذلیل کرکر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکونکو یعنی لانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی ساتہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتہ دفع کرنی غیبت و عار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی

مدد کری گا اوسکی اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سے سبب ترک کرنی کے
دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح سنہ مین ** وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ
اَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکہے کہانی گوشت بہائی اپنی کی سے یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کرے غیبت کرنے بہائی مسلمان کے سے غائبانہ ہے
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہانی گوشت کی سے کنایہ ہے غیبت کرنی سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے
بیچ برائی غیبت کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہ کہانی
گوشت مغتاب کے چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہے گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اوسکا کہاتا ہے اور واسطے مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر
پر مغیبت بمعنی غیبت کے ہے ساتہ زیر غین کے یعنے غائبانہ اور لفظ بالمغیبة متعلق ہے ساتہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہے کہ بالمغیبة متعلق ہو بلحم اخیه کے بتقدیر اکل لحم
اخیه کی اور مغیبت بمعنے غیبت کے ہو ساتہ زیر غین کی یعنی باز رکہے کہانی گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور مآل دونوں معنون کا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکہنا
لوگون کا ہے آپس کے غیبت سے یعنی جو کہ باز رکہے لوگون کو غیبت کرنے سے آزاد کریگا الخ یعنی اول وہلہ مین پہلے داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی پہلے
پورا کرنی عذاب کی ہو ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيهِ
اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابو درداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکہے غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے
یعنی منع کرے اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکہے اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نے واسطے استشہاد کی اپنی قول کی کان حقا
الخ آیت اور ہے ثابت واجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی شرح السنہ مین ** وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ
نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے
مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اوسکی سے اوس جگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہے اوس جگہہ مین آبرو اوسکی سے مگر کہ نہین مدد
کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کے
اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہے اوسمین آبرو اوسکی سے اور بیحرمتی کیجاتی ہے اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے
اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ
كَمَنْ اَحْيَى مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکہے
یعنی جانے عیب یا برائی بہنی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدے اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہے علماء نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہے تو وہ خجالت سے
مانند مردہ کی ہوتا ہے اور دوست رکہتا ہے کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے خجالت کہ وہ اوسکی
نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس ڈہانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنی کی ہوا جیسی کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنی کے تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی ع

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَكُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ
وَّرَائِهٖ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنے کا پس اگر دیکہی اوسمین ایذا تو چاہیے کہ دور
کردی اوس سے برائی یعنی اوس مشغول ہو ساتہ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہو سکی ساتہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسی کہ شرط ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور
ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی
اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے
ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کر دیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہ دیکہنی والی کی وجود میں ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو
دکہا دیتا ہی الخ خفیہ آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا ہی مطلع ہو جاتا ہی اپنی برائی کی
بسبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسیکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہری کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر سے ہین
جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کی سی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید اس مضمون کی فرمایا المومن اخ المومن الخ
اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کر دیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی نفس
بیچ مال میں اور آبرو میں ہو ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ
اللّٰهُ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ
مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بیٹی انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اوسکی
آبرو کو منافق کی شر سی بہیجی گا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سی اور جو شخص کہ تہمت
کری کسی مسلمان کو ساتہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کری گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک
کہ نکلی عہدہ اوس چیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتہ راضی کرنی مدعی اوسکی کی یا ساتہ شفاعت کے یا ساتہ
عذاب کرنی کی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل میں ارادہ رکہتا ہی فضیحت
کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یارون کا
یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہ خیر خواہی کی ہو اور بہترین
ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَكَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَاْتَ فَقَدْ
اَسَاْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کس طرح معلوم کرون مین
نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار رہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہو مجہسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن او قبح

اوسکا شرح پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایون کو کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جسوقت سنے تو ہمسایون کو کہتے ہین تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنی نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** سنے تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایونکو یعنی اسلیے کہ نہین جمع ہوتے ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اوسوقت ہے کہ جسوقت ہون ہمسائے اوسکے اہل حق و انصاف والے اور نہ بہت دشمنی رکھتے ہون اور نہ بہت محبت رکھتے **وعن عائشة** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انزلوا الناس منازلهم رواه ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکی کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہے شریف و اہل عزت اور دوسرا ہے وضیع و ذلیل دونون کو یکسان نہ رکھو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی کا نہو پس برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آؤ فرماتا ہے اللہ تعالی ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہے کہ حضرت عائشہؓ کھانا کھا رہین تہین کہ ایک فقیر اودہر سے گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس سے کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہے اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سے تفاوت احوال سے پوچہا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین اس روٹی کی ٹکڑی سے راضی ہوگیا اور اگر سوار سے بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہ حدیث سبا ہے فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی او مانند اونکی کے جیسیکہ یہ حدیث منشا ہے وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سے جیسے دیکہا جاتا ہے بیچ مجلسون اونکی کی قد علم کل اناس مشربهم وفهم کل فریق مذهبهم یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا یعنی علما کا فہم اس سے سمجا ہے کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہین اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم سمجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتے ہین اور فاسق و بدمذہب جاہلون کی عزت و تعظیم کرتے ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتے ہین اونکو اللہ تعالی نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ پایا بتاییدہ ح **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عبد الرحمن بن ابي قراد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ يوما فجعل اصحابه يتمسحون بوضوئه فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما يحملكم على هذا قالوا حب الله ورسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان يحب الله ورسوله او يحبه الله ورسوله فليصدق حديثه اذا حدث وليؤد امانته اذا ائتمن وليحسن جوار من جاوره کا روایت ہے عبد الرحمن بیٹے ابی قراد کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابیون نے کہ ملتے تہے اپنے بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا واسطے اونکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو خوش لگے یہ کہ دوست رکہے اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیے کہ سچ بولے اپنی بات مین جسوقت کے بات کرے اور چاہیے کہ ادا کرے امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس ہے جسوقت کہ امانت سونپی جاوے اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایون سے **ف** مراد وضو کی پانی سے اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے جدا ہوا اعضاے مبارک سے اور لفظ او یحبه الله ورسوله مین تنویع کی لیے ہے اور یہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت مین دونون مستلزم ایک دوسری کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست کہتا ہے یا لفظ او معنی بل کی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور معنی حدیث کے یہ کہ وجود محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ جیسے ان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجالانا اون امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایون سے کہ معاملات مین امر حقوق لوگون کا ان چیزون مین منحصر ہوا اکثر ہو

اور شاید کہ اون لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب ستی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزونکو ذکر کیا ﴿ع﴾ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو اوسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکی کی بیچ خبر گیری ہمسایہ سے ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اوسکی کی اور روزے اوسکی کی اور صدقہ دینے اوسکی کی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایونکو ساتھ زبان اپنے کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑہنے کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اصل یہ کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کے جیسا کہ واقع ہے بیچ اکثر علماء اور صلحاء کی کہ علماء تو ترک کرتے ہین اون چیزونکو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحاء اوس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اوسکا اور جو لوگ صوفیہ کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے دوا کی وہ چلتے ہین راہ حکماء کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تجلیہ پر اور اسی لیے گردانا ہے اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اس کے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ﴿ع﴾ **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے لوگون پر کہ بیٹھے ہوے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کردون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سے یعنی بیان کردون کہ بہتر تم مین کون ہے اور بدتر کون کہا ابوہریرہ نے پس چپ ہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر فرمادین کہ یہ نیک ہے اور یہ بد نہ ساتھ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور متمیز کر دیجیے نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اوسکی کی اور امن مین ہوتے ہون اوسکے بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اوسکی بھلائی کی اور نہ امن مین ہوتے ہون اوسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بھلائی کی رکھین اور اوسکی بدی سے امن مین ہون افضل ہے اوس سے کہ اوسکی بدی سے

اسمین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سی رکہتی ہون تو وہ بہی بیچ زمرہ نیکون کی ہی نبد ہ شرح **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی میان تمہاری خلق تمہارے جیسیکہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مثل سلیمان علیہ السلام اور عثمان رض کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو پس جس شخص کو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنے کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنے کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی **ف** اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور سلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالا یعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی تسویہ ظاہر باطن سی اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے اونکے کے مدار اسلام و ایمان کی ہی شرح **وَعَن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیاجاتا یعنی مسلمان دوست کہین اوسکو نقل کین یہ دو نون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل و مفعول یعنی یالف و یولف یعنے الفت کرتا ہی اور الفت کیاجاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث بہی اور کہا طیبی نی احتمال ہی یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہہ الفت کی اور منشا اوسکا اسلیے کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت کہی ہی مومنون پر ساتہ تالیف قلوب انکی کی اس آیت مین كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کی ہی شرح **وَعَن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روا کری کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطی کسی کی امت میری سی یعنی استجابت درحالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اوسکو ساتہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کری گا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اس کو خطیب نے انس سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةً فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے اوسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص فریاد رسی کری کسی مظلوم کی لکہتا ہے اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک اون تہتر بخششون مین سے بخشش ہی کہ اوس مین صلاح سب کامون اوسکی کی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بہتر بخششین واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے شرح **وَعَنْهُ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

تفصیل مضمون سابق کی ہے اور تفصیل خلاف کی روزگار ہر ۲۱۲ واسطے تاکید اور تقویت ... بابرکات کردین اخلاق نیک سے ۲۱۲

اور روایت ہی اوسی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر بین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرتا ہی طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی اپنے نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسیکہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹے بن عامر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول دو شخص آپسمین جھگڑنی والی بعد جھگڑنی اہل کفر کی دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجبات اونمین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہووی گا بندی سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاوی گا اوسمین میان لوگون کی خونکا اور ایک روایت یہ آئی کہ اول جھگڑنی والی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علما نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی کی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاوی گا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مقید ہی ساتھ اختصام خصمین کے یعنے جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادای حقوق مین اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہ دو شخص جھگڑتی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاوی گا اور اگر بالفرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ع **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پہیر تو ہاتہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نی **ف** یتیم کی سر پر ہاتہ پہیرنے سے موت یاد آئی گی پس غنیمت جانی گا تو حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تاکہ دیکہی تو آثار نعمت الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور ونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع **وَعَنْ** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَیْكَ لَیْسَ لَہَا کَاسِبٌ غَیْرُكَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوای تیرے یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ کوئی خبر گیران ہی سوا تیری گہر مین آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ

باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کی نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کے اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست کہی کسی بندی کو تو دوست کہی اوسکو واسطی اللہ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْہَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْہَا اخْتَلَفَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روحین پہلی آنی کی بدنون مین مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اون مین سی یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس مین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سی اختلاف رکہتی ہین نقل کی

یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنی جیسی روحوں میں روز ازل کی مناسبت تھی صفات میں یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جن میں ان
اختلاف تھا یہاں بھی اختلاف رہتا ہے مثلاً نیکوں نیکوں میں آپس میں موافقت ہوتی ہے اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور ظہور روحانی کی تعارف کا سبب
علم خدا کی ہوتا ہے کہ لوگوں کی دلوں میں بسبب ان کی محبت کے یہاں محبت ڈال دیتا ہے طیبی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله اذا احب عبدا دعا جبرئيل فقال اني احب فلانا فاحبه قال فيحبه جبرئيل ثم ينادي في السماء فيقول
ان الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض واذا ابغض عبدا دعا جبرئيل فيقول اني ابغض
فلانا فابغضه قال فيبغضه جبرئيل ثم ينادي في اهل السماء ان الله يبغض فلانا فابغضوه قال فيبغضونه ثم يوضع له
البغضاء في الارض رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو یعنی
ارادہ کرتا ہے اظہار محبت اپنے کا واسطے کسی بندے کی اپنے بندوں میں سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں فلانے کو پس
دوست رکھ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہے اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں یعنی بموجب حکم الہی کی پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالے
دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہیں اوسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہے اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت بیچ زمین کی یعنی زمین والے
یعنے جن انس اوس سے محبت رکھتے ہیں اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہوں
فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اوس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہیں اہل آسمان اوس سے پھر رکھا جاتا ہے واسطے اوسکی بغض زمین میں یعنی زمین والے
بھی اوس سے عداوت رکھتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اوسکی ہدایت دینے انعام کا اور رحمت کا
اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبخت کرنے کا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہے دو وجہوں کو ایک تو یہ کہ استغفار
کرتے ہیں وہ اوسکی اور ثنا کرتے ہیں اوسپر اور دعا کرتے ہیں اوسکی لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لیں کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے
اور اشتیاق ملنے اوسکی کا ہے کہتا ہوں میں یہ ظاہر تر ہے اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیوں معنی مجازی کی طرف پھیریں معہذا
معنی اول متفرع ہیں ثانی پر ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول يوم القيمة اين المتحابون
بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
بلا شبہہ اللہ تعالی فرماوے گا دن قیامت کے یعنی سب لوگوں کی سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضے بندوں کی کہ کہاں ہیں آپس میں محبت رکھنے والے
بسبب بزرگی میری کی اور واسطے تعظیم میری کی یا کہاں ہیں وہ کہ تھے محبت رکھتے آپس میں واسطے رضا جناب میری کی اور ملنے ثواب میری کی آج کے دن جگہ دونگا میں ان کو
بیچ سایہ اپنے کی اس دن کہ نہیں ہے سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سے یا سایہ عرش کا ہے جیسے کہ بعضے حدیثوں
میں صریح آیا ہے اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہے یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اوسکی ہے جیسے کہ السلطان ظل اللہ
آیا ہے اور یا سایہ عبارت ہے رحمت اور نعمت سے جیسے کہ کہتے ہیں عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ح **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم
ان رجلا زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله له على مدرجته ملكا قال اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية
قال هل لك عليه من نعمة تربها قال لا غير اني احببته في الله قال فاني رسول الله اليك بان الله قد احبك كما احببته فيه
رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی
مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی میں پس منتظر بٹھایا اللہ نے واسطے اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اوس فرشتہ نے اوس شخص سے کہ کہاں چلا یا چاہتا ہے

تو کہا اوس نے ارادہ کرتا ہوں میں اپنی بھائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی میں ہی کہا اوس فرشتے نے کہ آیا ہی تیری لیے اوسپر حق نعمت کہ پالتا ہی تو اوسکو
استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہی تو نے اوسکو کہ واسطے طلب کے بدلی اوسکی کی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہیں سوای اسکی کہ دوست رکھتا ہوں اوسکو
واسطے طلب رضا اللہ کی کہا فرشتے نے کہ تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیری تا خبر دوں تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا تجکو جیسی دوست
رکھا تو نے اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کے
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبھی اللہ تعالی فرشتوں کو بھیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہیں اونسے اور ظاہر یہی کہ یہ اگلی امتوں کی خصائص
سی ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ۱۲ع **وعن** ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف
تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے بابی کہ دوست رکھتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہیں پہنچا اونکی صحبت
میں یا اونکی علم و عمل کو نہیں پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاویگا
ساتھ محبوب اپنے کی اور رہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کھینچی لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد موجب
معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہے دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ میں اوٹھینگی اور اونکی ساتھ
ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہے اسکی حدیث المرء علی دین
خلیلہ یعنی کہ آدمی کی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک
وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین
فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی
تجکو کیا تیار کیا ہی تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووی ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اوسکا
خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہیں تیار کیا میں نے اوسکی لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہوں
میں خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پھر نہیں دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوشی ہوئی ہوں ساتھ کسی چیز کی پیچھے اسلام کے
مانند خوشی ہونی اونکی کی ساتھ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہوں میں الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور عبادتیں قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر
کین اسلیے کہ یہ سب شاخیں ہیں محبت کی اور لازم ہیں محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم ویحبونہ اور
فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی یعنی ملحق ہی ساتھ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کے
کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہا
رابعہ نے **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب
لمن یحب مطیع ٭ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہیں حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتھ نری محبت اور متابعت کے بلکہ موقوف ہے
اوپر کثرت عبادتوں اور زیادتی ریاضتوں کی اور مجاہدوں کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر میں کہ کہا حضرت
عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میری جان میری سے اور اہل میری سے اور فرزند
میری سے اور میں اپنی گھر میں ہوتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں آپ کی پاس اور دیکھتا ہوں آپ کو اور جب یاد کرتا ہوں

سو یہ اپنی مند دست پسی کی آرزو خیال کرتا ہوں لیکن آپ جب داخل ہوں گی جنت میں اعلی درجہ میں ہوں گی ساتھ نبیوں کی اور اگر میں داخل ہوا بہشت میں تو رہتا ہوں
ہمیں سے کہ نہ دیکھونگا آپ کو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نی یہانتک کہ اوتری آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کی یہاں معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی واسطی ملاقات درمیان محب
و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونوں ہونگی ایک درجہ میں اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے ایک حدیث میں بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اوسکا یہ ہے
کہ اعلی درجے والی اوتریں گی طرف اونکی کہ اسفل ہیں اور اون سے پس جمع ہوں گی بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزوں کا کہ انعام کی ہیں گے اللہ نے
اونپر اور ثنا کریں گی اوسپر اور اوتریں گی اونکی لیے اہل نجات اور دوڑ دوڑ کر لا دینگے انکو وہ چیز کہ چاہیں گی وہ اور مانگیں گے پس وہ باغ جنت میں خوش
ہووینگی اور چین کرینگی پھر ظاہر یہ ہے کہ یہ معیت و مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن معاملگی کی واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ
وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹھانے والی مشک کے اور پھونکنے والی مشک کے
ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے اور پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک تہ نہیں لگتا خوشبو ہی پہونچتی ہے
اسی طرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مشخص نہیں پہونچتی ہے بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت میں خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے
والا مشک کا یا جلا دیگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اوس سے ہوا بد یعنی ہوان اسی طرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور لیجاتا ہے
سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ میں لکھہ گیا ہے
حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ لازم کرے اپنے پر محبت و مصاحبت اول کی اور بیچ تو محبت اور موافقت دوسری کی ہے اس میں
رغبت دلائی ہے اور صحبت و ہمنشینی صلحا اور علماء کی کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہے صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے
دین و دنیا میں **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کی سے کہ کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی کہ فرماتا ہے اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطی محبت کرنیوالوں کی آپس میں سبب میرے
اور واسطی بیٹھنے والوں کی بسبب میری اور ثنا میری کی اور واسطی ملاقات کرنے والوں کی میری رضا کی لیے یعنی بعض بعض سے ملتے ہیں میری عبادت کے لیے اور واسطے
مال خرچنے والوں کی میری رضا میں نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ محبت کرنے والے آپس میں
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید **ف** یہاں ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا
افضل سب لوگوں سے ہیں علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا میں صرف کرتے ہیں باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہے رشک لیجاویں اس
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ آسانی کی کیا اور رشک سے افضول کی فاضل پر نہیں لیجاتا جواب اسکا علما نے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہاں اچھا جاننا اور
ثنا ہے نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہے مثل اوس چیز کو کہ یہ رکھتے ہیں یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتے ہیں اور اونکی مقام کو اچھا جانتے ہیں جواب دوسرا یہ کہ
کلام مبنی ہے اوپر فرض و تقدیر کے یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول میں ایک صفت کہ فاضل

مین نہو باوجود فضائل وکمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی مو ہی جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہ کتنی ایک صفتوں اور ہنروں کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میری ہاتہ لگ جاوی واللہ اعلم **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیمۃ بمکانھم من اللہ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھا فواللہ ان وجوھھم لنور وانھم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرأ ھذہ الآیۃ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون رواہ ابوداود ورواہ فی شرح السنۃ عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا سی البتہ آدمی ہین یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سی کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوین گی اونپر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی رکہین گی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکہتی ہین آپس مین بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دوست کرتی ہین اونکو آپس مین پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہون گی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگی یا سوائے اوسکی ممکن ہو نگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیی اور واسطی نفی خوف و حزن کی اونسی یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہین ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی یہ ابوداود نی اور نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین ابی مالک سی ساتہ لفظ کی کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتہ اور زیادتیوں کی یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسطرح روایت کی ہی بیہقی نی یعنی ساتہ زیادتیوں کی شعب الایمان مین **ف** رشک لیجاوین گی انبیا یعنی وہ انبیا کہ نوت ہوئی ہو وی گی اون ہی ملاقات آپس کی اور محبت اور ہمنشینی آپس کے للہ درمیان ہر نبی اور امت کی حاصل ہی بلا شبہہ اور اسی طرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور مانند اوسکی کے اور لفظ روح ساتہ پیش رکی اصل مین معنی اوس چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنوں کی ساتہ روح کی ہی حیات دلوں کی ساتہ قرآن کی ہی اور دوست رکہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین و اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہ محبت مومنین کے آپس مین اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہین اسلیی کہ محبت ہی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلوں کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہین جان من اور بعضی نسخوں مین لفظ روح ساتہ زبر رکی ہی معنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل معنی ان کا ایک ہی ہی یعنی دوست کہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عزوجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم النبیون والشھداء بقربھم ومقعدھم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ھم فقال ھم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینھم ارحام یتواصلون بھا ولا دنیا یتباذلون بھا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوھھم نورا ویجعل لھم منابر من نور قدام من عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالات فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی اے ابی ذر کونسی رسی دین ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس مین بسبب اللہ کی اور دوست رکہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ ایک طرف سی ہو مانند دوست رکہنی ہماری بعض اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکہا ہی ہمنی اونکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا عاد المسلم اخاه او زاره قال الله تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنة منزلا رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی کو جاتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بلا واسطی یا زبانی ملائکہ کی کہ خوش ہوئی زندگانی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہی چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نی اور پکڑی تو نی بہشت سی ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتھ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت اس کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کی اور یہ تینون لفظ یعنی طبت وطاب وتبوأت اخبار ہین اور احتمال دعا کا بھی رکھتی ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہووی چلنا تیرا اور پکڑی تو بہشت سی منزل وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا احب الرجل اخاه فلیخبره انه یحبه رواه ابو داود والترمذی اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکھی شخص اپنی بھائی مسلمان کو پس چاہی کہ خبر کردے وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست کہتا ہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اوسکا رہیگا م وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی الله علیه وسلم وعنده ناس فقال رجل ممن عنده انی لاحب هذا لله فقال النبی صلی الله علیه وسلم اعلمته قال لا قال قم الیه فاعلمه فقام الیه فاعلمه فقال احبک الذی احببتنی له قال ثم رجع فسأله النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بما قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم انت مع من احببت ولک ما احتسبت رواه البیهقی فی شعب الایمان وفی روایة الترمذی المرء مع من احب وله ما اکتسب اور روایت ہی انس سی کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ نزدیک حضرت کی تھی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص نی اون لوگون مین سی کہ حضرت کی پاس بیٹھی ہوئی تھی تحقیق مین البتہ دوست کہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست کہتا ہی تو اسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹھا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست کہتا ہون تجکو پس کہا اوس شخص نے یعنے دعا دی کہ دوست رکھی تجکو وہ کہ دوست کہا تو نی مجکو واسطی اوسکی یعنے اللہ تعالی کہا انس نے پھر پھر آیا وہ شخص پس پوچھا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتھ اوس چیز کی کہ کہی تھی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست کہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیے ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت رکھنی اوسکی کی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست کہتا ہی اوسکو اور واسطی اوسکی لیے ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنی احتساب کی ہین امید ثواب کے رکھنی خدای تعالی سے اور حسبانہ زیر ح اور جزم سین کے اسم ہی اوس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہی یعنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی م وعن ابی سعید انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یأکل طعامک الا تقی رواه الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی یاری مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے یعنی نہ کافر سی یا یہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح سی نہ فاسق سی اور مؤید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوی کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف یعنی چاہی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہوتا قابل کھانی متقیون کی ہو اور چاہی کہ متقیون کو کھلاوی تا کہ اونکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر اونکی کو تا کہ اونکو قوت گناہ کی نہو اور اوس سی منع فرمایا حضرت نی صحبت اور ہمکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار فجار

کی ہی یا سبب الفت ومحبت کا نہ ہوا اور اونکی مصاحبت سے بری صفتین عادت نکر لیوین لکہا ہی علما نی کہ یہ شرط طعام دعوت مین ہے نہ طعام حاجت میں اسلیے
کہ اسد تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر اونکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کے یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ق ع **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی
فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکہتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب وسیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیی کہ دیکھے
ایک تمہارا کہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی
صحیح ہی **ف** چاہیی کہ دیکھی الخ فرمایا اسد تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث
ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی ومخالطت زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیی کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ واقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت لایا ہی المقصود
اس سے مبالغہ ہی بیچ روکنی کسیکو تو ہم کیا ہی اوسنی کہ یہ حدیث موضوع ہی ق ع **وعن** یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا آخی الرجل الرجل فلیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بہائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچہی اوس سی نام اوسکا اور نام باپ اوسکی کا اور پوچہی کہ کس قبیلہ سے
ہی اسلیی کہ یہ پوچہنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال
قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابو داود الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابی ذر نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی
طرف اسد کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اسد تعالی کی دوستی
ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نی اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا
روایت نہیں کیا **ف** لفظ والزکوۃ بیچ ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا
ہو کہ حب فی اسد اور بغض فی اسد محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہون حالانکہ یہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اسد کی رکہتا ہوگا
محبت رکہی گا انبیا اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکہی گا واسطی خدا کی دشمن رکہی گا دشمنان دین کو اور سعی کریگا
جہاد وقتال انکی میں پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہین انمین کوئی چیز باہر نہین رہی یعنی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اسد اور بغض فی اسد افضل ہین اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد
اس صورت میں کچہ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب مامورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور بغض فی اسد افضل عبادات اور اکمل
طاعات ہین پس الزام پکڑو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہین ہی کہ یہ دونوں افضل ہین نماز اور روزی اور زکوۃ سی ثواب میں اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی
نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المؤمن ق ع **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین دوست رکہا کسی بندی نی کسی بندہ کو واسطی اللہ مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نی **وعن** اسماء بنت یزید انہا

ساتھ جیم کی اور بالعکس اور فرق درمیان تحسس اور تجسس کی علماء کی کئی وجہ کیا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا اور مثل
تجسس کی ہی جاسوس اور جسس مشتق اس سی ہی یعنی صاحب رشد کی اور فصل حا مین کہا ہی کہ حاسوس معنی جاسوس کی ہی اور مخصوص ہی ساتھ خبر خیر کی اور
جیم سی مخصوص ہی ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسیکہ چوری سی
سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور حا سی سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور حا سے
اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکی کا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کے لیے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانی کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا نجش سی ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضون نے کہ مراد اس سے
ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی تہنی کو لی لی اور اصل مین
نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین بمعنی ورغلانی کی کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنی احتراز کرو اسباب حادث ہونی بغض کیسے الا حب و بغض
خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا و مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہی واسطی امر محبت رکھنے کی آپس مین مطلقا مگر جہان کہ خلل پڑتی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت
آپس کے بلکہ واجب ہی بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا اور اسمین شک نہین
ہی کہ محبت آپس کے سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکھو بعضے تمہارا بعضے سی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین
کہ نہ واقع ہو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سی اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس مین
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسری کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادای
حقوق اسلام کی اور رہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ایک مالک کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپس مین بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد لفظ تجسسوا کی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد ہین
یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی
رغبت کرو اوسمین ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کھولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کے پس بخشش
کیجاتی ہی واسطی ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے
دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی کرتی ہین یہانتک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** کھولی جاتے
ہین دروازی بہشت کے یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانی اور درجات اوسکی کی ان دونون مین واسطے کثرت رحمت کے کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور
باعث ہے مغفرت کے کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سی اور در گذر کرنی ہی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور
رفعت درجات سی اور صواب یہ ہے کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنیوالی ظاہر سی نہو اور کھلنا دروازونکا
علامت عفو کی ہو اور یہانتک کہ صلح کرین ظاہر یہ ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو یا نہو

واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ

سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیجاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دوبار دن پیر کی اور دن جمعرات کی بخشش

کی جاتی ہی واسطی ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بہائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چہوڑدو ان دونون کو یہانتک

کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ

تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل

امرأتہ وحدیث المرأۃ زوجہا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سی کہ سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین

جہوٹا وہ شخص کہ صلاح کری درمیان لوگون کے یعنے ساتہ جہوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سی ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو

اور پہونچادی نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے ان کو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

کہ رخصت دیتے ہون بیچ کسی چیز کے ان چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حق مین کہ وہ جہوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کے ایک تو لڑائی مین اور دوسرے صلح کروانے

مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی مین اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی مین اپنی خاوند سی **ف** پہونچاوی نیک بات دونون کو جو نہی

شہوا ہون سی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست کہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اسکی کی اور جہوٹ لڑائی مین یہ

کہ ایسی باتین کہی کہ اوس سی قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن فریب کہا جاوی اگرچہ خلاف واقع کے

ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہ اپنی پیچہی کہ فلانا آ پہونچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری اور

میان بیوی کا جہوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسری سی اظہار محبت و خوشنودی کا کرین زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو ع ح

وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہ ہی ان الشیطان ایس بیچ

باب الوسوسہ کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل

الکذب الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی جہوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کی جہوٹ بولنا مرد کا ہی اپنی

عورت سی تا کہ راضی کری اوسکو اور جہوٹ بولنا بیچ لڑائی کافرون کے اور جہوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

ف اس روایت مین فقط مرد ہی کا جہوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جہوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل و بدگمان ہین

اونکی تسلی اور راضی کرنی کی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نی ازراہ اختصار کی ایک ہی کو ذکر کیا

ع ح **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ

سلم علیہ ثلث مرات کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی فرمایا کہ نہین لائق واسطی مسلمان کی یہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسوقت کہ ملاقات کری اوس سی اس حال مین

کہ سلام علیک کری اوس سی تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہ گناہ اوسکی کی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی

اگر جواب دیا پہر وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتھ گناہ اپنی کی یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنی والی کی یعنی سلام کرنی والا گناہ ترک ملاقات کی سی نکل گیا
اور گناہ نہ جواب دینی والی کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنی والی کا بہی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا **وعن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ
احمد وابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کری
ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین
بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود نی **وعن** ابی خراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من
ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک
کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سے برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی کی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداود نے
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث
فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الہجرۃ
رواہ ابوداود اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کے کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے
زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیی کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوسنی اسکے
سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانی مین پہلا بسبب ابتدای سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے
اوسکی کی اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک
ملاقات سی سلام کرنی والا نقل کی یہ ابوداود نی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل
من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ رواہ الترمذی
وابوداود وقال ہذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اس عمل کی کہ افضل ہی درجہ
اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کی سی کہا ابوداود نی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمائیی فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصون کے
اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداود نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف**
ظاہر یہی ہی کہ واو والصدقۃ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہ بہی ہی کہ واو بمعنی او کے
ہو پس معنی یہ ہون گی کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور او لاغرب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نی کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سے
نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہو مین کہ اللہ سے خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہ کہ ہو صلح کروانی فساد مین کہ متفرع ہوا وسپر خونریزی اور
لوٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل اون عباداتِ فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتین اللہ تعالی کی حقوق مین سی ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ
کی نزدیک بندون کی حقوق سی پس جبکہ ہوا یہ اس طرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوی کہ یہ جنس عمل سی افضل ہی اون جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اوسکی کے
افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور صلاح ذات البین یعنے نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدگر کی ہی جیسیکہ بغض اور عداوت اور جنگ وجدل
مثلا ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو بدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد سی طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے
یہ معنی ہین اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہین اور صلاح اونکا نیک کرنا ہی اور بدل کرنا اونکا فساد سی ساتھ صلاح کی اور فساد

احوال کہ ذات البین ہی حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنی والی یعنی مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سی اوکہیڑنا ہی یعنی فساد ذات بین
ایک خصلت ہی ہلاک کرنی والی دین کی اور جڑ سی اوکہیڑنی والی ثواب کی جیسیکہ استرہ بالون کو جڑ سی مونڈتا ہی ورنہ اسمین غیبت ولانی ہی ظلم کرانی ہے
اور دفع فساد پیدا اور نفرت لاتی ہی فساد ڈالنی ہی آپس مین ؎ ع **وعن** الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دب اليكم داء
الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين رواه احمد والترمذي اور روایت ہی زبیر کی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی ہی طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری استون کی کہ پہلی تم سی تہین وہ بیماری حسد بغض ہے وہ
بغض یا ہر ایک ان دونون مین سی مونڈنی والا ہی نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سی اوکہیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہے
دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ؎ **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والحسد فان الحسد
ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی
بچو تم حسد سی اسلیے کہ حسد کہاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنی والی کی نیکیون کو جیسی کہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابو داود نی
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نی اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیونکو اور اہل سنت
وجماعت کے نزدیک نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسیکہ فرمایا ان الحسنات يذهبن السيئات اور جواب ونکی دلیل پکڑنی کا اس حدیث سے
یہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سی کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد يفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل اور
بعضون نی یہ جواب دیا ہی کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کی سی حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنے
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز
قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دین گی عوض مین اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ
شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتہ نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آوی گا اور حال اوسکا یہ ہوی گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی اونکو دین گی کہ جن پر ظلم کیا تہا
معنی حبط اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو وفنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتہ کس اعمال کی آوی گا حال آنکہ حدیث
ناطق ہی ساتہ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتی ہین ساتہ استعداد وصلاح بندی کی پس جب مرتکب خطا کا
ہوتا ہی تو مضاعفت سے محروم رہتا ہی ؎ ع **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم وسوء ذات البين فانها
الحالقة رواه الترمذي اور روایت ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بچو تم برائی ڈلوانی سی میان دو شخصون کے پس وہ
مونڈنی والی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابي صرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ضار
ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پونچاوی یعنی کسی مسلمان کو بیوجہ شرعی پونچاوی گا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دی گا اوسکی عمل کی اور جو شخص
مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالی گا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی معنی یہ بہی
لکہی ہین کہ جسنی عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اوس سی عداوت کری گا اللہ یعنی عذاب کری گا اوسکو ؎ ع **وعن** ابي بكر الصديق
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مكر به رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی ابی بکر صدیق سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہی رحمت الٰہی سی جو شخص کہ ضرر پونہچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کری یعنی ضرر پونہچاوی خفیہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگونکو ساتہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ ان شخصون کی کہ اسلام لائی ہین ساتہ زبان اپنی کی اور نہین پونہچا ہی ایمان طرف دل اونکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانونکو یعنی کامل مسلمانونکو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ تلاش کرو عیب اونکی پس تحقیق جو شخص کہ ڈہونڈی عیب اپنے بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈا اللہ نی عیب رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اسلام لائی ہین الخ شریک ہین اس مین مومن منافق اور نہین پونہچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل اونکی کی پس شامل ہی یہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگی آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوت یعنی بہائی چارا ہی نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کی ہی اور حکم اعم بہت مناسب ہی اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنی اونکی اس سی یا نہ جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہے یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہے اوسکی لیی کہ قادر ہوا اوسپر اور کبہی جب ہوتی ہی حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سی ہے اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتے تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈہونڈے یعنے طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ واجب ہے حذر کرنا آپ اوس سی حذر کروانا اور لوگو اوس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیب اوسکی یعنی یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہ مسلمان کی پس دل نہین ٹہر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنی کو پس باعث ہوتا ہی دریکا اور حد پردہ کی یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور جو دیوار ہی ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سی کان لگانا اوسکی گہر تک کہ سنی آواز تارون کی یعنے ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کر رہی ہون اور اسیطرح جبکہ چہپالین باس شراب کی اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسی طرح نہین جائز ہی سونگہنا تاکہ پاوی بو شراب کی اور نہین جائز ہی کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ ہوتا ہی شرابی کی گہر مین اور اس قول الخ نہین پونہچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جبتک کہ نہین پہونچتا ہی ایمان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پونہچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اونکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم بخبر ہوا اس سے موع **وعن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے سعید بن زید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی غیبت

کرنی

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوس پر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کی اور زیادہ ترین سودون کا ہی یعنی بڑا سود ہی غیبت اور
سودون کے حرمت گناہ ہین اور ربوا لغت مین معنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی مین حق سے
لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہے تشبیہ دی اوسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لینا ہی اور اوسکو اربی یعنی بڑا ربوا
کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کے عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی بیچ مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین سے اونکو واسطی مصلحت دین کے کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی ہنگ کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو

ح ع **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم رواه ابوداؤد
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے
ناخون تہی تانبی کی کہرچتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مین نی کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہاتی ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتی ہین
اونکی اور پڑتی ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکے آبرو ریزی کرتی ہین لوگونکی
غیبت کیلیے جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور ارادہ سے خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور
سینی اونکی ہی اونکی ہاتہون سی زخمی کروائی ح

وعن المستورد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فان الله يقوم له مقام سمعة ورياء يوم القيمة رواه ابوداؤد
اور روایت ہی مستورد سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو
شخص کہاوی بسبب غیبت کسی نی یا بہتان کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاوی گا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو
شخص پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناوی گا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہڑا کری
کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف لفظ اکلہ ساتہ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی معنی لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ کی معنی یکبار کہانی کی جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور
برائی کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور براہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس وسیلہ سی اپنی لیی روٹی پیدا کری اور
وجہ رزق کی بہم پہونچاوی اور لفظ کسی ساتہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی
پہنایا جاوی کپڑا اور یہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے
اوسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانی مین اور قام برجل مین حرف تعدیہ کی لیی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی
اور کو بیچ مقام دکہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوبیان کہاوی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اوسکی فضیحت کیلیے کی لیی کہڑا ہوگا اللہ تعالی
کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اوسکی فضیحت کیلیے سی اور کہا مظہر نی کہ ب برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیی ہو یا سبب کی لیی ہو
پس اگر تعدیہ کی لیی ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کہڑا کری کوئی کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسی کی ساتہ صلاح وتقوی کی
اور ساتہ زہد اور عبادت کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہوین اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال ٹہراوی اپنی لیی تا کہ اوسکی سبب سے مال و جاہ اپنی تحصیل کرین

حاصل ہو جیسا کہ بعضی مشائخ درویشوں کی کرتی ہین ہماری زمانی مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اسد تعالی مقام فضیحت رسوائی
مین کہڑا کریگا ساتہ اس طرح کی حکم فرماویگا فرشتونکو کہ اظہار کرین کہ یہ ہوا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹ شہرت سی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیی بعد ازان
عذاب میں کریگا اوسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر یہ سبب کے لیی ہو تو معنی یہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکے کہ معتقد ہووے اسکا
کوئی شخص واسطے قدر اور ہیبت مال کے تا کہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہ امیر کا ہی کہڑا ہوگا اسد تعالی اوسکی رسوا کرنی کی لیے
یعنے ارادہ کریگا اوسکی فضیحت کریگا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہ ریاکار تہا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ احمد
وابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان کہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی
ف یعنی نیک گمان کہنا ساتہ اسد تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی لیکن نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن
ظن یہ ہے کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور رکہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہ معبود کے وہ مغرور
و مردود ہی یا معنی یہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سے یعنے جو کوئی
متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوای بدکار کی نہین ہوتا سے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ہ نامہ خود خواند اندر حق یار ع ح
وعن عائشۃ قالت اعتل بعیر لصفیۃ وعند زینب فضل ظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیھا
بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیھودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھجرھا ذا الحجۃ والمحرم وبعض صفر رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تہی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری کی کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس
غصے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اوسسی ملاقات مہینے ذی حجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سی اور بیوی تہین ابن ابی الحقیق کی پس وہ مارا گیا
جنگ خیبر مین اور یہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج مطہرات کو انسی سو مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ بہی انہین
مین سی تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایک دن انکو حضرت عائشہ نی یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نے حضرت سے شکایت
کی فرمایا کہ تو اوسی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب زبانی کرنی کی
اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تقریر سے
حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسیکہ اوپر گذرا ع ح **وذکر** حدیث معاذ بن انس من حمی مومنا فی باب الشفقۃ والرحمۃ
اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کے کہ سر اوسکا یہ ہی من حمی مومنا بیچ باب شفقت اور رحمت کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی ابن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی ابن مریم سرقت
قال کلا والذی لا الہ الا ھو فقال عیسی امنت باللہ وکذبت نفسی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا حضرت عیسی بیٹی مریم کی نی ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نے چوری کی تو نی یعنی کیا چوری کی تو نی
کہا ہرگز نہین قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ نہین کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسی نی کہ ایمان لایا مین ساتہ اسد کی اور جہٹلایا مین نفس اپنی کو

نقل کی بیہقی نی ف ایمان لایا مین ساتہ اسکی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ بہی جاتی ہی جلہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نے تیری قسم کہانی کو ساتہ اسد کی اور جہٹلایا مین نے اپنے نفس کو یعنی او چیز مین گکہی ہیں نی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ ہو چوری واسطی ہونی کسی شرط کے اون شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعاً کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مین نے تجکو تیری قسم مین اور پہرا مین اوس چیز سی کہ گمان کیا تہا مین نے اور جہٹلایا مین نے اپنے نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی + **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقیر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اسد تعالی پر اور یا بسبب نہ راضی ہونی کے قضای اسد پر اور بسبب شکوہ کرنی کی ماسوی اسد سی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکہنی اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء وجیین الی الہنود اور اکثر مسلمان فقراء آزمایش مین ہین بمقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اسد تعالی نی اپنی بندون کی تسلی کی لیی لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویٰهم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اسد وما عند اسد خیر للابرار آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکہتے تہی مشرکون کو چین مین پس کہتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتے ہین اور ہم ہلاک ہو گیی مارے بہوک اور مشقت کی پس یہ آیت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیئی ہی چین آخرت کی ہین اس فانی کو دیکہہ کر حرص کرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسیہی مالداری غناء کی بہی سبب کاشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیی متوسط اور بقدر ضرورت کی ماننا افضل ہی غناء و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کی یہ کہ بدل دی گا تقدیر کو ع ح

وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ اولم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئة صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی عذر نہین کہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہو گا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہو گا جنت مین صاحب مکس عیاذا باسد منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لی لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی کی اور حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیی تو فرمایئی یا رسول اسد فرمایا کہ برا تم مین سی وہ ہی کہ اوترے منزل پر اکیلا اور روکی اپنی غلام کو اور نہ دیوی عطا آپنی فرمایا کیا نہ خبر دون تمکو ساتہ بری کی اس سی کہا اونہون نی ہان اگر چاہی ہے تو فرمایئی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکہین اوس سی فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دون تمکو ساتہ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہی یا رسول اسد فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی عذر کو اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون

ہین انکو مانند بیٹی کی اس سے کہا انہوں نے کہ ہاں رسول [illegible] سعید [illegible] سے خیر کی اور [illegible] شر اوسکے سے نقل کی طبرانی نے اوسط مین اور روایت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنے عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنی بدنظر مت کرو اونپر عفت کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنے

باپون سے نیکی کرینگی تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا اسے چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر

نہ قبول کیا نہیں آوے گا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے تمت **بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُوْرِ**

باب ہے بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کی کامون مین **ف** حذر ساتہ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی بمعنی پرہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتہ زبر ح

اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی او سمین اور اناۃ بروزن قناۃ کی اسم ہے اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے

کہ لوگون کے شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکہتا رہے اور کامون مین

جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضی کامون خیر کی مین کہ شتابی اونمین فرمائی ہے ان شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ تمت **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور

بچہو کا اور جحر ساتہ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچہو اور مانند انکی کا فرماتی ہین کہ شان مومن کی کہ موصوف بعنایت حق و حمایت

دین کی ہو یہ ہے کہ عہدشکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب و بدلہ اسکا لینا نچہوڑے اور ہربار حلم و تغافل نکرے اور فریب کہاوے

اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائے تو سہل ہے لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے

اور سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابوعزہ ایک شاعر تہا شعرای کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بدذاتون کو

مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کی پاس نہ پہٹکونگا آپ حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین

ہاتہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضی لوگون نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے

لا یلدغ المومن الخ تمت **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ اَلْحِلْمُ

وَالْاَنَاۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کی کہ سردار عبدالقیس کا تہا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین

ہین کہ دوست کہتا ہے اونکو اللہ یعنی خواہ تجہمین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبدالقیس نام

ایک قبیلہ کا ہے کہ جب جماعت عبدالقیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہکر اونٹون پر سے کود پڑے اور دلالت شریف کے تئین دوڑے اور بیقراریان اور

ذوق و محبت ظاہر کین آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان اضطرابون سے منع نہ کیا لیکن اشج کہ نام اونکا منذر تہا اور رئیس و سردار اونکی تہے مکان پر اوترے

اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندہا اور غسل کیا اور اچہی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کے

پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجہمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت

نے اونکو ساتہ وجود ان دو صفتون کی خبر دی تو اونہون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئے

ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست کہتا ہے

اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکہتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہے کہ ہمیشہ رہا کی ہین گی تمت

الفصل

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِ الْمُهَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکہتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکہتا تھا پس امر اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان او رجلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضون نے کہ مستثنے ہین اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہہ اونکے خیریت مین یعنی اچھی چیزون مین جلدی کرنے شیطان سے نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات مین پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت و مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اوسمین جلدی سے طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑہنے لگا جلدی سے ادا کر لی پس اول یعنی مسارعت اچہی ہے اور دوسری یعنے جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچہی کام کی لیے اچہا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے ہو مولف **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنی جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا و خلل کار مین وس سے وجود مین آیا ہو اور خجالت کہینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست کہتا ہے کہ لوگ عیب و خطا مین اوسکی ڈہانکین اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی مین پائی تو لوگون سے بہی عفو کری گا اور بردباری اختیار کری گا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہین جاننا اور درست و ہموار کار کو اور حکمت کہتی ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتی ہین کامون کی پہچاننی کو پس فرماتی ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَاَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِهٖ خَیْرًا فَاَمْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِكْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی بتایئے ایک چیز کہ جا تا رہی تحیر میرا بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کری تو کرنی اوسکی کا ساتہ دیکہنی انجام اوسکی کی اور تامل کرنی کی بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکہے تو بیچ انجام اوسکی کی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈری تو اور گمان لیجاوی تو گمراہی کا اوس کام مین پس باز رہ اوس کام کی کرنی سے اور چہوڑ دی اوسکو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّؤَدَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ خَیْرٌ اِلَّا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی ہے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی نا خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بہلائیون کی آفات ہین او منقول ہے کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا مین

کہ انجام انکا ایسا ہی جلدی کیجاوی او نہیں یا بڑا ہی اپنا خیر کیجاوی او نسی اختلاف ہوا اور آخرت کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ کہا عوالی نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ کہ لائق ہی مومن کو کہ جب حرکت کری اوسکی لیئی اعینہ خرچ کرنی کا تو توقف کری پہلی کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنی سی تہی ابو الحسن پاخانہ مین پس بلا او نہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میری بدن پرسی قمیص کو اور دی اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تم نی یہانتک کہ نکلتی پاخانہ سے کہا او نہون نے کہ میری جی مین آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن ہی مجکو اپنے نفس پر اسکے متغیر ہونی سی **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بیٹی سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزو ہین چوبیس ۲۴ جزو نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال میں اور بچنا دونوں طرفوں کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ میں ہی اسراف و بخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ میں تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ میں ہے جبر و قدر کی اور اسی طرح میانہ روی معیشت میں جیسیکہ حدیث میں فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنی میں کہ بیچ بیچ میں ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال و افعال میں جیسیکہ بعضی چیزونکو اللہ تعالی نی بیان فرمایا وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ الآیۃ اور قول اللہ عز و جل کا كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کری تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون میں میانہ روی چاہیئی اور جزو ہیں یعنے سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزو کی ہین یا ہر ایک انمین سے جزو ہی یعنی ایک خصلت ہی خصال انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی سی اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہ ہی کہ ہدی تعلق ہی ساتہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہ اخلاق ظاہرہ کی پس یہ دونوں طریقت میں بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت میں اور جمع درمیان ان دونوں کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہ اسکی حقیقت اور اس حدیث میں ایک جزو پچیس ۲۵ میں سی کہا اور پہلی میں چوبیس جزو سی پس ہو سکتا ہی کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہو یا بسبب اور سر کی اللہ اعلم اور احتمال ہے کہ پہلی یہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث میں گذرا یا یہ کہ اون تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہو اور ان تین چیزون کا مل کر یہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کیطرف راوی کی کچہ ضرورت نہین واللہ اعلم مؤلف **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے او سنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جسوقت کہی کوئی شخص کوئی بات کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفا کا پہر غائب ہووی یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جنہون نی سنی ہی پس انکو چاہیی کہ اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

علیہ وسلم اختر منھما فقال یا نبی اللہ اختر لی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان المستشار مؤتمن خذ ھذا فانی رأیتہ
یصلی واستوص بہ معروفا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابوالہیثم بن تیہان
کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس دو بندی پس آئی آنحضرت کی پاس موجب وعدہ آنحضرت کے ابوالہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونوں میں سی کہا انہی نی اے نبی اللہ
تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہ اوسکی چاہیی کہ امین ہو یعنی جسمیں مصلحت ہو بہتری مشورہ چاہنے
والی کی ہو وہی کہی اور خیانت نہ کری اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تونی مشورہ مجسے کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو واسطی تیرے اشارہ کرکے
ایک کی طرف دونوں میں سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نے دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت بیچ حق اسکی کے
احسان کی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث میں آیا ہی کہ جب ابوالہیثم گہر میں آئے اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کر نیکی اسکی حق میں وصیت کے ہی اونکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو
آزاد کرو **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام
او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسیں ساتہ امانت
کی ہیں یعنی جو بات مجلس میں سنیں اوسکو کہیں نقل نکریں اور سخن چینی نکریں مگر تین مجلسیں یعنی تین باتیں کہ مجلس میں سنیں واجب ہے نقل اور پہنچا دینا اونکا
غیر کو وہ یہ ہیں خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا ناحق نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر کسی کہی یہ بات کہ میں ارادہ
رکہتا ہوں کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیی کہ ان باتوں کو پہنچاوے
اون لوگوں کو تا بر حذر رہوں اور اپنی کو بچاویں یہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنے یہ ہیں کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہے
اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسیں یعنی ایک مجلس تین مجلسوں میں سے الخ **وذکر** حدیث
ابی سعید ان اعظم الامانۃ فی باب المباشرۃ فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابوسعید کی کہ سر اوسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ
بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ میں کہ کتاب النکاح میں ہی صحاح میں کہ کی
اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سی لایا اور سنہی باب المباشرۃ میں بحال خود چہوڑ دی اور باب الحذر و التانی میں ذکر نہیں کی بسبب
تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کی نسخوں میں کہ مؤلف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو و لیکن جن نسخوں میں کہ
ہمنی دیکہی ہیں اس باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالباً لکہنے والوں نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ العقل قال لہ
قم فقام ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ اقعد فقعد ثم قال لہ ما خلقت خلقا ہو خیر منک
ولا افضل منک ولا احسن منک بک اخذ وبک اعطی وبک اعرف وبک اعاتب وبک الثواب وعلیک العقاب وقد
تکلم فیہ بعض العلماء روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو
پس کہڑی ہوئی پہر فرمایا اوسکو پیٹہ پہیر پس پیٹہ پہیری پہر کہا اوسکو موںہہ کر میری طرف پس موںہہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہہ پس بیٹہی عقل
پہر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجسے کمال میں اور نہ خوب تر تجسے بسبب تیرے لیتا ہوں میں

یعنی عبادات اپنی بندوں سے یا جس سے کہ نعمت لی لیتا ہون تیری ہی سبب سے لی لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری دیتا ہون یعنی ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطے تیری دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب دنیا و آخرت عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علمانی اور کہتی ہین کہ یہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسیکہ پیدا کیجاوی گی موت بصورت دنبہ کی اور ذبح کی جاوی گی درمیان مین جنت و دوزخ کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سہام الخیر کلھا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون مین سی اور روزہ دارون مین سی اور زکوۃ دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سی یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین و للاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاوی گا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہہ مین ہی اختلاف علما کا اور کہتا ونکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بہی اوپر معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو اس معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہ اس معنی کے علم و عقل افضل ہے عمل و عبادت سی لکہا ہی علمانی کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتون سی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہی ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہی حسب فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کی معنی ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتہ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ متورع بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سی ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہ ہے کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسی طرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طبیعی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بہ معنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سے یا باز رکہنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو اور اگر بمعنے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال امر سی بہی اجتناب کرنا چاہی یا یون وجہ پر شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کی لیی دو چیزین چاہیئین امتثال امر اور اجتناب نہی اور لکہا ہی علمانی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرورتر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کری فرائض و واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہونچ جاوی گا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کی اور قرب الہی کی ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہونچی گا

اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہیں کہاتا تا اچہا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت بڑی مدت میں اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز
شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ لوگ کتابون میں مذکور ہی اور نہیں ہی حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی
کے حسب اوس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیی
آدمی میں بدون اسکی سب کچہہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو
جیسیکہ عرف میں خلق اسی کو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصریؒ فرماتی ہین کہ
حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذای خلق سی باز رہنا اور واسطی نی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہ
خلق کے اور راضی کہنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت
کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ★ ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقتصاد في النفقة نصف
المعيشة والتودد الى الناس نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم روى البيهقي الاحاديث الاربعة في شعب الايمان روایت
ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح
سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدہا مدار ہے
زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی میں دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ بنای خرچ میانہ روی پر چاہیی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور
دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبون کے اور سر رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچہہ کسب و کار کری اور
آپس میں محبت بہی رکہی اور یہ اوس صورت میں ہی کہ محبت اونکی موجب تفاوت ہونے دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم سے
آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی ساتہ زیادتی علم کے
اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا
حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہ تمام شقوق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے
اور کچہہ نرہ جاوی جواب میں پس سوال اس طرح قبیلہ علم سی ہوگا اور روا نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی بسبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم اور نصف
علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ سمجہا جاتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کی ہی کہ اوسکو مشارکت ہی علم میں اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے
ساتہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہے
علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف صوم میں کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک
روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبدلان نی کہ جاہل جب کلام کری تو
مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی ★ ع ح

باب الرفق والحياء وحسن الخلق

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کے یعنے مدارات کرنی ساتہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی نی
اور کام کرنا بہت سہولت سی اور حیا شرم رکہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب لگانے کی اور حیا اچہی انقباض نفس کا ہے
کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکہنے نعمتون الہی کی اور قصور کرنی کے

نعمتوں کی شکر گزاری میں اور رکھنا و امیدوں کے پایا جانا ہیبت کا دلمیں ساتھ حشمت کی سبب تاہوں گزشتہ کی اور کہا دقاق نے کہ وہ ترک کرنا دعویٰ کا ہی آگی
مولی کی اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہ ہیں کہ اتباع کرے او سچیز کا کہ لائے ہیں او سکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
چنانچہ ایسا ہی جبکہ پوچھیں گئیں حضرت عائشہ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ وارد ہی اونکی حق میں انک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہ نے کہ خلق آپکا قرآن
تہا یعنی جو کہ قرآن میں خصلتیں اچھی ہیں تہی حضرت متصف ساتھ اونکی اور جو فعل کہ بُری ہیں او سمیں پرہیز کرتی تہی حضرت او سنے پہر اتباع بقدر محبت اور
توفیق متابعت کے ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
لَہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ روایت
ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندوں پر چاہتا ہی اونکی لیے آسانی نہ دشواری اور نہیں تکلیف دیتا ہی
چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکہتی اونکی یا یہ معنی ہیں کہ دوست رکہتا ہی یہ کہ نرمی کریں بندے آپس میں جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی
ہوتا ہی اوس سی اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہیں دیتا او سچیز پر کہ سوای نرمی کی ہی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک
روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بیچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر کہ زینت دیتی
ہی اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا کہ آپس میں نرمی
اور مہربانی کریں لوگ اپنی کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکی اشارہ کیا ساتہ اختیار کرنی طریق نرمی
کی بیچ طلب کرنے رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندوں کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہیں دیتا ہی
سختی پر اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا او سچیز پر کہ سوای نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پر پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا
اوسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہی اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کی اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہیں تو ترجیح کی گنجایش نہیں رہتی اور اگر قبیلہ
سختی سی ہیں تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہ کہ یہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت کی ہی اور مقصود
یہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوپر
بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک ہونی کی بیچ مباشرت اسباب کے **وَعَنْ** جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوی نیکی سی نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی سب بہلائیوں سی جیسیکہ جامع صغیر میں لفظ کلہ کا آیا ہے اسمیں فضیلت ہے نرمی کی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہے سختی کے
اور یہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیوں کی ہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَھُوَ یَعِظُ اَخَاہُ
فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار میں سی کہ وہ نصیحت کرتا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑ دی اسکو
اسلیکہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کرتا ہی کہ اس سے باز رہتا ہی آدمی حق سی اور
علم سی جیسیکہ ایک روایت میں ہی اسپر اسکی بہائی نی جب یہ کہا تو حضرت نے او سکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑ دی اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنی یعظ کے
ہیں ینذر یعنی ڈراتا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوسمیں کچہ ڈرانا بہی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتہ خیر کی ہی اسطرح کہ دل اوس سے

نرم

نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان بمعنی عتاب کی ہے جیسا کہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب
کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانون مین سے ہے اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گے
اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنے قبیح کی یہ جواب علما نے دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہے کرنے
قبیح کی سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھی اور تعریف کی گئی ہے شرع مین وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس
ظاہر تر جواب مین یہ ہے کہ یکلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی کہ موافق رضائی حق کی ہو **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیز کی کہ پایا ہے لوگون نے پہلی انبیا کی کلام مین سے یہ کلام ہے جسوقت شرم
نکی تونے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہے الخ یعنی پہنچا ہے اونکو اور باقی ہے حکم اوسکا اور منسوخ اور تغیر و تبدیل نے اوسمین راہ نہیں پائے
ہے اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ مانع بری
چیزون کی کرنی سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تونے تو کریگا تو جو کچھہ کہ چاہیگا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہے جیسا کہ اعملوا ما شئتم
یعنے جو کچھہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گی **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ
فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے
سے کہ کہا اونہون نے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ
ہے کہ تردد کرے تیری سینے مین اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہون اوس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو اوسپر
دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق مین ہے کہ کھولا ہے خدای تعالی نے سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اوسکا ساتھ نور تقوی
کی اور یہ اوس جگہ ہے کہ انکار شارع کا اوس بات مین ہو نہین اور اقوال علما کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی بعد اسکے
فرمائی کہ مکروہ جانے تو الخ اور یہ بھی اچھی ہی لوگون کا حال ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہے از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچھی کہتا ہو کہ عادت
کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین تمہاری نیک ترین تمہارے
ہین از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی

سے محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی شرح السنۃ میں **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی ہے کام سے ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سے ہے اور بدگ
میں ہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ
الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا
اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنۃ میں اسامہ
بن شریک سے ہے **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ
قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُولِ فِيهِ عَنْ حَارِثَةَ
وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ يُقَالُ الْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيظُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِيُّ الْغَلِيظُ الْفَظُّ اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنیوالے نے اور جواظ سخت کے سخت خو ہے نقل کی
یہ ابوداود نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اور اسیطرح شرح السنۃ
میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنۃ میں اس طرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظری
کی اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہے یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہے والاکثر نسخوں میں حارثہ سے ہے اور لفظ حدیث اون مصابیح کی نسخوں میں یوں
ہیں کہ کہا اوس نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنی بعضے روایتوں سے معلوم ہوا
کہ جواظ اور جعظری دونوں کی ایک ہی معنی ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کی ہے اور
جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد جواظ و جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیے
کہ خطیب نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کی روایت کی ہے کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہے مگر صاحب بدخلق کی لیے نہیں اسلیے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ
سے مگر کہ پڑتا ہے اوس سے بری میں اور حرف لا زائد جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونوں خصلتوں میں سے
نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پائی ہووں کی اگر ہے مومنین سے **وَعَنْ**
أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللَّهَ
يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہے
ابی درداء سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیز دن میں کہ رکھی جاوینگی مومن کی ترازو میں اعمال میں
دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا ابوداود نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رح نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی نے
کسی شارح سے بذی کی معنی بدخلق نقل کیے ہیں اور لکھا ہے کہ مناسب کلام کی یہی معنی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ میں لائے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت بھاری ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے سبب خلق نیک کی درجات کی نماز گذار کا سا اور روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سہل نے کہ ادنیٰ درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اوسکے لیے اور شفقت کرے اوسپر **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابوذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اسکا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹا دے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کر یعنی ساتھ بجا لانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کی تمام برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکے حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ما سوی اللہ سے اور مابین ان دونوں درجوں کے اور مراتب ہیں کہ بعض اونکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہاں ہووے تو یعنی خلوت میں اور جلوت اور وطن میں اور سفر میں اور نعمتوں میں اور بلاؤں میں اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسیکہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنی کی گناہوں اوسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہے کیا نہیں کوہ دی میں نے تیرے کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہاں اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کی اور نہ لحاظ کیا تو نے اوسکا اور پیچھے کر برائی کے نیکی الخ یعنی تجسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہے توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد ہیں ان برائیوں کے کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹا دے آثار سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کی فارغ تھا اور ہر بدی کی بدلی کرے نیکی کہ اوسکی جنس سے ہے جیسیکہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے اونسے کہ جو گرفتار ہیں ساتھ اسکے میں تو اوسکی بدلی میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اوسکی بدلی میں حلال چیزیں پینی کی اللہ کے اور تکبر کی بدلی میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کی انتہی اور مٹانی سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کے دل سے یا اعمال کی لکھنے والے فرشتوں کی دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہیں نیکیاں اوسکے یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کرے اللہ تعالی اوسکو اپنی فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اوسنے حساب لیا مجھسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کا کہ تھا میں روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہے پس ڈالدیا میں نے اوسکو گیہوں پر پس لیے گئی میری نیکیوں سے بمقدار نقصان توڑنے اوسکی کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسی طرح اون گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہے کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کی نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اور بسبب عام ہونے حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئے اون کبائر میں سے اور ثابت ہوئے حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوگا وہ آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوگی آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سی اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنی دور رہنا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف بان پر بھی یہی ہی کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی الخ **وعن** ابی هریرة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** غر ساتھ زیر غین کی مرد فریب کھانی والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھا جاتا ہی ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہی اور بعضے یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب و سادہ لوح ہی اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینون کی کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس اپنے کی ہی کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کے حضرت نے ساتھ قول اپنی کی لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اسپر کہ نہ چاہی کہ ہمیشہ فریب کہاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوی اور پہلی اسکے بیان ہو چکا ہی کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد مین اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی ہی ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور اپنی اختیار سی نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا الخ **وعن** مکحول قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہاردار کی اگر کھینچا جاوی کھنچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی پتھر پر بیٹھ جاوی نقل کی یہ ترمذی نی بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسی طرح چلتا ہی اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت مین اطاعت امر الٰہی کی ہی الخ **وعن** ابن عمر عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون مین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگون مین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھی اور یہ افضل و اکمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اوپر تقوی اور اعانت اہل اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانون

اور

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملی ہونا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ ہونا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل الادب باب العزلۃ مین کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور اونکی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص مین سی جمع ہو اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب کی ہی کہ پہلی علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کرے چنانچہ ایسی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زاد زہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے کہ لوگون سی الگ بہی تہی اور رہی ملی جلی بہی تہی ہی **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصے کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ بسبب کسی شی کی آیا تہا امن اور ایمان سے **ف** بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاوی گا اوسکی حق مین کہ یہ ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بری خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہونچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور غصے کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹہکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپری غصے کی روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنیکو یا احسان کری اوسپر کہا توربشتی نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیے کہ احسان کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ مراد اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہی اور یہی خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور یہی حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اور یہی مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنی کی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسکہ چاہیی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب ہر دین اور قوم کی ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیی ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص پہلے سے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہماری دین مین

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت
نزدیک ہونیوالے کے لوگون سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے
دونون شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہی یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا
اوسمین جواب اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف بان پر بھی یہی ہی کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی ۞ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر سیانا بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کہانی والا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار
اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کہاجاتا ہی ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب
لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی کی نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہی اور بعضے
یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک رکہتا ہی اور تجربہ بواطن امور کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سینون کی کینہ پر
مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اوسکی سامنی کہین قبول کرلیتا ہی اور فریب کہاجاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت اور صلاح نفس اپنے کی ہی کار
دنیا کو سہل جانتا ہی اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہاجاتا ہی ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کے
حضرت نے ساتھ قول اپنی کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کہاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے نہ دیوے پہلی
بیان ہو گذر چکا ہی کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور سعی کرنیوالا
فساد مین اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب مین کہاتا اور اپنی لیے ساتھ فریب کے راضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوے تو دیدہ و دانستہ
اور اپنی اختیار سے نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ہی ۞ **وَعَنْ** مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ
هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے
مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوے
پتھر پر بیٹھ جاوی نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہی شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہی شرع کا اوسی طرح چلتا ہی
اپنا کچھ اختیار نہین رکہتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اوسمین اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپس مین بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت
مین اطاعت امر الہی کی ہی ۞ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ
اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُهُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون مین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہی لوگون مین اور نہ صبر کری اونکی
ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہی عزلت سے اور اکثر تابعین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل
و اکمل ہی باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اوپر تقوی اور استعانت اسلام کی اور عزلت کی حق مین حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین
اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس باب مین یہ ہی کہ یہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضے مکانون

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل ادب العزلت مین کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور اونکی عوام سی اور ملا رہی صالحین اور خواص مین او جمع ہو اونکی علوم کی ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کی چنانچہ پہلی کہا ہی بعضی عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زای زہد کی علت اور یہی طریقہ تہا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے کہ لوگون سی الگ بہی تہی اور ملے بہی تہی ہمہ ع **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء رواه الترمذي وابوداود وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية لابي داود عن سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه قال ملأ الله قلبه امنا وايمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اونہی اپنے باپ سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصے کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو لئہ سبب کسیکی کی آیا تہا امن اور ایمان سے **ف** بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور ثنا کری گا اوسکی اور فخر کریگا ساتہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق مین کہ یہ وہ ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہونچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنی قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس اور رجوع نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹہکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصے کی روکنی پر پس کیا حال ہوگا جبکہ بلاوی اوسکی ساتہ عفو کرنیکو یا احسان کرنی او پہر کہا توربشتی نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیے احسان کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی ہمہ ع **وذكر** حديث سويد من ترك لبس ثوب جمال في كتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ مراد اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن زيد بن طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل دين خلقا وخلق الاسلام الحياء رواه المالك مرسلا ورواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن انس وابن عباس اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہی اور بیچ خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے **ف** حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور بیچ حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع اوسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنی کی ساتہ حق اور قائم ہونی کی ساتہ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسیکہ چاہیی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین کی ایک خصلت ہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص پہلی دینون مین اور وہ کامل ہوئی ہمارے دین مین

بدولت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسا کہ اسپر بھی فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیت تک اور انس اور ابن عباس سے بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسے کہ
وہم ہوتا ہی مطلق چھوٹی سی ہی پھر ظاہر یہ ہی کہ ہر ایک کی ان دونوں میں سی یعنی ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت کی ہی ان دونوں سی یعنی انس اور ابن عباس سے
اور احتمال یہ ہی کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نی انس سے روایت کی اور بیہقی نی ابن عباس سے واللہ اعلم پھر کہا میں نی جامع صغیر میں کہ اسناد کیا ہی
اس حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی بھی دونوں سی روایت کیا ہوگا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا
تَبِعَهُ الْاٰخَرُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان دونوں ایک کئی گئی
ہیں پس جسوقت کہ اوٹھایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونوں میں سی اوٹھایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یوں ہی کہ پس جسوقت کہ دور کیا جاتا ہی
ایک ان دونوں میں سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** لفظ قرناء جمع قرین کی ہی اور معنی اوسکی
ہی اوسکی یہی کہ کہتا ہی اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آتا ہی ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ کَانَ اٰخِرُ
مَا وَصَّانِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ
مَالِكٌ اور روایت ہے معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تھی آخر اوس چیز کہ وصیت کیے مجکو ساتھ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکھا میں نے پانو اپنا رکاب میں
یہ کہ فرمایا ای معاذ اچھا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگوں کی نقل کی یہ مالک نی **ف** آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور وقت
بھیجنے کی بہت سی نصیحتیں کیں اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پہنچانی کی لیے گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھی مجکو اور بعد اونکی جانی کی
رحلت فرمائی پس اوسوقت میں آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگوں سی یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق اور نرمی کی ہیں اور اہل کفر و فسق اور
ظالم اس سے خارج ہیں اور اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہ ہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کی ہی
کہ تربیت اور تہذیب اونکی اس میں ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اونکی اوسیمیں ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہاں نرمی اور درگذر کرنا کہا
ع **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّاءِ وَرَوَاهُ
اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور روایت ہی مالک سے کہ پہنچا اونکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بھیجا گیا میں واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کے
نقل کی یہ مالک نی موطا میں اور نقل احمد نی ابی ہریرہ سی **ف** تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ع **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ
مِنْ غَیْرِیْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہیں اپنی باپ بزرگوار امام باقر سی کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتی آئینہ میں کہتی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی وہ چیز
بنائی مجھسے یعنی میری پیدائش اور خلق سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضے
آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلاً کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں نہ پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سی صحیح و سالم رکھا یہ مولانا اسحاق نی لکھا ہے
اور ملا علی نی بعد لفظ غیری کی لکھا ہی برابر ہی کہ عیب بیچ پیدائش اوسکی کی یا خلق اوسکی کی اور اسمیں دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت
کی بہت خوب تہی بہ نسبت غیر اونکی کی کہا طیبی نی کہ اسمیں معنی قول آنحضرت کی ہیں بعثت لاتمم حسن الاخلاق لیکن اونہوں نی نقصان اونکو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داؤد
اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ اس سے معلوم ہوا

کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدایش اور اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونو نعمتیں ہیں اسکی بخشی ہوئی ہیں جب مستحب ہے شکر کرنا اوپر
اچھی باتونکا کہ حسن ظاہری ہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں
اوسکو اوسکی ساتھ کیونکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون کہا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا
اور کو بہی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہ حدیا خالص حضرت ہی کی لیے ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہیں کہ اوسکی بعد کی
حدیث میں ہی جواب اسکا یہ جائز ہی ہر مومن کی لیے کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے
نہیں شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی **وعن** عائشة قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یقول اللّٰھم حسنت خلقی فاحسن خلقی رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی
اچھی کی تو نی پیدایش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی **ف** فرمایا یعنی مطلق با وقت کہی کی آئینہ میں جیسیکہ تصریح کی ہی ساتھ
اسکی جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب
کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچھی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت
کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت میں طلب ہی نازل ہونی قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی **وعن** ابی ھریرة قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیارکم قالوا بلٰی یا رسول اللّٰہ قال خیارکم اطولکم اعمارا واحسنکم
اخلاقا رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوسکی کہ بہترین تمہاری کون ہیں عرض کیا
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہیں کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہیں خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق
نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں اور عبادتیں بہت کرینگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو
مبارک ہی اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر میں مشغول ہی **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین
ایمانا احسنھم خلقا رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنوں کے
ایمان میں نیکترین اونکی ہیں اخلاق میں نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نی **وعنہ** ان رجلا شتم ابابکر والنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
جالس یتعجب ویتبسم فلما اکثر رد علیہ بعض قولہ فغضب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقام فلحقہ ابوبکر وقال
یا رسول اللّٰہ کان یشتمنی وانت جالس فلما رددت علیہ بعض قولہ غضبت وقمت قال کان معک ملک یرد
علیہ فلما رددت علیہ وقع الشیطن ثم قال یا ابابکر ثلث کلھن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فیغضی عنھا للّٰہ عز و
جل الا اعز اللّٰہ بھا نصرہ وما فتح رجل باب عطیة یرید بھا صلة الا زاد اللّٰہ بھا کثرة وما فتح رجل باب مسئلة یرید بھا
کثرة الا زاد اللّٰہ بھا قلة رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نے بہت کہا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نے بعضے بات اوسکی کا یعنی کچھ
اونہوں نی بہی اوسکی مقابلہ میں کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھہ کھڑی ہوئی پس پیچھے اور پایا آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنی کی
لیے یا پوچھنی کی لیے گئے اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجھکو اور تم بیٹھی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا میں نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ
اور اوٹھہ کھڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تہا تیری ساتھ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنے

اور داخل کیا اوسمین حظ نفس کو آپڑا شیطان پہر فرمایا ابو بکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کی ہی
بندہ اوس سے بہ نیت یعنی بوا سطے طلب رضا اور ثواب اوسکی کی نہ واسطے سنانی اور دکھانی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس
خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوس
بخشش کے سلوک کرنا ناتی دارون اور مسکینون سی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین
کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی
بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نی **ف** تعجب کرتی تہی یعنی بسبب برا کہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب
صبر ابو بکر اور کثرت وقار اونکی کی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونون شخصون مین اور نہ بسبب دیکہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونون کے
فعلون پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابو بکر پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب بالاالخ یعنی عمل کرنی کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنی
عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفی واصلح فاجره علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابو بکر رضی نی درمیان بدلہ
لینی بعض حق اپنی کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت
کو اور غصہ ہوئی یعنی تر بہر ہوئی مانند تر بہر ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالی پر
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه اور آپڑا شیطان یعنی چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس فرامین تجہپر یہ کہ تعدی کری تو اپنے
دشمن پر اور ہو جاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ
یعنے درگذر کری اوس سے اور ترک کری جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی الخ **وعن عائشة قالت قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم لا يريد الله باهل بيت رفقا الا نفعهم ولا يحرمهم اياه الا ضرهم رواه البيهقي في شعب الايمان اور
روایت ہے عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتھ کسی گہروالون کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ
اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر

یہ باب ہی غضب کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت
غضب کے ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور رفع کرنی مکروہ کی اسلیی کہ روح حیوانی میل کرتی
ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر تا بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی موہنہ اور پہول جاتی ہین رگین
جیسیکہ حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کی طرف تا پیش آوی محبوب کے چنانچہ اسلیی وقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا
بسبب نکلجانے تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی موہنہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور
اس جگہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلے جانے روح کی اندر کی جانب اور مستور ہونی اوسکی کی مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی سوال نہین کرتا اللہ اوسپر
غضب ہوتا ہے یہ مجاز ا ہی یعنی کرتا ہی اوس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کے اپنی زیردستون پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد
غضب کے حلم ہی اور حلم عبارت ہے تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنی کی محبوب کے پاس ہی بیقرار نکری جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے
آیا ہی کہ جب تنگ دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسا کہ اوسکی قوم نی کیا آنحضرت نے اوسکی لیی حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر
حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہے اور مقصود یا ست سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

اور غضب سبب انتظام ہر نوع کی بقا کی حیات کا ہی سبب ہے کیونکہ ضرورات روایت اور اسلیے جیسا نباتات میں قسم سے شبیہ نہیں ہی جو کوئی وارد ہو سکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الہی نے حیوانات میں آلات پیدا کیے ہیں کہ اون سے دفع کریں موذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور اونکی ذات میں اگ سی پیدا کی جیسے بعض حیوانات میں پیدا کی ہین لیکن اونکو عقل تدبیر سکہادی ہی کہ اوس سی ہر طرح سے ہتیار بنا لیوی اور مناسب حال کی کام میں لاوین اور موذی کو دفع کریں اور یہہ کبر ایسا ہے کہ اوسکا سبب یہہ ہی کہ اپنا اپنا نفس اچہا کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب کہ اوسکا اظہار کرے اور سبب اوسکی اگر واقع میں سبقت اور بلندی ہوئی ہو اور فرمانبرداری حق اور ماننی اوسکی سے انکار کرے اور سرکشی ہوئی تو اوس سے متکبر ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور ہیچ ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کے دعوی کرتا ہی نہوں اور رسالہ تکلف اور تصنع کی نفس سے اظہار کرے اور واقع میں وہ فضائل کہ سبب اوسکے سبقت اور بلندی ہوئی موجود ہوں تو مذموم نہیں اور مقابلہ میں تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہی کہ جو کچہہ کہ منا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کرے اور صغر یہہ ہی کہ اپنی مقام سی فروتنی کرے اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کرے اور تواضع قائم ہوتا اور یہہ طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس میں غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ اوسکی ازالہ میں کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا اور نفس مقلم تواضع میں ٹہہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال میں ۱۲ مترجم ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اوس شخص میں صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق میں اسکی منع کرنی کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسوں شیطانی سی ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت میں اور سیرت میں یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور عرفا اور دل میں کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزیں کہ نشانیاں بد خلقی کی ہین کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہوجاتا ہی غصہ والی سی اسلیے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جامع الحکم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم وعمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ ہی کی طرف سی ہی میں ضرر پہونچانی والی پر کیوں غصہ کروں اور اپنی نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہیں ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہے ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہاں کا بڑا آیا کہ چہینکے ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہتی اور وضو کرے تا کہ شغل میں لگ جاوی نفس ۱۲ ح ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑتی لوگوں کو قوی اور پہلوان حقیقت میں وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنوں کا ہی جیسی کہ فرمایا اَعْدٰی عدوک الّتی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الٰہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی سعدی نہ زور بازو دالی نہ زور کتف ہہ بالنفس گر برآئی دانم کہ شاطری ۱۲ ح ع **وَعَنْ** حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لا اخبرکم باھل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرّہ الا اخبرکم باھل النار کل عتل جواظ مستکبر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم کل جواظ زنیم متکبر اور روایت ہی حارثہ بن وہب کی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب نفرت اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کے ہر سخت گو جہگڑالو یا باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر سی پڑہی ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونی سی یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سی معنی بیان کیی ہین علما نی ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید و کرم الہی کی اور اعتماد کرنی کر اوسکی لطف پر کہ سچا کری گا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی اوسکی طمع اور اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کری گا یا نہین کری گا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کیطرف منسوب کرتی ہی اور واقع مین ہووی نہین اونمین سی جیسی کہ قرآن مجید مین یہ وصفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ؁ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم اور روایت سے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسی کہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین سمعنے حدیث کی یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سی اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کری اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کری گا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہی گا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالی گا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کری گا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ؁ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا
اچہا اور پاپوش اوسکی اچہی فرمایا تحقیق اسد تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے
ف مراد ذرہ سی یا تو چہوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص پوچہنی والے سی معاذ بن جبل ہین یا عبد اسد بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچہی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی پہننی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو منظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سناتی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت
متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین او سنی خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی اور اسد جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور
افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیی اور بعضونے کہا کہ جمیل بہ معنے
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل معنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضونے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن جمال کا ہے
اور بعضونے کہا نیکو کار ساتہ بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتہ حق کی اور دفع کرنا
اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جمال حق کا ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اون سی اسد تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کری گا اونپر اور ایک روایت
مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہی گا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب دردنی والا ایک تو بڈہا زنا کار اور دوسرے
بادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اسد تعالے
کی اور نہ ثنا کری گا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کری گا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کری گا اونکو نجاست گناہون سے ساتہ
عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معتمد یہی ہی اور
یہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اوپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی
اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیی کہ جب برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی عذر و طبعا تو بڈہی
کی حق مین کہ شہوت نہین رکہتا اور غفلت اوس سے دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ
بولنا سکی حق مین برا ہی اور پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور
یہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور پادشاہ خود قادر ہی اوپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس
اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیی بدنما ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنماتر اور
دلیل ہے اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کبر زشت از گدایان زشت تر + روز سرد و برف آنگہ جامہ تر + اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکہتے
ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین اور عیال
کو ضرر پہونچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی سبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

ہمیشہ فی الدنیا من ہویا بڑا اور سبب ہونی اونکی بد ترا کی ہی یہ ہین تیسرا وہ جو بہ سبب ... اور جو سکا باری تعالیٰ سی شیخ ... ہوا

یعنی اپنے منہ اشیخ ولیسخہ اذ انیا فار جو ہیا نکالا من ابعد واسد عوز حکیم ہے اور مراد بادشاہ سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی بغرض
فاسد کی لیکی کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہین محتاج ہوتا اوسکا سطالب پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ شخص ہی کہ تکبر
کری فقر اور اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیاء متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کے سلیے مشقت کرنی سی اپنے لیے
اور اپنے عیال کی لیے باوجود قادر ہونی کی کسب پر جیسا یہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین اور نہین شک ہے کہ یہ تکبر متضمن ہے واسطے عونت اور
ریا اور شہرت کی ساتھ ضرر پہنچانی نفس کے اور کرنی سوال کے اور لینی مال کے بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کی سی خصوصاً جبکہ تکلف کری اور
بنا وے وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کچھ ہین کچھ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہے بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی پر تب بیمار
مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہونچین حد کمال کو ۱۰ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی
ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میری ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ
چھینے مجھ سے ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات اپنے کی اور چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات اور صفات
میری کی تو داخل کرونگا مین اسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکے حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت
مین ہے کہ پھینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسے ڈھیلے کو پھینکتے ہین اس روایت کو اور نیز اعتبار کی
کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نی بیان کی ہی واسطے بتا ہونی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی یہ
دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیے ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی نہین اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہین یعنی جود وکرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بھی اونہی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی صفت کرنا اونکا ساتھ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہ دو صفتین کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو صفت کرنا اونکو درست نہین بمشابہ وکپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسری کا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت
میں دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتھ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر ومتکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نجانی
اور عظمت عبارت ہے ہونی اوسکی سی اسطرح کا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس اس لحاظ تشبیہ دی کبریا کو
چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ ۱۰ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنی نفس کو
یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچتی انکو یعنی
آفات وبلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

اوسکو لوگون سی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کی لیی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی بیچ جانی اوسکی کی طرف کبر کی اور
عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ
اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے
اور جاتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ۲ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ ۔ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے
جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا
ہوگا اور ڈہانکیگی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام کہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر
اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچلہو اور پیپ جو دوزخیون کے
بدن سی بہینگی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علمانی کہا بعضونے کہ یہ
کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پایمال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدنونکا
ساتھ اونہی اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکہتا نہین چنانچہ الشیخ کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن
صورت مین مردہون گی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹہین گی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتھ اس
صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی ح نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی سہلی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگے اور
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوی گی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہا چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علما سی نقل کرکر پہر اونپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کری گا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال پہر کردی گا اون کو موقف جزای
مین اوپر صورت ذکر کی گئی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکی کی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب
کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر کہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اونکی کی پس اثر سے
جاتا رہتا ہی اشکال و اللہ اعلم بالحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر بے کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھ پیش بے اور زیر لام کی مشتق ہے
بلس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور نار الانیار آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ
اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کی بمعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارۂ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور کچلہو

اور خون کو بہی گاد و زخمیون سی نکلے ۔ وعن عطية بن عروة السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب من الشيطان وان الشيطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضأ رواه ابوداود
اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتی ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹہنڈا پانی پیوی اوسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اسسی بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی واسطی اللہ تعالی کی ۔ وعن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنہ مین ہے کہ حکمت اسمین یہ ہے کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہے کہڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی ۔ وعن اسماء بنت عميس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الاعلى بئس العبد عبد سهى ولهى ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد عتى وطغى ونسي المبتدا والمنتهى بئس العبد عبد يختل الدنيا بالدين بئس العبد عبد يختل الدين بالشبهات بئس العبد عبد طمع يقوده بئس العبد عبد هوى يضله بئس العبد عبد رغب يذله رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وقالا ليس اسناده بالقوي وقال الترمذي ايضا هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کے سی کہا اسماء نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور روشنی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب و عذاب کو باین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین بُرا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سے بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدن کو خاک مین بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صلحا کے تا کہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال و جاہ اونسی بُرا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی بُرا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اور امید واری خلق سی اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا داروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکی حاصل کرنی مین اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبروریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہین ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتہ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیی اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی رحمہ سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی اونہون نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اہا تک کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہین اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بہی اور بیہقی نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہین منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہ کہو گی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس واعظون مین لائق ہی یہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا اَبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصی کی سی کہ پی جاوی اوسکو واسطی ضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَھُمُ اللّٰہُ وَخَضَعَ لَھُمْ عَدُوُّھُمْ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غصب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدای تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سی اور پست ہوتا واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۂ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنے دفع کر ساتہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کی ہی ساتہ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سے برائی پونہچے درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم **وَعَنْ** بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو یعنے کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ

صغير وفي اعين الناس عظيم ومن تكبر وضعه الله فهو في اعين الناس صغير وفي نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من
كلب او خنزير اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اس حال مین کہ منبر پر تھی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص تواضع کری ساتہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی
مرتبہ کو بسبب ان خصلات نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنے
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ع **وعن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال موسى ابن عمران عليه السلام يا رب من اعز عبادك
عندك قال من اذا قدر غفر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قابو پاوی بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سے
کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تہا غالب اوپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کری گا اللہ تعالی اوس سی عسرت کی یعنی دن قیامت کے ع **وعن** انس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من خزن لسانه ستر الله عورته ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه يوم القيمة ومن اعتذر
الى الله قبل الله عذره اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب نقصان
لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنے لوگون سے باز رکہی گا اللہ تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلث منجيات وثلث مهلكات فاما المنجيات
فتقوى الله في السر والعلانية والقول بالحق في الرضى والسخط والقصد في الغنى والفقر واما المهلكات فهوى
متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه وهي اشدهن روى البيهقي الاحاديث الخمسة في شعب الايمان اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس یہہ چیزین نجات دینی والین ایک ان تین سی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسری
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور اپنی ہلاک کرنی والی چیزین پس وہ بہی تین
ہین اول خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل وحرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہ نفس اپنے کی یعنی اپنی تئین نیک
جاننی اور اپنی صفتون کو خوش کہی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون
ذکر کی گئین کے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کے
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق او

خلاف واقع کی نکری اس سبب سے اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نکری اوسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہی درمیانہ
کرنی یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہونچنا معیشت مین
افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا
یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت
آدمی کی خالی بخل و حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکی کرتا ہی اور بسر حاطہ فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خراب نفس و طبیعت
ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیی اور سخت تر ہے الخ یعنی بڑی ہی انہین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور
خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانی کی مانند بدعتی کے
کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی

بَابُ الظُّلْمِ

باب ہے بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتہ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ❊

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیرون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسکہ اس آیت مین فرمایا نُوْرُہُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین مرد دوزخ کی طبقون مین ساتہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسکہ اس آیت مین قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ❊ **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ حَتّٰی اِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَہِیَ ظَالِمَۃٌ اَلْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہ آیت اور ایسا ہی ہے پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی یہ ہے اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور ہو ساتہ مہلت دینی کی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ❊ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَہُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَہٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اَجَازَ الْوَادِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سی ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

اور سننے وقوع عذاب کا ہی یاد کرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تم بہی مثل عمل اونکی کی وجہ سے آوی اور اونکی سزا کو پہونچے پہر ڈہانکا آنحضرت نے سر اپنا
چادر سے اور جلدی چلی یہانتک کہ گذری اوس مکان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حجر ساتھ حاء کے اور جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان سے وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر واسطی جلدی سے گذری مانند ڈرنی والی کی کہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہ حضرت نے واسطی تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کے اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکیدًا یا اسطی کہ
حضرت نہایت خوف الٰہی کہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اوس جگہ نے پانی پیوین اور کہانا کہاوین
اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہ رہنی کی نہ ٹھہراوی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان
لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سے
ساتھ کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی کی یا کچہ اور سے خون اور مال سے پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سے اوس حق سے آجکی دن یعنی دنیا مین
پہلی اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کے اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سے موافق ظلم اوسکی کی کہ کیا ہی
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نرکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکہینگے اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب اون گناہون کے مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہے اوسپر یہ کہ بخشوا وی حق اوس سے اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیی کہ لینا دینار اور درہم کا
آج بخشنے والی پر آسان تر ہی یعنی حسنات کی سی یا رکہنی سیئات کی سی بر تقدیر نہ بخشنے کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت و معصیت کے از روی
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الٰہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دی جاوینگی اور کہا ابن مالک نے احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگے
نفس اعمال ہون مجسم ہوکر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہ بہی ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی مراد ہین **وعنہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان
المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا
وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ
اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس کہا بعضے صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
وجنس سے کچہ نرکہتا ہو حاصل یہ کہ اونہون نے جواب یا ساتہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی حقیقت مین وہ شخص ہے کہ آوی گا دن قیامت کے ساتہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح طرح کی
عبادتین مقبول اوس پاس ہونگے اور آوی گا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسی کا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق اوسکا تہا یعنی یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ جسنی جمع

کیا درمیان ان عملوں کے اور ان برائیوں کی پس اگر جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سی اور یہ یعنی اور شخص صاحب حق
نیکیوں اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیاں اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ جزا گناہ کی کہ او سپر تھی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہو گی کچھ باقی رہجاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلوموں کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نی
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اللہ کسی کی لیی تو راضی کر دیگا اوسکی مدعی کو ساتھ
اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس کی یہ ہے کہ جو ذکر کی مین نی اور لوگ اوسکو مفلس گنتے ہین کہ جسکے
پاس مال نہین ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہی اسلیی کہ یہ افلاس منقطع ہو جاتا ہی بسبب مر جانے اوسکے کی اور کبھی منقطع ہو جاتا ہی
بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہو گا ہوع **وَعَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَآءِ مِنَ الشَّاۃِ
الْقَرْنَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگی حق طرف حقداروں کی
دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطے بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن
یہانتک ہو گی کہ ادا کرنا حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل اثر تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علمانی
کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا ہوح اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ
بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ
کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وَذُکِرَ**
حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ
اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم
ولیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
امعہ ساتہ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگون کا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو یہ نہین
کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوون گا ساتہ لوگون کی جیسی کہ ہوون گی وہ ساتہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو اسلیی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا
احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو
حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہ بدلہ لینی کی مقید نہو و یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور
تیسرا درجہ خص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین
جسکو کہ غالب ہی زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس جہ کی محبت نہین ہی وہ ابتدا
کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی یا بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی ہی کہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہ درجہ صدیقون و مقربون کا ہی رزقنا اللہ ع **وعن** معاویة انه کتب الی عائشة ان اکتبی الی کتابا توصینی فیه و لا تکثری فکتبت سلام علیک اما بعد فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من التمس رضی الله بسخط الناس کفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضی الناس بسخط الله وکله الله الی الناس والسلام علیک رواه الترمذی اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونہوں نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجہ پر ابد پیچہے سلام کی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہ پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضا کی خدا ہی اگر یہ ہوئی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم شق ذلک علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وقالوا یا رسول الله اینا لم یظلم نفسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس ذاک انما هو الشرک الم تسمعوا قول لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم وفی روایة لیس هو کما تظنون انما هو کما قال لقمان لابنه متفق علیه روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہوں نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی بگمان اسکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہوں نی یا رسول اللہ کونسا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہ یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنے قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی اے بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کر نیکو ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہے مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اولئک لهم الامن وهم مهتدون یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیے امن ہی اور یہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سے گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور پہر بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی
ساتہ زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتہ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی
ظلم ہی یہ تنبیہات تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَن
يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور
تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کی ایسی کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے
کہ ملنا اوسکا ساتہ ایمان کی ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا
ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سی ہو الالازم
آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقة فرمایا اللہ تعالی نی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ولیکن اللہ تعالی نی نہین
نسبت دی شریک کرنی ظاہری کی ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ الخ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے
کہ کہوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین م ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ
دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللَّهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ فَذَاكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ
عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کے
ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتہ خدا کی یعنی کفر
ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہمل چہوڑیگا اوسکو خدای تعالی اور بالضرور
حکم کریگا ساتہ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الٰہی بعض انکا بعض سے یعنے یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتہ راضی
کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتہ اوسکے
یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کے
حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری
اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جانے کا اور باقی موقوف
ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی م ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ
وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهَ حَقَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہپر بددعا کری اسلیی کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالے نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم يقول من مشى مع ظالم ليقويه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہا اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ چلے ساتہ ظالم کے اور موافقت کری اوسکی تا کہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ
شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سی **وعن** ابی ہریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم
لا یضر الا نفسہ فقال ابو ہریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیہقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق ابو ہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہیں ضرر پونہچاتا مگر نفس اپنے کو
یعنی ضرر اوسکا سرایت اور ہین نہیں کرتا پس کہا ابو ہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پونہچاتا ہی قسم اسکی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی
اپنی گہونسلی میں بلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** حباری ساتہ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو
تغدری کہتی ہین یعنی باز رکہتا ہی خدای تعالی مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بہی اور
تخصیص حباری کے اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہانتک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ پیڑ
کی سوا اور کہیں نہیں ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہے
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مراد اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پڑا اور مینہ کی
باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین
اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی ایسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاوی گا اور بدلہ اپنا لیوی گا ابو ہریرہ نی اوسکو ساتہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین
پیش آیا ہو عموم پر حمل کرکر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہو یا اوسنے
استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو **باب الامر
بالمعروف** باب ہے بیچ بیان امر معروف کے **ف** معروف معرفت سی ہی جسکی معنی پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور
شرع ساتہ اوسکی وارد ہوتی ہی مثل مروت اشنائی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکے منکر ہی ساتہ زبر کاف کی جسکی معنی نہ پہچانی گئی کی شرع مین کہ نہ وارد ہوئی ہے
ساتہ اوسکی شرع جیسیکہ مردنا آشنا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب سا معلوم ہوتا ہی کہ شروع باب میں النہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودی کہ اکثر کتابون مین
دونون اکٹہی آتی ہین اور بعضی حدیثون مین ہی کہ اس باب مین نہی کو رہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اوسکی کیا کہ امر معروف شامل ہے نہی منکر کو بہی ۶

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہے ابی سعید خدری سے
اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیی کہ تغیر کری اوسکو ساتہ ہاتہ اپنی کے
یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین اوندہا دی اور غصب کے چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونے فاعل اوسکے کے قوی اوس سے
پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید کے اوسکے آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہے اگر اسیطرح نمانی پس اگر تغیر نکرسکی زبان سے پس تغیر
کری ساتہ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل ہی اور ناخوش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتہ اور زبان سی پر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کشی اوسکی کرنی والی سی نہ مرا انکار اور بی رضائی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتہ دل کی سست تر ہین ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنے یہ تغیر تہین
ثمرات ایمان کا ہی اسلئی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کے اوپر انکار

قلبی کے یہ معنی ہین کہ تغیر نہ کرے فقط دل ہی سی انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی یعنی اگر ہووہ قوی ایمان مین تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور شو ید ہے اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جابر اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ اور کہا ہی بعضے علما ہمارے نی کہ امر اول واسطی امراکی ہی اور دوسرا واسطی علما کی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل ہی یعنی تغیر کرنا اوسکو دل سے برا جاننا ضعیف ترین آثار ایمان کا ہی یعنی جب دیکہی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین مین بالضرور اور نہ مکروہ رکہی اوسکو اور راضی ہو ساتہ اوسکے اور اچہا جانی اوسکو تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہیں قبول کرنی کا تو واجب نہین لیکن منع کرنا منکر خلاف شرع کا مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعائر اسلام کی اور لفظ من شامل ہی ہر ایک کی لیے یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہی کہ یہ واجب ہونی امر معروف کے یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنی والا خود بہی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ بر تقدیر تسلیم کی کہ وارد ہو اوسکا امر معروف اور نہی منکر مین مراد اوس سی زجر اور منع کرنا نہ کرنی سی ہی نہ کہنی سی یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن اس مین شبہہ نہین کہ اگر آپ بہی کرین تو بہتر ہی اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر ثابت ہوا ہے کو ر واجب ہے ساتہ کتاب سنت اور اجماع امت کے اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی رافضی سو اونکا کچہ اعتبار نہین اور جسی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول کیا واجب اوسکی ذمہ سی ساقط ہو گیا اور بعد اوسکی کچہہ اوسپر لازم نہین اور کہا ہی علما نی کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہی جیسی کہ منکر ایسی جگہہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ پر کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکہی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہی اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ اور امر معروف و نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون ہی کی لیے اور امر حاکم کا بہی اسمین شرط نہین ہی بلکہ عوام الناس کو بہی پہونچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی تہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ عالم رکہتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سی اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتہ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سی مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب کی مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکہتی ہین انکار کرین شوق سی اور اگر دقائق افعال اور اقوال سی ہی اوس قبیلہ سی کہ تعلق ہی ساتہ اجتہاد کے نہین ہے عوام کو دخل اوسمین اسلیے کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہونچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہی اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیے ہمارا مذہب جب ایسا ہو کہ کہتی ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی نہ واسطی نفس کے تا تاثیر کری اور ثواب پاوی اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ

تقاتلوا مالك قال تأذيتم بي ولابد لي من الماء فان اخذوا على يديه انجوه ونجوا انفسهم وان تركوه اهلكوه
واهلكوا انفسهم رواه البخاري۔ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی
کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑہنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹہی کشتی مین اور قرعہ ڈالا
تا جس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹہا جیسیکہ عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان مین اور ہوی بعضی اوپر کی مکانون
پس تہے وہ کہ نیچی کی مکان مین تہی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی اسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے
سے آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون ہی ایذا پائی اسبب اسکے پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف
سی پس آئے اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تم نی اسبب میری آنی کی اور
گذرنی کی تمپر ساتہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی لینی سی پس اگر پکڑین اوپر والی اوسکی ہاتہ کو نجات دین گی اوسکو اور نجات دین گی اپنی کو یعنی غرق
اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہ اوسکا اور کہودنے دین ہلاک کرین گی اوسکو اور ہلاک کرین گی آپکو نقل کی یہ بخاری نی
ف حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغییر نہ کری اوسکو
اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت کہنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین
اور لغت مین اہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی
اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کے کری اور مداہنت کہ
واسطے حظ نفس اور مطلب دنیا کے اور طلب منافع کے لوگون سی اور بسبب بے پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنے
بسبب قائم کرنے حدون کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کرنی سی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق
گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود خدا مین اور کرنی والون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے
بیٹہنے کی لیی الخ یعنے تقسیم کیا اوسکی حصون کو ساتہ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی ایسی کہ نہین مقصود ہی یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اوسکی ساتہ
شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بسبب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے
لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے
پیشاب و پایخانہ ہی کہ نیچی گرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اونپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اون کا اس صورت مین ظاہر تر ہی
حاصل یہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب یا پاخانہ پہینکنے کی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی
کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر ایس مین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور
تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ
فاسق کو فسق سے اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرین گی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت
مین اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوترے گا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا
فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پونہچی گا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خاص کر یعنے
بلکہ تم سبکو پونہچی گا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالی کو اللہ تعالی کی حدون مین ساتہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ میں ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود میں پڑنی والی کو یعنی گناہ کرنی والی کو ساتھ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچی کی درجی میں ہی اور مشابہت دی ہی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود میں اور اوسکی نہ چھوڑنی کو اون حدود یعنی گناہوں کو ساتھ کہودنی اوسکے کے نیچی کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنی والی کی نہی کو گناہ کرنی والی کی تئیں ساتھ پکڑنی ہاتھ اوسکی کی اور ساتھ منع کرنے اوسکی کے اوسکی تئیں کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنی والی کی اور منع کیے گئی کی اور تعبیر کیا منع کرنی والون کی نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینی کی اور تعبیر کیا مداہنوں کے گناہوں کو جنہوں نے نہ منع کیا اور کرنیوالوں کی گناہوں کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی کی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سی کہ گھیری ہوئی ہی دونوں فریق کو اور جمع لائے منع کرنیوالوں کی فرقہ کو واسطی رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانوں کو ضرور ہے یہ کہ ذکر ہیں انبی نہیوں پر اور مفرد لائی گناہ کرنیوالوں کو واسطی اسکی کہ وہ ناقص ہیں اگرچہ کتنے ہی ہوں ترجمہ

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری میں بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ میں پس جلدی سی نکل پڑینگی انتڑیاں اوسکی آگ میں پس پیسیگا اپنی انتڑیونکو یعنی پہریگا گرد اونکے اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی آسیئے کو ساتھ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر کہینگے ای فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہیں کہتا تہا تو ہمکو ساتھ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا میں اوسکو اور منع کرتا تہا میں تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا میں اوسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نی ف پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہ سزا بسبب نہ عمل کرنی اوسکے کے ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنی کی کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے ترجمہ

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی البتہ امر کروگی تم ساتھ نیکی کی اور البتہ منع کروگی تم برائی سے یا قریب ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پھر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کی جاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سی ہونیوالی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تم سی یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگی تو عذاب بھیجیگا خدای تعالی تمپر پھر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیئی اور قبول نہیں کیجاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب و بلائیں دعا سے احتمال دفع ہونی کا رکہتی ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکہتا اور دعا اوسمیں قبول نہیں ہوتی اور روایت کی ہی بزار اور طبرانی نی کتاب اوسط میں ابی ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کروگی تمام اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدونکو پھر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہیں قبول کیجاویگی دعا اونکی ترجمہ

وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانی لوگ گناہوں کو یعنی اگرچہ دل ہی سی برا جانی ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اوس سی یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اوس سی یعنی اور جانا اونکو لیکن اچھی انسی یا اچھا جانی اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کے کہ حاضر رہا گناہون مین یعنی اور نہ برا جانا اونکو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی حقیقت حال حاضر اور غائب ہونی کی دل سی ہی نہ تن سی جب ایک چیز
کو کہ وہ ناخوش ہی دل سی تو حقیقت مین اوس سی غائب ہے اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی اور جب اوس سے راضی وخوش ہو حکم حاضرین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے
وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایها الناس انکم تقرؤن هذه الآیة یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم
من ضل اذا اهتدیتم وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا رأوا منکرا فلم یغیروه یوشک
ان یعمهم الله بعقابه رواه ابن ماجة والترمذی وصححه وفی روایة ابی داود اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی
یدیه اوشک ان یعمهم الله بعقاب وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم
لا یغیرون الا یوشک ان یعمهم الله بعقاب وفی اخری له ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی هم اکثر ممن یعمله اور حضرت
ابی بکر صدیق سی روایت ہی کہ کہا اے آدمیون تحقیق تم پڑہتی ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنیون کو نہیں ضرر کرتا
تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو وتم یعنی اس آیت کو پڑہتی ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونی پر حمل کرتی ہو اور اسی سے وجوب امر معروف
اور نہی منکر کا سمجہتے ہو یون نہیں ہی ایسی کہ مینے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق لوگ جب دیکہیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر
نکرین اور منع نکرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدای تعالی اپنی عذاب مین نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے
یون ہی کہ جب دیکہیں لوگ کسیکو ظلم کرتی پس نہ پکڑیں ہاتہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدائے تعالی ساتہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود
یہ ہی نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوی اون مین ساتہ گناہون کی اور قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نکرین اوسکو یعنی ہاتہ اور زبان سے
مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتہ عذاب کے اور اور روایت مین ابی داود کی یون ہی کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاوین اونمین گناہ حالانکہ
وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سی کہ کرتی ہین گناہ **ف** یعنی جب ہون وہ لوگ کہ نہیں کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے اور منع نکرین اون کو
گناہون سے تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑے گا اسلیے کہ یہی حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتی ہین قدرت رکہتی ہین کم پر اور
اصل مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا
کیونکہ جائز ہو پس آیت عام ومطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتہ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنین اور اونمین تاثیر نکری اور ہر کوئی اپنی عقل سے خوش اور مغرور
ہو جیسی کہ حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کہ یہ آیت لوگون نی ابن مسعود کی آگی پڑہی اونہون نی فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ
اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمین لوگ سنتی ہین اور قبول کرتی ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آوے گا کہ امر کرین گی اور لوگ نہیں سنین گے
یہ آیت اونکی آنی کی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کی کہ آگی آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ
مراد راہ پاتی سے اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی اور مراد
بانفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر صلاح آپس کے ضرر نہیں کرلی کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہووگی تم اور گناہون سے
منع کرتی رہوگی ہاتہ سے معنے آیت کی یہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہون سی پس جب حفاظت کی تمنی اپنی نفسون کے
نہیں ضرر کریگی تمکو عاجز ہو وتم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوئی تم
طرف بچنی کی گناہون سی ہاتہ **وعن** جریر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من
رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیه ولا یغیرون الا اصابهم الله منه بعقاب

قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہین کوئی شخص کہ ہووی ایک قوم مین کرتا ہوا اونمین گناہ قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پونہچاتا ہی اونکو اللہ اپنے پاس سی یا بسبب تغیر نکرنے کی عذاب پہلی اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا مین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بہی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کے کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ع وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِىْ رَاْىٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار اللہ کی قسم ہے البتہ تحقیق پوچہا مین نے اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرنا مقتضای اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش کرنا اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہہ نگاہ اپنی گو گناہون سی اور چہوڑدی امر عوام کو اور تعرض نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفای راشدین کی ہوئی آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کریگا اون ایام مین گویا کہ ہاتہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنے والی کی شریعت اور احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمین سی کہ مبتلا نہین ہین اسکی سی بلا مین اور نہین ہین ان ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون کی آوی تو اور رہو نہین رہی تو نی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑی تو اس صورت مین کنارہ کرنا اون سی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا فی اللطیبی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد لابد سی سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونی کی نہی منکر سی اور یہ معنی موافق ہین اوسکے کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی یدان لک ساتہ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرۃ لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکہی تو کار ضروری کہ احتیاج ہے تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سے اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکہے تو بعضے لوگونکو گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہ نفس اپنے کی اور چہوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتہ مین لیا انگارہ یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہ مین اور اخیر اس حدیث سی فضیلت آخر امت کے

الا ایمان لائی ہی صحابہ پر اس صحبت مین اور اسی سبب کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے اونکی کی ہو یا زیادہ اور ساتہ حدیثون کے کہ بیان اونسی سمجہی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ اس سے صحبت نہین رکہی نہ وہ اصحاب کبار اونہون نی صحبت در از حضرت سے رکہی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیی تہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتہ ایک نظر کی اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچہ کہلتا ہی اور وہ کار براری ہوتی ہی کہ اورون کو ساتہ چلون کے حاصل نہو واللہ اعلم ۱۲ع ح **وعن** اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُونُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیہَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُونَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اِنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَقُولَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِی رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُو سَعِیدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ہَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِی اٰدَمَ خُلِقُوا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْہُمْ مَنْ یُولَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُولَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُولَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوتُ کَافِرًا وَمِنْہُمْ مَنْ یُولَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ قرانی کو بعد عصر کی پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کی کہ ہونی والی تہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو بہول گیا یعنی احوال اسرار تہا بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر توڑنی والے عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کی دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی وتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوے بسبب اوسکے روز قیامت کے اور ہر باعث حق و باطل کی لیی نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوی اور نہین ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی کی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسی کو تم مین سی ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیی کہ کلمۃ الحق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہے یعنی بجاے کہنی حق کی سی الخ یہ عبارت ہے چاہیے کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی ہی پس رویے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی اوس مین پہر فرمایا پیغمبر خدا نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتون مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر عمر تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہی کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون مین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اوسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہون مین خوبصورت اور اوسکے

سبت نہیا اور تازہ معلوم ہوتی ہی ادر بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضرا اور کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزوان رسا کون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرنی کی اور اسمین بیان ہی مکر او رغدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اور شہوتون کی ذبہ اور حسن و جمال ملمعہ اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فدا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی پاس تہا پس دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوون کی اور تصرف کرتی ہوا اون کی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا او رشتیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئی کلام کو رکر کر تو غرض اونکی یہ تہی کہ ہم سی اولویت ترک ہوئی و الا اونہون نی بہی عمل کیا تہا بعضے حدیثون پر کہ جن مین اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای بر حال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ویسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ و انا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی بین پیدا ہوتا ہی یہ اسلیی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم آلہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ اسلیی کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع بو اعث گمراہی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی و الا بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوس سی کہ ذکر کیا گیا اجمالا الخ قال وذکر الغضب فمنہم من یکون سریع الغضب سریع الفیء فاحدہما بالاخری ومنہم من یکون بطیء الغضب بطیء الفیء فاحدہما بالاخری وخیارکم من یکون بطیء الغضب سریع الفیء وشرارکم من یکون سریع الغضب بطیء الفیء قال اتقوا الغضب فانہ جمرۃ علی قلب ابن ادم الا ترون الی انتفاخ اوداجہ وحمرۃ عینیہ فمن احس بشیء من ذلک فلیضطجع ولیتلبد بالارض قال وذکر الدین فقال منکم من یکون حسن القضاء واذا کان لہ افحش فی الطلب فاحدہما بالاخری ومنہم من یکون سیء القضاء وان کان لہ اجمل فی الطلب فاحدہما بالاخری وخیارکم من اذا کان علیہ الدین احسن القضاء وان کان لہ اجمل فی الطلب وشرارکم من اذا کان علیہ الدین اساء القضاء وان کان لہ افحش فی الطلب حتی اذا کانت الشمس علی رؤس النخل واطراف الحیطان فقال اما انہ لم یبق من الدنیا فیما مضی الا کما بقی من یومکم

هٰذَا فِيهِمَا تُقْضى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ کہا ابوسعید نی اور ذکر کیا آنحضرت نی اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا آدمی اونمین سی وہ ہی کہ ہوتا ہی جلد غضب میں
جلد جاتا ہے یعنی تھوڑی سی چیز مین جلدی غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہی پس ایک خصلت اونمین سی بدلی دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہی اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی ہے پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یہ شخص مستحق مدح کا نہی مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بیچ بین بین ہے اس واسطے برابر ہوئی دونون حالتون کے
اسمین پس حق اوسکے حق مین کہا جاوی گا کہ یہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاوی گا کہ برا ہی اونمین اور بعضا اونمین سی وہ ہی کہ ہوتا غصہ دیر مین اور رجاتا ہی غصہ دیر مین
پس یہان بہی ایک ان دونون خصلتون مین سی مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچھا ہی لیکن دیر مین جانا برا ہی یہان بہی بین بین ہی اور
بہترین تمہاری وہ ہین کہ دیر کر غصہ آوی اور جلد جاتا رہی اور بدتمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نی بچو تم غصہ کرنی سے
اسلیے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے
اوسپر وقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والی کی اور سرخی آنکہون اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور اوٹہنی بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پہولنی رگون کا ہوتا ہی جیسیکہ پایا جاتا ہی یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہے
پس جو شخص کہ پاوی کچہ اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوی ساتہ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نی قرض کا یعنے احوال
واقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سی وہ ہی کہ اچہا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی
قرض اوسکا یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب کرنے
مین پس یہ شخص اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان دو خصلتون مین سی مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی برا ادا
کرنی والا دین کا اور اگر ہوا اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولیت سی طلب کرتا ہی یعنی پس برا ہی دین مین بد ہی اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون
مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ جب ہوے اوپر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہوا انکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بدترین تمہاری وہ
لوگ ہین کہ جب ہوا اوپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہوا انکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت نے خطبہ مین یہ نصیحتین بیان فرمائین
یہانتک کہ جسوقت ہوا آفتاب کہجور کی درختون کی سرون پر اور دیوارون کے کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی کہ نہین
باقی رہا ہے زمان دنیا سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سی مگر جیسیکہ باقی رہا ہی اس دن تمہاری سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سے نقل کے
یہ ترمذی نی **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانی کو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانیکو بہت دخل ہے دفع غضب مین ع **وَعَنْ** اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ
اور عیب اونکی ذاتون اونکی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** لفظ یعذروا ساتہ پیش ی اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی صراح مین ہی کہ اعذار
بہت یا عیب و گناہ ہوتا اور قاموس مین ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی کی ہی اور جب
کہ اوسکی گناہ اور عیب بہت ہوے بیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو او منع اور نہی کرنی لوگون کی اوسکو منکرات سی جاتی عذر رہی پس اوسنے
بسبب کثرت گناہون اور عیوب کی سلب اور ازالہ عذر کا کیا او اعذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہی اور یہ معنی بہی یہان درست آتے ہین یعنے
ہلاک نہونگی لوگ یہانتک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویل مین پڑہی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یعذروا ساتہ

زبردستی کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھ زبردستی کی یعنی معذور رکھنا اوسکی یہ ہی کہ ہلاک نہون گی لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنی والون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی نی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہی کہ نہونگا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل جواز منع اور نہی کی اونسی ہووے۔ **وعن** عدی بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی کہ اوسنی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مین سنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی بعضون کو بسبب کرنے گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ قال کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو علما اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکہا پس خلط کیی خدای تعالی نی اور آمیز ملائی دل بعضون اونکی کی ساتھ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب رہتے تہے اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یعنی لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی تہی حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتھ حلال جاننی اور مانند اونکی کی اور بسبب اضعف ہونی کی گناہون سی اور بسبب اچہا جاننی گناہون کے کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹھ بیٹھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہو یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹھی ہوئی تہی پہلی اسکی پس تکیہ چھوڑکر سیدہی ہو بیٹھی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤ گی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اون سی بات اچھی اور منع کرو بری بات سی اور پکڑو ہاتہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہ کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کری گا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پہ پہر لعنت کری گا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کے بنی اسرائیل کو نبی اونکی کفر اور گناہون پر یعنی ایک امران میں تون
مین سی ہونی والا ہی قطعا **ف** جملہ ضرب اللہ الخ کا ترجمہ ملا علی اور شیخ نے نی تو یہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہ نقل کیا ہی کہ لفظ
بیعض مین ب سببیۃ کی لیی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تہا انہون نی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئی دل سبہون کے
سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہون اور مخالطت بعض اونکی کی بعض سی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض شفاھھم بمقاریض من نار قلت من ھؤلاء یا جبریل قال ھؤلاء
خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسھم رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ
قال خطباء من امتک الذین یقولون ما لا یفعلون ویقرؤن کتاب اللہ ولا یعملون اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹہ اونکی آگ کی مقراضون سی کہا مین نے کہ کون ہین
یہ ای جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگون کو ساتہ نیکی کی اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل
نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے
کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہ سزا بسبب عمل
نکرنی اونکی کی ہوگی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ **وعن** عمار بن یاسر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا
لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی اور گوشت اور حکم کیی گئی یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنے ساتہ کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ پیچھی آوی خوان کی اوترنی کے دن سے
پس خیانت کی اونہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا کل کی لیی پس تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
ظاہر یہی ہی کہ بڈہی اونمین کے بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہے

الفصل الثالث

فصل تیسرے

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی فی آخر الزمان من سلطانھم
شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ
السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر
احبہ علیہ وان رای من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچین گین امت میری کو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کے
یا دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاوی گا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہونچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصے
پانی کا ہیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتہ تفصیل
اوسکی کی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنے کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضے ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اوپر حاصل کرنی اعلاء دین

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت قوت اور ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سے برا جانا
وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پونہچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین
خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کی نہ ہاتھ کی یہ مطلب ہے اور ساتھ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعمیم ان دونی ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
پس ابتداء خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہ شخص کوئی کام
نیک کرتا ہی دوست رکہتا اوسکو بنابر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنابر اوسکی پس یہ شخص نجات
پاتا ہی بنابر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالیٰ کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس پہلی جی کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا اور پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکہنا دل سے ہی اور یہی مراد ہے حدیث میں
فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننی والوں دین کی ہیں بتفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیہ کریمہ میں ہی فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو
میانہ وار اور اول کو سابق اور یہی تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت مین فرمایا ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ الآیہ
اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت لے گیا ہی لوگون پر
اس کام مین پس حاصل یہ کہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون مین ساتھ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت مین اس مین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کی وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور
درجات علم و عمل کی اور تعلیم کی اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ یہ لوگ مقرب خدا ہین **وَعَنۡ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
اَوۡحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبۡرَئِيۡلَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ اَنِ اقۡلِبۡ مَدِيۡنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهۡلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيۡهِمۡ عَبۡدَكَ
فُلَانًا لَمۡ يَعۡصِكَ طَرۡفَةَ عَيۡنٍ قَالَ فَقَالَ اقۡلِبۡهَا عَلَيۡهِ وَعَلَيۡهِمۡ فَاِنَّ وَجۡهَهٗ لَمۡ يَتَمَعَّرۡ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دی شہر ایسے
اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا
کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت کر **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک
ساعت کبہی اور یہمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ وفات عمر کی **وَعَنۡ** اَبِيۡ سَعِيۡدٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسۡاَلُ الۡعَبۡدَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَيَقُوۡلُ مَا لَكَ اِذَا رَاَيۡتَ الۡمُنۡكَرَ فَلَمۡ تُنۡكِرۡهُ قَالَ رَسُوۡلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَيُلَقّٰى حُجَّتَهٗ فَيَقُوۡلُ يَا رَبِّ خِفۡتُ النَّاسَ وَرَجَوۡتُكَ رَوَى الۡبَيۡهَقِيُّ الۡاَحَادِيۡثَ الثَّلٰثَةَ فِيۡ
شُعَبِ الۡاِيۡمَانِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچہے گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماوی گا کیا ہوا
تجکو جب دیکہا تونی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونی اوسپر یعنی تغییر نکیا تونی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس

سکھایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینی کا پس کہیگا اے رب میرے ڈرا مین لوگون سے یعنی ہونے تعدی کی پس
نہ تغیر کر سکا زبان اور ہاتہ سے اور امید رکہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** اسمین اقرار ہے اپنے
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے کرم رب پر کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دبدبہ اور غلبہ سے
اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنی کی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون
کی نکر سکے تو جائز ہے اور امید عفو کی ہے اور یہین کہا ذکر الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہے کہ ایسا شخص معذور ہے شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہے سکہانی حجت کا بلکہ یہ اوسکی حق مین ہے کہ تصور کیا اوسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہ معذرت

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے
یعنی بصورت آدمیون کی مانند تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگی واسطے لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہے انکو دن قیامت کے پس ایک مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور ایک خلاف شرع پس کہیگا یعنے اپنے
یارون کو دور رہو مجہسے اور نہین طاقت رکہین گے یہ واسطے اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونی کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اوس سے نہین ہوسکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہے اس سے الگ نہین ہوسکنی کی اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورتون
مین اور خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہ صیغہ مؤنث کی ہے اوپر بنا مجہول کی اور ایک
نسخہ مین ساتہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہے اسلیے کہ تا خلیقۃ مین تانیث کی لیے نہین بلکہ مبالغہ کی لیے ہے اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات
سے کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے

کِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کے ہے معنی
یہ معنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور
رغبت آخرت اون سے حاصل ہوتی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہین ان مین بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑے ہین کہ قدر اونکی نہین جانتے اور مفت ہاتہ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ اونکی کی نفس سے فریب کہاتے ہین جیسے کہ
بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہے اور متاع کو مفت ہاتہ سے دیتا ہے اور نقصان زدہ ہوتا ہے وہ دو نعمتین یہ ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا
شواغل سے اور تشویشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنی کار آخرت نہین کرتے ان مین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جسوقت
کہ بیمار ہوں اور ساتہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر اونکی جانین جیسا کہ کہا ہے علما نے النعمۃ اذا فقدت عرفت اور معنے
اسکی یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے انمین ایسے اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور
نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وذلک

پہونچا النعامین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال مین کہ نہین یاد کیا اونہون نے اللہ کو اوس مین ۱۲ع وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مستورد بیٹے شداد کی سے کہ کہا اونے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہی خدا کی نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کی یعنی نعمتون اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی انگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کی پھرتی ہی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی کس قدر پانی اوسمین لگتا ہی دریا مین سی کچھ نہین لگتا سواے رطوبت یا ایک آدھ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہ بھی تمثیل ہی واسطے سمجھانے لوگون کی والا متناہی کو غیر متناہی کی ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ مین کہ دریا سے نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کی کچھ نسبت رکھتا ہی دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی ۱۲ح حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہو اور نہ اوسکی تکالیف وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کرے اوسکو طاعت مین ۱۲ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچہ چھوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم مین دوست رکھتا ہی کہ یہ ہووے اوسکی لیے بدلے ایک درہم کی یعنی کوئی ہی تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا اصحاب نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سے نزدیک تمہاری نقل کی یہ مسلم نی ف مقصود اس سے بیرغبت کرنا ہی دنیا سے اور رغبت دلانی ہی عقبی مین اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئة بنا بر اوس چیز کی کہ روایت کیا ہی اوسکو بیہقی نی حسن سے بطریق ارسال کی جیسا کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت کرنی والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین ہوتا ہی اوسکی اعمال مین خلل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ ایسی کہا ہی بعضون عارفون نے صاحبان یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرسکینگے اوسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کرسکینگے اوسکو تمام مفسد ۱۲ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہی مسلمان کیلیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہی اوسمین اور منہیات سی اپنے تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا اور سکونت اوسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اوسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اوس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہی کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کیلیے بہ نسبت اون ثوابون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اوسکی لیے آخرت مین اور مانند بہشت کی ہی کافرون کی لیے مقابلہ مین اوس عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے اوسکی لیے آخرت مین یعنی مومن ہرچند کہ دنیا مین ناز و نعمت مین رہے ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت وشدت دیکھے دنیا مین آخرت مین بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا ۱۲ح مشہور ہے کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہارے نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر یہ کیونکر صادق آوی بہ نسبت میری اور تمہاری تم تو گہوڑی پر چلی جاتی ہو اور چین مین ہتی ہو اور مین ہمام اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ ہی نی یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہی مؤلف **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام بہلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاوی گا بسبب اوسکی آخرت مین اور کافر پس کہلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کی یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی کی یہانتک کہ جب پونہچی گا طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلہ اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین دیکہتا اور اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتہ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پونہچی گا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب پاجاوی اوسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابو بکر نی کہ کون نجات پاوی گا ساتہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابو بکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اوٹہاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا ہی تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا یہ وہ چیزین ہی کہ بدلا اور سزا دیے جاتی ہو تم ساتہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور جزا ہین دنیا مین ج ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہ شہوتون اور لذتون کے اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی مگر نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی معنی گہیری جاتی کی بدلی حجبت کی **ف** یعنی جب ہم مداومت کرینگی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنیکی شہوات و لذتون سی سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پونہچین گے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہوتی جب تک پونہچین اوسکو درمیان سی اوٹہا دین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتونکو پونہچین اور ادا کرین اور انکو کرین اس کی بعد گذر کر بہشت کو پونہچین گے اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پونہچین اور انکی مرتکب ہون دوزخ کو پونہچین گے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب اور زنا اور غیبت اور مانند انکی کی ورنہ مرتکب ہونا شہوات مباح کا موجب آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پونہچین اور اوس مین درآوین معرفت خدا کو پونہچین فافہم ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ

لہ استبناط اسکا بطریق بیان کے ہی ۔ ۱۲ ظرف لیطعم ۔ ۱۲ سہ ترجمہ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

رائن

إن استأذن لم يؤذن وإن شفع لم يشفع رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار کی بندگی پر اسطرح
کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی اوسکو
اور بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اوسکی اور نشان بندہ
ہونی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی و حرص اوسکی بیچ
جمع کرنی مین ہے اگر دین راضی ہوا اور نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا
اوس سے ہو پہر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیے ہلاک ہوجیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوجیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاون مین پس نہ نکالا
جائیو یعنی جب شدت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کرین طالبان
دین و تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین او بیرغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین
خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوشحالی ہوجیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہے کی لشکر مین نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین گہ انیکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہین کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نی ف بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سی کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا مین اور اگر مال اوسکی ملک مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتہ زبر خ کی
اوپر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملے سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے
پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
اوسکی ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانو سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانو
سی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور رجحان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے
کیا ہی ہنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبیح حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت و خواری اونکی سے بیچ دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی جیسکہ
نہین پوشیدہ ہی ع **وعن** أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن مما أخاف عليكم
من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل يا رسول الله أو يأتي الخير بالشر فسكت حتى ظننا
أنه ينزل عليه قال فمسح عنه الرحضاء وقال أين السائل وكأنه حمده فقال إنه لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت
الربيع ما يقتل حبطا أو يلم إلا آكلة الخضر أكلت حتى امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت
ثم عادت فأكلت وإن هذا المال خضرة حلوة فمن أخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن أخذه

بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شہیدا علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر ای صحابہ یا ای امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہی کہ کھولی جاوی گی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوی گی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہی حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے اپنی چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنی وحی کی آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہی اور اس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سے نہ بہار کے کہ نہین لاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کہانی کی ہوتا ہی جیسیکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جملہ اوس چیز سے کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پہلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہی یعنی اگر مار نہین قریب پہونچتا ہی یعنی ہلاک کے مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اسطرح کہ کہائی گہانس یہانتک کہ تن گئین کوکھین اوسکی بیٹھا سامنی قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بہت کہا لیتی ہی اور بہت ہی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنی بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسیکہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنے پس ہلکا ہوا پیٹ کا جاتا رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھہ میں اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لیتا اوسکا دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتہ حق اوسکی کی یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سے اور رکہی اوسکو بیچ حق اوسکی کی یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مدد کرنیوالا ہے وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوپر یعنے اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ و زینتہا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت اموال تمہاری کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکہی تمکو اچھی اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتہ ان دونون کی لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنی موت کے سے اور پہر پہر الخ یعنی کہاتا ہی اور بدہضمی کرتا ہے اور پیٹ سے نکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کے پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کی کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہ پاک کرنی نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار کی نپائی اور ساتہ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کی ایک اور قسم بہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ ہلا ہاتہ گناہ پر نمارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا مین بیرغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیونکی کرنی مین ایک سابق نے اصلا ہاتہ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسری مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا

کہ بعد گناہ کی تدارک کیا جیسکہ مضمون تمثیل مین بیان کیا اور قسم پہلے ظالم ... کی ہی ذکر ...

طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ محبت مال اور صرف کرنی اوسکی کی پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز اور شیرین ہی اور بغیر حق اوسکی کی یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع کیا اوسکو حرام سی اور شرع کیبیچ رضامندی رب اپنی کی اور مانند اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کہ ہے کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور بہت پیٹ پہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نی کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا و الا نہین جانا لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہ ہی کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو متفق علیہ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سی ڈرتا مین تمپر یعنی ایسی کہ اوسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سی کہ فراخ کیجاوی گی تمپر دنیا یعنی پس کرو گی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہو وگی ساتہ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گیی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تم سی یعنی پس ہلاک ہوئی وہ بسبب حرص کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کرو گی تم دنیا مین یعنی اختیار کرو گی اوسکو تم اور رغبت کرو گی اوسمین نہایت جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوسمین اور ہلاک کری گی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث غبت و ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت غبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پونہچی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سی یہ ہی کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سے متفق علیہ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَةٍ کَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد آل محمد سی ذریت و اہل بیت حضرت کے ہی یا تابعدار اور دوست آل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سی اور بعضون نی کہا کہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہ زبر کاف کی وہ ہی کہ باز رکہی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی اور بیان ہی اوسکا کہ اکتفا ساتہ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کے بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنی اونکی کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک تو ہی کہ عادت ساتہ قلیل کہانی کی ہی جیسی کہ تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک وزمین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سی طلب کرتا ہی پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت پر ہو اور حرکات ادا کی قوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہی امت کو اپنی کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بہلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری اوسکو دنیا میں اور باز رکھی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتہ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتہ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بسبب اوسکی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتہ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزیں ہیں یعنی جو کچہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیی اوسکی مال میں سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون میں سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت و صورت میں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونی والی ہیں وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبی کی لیی اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کی گئی کی قسم اور اموال ہی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند انکی کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چہوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگوں کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہی ہی کہ بخشی اور اللہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کے قیامت میں ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہ جاتی ہیں اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب و یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہیں اہل و مال اوسکی اور ساتہ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچہ مترتب ہوتا ہی اوس پر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسلیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم میں سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیی مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی اللہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہی کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیی مال ہو تو چاہیی کہ اللہ دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچہوڑی اور چونکہ آگی نہیں بہیجتا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثوں کی چہوڑ جاوے تو افضل ہے جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنی وارثوں کو تونگر چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیی لوگوں کے آگی ہاتہ پہیلاتی پہریں ح

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَءُ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَھَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر یعنی بازر کہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتہ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی کہ مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی و لیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ساتہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بی حرصی کی سوال سی اور ساتہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال * کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال * کہا بعض ارباب کمال نی **نظم**

رَضِیْنَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا * لَنَا عِلْمٌ وَّ لِلْاَعْدَاءِ مَالٌ * فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ * وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ * اور یہ بات معلوم ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِھِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِھِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکھے مجہسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہ اونکی یا سکہاوی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مین نے کہ سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہ اپنا یا ہاتہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سے یعنے اگرچہ برائی کری وہ تجہسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کرنی الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہی گو عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنی اونکی کی بھی ثواب پاتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہی اور محارم شامل
ہی تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا ایسی کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض
سی اور عوام لوگ ترک کرتی ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہ
فضیلتوں کی پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پیچ قضا نمازوں کی اور غافل ہوتا ہی اونکی ادا کرنی سے اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش
کرتا ہی طواف اور نفل عبادتوں مین اور ہوتی ہی ایک پیز زکوۃ یا حقوق لوگوں کی اور کہلاتا ہی فقراء کو اور بناتا ہی مسجدین اور مدرسے
اور مانند انکی کی اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سی پس کہا اونہوں نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو
اپنی نظر سی اور قطع کر تو اللہ سی طمع یہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نی کہ جان تو کہ قسمت
نہین فوت ہونی کی تجسے بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہونچنی کا تو اوسکو بسبب حرص کی اپنی کی طلب مین اور بسبب
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہ اوسکی تاکہ راضی ہووی تجسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہے تو یعنی مثل
اوس چیز کی کہ دوست کہی تو اوسکو اپنی لیی خاص کر یہانتک کہ دوست رکہے تو ایمان کافر کی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکی کی اور بہت ہنس یعنی ہو بیگا
تو خوشدل اور زندہ ساتہ ذکر رب کے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہی اوسی سی یعنی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیی یعنی خوب فارغ کر
اپنی دل کو واسطی عبادت رب اپنے کی بہر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور
بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار پیچ مہمات اور مشاغل
دنیا اور نفس کے رہی تو بہر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلوں مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونی کی واسطے
عبادت کی آسائش ہے ہی اور غنا ہی اور حاصل یہ کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنی مال کی اور نہین پہونچیگا تو مگر
مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیری لیی ازل مین اور محروم رہیگا تو غنای قلب سی بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ع **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ ذُكِرَ
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ
بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونہوں نی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتہ عبادت بہت کرنیکے
اور ساتہ کوشش و مشقت کرنی کی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتہ پرہیزگاری
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہ پرہیزگاری کی اگرچہ اس قدر
عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ساتہ لفظ یعنی کی تفسیر کی ہی کسی راوی نی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام
چیزوں سی پس وہ کبھی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتوں واجبہ کو ع **وَعَنْ عَمْرِو** بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اوس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون نے پہلے
پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑہاپے اپنے کے یعنی اور ضعیف ہونیکے
طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے
فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کے اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت
کے یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنے والے ہین جبتک کہ نہین پہونچے ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل
مین اوس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کی لڑائی سے ہاتہ لگے اور بمعنی پانے مقصود بے مشقت کے بہی آتا ہے اور اغتنم اغتنام سے ہے جسکے معنی ہین غنیمت
کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخروی پر ہے مطلق احوال کی اور پہلے فقر اپنی کی یعنی مفقود
کرنے تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کی ۱۲ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم
الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ھرما مفندا او موتا مجھزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر
او الساعۃ والساعۃ ادھی وامر رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونسے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر ونہی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینے والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب توت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اوسکے یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑہاپے کا کہ نے عقل و سمجہ اوس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ رہے
یا انتظار نہین لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آوے گا اور گمراہ کرے گا اور فتنہ مین ڈالے گا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اوسکا او
حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور
نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا
انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی
مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین
کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دے اور اسی طرح معنی اور جملون کی سمجہ لے نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے
بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کی یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل
اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کروگے اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ۱۲ع
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم
او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار
ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی ایسی ہے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالی سے اور راندی گئی ہے
ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور عالم اور
سیکہنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکہتا ہے اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے

یا والاہ کی ... قریب ہی مستلب ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی او ر لوازم
اور مقتضیات ذکر کی سی ہی پس قسم اتباع او امراور نواہی الہی عزاسمہ کی ہی اور والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی یعنی محبت کی اور وجہ ثانی پر ولی سی ہی
یعنی قرب کی اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تبعیت کی اور یہ اوس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھ ذکر اسم الہی کا ہو عزاسمہ جیسی کہ متعارف
ہی اور اگر مراد ساتھ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بنیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سبب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد
ساتھ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مددکرنیوالی اوسپر ہین قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کی سی اور ذکر کرنا وعالم
اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کی سی ہوگا ۱۲ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بیٹے
سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو
اسکی ہین اور عدو کو نہین دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور
اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسی کہ اشارہ کیا اس حدیث مین ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے کہ اللہ تعالی
کی نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوین
کی لوگ جماعۃ واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطی گھرون اونکی کی چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی ما عند اللہ خیر للابرار
اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ۱۲ح **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا
فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین نہو نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم ی کی
صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونی سی ان مین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہوان عبادت مولی سی
اور متوجہ ہونی سی طرف امور عقبی کی منع اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اوپر طلب کرنے زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہ اوسکی حق
مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور سی سبب ہوا اور ادای حقوق سی باز رکھی اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونون
معنون کو آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنی اسکی یہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکھتے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی
بیع اور تجارت نہین رکھتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا اونکا ذکر سی باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
مناسب پڑتا ہی سہ گرت مال و جاہست زرع و تجارت ٭ چو دل با خدا ہست خلوت نشینی ۱۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا
اپنی ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو محبت دل پر نقصان پونہچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول رہتا ہی ظاہر و باطن
اوسکا دنیا مین نہین ہوتی اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت مولی کی اور وہ شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پونہچاتا ہی دنیا اپنی کو
یعنی سبب متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت مین و رعایات اوسکی مین پس جب جانا تم نی کہ دوستی دنیا اور آخرت کا باہم

جمع نہیں ہو سکتیں تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہے یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف علامت اختیار کرنے عقبے کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہے کہ مستعد ہے موت کے لیے پہلے آنے اوسکی کے ۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کیے یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار ہے
محبت کا ہے اور بسبب انکی بندگی خدا سے دور پڑا ہے وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنے ہیں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ۔ **وَعَنْ** کَعْبِ
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ
عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کعب بیٹے مالک کی سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اوسکے باپ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کے بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو حرص کرنے شخص کے
سے مال و جاہ پر واسطے دین اوسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** لفظ لدینه متعلق ہے افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنے آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہے اوسکے دین کو کہ مشابہ ہے بکری کی بسبب ضعف اوسکی کے مقابلہ میں حرص کی بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکوں کی ریوڑ
بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث میں جو ہے عن ابیه تو ہے اسی طرح مشکوۃ
کے نسخوں میں لیکن یہ سبب سہو و خطا کے ہے اور صواب ہے یہ کہ لفظ عن ابیه نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھ شرف اسلام کے مشرف نہیں ہوا
اور جامع ترمذی میں یوں ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیه اور مشکوۃ کے بعضے نسخوں میں بھی اسیطرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے اون تین تنوں میں سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سے ۔ **وَعَنْ** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِّنْ نَّفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْهَا اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِیْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے خباب سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے میں مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہے اوسمیں مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کی بنانی میں کہ اوسمیں اجر و ثواب نہیں ہوتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانوں خیر کی ہے و الا بنانا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس مانند انکی کے بنانا انکا مستحسن و مستحب ہے ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے یعنی ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب
کے کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اوسمیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہیں دوست رکھتا اسراف کو اور سوای اسکے جو خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اوسمیں اسراف نہیں ہے
اسلیے کہ وہ قبیلہ کھلانے اور انعام کی سے ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۔ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰی قُبَّةً مُّشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ
مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ
مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عليه وسلم قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل إلى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكا إلينا صاحبها إعراضك فأخبرناه فهدمها فقال
أما إن كل بناء وبال على صاحبه إلا ما لا إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے
انصار مین سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق انکار وتحقیر کی کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بُری ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت کے
صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھہ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کی
اور غضب کے اپنے دل مین یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنے حضرت پر لوگون مین پس مونھہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے جواب اوسکے سلام کا نہ دیا
یا دیا اور مونھہ پھیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطے ادب دینے اوسکی کی اور تنبیہ کرنے غیر اوسکی کی کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور
آنحضرت مونھہ پھیر لیتے تھے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت کی اور روی مبارک پھیرنا
اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کی یارون سے یعنی خاص یارون سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کی
مین ناآشنا دیکھتا ہون اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا مین نے
سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کی پس گرا دیا اوسکو یہان تک
کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایکروز پس دیکھا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے
نے آپ کی مونھہ پھیرنے کی اوس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہے پس گرا دیا اوسنے
اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت مین اوپر مالک اوسکی کی إلا ما لا إلا ما لا
یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہے اسقدر معاف ہے نقل کیا یہ ابوداود نے ف معنی حدیث کی یہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوے اوسکو
مالک اوسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت مین اور وبال اصل مین بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کے لیے
زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون و خانقاہون کی کہ یہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہو
آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مکان ہے نکی سی روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہے اپنی مالک پر دن قیامت کے
مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتیلے اپنی کی یعنی تھوڑی سے
بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوسپر ع وعن أبي هاشم بن عتبة قال عهد إلي رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يكفيك من جميع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه أحمد والترمذي والنسائي
وابن ماجة وفي بعض نسخ المصابيح عن أبي هاشم بن عتبد بالدال بدل التاء وهو تصحيف اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ
سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کی سے ایک خادم کہ سفر ضروری
مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچھہ رکھا چاہے تو یہ دو چیزین رکھہ زیادہ اوسے
اختیار نکر یا صرف کر دے اور نہ رکھہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کیا احمد
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضی مصابیح کی نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتھ دال کی بدلے ت کی اور یہ غلط ہے کسی آدمی

سے غلطی ہو سکے ❁ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوسمین یعنے بقدر ضرورت کے ہو کہ منع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکے ساتہ اوسکی ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد ساتہ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اوسکے اللہ تعالی کیطرف سے بغیر رنج و سوال کے اوس سے آخرت مین پس جب اکتفا کرے گا اوسپر جو حلال سے نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے یعنی کہ یہ چیزین اون حقوق مین سے ہین کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچہ کہ سوائے انکی ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوس سے اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتہ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کے اور ساتہ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی بمعنے ٹکڑی خشک روٹی کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے ❁ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّکَ النَّاسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دے مجکو ایسے کام کی کہ جسوقت مین کرون اوسکو دوست رکہے مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتہ ترک کرنے محبت اوسکی کی اور اعراض کرنے سے ... اوسکی سے اور متوجہ ہونے کی طرف آخرت کے تا دوست رکہے تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنے تیرے کی عند اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہے یعنی مال و جاہ تا دوست رکہین تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے تلذذات کے بیرغبتی کرے کہا ہے بعضون نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوس سے کہ نہیں ہے اوسکی لیئے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہون نے کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہے کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہ ہے کہ قناعت کرے بقدر ضرورت ہر ہر چیز مین مانند کہانے اور پہننے وغیرہ ذالک کے اور چہوڑے فضولیون کو جیسا کہ ہوتا ہے ❁ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹہے حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریے نے حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو بیشک بچہا دین ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بنا دین ہم واسطے آپکے کپڑے اچہے تو بہتر ہوتا سونے آپ کی سے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتہ میرے اور نہیں ہے حال میرا ساتہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہے کہڑا رہا پہر چل کہڑا ہوا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما اسمین نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتہ دنیا کی اور نہ واسطے دنیا کی الفت و محبت ساتہ میرے تا کہ رغبت کرون مین طرف اوسکی بچہونے بچہاؤن اوسپر اور جمع کرون اوس چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتہ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتہ میل کرنے کی طرف دنیا کی یا میل کرنے اوسکی کی طرف میرے اس لیے کہ مین طالب آخرت ہون اور دنیا سوکن اور ضد اوسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹہرنے اور جلدی چلے جانے کی ہے اسلیے کہ معلوم ہے کہ گہوڑے کی پیٹہہ پر کس قدر ٹہر سکیگا یعنی تہوڑی ہی دیر ٹہرتا ہے اور یہ بہی ہے کہ اسمین اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور تمام

کرنیکی ساتھ قطع مسافت اوسکی کی اور نہ تعلق اور التفات کرنیکی کسی چیز کی طرف کما ینبغی ہوا اوس سے وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستون مین ہی نزدیک میری یعنی بہت اچھا اونکا از روی حال اور فضل و نکا از روی مال کے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت الٰہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر مین اور رہی وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیون کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہی بسبب علم و عمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کی اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور ہوچکنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین عورتین رونی والیان اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف مہملہ کے پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح مین خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سی سبکدوش ہی پس اوس خالق کی بہ خوب طرح کر سکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کی چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوٰۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین ایسی کرتی ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی بحضور کر سکین اور رہی گمنام لوگون مین اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین نکل جاتا اونمین سے ایسی کہ نکل جانا اونمین موجب شہرت کا ہی اونمین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہ ہین کہ مارا سر انگوٹھی کا بیچ کی اونگلی کی سر پر یہانتک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ اونگلیون دست مبارک اپنے کی جیسی کہ وہی نقد کرتی ہین یعنی پر کہتی ہین ایک بہر اور پہر اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہین مراد مارنا سر انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اوسکا یہ تہا چند روز مین موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسے کہ فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کے دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزونکو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ اے پروردگار میری ولیکن چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کہا ؤن ایک روز اور بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیری اور یاد کرون تجکو اور جسوقت سیر ہون تعریف کرون تیری اور شکر کرون تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا حق تعالیٰ کا اپنے حبیب سے یا معنوی اور یا ظاہری یعنی مشورہ کیا تجہسے اور اختیار دیا تجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ تنگی کا بلا حساب و عقاب یعنی بطحا اور

ابطح جگہہ جاری ہوتی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونی کر دینی اوٹھا رکھہ سے ہر مہینا اوس نالہ کا ہی ساتھ سونی کی یا کر دینا سنگریزوں کا سونا
اور یہ ظاہر تر ہی جیسیکہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیے سنگریزہ مکہ کی سونی کی کر دون اور آخیر حدیث کا
حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کے پاؤن مین اور یہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی
فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سی ۱۲ ع ح **وعن** عبید اللہ بن محصن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من اصبح منکم امنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرھا
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی عبید اللہ بیٹے محصن کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری
تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے
پس گویا جمع کی گئی واسطے اوسکی لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب
عذاب خدای تعالی کی سے بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتھ زیر سین او جزم رکی ہی بمعنی نفس اور طریق او حال
اور دل کی اور یہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اوٹھا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون
نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہی پس معنی یہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم رکی ہے بمعنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نی
کہا سرب ساتھ زبر سین اور رکی ہے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی بہی
مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ۱۲ ع ح **وعن** المقدام بن معدیکرب
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن
صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعام وثلث شراب وثلث لنفسہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے
مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ
بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ
سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجا لانی طاعت کے لیے و درستی کرنی وجہ معاش کی لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیے
تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا طیبی نی حق واجب یہ ہے یعنی کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی ہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہرایا پیٹ کو اول ظرف
مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدترین ظرفون کا فرمایا اسلیے کہ ظروف استعمال کیے جاتی ہین واسطے چیز مین کہ
اوسکی لیے موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوت جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس شکم بد تر ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بہوک
مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کے اسلیے کہ پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتے رہنی تکبر اور حرص اور
فرحت کے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہ کہ نہین بہولتا بلاء خدا اور عذاب اوسکی کو اور اہل بلا
اسلیے کہ پیٹ بہر بہول جاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ نہین ٹوٹنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی اور شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں اسمیں ہیں کہ مالک ہووے آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت اسمیں ہے کہ مالک ہووے اوسکا نفس اوسکا اور چھٹی منفعت
ہی نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بھر کھایا بہت پیتا ہی اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہی عمر
اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دل ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمیں تجارت کرے اور مدد
ملے اسمیں بہت ساہونا اوسکا نقص کرنا عمر میں ہی اور ساتویں میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی میں اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمیں طعام اور پکاوے اوسکو پھر محتاج ہوتا ہے
ہاتھ کی دہونے کا اور خلال کرنے کا پھر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینے کی لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور اور تمام عبادات
میں تو بہت نفع اوٹھاوے اور سے کہا سری سقطی نے کہ دیکہی میں نے علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتے ہیں میں نے پس کہا میں نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اونہوں نے کہا کہ میں نے حساب کیا میں چبانے کی پہانکنے تک ستر تسبیحیں پس نہیں چبائی میں نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھویں کم کہانی سے صحت
رہتی ہی بدن میں اور دفع ہوتی ہیں امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پھر مرض باز رکھتا ہی عبادات سے اور تشویش میں ڈالتا ہے دل کو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچھنوں کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کے اور بھوک میں ان سب سے امن ہے اور نویں خفت محنت کے اسلیے کہ
جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانے کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسویں یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہ اوس طعام کی کہ زائد
حاجت اپنے پیٹ بہرنے کی ہووے گا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ میں پس جو کچھ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکا فضل اللہ تعالیٰ کا ہی ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ
فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سے اسلیے کہ دراز تر لوگوں کا
بھوک میں دن قیامت کے دراز تر ہیں اونکا پیٹ بہرنے میں یعنی جو کوئی دنیا میں بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت میں بہت بھوک لگی گی اوسکو نقل کی یہ
بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** نام شخص ڈکار کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہ گنی گئی ہیں چہوٹی صحابیوں میں کہ حضرت کے
زمانہ میں بالغ نہوئے تہے منقول ہی اونسے کہ کہا اونہوں نے کہ کہایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کہانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگوں کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہوں نے پیٹ بہر کر کبہی نہیں کہایا یہاں تک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کہاتے تہے تو صبح کو نہیں کہاتے تہے اور اگر
صبح کو کہاتے تہے تو رات کو نہیں کہاتے تہے ۱۲ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ
أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بن عیاض سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہے جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالیٰ اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوے کہ حد استقامت
رہتی ہیں یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے ۱۲ **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ
فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ
وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ
أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف
وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھ زبان
قال یا حال کی دی تھی مین نی تجھکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کی اور دی مین نی تجھکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور
جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا مین نے تجھپر یعنی ساتھ اتارنی کتاب کی اور بھیجنی رسول کی وغیرہ ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکر گذاری
کی تونی انکی پس کہی گا ای رب میری جمع کیا مین نے مال کو اور بڑھایا مین نے اوسکو یعنی ساتھ سوداگری کی اور چھوڑا مین نے اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی
اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تھا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پھر بھیج مجھکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنی اسکی کے
تیری راہ مین جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو
کہ دکھلا مجھکو وہ چیز کہ آگی بھیجی تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکھا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکھتا اور ممکن نہین پھر پہونچنا پس کہی گا
یعنی چونکہ کچھ آگے بھیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانی کا نہین کیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہودون کی کہ جو عذر صحیح
نہین رکھتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مین نے اوسکو اور بڑھایا مین نے اوسکو اور چھوڑا مین اوسکو بہت اوس چیز سی کہ
تھا پس پھر بھیج مجھکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بھیجی اون نی آگی کوئی بھلائی یعنی اون دی گئی چیزون
مین پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ
معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے
کہ دیا تھا اوسکو مالک اوسکی نے مال تاکہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمانبرداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال
اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور
لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکھا جاتا ہی نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام رکھنا سوای اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز
مانند نام رکھنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت اخرویہ کی اور مدد ہون اوسکی ساتھ ایک واسطہ کی یا کئی
واسطون کے اگر اون کو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پہونچاوین گی طرف نعمت حقیقی کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسال العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچھی جاتی ہی بندی کا روز قیامت کے نعمت سے یہی کہ کہا
جاویگا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تھی ہمنی تیری بدنکو اور نہین سیراب کیا تھا ہمنی تجھکو ٹھنڈی پانی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اہلی کہ ٹھنڈا
پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی ایسلیی کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی ای بچی واللہ سی یاد
رکھتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تھوڑی تھوڑی ٹھہرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا
جوہر ہی اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوسپر اور پھر قیمت کچھ
نہین رکھتا اور اسمین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہونچا ہلاک کی پس
ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجھکو اگر پانی پلاؤن مین تجھکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدھا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی
پھر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجھکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دونگا پس علاج کیا اوسنے پھر کہا اوس بادشاہ کو کہ لے ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کی درمیان نعمت صحت و ربانی کی اشارہ ہے طرف اسکی یعنی یہ دونوں نعمتیں جو کہ بیان فرمائیں تو اشارہ ہے اسپر کہ یہ ایسے بڑی نعمتیں ہیں کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف واللہ اعلم **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سرکینگے پاؤں آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھڑا رہینگے اوسکو بارگاہ خداوندی میں یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ حالتوں سے پوچھا جاوے گا عمر اوسکی سے کہ کس کام میں صرف کی وہ اور پوچھا جاوے گا جوانی اوسکی سے کہ کس چیز میں بتائی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اوسکے سے کہ کہانسے کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سے اور کس چیز میں صرف کیا اوسکو یعنی طاعت میں یا معصیت میں اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا یعنی علم کہ پڑھا یا عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سے ہے کہ کہا اونہوں نے ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوے گا تجکو دن قیامت کے آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تھا تو میں تو کہا جاوے گا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور کہیگا تو کہ جاہل تھا میں تو کہا جاوے گا تجکو کیا تھا عذر تجکو جاہل رہنے میں کیوں نہ علم پڑھا تو نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ** روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک دونوں میں سے ساتھ تقوی اللہ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت و شکل ظاہر و کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگوں کو ذکر کیا واسطے ہونے انکی کے اکثر و ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ ان دونوں کی رنگ آقا اور غلام کی ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہیں باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہیں باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کی ہے اور بغیر تقوے اور عمل صالح کی نسبت کرنے فضیلت نہیں کہتے جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوی کی کئی مراتب ہیں ادنی اونکا تقوی کرنا شرک جلی سے اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات و لہو اور شرک خفی ہے یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلی اونکا یہ کہ ہو وے ہم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ رکھنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا واللہ اعلم **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا میں یعنی زیادتی دنیا میں قدر حاجت سے تقلیل و صبر کیا مگر کہ اوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی دلمیں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خستہ شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا ساتھ معجون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنے کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنے کی اور راضی ہونے کی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نے دنیا اور آفات

اور بیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سے اور متوجہ ہونے کی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی بہشت کے اشارہ ہے آمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کمال دار آخرت مین اور بہشت مین ہے ایک ویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال ہے کہتے ہیں کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین آون مین **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمَعٌ وَاَمَّا الْعَیْنُ فَمُقِرَّۃٌ لِمَا یُوْعِی الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَہٗ وَاعِیًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا واسطے ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص اسمین شرک نفاق سے اور کیا دل وسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق مذموم اور احوال بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سے اور بہول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اور کی زبان اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنے ساتھ ذکر رب اور محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہے یعنی نہ مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کان کو سننے والا آیات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکہنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون کے کارگاہ کا پس لیکن کان قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہے اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نے دل اوسکی کو پاک کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکہنی والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لیکن کان الخ یعنے کان سبب پونہچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکہکر اوس مین سے روغن اور شراب مانند انکی کی ڈالا جاتا ہے ظرف مین اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہے دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہے یا ظرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع اور منصوب پڑہا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکہہ کی راہ سے بہی دل مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسے کہ کان کی راہ سے بعد ازان حاصل دونون حکمون کا بیان کیا ساتھ قول اپنی کی وقد افلح الخ **وَعَنْ** عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْہِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْہِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکہے تو اللہ عز و جل کو کہ دیتا ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوای اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہے پہر پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئی تہی ساتہ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نے امر و نہی اوسکی کو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کے یہانتک کہ جب خوش ہوی ساتہ اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی و غیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ نا امید اور متحیر تہی نقل کی یہ احمد نی **ف** استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑہی کی ایک پایہ چڑہا پہر اوپر پہر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دے اوسکو تا بندہ گمان لیجادی کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میری حق مین پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے **وَعَنْ**

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ
فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر
کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کر
کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ایک جماعت تھی فقرا اور غربا اصحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تھی مسجد
شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اوسکی مسجد تھی کہ جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اوس
جگہہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہان رہتی تھی مقدار ستر اسی تن کی اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور اونکی لیے نہ مکان تھا اور نہ مال
اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول
ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتی تھی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تھی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تھی اور قوت پہونچاتی تھی اور اپنی گھر میں بطریق مہمانی
کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کی گھر سے طعام کھاتی تھی اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کے
ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیی گئی تھی اونکی ساتھ بیٹھنے کا پس رہا اونکو اپنی حضور شریف میں مشرف
کرتی تھی اور فرماتی کہ میں تم میں سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہو وگی اور میری ساتھ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ بھی
اونہیں میں سے تھے ؎ دلا خوش باش کان مہجور جانزا + بدرویشان و مسکینان سری ہست + اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتھ انکی ہے اگرچہ
اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کی چھوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت
اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنی اور نگاہ رکھنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھی بعد ادای حق زکوٰۃ
کی تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اوسمیں سے حق زکوٰۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کر کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھتی ہین اور یہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اوپر جھوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہے چنانچہ راوی نے
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد یہ نہ کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام زہد و فقر کی ہین اور اونکی صحبت میں بیٹھنا
اور دعوی حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کی ہے اگرچہ اوروں پر کار آسان ہے حرج اور توضیح مقصد کی اسمقام میں یہ ہے کہ وہ دونون
تھی ساتھ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تھی اوپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھی یا از روی قال یا حال کے
اور حلال ہی نہیں کسیکو یہ کہ سوال کری اس حال میں کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کھانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس
اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچھ ہو قسم نقودسے
یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوی او چیز سے کہ لوگون کی ہاتہ میں ہے اور کھاوی تو وہ حرام ہے اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین
عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہے کہ شیخ
ابو اسحٰق گازرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتی ہین طعام سے کہ موضوع تھا واسطی مستحقون کی پس کہا اے کھانی والو حرام کی پس باز رہے
وہ کھانی سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھ دنیا سے کھاوی وہ والا نہ کھاوی پس کہا بعضون نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک
کھانا حرام ہے واسطی ایک قوم کی اور حلال ہے واسطی اوروں کی پس چاہیی کہ ڈرائی جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سے کی کھانے

کوئی اونمین سے اسحال مین کہ وہ غنی شرعی ہوا و ثاقف بین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ ہوی حجرون مین کہ وقف کیی گئی ہون
مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتہ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اوسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ ع **وَعَن** مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰی اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
يَا خَالُ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رولایا تجکو ای ماموں میری کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تونی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصیت کے تہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نی
آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نی مال نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ ارانی ساتہ پیش ہمزہ کی معنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ ع **وَعَن** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ
فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہے ام درداسی کہ بیوی ابو درداکی تہین کہا کہ کہا مین نی ابو درداکو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم
یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداکی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرنی کی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکہتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہو وین مین
یعنی ساتہ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطے چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان
داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سی موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹہانی والی بوجہ مال و جاہ کی اور
وسعت حال کی اور اسیلیے کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ۱۲ ع **وَعَن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَی الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت نہین رہتا
گناہون سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون کے لیے
اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کی لیی اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کہتا ہی
اونکی نقصان مین تہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۱۲ ع **وَعَن** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ

اُوحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وحی کی گئی
طرف میری یہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوؤن مین تجارت کرنیوالون مین سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تسبیح کر توساتھ حمد پروردگار اپنے کے
اور ہو تو سجدہ کرنی والون سی یعنی نمازیون مین سی اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے
کتاب حلیہ مین ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصاً نماز کی مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین
رہون مجکو فرصت مشغول ہونی کی ساتھ تجارت و خرید و فروخت اور امور دنیا کی کہان ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَہْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَوَجْہُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَہُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ
رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کرے
دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لیے اور واسطی احسان کرنی کی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن
قیامت کے اس حالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال
درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنی والا ہی مال مین اور فخر کرنی والا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق
ریا اور دکھانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدای تعالی سی اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا غضبناک نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور ابو نعیم نی کتاب
حلیہ مین **ف** اے عزیز میری بیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنی کی آپس مین اور ریا کرنیکی تو یہ حال ہی پس طلب کرنے مال
حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنی کی طرف اسکی کہ نہین ہے یہ کام اہل
اسلام کا اور یا اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سی آپ ہی سمجھا جاوی گا م ح ع **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ہٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ لِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِفْتَاحًا لِّلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِّلشَّرِّ
وَوَیْلٌ لِّعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ مِفْتَاحًا لِّلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِّلْخَیْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لیے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس
خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے
دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کی لیے کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکی کا اور سبب بند
ہونی دروازی خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی سی لکھا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ یہ خیر یعنی جنس
خیر پوشیدہ معلوم سی کہ مانند محسوس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین رکھی گئین درمیان بندون اوسکی کی اور واسطی
اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتھ وہ جو بمنزلہ وکیلون اوسکی کی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال اور
حال کی اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتھ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے
کہ رغبت کرین اوسمین سب مانند عقل کی مثلاً اور مانند عدل و فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہ کہ ہو
خیر واحد شر دوسری کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم نسبت بعض کے حجاب ہے سبب عذاب کا

اور پیشتر اوسکی سبب جنت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر لیا اور عیاذ تولوگ بعضی اونمین سے باعث تعجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث نور و سرور کے اور مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند اونکی کی کبہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبہی اون سی قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہی بسبب اونکی نیچی کی درجی دوزخ کی ہین **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهُ فِي اللَّبِنِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى يَبْنِيَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کے کہ جو زائد ہی حاجت سے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهُ اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجہا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے کہتی ہین کہ معنی عمارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اوسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی خرابی دین کی ہی اور احتمال لکہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ + اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہ بہی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہ بچون کی صحبت کرو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی انتہی اور ملا علی قاری نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو کیہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور اسکو لکہا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتہ باب کے **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عائشہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکے نقل کی اسکو احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا اوسکا ہی بہلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس معنی کا بہی معنی اول کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا و مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہرایا اور مطمئن ہوا ساتہ اوسکی اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ اوسکی لیی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہوئیگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اوٹہانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین زائدہ ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا ہی

مجمل معنی اسکی یہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکھتی اسکی کہ گنی جاوی کہ گہر اوسکی لیے نہین گہر اوسکی لیے اور نہ لیاقت رکھتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال مال اوسکے لیے کہ نہین
مال اوسکی لیے اور مقصود تجارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکی کا ہی اس سے کہ گنی جاوین گہر یا مال اوسکی لیے کہ ہی آخرت اوسکی لیے قرارگاہ اور مال ۱۲ع وعن
حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ
الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اوس سے وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتی تھی پیچھے
ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہی اونکو خدا ہی تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اون کو
چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نی نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق
ارسال کے یعنی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کے طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربها وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پھر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جب کہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کے گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک ان مین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی ۱۲ع وعن جابر
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا
بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانی والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کی پس اپر خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سی اور اپر درازی آرزوی جینی کی پس بہلا دیتی ہی
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے
اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرت سی بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی ہی پس کرو یعنی
ایسی کام کرو کہ دنیا کی بیٹے گری سی نکل جاو اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیے کہ تم آج کی دن دنیا مین ہو گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل ہے اور تم کل کو بیچ گہر آخرت کے ہو وگی کہ نہین ہی عمل اوس مین بلکہ جگہہ حساب کے ہی نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح سے کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور
اسی سبب سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہی اسلیے کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوسطرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب اپنی

بحسب ظاہر کی بنسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ع ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً
وَارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ
وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہی علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیی جاتی ہی دنیا
پشت دی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت حالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت
کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون کی بیٹی ہین پس ہو تم آخرت کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور
نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سی یعنی ساتہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیے کہ آج کی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی
وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین
ف یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا
ع ح **وَعَنْ** عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاْكُلُ مِنْهُ
الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ
كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا
ایکدن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع
سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہے
معین وعدہ کی گئی سچی یعنی محقق و ثابت اور حکم کری گا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتہ
ثواب عذاب کی آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہ
انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سی خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سے
کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر پس جو شخص عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہی گا جزا اوسکی یعنی آخرت
مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی دیکہی گا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر یہ عبارت
محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوین گی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیی جاؤ گی حضرت پروردگار تعالی کی
جیسیکہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاؤ گے اللہ تعالی کے ساتہ افعال اپنی کی اور جزا دی جاؤ گی اوپر اعمال اپنے
کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر ع **وَعَنْ** شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيْهَا
الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد سی
کہ کہا اوسنی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی
اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کری گا اوس مین بادشاہ عادل
قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہی گا اوس مین حق کو اور نابود کری گا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دی گا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹوں مین سی اور نہو تم دنیا کی بیٹون مین سی اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطلہ کا ٹھکانا دوزخ ہی اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کی ہین وہ اوسکی ساتھ جنت مین ہونگی یہ تو ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نی بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْہَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر کہ دونون پہلو اوسکی مین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اونکو خلائق سوای جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی بانقطاع کر کر اور طرف سے رجوع ہو و طرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت خدای تعالی سی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** شاید کہ بہتر سناتی جن و انس کی مین یہ ہی کہ نہ اوٹھ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پھر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب اونہون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اونہین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان مین سی خطاب خاص انسان کیطرف کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکھا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا اونکو کہ کہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سی آؤ طرف عبادت رب اپنی کی ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پونہچاتی ستھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تھی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچھتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ✤ **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِاِبْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِ مَا یُوْعَدُوْنَ وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْہَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْہَا رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنی بیٹی کو ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد دراز ہو گئی آدمی سی جن تک اونپر مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تونی دنیا کو جبسیکہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کیطرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ توجہ آخرت کیطرف ہی گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سے نقل کی یہ رزین نی **ف** دراز ہوئی الخ معنے اسکی یہ ہین کہ دراز و بعید ہو گئے لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کے لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹھنے والون کشتی بہری ہوئی کی پھر بیان کیا معنی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اوس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سے دور پڑتا ہی اور جس چیز کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی ہی اور وہان پہونچی گا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی

ش ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولی پس کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت کینہ اور نہ حسد نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی یعنی جھاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوئین سی یہان مراد یہ ہی کہ دل اوسکا جھڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سی اور پاک ہی بُری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بُری عقائد اور بُری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لغت کو نہ جانتی ہون اسلیی کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تھی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کے اور کہنی فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتی تھی اور معنی اوسکی نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کیطرف اور معین ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہی واللہ اعلم ش ع ح **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اوسی عبداللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجھمین ای مخاطب پس نہین ہی خوف تجھپر اور ضرر نہین ہے تجھکو فوت ہونی اور نہونی دنیا سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندونکی اور حقوق نفس کے اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کرنی حرام سی اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہانی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضرر نہین الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا ہم پہونچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل اور وحشت کا رخانہ جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت اوپر جمال لطافت اور نور کی پیدا ہوتا ہی ش ع ح **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ اور روایت ہی امام مالک سے کہ کہا پہونچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کے کہ کس چیز نی پہونچایا ہی تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہونچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادای امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نے موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین **ف** اسی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت اسی گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہے درمیان علما کی اسمین کہ لقمان پیغمبر تھی یا نہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تھی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تھی نہ بادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اور

جو انہوں نے عمل کی ہے اور اپنی کتاب میں کہ اوسکا بیان آوے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگی اعمال پس آوے گی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں نماز ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہے پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہے پھر آوے گا روزہ پس کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہے پھر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکی کی اوپر اسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہے یعنی موقوف رکھے گا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کے قبولیت کو بڑی مہربانی سے پھر آوے گا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہہ وارد ہونے اوامر و احکام کا ہے پس کہے گا اے رب میرے نام پاک تیرا سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ عاجزی کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور فرمایا ہے تو نے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہے بسبب تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا یعنی مواخذہ کروں گا بسبب تیرے جس سے کہ مواخذہ کروں گا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دوں گا میں یعنی ثواب پس تو اصل ہے اور مدار ہے تجھ پر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچھ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوا دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اوس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں سے ہے **ف** آوینگی اعمال بندوں کی یعنی نیک اعمال خصوصا خداوند تعالی کی تا حجت لاوین اور شفاعت کریں اپنے کرنے والوں کی یا جھگڑیں اپنے ترک کرنے والوں سے اور اعمال تو اچھی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالی انکو اچھی صورتیں عطا فرماوے گا جیسا کہ بعضی حدیثوں اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت الہی کی بات ہے اور یہ لائق اعراض کی اور کلام کرانی انکی کی اور میں نماز ہوں آئی ہوں بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کروں بندے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ میں رکھتی ہوں کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹھایا ہے تو نے اور فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی کہ نماز منع کرنے والی فسق و فجور کی تھے میں امیدوار ہوں آج کے دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سے ہوں میں پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہے اور یہ توقف اور مہلت دینی ہے قبول شفاعت اوسکی میں ساتھ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچھی کلام کی یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہے اور سچائی خود بخود تو لیکن شفاعت کا روصفت ایک دوسری کی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتوں ہم مثل تیری کا ہے اور جامع ہے تمام اچھی صفتوں کا کہ وہ اسلام ہے جیسا کہ آگے آتا ہے اور یہاں ایک نکتہ ہے کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت میں سزاوار اوس ذات کی ہے کہ جامع ہو کمالات کی جیسا کہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہے کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہیں کھلوا سکے گا مگر وہ اسیطرح اعمال میں وہ عمل شفاعت کرے گا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہے جیسا کہ آخر حدیث میں بیان ہوگا اور میں جو صدقہ شفاعت کرتا ہوں اس بندے کی اور مجکو ساتھ لطف اپنے کی نوازا تو نے اور میرے حق میں فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور میں جو ہوں روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نے ساتھ جزا خاص

کی کہ سوای تیری کوئی اوسکو نہجانی گا اور جسنی کہ مجکو پایا او رحمت وحق نگاہ رکھا میرا بخشا تونی اور وعدہ بہشت میں جانی کا کیا تونی اوس سلی اور اسلام جو کلام مذکور کہی گا اسلیی کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتہ تعظیم او ر ثنای آلہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کر نگار کی کرینگی بعد ازان شفاعت کرینگی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتہ اسم سلام کی ندا کری گا اور اپنی تئین بندہ مطیع کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا و تسلیم او ر ترک اختیار کی اعلی مقامات اہل قرب اور اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم عم کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذقال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین اہ **وعن عائشة** قالت كان لنا ستر فيه تماثيل طير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة حوليه فاني اذا رايته ذكرت الدنيا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیی کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ جسمین کچہ زینت ہی ساتہ اوسکی اغنیا لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو رع **وعن** ابي ايوب الانصاري قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال عظني واوجز فقال اذا قمت في صلوتك فصل صلوة مودع ولا تكلم بكلام تعتذر منه غدا واجمع الاياس مما في ايدي الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنی والا اور چہوڑنی والا ہی سوای اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام نیکو یار دن اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر او پر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کے ہاتہ میں ہے یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہے کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مثل شیخ کی ویلسو نہیں آیا ہی کہ طالب کو چاہیی کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانی گا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل ہی ادا کری گا اور آخر حدیث میں اشارہ ہی طرف اوسکی کہ نسبت پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کے ہی اور غنای قلبی یہ ہی کہ نا امیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہ میں ہے اہ **وعن** معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه وسلم يوصيه ومعاذ راكب ورسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فلما فرغ قال يا معاذ انك عسى ان لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلك ان تمر بمسجدي هذا وقبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم التفت فاقبل بوجهه نحو المدينة فقال ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا روى الاحاديث الاربعة احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کے نکلے ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانی کی لیی سحال مین وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تہی ہمراہ سواری اوسکی کی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ بتحقیق تو نزدیک ہے کہ نملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی کہ یہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نی یعنی منہ پھیر معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر ین اور متصل ترین لوگون کی ساتھ میری پرہیزگار ہین جو ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون اشراف ہون یا رزالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی **ف** لفظ فاقبل الخ تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنی کی معاذ سی یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا اونکا اور ہو سبب اپنے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضرور ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نی اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سی کہ تو جدا ہوگا مجھسے اور جدا ہوگا مدینہ سی اور پھر دیکھیگا تو مدینی کو اور نہین دیکھیگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کیطرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین و غیر ذلک پس کچھہ طرف تبلاوتیں قرنی کی یمن مین سبب کمال تقوی کی اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونھون نی باوجود دور رہنی تقوی ہی کیا درجہ پایا اور نہ سبب تک تقوی کی کیسی محروم رہی مقام قرب سی بلکہ اشقی ہوئی بسبب پونہچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق پر غم نکہا جبکہ متقیون سی ہووی تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھ ہی ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد خبر دینی کی اوسکو ساتھ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پھر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہی ابو بکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی اہل قیامت کی کہ جنھون نی نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر تقوی کرینگی تو تقرب حاصل ہوگا حضرت سی اللھم ارزقنا ہذہ النعمۃ شرح **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لتلک من علم تعرف بہ قال نعم التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ پڑہی آنحضرت نی یہ آیت لیس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام اختصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہل جاتا ہی اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کے کچھہ نشانی ظاہر ہین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتھ اوس نشانی کی فرمایا آنحضرت نی ہان اوسکی یہی نشانی ہی دور رہنا گھر غرور کی سی یعنی دنیا سی کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اوسکی لوگون کو فریب دیتا ہی اور مراد دور رہنی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت کے پہلے اوترنی اوسکی کی یعنی ساتھ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کے اور صرف کرنی وقت کے طاعت مین **ف** یعنی قبول کرتا ہی تمام شرائع اسلام کی اور شیرین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کیی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہ

قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنی والی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہی جسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اوسکا مانند سراب یعنے دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین ایسی دہوکی مین پڑرہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنے موت کے یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کی کہ مرض ہی اور بہت بڑہاپا کہ نہ قادر ہوا وہ ہیں اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندیگی ع وعن ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم العبد یعطی زہدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سی اسلیے کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اور یہ حدیث بہت سے طریقوں سی ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت ہے آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کہنیوالا ایسی واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہمکلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت رکہو ساتہ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت رکہو ساتہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق مین علامت انشراح صدر سے اور اس حدیث کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور مین اور بے رغبت کری یارون اپنی کو دنیا سے یعنے تحصیل مال و جاہ سی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہونچاوی طرف آخرت عقبی کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ع

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونون مضمونون کو کہ ایک ہی کی جمع کرنی مین نکتہ یہ ہی کہ حضرت کے اوقات بسری ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہی آپس مین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہ سی خیرات اور تقرب کے چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثین باب کے تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سی منقول ہی کہ اونسی کسی نی پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سی بہتر ہی اور اس مین اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنے فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبدالوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی ہی کہ جبتک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہم سی نہ کر والیا بیعت ہمارے شیخ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہیے

اور بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچہہ نہ رکہتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے
یہان فقیر اور مسکین ہین ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو
قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** دہکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہ ہاتہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے
دروازے پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دہکیلے
گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیی جاوینگی اور یہ ایسلیی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل
ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچہہ النسبت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی ہی ظالمون کے دروازون پر اور کہاتی مال حرام اونکی جیسے بکہہ
بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی سی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی سی
بسبب کمال بے پروائی اپنی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلتے ہین اپنے دروازون سی اور آنی نہین دیتے
اپنی گہرون مین ایسلیی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس
فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال
گذرا باب الدیة مین ۱۲ع حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین
کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو مولت **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بیٹی سعد
کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نی اونکی جواب کیلیی اور اونکی سنانی کیلیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون
اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد بہت سے فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا
اسلام مین بسبب ان کی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورونکی کہ نہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تم نہ کرو بلکہ اکرام کرو
ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت عاسی بہرہ مند ہوتی ہو ۱۲ع **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ
غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر
اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کے
یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مال ان ہونکا بہشت ہے اور کافر کلم دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر
اونکی کہ داخل ہوی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت خواہش نفس نی اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب کفر اونکی کی مردون
کو راہ عقبی سے اور ٹہرائی گئی الخ یعنی صاحبین دولت اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطی

بہت

بہت حساب دینے کی اور رنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس کے
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں ان نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ان ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنة فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھی میں نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیمة الی الجنة باربعین خریفا
رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نی **ف** چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس اس دنیا کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کے لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دینے کے رکی ہوں گی میدان محشر میں اور فقرا بلا حساب
جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگی ع **وعن** سہل بن سعد قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لرجل عندہ جالس ما رأیک فی ہذا فقال رجل من اشراف الناس ہذا واللہ حری ان خطب
ان ینکح وان شفع ان یشفع قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مر رجل فقال لہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیک فی ہذا فقال یا رسول اللہ ہذا رجل من فقراء المسلمین ہذا حری ان خطب
ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یسمع لقولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر من ملأ
الارض مثل ہذا متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سی کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان کرتا ہی تو اوس شخص گذرنے والی کی حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنے والی کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سی قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطی وسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکی پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کسی طرف اوسکی بسبب
نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص کہ تو نی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین سے مانند اوس
شخص کے سی کہ تو نی تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر تمام دنیا میں مثل اوس شخص کے سے کہ تو نی تعریف کی ہے بھر جاویں تو وہ
ایک شخص کہ تیری نگاہ میں حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ و فضیلت میں اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی تھا پس غرض اوسکی سوال سے
جواب میں تنبیہ اوسکی لیے اوپر فضیلت فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہی امر پروردگار کا بخلاف اغنیای اغبیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکہا جاتا ہی علماء کی شاگردون مین اور صلحاء کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کر لیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل و حجت کرتی ہین اور یہ مین اور شخص اول بہی اغنیای مومنین سے تہا کافرون مین سی ایسی کہ نہین ہے منشأ ضلالت درمیان کفار اور مسلمین کے ایسی کہ نہین ہے کفار مین یہانتک کہ کہا ہی بعضے علماء نے کہ جسنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اونکی نہین ہے خیر اونمین اور رحم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی یہ کہ وہ قریب ہی ساتہ حق کی ۱۲ع **وعن** عائشۃ قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہر آل محمد نی یعنی اہلبیت اونکی کی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایکدن پیٹ بہر اتو دوسری دن بہوکہ رہے بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کردین تمہاری لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون اور ساتہین وہی ہی سیر کہ کہا جسنے کہ ہو گئی تہی آنحضرت آخیر عمر مین غنی ہان مال بہت ساہاتہ لگا حضرت کے لیکن اوسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتی کئی راتین بہوک مین پے در پے حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقرا سی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرت کے فعل مین بڑی تسلی ہی فقراء کی لیے ۱۲ع اور یہ بہوک حضرت کے اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقراء اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کے حاجت پر ۱۲ح **وعن** سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نے ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیے پس انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی کی اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی کہ تحقیق سنا مین نے انس سے کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نے اور نہ صاع اور دانون غلہ کی نی یعنی نہ خیرہ نہین کیا آپ نے رات کو غلہ کل کی لیی اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین بیبیان یعنے باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ نکرتی تہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سے یہی تہی کہ حال اپنا مسلمانون پر ظاہر ہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ اونپر پس دیوین وہ آپکے

صاع ایک پیمانہ ہے کہ اوس مین قریب ساڑہی تین سیر کے گیہون آتے ہین ۱۲ ع بتغیر

شریر کرے اور ظاہر تر یہی ہے کہ اسمین نہایت تضرع منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب مین اجرت کے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹھہرتی تھی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تھی اوس سے کہ دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی
کہ آنحضرت نی اپنی بیبیون کی لیی قوت ایک برس کا اکٹھا بہروا دیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علما کہ یہ ذخیرہ کرنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی
حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹھا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل احد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکھتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف
اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا ہی ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا
عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ
عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کھجور کی پتون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچھونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانی تکیہ رکھی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نی یارسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی
اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے
ای ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت نقل کے
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہ سمجھا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کھجور کی پتی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتھ پیش رے اور زیر اوسکی کی معنی مرمول
کی معنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتھ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ غنیا
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکھا
عمرؓ نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکھینگے
اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب ساتھ حال ضعف اونکی کی یہ دیکھا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا و لیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا کی زینت جیسے طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمرؓ نی کہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچھ چمڑی کی ٹکڑی دیکھی اور ایک دباس چلی ہوئی
روئی عمرؓ فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمرؓ نی یارسول اللہ آپ کو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتھ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

ہوم الشیخ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہیں تھا اونمیں سے کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوڑہی پراوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنونمیں پس بعضے اون تہبندون اور کملیون میں سے وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ میں یا بعضے اوضاع بیٹہنے میں بسبب ناخوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال میں اور صورت ظاہری میں اور اوسکی دیکہنی ہی سستی کری بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سے ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہووی منعم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ میں تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ میں پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچتی ہی [1] **ف** حاصل یہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت میں اور مال میں اور لباس میں اور جمال میں اور نہیں پہچانا یہ کہ اوسکی لیے آخرت میں بسبب اسکی وبال ہے تو چاہیے کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا میں اور کمتر ہی درجہ میں اوس سی باعتبار مال و منال کی اور آخرت میں اوسکی لیے درجہ عالی ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال کہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت پس جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی ہی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتونکا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہونچی اوسکی کوئی فقر میں تو لائق ہی یہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا میں اور اوسکی بہت رنج و فکار میں چنانچہ اسیلیے شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا میں سے کہڑا ہوا مجلس وعظ میں ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ میں نے نہیں کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خلا ملا میں پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تونی ای فقیر خدا کی اسلیے کہ اللہ نہیں دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمیں سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہیں پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہونچنی کا حال و استقبال میں جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر اسلیے کہ بلا کبہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین میں پس شکوہ کیا اونسی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر میں باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ کیا امام سی حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مرید نی بیقراری میں جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب میں کہ

[1] فائدہ یہ ہے کہ اگر دنیا میں نظر اپنے سے کمتر پر کرے اور دین میں اپنے سے زیادہ پر جیسا کہ دوسری فصل میں آئیگا تو جامع ہوگی شکر اور صبر کا ۱۲ منہ

او رہیئے کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سے پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اوس دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کی سی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور او رآیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے عموم سی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوس دن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاوی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم کہ ممکن ہی یہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث مین اغنیای مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیای مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیای غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض ہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوی اونکے تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور یا دونون کا ایک ہی ہی یا خبر دی اول ساتہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا یا اختلاف ساتہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہا او سمین کہ جمع کیجے دونو حدیثون مین یہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلے کہا مراد اوس سے یہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہ ہی کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم ع

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجہکو مسکین اور مار مجہکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطے یہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کر نیکا اور فضائل و حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر گرچہ ساتہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہہ مسکینون کو یعنی دل سی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنے کی اسلیے کہ خدای تعالی نزدیک کری گا تجہکو اپنی دن قیامت کے یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنے سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہی ف مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی یعنی قناعت اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین ہوین اونکے تا کہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کے لیے اور آگاہ کرتا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہ

کہ ارادہ کیا جاوی مسکین کہنی سی یہ کہ عطا کری اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری انکو ساتھ مال کی اسلیے کہ کثرت مال کی مفضی کی طرف ہی اوسکے حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نے کچھ التفات نکی اوسکی طرف اور متوجہ نہوئی اوسپر پس کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اونکی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری عداوت کی اور پہلی دولتمندون سی الخ اس جگہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون اغلب ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا عقل و شرف فقرا کا ہی اور طلب کرنا اونکی تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخرانکی کا بر تقدیر غنا کے اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخرانکی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی اور محبت کرنی اونکی کی پس فرمایا اے عائشہ نہ پہیر الخ اور روایت کیا ہی شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نے سنا ابی سعید سی کہ کہتی تہا ای لوگو نہ برانگیختہ کری تمکو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیے کہ مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینون کے پس تحقیق بہت بدبخت ہین بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے اسمین غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہوتی کوئی اور دلیل سوای اس حدیث شریف کی تو البتہ کافی تہی یہ حجت واضحہ ہونی مین اوپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہی نہین کچھ اصل اوسکی بنا بر تصریح کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہی جزع فزع کا اور نہ راضی ہونی کا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نے شرح

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی درداء سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین رزق دی جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کی جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتہ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی کی اور لفظ او تنصرون مین دو تنویع کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو روایت تو او کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی کی اور احسان انکا وجود اونکا ہی اسلیے کہ اونمین اقطاب بہی ہوتی ہین اور اوتاد بہی اور بسبب اونکے انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی اور خوش کرنی دلون اونکی کی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجکو ایذا دی اور مؤید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب

وَعَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتہ برکت و دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **ف** صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور کی یعنی فقیر کی اور ملا علی قاری حنفی اس جملہ کی یہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور ببرکت دعا اونکی کی اور بعد اوسکے

باب

ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰھم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نے بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعدازان یہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی ایسی ثابت
کی اور مخصوص و مشرف کیا اونکو ساتہ اوسکی کہ ببرکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی **وعن** ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَۃٍ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا ھُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِنَّ لَہٗ
عِنْدَ اللّٰہِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز
پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب ٹہاوی گا تحقیق فاجر کی لیے نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان یہی ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی ہی
حضرت اوس سے آگ نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یہ تفسیر کیہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبداللہ بن ابی مریم ہی اور سبب
نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیے
ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُہٗ وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْیَا
فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کے کہ
اوسکے لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکہتا ہی
اور چین و ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع ح **وعن** قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ
اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبے
مین جیسا کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ ملوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ع **وعن** مَحْمُوْدِ بْنِ
لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِثْنَتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَیَکْرَہُ
قِلَّۃَ الْمَالِ وَقِلَّۃُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیز ہین
کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعًا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے
فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جبارون کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنی کی اگرچہ دل قرار ہوا ایمان پر لیکن زبان پر لاتا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہی یہ بھی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلای دنیا اور شدت و محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کثرت ہی حساب کے لیے یعنی بعید ہے عذاب سے اور بہتر ہے مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکے پونہچی سہل ہی عزیز میری یہ تمام شاخیں ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اونہوں نے فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور رذالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتھ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سے کم نہیں اور تجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی کی اور قناعت کرنی کی قدر کفایت پر ذکاوت نفس اور صفائی اوسکی سے ہی ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو یعنی بہت الاہی میں دوست رکہتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اوس چیز میں کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنے کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالہ کی سے طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہی

ف تجفاف ساتھ زیر تا اور جزم جیم کی پاکھر کہ گہوڑی پر ڈالتے ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہے مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسے کہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد پہونچنی نالے کی سے الخ معنے یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤں اور شدائد کا اوس پر بکثرت ضروری ہی اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں کی از روی بلا کی انبیا ہیں پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس چونکہ آنحضرت بہی نہیں میں سے تھے اور یہ محب تہا اونکا اوسکو بھی بقدر محبت اونکی کے حصہ پونہچے گا موجب المرء مع من احب کی پس تیار کر واسطی فقر کی پاکھر یہ کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنے طریقہ اونکی کی ناروا اور جھوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت لیے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب لمن یحب مطیع ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بہنا دل کا ساتھ خوبی کی اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهِ اور روایت ہے

اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار دین حق کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے یعنی تنہا میں تھا ابتدائے اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین حق کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذرتی تھی مجھپر تیس شب و روز پے درپے حالانکہ نہ تھا میری لیے اور بلال کی لیے طعام کہ کھاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے
کہ حیوان اوسکو کھاوے نہ تھی چہ جای آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہی
پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں سے نظاہر ہو اور باہر سے نہ دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور معنے و فی اس حدیث کا اوس وقت
تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے تھا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کھاؤ تھا نا تھا نیچے
بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملوں کی معنی طیبی نے اسیطرح لکھی ہیں کہ چنانکہ ہوئی لیکن ظاہر یہ ہی کہ معنی یون ہوں کہ ڈرایا گیا میں دین
میں اور نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیاء میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میری جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
اسلیے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت آپکی ظاہر تر تھی اور
خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی اونکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اتنے مہینون تک بھی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ قبل ہجرت کے نکلا مکہ سے یعنی مدینہ کو
نہ تھا اسلیے کہ اوس وقت بلال نہ تھے حضرت کی ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اوس وقت کا ہی کہ جب ابوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بھی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد
دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر
وہاں کے لوگون کو دعوت اسلام کیطرف کرتے رہے اونہوں نے کچھ نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے پانوں مبارک
پر حضرت کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کر دیں اور جب پتھر کی زخموں سے آنحضرت بیچ گرتے تھے دونوں بازو آپکے پکڑ کی اوٹھاتی تھی اور جب چلنے
پھر پتھراو کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بھیجا
تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھپر اور پہاڑوں کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ میں آباد ہی آپس میں ملا دین ہم اور اونکو اونکی بیچ میں
پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میری پروردگار کو ساتھ وحدانیت کی پوجیں و آخر اس حدیث میں لمبا
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہی پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کی منافی نہیں ہی ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کی یعنی دونوں ہوں لیکن کتابوں
میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ میں واللہ اعلم ع **وعن** ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
کھولے ہمنے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھائے پس کھولے حضرت نے اپنی پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت آوے اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے کی
قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاویں اور کھنچ جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتھروں کی باندھنے کی ہوتی ہے

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی ورتھی آپ سے ریاضت کرتے تھے آپ نے دو پتھر باندھے تھے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقراء صحابہ کو بھوک پس دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اونپر ہو رہی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے ۱۲ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِهٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ کَتَبَهُ اللّٰهُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَکْتُبْهُ اللّٰهُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے اونسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کی یعنی اچھے عمال کی کرنے میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کرے اوسکی یعنی صبر کرے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کی سے یا تاسف کرے اون کمالات پر کہ فوت ہوئے اوس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کم تر ہو اوس سے مال و جاہ میں تعریف شکر کرے اللہ کی بنا بر فضیلت دینے خدا کے تعالیٰ کے اوسکو اوپر لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نہیں لاجئی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنے اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنے مال و جاہ میں اور پیدا ہو اوسے حرص آرزو میں غم کرے اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب صابر ہونے ایک چیز کی ہے اور اوسے دو چیزوں ذکر کی گئیں ہیں بلکہ بر خلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے جیسے قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں سیئات سے اور شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سے ۱۲ ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سر اوسکا یہ ہے اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ الخ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰهُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا اَمْرَکُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی عبدالرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تھے

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اونسی ایک شخص نے یہ کہ کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی ہین ساتھ سبقت
دخول کے بہشت میں پس کہا واسطی اوسکی عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جسکے پاس رہتا
ہون مین یا طرف اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میری پاس مکان ہی کہا عبداللہ نے پس
تو ہی دولتمندون سے یعنی مہاجرین کی دولتمندون میں سے ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنی جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونی سے اوسکو غنی کہا تو اوسنے کہا کہ میری ایک خادم بھی ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہون میں سے ہی یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجھکو فقیر کہنا نہیں درست کہا ابو عبدالرحمن نے اور آئی تین شخص طرف
عبداللہ بن عمرو کی اور مین پاس تھا اونکی پس کہا اونہون نے ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہیں قدرت رکھتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی
تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب سفر پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مال اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کہ کیا چاہتی ہو تم اگر چاہتی ہو
تم یعنی یہ کہ دوین ہم تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس پس دینگے ہم تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اسوقت کچھ حاضر نہیں
پھر آؤ دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرین ہم قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت میں معاویہ تھی یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کردین اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلی جاوینگے
دولتمندون سے روز قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتی ہم کچھ یعنی نہ تم سے یا نہ مانگین گے کسی سے
بعد اسکی نقل کی مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ
وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھی مسجد میں یعنی
مسجد نبوی میں اور حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقراء کے
پس کھڑا ہوا میں طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سے اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاوین فقراء مہاجرین ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت میں پہلی تونگرون سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھی میں نے رنگ فقراء کی کہ روشن و تابان ہوی یعنی بہ سبب
اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین ساتھ اونکی یعنی دنیا میں ہمیشہ اون جیسا یا اونمیں سے
یعنی عقبی میں اٹھون اونکی جماعت میں نقل کی دارمی نے **ف** وجوہ جمع وجہ کی ہے یا معنے منہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی اونکو اور ظاہر ہو اثر
اوسکا اوپر ظاہر بدن چہرہ اونکی کی اور او منہم میں الفاظ تنویع کی لیے ہی اور معنی وسکی کہ کہی گئی یا شک کی لیے ہی یعنی معیت کہا یا مین کہیون
مین جملہ فقراء مہاجرین سے **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ
اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف مجھسے یعنی امور دنیا مین و نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے

مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہ کہ ملاؤن رشتہ ناتے کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی نا ملاوی اور چوتھی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگون مین کسی سی کچہہ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ ہو ع اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننی والی پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتین اور خزانی سی ہین کہ رب العزت کے لیی ہی نیچی عرش کے کہ فیوض او ربرکات اوس سی نازل ہوتی ہین نقل کی یہ احمد نی **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی قاری اس کلمہ یعنی لاحول و لا قوۃ الا باللہ کیطرف کہ کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ رکہا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہین پہونچتا طرف اوسکی کوئی مگر یہ حول ضعف اور قوت اوسکی کی یا گنج ہین گنجون جنت کی سی اسلیی کہ عرش چہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اسلیی کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسکی معنون مین پس بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز رکہا گیا اسلیی کہ یہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست و محفوظ ہونی اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیی کہ یہ جنت کی ذخیرہ میں سے ہی یا یہ کہ اوسکے کہنے والی کی لیی ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین نے یہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نی کہ جانتا ہے تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاو اللہ کی گناہ سی مگر ساتہ بچانی اللہ کے اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبونکو ساتہ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطی توفیق عمل کی نہین ہی ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ من الدنیا ثلثۃ الطعام والنساء والطیب فاصاب اثنتین ولم یصب واحدا اصاب النساء والطیب ولم یصب الطعام رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا یعنے واسطی حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنی کی دین پر اور دوسری عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت یا ایسی عورتین یعنے یہانتک کہ نو تہین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا اسطرح کی خوشبو ہوتا کہ خوشبو دار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیی ہی اسلیی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئی جو کی روٹی سی دو دن پے درپے تا دم وفات اور یہ بات تہی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل و علا نی جو اپنی حبیب کے لیی یہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ رواہ احمد والنسائی وزاد ابن الجوزی بعد قولہ حبب الی من الدنیا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیی فرماتی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہتا نماز پڑہین اور رنج اور مشغولی

اور سبب عیال اور حلی کی آرام پاتا ہی اور سبب اولاد کی عزت مین رہتا اور سبب طیبے یعنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب کے نظارہ جاتا ہی اور یا سبب ہی فرحی ساتہ ہے ہیں حسن وحی یعنی سردی اور خنکی آنکہہ کی اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکہنے دشمنون کی ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین لفظ ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیے کہ لفظ حدیث کی جسپر کہ اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور نیز یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نی تینون مجموعون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بیچ لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تنقیر وتفتیش کے مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین سی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہ تو بہی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعۃ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہیہ صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی معنی معروفہ پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کی نہین آرام و استراحت مین ہوتی نقل کی یہ احمد نی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی تقضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین ہی ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سی کہکہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہو اللہ کے ساتہ تہوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتہ تہوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنے نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پہونچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا اور الا تصریح کی ہی علما نی کہ ایک آدمی اگر مرجاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ہو ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی

مسلمان کو کہ فقیر ہو عیالدار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونی کی بچتا ہی حرام اور سوال کرنی سی پس وہ مومن

کامل ہے اپنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکو **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ

اِنَّہٗ لَطَیِّبٌ لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَہَوَاتِہِمْ فَقَالَ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبَاتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

بِہَا فَاَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن

حضرت عمرؓ نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نی کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیندہ ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو اسلیے کہ میں

سنتا ہوں خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس اونکی کو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لی گئی تم اور بہرہ ور

ہوئی تمنے لذتیں اور نعمتیں اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھ اونکی پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو

ثواب اونکا ہمکو اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نی **ف** یعنی میں اگر یہ پانی پیوں اور لذت حاصل کروں تو میں ڈرتا

ہوں کہ یہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافروں کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی میں ملجاتا ہی اور آخرت

میں کچھ نصیب نہیں اور یہ آیت مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْہَا مَا نَشَاءُ الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہیں لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی

نہ خصوص سبب کا **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا

نہ پیٹ بھرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتھ آنحضرت کے کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کو کہ وہاں کہجوریں بہت تہیں نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب ہے بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنی کی **ف** امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے

معنے ہیں زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی ہُدٰہُمْ یعنی اگر زیادہ ارادہ کری تو بیچ ہدایت اونکی کی اور قاموس میں لکہا ہی

کہ بدترین حرص یہ ہی کہ ہووی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ میں انتہی اور مراد امل سی یہاں ازکی امل سے یعنے آرزو کی ہی مر دنیا میں اسطرح

میں کہ غافل ہو تیاری کرنی سی موت کے لیے اور توشہ آخرت سی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ذَرْہُمْ یَاکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْہِہِمُ الْاَمَلُ اور واسطے دراز کی آرزو کی بیچ حاصل

کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا میں سال آیندہ تک

تو البتہ روزہ رکھوں گا نویں کو بھی یعنے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہے والا حرص نی جہاد پر اور علوم کے

حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک مستحسن ہے بلانزاع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْہُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰی ہٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ

جَانِبِہِ الَّذِیْ ہُوَ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ ہٰذَا الْاِنْسَانُ وَہٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَہٰذَا الَّذِیْ ہُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَہٰذِہِ الْخُطُطُ

الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ہٰذَا نَہَشَہٗ ہٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے

کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کو چار خطوں نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا

تہا اوس شکل سی اور کھینچی چھوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان میں ہی جانب اوسکی سے کہ درمیان میں تہی یعنی دونوں جانبوں اوسکی سی وجود درمیان

میں تہیں اسلیے کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنی یہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی

سلہ امل یعنی آرزو کی دراز کی حیات ... کہ مقابل ...
[illegible]

مربع سے ... اوسکی ... ملی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی ... اوسکو پہلی آتی اجل اپنی ... سے ملی کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض او بھوک اور پیاس وغیرہ ذلک ان چیزون مین کہ پیش آتی ہین آدمی کو اور ہلاک کرتی ہین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اوسکی اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پونہچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی پونہچا حادثہ دوسرا نقل کی بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پونہچے گا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اوسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پونہچے جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اسکے جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیے کہ دس اس عدد سے کہ تعبیر کے جاتی ہی ساتھ اوسکی کثرت اور یہ مہندا اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پھر دیکھی مینے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقیر بر وہ صورت یہ ہی ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی شبہ مین ہی کہ ناگہان پونہچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پونہچے ناگہان اجل پہونچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کی اجل کہڑا رہتا ہی ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال و عمر کی ہاتہ نہین آتین اور سبب قوی ہونے انکی کا بسبب ضعف بدن کی کمی اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہتی ضعیف ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کر سکتی سہ بنجہای خوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ + ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہے کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی توے دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضے ہے تاخیر عمل کو ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہوڑی خدای تعالی نے جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سے کہ ڈہیل دی اسد تعالی نے اوسکی اجل کو

سید نے یہ شکل لکھی ہے

خط امل

خط اجل

انسان

اجل

خط امل یعنی آرزو

یہان تک کہ پونہچایا اوسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اوسپر جو بہ سد رجوان اور پہر بہی گناہ
ابلور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوون گا تو بہ کرون گا بڈہا کیا کہی گا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی عبارت کے
یہہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا
التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیی دو جنگل بہری ہوی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈ ہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا
ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کی
ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ایسی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر
باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس
کی اوس سی اور اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے
پکڑ لی پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون ہی کہ قبر مین آسودہ ہین اور سب
سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین نظر
ہے ایسی کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا
یا تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ہی ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی ایسی کہ مسافر
کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی
نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ
جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہین ہو جاتی
بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام عضا
اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑے
اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کے ہین
پس مشابہ ہونا ساتہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ متصف ہو ساتہ قطع کرنے علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع
کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہے دنیا سے
اوسکے ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہ ہی کہ اوسکی جاتے رہنے سے غمگین نہو اور رہنا اوسکی
ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد اسکی رعایت کریگا اور تیسرا
آداب کی کہ بسبب اونکی مشابہ ساتھ مردون کی ہو ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ برآنا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی اور وہ
برآنا ہی قبیلہ اسباب سی جیسی کہ موت سی اور قناعت ہی اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور وہ منہہ
پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اسپر کہ نرہی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل وعلا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آنا ہی
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سی اور در آنا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار الٰہی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہین معنی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بہی یہی معنی رکہتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی
نی بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ہذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع
من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمپر اس حال مین کہ مین اور ماں میری مٹی سی لیپتی تہی کچہہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت سنے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی کی یا زیادے
استحکام کی لیی فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب
ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مر جاوی گا پہلے
گرنے اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا
بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ۱۲ ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یہریق الماء
فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی
شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب
کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کریں پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہنچون مین پاس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکری اور اجل آ پہنچی
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہی ۱۲ ح **وعن** انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ہذا ابن آدم وہذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور کہا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک کدو کی اپنی کے یعنی واہنی حصّے اور نیچے قریب ہوئی موت کی ساتھ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکہا گدو کی یعنی وا بطی دکہائی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی اور یہی اجل نزدیک تر اور آرزو دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رم کی ہی اور ملا علی نے یون لکہا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے آگی کی جانب اپنے بیچ مسافت زمین کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پہر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب[1] اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہ اوسکی طرف اجل کے پہر پہیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتھ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سے کہ اشارہ کیا تہا ساتہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سے اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سے جیسے کہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اوسپر ؎ کل امری[2] مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ[3] یہ مضمون مجھے سوجہا ہی اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَیَلْحَقُہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونون سے پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یعنی کیا ہی واسطی اوسکی مثال مین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہے یعنے پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہی مین نے مثال ہی موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کے کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی مین نے آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہونچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونسی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کے ساٹھ برس سے ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہی جیسے کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ہی ؏ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین سے ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پونہچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

[1] یعنی پس پشت قفا کا ۱۲

[2] آدمی صبح کرتا ہے ساتھ اہل اپنے کے اور موت قریب تر ہوتی ہے اوس سے تسمہ جوتی اوسکے سے ۱۲

[3] یہ ملا علی قاری کہتے ہین ۱۲

مری اور رہا مثل ابو بکر کی سو برس کی اور حال اونکا یہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر
حسان بن ثابت کی تہی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹہ برس کفر کی حالت مین ہی اور ساٹہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر
سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مری واللہ اعلم **وَذُكِرَ** حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي
بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کے سے
اونسے نقل کی اپنی باپ سی اونی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول
فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز کرنا آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کے یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی
رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد بیرغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل
ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بی یقینی پہونچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہاونگا
اور جب نہ ہو کیا دراز کی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین ہی کس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین
یقین کی بی رزاقیت حق کی اور زہد کر نیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے
لکہا ہی کہ اعتقاد جب جزم کو پہنچی اور نہ پکڑ ہو الا ساتہ دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کے اصطلاح مین یقین
کہتے ہین لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب ہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اون چیزون کی رغبت دلاوے
کہ موافق ہون شرع کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلا سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی
لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی
گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چار جگہہ چاہی اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین سے
مین سی اونپر یقین لانا چاہی لیکن اصول انکی چار چیزین ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی
حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پونہچانی رزق کی
تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر ہر حال
پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنی رزق کی اجمال ہے
بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین
کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہی کہ مبالغہ
کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل
کرنا اوسپر جیسا کہ کہا ہے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ
عالی ہی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نی اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین

اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہتی تہین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم ۔ اعرابی نی بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پہینکی اوسکی اور حصہ سیف طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پونہچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقًا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوا اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہیں مانا کہنا اوسکا یہانتک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا ۱۲ مدارک **وعن** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کے اور ساتہ کہانی وال ٹپنے اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بے مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہ جلدی کرنی کے طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقتے وہ ہی کہ ہووے حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف عقبے کے اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی ایسی کہ برابر ہین دونون امر اسمین باعتبار حقیقت کی اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پونہچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرونکا ساو واسطے چہپانی احوال اپنی کی ۱۲ع **وعن** زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اون سے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزیں کہ ہون حلال طیب اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ رد ہے اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ نری ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور مٹی کستی کی ہے

ترجمہ آسمان میں ہے رزق تمہارا ۱۲ ... سوگند ہے پروردگار آسمان اور زمین کی تحقیق وہ حق ہے ۱۲ ... اے رسولو کھاؤ حلال چیزوں سے اور عمل کرو اچھے ۱۲ اے ایمان والو کھاؤ تم حلال اون چیزوں سے کہ دین ہم نے تمکو اور شکر کرو اللہ کا اگر ہو تم اوسکو عبادت کرتے ۱۲

اوسطرح کہ انھین کی حقیقت نہ ہوئی وہ چیز گمان کیا تو فی بلکہ حقیقت اوسکی یہی ہی کہ کھاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے
مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووی اوس چیز پر کہ تیری ہاتھ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا بنسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتھ مین ہی شروع

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت
کے لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہوا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطی صرف کرنی انکے کے عبادت اور
طاعت مین شروع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی الہی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف
مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کی بھی آیا ہی اور یہ فصیح تر ہے
اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی شروع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون
سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو ولعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس
کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی
اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی بھی نہین ہی غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب
ہوتا ہی اوسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس سے
دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ
بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین
یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئے
مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی بمعنی مہربانی اور احسان
کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس مین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے
تفضیل دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط برون کے
شروع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث
ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسرے
عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ
النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکے
پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہون عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس وہ کا دریں ہی **وعن** عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنی صحابہ میں سی پس مارا گیا ایک اون دونوں میں سی اللہ کے راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پہر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمیناً کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تم نی اور کیا پڑہا تمنی نماز میں کہ اوسپر پڑہی یعنی کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدای تعالی سی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوسپر اور پونہچاوی اسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی بہشت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکہتے تہی آپس میں اور رہتی تہی اکٹہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچاوی اسکو ساتہ یار اسکے کی گمان رکہے کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہاں گئی نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکی کیی یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصون کی ہی بہشت میں اور قرب الٰہی میں دورتر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس میت کا اعلیٰ ہی شہید سی یہاں اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا او پر شہادت اوس شخص کے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگارون دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص پچہلا سے مرابط تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر طرح **وعن** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَّاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَّعَبْدٍ رَّزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَّمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

بِنِیَّتِہٖ وَوِزْرُھُمَا سَوَاءٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ اونے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب للہ دینی کی یعنی للہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی
نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیے خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیے اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیے دنیا مین انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیے ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پہ دروازہ سوال کرنی کا یعنے
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پر وہ حدیث کہ کہتا تہا
مین تمسے بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین رب
اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا
تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندۂ
اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہونی علم اور ہونی کثرت

اور صرف میں ... نہین عمل کرتا اور نہین ساتہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اسد کا ہو خواہ بندون کا پس یہ ... بد ترین
مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اسدنی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاپس
وہ بد نیت ہی نقل کیا یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم
گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہ ہین کہ مجدہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا
اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہونچی اوس تک کوئی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ
عزم زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی
بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹہی اور باطن مین جولان کری اور
پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہ خصائص
امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کے رکہی اور حسنات مین بمجرد قصد ونیت کی حسنہ کامل لکہتی ہین اور سیئات مین
بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اسمین مواخذہ جس طرح کہ ذکر کیا گیا ہی اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جانب عمل اسد فیہ مین مال کیطرف
پہیری ہی اور ملا علی نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسد کی علم مین حق علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسپر
ساتہ حق اسد کی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ لکہکر قول ابن مالک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت
شیخ نی یہ لکہی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین اور بہاتا اور پاتو مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر وشر مین
اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق مین جیسی فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہتا ہی اور بیٹہتا ہی ساتہ جمع کرنے مال
کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک کی اپنی مال مین **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ
لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد
تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہ بندی کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کر دیتا ہی اوس سی بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا
آنحضرت سی کہ کس طرح کر دیتا ہی بہلا اوسی اوس سی یا رسول اسد فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی
ف یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کر سکتا ہی **ھ ع حو** **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَیِّسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل
اور فرمان بردار کری اپنی نفس کو اسد تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور
جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہ
کہ نفس چاہے جیسی حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دنیوی ہو سکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی

اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدای تعالی سی کہ رتبے
ہو اور بلندی اور بہشت مین اعمل کرنی عقل کی بیتندی اور اہن مابہلی عقلی یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہ رکہتا ہی اور کہتا ہی
کہ رب میرا کریم و رحیم ہی بخش ہی دی گا مجکو حال آنکہ اسد تعالی نی فرمایا ہی مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ اور فرمایا ہی نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي
أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ اور فرمایا ہی إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ اور فرمایا ہی إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پہر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اسد بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما باسد نے
کہا ہی کہ رجا کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوسپر اور باز رہے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ
ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت بی سبب دنی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوون نی یہان تک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حالت ہی کہ نہین سبب اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے
کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا اون آرزوون باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی نہ دی خدای تعالے نے
کسی بندی کو اوسکی آرزوون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی دراز
عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالی سی ساتہ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اسد منہ اور لفظ دان کا
جو ابتدای حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفس کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کرے
اسد تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسکہ
روایت کیا گیا ہے حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا اور فرمایا اسد تعالی نی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ
الْغِنَى فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ
مِنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اسد علیہ وسلم کی ہی کہ کہا
تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
کے پس کہا ہمنے یا رسول اسد دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی
نے کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اسد عز و جل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی اور خوش دلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاویگا اوس سے قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا مَضٰی یُکْرَہُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَھُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا ھٰذِہِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا ھٰؤُلَاءِ الْمُلُوْکُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْہُ فَاِنَّہٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ یَبْذُلُ دِیْنَہٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تھا مال اگلی زمانی مین مکروہ و ناپسند یعنی اہلی کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہونچتا تھا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہونچتی تھی پس اما پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خوار سے اوٹھائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام و شبہہ مین اور باز رکھتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دینار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچھہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کرے اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیئے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتہ سی دینا اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنیکے لیئے اور کہا مال حلال نہین اوٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکھی باحتیاط خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوس مین اسراف کر سکین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَھُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکاریگا پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹھہ برس عمر والے یعنے وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹھہ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی اسکی حق مین یہ آیت کیا نہ عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس مین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہ کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس ڈرانے والا یعنے بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ ثَلٰثَۃً اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِنِیْھِمْ قَالَ طَلْحَۃُ اَنَا فَکَانُوْا عِنْدَہٗ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ اَحَدُھُمْ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ قَالَ طَلْحَۃُ فَرَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَۃَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَمَامَھُمْ وَالَّذِی اسْتُشْھِدَ اٰخِرًا

بِلَيْلَةٍ وَاٰخَرُهُمْ قَدْ خَلَّنِي مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتَسْبِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کہ تہی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا شہر کی کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکے خبر گیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کر دی تا مجکو حاجت نہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تہے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطا اور نیت رکہنے والا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنی بستر پر آگے اونکی اور دیکہا مین نی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے ساتہ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہے پس گذرا میرے دلمین اس سے شبہ یعنی چاہیی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نی اور کس چیز کا انکار کیا تو نی اس قضیہ مین سے یعنے آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سے جگہہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کے خدای تعالی کو ساتہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکی کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ ہو گی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہید ون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا مرابطا الخ ۱۲ ع ح **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلٰى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نی کو تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی مُنہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین مونہہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے پڑی رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہے گا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہووے سبب
عمل کے ہو بہتر اور دوست تر ہو گی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

باب التوکل والصبر

باب ہے بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** توکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زیر واو اور زبر کے
اسم ہے اوس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اوس سے اور شرع مین
عبارت ہے سپرد کرنے بندے کی سے اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سے اور توکل
سب کامون مین جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر
ضامن ہونے حق عز و جل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اوس سے ساقط ہو
اسلیے کہ توکل کار دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب کار
ساتھ اوسکی منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطے ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور پھر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنی مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تشبیہ کیا ہے
توکل کو ساتھ نکل آنے کی کسب اسباب سے بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالیٰ پر اور یہ ابتداے حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ
اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اوسکی کی ایک ہی
حال پر ہوتا ہے مثلاً سنتے ہے اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اوسی وقت وہ پھل لاوے پھل اوسکا قدرت صانع تعالیٰ پر اوسے مشہود ہو
مین کہ درخت خرما بعد برسالہا سال کے بطریق عادت معمولی کی پھل لاوے یکسان جانتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ تجلی اوسکی قدرت کی بیچ صورت اسباب کے اور ترتیب
کے اوسپر زیادہ ہے اور بیچ بیچ کی وہی ایک فعل ہے فقط اور یہان کتنی ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین اور وہان نہین
اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الٰہی کا ہے اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کے ہے ایک چیز سے
کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضے کی اور شیخ نجم الدین
کبری رح نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کے محبوبات اوسکی سے اور عوارف مین
لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدای تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ بر نفل ہے صبر کرتا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص صبر
ہے ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسی شکر کا استعمال رزق مین ہے **ف** جاننا چاہیے کہ مانع قوی
عبادت سے فکر کھانی اور پینی اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اونکا کہتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد
و تقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب و مخالطت کے
ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ کے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالیٰ پر میسر نہین ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

حلاوت اوسمین ہاتہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہ قوت تحقیق کے نہین بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور حکم الٰہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی روزی کا ہی وَمَا مِن دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کھائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے کے اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے بے سبب دنی کسب بہی پونہچاتا ہی وَمَن یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر نکری اور وعدہ الٰہی پر خاطر جمع رکہی اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدای تعالی روزی پونہچاوی گا اور یہ درجہ ادنے اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچھ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا ہی وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنی والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی ہی کہ ہاتہ تمام اسباب سی باز رکہے اور تمام امور مین توکل کری اللہ سے پر اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان ہی اور امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر ہیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول ہے والا شغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بہی ہاتہ سبب سی باز رکہنا روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور فتور دیکہی اوسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل بحق ہووے اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتہ سے کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاوی گا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانی کہ حق تعالی نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہ سبب اس کار کا ہی کہ خدای تعالی نے ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہ کتنون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور اسپر ہاتہ باز رکہنا اون اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہ اونکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا ہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ ہین اور رضا مند ہین اوسکو ترک کسب وا نہین اور ذخیرہ رکھنا ہی واسطی عیال
کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی کہا ہی اور اسی طرح ہی علاج
بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نہ رکھی اور سب
کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اسد تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکہ سوا ذخیرہ کرنی
کی فراغ عبادت اور جمعی حاصل ہو اوسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا تغییر
سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علمانی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید سی یہان یہ ہی کہ تمام مخلوقات
کو پیدائش اسد تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی
دلپر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہو گا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول
ہوسکے کہ ساتہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہ صبر کرنے کے
ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا سبب اوسکی
جیسے کہ فرمایا وتمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا
لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چہٹی محبت اسد تعالی
کی ہی ان اسد یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام
اسد تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش
کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے
اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع او حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج
حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری اس مین کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی تغیر نہین ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب
صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا
گناہون کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب
بجا لاوی عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہے گا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاوی گا
اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سے محروم رہے گا اور عبادت نہین کر سکے گا خاطر جمع
سے اور اگر کچہہ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہون سے حبط ہوگا + بحر العلوم ومغنی الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا
بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ داخل ہون گے بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے
وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے ہین یعنی بیچ تمام اون
چیزون کی کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین کے میں کہیں

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتھ انمین سے ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ
اور اسمار الہیہ کے اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے
اللّٰہم لاطیر الاطیرک ولاخیر الاخیرک ولاالہ غیرک اللہم لایاتی بالحسنات الاانت ولایذہب بالسیات الاانت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہ
صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف
کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اسپر عوام پس رخصت ہی اونکی لیئی
دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھ دعا کی
ہوتا ہی جماعہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیئی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا
ہی تونی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آن حضرت نی اسی لیئی کہ جانتے تہی یقین و
صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضۂ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوای مین کچہ ملک مین نہین رکہتا پس حضرت
نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے
اور شارع نے انکو روا نہین رکہا اور امن نہین ہی اوس مین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولایتطیرون کی اسلیئی کہ یہ ثابت
ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین
فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بیحساب اسلیئی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ
اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات
کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہے جاتے ہین چنانچہ اسی لیئی تفسیر کیا
ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی
اور متوسطون کا اور اونکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہے ساتھ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی او
اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص
خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتھ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہ ہے
اور جزا اونکی سب سی زیادہ ہی تمت اور عالمگیری مین قاعدۂ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم کے
ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے
ظنی جیسے کہ فصد اور سینگہنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھ
برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ
تمام کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسپر موہوم پس شرط
توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیئی کہ وصف کیا ہی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اسی پر درجہ متوسطہ
کہ وہ ظنی چیزون کا کرتا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہین ہی مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا اصل اسنے ادب کی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیۃ انتہی **وعنہ**

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیْ اُنْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَآءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَآءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ[1] ابْنُ مِحْصَنٍ[2] فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکہائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتہ انبیا اونکی کو بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی دکہائی اونکی ہی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکی ساتہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتہ ہین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اوسکے ساتہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اوسکی پس دیکہا مین نے یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید کی مین نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میرے کہ دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سے کہ جہان سی لوگ گذرتی تہے پہر کہا گیا آپکو کہ دیکہو دیکہو گی امت اپنی پس دیکہا مین نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو تو مین پس قناعت کی مین نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تیری لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اودہر یعنی داہنے بائین پس دیکہا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اوسنی کنارۂ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور داہنے اور بائین ہین امت تیری ہین اور ساتہ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کے اور وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑہوالتے ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون مین سی یعنی متوکلین مین سی کہ داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون مین سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اللہ سی یہ کہ گردانی مجکو اونمین سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجسے ساتہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف مراد نبی سی امت مین رسول ہی حکم کیا گیا ساتہ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہون حتی اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت مین ہی سوای اونکی اور یہ بہی احتمال ہی کہ ہون معنی اسکی یہ کہ انہین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور

[1] بضم العین وتشدید الکاف وتخفیفها علی ما فی القاموس
[2] حصین بکسر المیم وفتح الصاد

مؤید ہی اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت یعنی اتنا اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ انہین سی سعد بن ابی وقاص ہی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونیکی قضا و قدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتہ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتے کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود سی فانی اپنی نفسون کی حظوظ سی ا ھ ع نہ داغ لیتے ہین معنی اسکی یہ ہین کہ وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سے رکہتی ہین نہ تری واغنی سی اور نہ منتر پڑہواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے کہ ہوا اس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہما جانورون چرندہ سی پس مراد یہ ہے کہ وہ چہوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص ف کرانی داغ کرنا ہی اسباب وہمیہ سے ہے اور حدیثون مین نہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے یقین ہووی تو اجازت ہی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کے حق مین اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تہی حضرت اوس مجلس مین دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیی پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکے صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہے بلکہ جواب دیا ساتہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتہ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون مین سی تہا اس سبب سی اوسکی لیی دعا نکی اور باوجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتہ کلام محتمل کے اور بعضون نی کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اوپر کہ جلدی اور سبقت کرنی طرف نیکیون کے اور طلب دعا کے کرنے صالحین سے **وعن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطی شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہین ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیی اگر پہونچی اوسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نی **ف** مقام صبر و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اونپر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی بہر منحصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیی ہی اسلیی کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے ایسی بات نہین ہوتی ا ھ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک

تعوّذ فلا تقل لو انّی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدّر اللہ وما شاء فعل۔ رواہ مسلم

٣ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور دل ساتہ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امور خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون سے ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات میں ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتا ہی صفتون خیر کی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی ایسلیے کہ اسد تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکی یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چھوڑ تو اوسکو اور اگر پہونچی تجکو کچھہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اسد نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھہ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی ایسلیے کہ لفظ لو کہ سبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر آلہی کی اور بنسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتہ مدد اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ کہنا ایسلیے منع ہی کہ کچھہ فائدہ نہین کہتا ایسلیے کہ جو مقدر ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اسد تعالی نے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتہ تقدیر کی لازم آوی والا وارد ہوا ہی قرآن مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی از راہ تاسف کی فوت ہونی طاعت آلہی پر یا متعذر ہو اوس سی پس نہین مضائقہ اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوسی قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سے ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اسد پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبحکو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوای اسد تعالی کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اسد تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب کی اچھی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کرتے ہیں کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور بیٹھ رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کی زمین پر وہ جاہل ہیں اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کے
قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہے پس وہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد واثق خدا پر ہووے چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور
پرندہ کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالیٰ ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ سعی واسطے رزق کے
کی نہیں منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وکأین من دابة لا تحمل رزقها الله یرزقها وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ
کرنے کی ہے اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالیٰ ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کی کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے
پس نہیں منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کی ہے بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکی کی پہونچتا ہے
رزق اللہ تعالیٰ کا بسبب برکت اسکی کی جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالیٰ کی سے وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها اور
منقول ہے کہ بچے کوے کی وقت نکلنے کی انڈے سے ہوتے ہیں سفید پس بری معلوم ہوتی ہیں وہ کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے اونکو
اور باقی رہتے ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف اونکی مکھی اور چینوٹی پس چن چن کر کھاتے ہیں وہ اونکو یہانتک کہ بڑے
ہوتے ہیں کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہیں پس پھرتا ہے طرف اونکی کوا تو دیکھتا ہے اونکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے اونکو اور پرورش کرتا ہے اون کو
پس حق پہونچاتا ہے اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجب حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عزرائیل کو فرمایا
کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کی پس کہا عزرائیل نے ہاں اے رب میرے جس وقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ اور
کچھ لوگ اونمیں سے باقی رہے کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اوسکی روح قبض
کرنے کا پس رحم کہایا میں نے اوس وقت اوسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے ڈالا اوس بچے کو ایک جزیرہ پر اور بھیجی میں نے
طرف اوسکے ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تھی اوسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر متعین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اوسکو زبان اوسے
کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا شہزادہ اور داخل ہوا علما میں اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا
تمام روے زمین کا پس دعوی کیا اوسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان
ہے اپنے بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنوں کو وہ کیونکر بھولے گا اپنے دوستوں کو ۲ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ
اَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي
الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کی اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ
چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اوسکے اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز
کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونوں عبارتوں سے
جبرئیل ہیں پھونکا میرے دل میں یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہے رزق اپنا

یعنے جو کہ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو بیشک جب ایسا ہی کہ
جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور
ڈہونڈنی رزق کی یعنی تا بر وجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نی اوسکی کی ساتہ گناہوں خدا کے
ایسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی جلی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنے جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ہین اور وصف لانا اسکا ساتہ
امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم و وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتہ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کے
بمعنے طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب
مین ایسلیے کہ تم نہیں تکلیف دی گیی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق
وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نے وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسألک رزقا
نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکا
قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتہ گناہوں اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہونچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو
اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت و عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت
اور مانند انکی کی اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچہ پہونچی اور جسوقت کہ پہونچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسی طرح تہا
اور گناہ سی زیادہ نہیں پہونچتا پہونچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی اور گناہ کی حاصل نہیں ہوتا اور رزق کہ پہونچی بسبب گناہ کی
حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہ گناہ کی نکرو اور نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہ طاعت
اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچہ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور بدمست
راجع ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہونچاؤگی حلال ہوگا اور مدح رجوع کری گی اور یا مراد وہ چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی **تنبیہ**
اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطاء یعنی ابطاء کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی ایسے
جیسی کہ استعف یعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی
یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی
ابی ذر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہیں ہی ساتہ حرام کرنی حلال کی اور ساتہ ضائع کرنی مال کی لیکن
زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہوں تیری کے ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا
زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہوں اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہونچایا جاوی تو

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس مین اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہے ساتھ
نہ ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے لا تحرموا طیبات
ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہے ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکہتا ہے پس فرماتے ہین
کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین گمان اونکے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہین کہانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہننے کپڑون نفیس اور رہنا اونکی کے ہے
اور اسکو زہد جانتے ہین سو زہد نہین ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اوسکے کے غیر محل مین کہ پہینکدے مال اسکو دریا مین یا دیدیوے
اوسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے ہر
متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے
یعنے اموال اصناف اور اعمال و بیچ ہاتہون اللہ کے ہے یعنی اوسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین او معنی یہ ہین کہ چاہیے کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ
اللہ تعالیٰ کے تجھسے ساتھ پہونچانے رزق کے تجھکو اور ساتھ انعام اوسکے کے تجھپر ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہے اور کمایا نہین تو نے قوی تر و سخت تر
اوس چیز سے کہ تیرے ہاتہ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچہ تیرے
پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہ بہی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف
چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنیکی ساتھ نعمتون اوسکی کے بلکہ چاہیے کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کے اور پہونچنے بلاؤن کے ہے او سمین تا کہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے
اور نہ انس پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزون کی اس ہووے تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہونچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے
بسبب اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاوے یعنی روکی جاتی او تاخیر کیجاتی تجھسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصیب کے اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت
کی اوپر اوسکے قبل اوسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اوسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہونے مصیبت کے پس
دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین اور میل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے
اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بمجرد اسکے
تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہ نہ آوے اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا
مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اوسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوے زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا
مال کا ہے **وعن** ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ
یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ
لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک
الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
مین سوار تہا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکہہ تو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کو اور طلب اوسکی رضا کا ہو
نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالیٰ یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سے اور عقبے مین طرح بطرح کے عذاب سے جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من کان اللہ کان اللہ لہ نگاہ رکھہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھہ اور خوب فکر کر اوسکی قدر توں مین اور شکر ادا کر اوسکا
پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا و دین
آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہوں یعنی متفق
ہوں بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکین گے تجکو مگر او چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہوں سب آدمی اوپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پونہچا سکین گے تجکو
مگر او چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجھپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کیے یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پاوی گا تو
اوسکو سامنی اپنی یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کری گا تو اوسکو بیچ مقام احسان
اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوی گا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضوں نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ جسکہ محافظت کری گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھی گا تجکو
اور مدد کری گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووی گا تو اور سہل کر دی گا تیری لیی وہ امور کہ قصد کری گا تو اور بعضوں نی
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوی گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کری گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا
تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششوں کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت دنیوی یا اخروی
کہ بندوں کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکھی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکے عذاب سی
اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسیکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر
ہی دینی اور ندینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پونہچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسوں کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہین
چہ جای غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا
اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ و ابناء آدم حین یسال یغضب اور اگر جمع ہوں الخ خلاصہ اسکی معنوں کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسیکی طرف سی جان اور ہر حال
مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانی والا اور ضرر پونہچانی والا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضے
کتابوں مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہوں مین اوس شخص سی کہ امید رکہتا
غیر میری سی اور پہناتا ہوں مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگوں کی یعنی ذلیل کرتا ہوں اونکی سامنی اور محروم کرتا ہوں
اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہوں مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہوں مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا
غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہوں اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کے
اور میری ہاتہ مین کنجیاں دروازوں کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسے انتہے
اور اوٹہائی گئی قلم یعنے احکام کی لکہنی سی اور خشک ہو گئی صحیفے یعنی قضا و قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہ ہونی والا ہی
اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی ہین نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ

لہ اللہ غضبناک ہوتا ہی اگر ترک کری تو سوال کرنا اوس سی اور بنی آدم جب سوال کیا جاتا ہی تو غضبناک ہوتی ہین ۱۲

ہین جو کچھہ کہ لکھا گیا قسم سعادت سی الخ کچھہ نہین لکھا جاوی گا بعد فارغ ہونی کی اس سی پس تغیر کی گئی صفت قضا و قدر
کی ساتھ اوٹھنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتھ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتاب مین
حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھہ قلم نی کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھہ تقدیر
پس لکھا اوسنی جو کچھہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بہی انہین چیزون مین سی ہی کہ خشک ہوئی صحیفے ایلیی کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کی ہے
طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتھ اضافہ کرنی کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی نہ تغیر اور ایلیی کہا و عندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اللہ
کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی قضای مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت کے
اپنی سی اسواسطی کہ نہین ہی کوئی حالت قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اللہ کی اور قضا و قدر اوسکی کی کہ مقدر کئے ہی آسمان و زمین کی پیدا کرنی سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونی والی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر سبب صبر کے
ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن کو کہ کری اس حدیث
کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات و سکنات اپنی مین تا کہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونون جہان مین عزت
بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بہی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنے شناسائی اور شکرگزاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہنچائی گا
اور جزا اوسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کی اور بلا وی گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل اللہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام واسطی خدا کی ساتھ راضی ہونی کی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھہ کام نکر سکی
تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنی کی اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنے
اصل شکرگزاری حق کی ہی ہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیی اور یہ بہی فضیلت رکہتا ہی
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشاد کار ساتھ
محنت اور غم کی ہی یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت و شادی ہے ان مع العسر یسرا یعنے اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی و لن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاوی ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسی کہ مسلمانون
نی رنج و محنت اوٹہائی دنیا مین ساتھ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتھ فتح اور مدد کی اور آخرت مین ہمیشہ کی نعمت اور راحت دو
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وعن** سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ و
من شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سعد سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی سی ہی راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اسنے واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹے آدم کی سی ہی چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کی سی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی ہے کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو یعنی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہ ہی اور بدبختی الخ اور چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدای تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہر حال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہوتا اوسکو واہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضای آلہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام انجم اور راضی ہونی کو قضای آلہی سے کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی ہی بسبب دو امر وان کی ایک تو یہ کہ فارغ ہو عبادت کی لیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتھ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بیچ سبب غضب اوسکی کی اور غضب بندی کا یہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہ بہلا اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہین یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہ اعتقاد کری کہ انسان نہین جانتا ہی اپنی خیر و شر کو علیہ ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہ کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین غیر خیر کی چنانچہ اسی لیی وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعای استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہ کہ کہی اللہم خیر لی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر وہ دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت مین اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط مین انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہین منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہین منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہین منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہین منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہین منع کیا گیا صواب سے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض

روایت

لہ ذریعہ ہی یہ کہ نیکی رکہو تم ایک چیز کو اور وہ بہتر ہو تمہاری لیے اور قریب ہی یہ کہ دوست رکہو تم کسی چیز کو اور وہ بری ہی تمہاری لیے اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتی ۱۲ سلہ خیر تیری ہاتہ مین ہے اور برائی نہین منسوب طرف تیرے ۱۲ سلہ یا اللہ کر خیر میری لیے اور اختیار کر میری لیے پس نہ سونپ مجہکو طرف اختیار میری کے ۱۲ سلہ ناامید ہوا وہ کہ مشورت کیا اور نہ نادم ہوا وہ کہ مشورہ کیا اور نہ محتاج ہوا وہ کہ میانہ روی کی ۱۲

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہوں نی جہاد کیا ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہر چلا بر ساتہ حضرت کی پس پونچی صحابہ کو دو پہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتہ درختون کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچہ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کہینچے مجہپر تلوار میری اسحال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ مین ننگی تہی کہا اعرابی نی کہ کون بچاوی گا تجکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچاوی گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی اوٹہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاوی گا تجکو مجہسے فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچاوی گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاوی گا تجکو مجہسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین و لیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اسپر کہ نہ لڑونگا مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتہ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِہَا لَکَفَتْہُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واوراد سی مراد اوس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی گردانتا ہی اللہ اوسکی لیے خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مابعد اسکی آیۃ یون ہی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا اور مراد حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہے پس من یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ ڈرتا ہی اونسی اور مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالے کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سے کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈہتا ہی امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا ہے امر اپنے کو اور اوسمین بیان ہے واسطے وجوب ہونے توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اوسکی اسلیے کہ جب اوسنی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکے سے نہین ہوتی ہی مگر بمقدار اور توفیق اللہ تعالے کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے

اور توکل ع **وعن** ابن مسعود قال اقرانی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی انا الرزاق ذو القوة المتین
رواه ابو داود والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہائی مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور استوار نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہ قرأت شاذہ ہی اور قرأت مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوة المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی امر ع **وعن** انس قال کان اخوان علی عهد النبی
صلی الله علیه وسلم فکان احدهما یاتی النبی صلی الله علیه وسلم والاخر یحترف فشکی المحترف اخاه النبی
صلی الله علیه وسلم فقال لعلك ترزق به رواه الترمذی وقال هذا حدیث صحیح غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا
تہی دو بہائی حضرت کی زمانی مین پس تہا ایک ان دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت
کی خدمت مین پہونچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونون
ساتہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتہ بٹاتا
ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پر پڑتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کہہ اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا اوپر اور خبرگیری لوگوں کی اپنی ذمی
کرنی خصوصا ذی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح **وعن** عمرو بن العاص قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان قلب ابن ادم بكل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال الله بای واد
اهلکه ومن توکل علی الله کفاه الشعب رواه ابن ماجة روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچہی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی در پی اون فکرون کی دل جاوے
اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سی کس شغلہ مین اتفاق
پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہونچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **وعن** ابی هریرة ان النبی صلی الله
صلی الله علیه وسلم قال قال ربکم عز وجل لو ان عبیدی اطاعونی لاسقیتهم المطر باللیل واطلعت
علیهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد رواه احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی
بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دہوپ دن کو یعنی تا کہ وہ
اپنی امور کسبیون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تا کہ نہ ڈرین اور نہ گہبراوین پس

نہ ضرہا ہوین لس کی یہ احمدی **وعنه** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْهَا وَاِلَی التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَی التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَی الرَّحٰی فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یار کہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا معنے یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان گراند چکی کا بہرا ہوا تہا آٹے سے کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے آٹی کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جالگین یا آٹا گراند مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر کر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو وتحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈہی اور حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے ایسی سے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نڈہونڈین اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈنا بہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیی اور اگر کچہہ طلب متوسط کرین واسطی قائم کرنے رسم عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سع رو توکل کن ملرزان پا ودست + رزق تو بر تو ز تو

عاشق تر ہست + کذا ذکر الشیخ ؒ اور ملا علی قاری بعد الفاظ حدیث کی لکھا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر
ہی پہونچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ
ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت
کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسنی کہا اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ اَکْثَرَ مِمَّا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سے کہ جو
اوپر لکھی مین نی اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کی لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ ھَرَبَ مِنْ رِزْقِہٖ کَمَا یَھْرُبُ مِنَ الْمَوْتِ لَاَدْرَکَہٗ رِزْقُہٗ
کَمَا یُدْرِکُہُ الْمَوْتُ + وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ
الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین
حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور
حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اسپنے مونہہ سی اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میرے کے
اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنے
حضرت کا بیان فرمانا مجہے خوب یاد ہی اور آنکھون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ یعنے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب
کر اونکو ساتھ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سے
غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اونکے
طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہے
طرف اسکی کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتھ علم کی چنانچہ ایسا ہی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین
اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوحؑ پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون
آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکہی کیونکہ صورت اجمال وابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین
روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم + ع ح

بَابُ الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف** ریاء مشتق ہے رویت سی اور صراح مین ریاء بالقصر والمد اپنی کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریاء
طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کی پس ریاء مخصوص ساتھ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہ کہ قسم عبادت سی
نہو اوس مین ریاء نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہا دی تو قبیلہ
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور
مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کریں حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی
سبب سے کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال ہو

اور رہ وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکھاوی اور دوست رکھی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نا بود کو دکھاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا سے بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمار نی غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت کے تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکھانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابراء ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی تو باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہو دیگی نسبت عمل سے اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی اس ہین اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان ثواب اور عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا اکمتر ہی اور اسکی ہونی سی جو کچہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آگی اور کچہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علمار نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت موجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال اوسکا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈہونڈنی چاہی خصوصا کتاب احیار العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہے اور سمعہ ساتہ پیش کین اور جزم میم کی اکثر ساتہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع کے ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری کی لیکن نیکی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریٔ ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ مین بی نیاز تر ہون شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص و تنہا میری لیے کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتہ شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیے شریک پہر بیان کیا بی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کے نقل کے یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہے علما نی کہ یہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح **وعن** جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالیٰ عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ جزا ریا کارون کی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کہ عمل اوسکی لیے کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہ ہی کہ ظاہر کری گا عمل اوسکی کو پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کری گا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیے نہتا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی سناوی عمل اپنا اور دکہاوی اوسکو لوگونکو سناوے گا اور دکہاویگا خدای تعالیٰ ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی اوسپر یا مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکہاوی گا خدای تعالیٰ اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سی ح **وعن** ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجکو اوس شخص کے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از یحمدہ الناس علیہ کی یہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا

اوسکو

ملا خود نیت ہو جو بشارت دی ہی اوسکو ساتہ ثواب آخرت کی اور جو ریا نہین ہی ایسی کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نے اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب پاوی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی سعید بن ابی فضالة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جمع الله الناس یوم القیمة لیوم لاریب فیه نادی مناد من کان اشرك فی عمل عمله لله احدا فلیطلب ثوابه من عند غیر الله فان الله اغنی الشرکاء عن الشرك رواه احمد اور روایت ہے ابی سعید بیٹی فضالہ کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو دن قیامت کی واسطی حساب جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیی کہ خدای تعالی بی نیاز تر ہی شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کی اور معنی اسکی یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تا کہ جزا دی ہر نفس کو ساتہ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمة تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمة یجمع الله الاولین والآخرین لیوم لاریب فیه الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق یوم القیمة لیجزیہم فیہ

وعن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سمع الناس بعمله سمع الله به اسامع خلقه وحقره وصغره رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہ عمل اپنی کی سناوی گا اللہ تعالی اوسکی عمل بد کو کانون خلق اپنی کی تئین یعنی پہونچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت نیته طلب الآخرة جعل الله غناه فی قلبه وجمع له شمله واتته الدنیا وهی راغمة ومن کانت نیته طلب الدنیا جعل الله الفقر بین عینیه وشتت علیه امره ولا یاتیه منها الا ما کتب له رواه الترمذی ورواه احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کر دیتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنی بی پروا کر دیتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پہونچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ بقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہوسنے سے نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا کر دیتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہیں آتی اوسکی دنیا [illegible] مگر جو کہ مقدر کی گئی ہی اوسکی لوسطے
داخل کیا ترمذی نی اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اونسی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت
کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی
ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ
اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اوسوقت کہ میں بیچ گہر اپنی کی مصلے پر تہا یعنی نماز میں تہا کہ ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا
مجہکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجہکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آتا رہا ہی ہوگا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجہکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل
کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی
کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہ اوس حال کی متصف ہویا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا
واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ
مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری
حالت میں قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا وسمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرتہ حسنتہ
وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی
بسبب توفیق اعمال کی جیسکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکہنی اوس مرد کے
اونکو نماز میں بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ یاری درمیان مسلمانوں کی ساتہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور جماعت قائم
کرنیوالوں نماز کی سی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب میں ساتہ تسمیہ
سر وعلانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ
وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ
فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ میں کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطی لوگوں کے یعنی نہ واسطے اللہ
کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کریں اونکو لوگ عابد وزاہد تارک دنیا راغب
عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید ومعتقد ہوں اونکی زبانیں اونکی شیریں زیادہ شکر سی ہونگی یعنے
بیچ باتوں کی شیریں اور نرم اور دوستداروں کیسی کہنی کی اور دل اونکی دل بہیڑیوں کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے
کی اہل تقوی کی ہی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑ دینی

پہر فی ا ور اور مغرور ہو کر حالی ہین اور فریب کہاتی ہین تیری اور یہہ ہین ہماری کہ ہین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان نہ ڈرنا اسے
اسد تعالی ہی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی اپنی ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری سے
جرات کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا
اون لوگون پر اونہیں مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑی گا مرد عاقل کو اون مین
متحیر کہ نہین قدرت رکہی گا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی
کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی
یا بدل لینگی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکی یہ ہین کہ فریب دینگے
اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دینگی یعنی طلب کرینگی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنتی لباس ... اور
بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ **وَعَن** ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُہُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُہُمْ اَمَرُّ مِنَ
الصَّبْرِ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّہُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَکِیْمَ فِیْہِمْ حَیْرَانَ فَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اسد تبارک تعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی
سی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارونگا اوپر فتنہ کہ چہوڑی گا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی
ہین یا مجہ پر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً فَاِنْ صَاحِبُہَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْہُ وَاِنْ اُشِیْرَ
اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق
واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی
کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہووی گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ
اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور رہو ساتہ زہد و عبادت کی اور رہو مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اوسکو یعنی کچہہ اوسپر اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہ زیر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت
مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے
اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہ حرص زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر رہا میانہ رو اور محترز
دونون جانبون افراط تفریط سی اور رہا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب یابون کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو
اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امید وار رہو

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ ہی العافیۃ
اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر ہین اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت دریں دونون کی بہیج
کہ خاتمہ کیا ہووے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس نمی دانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ﴿ لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق عنایت
کی وے ہی اور سیدہی راہ پر لگی ہین عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الہی کی ہی جاری ہی کہ بدکارون کو
آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارون کو راہ پر رکہتی لاتی ہین نسأل اللہ تعالی العافیۃ

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِي دِيْنٍ
اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی دین مین یا دنیا مین مگر
جسکو بچاوے اللہ نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت
اور سبب باہر پڑنی کی راہ امن و سلامت سے ہی اور دین مین ایسی کہ وہ بہی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ریا اور سبب ریاست
اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور دہوکانی شیطان کا ہی
اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہین اسمین مگر مقرب اور صدیق جیسا کہ کہا ہی مشائخ کرام
نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک
اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون
کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی
کلام مین اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سے وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اور نقل ہے کہ حسن بصری کو کہا کہ تو انگشت نما
ہوا ہی لوگون مین اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور
فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہو اور مشہور ہو ساتہ غنا کی اور فسق و فجور مین پڑی اور دین مین اوپر طریقہ
سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہیں وباللہ التوفیق **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ
اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر تہا مین صفوان کے پاس اور اوسکی یارون کے پاس اسحال مین کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکے
یارون کو یعنی مستقیم ہونے کی اوپر مجاہدہ کی یا زیادتی عبادت کے یا میانہ روی کے طاعت مین یا احتراز کرنی کی سمعہ و ریا سے اور اشارہ سے ظاہر دونون بات
اخیر کی ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسپر سوال و جواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نے کہ آیا سنا ہی تونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچہ یعنی
کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اونکی کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی

جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو اسد دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچہہ کرنی کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالیگا اسد اوسکو دن قیامت کی کہا اصحاب نی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکے یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب رض نی اول اوس چیز کی کہ خراب و گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور بہو بجتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور کہینچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہ کہ حائل او رمانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف و عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور ہو گئی اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بہ سبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابوذر غفاری ہی ع ح **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَسِيرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُتَفَقَّدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے یہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اسد علیہ وسلم کے روتی پس کہا عمر رض نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق سے یا کسی بلا کی واقع ہونے یا سوای انکی اور اسباب رونی کی نی کہا معاذ رض نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اسد کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیے نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین اونسی تو یا پہ جاتی ضعفا پس منجملہ اسباب رونی کی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا
کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی
بد زبانی سی ساتھ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیئے ہین مینے ساتھ قول اپنی کی ومن عادی اسد الخ
اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضی عارفین نے
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر آلہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سی اور ریا سی اور لہو ونکی
اور اخفیاء یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اسد الخ استیناف ہی بیان کرنی والا
حقیقت ولی کی اور ذکر کیے واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈہی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین
بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہ
تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اسد لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین
راہ راست کی پس مستحق ہین عنایت کی لائق ہی کہ طالب ہی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی
اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین
تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہئیت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانہ کہاوی اور ساتہ ترک تعظیم
اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ❊ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد ❊ اور یہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی
اور نورانیت باطن نہو ❊ اور جاننا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اسد صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور
نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اسد کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان
کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین ❊ **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰى فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ
تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے
ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اسد تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ
السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی
ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اسد کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی
طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی

رغبت کرینگے اور اظہار دوستی کرینگے اور اگر غرض درمیان مین نہوگی ہیگانہ ہونگے اور بر تقدیر عدم حصول اغراض کی دشمن ہو جاوینگے اور حاصل یہ کہ نہین ہونگے وہ اہل حب اور بغض مین اللہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگے ساتہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبہی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطی غرضون کی پس ظاہر کرینگے اونکے لیے دوستی اور کبہی مکروہ رکہینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہین اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیے کہ وہ دونون مبنی ہین اوپر غرض و شہوات اونکی کی **وعن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہا اونی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ نماز پڑہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسیکہ اوسکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکہلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونون روایتین احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہی ریاکار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بہی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزی مین بہی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہی اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا محض نہین متصور ہی روزی مین لیکن ریا کبہی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتہ اوسکی اللہ کے خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونی کا بہی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونون مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہی ع **وعنہ** اَنَّہٗ بَکٰی فَقِیْلَ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرْتُہٗ فَاَبْکَانِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّہْوَۃَ الْخَفِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰکِنْ یُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ وَالشَّہْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُہُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَہْوَۃٌ مِّنْ شَہَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی شداد سی یہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کہ کس چیز نی رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مین نے آنحضرت سی کہ فرماتی تہی اسبات کو پس یاد کیا مین نے اوسکو پس رلایا مجکو سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سی یعنی شرک خفی سی اور خواہش چہپی ہوئی سی یعنی وہ ایسی ہی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب یاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجی گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگے و لیکن کرینگے دکہلانی کی واسطی عمل اپنی یعنی یہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چہپی ہوئی یہ کہ مثلاً صبح کری ایک اونکا روزہ اپس پیش آوی اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی پینی یا جماع کی پس چہوڑ دی اور توڑ ڈالی روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہانا وغیرہ لکہا ہے جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہی ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوت خاص عزیز الوجود ہی شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تمام اوقات اوسکی مین

پس عمل ہو طرف اوسکی باطمع اور نہ بملحاظ کری مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم اور شروع عمل لازم ہو تا
ساتہ شروع کرنی کی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا **وعن** ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن
نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ھو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ
قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلوته لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجة اور روایت ہی ابی سعید
سی کہ کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تہی آپس مین مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس
فرمایا کیا نہ خبر دوں مین تمکو ساتہ اوس چیز کہ وہ بہت خوفناک ہی بہتر نزدیک میری اپنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ دجال کی تباہی
پس واجب ہے تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا مین نے ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ
کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی اپنی کمیت یا کیفیت مین نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی بہت یا حسن مین بسبب اوس چیز
کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دجال کی علامتین دجال
کی جہوٹی ہونی کی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح سے نہین معلوم ہوتی برائی اوسکی کہ کلمہ
است آن نماز که در چشم مردم گذاری دراز **وعن** محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف
ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد وزاد البیہقی
فی شعب الایمان یقول اللہ لھم یوم یجازی العباد باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا
ھل تجدون عندھم جزاء او خیرا اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت سولی
اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نی
اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان مین کہ فرماوی گا اللہ تعالیٰ واسطی ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کے جاو
طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلاوی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہ شک نہی سکتی جزا فرمایا
یا خیر **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا عمل عملا فی صخرة لا باب
لھا ولا کوة لخرج عملہ الی الناس کائنا ما کان اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشندان نکلی گا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچہ کہ ہو
ف صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کی اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا تا کوئی اوسکی
راہ سی اندر جاوی اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہ زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور تشدید واو کی معنی
کی آخر مین جو سوراخ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہ زبر کی اور یہ بہی ہی کہ اگر ساتہ زبر کے
ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تے کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتہ تے کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا
نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہ کہ فرماتی ہین کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کری اسطرح کہ کوئی ادہر مطلع
نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی
محروم ہو حق تعالیٰ کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالیٰ کی اقتضا کری اور صلاح

[illegible] ہے کہ احتیاط اور [illegible] اعمال اور صالح بیچ اخفای عمل اور رسالہ کی بیچ اخلاص کے اسی لئے کہ عمل ظاہر
اور شائع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندی کو جبر اور اختیار اوسمین نہو **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدای تعالی اوس خصلت سے
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھ اوس علامت کے **ف** رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہے کہ اوس سے ایک چیز پہچانی جاتی
ہی او ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت صورت ہے حاصل کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہے
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ
وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ میں ڈرتا ہون میں اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور
نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتھ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی لیی اور
آپ عمل نہیں کرتا جیسا کہ فقیہ کے ہی ایسی فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کے سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت
مین پیدا ہوا اور یہ صفت اونمین پیدا ہووی ہی **وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ**
تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ
حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا
ہی اللہ تعالی نہیں ہون میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچھہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہیں کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت
اوسکی کو ساتھ کس چیز کے رکھتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسطی اپنی اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کری وہ نقل کی یہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کے اور محبت اوسکی کہی خاموشی
اوسکی بہی حمد اور مایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد و ثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہیں ہے کلام

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

اوسکا اگرچہ علم و حکمت مین ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکھائی اور سنائی کی کہتا ہی **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتھ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتھ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر
باب بیچ رونے اور ڈرنے کا
ہی کہ مراد ساتھ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور رونا ساتھ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ رولا دین
اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرانا عذاب
آخرت سی اور عتاب الہی تعالی سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہے اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہے اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا
ہون یعنے احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کا اور صفات قہریہ

جلالیہ باری تعالی کی کہ باعث خوف و ہیبت کی ہیں اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس علم و سعت سیری کی پر انجام کار تمہاری ہنسی البتہ
تہوڑی ہوتی اور بہت روتے تم نقل کی یہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر رونے
اور اختصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف آلہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سبحانہ و تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب
کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ بامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے
کی گنجائش رکہتی ہی **وَعَنْ** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوی گا ساتہ میری اور ساتہ تمہاری نقل کی یہ بخاری نے **ف**
ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ حق انبیا اور رسولون کے خصوصا
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر
ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں
مہاجرین میں سے مری ہیں یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع میں اپنی سامنی دفن
کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی
اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی اوپر حضرت کے اور
اوپر حکم کرنی کی غیب پر اور جزم کرنی کی ساتہ اوسکی اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت
کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلیی کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے
عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا
یا قتل سے اور نہیں جانتا ہوں کہ نازل ہوگا تمپر عذاب جیسیکہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی
نازل ہونی اس آیت کی ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت میں اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا
امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ
جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں یا بیداری میں
پس دیکہی میں نے اوسمیں ایک عورت بنی اسرائیل میں سی یعنی اونکی قوموں میں سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا
اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی مارے بہوک کی اور
دیکہا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تہا وہ اول اون شخصوں کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نی
ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کے تہی کہ جب
اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار ہونے

اور پہر وضع کلری اوسکو پانی اور کہانس سے کہ جہان سی کہ کہانی پیتی اور دود دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سبب ہونیکا
جانتی تہی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نی نکالی اور یہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا
یہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظاہرا دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کہیے نسبت باپ کیطرف کی ہی
اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی آب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیجاتی ہین
اوسمین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اوسکی دکہادی گئی واللہ
اعلم **وعن** زينب بنت جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله
ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه الابهام والتي
تليها قالت زينب قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت ہے
زینب بیٹی جحش کی سی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین
کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آجکی دن
سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مینے
یارسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہماری وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہین ہوگی
واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ
بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف**
مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد ازان وہ امر مستمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت
دکہادینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو اونگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا
علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ
خبث ساتہ پیش خ اور ب کی بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نے کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے
کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی
اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اونکو کہ اوسمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی
جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی فحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین
ح ع **وعن** ابي عامر او ابي مالك الاشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن
من امتي اقوام يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة
لهم يأتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير
الى يوم القيامة رواه البخاري وفي بعض نسخ المصابيح الحر بالحاء والراء المهملتين وهو تصحيف وانما هو

بالحاءِ والراءِ المهملتین نصّ علیه الحمیدیّ وابنُ الاثیر فی هذا الحدیث وفی کتاب الحمیدی عن ابن
کذا فی شرح المشارق یروح علیهم بسارحة لهم یاتیهم لحاجة اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری
سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سے
یعنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اوترینگی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ
بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی گہری کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب
کرینگی رات کی وقت آوین گی اونپر مواشی اونکی کہ چرنی کو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاوی گا اونکو چرانیوالا اونکا آوی گا اونکی پاس
ایک مرد بسبب حاجت کے یعنی ایک سائل آوی گا کہ مواشی کی دودہ سی محظوظ ہووی پس کہین گی وے یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہمارے
کل کو پس رات کو رات بہیجی گا اونپر اللہ تعالے عذاب اور رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک ہووین سب نیچی پہاڑ کے اسطرح کہ
باقی نرہی اون سی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضونکو اونمین سے یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہینگے اوسی
صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہ عذاب ان قومون پر کہ یہ عمل کرینگی روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کی بجای الخز کی الحر ہی ساتہ
مہملتین کے یعنی ساتہ حاء مہملہ اور راء کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہ زبر حاء اور تخفیف راء کی فرج عورت کی ہی کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہ واقع ہونا
الحر ساتہ مہملتین کے غلط ہی اور خطا کرنا بیچ صورت نقل کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہین ہی یہ لفظ مگر الخز ساتہ خاء معجمہ زاء معجمہ کے
تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث میں اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری ہی اور اسیطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی نے
کی ہی تروح علیهم سارحة لهم یاتیهم لحاجة **ف** یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر
اشعری سی ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سے یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو ابھی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہے اور
شک تردد صحابی مین جب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عادل و ثقہ ہین جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتہ خاء معجمہ اور زاء مشددہ کی نام ایک کپڑی کا
ہی کہ زمانہ قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونی کی ساتہ عجم کی اور ہونے
اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اسپر ہے
اور اسطرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نہ تہا پس حدیث یہ بسبب خبر دینی غیب کے معجزات سی ہی اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتہ زاء کی معنی عود اور طنبورہ اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا عزف کے ساتہ زبر عین اور جزم زاء کے
اور عزف اور عزیف اصل مین معنی آواز جن کی ہی اور گہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور معنی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی القاموس
اور معنی یہ ہین کہ نزدیک ان حرام چیزونکو حلال ساتہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات واہیہ کی جیسی کہ بعضے ہماری علما نی ذکر کیا ہی کہ حریر
وہ پہننا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سے امرا اور عوام کو بہکا کہا جاتا ہی کہ پہننا حریر کا حرام ہوتی کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اوسکو قاضی اور علما پس ایسی پڑتی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کو تعلق ساتہ مزامیر کے
ہی کہ بیان اوسکا طول کہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامة خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرینگی یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن کو مین گرفتار ہو
اور تصریح کی اس مؤلف نی تائید کی غلطی کی ساتہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہے ساتہ

مہلتین کے اور جز ساتہ تھسین کے غلط ہی اور سارت سی ساتہ قول اپنی فی ہذا الحدیث کا اکثر ساتہ مہلتین کے اصل حدیث مین ہے کہ ابن اودودغیرہ نے روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری کی روایت کی ہی ساتہ تھسین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون مین ساتہ مہلتین کے ہی اس تقدیر پر دونو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح الخ ساتہ تے فوقانیہ کی تروح مین او رسارحۃ ساتہ سقوط کی فاعل تروح کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ تسبیح بسارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زیادہ ہی جیسی کہ یحیی وجہ اول کے کہ یحیی تقریر معنی حدیث کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونون کتابون مین یا تیہم بحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسے کہ اگلی امتون مین ہوا بعض حدیثون مین جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ اس امت کی اور آخر زمانہ اوس سے مستثنے ہی اور یا محمول ہے اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الٰہی بعضی گناہون مین اور کبہی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سے پہر اوٹہائی جاوینگے موافق عملون اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاوی گا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاوی گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوس پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر حضور پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسکہ کہا ہی کسی نی سے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت کس نہ دانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ✝ و لیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جسکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب سختی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی خلاف و فتور اوسکی استحضار مین آوی یا وی ضرر نہین کرتا بعد از مفارقت روح کی ان سے وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیی و باللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ہَارِبُہَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مین نے مانند آگ دوزخ کے یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سے اور نہین دیکہا مین نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بہاگنے والا اگر کوئی شیر دشمن قوی کی ہی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتہ اس شدت اور شناعت کے ڈرتی ہی اور لوگ بہاگنی مین اوس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتے بہی ہین تو نہین بہاگنی مین سعی کرتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا آگ دوزخ سے ساتہ ترک کرنی گناہون کے اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنے مین اور ڈہونڈتا ہی اوسکی پالینی کی لیے جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوس مین ہے آدمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہ کرنی طاعات کی اور بچنی کی گناہون سے ہوتا ہی **وَعَنْ**

اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اوسکو یہ کہ آواز کرے یہ بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتے کہڑے ہوئے ہیں پیشانی اپنی دہرے ہوئے سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کی قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کی یعنی جیسے شان غمگینوں کی اور غم سے بہ تنگ آنیوالوں کی ہے کہ گہر سے نکل جاتے ہیں اور سر بصحرا ہوتے ہیں تا کہ دل کہلے اور دل شگافی ہو کہا ابوذر نے یعنی بعد از روایت کرنے اس حدیث کی از راہ درد ناکی اور حسرت کی ہے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کیے احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز پالان اور زین کی معنے چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچی کا سبب بوجہ اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث سے ظاہر ہے بسبب کثرت وازدحام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسے کہ جانور سواری کا بچی بوجہ کے شدت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہے اور جب کہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہے اور محل ملائکہ قدسیہ کا ہے خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکہتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے یعنی مناسب ہے بیان مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور کہتے ہیں النح یعنے تا بعد اس تک کہ شامل ہے اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں ہیں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ذکر آیت کے اسمانوں میں سے اللہ اعلم اور صعدات جمع صعد کی اور صعد جمع صعید کی ہے یعنی روئے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور تاویل میں اوسکے یعنی نا آلودہ گناہوں میں ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں اور جاتا رہتا ہے ایسی ہی میں بھی ہوتا اور مثل اس آرزو کے اور بہی بڑی صحابہ سے کہتی آئی ہیں کہ کاش میں ایک تنکا ہوتا یا میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کے کہا جاتے ہیں دوسری نے کہا ہے کاش میں پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچہ تکلیف اوسپر نہیں اور یہ سب ایسے تہے کہ بشارت پائی ہے انہوں نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہے اور اونکو کیا خوف ہے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کی بہاگتا ہے اول شب سے تا کہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بہاگتا ہے اول شب سے پہونچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوامی مول نفیس کے نہیں ہاتہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کیے یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

ہین پس لازم ہو ہوشیار ہو اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو دینی عمل مین اور امن مین ہو شیطان سے اور اوسکی مکر سی وہ مارتا ہی مدد اوسکی اپنی مددگارون کو ہمراہ لیکر سپہ ہماری کی حضرت کی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو واخر اور اخیر جملہ کی معنی یہ ہین کہ حصول اسکی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ الخ **وعن انس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماوی گا اللہ تعالیٰ کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتونکو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنے بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہی مجسے کسی جگہہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی

ف ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کرنی گناہ کی گناہون مین سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر سی اخلاص اور وہ ایک جانا اللہ کا ہی خالص دل سی اور صدق نیت سی اور الاتمام کا فر ذکر کرتے ہین اسکا زبان سی تو جلد سے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین الا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ ہی ایسی حرکت ہی کہ جسی نام رکہا جاتا ہی اوسکا خوف اور حقیقت وہ یعنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کے کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہ اسکی طرف وہ خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایک بار از راہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالیٰ تو اوسکو دوزخ ہی مین لیجاوی اول ہی سے بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی الخ **وعن عائشۃ** قالت سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا پوچہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیت کا سی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین جو چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکے کہ نہ قبول ہو اون سی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور ماخوذ ہون اوسمین آیا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ اسی بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی ڈرتی ہین نہ قبول ہو اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیئات پر اور آیت مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون [illegible] فی الخیرات وہم لہا سابقون

یعنی وقرائین ہین قرارت قراءسبعہ کی ہی یعنی دونون ہی ساتھ پیش کے کی فعل مضارع ایتا سی اور انکو ساتھ مد ہمزہ کی فعل ماضی دوسری ہی وما اعطاء یعنی
عطا یعنی دیتی ہین جیسی کہ معنے اسکی بیان کیے گئے اور قرارت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتوا مشتق ایتان سی معنی کار کرنیکی اور معنی اسکی یہ ہین کہ
وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچھ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرارت کی مناسبتر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین ہی
اوپر لفظ قرارت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرارت دوسری کی ہو یہ طیبی نی تفسیر حاج کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین
مراد قرارت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی وہ مراد ہی کہ گمان کیا
عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سے ورنہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتھ قول حق
سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا بموجب دونون قرارتون
کی نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا تعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق
ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرارت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ
دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس شامل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو **وعن**
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ
اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت
ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اوٹھتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو خدا کو
یعنے ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف رجا کی
اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا
کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہوگی اور سب مر جاوینگے پیچھی آتا ہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹھینگے
قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھ
اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو
مراد اوسی وہ لوگ تھی کہ جو سوتی تھی اور غافل تھے ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو وین ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین
اشارہ ہی طرف مستحب ہونی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور چیزون کو شکر کرو اور
آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا
کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی ہول نفخہ کی اور اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا
رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکے ہین ع ع
وعن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ
ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا
تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى

صنیعی بک قال فیتسع لہ مد بصرہ ویفتح لہ باب الی الجنۃ واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال لہ القبر لا مرحبا ولا اھلا
اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظہری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیہ حتی تختلف اضلاعہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعہ فادخل بعضہا فی جوف بعض قال ویقیض لہ سبعون تنینا لو ان واحدا منہا نفخ فی
الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینہسنہ ویخدشنہ حتی یفضی بہ الی الحساب قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اونہی نے کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سی کہ باعث ہی ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو
ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسنے سی اور کلام اہل غفلت سی مراد کاٹنی والی لذتون کی
موت ہے پس بہت رکہو ذکر کاٹنی والی لذتونکا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی بہ لسان قال کے یا زبان
حال کے پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا یعنی دوری کا کہ مجمین جو آیا اپنوں سی اور آشنائون سی اور اپنی گہر سی دور پڑا پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین
ہون گہر تنہائی کا یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع
مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین خاکنشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سی نسبتہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا
نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہپر آجکی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف
میری پس نزدیک ہی کہ دیکہی گا تو نیکی کرنی میری ساتہ تیرے یعنی ساتہ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس
بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی
لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوس مین جگہہ اپنی اور آتی ہی اوس مین سی ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی
اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی
بندہ فاسق یعنی یا کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ
مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجہپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہپر آج کے
دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہی گا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین
پسلیان اوسکی یعنی درآتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطی کہانی صورت
اختلاف پسلیون کے ساتہ انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے کہ تعین کیے جاتی ہین واسطی اوس کافر کی
ستر اژدہا اگر ایک اون مین سی پہنکار ماری زمین مین تو نہ اوگائی زمین کچہہ جبتک کہ باقی ہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین
اوسکو یہانتک کہ پونہچایا جاوی اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کی سی یا گڑہا ہی گڑہون آگ کی سی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت کرو ذکر کاٹنی والی
لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہی غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی
بنا رکہی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہے

نہ دور ہیں لمبی کرتی آرزو اور بہت کرتی عمل اور تھی بعضی نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتی تھی کسیکو اپنی امر میں کہ کھڑا رہی ہمیشہ
پیچھے اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی لیے وجہ حکمت
حکم کرنی کی ساتھ بہت یاد کرنی موت کے ساتھ قول اپنی فانہ لم یات الخ اور میں ہون گھر کیڑون کا یعنی بس نہیں لائق ہی کہ یہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کہانی کی چیزون اور پینے کی چیز ونسی اسلیے کہ انجام کار اونکا فنا ہی اور نہیں نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح بس سبب
صندوق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوتی ہین کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پھر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہی ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہی بسبب بھوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیا کر کے وشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کے خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت
دشمن نزدیک میری اونمین سے کہ چلتے تھے مجہپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی ہے
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی ہی واسطی پردہ پوشی اوسکے
کی ہی یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی معتزلہ نی اور سپر
اژدہا احتمال ہے اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر میں کہ مسلط
ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا ۱۲ **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونسی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوئی
آپ پر آثار ضعف کی پہلی پہونچنی بڑی عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
یعنے جو سورتیں مانند اسکی ہین کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہی لیس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کیطرف سے
کہ دیکہیں کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی ماری یہ حال ہوگیا ہی میرا ۱۲ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ
قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند انکی نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وَذُکِرَ**
حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَلِجُ النَّارَ فِیْ کِتَابِ الْجِھَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا ھِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ
الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ یَعْنِی الْمُھْلِکَاتِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر میں اور
تم چہوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو ور گنتی ہو مکروہات سی اور اونکی کرنی سی نہیں ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانے میں
موبقات سے یعنی ہلاک کرنیوالون میں سی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ دور رکھہ اپنے تئین اون گناہون سے کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیی کہ اون گناہون کی لیی خدای تعالی کی طرف سی ایک طالب ہے نقل کیے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہے کہ غافل رہے اسلیی کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اوسمین سی بہت ہی اور اسی لیی کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پہ جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اوپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہارے کی کبائر سے نہ بمجرد بچنی کی کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سے اسلیی کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلا شبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نی الخ

وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ قَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کے کہا ابو بردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کے ای ابو موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکے اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیی اور ہمنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہو وین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کیی ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئی ہماری ہاتہ پر یعنی بسبب ہماری بعیت دی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین انکی یعنی ثواب چیزون کی کہ کی تہی تا زیادہ
اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نے یعنے حضرت عمر رض نی لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہ
مین ہے البتہ دوست کہتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین مین نی ثابت اور باقی رہین واسطی
ہماری اور یہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پونہچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو باری سبب عذاب کا بہی نہو سے طاعت ناقص ما موجب غضب الشو
ارضیم کردد علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہمنی او رگمان اونکی قبولیت کا
رکہتے ہین باقی رہین تو نہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کئی ہین ہمنے وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے
ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بنا ہی نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین آمیزش نیات سی اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہ اپنی مٹی سی نہ جہاری تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ
اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی چہپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات
و سئیات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ رض کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہ کہ فضل کری اللہ ساتہ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو ساتہ نیک کارون کے
بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی
مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سے اور مقام اوسکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سے یہ کچہہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ١٢ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ
وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ
عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَّنُطْقِیْ ذِکْرًا وَّنَظَرِیْ عِبْرَۃً وَّاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتہ نو چیزون کی ایک تو
ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنے بیچ دل اور جسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی
تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی اوسکو اور عیب
اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیی کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو
یعنے فقر مین شغلہ و جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک

کرون اوسی که کاٹی مجهسے یعنے اگر کوئی ناتی دار مجهسے انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اوس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع
ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سے کہ ظلم کری
مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات
اللہ تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید
اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو براہ عبرت
اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتہ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہے
ساتہ معروف کے نقل کے یہ رزین نی **ف** یعنی ایک روایت مین بجای اعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایکسے ہی یعنی اچہی بات کی اور
نہی عن المنکر یعنی منع کری بری سے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو شامل ہے اچہی بات کرنیکو اور بری بات کے منع کرنیکو اور خصلتین زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہے
تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کی کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی گئی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی
یعنے تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر پہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر مگر کہ حرام کری گا اوسکو اللہ آگ پر

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان تغییر و تبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اس حالت
سے کہ زمانہ نبوت مین تہی لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بے رغبت تہی دنیا سے اور مغرور
نہے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور
نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات
اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوے تو ای مخاطب اون مین ایک قابل سواری کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹہانی پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کے لیے ہی اور معنی یہ
ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سے ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح جیسی آدمی بہت مین ہے
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر اونکی درمیان مین بہت کم ہین بعضے
کہتی ہین کہ مراد اسمین آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس
قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام
زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی
باعتبار کثرت و قلت کی طرح اوسکے ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کی ہی نہ واسطے تحدید کی اور عالم باعمل مخلص کا قید لگایا گیا ہی

ہی چنانچہ اسلیے بعضی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکھا اونہون نی بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی بیچ کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص اونمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نے آگاہ کیا اس معنے پر کئی آیتون مین ایک ان مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ماہم

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون ان لوگون کی کہ پہلی تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کی اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کی مراد ہی اس سی موافقت و مطابقت یعنی متابعت اگلون کے بہیج بہیچ سب کامون مین یہانتک کہ اگر پیٹھے ہونگے وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سے تھی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سے بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا **وعن** مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنے کچھہ قدر و اعتبار نہین کرے گا اونکی نقل کے یہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی اونکے بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹی فارس و روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا اونکی آن کر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیے کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچھہ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود و مقصور اتراتی ہوئی اور ہاتھ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی

اور لکھا ہی بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھ ایک ہی کی درمیان ط
کی ہی یعنی دوسری بعد از دوسری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بہی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتھ حذف ی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہے
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ترجمہ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا
اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو
اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھ آوی گی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑی گا نقل
کی ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ
بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے
اور منصب اور اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
بیچ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ
اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ
لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب سے کہ کہا علی رضی نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوئی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین ایس آئی ہم پر مصعب بیٹے عمیر کی اس حال مین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوندکی ہوئی ساتھ ٹکڑی چمڑی کی ایس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی
پہلی اس وقت کے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر وخستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نی یعنے بطریق تعجب اور تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلی گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلی گا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول وقت ایک لباس پہنی گا اور آخر روز
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاوی گا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹہایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان
متنعمین کے ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کے اور ڈہانکو گی تم اپنی گہرونکو
یعنے اپنی دیوارون پر دیوارگیریان لگاؤ گی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف

بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکھتی ہوں گی بہتر ہوں گی اس حال سے کہ آج رکھتی ہیں اسلیے کہ فارغ ہونگی ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کی اور کفایت کیے جاوینگی ہم محنت سے یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگی فرمایا آنحضرت نے کہ یوں نہیں ہے کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آج کی دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرتؐ کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہے مین نے اسکی ماں اور باپ کو کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعاموں کا اور دیکہا ہے مین نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دوسو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلاے صحابہ سے ہجرت کر کی مکہ سے آئی آنحضرتؐ کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگوں کی طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی اُحد مین اور وقت شہادت کی یہ چالیس برس کے تہی یا کچہ زیادہ اور ظاہر یہ سمجہا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کی مصعب پر کہ یہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن آیات کی کچہ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمر رضؓ مین جبکہ روئی عمرؓ آنحضرتؐ کو دیکہکر لیٹے ہوئی کہری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرتؐ کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے عیش کسریٰ اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے انکو کہ تو اس مقام مین ہے اے عمر کیا نہیں راضی تو اس سے کہ اونکی لیے ہو دنیا اور ہماری لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرتؐ کا اس خوشی پر کیا یا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزوں کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کی واسطے علم اور مؤید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا مین اور نہیں فارغ ہوتا عبادت کی لیے مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہے بسبب کثرت اشتغال کی ساتہ حاصل کرنی مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کی کہ وہ اقویا ہین الیسا تہا تو کیا حال ہوگا غیر اونکی کا ضعفا مین سے اور مؤید ہے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کی ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہوں مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا آوی گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگوں مین اپنی دین پر یعنی نگاہ رکہنی والا دین اپنی کی ساتہ ترک کرنی دنیا کی مانند مٹہی مین لینی والی انگاری کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کی **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انکاری کا اور صبر کرنا اوسپر و شور ہی ایسی ہی رکہنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہی بسبب نہونیکے اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر ح **وَعَن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ خِیَارُکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارُکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ بُخَلَاءُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہون یعنے مسلمان ایک رای پر ہون اور متفق ہون آپس مین مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیی پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سی اسلیی کہ تم عمل کروگی ساتہ اوسچیز کی کہ کتاب و سنت مین ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچہی ہون عمل اوسکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیی پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتونکی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد بہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا سا حال کہتی ہین یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہین جانتی اوسچیز کو کہ اونکے ضرر ہی دین مین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسی کہ مقابل مشورہ کی ہی پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی اور چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہی اوسیطرح **وَعَن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَهَابَةَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلا وین گی بعضے اونکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارے کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اونکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس سے اور بی مالم اور بیملاحظہ کی جمع ہوتی اور کہاتی ہین یعنے اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہو کہ نگلتے ہین اور ہلاک کرتی ہین اوسکو پس کہاکہنی والی نی یعنی صحابہ مین سی کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نی کہ یہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہو گے ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوت و شجاعت ہوگی تم مین اور البتہ نکال ڈالیگا اسد تعالی تمہاری دشمنون کے سینون مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلون مین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یارسول اسد اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہماری دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگے اور موت کو ناخوش رکہو نہین سکنے کی اور نہ دلاوری کرسکو گی نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوہ مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی ابن عباس سے کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علماء کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور مانند انکی مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتھ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی یہ وہ چیزین ہین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر اونکے دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اوسکو نقل کیے یہ مالک نے

بَابٌ

یہ باب ہے بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کے **ف** اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے نی حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی آج کے دن مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سی حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سی حرام نہین کرسکتا جیسی کہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین جن کو بہی جیسکہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نے اوپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطی اونکی یعنی کہ کیا تہا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میری اوس چیز کو کہ نہین اتاری مینے ساتھ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکے غالب آوین یعنے بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچھ دلیل و حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین رکھتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس غضب کیا اونکو عرب اونکی کو اور عجم اونکی کو یعنی
مبغوض کیا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہونی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور بسبب
کفر اونکی کی کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتہ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹا
اللہ کی ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین و ایمان کی ساتہ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف و تبدیل نکیا
دین اور کتاب اپنے کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ نہین بہیجا ہی مین نی تجکو پیغمبر کر مگر اسلیے کہ آزمایش
کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کرون مین ساتہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہین
تجپر یا کفر کرتی ہین اور بہیجی مین نی تجپر ایک کتاب کہ نہین مٹ ہوتا اور نہین مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک او سین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی ہین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہ نابود ہون اور کچہ اثر نرہی اونکا پس کہا مین نے ای پروردگار میری اوسوقت کچلین گے سر میرا پس کر دین گے میرے سر کو مانند روٹی کے
یعنے کر دین گی اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ ہین او نسی کیونکر عہدہ برا ہون گا اور اوپر غالب آونگا لشکر میرا کم ہی
اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہون نی تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرین گی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرینگی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگو نپر اموال اور اگر نہ رکہتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور بہم پونہچا دین گی اوسکو تیری لیی اور بہیج اونپر لشکر بہیجین گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتی واسطے
مدد لشکر اسلام کی بہیجی اور مشرک اوسدن ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجپر ساتہ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجسے اور فرمانبرداری نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہ اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی
اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیی کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین کہ پڑہتی
تہی وہ سوتی مین اور عجب تر اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا دور پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر سے
سنی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نی بہی پڑہین دس آیتین اور چپ رہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نے
یہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہ بات +ح **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی

اجتمعوا فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی تریدان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم
ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر
الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونی جبکہ اتری
آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد
عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک
لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نی ہان اسلیئ کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تم
مگر سچ کا اور نہین تجربہ کیا ہمنی تمسے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجہپر تو اوتری گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی
تمام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات کی درست کی لیئ اکٹہا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہو جیو دونو
ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن بیٹا اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہے
باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور افخاذ مین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اونکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیئ بنی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اونکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس وادی سے کہ مشہور ہی ساتہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی
کی کہ ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور مراد ہاتہونکی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان
اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتہون کو خاص اسلیئ ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتہر اوٹہایا
تا آنحضرت پر پہینکی وفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق
یربا اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا ای
بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ
شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز
اوسکی سنین پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہتا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا او لفظ صباحاہ ساتہ جزمہ کی کی ایک
کلمہ ہے واسطی ڈرانی کی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین
صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہ چلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے
فرمایا بچو ہمدگی عذاب سی ساتہ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی ع **وعن** ابی ہریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم
من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف

أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ
وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسنی اینی یہ حدیث ساتہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابو ہریرہ سی کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنی
کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کے یعنی
پکارا اونکو ساتہ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام وشامل ہوا اور ساتہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتہ بعض کے پہر بیان کی راوی نی کیفیت
عموم وخصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سے
نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ
سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب
کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی پس تحقیق کہ مین مالک نہین ہون تمہاری لیی عذاب خدا سی کسی چیز کا
سوا اسکی کہ واسطی تمہاری ہی ہمپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہ تری اوسکی کی اور ساتہ پانی صلہ اور احسان کے
بجہاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کے یہ مسلم نی **ف** لوئی ساتہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی
ہمزہ واو سی اور ساتہ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہ پیش میم کی اور تشدید رے کی
باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سی اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فرق اسکا پیچھے
واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اور سمین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو
بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل ڈرانی کی کیا
اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سی اللہ کی عذاب مین سی کچھ بہی اگر ارادہ کری اللہ عذاب دینا تمہارا
اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سی قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے
قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ اور ساتہ تری اوسکی کی یعنی ساتہ صلہ اوسکی کی اور ساتہ احسان کرنی کی اون سی اور
حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع
بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر ایسی
کہ جب انہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہ یبس کے استعارہ کیا
انہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اور سمین
دلالت فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنسرور کی گنہگاران امت کیلیی چنانچہ اکثر بار حضرت کے لیے
حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہ بہی ممکن ہے
کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو ع ح

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ
مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ

من اللہ شیئا و یا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئا
متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خریدو اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کی نہین دفع کر سکتا مین تمسے
عذاب اسد سی کچھ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کر سکتا مین تمسی اسد کی عذاب سے کچھ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کر سکتا ہین
تم سے عذاب اسد سی کچھ ای صفیہ پھپی رسول اسد کی نہین دور کر سکتا مین تجہسی اسد کا عذاب کچھ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہسی جو چاہے میری مال
مین سے نہین دور کر سکتا مین تجہسے اسد کا عذاب کچھ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ
میری مال مین سے یہ بات کچھ نہین کہتی ہے اوسکو آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجہکو محتاج پس غنی کر دیا تجہکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کی بسبب
قول مفسرین کی اور جواب اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تہا اور
باوجود اسکی یہ عبارت جود مالی الفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک مین ہو کا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک مین نہین ۱۲ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم امتی ہذہ امۃ مرحومۃ لیس علیہا عذاب فی الآخرۃ عذابہا فی الدنیا الفتن
والزلازل والقتل رواہ ابو داؤد روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے امت میری یہ امت
یعنے اجابت حاضر فی الذہن مرحومہ ہی یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہی بنسبت اور امتون کی بسبب نبی کی اونکی کہ رحمۃ للعالمین ہین نہین ہی
عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیا یہ ابو داود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب اونکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسکہ مراد ہی یہ قول
اسد تعالی کی من یعمل سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واسد اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضوں نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن ہے یہ کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہین اور کہا مظہر نی کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین پاجای گا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھ یا اسد کچھ نہین بنتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسکہ اور فرمانبرداری کری
اسد تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس ست ۱۲ع زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتہ سی ہی
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو بس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کیسی سے
تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سی اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب دوکہین گی ۱۲ع **وعن** ابی عبیدۃ ومعاذ
ابن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ
ثم ملکا عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور ویرزقون
علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے اور حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت و نبوت کی تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا امیر یا بادشاہ
گزندہ پہونچانے والا ہی یعنی تکبر اور تجبر اور حد سے گزرنا اور فساد بڑھتا ہی زمین میں حلال جانینگے ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگے اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو اور روزی دی جاویگی
باوجود ان کامون کی اور مدد دی جاوینگی اوپر کفار پر اور اپنے مخالفون پر اور ہلاک نہیں کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اوسکی ہونگے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اس میں کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسے اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین گی اللہ تعالی سے روز جزا کی نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان
مین **ف** لفظ بدا ساتھ الف کی ہے جبکے معنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کی ہے یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی پھر ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور یہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑھے اونتیس برس خلفاء راشدین کے ہین اور چھ مہینے باقی
مین حضرت امام حسن کے پس نہیں ہی نصیب معاویہ کی لیے خلافت مین اور لفظ عض کے معنے ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی معنی خبیث شریر کی یعنی ہونگے
ایسی پادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگو نپر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ بھی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہون گی اسلیے کہ نادر پر حکم نہیں النادر
کالمعدوم پس نہیں اشکال لازم آوی گا اسپر کہ تھی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تھا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ تو لک بری چیزین ہین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکھی جاتی ہی
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کی ہاتہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دی مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پھر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانون کی واسطے لینے شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیے کہا ہی ہماری بعضی علماء نے کہ جو کوئے
کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نے قتل عام کیا باوجود
شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحا اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف و بیمار اور اندہے بہی تھی کہ جو مستحق قتل نہ تھی حالانکہ اہل اوس شہر والے
ملت حنفیہ سے تھی کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے مین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اون مین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہیں درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ وما لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شئی علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہیں ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ٭ ح ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول اوس چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحییٰ راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح لیجاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین باین طرح کہ نام رکہین گے اوسکا اور نام سوائی شراب کی پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** لفظ یکفا ساتہ صیغہ مجہول کے ہی ہمعنی کفا سی بمعنی اوندہانی باسن کے تاکہ پڑی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کی اول ما یکفا پس بیان کی اوسی نی خبر محذوف ساتہ قول اپنے کی یعنی الخمر پس یہی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگون کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنی اوسکی کی جیسا کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہینگی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اونکی کے اور واقع مین شراب ہوگی اور اس حیلہ سی پیوینگی یا بناوینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہے اور حلال جانینگے حقیقۃً پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ۱۲ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اوسنی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہی گا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ پہنچانی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی پہر اوٹہا لیگا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے

روایت کرتا ہی اوس سی قتادہ و غیرہ ابن جابر او تہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی میں نے بیت جالینگیا اور لاتا تہا مین اونکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید کہتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کی گئی پیچہی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پیش ہیں کہی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو اور کہتا ہی کہنی والا اس بات دونون ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کیے یہ احمد نے اپنے یعنی مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن

یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے بمعنی آزمایش اور خوش کہنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہ اوسکی اور بمعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راے مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصا باب فضائل و مناقب کے اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ متفق علیہ روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نے یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانتا ہی اوس قصیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتے ہین اوسکو مفصل سلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچہہ نسیان کہ جو خواص انسان سی ہی اور مین بہی اونہین مین سے ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنے ایسی ہے ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے

وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربھا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرھا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین ابیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والاخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ھواہ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی یعنی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پیش کیے جاوینگی اور کہی جاوینگی فتنے دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی یعنی جو دل کہ ملایا گیا ساتہ اون فتنون کے نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوی

انسان باعتبار پہنچنے فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر فتنون کی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی دل ہوگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا اور تشبیہ تنہا سفیدی مین ہے بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہی اور ضرر نہین کریگا واسطے حکے دل مین کوئی فتنہ جبتک کہ باقی ہی آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھہ کا سا رنگ مانند باسن الٹی کی کہ جو کچھ اوسمین ہوگر پڑی یعنی اسی طرح وہ دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہ دل کار نیک و مشروع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مکر وہ چیز کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوای نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچھی ہی یا بری نقل کی یہ مسلم نی **ف** فتنی یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نی کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہ مشہور تر ہی اور روایتون سے اور معنی اسکی یہ ہین کہ پیش آوینگی فتنی لوگون کو ایک بعد دوسرے کی جیسے کہ پیش آتی ہین بیچ بننی بوریے کی ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنی فتنونکی ہی لوگون پر ساتھ پیش آنی بوریے کی تنکون کے اوسکی بننی والی پر ایک بعد دوسرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی لوگون مین مانند چمٹنے اور تاثیر کرنی اوسکی کی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتھ زبر عین کے اور دال معجمہ کے اور معنی اوسکی پناہ چاہتی ہین ہم ایسی تعالی سی فتنہ کی شر سی جیسیکہ اثنای کلام مین بعد ذکر کرنی کفر و معصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ اور تیسری زبر سی عین کی ساتھ دال مہملہ کی اور مراد عودا اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہی یعنی بار بار اور روایت پہلی ساتھ نصب و رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتھ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہی کہا جاتا ہی اشرب قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل مین اور فتنہ اوسمین ہوگیا اوسمین اور آگیا رنگ اوسکا دل مین جیسیکہ در آتا ہی رنگ کپڑی مین اور اشراب پینا رنگ کا کپڑی مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا وشربوا فی قلوبہم العجل بھی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی معنی نشان کے کہ چھوٹے لکڑی وغیرہ کی سنی مین ہوجاتا ہی اور معنی نقطہ کی بھی آتا ہی اور بمعنے نقطہ کی اوس چیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بھی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ تصیر کو ساتھ تی فوقیت کی پڑہتا ہی بر تقدیر تی کی ضمیر پہرتی ہی انسان کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہے سیاق کلام سی اور بر تقدیر تی کی پہرتی قلوب کیطرف کہ مذکور ہی صریح اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم ری اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ ہے ساتھ پیش ری کی خاکستر گونی اور مرداد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مربادا ساتھ ہمزہ مکسورہ کی بعد بی کی بھی آئی ہی ع **وعنہ**

قال حدثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیثین رایت احدہما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم علموا من القران ثم علموا من السنۃ وحدثنا عن رفعہا قال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرہا مثل اثر الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض فیبقی اثرہا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفط فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء ویصبح الناس یتبایعون ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ فیقال ان فی فلان رجلا امینا ویقال للرجل ما اعقلہ وما اظرفہ وما اجلدہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان متفق علیہ اور روایت ہے اوسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکھی مینی ایک اونمین سے یعنے وہ اوترنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدق اوسکا ہی واقع ہو **ف** یعنی وہ اوٹھہ جانا امانت کا ہی مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگون کے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیت کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کے ایمان ہی جیسیکہ اشارت ہے آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین لا یکاد احد یودی الامانۃ وہ بھی یہی معنی ہی اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنون کی لون کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی **تمہ** حدیث کی یہ ہو کہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اترا لوگون کے دلون کی جڑ مین **ف** یعنی اول ایمان اترا لوگون کی فطرت اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب و سنت پر جیسیکہ فرمایا **ترجمہ** پہر جانا یعنے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے **ف** یعنی احکام واجب ہون یا حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی **ترجمہ** پہر جانا سنت سے **ف** کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل و علا سے سابق ہے اوپر اوتارنی کتاب کے اور بہیجنے رسولون کے جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہے وہ کتاب و سنت سے بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہے اور یہ بہی ہے کہ اس لفظین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلی مرتبہ ایمان کا ہے کیونکہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی کی لوگون مین ساتھ کتاب و سنت کے بہی اوسکو موید اور موکد کیا ہے اور حدیث دال ہے کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسرے حدیث بیچ بیان اوٹہہ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانی آنحضرت کے ہوئی جیسیکہ کہا **ترجمہ** اور حدیث کہی ہمسے اوٹہنی امانت کی ہے **ف** یعنی اوٹہہ جانی ثمرہ ایمان کی ہے اور ناقص ہو جانی اوسکی سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ کے عصر مین **ترجمہ** فرمایا حضرت نے یعنے بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سویگا شخص سونا **ف** یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہے اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکی ہے کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سے **ترجمہ** پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سے یعنے بعضے انوار اور ثمرات اوسکے کم اور ناقص ہو جاوینگے پس ہو جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہے مانند نشان وکت کی **ف** اثر شی وہ چیز ہے کہ باقی ہے علامت اور بقیہ اوسکی ہے اور وکت ساتہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین خلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کے سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونی غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب کم ہوگا اور حال اوسکی تلاش کریگا تو سوائی مقدار نقطہ کی اوس سے نشان باقی نہ دیکہیگا **ترجمہ** پہر سوئیگا شخص سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جز دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تہا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کے **ف** مجل ساتہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہ کا کام کرنی سے کہ جسکو گٹہہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہ قول اپنے کی **ترجمہ** مانند انگاری کے یعنے وہ اثر مجل کا مانند انگاری کے کہ لنڈہاوی تو اوسکو اپنی پانون پر اے مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکہی تو اوسکو گمان کرے کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہے اس آبلہ مین کچہ اور نہ جاوے کہانی یا دینا ہے کوئی چیز کہ کام آوے **ف** بلکہ پانی خراب ہے اسیطرح شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دلسی نکل گیا صالح اور کار آمدنی کہانی دیتا ہے اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال نقیلہ امانت کے ہے کہ دل مین رہتی ہے لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہے اثر وکت سے اور مناسب سیاق کی یہ ہے کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہے قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ہے **ف** کہا صاحب تحریر نی معنے حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلونسے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوسسے زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہے مخالف پہلی رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچہہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سی پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اوسکی کے دلون مین اور راہ اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی کی لمبین اور راہ اوسکی پیچہی تاریکی کی آنی کو ساتہ انگاری کی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کرے اوسمین نہ زائل ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علماء مین سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اوٹہہ جاوی گی لوگون سے بسزای اعمال اون کے بسبب گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہین پاوینگی اپنی دلونکو اوس حالت پر کہ تہی اور باقی رہیگا اوسمین نشان کہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کے اور مجل اگرچہ مقصد سے لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہ اقل ہے مرتبہ پہلی سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ کیا ساتہ اوسکی خالی ہونا دلکا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اوسکی کی **ترجمہ** اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرینگی آپسمین اور نہین قریب

کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق و تکالیف شریعت کو اور خیانت کریں گے لوگ یہاں تک کہ کہا جاوے گا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگوں میں کہ تحقیق بیچ فلانی قبیلہ
کی یعنی باوجود کثرت لوگوں کی ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان و امانتدار اور کہا جاوے گا بیچ اوس زمانہ میں واسطے شخص کے **ف ع** یعنی دنیا داروں
میں سے کہ جسکو عقل معاش کی حاصل کرنی مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن میں اور شجاع و ذو شوکت ہوگا اوسکو کہیں گے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے
کار و بار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب دانا اور خوشرو اور زبان آور و خوشگو ہی اور کیا خوب چست چالاک ہی اور حالانکہ نہیں ہے اوسکی دل میں رائی کے
دانہ کی برابر ایمان **ف** احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کے واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگی اوسکی کثرت عقل و ظرافت
اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگی اوس سے اور نہیں تعریف کرینگی کسی کے کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہی باقی سب
برباد و نابود اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانیں اور بسبب اوسکی تعریف کریں اور معتبر تعریف ساتھ تقوی اور قوت ایمانی کی ہی متفق علیہ **وعنہ** قال کان الناس
یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی
جاہلیۃ وشر فجاءنا اللہ بہذا الخیر فہل بعد ہذا الخیر من شر قال نعم قلت وہل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن
قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویہدون بغیر ہدیی تعرف منہم وتنکر قلت فہل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم
دعاۃ علی ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال ہم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا
قلت فما تأمرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامہم قلت فان لم یکن لہم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل
تلک الفرق کلہا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی
ائمۃ لا یہتدون بہدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیہم رجال قلوبہم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ
قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع للامیر وان ضرب ظہرک واخذ مالک فاسمع واطع
اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اوسکو یا وسعت رزق سے
تاکہ خوش ہوں ساتھ اوسکی اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کی آخرت پر ترجمہ اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی وسعت رزق پر
واسطے خوف اسبات کی کہ پہونچ جاوے مجکو **ف** یعنی واسطے خوف اسکی کہ مبادا ہو مجکو شر بنفسہ یا بسبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکماء نے بعض عقلاء
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہی بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا سے اور کلمہ توحید میں اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفی کی ماسوی اللہ سے ابتدا کیا ولی کو اور کہا
طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہی اور سستی ارکان اسلام کا اور غالب آنا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اسکا ہی ترجمہ کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ
تحقیق تھی ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف ع** یعنی اول اسلام میں کہ غالب تھا ہم میں جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور آخرت کی کتاب اللہ نہ کی یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ
شر عطف تفسیری ہی یا مراد اوس سے کفر پس تخصیص بعد تعمیم کے ہے ترجمہ پس لایا ہماری پاس اللہ اس خیر کو **ف ع** کہ وہ اسلام ہے ہمراہ برکت بعثت انکی کی اور مفہوم
اسکا یہ ہے کہ دور کیے اللہ نے شر سے ساتھ نابود کرنی قواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اس خیر کی کچھ شر ہونے والا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں ہوگی بعد اس خیر کی شر
کہا میں نے اور کیا پیچھے اوس شر کی خیر ہوگی کہ پھر دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر میں کہ بعد شر کی آوے گی کدورت ہوگی **ف** یعنی ساتھ
زہر اور زوال کے یعنے دخان کے یعنے خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگوں کے اوس صفائے اور خلوص کے ساتھ کہ اول میں تھے نہیں ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال
صالحہ اور عدل پادشاہوں کی کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بد ساتھ نیکوں کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے
ت کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کے فرمایا کدورت کہی میں نے کنایہ ہی ایسی قوم کی پیدا ہونی سے کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میری

اور راہ بتاوینگی لوگونکو غیر راہ میری کی اور پکڑینگی سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو اونسی کار وبار دین کے اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع یعنی منکر و
معروف اور مشروع و نا مشروع دونون نہین جمع ہوئنگے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سی نعم و فیہ دخن و یستنون بغیر سنتی سبی یہی ہی اور کہا بعضون نے
کہ مراد شر اول سی وہ فتنی ہین کہ واقع ہوئی وقت عثمان رض کی اور بعد انکی اور مراد خیر ثانی سی وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و
تنکر سی امیر ہین کہ پیدا ہوئی بعد اونکی بس تھے بعضے اونکی متمسک کرتی ساتھ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضی وہ تھی کہ بلاتی تھی طرف بدعت کے اور ظلم کرتی تھی یا بعضی ون مین سے
وہ تھی عمل کرتی تھی اچھی کبھی اور عمل کرتی تھی بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی مود دنیا سے نہ کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا
اور رعایت کرتی تھی امر آخرت کی جیسیکہ حال بعضی امرائی زمانہ ہماری کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان رض کا اور ما بعد اسکے کا ہی اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضی امرا ہی مانند زیاد کی عراق مین ہوا ت کہا مین نے اور آیا بعد اس خیر کے
شر اور فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کھڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگونکو طرف گمراہی کی اور روکینگے اون کو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کی فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی کیونکو سبب واسطی داخل کرنی اونکی کی اونکو جہنم مین اور
داخل ہونی اونکی کی اوسمین گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازون جہنم سی ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگا طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین ف ع اور ہوگا وہ سبب پڑنی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قائم
ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کے قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن مین نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا ت کہا مین نے بیان کیجیے حال اونکا ہم
یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ ہونگی قوم ہمارے سے یا ابنائی جنس ہماری سے یعنی اہل ملت ہماری سی اور کلام کرینگی ساتھ زبانون ہماری کے ف ع یعنی عربی
مین یا کلام کرینگی ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اونکی دلمین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کرون
اوسکی یا وی مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمانون کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہون اور امام اونکا یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہا مین نے اگر نہو مسلمانونکی لیے جماعت یعنے متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سی اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتھ
لازم پکڑنی جڑ درخت کے اور پناہ ڈہونڈھنی کی ساتھ اوسکی جنگل مین ساتھ اوٹھانی شدائد اور مشقتون کی اور چاہئی کہ اس لکڑی کی اور قناعت
کرنیکی ساتھ اوس گھاس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوی اور پہونچی تجکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت
مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگے میری سیدہی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑینگی روش طریقہ
میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنے یہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹھینگے اوس زمانہ مین کتنے اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کے سی ہونگی یعنی ظلمت مین
اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب اور بہانے مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین وہ وقت فرمایا سنا تو یعنی جو کچھ کہی امیر اور فرمانبرداری
کرنا امیر کی یعنی اوسی سمجھ مین کہ نہین ہے گناہ اوسمین اگرچہ مارا جاوی پیٹھ تیرا اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوی
مال تیرا ضرب اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول اور معلوم کے ہے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور واسطے دین و ملت کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اوس ہی بات
لیکن بلا سے اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنا اور اطاعت کرنا ف ح یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وعن ابی ہریرۃ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ

مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلد
کرو ساتھ اعمال نیک کی اون فتنون سے کہ مانند ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے ف یعنی معلوم نہیں کر سکینگے سبب اونکا اور راہ نہیں ملیگی خلاصی کی اور نسبتی نہیں ہی پہلی اس سے کہ آوی فتنے
پیش آویں کام نیک کرو کہ اوسوقت میں میسر نہیں ہونگی اور بیچ مصیبت اور بلا ہی کی گرفتار ہووگی اور حال لوگونکا اوسوقت میں ایسا ہوگا کہ صبح کریگا شخص مومن ف یعنی
یعنی موصوف ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اوسکے ت اور شام کریگا کافر ف یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف اور کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوس چیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نے اور شام کریگا اسحال
مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور برعکس اوسکے حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان جماعت
مسلمانون کے قتال اور اسطے محض عصبیت اور غضب کے پس حلال جانینگے خون و مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانون کے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانونکی اور لیوینگے
اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضی لوگ کہ حق پر یہ ہین اور فتوی دینگے اونکو بعضے علماء بد کہ یہ جائز ہوئی اون چیزونکی کہ کرینگے
قسم خونریزی اور لینے اموال اور زنا اور حرام چیزونکی اور تیسرے جو کچھ کہ جاری ہی درمیان لوگونکی مخالف شرع کی چیزین معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگے اونکو
واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور
در آویگا اونمین تا حاجت روائی کرے پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اونکی کی اون امور مین کہ بیچ اسلام کے نہیں ہین اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ صبح کریگا
ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنی خون اور مال بہائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی کی انتہی یہ مراد فتنون سے جنگ و قتال ہی اور یہی اول مناسب ہی ساتھ قول
حضرت کے کہ بیچ ڈالیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ
فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا
فَلْيَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ
فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهٖ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنے بڑیا بہت پی در پی یا ذلیل سی بیٹھنے والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کھڑی ہی ف اسلیے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتا سنتا اوسکو بیٹھا پس
ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اور فتنے سے بسبب دیکھنے اوسکی کی اوس چیز کو کہ نہیں دیکھیگا اوسکو بیٹھا اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والی سی ثابت اپنے مکان مین غیر متحرک
فتنہ کا کہ واقع ہوا اوس زمانی مین اور مراد کھڑے سی وہ کہ ہوا اوسمین ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی مین ترجمہ اور کھڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالت مین
بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالی اور جلدی چلنے والی سی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ
جھانکیگا طرف اوسکی کھینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی ف یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکی موجب پڑنیکا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سے
نہیں ہے مگر بیچ دوری کے اوس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہ خلاصی اور رہائی کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنون سے بسبب جانے کی طرف اوسکی اور
بسبب پناہ پکڑنی کی ساتھ اوسکی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی ف یعنی جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والی کی یا ساتھ اوس چیز کی کہ مذکور ہوئی کہ ملجا[1] اور
معاذ ہے یعنے پس چاہیے کہ جاوی طرف اون دونون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا
اوس فتنے مین کہ بیخبر ہو اوس سے اور نہیں خبر اوسکی بہتر ہی جاگتے ہی سے ف اور غافل بھی سونیوالے کے حکم مین ہے اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتے سے وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ
کو برا ہی یہ کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتر ہی کھڑے سی اور کھڑا اوسمین بہتر ہی کوشش کرنیوالے سے ف مراد ہے یہاں معنی مشی کے
یعنی چلنی کی ہین کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین کہا السعی دوڑنا اور شتابی کرنا و کسب کار کرنا پس یہان معنی غیر مراد ہونگی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہ بھاگنے کے

[1] ملجا و معاذ در لغت بمعنی پناه آمده [illegible]

یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون
فتنۃ القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ
غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض
قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت
ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب
النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگی فتنے بہت آگاہ ہو
پھر پایا جاویگا ان فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اوسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اوسمیں اور چلنے والا اوسمیں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہووے فتنہ پس جو شخص کہ ہوویں واسطے اوسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنے کی اور جو شخص کہ ہوویں واسطے
اوسکے بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکے زمین اور گانوں و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کی یعنی بھاگے
فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے لیے نہوویں اونٹ اور نہ بکریاں اور
نہ زمین کہ ملحق ہو ساتھ اونکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکے پاس پس کوٹے اوپر
تیزی تلوار کی ساتھ پتھر کی **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان جو آپسمیں لڑتے ہیں اونکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے
پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تا کہ نہ پہنچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے **ف** جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے لیا ہے اور مانند اوسکی سے ابی بکرہ نے اور اوس شخص نے کہ
قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب فریق مسلمانوں میں سے آپسمیں لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ
پکڑنا اور کسیکی طرف اون دو فریق میں سے نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضی اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال انکا نچاہیے
ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی اوپر حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کی اور اگر ایسا
نکریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اونکی ہے یہ قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیہ تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال
کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو صلاح کرنی چاہیے میان اونکے اور اگر بغی کرے ایک اون دو جماعتوں میں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے
جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا تین مرتبہ اے بار خدایا تحقیق پہنچا دیا میں نے حکم تیرا بندوں کو تیرے تین بار فرمائی یہ بات پس عرض
کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاوے میں یہانتک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے اون دو صف قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص ساتھ اپنے
تلوار کے یا آلگے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کی اور گناہ تیرے کی **ف** اس عبارت کے
دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ یہ فعل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض التقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجھپر ہوتا وہ بھی اوسکی سر پر
رکھینگے اور اسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جبر و تعدی کی اور دوسرے معنے یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ پہلے کرتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کی یہی سبب ہے
قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کی کہ صادر ہوا اوس سے اب حمل ہوگا دوزخیوں میں سے نقل کیے یہ مسلم نے **ف** اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا حقیقیوں میں سے
اور حضرت نے اسکو ذکر کیا اسلیے کہ اوس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر
مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ اونکے جاوے اونچی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنی قطرات مینہ کی **ف** چند بکریاں کہتا ہوں

پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل میں ہے کہ اوسمیں مینہ پڑتا ہی ہے اور گھاس ہوتی ہے وہاں رہے اور بکریاں چرا کر قوت اپنا اوس سے پیدا کرے نقل کیا یہ بخاری نے ت ترجمہ وہ بھاگے
یہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگوں کی ساتھ اختلاط نکرے اور فتنہ میں نپڑے **وعن** اسامة بن زيد قال أشرف النبي صلى الله عليه و
سلم على أطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما أرى قالوا لا قال فإني لأرى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کے مکانوں میں سے **ف ع** اطم ساتھ پیش الف اور طا کے معنے چوٹی پہاڑ اور
قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مد اول کے جمع اوسکی ہے اور گرد مدینہ کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہاں رہتے تھے ایسا ہی اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ چڑھے حضرت ایک روز ایک قلعہ پر ان قلعوں میں سے
چڑھے **ت** پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم جو چیز کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ پڑتی ہیں بیچ گھروں تمہاری کی مانند پڑنے
مینہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** معنی اوسکے یہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو کہ جسوقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنوں کا تا کہ خبر دیں وہ اونکی لوگوں کو پہچانیں
اور مستعد ہو جائیں کہ وہ مقدر ہیں کہ نہ ڈریں اونکی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة امتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے ہی ایک
نوجوانوں کے ہی قریش میں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف ع** لفظ ہلکہ ساتھ زبروں کے بمعنے ہلاک کی اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کہ وہ بہتر ہیں امت سے اور لفظ غلمہ
ساتھ زیر غین اور جزم لام کی جمع غلام کے بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکی کی اور اصل علم اور غلام کی غلبہ اور جوش شہوت سے اور طیبی نے تفسیر کیا ہے
اوسکو ساتھ نو سالوں بیباک کی کہ ادب نہیں عاقلوں اور باوقاروں کا اور مراد ان لڑکوں سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور مانند انکی اہل فتنہ
اور بغی اور ظالم اور مجمع البحار میں ہے کہ ابو ہریرہ پہچانتے تھے اونکو ساتھ اسماء اور اشخاص اونکی کی اور سکوت کرتے تھے تعین نام لینے اونکی سے بسبب خوف فساد کی اور مراد یزید بن معاویہ
اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند انکی ہیں نوعمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مارڈالنا اچھے اچھے مہاجرین
اور انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان کا تھا سلیمان بن عبد الملک سے اور اولاد اوسکی سے کہ خونریزیاں کیں اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا
وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپسمیں زمانہ **ف ع** یعنی زمانہ دنیا کا
زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہے کہ مراد اس سے آپسمیں قریب ہونا بعض اہل زمانہ کا بعضوں سے شر میں یا قریب ہونا انفس زمانہ کا شر میں یہاں تک کہ مشابہ ہو اول
اوسکا ساتھ آخر اوسکی کی اور بعضوں نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی اخیر زمانہ میں اور احتمال ہے یہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانہ کی سے بسبب کثرت گناہوں کے اور یہ بھی احتمال ہے کہ
مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دونوں کا اور جلدی ہو چکنا قرنوں کا پس قریب ہونگے آپسمیں زمانے اونکے یا مراد ہو کوتاہی مدت دنوں اور راتوں کی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں سال
مانند مہینے کی گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور لیا جاویگا اور اوٹھایا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ میں بسبب اوٹھ جانے علماء کی اور پیدا ہونگے فتنے اور
ڈالا جاویگا بخل **ف ع** یعنی بخل قوی اوپر علی العموم لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاویگا اخیر زمانہ میں اور اطاعت کرینگے اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفہ سکھانے اور بتانے میں اور
مال والے مال کے دینے میں غیر کو اور نہیں ہے مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلئے کہ وہ اب بھی موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** قاموس میں
ہے کہ ہرج الناس کے معنے ہیں پڑے لوگ فتنہ میں اور اختلاط و قتل میں اور مراد یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہ پیدا ہو ساتھ فتنے کی اور اختلاط کی بیچ اسلام کے عہد کی ایسے **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا
المقتول فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنے ساری یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی ایک زمانہ عظیم کہ اوسمیں یہ شے ہوگی نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں یعنی کس سبب سے قتل کیا اپنے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان لی گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سے قتل کیا گیا **ف** یعنی سبب شبہے سے یا غیر شرعی حال یہ کہ یوں نہیں اشتباہ سے قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہ کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں **ت** پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج **ف** یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں سخت کا ہوگا **ت** مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخمی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ مارے اور جو بطریق قصد کرنیوالا اوسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بر تقدیر جہل امر ہونے تمیز کی ہے اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے اجتہاد اور تحری صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب نہوگا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور یہ دلیل ہے مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الیّ رواہ مسلم **ت** اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کا یعنی ساتھ استقامت اور مداومت اوسکی کے بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کے ہے میری طرف نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جیسے کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کر کر شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسے منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو کر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری **ت** اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اونکی اوس چیز کی کہ پیش آتی ہے ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے **ف** پس کیا جانتے ہو تم شاید کہ بعد اوسکی اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی مرو اور یہ سنا ہے میں نے یہ حدیث تمہاری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہے اور وہ بدتر اوس سے نہیں بلکہ بہتر ہے اوس سے اور بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب اوسکا دیا کہ یہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہے اور مراد اون زمانوں سے زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسی و مہدی کا مستثنے ہے اور مقصود صبر و تسلی دینی ہے امت کو اور تعلیم و ترغیب اور ظاہر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنے ہے شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتری موجود ہے کسی شے کی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی شے کی امر میں از راہ علم کی و عمل کی اور استقامت غیرہ کی اور بیان اسکا طول ہے اور یہ مقتضا دوری کا ہے زمانہ حضرت کے سے کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہے ویسی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ صحابہ نے باوجود صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آ کر جاتا رہا پھر بعد ایک برس کے جو آیا وہم ہوا سوچے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکی کہ ظلمت بسبب ہے کی نفس زمانہ حضرت کے سے کی سبب سے حاضر ہونی ایک مجلس کی

الفصل الثانی

فصل دوسرا **عن** حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلث مائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ ابو داود **ت** کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یار میرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا **ف** یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالے باعث اوسکے حکم کرے لوگونکو

اوسکی نہ نکالا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و قتال کا ت تمام ہوئی بنا تمل لپٹا کھینچنے والا فتنہ کا کہ نوبہی مقدار تا بعد اون اوسکی کی تین کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق
ذکر کیا اوسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اوسکی کی اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکی کی **ف** ظاہرا قید عدد تین کی اسلیے نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیوں کا باعث ہو مفسدہ کا اور اثر
ہونی خبر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کم اس سے ہوں تو اعتبار نہیں کہتی **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اخاف على امتي الائمة
المضلين واذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنهم الى يوم القيمة رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہیں کہ ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی سرداروں گمراہ کرنیوالوں سے **ف** یعنی لوگونکو بسبب گمراہی اونکی کے اسلیے کہ ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر
اوروں کی گمراہی سے **ت** اور جب رکھی جاویگی تلوار امت میری میں یعنی قتل واقع ہوگا نہیں اوٹھائی جاویگی اونسی قیامت تک نقل کیا ابو داود اور ترمذی نے **ف ع**
یعنے ہمیشہ لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں بعد ازاں باقی ہی ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق
کی روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہے امام کی اور امام کہتی ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کی یا فعل یا اعتقاد کی **وعن** سفينة
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلثون سنة ثم يكون ملكا ثم يقول سفينة امسك خلافة ابي بكر
سنتين وخلافة عمر عشرة وعثمان اثنتي عشرة وعلي ستة رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا او
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہو یا کاملہ یا متصلہ تیس ۳۰
برس تک ہے پھر ہوگی بادشاہی یعنی خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت **ف ع** ترجمہ حضرت شیخ کی ہیں بعد لفظ ملکا کی عضوضا ہے یعنے گزندہ کہ لوگ گزند و ستم اونکی سے
امن میں نہیں اور راہ عدالت اور دین کی جیسیکہ چاہیے جاری نہوا گرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور معنی اسکی کہ خلافت گذریگی دنیا میں سے لیکن حقیقت
خلافت کے کہ آنحضرت نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے تیس برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمیں تھے اور اگر لوگ امیر المومنین کہیں تو بعید نہیں کہ امیر و حاکم ہیں مسلمانوں کے احکام
ظاہر میں اور شرح عقاید میں ہے کہ اس حدیث میں کلام ہے تو ہی اسلیے کہ اہل حل و عقد متفق تھے اوپر خلافت خلفاء عباسیہ اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ کہ شاید مراد ہو
کہ خلافت کاملہ کہ جسمیں آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہی اور جانا چاہیے کہ مراد اونسی ولاۃ ہیں بعد علی کے پہر معاویہ اور اسکا معاویہ
بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر مروان بن محمد پہر نکلی اونسی
خلافت طرف اولاد عباس کے **ت** پہر کہتا ہی سفینہ **ف ع** یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی حدیث کا ہی اوسی یا عام خطاب کرتا ہی اسطرح سمجھانی حساب تیس برس کی **ت** کہ حساب
کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی احمد او ترمذی اور ابو داود نے **ف**
یہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الا خلافت حضرت ابوبکر کی جیسیکہ جامع الاصول وغیرہ میں کہ رہی دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چھ مہینے اور
خلافت حضرت عثمان کے بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفا کی اونتیس برس اور سات مہینے میں تمام ہوتی ہی اور
پانچ مہینے جو باقی رہی انمیں حضرت امام حسن خلیفہ رہے اور یہ بھی خلفا میں سے ہوئے **وعن** حذيفة قال قلت يا رسول الله ايكون بعد هذا الخير شر
كما كان قبله شر قال نعم قلت فما العصمة قال السيف قلت وهل بعد السيف بقية قال نعم تكون امارة على اقذاء وهدنة على
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ينشأ دعاة الضلال فان كان لله في الارض خليفة جلد ظهرك واخذ مالك فاطعه والا فمت وانت
عاض على جذل شجرة قلت ثم ماذا قال ثم يخرج الدجال بعد ذلك معه نهر ونار فمن وقع في ناره وجب اجره وحط وزره ومن وقع
في نهره وجب وزره وحط اجره قال قلت ثم ماذا قال ثم ينتج المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة وفي رواية قال هدنة على دخن وجماعة
على اقذاء قلت يا رسول الله الهدنة على الدخن ما هي قال لا ترجع قلوب اقوام على الذي كانت عليه قلت هل بعد هذا الخير

ف تعداد خلافت خلفاے اربعہ

ثم قال فتنۃ عمیاء صماء علیہا دعاۃ علی ابواب النار فان مت یا حذیفۃ وانت عاض علی جذل خیر لک من ان تتبع احدا منہم
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان
ہوگی بعد اسلام کے شر کہا مین نے کیا طریق ہی بچاو کا اوس شر سی فرمایا تلوار ف یعنی حاصل ہوگا بچاو اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاو کا یہی کہ مارنا انکو
ساتہ تلوار کی کہا قتادہ نی کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مین نے کیا باقی رہین گے
اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافرون سے اور صلاحیت کہین گے اونمین مادی کی لوگ امارت اور امانت کے اور جمع اور متفق ہونگی لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی ریاست حکومت
اور سلطنت اوپر فساد کی ف ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین جس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکہہ یا پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ سی یعنی
اجتماع لوگون کا امرا پر ساتہ کراہیت اونکی فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسیکہ جو آنکہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ جا پڑتا ہی ظاہر اوسکا
اچہا پہا ہی اور اندر سی کہتی ہی اور کہا قاضی نی کہ معنی یہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتہ کچہہ عیوب کی اور نہایت کے ت ہوگی صلح دہ کدورت کے ف ع ہدنۃ ساتہ
پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین معنی سکون اور آرام کی ہی اور دخن ساتہ زبر دال اور خ کی دہوان یعنی ہوگی صلح ساتہ فریب و نفاق کے جیسیکہ پہلی گذرا اور یہ جملہ
بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور یہ اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کی ساتہ معاویہ کے اور سپرد دینی ملک انکو اور قرار پانی امارت اونپر اور اس سی معلوم ہوا کہ
معاویہ رض بسبب صلح حضرت حسن کے نہین ہوئی خلیفہ جیسیکہ وہم کیا ہی بعضون نے کہا مین نے بعد اوسکے کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگے بلانی والی طرف گمراہی کے ف ح
یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی امرا مین سے کہ بلاوینگے لوگونکو طرف بدعات کے اور گناہون کے ت پس اگر ہووے واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی امیر جو دینی مین اگرچہ یہ صفت ہو
اوسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹہہ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لی لے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے اوسکے
حکم کرتا نہ اوٹہی فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس مر تو اس حالمین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کے ف یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتہ صبر و سختی کی جنگلون
مین نیچی ایک درخت کے اور قناعت کر ساتہ چہالی کہانی اوسکی لکڑی کی اور بعضون نی جملہ وان مت کو متعلق قاطع کی کہا ہی یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ
تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین بعضی نسخون مین بجای فمت کی قمت آیا ہی ساتہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹہ اور جا اور کسی
درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مین نی پہر کیا ہوگا فرمایا پہر نکلی گا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکی یعنی بعد واقع ہونی ہنراد فتنون مذکورہ کی اسطرح کہ اوسکی
ساتہ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نی کہ یہ دونون چیزین نوع تخییل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نی کہ پانی اوسکا
حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی تہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعدہ وعید ت پس جو
کوئی پڑا اوسکی آگ مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نہین ہوگی
وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوگا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر اوسکے اور ثابت ہوا اوسکی کی درجہ اجر اور بسبب طلب کرنی رضا اوسکی کی اور اوتارا گیا بوجہہ اوسکی
پہلی گناہ ہونگی اوسکی گردن سی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمانبرداری اوسکی کی اور ایمان لانی کی اوسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی کی
اوسکی کی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مین نی پہر کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ
گہوڑی کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتہ صیغہ مجہول کے نتج سی ہے انتاج سے اور کہا ہے علماء نی کہ نتج یعنی تولید
یعنی جنانی اور خدمت اور تدبیر اوسکی جنی کی کرینگی جیسیکہ دایہ انسان کے کرتی ہی اور انتاج معنی پہونچنی وقت ولادت کے اور مہر ساتہ پیش میم اور جزم ہ کی یعنی بچہیری کے
اور مہرہ ساتہ ہ کی مادہ یعنی بچہیری اور ترکیب ساتہ پیش سے اور زبر کاف کے پہونچنا وقت سواری کی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا
ہی اسلیے کہ اوس وقت سے روز قیامت تک سوار گہوڑی پر نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت

زمانہ دراز نہین گذریگا تھوڑی ہوگا یعنی اوسوقت سی قیامت بیچ کی بقدر زمانہ پیدا ہوئی پیغمبری کی تا پہونچنی وقت ہونیکی قیامت کی یہہ پیشوا ہوا اور سو اور
ہین ساتہہ اور حدیثون کی کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی ہدنۃ علی دخن یعنی صلح ہوگی اوپر کینہ کی اور جماعۃ علی اقذاء یعنی جماعت ہوگی اوپر کدورتون کی اسوقت کے لوگ ظاہر
ساتہہ کدورت باطن کے اور احتمال ہوگا ساتہہ ناخوشیون دل کی کہا مین نے یارسول اللہ ہدنۃ علی الدخن کیا ہے آپ نی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل قوم
کے اوپر اوس حال و صفت کے کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسیکہ تہی صاف پہلی اس سی یعنی سابق زمانہ اسلام کی یعنی
تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مین نے کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ شر کے اور بعد اس صلح بانفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکی شر ہوگی
وہ ایک فتنہ ہی اندہا اور بہرا ف یعنی لوگ اوس فتنہ مین نہ حق کو دیکھینگے اور نہ سنینگے اور ہنادا نہیں پن اور بہری پن کے طرف فتنہ کی مجاز ہی اور حقیقت
مین لوگ ایسی ہونگے اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگے بلانیوالے ف یعنی ایک جماعت قائم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہونگی لوگون کو طرف قبول
کرنی اوسکی کی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہٹی ہوئی خلق اون مین پس اگر مری تو اسی حذیفہ اس حال مین کہ
لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسیکی اہل فتنہ مین سے نقل کیے یہ ابوداود نے **وعن** ابی ذرٍّ قال كنتُ رديفًا خلفَ رسولِ
اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ یومًا علی حمارٍ فلمّا جاوزنا بیوتَ المدینۃِ قال کیفَ بکَ یا اباذرٍّ اذا کانَ بالمدینۃِ جوعٌ تقومُ عن
فراشِکَ ولا تبلغُ مسجدَکَ حتّی یُجھدکَ الجوعُ قال قلتُ اللّٰہُ ورسولُہٗ اعلمُ قال تعفّف یا اباذرٍّ قال کیفَ بکَ یا اباذرٍّ اذا کانَ
بالمدینۃِ موتٌ یبلغُ البیتُ العبدَ حتّی انّہٗ یُباعُ القبرُ بالعبدِ قال قلتُ اللّٰہُ ورسولُہٗ اعلمُ قال تصبّر یا اباذرٍّ قال کیفَ بکَ
یا اباذرٍّ اذا کانَ بالمدینۃِ قتلٌ تغمرُ الدّماءُ احجارَ الزّیتِ قال قلتُ اللّٰہُ ورسولُہٗ اعلمُ قال تأتی من انتَ منہ قال قلتُ والبسُ السّلاحَ قال
شارکتَ القومَ اذًا قلتُ فکیفَ اصنعُ یا رسولَ اللّٰہِ قال ان خشیتَ ان یبھرکَ شعاعُ السّیفِ فالقِ ناحیۃَ ثوبکَ علی وجھکَ لیبوءَ باثمِکَ
واثمہٖ رواہُ ابوداود اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابوذر نی تہا مین پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف یعنی لالت ہی اوپر کمال تواضع
اور حسن خلق آنحضرت کی صحابہ سے اور کمال قرب ابوذر کی حضرت سے اور اوپر جوڑ سننی اور یاد رکہنی اونکی حدیث کو ت پس جبکہ آگی بڑہی ہم مدینہ کی گہرون سے فرمایا اپنی کیا حال
ہوگا تیرا ای ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہی گا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت ڈالیگی تجکو بہوک
ف یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہوجایگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہونچ سکیگا نماز کی لیے ت کہا ابوذر نی کہ کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا دانا
ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرونگا مین جو کچہہ فرماؤ سو کرون فرمایا پارسائی کر ای ابوذر ف یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز
رکہنا اپنی تئین حرام سے اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سے اور طمع سی اور ذلت سی آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہوگی
مدینی مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کے لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اسلئے
لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سے ہاتہہ لگیگی اور اوسمین تنگی اس حد کو پہنچی گی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگیگی چنانچہ واضح کرکر فرمایا
اسنے ہاکوت یہانتک کہ بیچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نی کہ کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا
آنحضرت نی صبر کرنا ای ابوذر ف لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کے ہے امر باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع
نکرنا صبر پر اور ضبط رہنا تقدیر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سے ت پہر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہوگا مدینہ مین قتل کہ ڈہانکلے خون احجار الزیت کو
ف احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کی کہ اوسمین پتہر سیاہ ہین گویا کہ اونپر تیل زیتون کا ملا ہی یہہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا
واقعہ ہی کہ بیان اور کہان کلام کرنیوالی اور سننیوالی کی تحمل نہین کہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمانہ شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد از

واقعہ قتل امام حسین رض کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور بہت صحابہ اور شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت سے خرابیاں کین کہ کہہ نہیں سکتے اور بعد خرابی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال فوت ہوا شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہی ف یعنی پہر جا تو اوسکی پاس آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سے یعنی جا تو اوس کے پاس کہ موافق ہو تیری دین تیرے
یعنی سیرت تیری میں اور کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہی کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کے پاس اور اپنی گہر میں جا بیٹہ کہا طیبی نے کہ جمع کر یعنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور ظاہر تر
اور مناسب تر ہے ساتہ قول ابی ذر کی ت کہا میں نے اور پہنوں نہیں ہتہیار اپنی اوس وقت اور لڑوں نہیں قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر بیعت تو قوم کی اوس وقت
ف یعنی ہتہیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہو گا گناہ میں فتنہ انگیزی میں یعنی ہتہیار پہننا اور رہنا امام کے ساتہ اور ارباب صلاح کی ساتہ اور لڑنا نہیں بہانہ سکے
حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتہ اوسکی اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرت کا مشارکت کے سبب سے تاکید زجر کی ہی خونریزی سے فی الاشرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے اب تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مرتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو ت کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو کہ دہشت دی اور غلبہ کرے تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی کہ تجپر تلوار چلاوی
اور تجکو مارے تو ڈال گوشہ کو اپنی کپڑے کا اپنی منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈہانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکہے تو اور ڈرے نہیں یعنی اوس سے نہیں کہ چہرہ لڑے تجسے بلکہ تابعدار
کر اپنی نفس کو قتل کے لیے اسلیے کہ اہل اسلام سے جنگ کرنی اور جائز ہو گا ساتہ اونکے لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہ قول اپنی کی ت تاکہ پہرے قاتل
ساتہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہ گناہ اپنی کی نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی ساتہ گناہوں اپنے کی آوے جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تیسٹھ ۶۳ میں ہے
اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اوس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین
وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونی کی ابو ذر کو اور وصیت کے ساتہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمیں اگر فرض احتمال پائی اوسکی کی اوسکو
وقوع ہو اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہو اور ابو ذر نے اوسکو پایا ہو جیسیکہ عالم الرباد وغیرہ میں پایا حال اسکا بہی اسی قیاس پر ہے واللہ اعلم وعن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بک اذا ابقیت فی حثالۃ من الناس مرجت عہودہم وامانا تہم
واختلفوا فکانوا ہکذا وشبک بین اصابعہ قال فبم تامرنی قال علیک بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بخاصۃ نفسک وایاک
وعوامہم وفی روایۃ الزم بیتک واملک علیک لسانک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع امر
العامۃ رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہو گا تیرا جس وقت
چہوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کی ف حثالہ ساتہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور جانور وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ مل جاوینگی اور فاسد ہو جاوینگے
عہد اونکی اور امانتیں اونکی ف یعنی نہیں موجود ہو گا امر اونکا مستقیم بلکہ ہو گا ہر ایک لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفای عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپسمیں پس ہونگی اسطرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی سمجہانی کی لیے حضرت نے کہا دی اختلاف کی کہ
اسطرح ایک دوسرے سے نزاع کرتی ہونگی اور دینی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہو گا امر دین اونکی کا پس نہیں پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نیک کار بد کار سے یہ دکہلایا
انگلیوں میں لاتی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کے بہی آتا ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے گزر گیا اور احتمال ہے
تشبیک کی ملانی اور روانی چیزوں کی بہی آپسمیں پس دونوں صورت میں ظاہر ہی ترجمہ کہا عبد اللہ نے پس کیا فرماتی ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا
اوسکا حق اور چہوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور کر اپنی تئیں عوام لوگوں سے ف یعنی اپنی دین کی محافظت کیا اور لوگوں کے

خیال مت پڑو یہ رخصت ہے بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہوئی شر اور ضعیف ہوئی خیر ترجمہ اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ لازم پکڑو اپنی
گھر کو اور ہمیشہ رہو اپنے گھر میں اور باہر نکلو مگر ضرورت ہوئی اور مضبوط پکڑو اپنی پر زبان اپنی کو ف اور نہ کلام کرو بیچ احوال لوگوں کے تاکہ شاید اونچے ترجمہ اور لی تو اوس چیز کو کہ نیک
جانتا ہی اور چھوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کیے یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف جاننا چاہیے کہ یہ رخصت دی
آنحضرت نے عبداللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے لوگوں میں بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنے کی خاصۃ اور نہ تعرض اوس کا و شکر نے کی احوال عوام کو جیسے
اور حکم کیا حذیفہ کو باہر نکلنے کا لوگوں میں سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے عزلت بالکل کے اور ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی کی تھا اور صلاح اوسکی اوس میں
تھی اور میسر تھا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسا کہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نکرتے اور رات کو سوتے نہیں اور عورت
کیطرف میل نہ کرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرت کے پاس لائے پس آپ نے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے میں ترک کا اور قیام تہائی یا چھٹے حصہ
شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنی رضا باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں بیچ اپنے باپ کے ساتھ وزیر معاویہ کے تھے لیکن حق ہی اور حق وصیت آنحضرت کا بجا لاتی
اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار دین رہتے بارہا وہ کہتے کہ تو ہمیں ہے کسواسطے ہم نہیں ہٹا یہ کہتے میں خیر میں ہمارا شرکت اور شر میں نہیں اور باطن میں
اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے ✦ وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل
المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی
فکسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی آدم رواہ ابوداود
وفی روایۃ لہ ذکر الی قولہ خیر من الساعی ثم قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم وفی روایۃ الترمذی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فی الفتنۃ کسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم والزموا فیہا اجواف بیوتکم وکونوا کابن آدم وقال ہذا حدیث
صحیح غریب اور روایت ہے ابی موسی سے اونہی نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند
ٹکڑوں رات اندھیری کی یعنی شدت میں اور اندھیرے میں اور نہ ظاہر ہونے اونکی امر میں صبح کریگا شخص بیچ اون فتنوں کے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر
ف یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگوں کے کبھی عہد باندھینگے اور کبھی توڑینگے کبھی امانتدار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت
کبھی مومن ہونگے کبھی کافر وغیر ذلک بیٹھنے والا اون میں بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف یعنی جسقدر ان سے دور رہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سے
اور بیان اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہے پس جب دیکھو تم ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو اون میں چلے اپنی کمانوں کی ف اسمیں نہایت مبالغہ
ہی ہلنے کہ نہیں ہے نفع چلوں کے ہونے میں باوجود ٹوٹ جانے کمانوں کی ترجمہ اور مارو اپنی تلواروں کو پتھر پر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوے یعنی آوے کوئی
کسی پر مارنے کے لیے تو چاہیے کہ ہووے وہ مانند بہتر دو بیٹوں آدم کی ف یعنی صبر کرے اور مقابلہ نکرے یہانتک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور نہو قاتل مانند قابیل کے
ترجمہ نقل کیے یہ ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی میں ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی ف اوس میں فکسروا فیہا الخ نہیں ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے
کی یہ عبارت ہے پھر کہا بعضے صحابہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اوس میں کہ کریں اوس میں فرمایا حضرت نے ہو تم ٹاٹ اپنے گھروں کے ف یعنی جیسے ٹاٹ اچھی فرش کے
نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہی ایسے ہی تم بھی اپنی گھروں میں ہمیشہ رہنا نہ باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ میں کہ تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت میں
یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنوں میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالنا اون میں چلے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑنا اونمیں گھروں کی اندر کو
یعنے ہمیشہ گھروں میں رہنا تاکہ نہ پڑو فتنوں میں اور رہو تم مانند بیٹے آدم کی یعنی ہابیل کے کہ مارا اوسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے وعن
ام مالک البہزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربہا قلت یا رسول اللہ من خیر الناس فیہا قال رجل

فِي مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
سی ف ح بہزیہ ساتھ زیر باے ابجد اور زے معجمہ کی منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے جاریہ ہی صحابیہ ترجمہ کہا اونہوں نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع
یعنے خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال اسکے
تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن میں یا خارج میں ہے اسلیئے کہ جب ذہن میں آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج میں بسبب تخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا میں نے یا رسول اللہ
کون ہوگا بہتر لوگوں کا اوس فتنہ کی زمانی میں فرمایا بہتر لوگوں کا اوس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ ہو اپنے مواشی میں ادا کرتا ہی حق اونکا یعنے زکوۃ وغیرہ اور بندگی
کرتا ہی اپنے رب کی ف ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکے کی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی کی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک
بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہو کر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافروں کو
اور ڈراتے ہیں وہ اوسکو نقل کیے یہ ترمذی نی ف ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کی سی بہاگ کر قصد کیا کفار کیطرف لڑتا ہی اونسی اور وہ لڑتی ہیں اوس سے پس
بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہونچے شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان دراز کرنی اوس فتنہ میں یعنی ساتھ عیب اور
برا کہنی کے سخت بہت ہوگی مارنی تلوار کیسی نقل کیے یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف ع مراد اس فتنہ سی وہ ہی کہ جو دو فریق بطمع مال و جاہ کی لڑیں اور مقصود اوسمیں احقاق
حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندہادہند آپسمیں لڑنے لگتے ہیں

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا ف ع یعنی باعتبار لوگوں اوسکی کے
باین حیثیت کہ نہیں پانے کی وہ طرح اوسکی فریاد رس اور نہیں دیکھیں گے اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہ معنے ہیں کہ نہیں تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کی اور نہیں
سنیں کی نصیحت اور نہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمیں حق ایذا دیا جاوی گا یا پڑی گا بیچ فتنوں اور محنتوں کے ترجمہ جو کوئی دیکہی گا اوسکو
اور نزدیک آوے گا اوس سے دیکہیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوس سے اور کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنے اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ میں مانند مارنے تلوار کے ہی نقل کی یہ ابوداود نی ف ح یعنی تاثیر میں
بلکہ زیادہ اوس سے جیسیکہ کہا گیا ہی بیت جراحات السنان لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان اسلیئے کہا پہلی روایت میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگی آخر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنوں کا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ح اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے باوجود دوام اور درازی مدت اوسکی کی ہی اسلیئے کہ حلس ٹاٹ کو کہتی ہیں
کہ نیچی فرشوں نفیس کے اوسکو بچہاتی ہیں اور وہ نیچی اونکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹہایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی

یا رشادہ کیا اوسکی طرف کہ میں سات گہروں میں بیٹھا رہتا ہوں یعنی بہی ویسی فتنہ میں لازم کریں لوگ گہر اپنے کو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پوچہا ایک کہنے والے نے کیا ہی

احلاس یعنی کیا حال کہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگی کا بعضوں کا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کے

پہر فتنہ سراء کا ف ع لفظ فتنہ السراء ساتہ رفع کی عطف ہے اوپر بحسب معنے کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس وہ حرب اور نہب ہے پہر فتنہ سراء کا ہی اور ایک نسخہ میں ساتہ نصب کے

ہی کہ عطف ہے فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراء کی یہ ہی کہ سبب اوسکی ہونی کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف تنعم کا گویا یہ کہ واقع ہوا

اوسکا خوشحالی ہیگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو ترجمہ ظلمت و فساد اوسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں پاؤں ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان

کریگا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہی یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجہسے نسب میں اور نہیں ہوگا مجہسے ف ع یعنی میرے اہل سے فعل میں اسلیئے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل سے

فعل میں تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یہ کہ نہیں وہ میری دوستوں میں سے حقیقۃ میں اور موید ہی اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ اسکے اور

نہیں دوست میرے مگر پرہیزگار ہیں پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولہے کی اوپر پسلی کی ف ع یعنی استقامت نہ رکہتا ہوگا اور

احوال اوسکا منتظم نہ ہوگا اسلیئے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں رہتا اور ساتہ اوسکی مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رائے کے

پس نہیں واقع ہوگا اوسکا امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پہر فتنہ دہیما ف ع یہاں ہے لفظ فتنہ کی ہی دونوں اعراب

ہیں رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیئے ہی اور بعضوں نے کہا کہ دہیما

مراد دہیما سے داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دو میم اسماء داہیہ ہی ترجمہ نہیں چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا

سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا پہہ فتنہ وہ ہوگا بہت زیادہ ہو جاویگا

صبح کریگا شخص اوسمیں مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزوں مذکورہ کو

اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہوجاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے ف ع یعنی فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتہ پیش اور زیر فے کی اصل میں

خیمہ کو کہتی ہیں پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اوسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان ہوگا

اوسمیں ف ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب کسب اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہوویں ایسی منتظر رہو ظہور دجال کی اوس دن

یا اوسکی اگلی دن نقل کیے یہ ابوداود نی ف ع موید ہی اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہیں پس ہونگے امام مہدی بیت المقدس میں گہیر لیگا اوسکو دجال اور اتریںگے

حضرت عیسی پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کے پانی میں پس لیجاوینگے اوسکو اپنی نیزہ سے اور حاصل ہوگی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتہ

پیش اور زیر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوسمیں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ اخیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنوں کے کچہ کلام نہیں کیا ہی علماء نے خصوصا

بیچ فتنہ سراء کی کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدموں کے نیچے سے فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا

ہی اہل شام سے بعد بہاگنی اونکی کی مدینہ سے اور فتنہ سراء تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرت اہل بیت کا ساتہ اون محمد بن حنفیہ کی پہر قتل کیا

اوپر ان سے منتظم کی اور شروع ہوئی یہاں سے فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی لوٹنا اونکا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو ہلاکو سے ہوا وہ ہی منافق ہی انتہی وعن

ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی واسطے عرب کے شر سے کہ نزدیک پہنچی ف ع یعنی ظاہر ہوا اوسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی

اور معاویہ کا ہی کہتا ہوں میں یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتہ حضرت امام حسین رض کے اور یہ قریب ہے معنے میں اسلیئے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک عرب و عجم کے ترجمہ نجات پائی اور

مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکہا اپنا ہاتہ ف یعنی ایذا سے یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سے نقل کی یہ ابوداود نی وعن المقداد بن الاسود قال

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاہًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے **ف** تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ وہ نہوا فتنہ سے اور صبر نکیا نقل کیا ہے یہ ابوداود نے **ف** بس تقدیر ہے للام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتہ تنوین کے الگ ہے واوس سے اور معنی واہا کی تحسر میں یعنے حسرت ہے اوسکی لیے کہ وہ نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اور میں وہ صبر نکیا در صورت ابتلا کی یا معنی عجب اور اچہی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچہا ہی صابر رہنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زبر پڑہی ہے متعلق فواہا کی معنی تعجب کے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّہُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَالَفَہُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکہی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنے بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اوٹہائی جاوے گی تلوار قتال اوس سے قیامت تک **ف** چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی ساتہ معاویہ کے اور جاری ہے ابتک جیسا ہوا فرمانا حضرت کا **ترجمہ** اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے گنتی ایک قبیلہ میری امت میں ساتہ مشرکوں کے **ف** چنانچہ کچہہ تو اوسمیں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبرؓ کی **ترجمہ** اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے گنتی یا کئی قبیلے میری امت میں سے بتوں کو **ف** حقیقۃً اور شاید کہ یہ ہو زمانہ آیندہ میں یا معنی اور بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ جنکی حق میں فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں جہوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا کے ہیں حال آنکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی بیچ پیچہے **ف** لفظ خاتم ساتہ زیر تا اور زبر اوسکی کی ہی اور یہ جملہ حال ہی اور جملہ لانبی الخ تفسیر ہے پہلے جملہ کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے ہی اونکی یعنی بسبب ثابت رہنے اونکی کی اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کیا ہے یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہی اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ لایزال کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنْ یَّہْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ ہَلَکَ وَاِنْ یَّقُمْ لَہُمْ دِیْنُہُمْ یَقُمْ لَہُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی **ف** یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنوں سے اور جاری رہینگے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے **ترجمہ** بیچ مدت پینتیس برس کے یا چہتیس برس کے یا سینتیس برس کے **ف** پس انتہا ہی مدت انتظام امر اسلام کی یہ برس ہونگے اور ابتدا اونکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اسمیں شبہہ نہیں کہ شہید ہونا حضرت عثمانؓ کا اول فتنہ ہی اسلام میں سنہ پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چہتیس میں اور جنگ صفین سینتیس میں **ف** لفظ او واسطے تنویع کی لیے ہی یا بمعنے بل کی اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال میں ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہوں کہ زیادہ ہونیں سن کے مدت خلافت خلفاء اربعہ کے ہی اتنی چونکہ ملادیں مدت خلافت کے ساتہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ جبر دی ہی اور یہ توجیہ اولی ہی اگر مراد کہیں قرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدائی مدت ظہور وحی سے اعتبار کریں

پس تمام ہوئی پینتیس کی مدت تمام ہونے خلافت حضرت عثمان کی ہوگا یعنی امر دین اسلام سنت و جماعت اور صحبت خلفا کی خلافت شیخین کی زمین تک منتظم و خوب تھا اور حضرت عثمان کی خلافت میں بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ ظاہر ہوا کہ سبب حشمت اور عدل اور بہرپا ہونے فتنے کا ہوا **ت** پس اگر ہلاک ہوں **ف ع** یعنی اگر خلافت میں انتظام امر دین کے مذکور میں اور ہو ملک میں وہ میں یعنی گناہ کرنے **ت** پس راہ انکی راہ ان لوگوں کی ہے کہ ہلاک ہوئی **ف ع** یعنی اگلی امتوں کی لوگ جنہوں نے کجروی کی ہے اور اختلاف کیا بیچ دین میں سستی کی بیچ دین اور کہا اسباب ہلاکت کا اور مشغول ہوئے نفسانیت اور بحیثیت کہ باعث ہے ہلاکت کے ہلاکت **ت** اور اگر قائم اور تمام ہو واسطے اونکے کار و بار دین کا **ف ح** یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور رواج شرائع اور احکام اور شوکت دولت اسلام کی **ت** تو قائم اور پورا ہو گا دین اونکی لیے ستر برس تک **ف ح** اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کی خوب بندوبست کی ساتھ اور کامل ہو نگی ہیں تک نسبت ما بعد اپنے کی ساتھ خبر دینے مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتا ہے **ت** کہ ابن مسعود کہتے ہیں کہا اور پوچھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آیا یہ ستر برس کی تمام کامل ہو گا اونمیں و ہیں سے اوسوقت سے ہیں کہ باقی ہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس کی ہو گا یا اوسوقت سے کہ گذرا یعنی ابتدای اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں تین سال بھی انمیں فرمایا تمام قائم ہو گا ابتدا اوسوقت گذرنے اقل کی لیے یہ بود او دینے **ف** نہ بعد گذرنے پینتیس ۳۵ یا چھتیس یا سینتیس ۳۷ کے اور یہ تقریر کنکر کی او نقیح کی ہے ہمنی کافی ہے بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی بھی یہی ہے اور شارحین نے اسمقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہے واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنے حدیث کے یہ لکھی ہیں کہ مضطرب ہو گا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس ۳۵ میں بسبب قتل عثمان کی اور سنہ چھتیس ۳۶ میں بسبب جنگ جمل کی اور سنہ سینتیس ۳۷ میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہوں بسبب باغیوں کے اور مغلوبیت امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکی ہے کہ ہلاک ہوئی اگلی امتوں میں سے اور ہوا اسی طرح جس وقت کہ مضطر ہوئی حضرت حسن طرف مصالحت کے اور اگر قائم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قائم رہی گی ستر برس تک انتہی **الفصل الثالث** فصل سوم

عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم الہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی **ت** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے **ف ع** کہ بعد فتح مکہ کی ہوا اور حضرت کے ساتھ بعضے نو مسلم تھے کہ اسلام کی احکام جانتے نہ تھے **ت** گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اوسپر ہتھیار اپنے **ف ع** اور تبرکا گرد اوسکی **ت** کہا جاتا تھا اوس درخت کو ذات انواط **ف ح** انواط جمع نوط کی ہے کہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کی چونکہ ہتھیار اوسپر لٹکاتے تھے اوسکا نام ذات انواط رکہا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا **ت** پس کہا بعضے نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہماری لیے بھی ایک درخت کہ اوسپر ہتھیار لٹکا دیں ہم اور اوسکا ذات انواط نام کہیں جیسا کہ مشرکوں کی لیے ہے ذات انواط کہ اوسپر ہتھیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہ کہنا تمہارا ایسا ہی ہے جیسا کہا قوم موسیٰ نے اپنی موسی علیہ السلام ٹھہرا واسطے ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسا کہ کافروں کی لیے ہیں معبود **ف ع** لیکن تفاوت ان دونوں کا پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ مشبہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے **ت** قسم ہے اوس ذات کی کہ بقاوت میری اوسکی ہاتھ ہے البتہ سوار ہو وگی یعنی چلو گی تم راہوں لوگوں کی پہلے تم سے تھے **ف ح** نقل کی یہ ترمذی نے یعنے بنی اسرائیل وغیرہ یہ شکایت ہے اونکی احوال کی کہ ایسی باتیں کہتے اور کرتے ہیں کہ سبب گمراہی اور حد سے گذر جانے کے ہوں جیسا کہ اگلی امتوں سے ہوا

وعن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولی یعنی مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب بدر احد ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ فلم یبق من اصحاب الحدیبیۃ احد ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری **ت** اور روایت ہے ابن مسیب سے **ف ع** مسیب زیر کی مشدد کی ہے اور کہیں زیر سے بھی پڑھتے ہیں تابعی جلیل القدر ہیں اور خلفای اربعہ کو پایا ہے **ت** واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اوس سے کوئی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تھا اور کہتے ہیں ابن مسیب پہلی فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مارڈالنے عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں

حاضر ہوئے تھے **ف** لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی اونہی تفسیر کلام ابن مسیب کی پہلی فتنہ سی مراد تھی قتل عثمان کا اور قلم بیق الخ
کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر میں سی کوئی باقی نہ رہا جسوقت کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ پینتیس ہجری میں یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا
اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمان کے ہی میں مارے گئے اور مرگئے اور اسیطرح اسکی بعد جملہ کی معنی سمجھنی چاہئیں اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے فتنہ میں وہ بسبب اسکے کہ بچایا
اونکو اسد تعالی نی ببرکت غزوہ بدر کی اور سب پیچھے مرنی میں آخری ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری **ف** پہر افتنہ دوسرا یعنی حرہ کا
حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں اور وہاں کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اونکی لوٹنی مارنی کی لیئی اور بہت ظلم و زیادتی
اوس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ ہجری میں ہوئی **ف** اور نہ باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا الخ یا وہ فتنہ بیچ اس
میں لوگون میں قیمت اور زیرکی **ف** نقل کے یہ بخاری نی طباخ ساتھ زیر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش طا کی بھی آتا ہی معنی قوت اور زیرکی کی پہر استعمال کیا گیا ہی
غیر اس معنی میں ہے کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنے عقل نہیں ہے اوسکو اور خیر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہ ہی کہ اس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگون میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہی ساتھ عبد اسد بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمیں تخریب کعبہ کی بہی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ تہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کے انتہی لیکن اتفاق پر یہ صحیح نہیں ہوتا کہ صحابہ
میں سے کوئی باقی تہا اسلیئی کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہ باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے **ف** لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہے جمع ملحمہ کی یعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہونے گوشت مارے گیون کے اوسمیں یا مشتق ہی لحمہ کپڑے کی ہی کہ معنے
بانی کی ہی بسبب بٹ بٹ اور اختلاط لوگون کے اوسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسبات زیادہ قریب ہیں اور ملحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کی بہی آتا ہے
اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ذکر ہی اون لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں معین کی بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کی اور اسی لحاظ
سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اوسمیں قتال کا اکثر مجمل مبہم ہے

الفصل الاول

پہلی فصل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ
كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ
الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ
وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا
النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ
نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ
وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی
قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک **ف** یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا رکھینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگی یا دونوں دعوی حقانیت کا رکھینگے
اور ہر ایک اپنی گمان اعتقاد میں حق پر ہونگی کہا علماء نی کہ مراد ان دو گروہوں سے تابعداران معاویہ اور علی کی ہیں جیسیکہ علی نی فرمایا اخواننا بغوا
علینا اور یہ بہی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کے جانب سے اونکی پاس قید کرکر لائی ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے اوسکی حال پر تاسف کیا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان
اچھا اسلام کہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بہی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہیں دونوں جماعتین کافر ہیں

اور یہ مطلب ان ... واقع ہوئے کہ بعض علامات علی التوالی واقع ہوں گی اور نہیں قائم ہوگی قیامت ...

ہونگے جہوٹے بناوین کی اسد رسول قریب تیس کے ف ع یہ ایک حدیث مین تیس فرمایا اور یہان قریب تیس کے تو وہان بھی قریب ہی تیس کی مراد ہوں ساٹھ
تیس فرمایا ہی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال ابتدا کی ہوئی ہو اور پہر تقریباً تیس کے اور اسی طرح نہیں منافی ہی یہ روایت طبرانی کی عن ابن عمر
لا تقوم الساعة حتی یخرج سبعون کذابا اسلیکی مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس مقید ہین ساتھ دعوی نبوت کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے کہ عصر غیر تیس کے ہوں کہ
سب ہو جاوینگے واللہ اعلم ت ایک اون مین سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا
علم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سی ساتھ مرنی علماء اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگی جاہل بسبب موت علماء فوت علم ہی ت اور نہیں
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہوجائینگے زلزلی ف ع یعنی حسی کہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ طرح طرح کی بلائین ہین ت اور قریب ہوجاویگا زمانہ ف ع مراد
ہلی ہیں سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین مین خوش گذرے گی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسیکہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کے کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور لڑائیان مسلمانون مین بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہی
ف ع یعنی مراد ہرج سی قتل ہے کہ بسبب فتنہ کی موجود مین آوی گا اور یہ تفسیر کسی راوی کی ہی ت اور یہانتک کہ بہت ہوگا درمیان تمہاری مال پس بہت بہت ہو
یہانتک کہ قریب ہے ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اوسکا ف ع یہ جو عبارت ہی حدیث مین حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمین دو
وجہین ہین اول یہ کہ یہم ساتھ پیش یے کی اور زیرہ کی پڑہین اور رب ساتھ نصب کے بنابر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتھ حذف مضاف
کی کہ قصد ہی اور یہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ فکر مین ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا اوس شخص کا کہ قبول
کری اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈہیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور کم پاوی گا بسبب کم ہونی محتاجون کی دوسری یہ کہ ساتھ زبر کی یہ پیش
کی پڑہین یہم سی یعنی قصد کی اور رب مرفوع اس صورت مین رب المال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کری اور بہت ڈہونڈہی صاحب مال اوس شخص کو
کہ لیوی صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتھ زبر یا اور پیش ہا کی اور منصوب رب ہم ہی غمگین کری کہ متعدی ہی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو نپانا
فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی دینی کا پس کہیگا وہ شخص کہ گمان کرتا ہی اوسکی قبول
کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اور نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا ہی قلبی اور ظاہری کی ت اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانے
لنبی عمارتون کی ف ع جیسے اسوقت مین لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بنائے ہوئی ہین انکو ڈہاتی ہین اور انکو کہر اور باغ وغیرہ
سیر کی مکان بناتی ہین ت اور یہانتک کہ گذری گا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہی گا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دین کی
یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہ آرزو کریگا کاشکی مین مرا ہوتا نہ دیکہتا یہ فتنی ت اور یہانتک کہ نکلی گا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ع شرح اسکی بیچ باب
العلامات بین یدی الساعۃ کی آوی گی اور اوسدن سی توبہ کی دروازی بند ہوجاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی کی جیسیکہ فرمایا ت پس جب نکلی گا آفتاب
مغرب کی طرف سی اور دیکہیں گی اوسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہوجاویگا پس وہ وقت ہی کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس نے ایسا
نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلی اوس دن سے اور نہ نفع دیگا کسب نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر کسب کیے تہی پہلی اوس دن کی ف ع اور بعضون نے کہا تقدیر اسکی
یہ ہی کہ نہین نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلی سی یا نہ کسب کیے تہی نیکی اور مراد نیکی سی توبہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہون سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سی اور نہ توبہ گناہون سی
ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نے کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنے خریدنے کی

اور اضافت کپڑے کی ایک کیطرف اون دونون مین اسلیے ہے کہ وہ مالک اسکا ہی اور دوسرے کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اسکا ہی ت یعنی دونون شخص
نہین کہولنے پاوینگے اوسکو اور نہین لپیٹنے پاوینگے اوسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہر ہوگا ایک شخص ساتہ دودہ
اونٹنی اپنی کے لیکر نہ پیوے گا اوسکو ف یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہ ہوگا کہ قیامت آپہنچے گی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحال
مین کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنے تاکہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت
اسحالت مین کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کی پس نکہا سکے گا اوسکو کہ قیامت آپہنچے گی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت یکایک
آجاویگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہنچے گی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہینگے وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر
الوجوه ذلف الانوف كان وجوههم المجان المطرقة متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار کی بافت کی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگے تم ترکون سے ف
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پیکلان اونکی کا ہی اور صورت اونکی یہ ہی ت چہوٹی آنکہون والے سرخ چہرے بیٹہی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اونکی سپرین ہین
چمڑون تہ بتہ کی ف مجان ساتہ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے کہ میم کی زیر سے ہی معنی سپر کے اور مشابہت اونکی منہون کی ساتہ سپر کے بسبب پہیلے ہوئے ہونے
اونکی کے اور اونکی گول ہونے کے ساتہ مطرقہ یعنی سپر چمڑے تہ بتہ کی کے سبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اونکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف
صغار الاعين وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر رواه البخاري وفي رواية له عن عمرو بن تغلب عراض الوجوه
اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیون مین سے ہین ف خوز ساتہ پیش خ اور جزم واو کی آخر مین ز ہی نام ایک گروہ کا ہی رہنے والون بلاد خوزستان کی اور کرمان ساتہ زیر اور زبر کاف کی
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے ت اصفت خوز اور کرمان کی یہ ہی کہ سرخ منہ پست بینی خورد چشم منہہ اونکی مانند سپرون تہ بتو کی پاپوشین
اونکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ اليهودي من وراء الحجر و
الشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیون سے پس مارینگے
یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اونپر مسلمان یہانتک کہ چہپیگا یہودی پیچہے پتہر کی اور درخت کے پس کہیگا پتہر اور درخت یعنی دونون
یا ایک ان مین سے ای مسلمان ای بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچہے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف یہ استثنا ہی درخت سے یعنے سب
درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہین کریگا اور غرقد ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسی کی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تہی اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتہ اوسکی پناہ لاوے گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین
دیگا اور پوشیدہ رکہیگا ت اسلیے کہ وہ درخت یہود کا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور اوسکو اونکی ساتہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوائے خدا اور
رسول اوسکے کی نہین جانتے اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال کی جس وقت کہ لڑینگے مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے وعنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ اور روایت ہی او
ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف ع** قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم
ح کی باپ یمن ہی **ت** ہانکیگا وہ شخص لوگونکو ساتھ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف ع** یہ کنایہ ہی اس سی کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور
اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھ عصا کی اور کہا بعضون نی شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب
الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آویگی
قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف ع** موالی ساتھ زبر
میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگونپر **ت** کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتھ
دو ہیون کے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہ اخیر کی ہی **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن
عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرماتی تھی کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف ع** آل کسری مین لفظ آل کا
زائد ہی یا مراد ہی اوس سی اہل و تابعدار اوسکی اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ اہل فارس
اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رضی کی نکالا گیا **وعن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلک کسری فلا یکون کسری بعدہ وقیصر لیھلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ ولتقسمن
کنوزھما فی سبیل اللہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچھی اوسکے **ف ع** ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا مالک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کے
یا دعا و تفاول ہے **ت** پس نہوگا کسرے بعد اوسکے **ف ع** یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوسوقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ
روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام کہا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف ع** اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام کہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا
اور لینا اونکی خزانونکا ہوگا ساتھ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ رض کو ساتھ جائز ہونی اوسکی کی تاکہ نہ وہم کرین
وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنی ہی ساتھ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پاتی ہین کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل کہتی ہین جیسی کہ
اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکہو مین بہت دکہاوین یا معرکہ مین ایکطرف جاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہوں اونپر یکایک جا پڑین
اور مانند انکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کی اور زبر اسکی کی بھی آیا ہی اور ساتھ
زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وعن** نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحھا

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص
سے کہ بھتیجے ہیں سعد بن ابی وقاص کے اور وہ صحابی ہیں اسلام لایا فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنی بعد میرے جزیرۂ عرب سے ف ع یعنی ولایت عرب سے
اور اوسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا نے اوسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے اس معنے یہ ہیں کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ یا سارے جزیرہ یا ان حیثیت کے
نہیں جمع ہوا جاویگا کافر اوس میں ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کیے یہ مسلم نے ف ع یعنی اوسکو تمہارا مغلوب کریگا اور ہلاک کیا اوسکی ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ اوس وقت مسلمانوں کے مدد کی لیے اور خطاب اس میں صحابہ کو ہے مراد امت ہے وعن عوف بن مالک
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی
بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل
غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہ کا
ہے بیچ شام کے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت سے جان کہ پہلے اوسکی واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کے
ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہو تم میں مانند بیماری بکریوں کے ف ع قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے اور یکایک
وہ مر جاتے ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اوس وقت عمواس میں تھا
اور اسی لیے اوسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیجاوے مرد کو سو دینار ہوگا ناراض
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف ع یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں ہے گا کوئی گھر عرب سے مگر
داخل ہوگا اثر اور شر اوس فتنہ کی اوس گھر میں ف ح لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئے ت چھٹی صلح
ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کی ف ع بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی
ت پس عہدشکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمپر نیچے اسّی نشانوں کے ف ح لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور ی کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سرداروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایت
میں غابۃ ساتھ بی موحدہ کے آیا ہے معنی بیشہ کے تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کیے یہ بخاری نے ف
مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق
او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ھم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم فیخرجون
وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسے بن مریم فاذا رآہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوترین گی رومی اعماق مین **ف** اعماق ساتھ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین **ت** یا دابق مین **ف** دابق ساتھ زبر بے کی اور کبھی بی بہی جاتے ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ مین کہی مفاتیح مین ہی کہ وہ دونون موضع ہین اوس شام کی **ت** پس نکلیگا طرف اونکی ایک لشکر مدینہ سے **ف** کہا ابن ملک نی کہ کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہے اور اعماق اور دابق دونون موضع ہین قریب اوسکے اور بعضون نی کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے اور کہا اظہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہے اسلئی کہ مدینہ منورہ خراب ہوگا اوسوقت مین **ت** بہترین لوگون زمین کے اوسدن **ف** من خیار الخ بیان ہے جیش کا اور لفظ اوسدن کے احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی **ت** پس جسوقت کہ صف باندہینگے یعنی لڑائی کی لیے کہینگے رومی چہوڑ دو درمیان ہمارے اور درمیان اون لوگونکی کہ بندی پکڑ لائی ہین ہم مین سے لڑینگے ہم اونسے **ف** یعنی جن مسلمانون نی کہ ہمارا کیا ہی ہمیں اسیر کیا ہے ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہمارے سپرد کرو تا لڑیں ہم انسے اور بدلا پاوین غرض فریب دینا مسلمانونکا اور تفرقہ ڈالنی اونکی باب مین ہے **ت** پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہین خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان بھائیون ہمارے کی اور نہین چہوڑینگے ہم تمکو ساتہ اونکی پس لڑینگے مسلمان رومیون سے پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگے نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتہ رحمت کے اونپر کبہی **ف** یہہ کنایہ ہی اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگی اور عذاب ہے گا اونپر ہمیشہ **ت** اور مارے جاوینگے تہائی اور وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی روم کے شہرونکو نہین فتنہ مین ڈالی جاوینگے کبہی **ف** یعنی دین مین مبتلا کیے جاوینگے کسی بلا مین نہین امتحان کیے جاوینگی ساتہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب کیے جاوینگی کبہی اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا **ت** پہر فتح کرینگی قسطنطنیہ **ف** اس لفظ کو کئی طرح کہ تصحیح کیا ہی مشہور ساتہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور یا ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی ت کی اور بعضے نی ساتہ زیادہ یا کی مشددہ کی بعد نون کے سرمی تصحیح کی ہی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی نسخونمین اسی طرح ہی اور بعضی نسخونمین ساتہ زیادتی یا مخففہ کی بدلی یا مشددہ کی اور ابن جوزی نی نون اخیر کو زبر کہا ہی اور یہہ بڑا شہر روم کا مشہور ہی کہ دار السلطنتہ روم کا ہی اور اوسکو استنبول بھی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوئی اور نزدیک نکلنی دجال کے پہر فتح ہوگی جیسا کہ فرمایا **ت** پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین جال آکر لٹکائی ہونگی تلوارین اپنے درختہای زیتون پر ناگہان آواز دیگا اونمین شیطان کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہاری آیا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکل کہڑے ہونگے یعنی لشکر مدینہ کا خبر سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال **ف** ظاہر ہے کہ مراد شام سے قدس ہے کہ وہ بھی اوس مین ہی اسلیے کہ بعض روایات مین تصریح ہی ساتہ اسکی **ت** پس اوسوقت کہ تیاری کرتی ہوگی لڑائی کی برابر کرینگی صفین ناگہان قائم کیجاوی گی نماز **ف** اور نسخہ صحیحہ مین ادت ساتہ الف کے ہی یعنی وقت تکبیر کہنی مؤذن کی نماز کی لیے **ت** پس اوترینگی عیسی ابن مریم **ف** یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کے پہر آوینگی قدس مین **ت** پس امام ہونگی حضرت عیسی مسلمانونکے **ف** نماز مین اور جملہ مسلمانون سے امام مہدی بہی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگے بڑہاوینگے امامت کی لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب بیان کرینگی کہ نماز تمہاری ہی لیے قائم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور مؤید ہون پہر بعد اسکے امامت کیا کرتی رہینگے عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہی یا کرینگی امامت مجازا یعنی امر کرینگی اونکی امام ہونیکا اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوئی مسلمانونکو **ت** پس جب دیکہی گا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس اگر چہوڑ دین حضرت عیسی اوسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مر جاوی وہ بیماری ولیکن قتل کریگا اوسکو خدای تعالی حضرت عیسی کی ہاتہ پر یعنے حکم اور ارادہ الہی یون ہی کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کے ہاتہ پر ہو بقتل پس دکہاوینگی عیسی انکو یعنی مسلمانونکو یا کافرونکو یا سبکو خون دجال کا اپنی نیزی

وعن عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينا هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر
الأرض يومئذ رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت
مارے جانے مسلمانوں کی یا بسبب ترک ہوجانے شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دیون کے نوبت تقسیم کی نہیں پہنچے گی ت اور
خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی غنیمت سے ف ع یا تو بسبب نہ ملنے کی یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اوسکے اہل دیانت ت پھر کہا
ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرینگے واسطے قتال ان دشمنوں کے مسلمان
بھی لشکر مراد ہے دشمن سے روم پس انتخاب کرینگے اور چنینگے مسلمان اپنے لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجیں گے تا جنگ کرے اور مر جاوے پھرے نہ فوج مگر غالب ہوکر فتح پاکر
ف ع یہ جملہ صفت کا شفہ ہے یہ موضحہ ہے شرطہ کی اور معنی یہ ہیں کہ مسلمان بھیجیں گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگیں نہیں بلکہ ٹھہرے رہیں اور ثابت رہیں
یہانتک کہ مارے جاویں یا غالب ہوویں شرطہ ساتھ پیش شین اور سکون را اور فتحہ طا کے اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لیے اور مستعد ہووے واسطے مرنیکی اور یتشرط باب تفعل سے نکالا گیا
ہے اور یشترط باب افتعال سے بھی آیا ہے ت پس لڑینگے مسلمان کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان ان کے رات یعنی باز رکھے گی انکو لڑائی سے پس پھرینگے
مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنے کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلی بھیجی
گئی تھی لڑنیکے لیے ف ع یہاں شرطہ یعنی جنس کے ہیں یعنی جانبین کے اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہ کہ دونوں طرف کی فوجیں آگے آئینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسیکو
دوسرے پر اور اگلی فوجیں طرفین کے فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ انکی لیے کہ فنا ہوا اگلی فوج انکی حالانکہ کہا ہے کہ ہر ایک غیر غالب ہوئے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر
کو واسطے مرنیکی کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان انکی رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ
فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنیکی لیے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ شام کرینگے پھر پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور
فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لیے پس جب ہوگا دن چوتھا اوٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالی شکست کفار پر
ف دبرہ ساتھ زبر دال مہملہ اور بے موحدہ کی اسم ہے ادبار اور روایت کیا گیا ہے دبرہ بھی اور معنی دونوں کی ہزیمت یعنی شکست کے ہیں ت پس لڑینگے ایسا کہ نہیں
دیکھا گیا ہے مانند اوسکی یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا اونکی جوانب و نواحی پر پس نہیں پیچھے چھوڑیگا انکو یعنی نہیں تجاوز کریگا انسے یہانتک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ع یعنی اگر چاہے گا اوڑیگا اور مگر نہیں پہنچیگا انکی آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر کر بسبب انکی بدبو یا بسبب درازی مسافت کے اور کثرت
اوسطرف تک تھک جاویگا اور تری بھی اور گر پڑیگا مر کر ت پھر گنیں گے بیٹے ایک باپ کے کہ تھے ف ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوئی لڑائی میں سب آپس میں قرابتی

ایک شخص بھی ہو نگی وہ جو اپنے شمار کیجیگی تو نہ ہوگی ت پس باقی ندرہا ہو گا ادس عدد سو کو باقی رہا ہو گا ایک مرد **ف** کہا طیبی نے کہ یہ کہ وہ شروع کرینگی گنا قصد و نکا
پس شروع کیگی ہر جماعت گننا اقارب اپنے کا پس نہ ہوین پاوین گے سو میں سے مگر ایک سب بیت رہی جاویگی **ت** پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگی **ف** لفظ فبای
یعنی تفریعیہ ہی یا سبحیہ ہی کہا طیبی نے کہ یہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی فہما یا ہیل ان الساعۃ لاتقوم حتی لایقسم میراث ولایفرح لغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کیا اوسکو پہلے
کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی عدوا لہ یابین ویکی یہ مقید ہی ساتھ اس صورت کے یعنی تقسیم میراث و خوشی غنیمت سے ایسی نہیں ہو نگی کہ جہان انحصار جاوین بلا تقسیم کہان اور خوشی
کہان ایسی صورت مین صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے پس جب ہوا ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہو نگی اہتی **ت** یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اوس وقت مین کہ وہ ہو نگی اسطرح
ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی آپڑی گی مسلمانون کو آواز یعنی فریادی کی یہ کہ دجال پیچھے اونکی آیا ہی
اونکی اولاد مین پس چھوڑ دینگی اور ڈالدینگی اوس چیز کو کہ بیچ ہاتھون اونکی کی ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل وعیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بھیجینگے دس سوار
تا اطلاع ہو حال دشمن کے سی **ف** لفظ طلیعہ بر وزن فعیلہ کی وہ شخص کہ بھیجا جاوے تا کہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فعیلہ بمعنی فاعل کے برابر ہی ہیں واحد اور
جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون نام اون سوارونکی اور نام اونکی باپون کے اور رنگ اونکی گھوڑون کے **ف** اسمین معجزہ ہے حضرت کا اور
دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ تعالے کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات جزئیات کو وہ بہتر سوار ونکے یا فرمایا بہترین سوار زمین سے ہو نگے پشت زمین اوس دن نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سمعتم بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ
قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاءوھا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسھم قالوا لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیھا قال ثور بن زید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر فیسقط جانبھا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لھم فیدخلونھا فیغنمون فبینما ھم یقتسمون المغانم
اذ جاءھم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہے تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل میں ہے اور ایک جانب دریا مین کہا صحابہ نے ہان یا رسول اللہ سنا ہے ہمنے **ف** کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا بعضون نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت کشت و خون
کی اور یہ شہر فتح ہوگا نری تہلیل و تکبیر سے **ت** فرمایا حضرت نے کہ بر پا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اوس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سی
ف کہا مظہر نے کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سی ہین وہ مسلمان ہیں انتہی اور احتمال ہے کہ اونکی ساتھ اور بھی ہون سوای اونکی اولاد اسمٰعیل مین سے کہ وہ عرب
ہین یا غیر اونکی اور مسلمان پر اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ یعنی اونکی کی اونپر کہ سوای اونکی ہین اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہون **ت** پس جب آوینگی اولاد
اسحاق اوس شہر پر بارادہ جنگ کے اوترینگی یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کر کر اوسکی رہنی والونکو پس جنگ نہیں کرینگی اوس شہر والون سے ساتھ ہتھیارون کے اور
نہ پھینکیں گے طرف اونکی تیر **ف** یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہی واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ **ت** کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو
جانبون اوسکی مین سے یعنے ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن زید نے کہ راوی اس حدیث کا ہی نہیں گمان کرتا میں ابوہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہے یعنی جزم
نہیں مجھکو اسکا گمان ہے کہ یون کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل میں ہے پھر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی اونکی لیے پس داخل ہو نگی اوسمین پس لوٹینگے یعنے جو کچھ اوسمین ہوگا پس اوس وقت کہ بانٹتے ہو نگی لوٹ
ناگہان آویگی اونکو آوازیا آواز کرنیوالا پس کہے گا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چھوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھر جاوینگے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جلدی سے دجال کی لڑائی کی لیے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب ہے خرابی مدینہ کے ہوگی **ف** یعنی آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی یعنی نصاریٰ کی اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور مشتق ثرب کا ہے یعنی ہلاک کی یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا میں اوس نے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلی اوس نہی کی ہے **ت** اور خرابی یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے جسکا اوپر ذکر ہوا کہ دونوں میں سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا سبب ہے علامت نکلنے دجال کے ہی نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسری کے اس ترتیب کو ساتھ واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونے دوسری کے ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کہا طیبی نے اگر کوئی کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آواز دیگا اونکو کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہارے اہل میں پس نکلیں گے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کے نہ یہ کہ وہ پیچھے اوسکی نکلیگا بغیر ڈھیل کے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنی غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے اونہی معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف ع** مراد بڑی جنگ سے کہا بعضوں نے وہ ہے کہ جسمیں کٹ جاوینگی ایک باپ کی اولاد اور زمین پائینگے سو میں سے اگر ایک جیسا کہ اوپر گذرا لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے فتح اوس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسلام کی جیسے کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینے میں جمع ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کے ہی طرف فتح ان شہروں کے اور ظہور دجال کے اور یہ باعتبار فتح اون شہروں کی پس دجال پیچھے آویگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان ان دونوں کی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَةِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اوس جنگ کے اور فتح ہونے شہر مذکور کے یعنی قسطنطنیہ کے چھ برس ہیں اور نکلیگا دجال ساتویں برس میں **ف** اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں اختلاف فاحش ہے لیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ کہا **ت** نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف ع** اور حدیث سابق کے اسناد میں کلام ہے اور بعضے راوی اوسکی مجروح ہیں اور مطعون ہیں اور یہی دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع منع اور ترجیح بہتر ہے جمع سے اور حاصل یہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور درمیان خروج دجال کے چھ برس سات برس کا صحیح تر ہے ہونی سات مہینے کی سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِیْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ وَسَلَاحُ قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا قریب ہیں مسلمان کہ گھیر جاوینگی مدینہ مطہرہ میں **ف ع** یعنی دشمن گھیر لینگے اونکو یا بھاگ کے مسلمان کفار سے جمع ہونگی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کی یعنی اونکی اصل ہونگی مدینے کے اندر اور بعضی ثابت رہیں گے گرد اوسکی اور اوسکی نگہبانی کی لیں اور معنے ظاہر یہ ہیں اسطرح قول حضرت کی **ت** یہاں تک کہ ہوگا دور تر مکانوں اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف ع** کہ چند منزل ہے مدینے سے اور تفسیر اوسکی کی ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اوسکو ساتھ فتح کی بھی سے بنا بر اسکی کہ اسم موضع ہے اور خبر [illegible] اور ایک نسخے میں سلاح رفع اوسکی کی تنوین سے اور نسخہ میں ساتھ جر کی ہے **وَعَنْ** ذِیْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِیَّةِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ

الی الامرومرج عظیم وذالک عصم تم فیغدر المسلمون الی الملحمۃ [illegible]

[illegible] سی مخبری کہ تاوہ ہی حضرت کا اوصحابی نجاشی کا کہا کہ سنا مین نے آنحضرت سی فرماتی تہی نزدیک ہی کہ صلح کرو گی تم اہل روم سی صلح ایسی کہ امن مین رہوگی اور قصد شیرہ ہونگی پس جنگ کروگی تم اور مسلمانون اور وہ رومی بالاتفاق دشمنون سی کہ سواے تمہاری ہین پیچہے جاوگی تم یعنی فتحیاب ہو گی تمہاری اسد تعالیٰ اوپر ان دشمنون کی اور غنیمت پاوگی اور سلامت رہو گی یعنی ہتہی مین ہی ہی اور مارے جانی سی پہر پہر وگی یعنے دشمنون کے پاس سے یہانتک کہ اتروگی تم اور اہل روم ایک سبزہ کی جگہ کہ ٹیلی ہونگی اوسمین پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے صلیب **ف** مراد اہل نصرانیت سے رومی ہین اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تہی اور صلیب ایک لکڑی مربع ہی کہ گمان کرتی ہین نصرانی کہ عیسے سولی دی گئی ہین اوسپر اور کوئی کی تہی مصور بشکل **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ غالب ہے صلیب یعنی غالب آئے ہم برکت صلیب کی پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانون سی **ف** یعنی بسبب اوسکے کہ نسبت کی غلبہ غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان صلیب کو پس وے نصیحت اس قصے کی عہد توڑینگے روم اور جمع کرینگی لوگون کو جنگ کے لیے **ت** اور زیادہ کیا بعضے راویون نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگی مسلمان طرف ہتہیارون اپنی کی پس لڑینگی مسلمان اونسی پس بزرگی دیگا اسد تعالیٰ اوس جماعت مسلمانون کو ساتہ شہادت کی نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عبدالله ابن عمرو عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال اترکوا الحبشۃ ماترکوکم فانہ لا یستخرج کنز الکعبۃ الاذوالسویقتین من الحبشۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چہوڑو تم حبشیون کو یعنی تعرض نکرو اونسی جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو اور تعرض نکرین تم سے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین نکالیگا کعبہ کا گنج مگر ایک شخص صاحب پنڈلیون چہوٹی کا حبشے مین سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہی سویقہ تصغیر ساق کی ہی یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیان حبشی کے اکثر چہوٹی اور باریک ہوتی ہین اور مراد گنج سی گنج ہی مدفون نیچی کعبہ کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی اوسمین اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی مال کہ بطور نذر کی آتا ہی اوسکو خادم وہان کے جمع کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چہوٹی پنڈلیون کا حبشے مین سی اور نہین معارض ہے یہ قول اسد تعالیٰ کے حرما آمنا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اسد اسد کہنی والا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اسد تعالیٰ نی گردانا ہی اوسکو حرم یا امن باعتبار غالب احوال کے جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکی کا یا مراد حرم یا امن سے نہی ہی یعنی کہ اسد تعالیٰ نی حکم فرمایا یہ کہ امن مین رکہین لوگ اوسکو اور نہ تعرض کرین کسی ہی اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ نہین مدیقیون کا قرامطہ این سے جسکہ پہیلا فساد ہی یعنی قتل کرنی لوگون کی ہی اور خراب کرنی شہرون کی سی کہا اونسی کہ کہان ہے کلام اسد کا ومن دخلہ کان آمنا پس کہا بعضے اہل توفیق نی کہ معنی اسکی یہ ہین امن دو اوسکو کہ داخل ہو اوسمین اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتہ لوٹنی اور قتل کرنی کی **وعن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دعوا الحبشۃ ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم رواہ ابوداود اور روایت ہے ایک شخص سی کہ آنحضرت کی صحابیون مین سی ہی کہا چہوڑو تم حبشیون کو جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو اور چہوڑو تم ترکون کو جبتک کہ چہوڑین وہ تمکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہے قاتلوا المشرکین کافۃ علی العموم فرمایا ہی کہ مشرکون سی قتال کرو پہان ہین حضرت نی یہ کیون فرمایا کہ اونکو چہوڑ دے کہو جواب اسکا یہ ہی کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سی مخصوص ہین کہ اسلیے کہ شہر اونکی بعید ہین اور اسلام کی شہرون مین دشت بیابان بہت ہین جبتک کہ تعرض نکرین اہل اسلام کی شہرون کا اونسی تعرض فرض نہی چاہیے اور اگر وہ قصد کرین اہل اسلام کی شہرون کا ساتہ قہر اور غلبہ کی تو اونپر فرض ہوگا قتال و بنا یا کہین کہ آیہ ناسخ اس حدیث کی ہی اور حکم اس حدیث کا ابتداء اسلام مین تہا بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا **وعن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار الاعین یعنی الترک قال تسوقونہم ثلث مرار حتی تلحقوہم بجزیرۃ العرب فاما فی السیاقۃ الاولی فینجو من ہرب منہم واما فی الثانیۃ فینجو بعض ویہلک بعض واما فی الثالثۃ فیصطلمون اوکما قال رواہ ابوداود

[illegible]

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونہی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث کی کہ وہ یہ حدیث ہی لڑیگی تمسی قوم چھوٹی
آنکھوں والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر اوسیکی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی
وہ مغلوب ومقہور ہانکی والی کہ تم اونکو بھگادوگی یہان تک کہ پہنچاوگی اونکو جزیرہ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہ نام ہی عرب کی
شہرونکا اوسلیی کہ گہیری ہوئی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ
اور یمن ت پس پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکونمین سی اور پہر دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک
ہونگی بعضی اور پہر تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور رہی سہی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہ ابو داود نی ف ح
یہ لفظ اوسجگہ کہتی ہین کہ حدیث کی معنی نقل کی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راویکا وعن ابی بکرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونہ البصرۃ عند نہر یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اہلہا و
یکون من امصار المسلمین واذا کان فی آخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اہلہا
ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وہلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسہم وہلکوا وفرقۃ یجعلون
ذراریہم خلف ظہورہم ویقاتلونہم وہم الشہداء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہین گی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر با اور
زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زیر اوسکی کی اور زبر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتہہ زبر دال اور زیر دال کی نہر بغداد
کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہی اور زبر صحیح
تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر کی اور اسمین بت پرستی کبہی نہین ہوئی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا
اور علمانی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ
اب ہی بنا تہا بلکہ قریی تہی متعدد ومتفرق مضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بنی کی اسلیی فرمایا ساتہہ لفظ
استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سی اور بہت ہونگی رہنی والی اوسکی اور یہ ہی ہی کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت
مخصوص سی کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف ومشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین
اس سبب سی ہی کہ بصرہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریی اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر
بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کی کہ بصرہ ہی یا بحذف مضاف
یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی بیچ ہی واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین سی اوترینگی نزدیک دجلہ کی اور
مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانونکی شہرونسی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیی کہ مصر بڑی شہر کو کہتی
ہین بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگی اوس شہر والونکی لڑنیکی لیی بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا
ساتہہ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی بدی کلان ترک کا کہ ترک اوسکی اولاد سی ہین ت کہ
موتہہ اونکی چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہانتک کہ اوترینگی اوس نہر کی کنارہ پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی
دمونمین اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیی واسطی خلاصی پانی کی ہلاکت

سبب سبب ہل کی بالا ونکی اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چلی دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا بیشتر ف اور
اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پاوینگی اسلیے کہ آگ شر کو نکی فتنہ کی ایسی نہین بہڑکی گی کہ اس حیلہ سی بچا سکین اور ایک فرقہ طلب کرینگی
امان منظور اسی واسطے جانون اپنی کی اور ہلاک ہونگی ف ع یعنی اونکو ہاتو نسی اور شاید کہ مراد اس فرقہ سی مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کی
اونہون نے امان ہلاکو سے اپنے اور اہل بغداد کی لیے اور ہلاک ہوے او ہاتہ سی اونکے کہ مار ڈالا اونہون نے اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا ہی حضرت
نی بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریہ مین سے از راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقع ہو چکا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تہا اور اگر ارادہ
کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گردانیگا
اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کی ف ہ یعنی تغافل کرینگی اونسے اور قطع کرینگی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنے پیچہی لی لیونگی اور ہمراہ لیجاوینگی ت
اور لڑینگی ترکونسے اور ماری جاوینگی اکثر اونکی اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع ح حقیقی کامل شہادت کہ بیچ طوفان اسی فتنہ کی مرحمت کی بادشاہی اور
مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگی ترک سی پہلی غالب ہونگی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی
اکثر اونکی اور نجات پاوینگی اونہین سی تہوڑے کذا ذکرہ الاشرف اور کہا غیر اونکی نی کہ یہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا کہ خبر دی تہی حضرت نے اور
ہوا یہ واقعہ بیچ صفر سنہ چہ سو چہپن ۶۵۶ مین اور یہ قضیہ ایسا ہی کہ طرف پیدا ہو ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف چلا دینی بلاد اسلام کی اور لگنے اوس آگ کی
اور بلند ہونے شعلہ اوسکی کی تہوڑی مدت مین اور چہا لینے اوسکی عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیانسی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نے کہ ابتدائے
آبادی کی سکونکی ہی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سے واقع نہین ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابونمین تفصیل سی مذکور ہی وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس ان الناس یمصرون امصارا وان مصرا منها یقال له البصرة فان انت مررت بها
او دخلتها فایاک وسباخها وکلاءها ونخیلها وسوقها وباب امرائها وعلیک بضواحیها فانه یکون بها خسف وقذف
ورجف وقوم یبیتون ویصبحون قردة وخنازیر رواه ابو داود روایت ہے انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق بناوینگی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر انمین سے ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رہ تو بچ
تیں شورونکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رہ اپنی تئین اوس موضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوس کی کہجورون سی اور اوس کی بازار سی
اور اوسکی بادشاہ اور امیرونکی دروازون اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی معنی کنارہ مین کے کہ ظاہر
اور کہلی ہو آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین اور بعضون نے کہا مراد اوس سے پہاڑ اوسکی ہین اور یہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ مسخ کیا گیا و بانکی جانی سی دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہونمین ایک قوم کہ شام
کرینگی اچہی پچہی اور صبح کرینگی اس حال مین کہ ہوجاوینگی بہبوت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہوجاوینگی اور بوڑہے سور اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہو تا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ چند شخص مین واقع ہوا اور وعید اوس سی بیچ حق فرقہ قدریہ
کی اور اسی سبب سے کہا ہی بعضی شارحین نے کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہوگی اس امت مین تقدیر کے
کی جہٹلانے والون پر لفظ کلا جو اوپر اس حدیث مین ساتہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہ مد کے ہی اور بروزن کتان کی نام ایک جگہ کا ہی بصرہ مین کہا ایک
شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین تہے
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہانس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہون خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خیانت اونکی کی اور کہجورون مین

بسبب خوف حرکت زمین اور بازار مین بسبب ہونے غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور باجتماع ان وغیرہ کی درواز بیر بسبب کثرت ظلم کی اور بسلوہ وہ نی اصل نسخہ
مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چھوٹی ہوئی ہی بسبب بے نشانی مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابو داؤد من طریق لم یسم فیہ الراوی بل قال
لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابو داؤد نے ایسی طریق سی کہ نام نہیں کیا ابو داؤد نے اوس طریق مین راوی کو بلکہ کہا نہیں جانتا
اوسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سی او نہون انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت
کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درہم یقول انطلقنا
حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جنبكم قرية يقال لها الابلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم ان يصلي لي في مسجد
العشار ركعتين او اربعا ويقول هذه لابي هريرة سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم
يقول ان الله عز وجل يبعث من مسجد العشار يوم القيمة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم
رواه ابو داود وقال هذا المسجد مما يلي النهر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تھی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس
ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تھا یعنی ابو ہریرہ پس کہا اونہون نے واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ
ف ح ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ
لی اور تکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کے
ہی **ف** ح عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اور ہمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست
اپنی سی کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عز وجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدین اوٹہین گی یعنی قبرونسی یا مرتبہ مین
ساتھ شہیدون بدر کے غیر انکی **ف ع** ح اور یہ تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کی برابر ہین اور نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون
مین سی ہونگی یا اگلی امتون سی پس جب مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سی معلوم ہوتا ہی
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانونمین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور
اوسکو پہنچتا ہی اور اکثر علما اسی پر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل ہی یعنی نہر فرات
کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذكر** حديث ابي الدرداء ان فسطاط المسلمين في باب ذكر اليمن والشام ان شاء الله تعالى
اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمين بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **وعن** شقيق عن حذيفة قال كنا عند عمر فقال ايكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الفتنة فقلت انا احفظ كما قال قال هات انك لجريء وكيف قال قلت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول فتنة الرجل في اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصلوة والصدقة والامر بالمعروف
والنهي عن المنكر فقال عمر ليس هذا اريد انما اريد التي تموج كموج البحر قال قلت ما لك ولها يا امير المؤمنين ان بينك
وبينها بابا مغلقا قال فيكسر الباب او يفتح قال قلت لا بل يكسر قال ذلك احرى ان لا يغلق ابدا قال
فقلنا لحذيفة هل كان عمر يعلم من الباب قال نعم كما يعلم ان دون غد ليلة اني حدثته حديثا
ليس بالاغاليط قال فهبنا ان نسال حذيفة من الباب فقلنا لمسروق سله فساله فقال عمر متفق عليه

روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہؓ نے کہا تہی ہم نزدیک عمرؓ کی پس کہا کون تم مین سی یاد کرتا ہی حدیث سول خدا کی ... در باب فتنہ کی
فرمائی ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہ بی زیادتی او نقصان کے کہا عمرؓ نے بیان کر تحقیق تو البتہ دلیری بیچ روایت حدیث
کی کہ جو کچہ فرمایا او بیان کر کیفیت اوسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کے درمیان مین سنا حضرت عمرؓ کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون جسطرح حضرت
نی فرمائی نا گوار ہوئی یہ بات اونکی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب دلیر ہی جرات کی تو نی اوس چیز پر کہ نہین جانتا مین اور نہ یار تیری اور تو دعوی کرتا ہی کہ مجہکو بعینہ یاد ہی کہ کیا
فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہو سکتا ہی کہ یہ کہین اور تاکید ہو حذیفہ کے بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی کی آنحضرت سے حال شر فتنہ کا کہ بہت
پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مینی سنا ہی پیغمبر خدا سے فرماتی تہی فتنہ اور ابتلا او آزمایش مرد کی اوسکی اہل و
عیال ہین اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزند نمین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد مبتلا ہے انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی اداکر
مین جیسا کہ چاہیے اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف مودہ کے چلتا ہی اور اونکی تقریب سے مرتکب سیئات کا ہوتا ہے اور اوسکی محنت و ایذا اوٹہاتا ہے او رنج و تعب
مین پڑتا ہے پس لائق ہی کہ کفارہ کری او نکا ساتہہ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالی کی ان الحسنات یذہبن السیآت چنانچہ اسیکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتہہ قول
اپنی کی ت جہاڑتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی روزہ او نماز او صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمرؓ نی کہ نہین مراد رکہتا
مین ف ع حضرت عمرؓ نے جب پوچہا کہ کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی در باب فتنہ کی اور یہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش
ہو باعتبار اولاد وغیرہ کے جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اوس واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمرؓ کا
دوسرے شق سی اور حذیفہ نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمرؓ نی کہ یہی مراد نہین رکہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا
مانند موج دریا کے ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ گہیر لین اور شایع ہو شر و محنت اوس کے لوگو نمین ت کہا حذیفہ نے کہ کہا مینی عمرؓ نہی
تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی اے امیر المومنین یعنی تمکو اوس سے غم نہین ہے او ضرر اوسکے تمکو نہین پہنچی گی اور تم اوسکو نہین پاؤ گی تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان
اوس فتنہ کے ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمرؓ کی وجود سے جیسی کہ اخیر حدیث مین تفسیر کے یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان ہے وہ فتنہ
راہ نہین پاویگا اور جب تم اوس مین سی اوٹہہ جاؤ گی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمرؓ نی بطریق استفہام کی پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سے آویگا
یعنی بسبب شدت او سختی اوسکی کی اور یا کہولا جاویگا ف ح ع یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہی درمیان ٹوٹنے دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ
کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہے اور یہ اشارہ ہی کہ مشابہت ہے فتنہ کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کے گہر کی او عمرؓ کی حیات کو
ساتہہ دروازہ بند کے اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کے پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنے کے قتل سے اور ساتہہ کہلنی کی موت سے یعنی جب عمرؓ سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہے اونکی
وجود سے اور وہ یہ جانتی ہی کہ او ٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت کے ت کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج
پذیر نہو وے اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمرؓ نی کہ یہ یعنی دروازہ کہ جسکی وصف یہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کہولا نجاویگا لائق تر ہے یہ کہ نہ بند کیا جاوے کہہی کہا شقیق نے
پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کے کیا تہی عمرؓ جانتی کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہان جانتی تہی عمرؓ اوسکو جیسا کہ جانتی ہے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی ف ع یعنی
بعلم یقینی ضرور جانتی تہی جیسی کہ کل نہین ہے ہو مگر پیچہی آج کے او سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کی کیا ت تحقیق مین بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا
شقیق نی پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سے پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی ہان پوچہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی پس کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سے عمرؓ ہین یعنی روکنی والے فتنہ کے اصحاب واحباب سے نقل کیے یہ بخاری او مسلم نی **وعن انس قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة** رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہا اونسی کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کی نقل کی یہ ترمذی نی او کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعة باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ح شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی واسطے کرنا یعنی یہ کہین
اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اوسکی جمع شروط ہو اور شرط ساتھ فتح کی علامت اور نشان ایک چیز کا ہو اور اوسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کے
ہی اور ساعت کہتے ہین ایک جز کو اجزا شب و روز سی اور یعنی وقت حاضر بھی آئی ہی قیامت کو یا بر پا ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا سمجھے
اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علمانے تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹی امور کے کہ واقع ہون پہلی قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون اونکے
لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنے کے بیچ بنانے اونچی اونچی مکانونکے اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردونکی اور کثرت عورتون کے اور
ضایع کرنے امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنونکی اور مانند انکی کی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی یہ ہین کہ بڑی علامتین متصل
قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شی اور زوال مال اور چھوٹی مال کی بھی آیا ہے اور
باعث لوگونکی انکار کرنے کا اونسی یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہ چیزین جو علامت ہین
مراد یہی ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق لیکن اس باب مین امام مہدی کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کی
ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگی اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آویگا انشاء اللہ
تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط
الساعة ان یرفع العلم ویکثر الجهل ویكثر الزنا ویكثر شرب الخمر ویقل الرجال ویكثر
النساء حتی یكون لخمسین امرأة القيم الواحد وفي رواية يقل العلم ويظهر الجهل متفق علیه روایت ہے انس سے کہ کہا اونسے سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کی یا بسبب کم رتبہ
ہونے اونکی کی نزدیک امراکی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانونکی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب بے حیائی کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع یہ بہت
شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادونکی بیچ بلاد و عباد کے ت اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسی نہین
سرانجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنے دنیا رو درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتونکے
ایک مرد خبرگیری کرنی والا ف ع یہ مراد نہین ہی کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کے ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہپیان اور
خلائین اور بیویان وغیرہ اسی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبرگیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہ عبارت
آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پہیلیگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے تحقیق
پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کے جہوٹے پس پرہیز کرو اونکی شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع مراد جہوٹون سے یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی اور یا وہ کہ
دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگونکی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی
کہ طریقہ حق اور راہ سنت کے یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین لیکن آیا ہی بعضے
روایتون غیر اوسکی مین اور بعضونے کہا کہ یہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوة کی ہی بعینہ اور ذکر روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن
سمرہ سی **وعن** ابی هريرة قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يحدث اذ جاء اعرابي فقال متى الساعة قال اذا ضيعت الامانة فانتظر
الساعة قال كيف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا اوس نے

فی اوسوقت ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تھی یعنی کسی امر مین صحابہ سی تو گمان آیا ایک گروہ اور ابعالی کی تھی قیامت فرمایا جبسوقت ضائع کیجاوی
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگونکی
اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود مین آوینگے
اور نشانی اوسکی قرب کے ہونگی مقرر کین ہین انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہ امانتونمین لوگ خیانت کرینگی ت کہا اعرابی نی کہ
کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح مراد نااہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان مراد و شان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کلام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتھہ پڑیگا بالضرور دستی امور کی جاتی رہی گی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہوجاوینگے اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی سادہ سے ہی یعنی تکیہ اور سپرد کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض
حتی یخرج الرجل زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ
قال تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تاکہ بہت میل
کری خلق اوسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص کوئی زکوۃ اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نی اور یہہ اور روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچینگی عمارات اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زبر کے اور یہاب ساتھہ زیر یے کی
اور ایک نسخہ صحیح مین ساتھہ زبر یا کی اور یہ دونو موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کی لیی ہی مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی کی ہی اور حضرت
شیخ نی لکھا ہی کہ اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتھہ یے کی بھی پڑہا ہے **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون
فی آخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہوگا آخر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضونی کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع
نہین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی اور نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بھر بھر کر اور نہ گنیگا اوسکو گننا نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بھر بھر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے کہ فرات کہلجاویگا گنج سونی کی سی ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہوجائیگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیی کہ نہ لی اوس سے کچہ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف ح الہی کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضونی کہا سلئے نہ لی کہ لینا اوس گنج

سی بانکو مصیبت بسبب اتنی آفات و بلیات کا ہو اور وہ ایک نشانی ہو نشانیون قدرت الٰہی سی اور بعضون نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہو
قتل و قتال ہونگی بیچ اوسکی انقطاع اوس کا حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن
جبل من ذهب یقتتل الناس علیه فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون ویقول کل رجل منهم لعلی اکون انا
الذی انجو رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھل
جاویگی فرات پہاڑ سونے کی سی ف ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متعدد ہی اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہونگی کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونے
سی اور احتمال ہے کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونے کی ت لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنے اور لینے پر پس ماری جاوینگی ہر سو مین ننانوے اور
کہی گا ہر شخص اون مین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس
توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقیء الارض افلاذ کبدها امثال الاسطوان من الذهب
والفضة فیجیء القاتل فیقول فی هذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی هذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی هذا قطعت یدی ثم یدعونه
فلا یاخذون منه شیئا رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے
جگر اپنی کی ف ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتھ زبر ف کی اور ذال کی اخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول مین اور قاموس
مین ہے کہ فلذ ساتھ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کی اسلیے کہ وہ جو
زمین کے بیچ ہین جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب ہین جیسے کہ جگر محبوب ہے تر اور یہ چیزین زمین کے پیٹ مین ہین پس یہ ہین کہ ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون عمدہ کو اپنی
پیٹ مین سی طرف پیٹھ اپنی کی ت مانند ستونونکی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہو گا اوسنی لوگونکو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی
اسکی کی قتل کیا مینے لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکھنی والا سلوک و احسان ناتی کا اپنی پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناتیدارون اپنے کا
اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتھ میرا ف ح یعنی مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی یہ گناہ کیے مینی اور یہ محنتین کھینچین مینی اور
اب کچھ کام نہین آتا اور حاجت نہین رکھتی ہم ت پھر چھوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہو پس نہین لینگی اوس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تذهب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ
علیه ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب هذا القبر ولیس به الدین الا البلاء رواه مسلم اور روایت ہے اوسی سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہ اس قبر والی کی اور نہین ہوسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نی ف ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہین علما
ایک تو یہ کہ مراد دین سی عادۃ ہے اور دین بمعنی عادۃ کی بہی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین سے مشہور ہی اور معنی اوسکی یہ کہ نہین ہیگا وہ لوٹنا اور آرزو
کرنی بسبب امر او فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور یہ ہوسکتا ہی کہ معنی یہ ہون کہ اوس وقت مین کہ لوٹیگا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین مین سی اوسکی ساتھ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنے اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا والله اعلم
وعنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل
ببصری متفق علیه اور روایت ہے اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

نہین جہاسی روشن کردیگی گردنین اونٹونکی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اصبر ساتہہ پیش ... جزم صاحب کی شہر ہی شہر ان شام اور
اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز تمام ہی مکہ اور مدینہ بلکہ نواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب طور اونکا
مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سی بچایا اور ہوا
ظہور اوسکا سنہ چہہ سو پچاس ہی ۵۴ ہجری روز جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سی روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئی اور پہنچا اوسکا جانب حجاز
تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو اور برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کردیتی
تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین
اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹھنڈی اوس سی طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علما نی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین پہیل گئی
تہی اور حرم سی ہوا اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتونکو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون
ایام مین معطل اور مدہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہ تہا کہ پتہرونکو جلاتی تہی
اور درختونکو اوس سی کچہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر بڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ
نی جلا دیا تہا اور جب بنصف داخل پر پہنچی تو بجہگئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کی اور دنیا
اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی ہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پس پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی کی لوگونکو مشرق سی
طرف مغرب کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ح مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
پہلی اس آگ سی تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم
کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی **ف** ع یعنی برکت زمانی کی
کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑی فتنونمین اور واقع ہونی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگی کہ
کیونکر گذرگئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کی
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلد ہی بیٹہہ جاتا ہی **وعن** عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا و
لا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ہذہ من راسک روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیئی تا کہ غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچہ جنس مال سی حاصل کرین غالباً وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ یہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیئی کر غزا کا صریح نہ کیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا ت پہیجا
ہمکو اوپر قدموں ہمارے کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب قدرت نہونی کی سواریوں پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و باامن پس لائی ہم غنیمت سی کچہ یعنی پہری
غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور اثر غم اور خجالت اور حیا سی پس کہڑی ہوئی
ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ نہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف اپنی میری کہ پس ضعیف ہو وینگا مین انسی ف
ح ع یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کی خبرگیری
سی چہ جای غیر کی اور تسلی وارد ہوا ہی حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ماشاء اللہ اور یہ ہی توحید ہی کہ مذکور ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتی ہین ہر سال موسم مین یعنی حج مین ڈہونڈتا ہی ہر ایک انمین سی دوسری یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون یہ کلمات کہکر بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا
ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قریب الی آخرہ کہتی تہی تقدیم کیا
انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کے اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسوں انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسوں کی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑ
انکو اور انکی کاموں کو طرف لوگوں کی اور محتاج نکر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم کہینگی لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ع ح جیسی کہ جبلت بشری
اور عادت گرفتاروں نفس کی ہی معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہی کہ نہ سونپ امر انکی میری طرف کہ مین نہین سر انجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ
انکو انکی نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسوں کی خبرگیری سی بسبب کثرت شہوات اور شر نفسوں اپنی کی اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم کہینگی اپنی
نفسوں کو اونپر پس ضائع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیری ہین کر انسی جو کچہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلاموں سی اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سی امت کو کہ کام
اپنی اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر نہ کہین اسلیئی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا ومن
یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ع کار خود را بخدا باز گذار + کت بمن بنیم ازین بہتر کار + کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی ت پہر رکہا آنحضرت نی
دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہی زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی مین شام تک
جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کی ہین کہ ایک
شئی عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بہی ساتہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہی ت اور بلابل ف ح بلبلہ ساتہہ زبر کی
یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سی اور قیامت اوس دن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہ میری سی
طرف سر تیری کی ف ح اور وقوع استحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کی جیسی کہ حدیثونمین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ
کی سند چہوٹی ہوئی ہی اور جزری نی یہ عبارت الحق کی ہی ابوداود و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ

اَوْ لَہَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان بانٹینگے اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کے ہی ساتھہ پیش دال اور زبر سکے اونکی معنی انقلاب زمانہ اور دست بدست جانی مال کی اور بعضونی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت و محنت سے طرف حالت سرور تنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت مین کہینگی کہ کافرونسی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا کہ گویا ازراہ ظلم اور جبر کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاویگا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیویکی یعنی اوسچیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کرے گی اوسکی مخالف امر خدا اور رضایت اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بہہت شرعی اور تخصیص مانگی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکے کی ہی بہ نسبت باپ کے ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہیگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکہیگا اوسسے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہ ہماری زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہماری بعضی علمائی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہ ہی بہت ہی اور ظاہر یہی ہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہے ورنہ نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونسی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھہ زیر قاف اور جزم ہی کی مقدم نون پر اصل مین معنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی الآت گانیکی کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور طنبور اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہین گی پچہلی اس امت کے اگلونکو ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کے خصوصیات سی ہی اگلی امتونمین نہین واقع ہوی اور یہ علامت نابکار رافضیونمین ظاہر ہے کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہووی گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوی ہین انکی مناقب و فضائل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین جیسی کہ جہاد کئی اور فتح کئی شہر کی شہر اور یاد کئی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکی حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن وطعن سے پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی لی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہ باطل ہی ساتہہ اجماع اگلی پچہلونکے اور کوئسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جنسی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سے ایام خلافت اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مرا ہو توبہ کرکر

یا باقی محبت جنت کی ساتھہ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی بسبب برکت اونکی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی رضی اللہ عنہ سی حدیث مرفوع کہ ہر چہ
میری اصحاب کی لیئی لت یعنی لغزش بخشیگا اللہ اوسکو اونکی لیی بسبب سابقہ اونکی کی ساتھہ میری انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر و کبائر سی جنکی
ہو امیدوار رحمت رب کی اور شفاعت نبی اپنی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون ہونگی وہ لوگ کہ باز رکھی اونکو عیب اونکا لوگونکی عیب سے اور فرمایا آنحضرت
نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہی اور بغض
رکھنا اون دونو سے کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور جسنی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے
اللہ کی اور جسنی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر ہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی
گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدتکی ہوا ہوگی اور زلزلی ٹری کی اور زمین مین دہس جانی کی اور صورت بدل جانیکی اور پتھر برسنی کی اور منتظر رہو اور
نشانیون قرب قیامت کی کہ پی درپی پہنچینگی مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پیہم دانی اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی

وعن علی رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بہا البلاء وعد
ہذہ الخصال ولم یذکر تعلم لغیر الدین وقال وبر صدیقہ وجفا اباہ وقال وشرب الخمر ولبس الحریر رواہ الترمذی اور روایت ہی علی رضی سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوترگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نی وہ باتین ف ح کہ مذکور
ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیی کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی درپی اور شمار کین بیچ ہر ایک کی اون دونون
سی پندرہ پندرہ چیزین وہان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطی غیر دین کی اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ کہا
حضرت علی نی بجای اوس کی اور صدیقہ اور سلوک کریگا دوست اپنی سی اور بجای اقصی اباہ کی او ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شربت الخمور کی اور پی جاویگی
شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی او پہنی جاویگی ریشمی کپری نقل کی یہ ترمذی نی ف ع اور کہا صاحب
مختصر نی کہ سبب لعن کی ہی اور یہ غیر صحیح ہی اسلیی کہ لعن مذکور ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہ ہی کہ بدلی تعلیم لغیر الدین کی ہی پس مطابق ہو جاتی ہین دونون
عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق
فستۃ عشر انتہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل
بیتی یواطی اسمہ اسمی رواہ الترمذی وابو داؤد وفی روایۃ لہ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی
یبعث فیہ رجلا منی او من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تمام ہوگی دنیا یہان تک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے سی موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کی ف ح ع
یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میرے کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اونکی اور شرافت انکی اور حدیث مین
آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تریہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیی کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہ ہی کہ یہانتک کہ مالک ہوگا
عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی لیکن جو کہ مسلمان ہوا یہ جمع عربی ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور ایک روایت ابو داؤد
مین یون ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہان تک کہ بھیجیگا
اللہ تعالی اوس مین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سی ف ع یہ شک راوی ہی اور اختلاف ہی اس مین کہ وہ اولاد حسن
سی ہونگی یا اولاد حسین سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ باپ کی جانب سی حسنی ہونگی اور ماں کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے سے اور نام

باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کی **ف** ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ اوسمین رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم منتظر ہی محمد بیٹی حسن عسکری کی ہین **ت** بہر دینگے ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد ہیی والی اوسکی ہین داد وعدل ہی **ف** ح معنی قسط و عدل کی نزدیک بعضی کے ایک ہین یعنی ظلم و جور کی ضد چنانچہ صراح مین ہی قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی حکم مین اور اصل اوسکی ہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی پایہ کہ تغایر ہوا ہین کہ مراد قسط سے داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابر حقوق مین کرنی اور ظالم او داد خواہونکی نہ دینی اور جور برابر حقوق مین کرنی واللہ اعلم **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة رواه ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا اوسنے سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ح عترة ساتھ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے ہین اور وہ کہ آگے پیدا ہونگے صراح مین ہے کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نے کہا نزدیک اہل بیت ہین ہے یعنی اولاد انکی اور بعضون نے کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمة تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہین **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواه ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد مین سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سے مالک ہیگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان او تسع سنین وہ شک ہی راوی سے پس احتمال ہی کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہی ابو داود ام سلمہ سے اور احتمال ہی یہ کہ ہو شک کو ورڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتھ یقین کے واللہ اعلم **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصة المهدی قال فیجیء الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله رواه الترمذی اور روایت ہے ابو سعید سے نبی سے بیچ قصہ مہدی کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دے مجکو دے مجکو یعنی کچہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نے پس لپ بہر دیگا مہدی اوس شخص کے لیے بیچ کپڑے اوسکی کی اسقدر کہ اوٹھا سکی وہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی بہت دے بیشمار دینگی اوسکو دینار و درہم سبب بیکہنی حرص اوسکی کی مال پر پس بے پروا کردینگی اوسکو سوال سے اور خلاص کردینگی اوسکی نفس کو ملال سے **وعن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وهو کاره فیبایعونه بین الرکن والمقام ویبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذلک اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبایعونه ثم ینشأ رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنة نبیهم ویلقی الاسلام بجرانه فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے اونہی نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی فی مابین اہل حل و عقد کے نزدیک مرنی خلیفہ کی **ف** ع زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی **ت** پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے **ف** ع یعنی دائے مکروہ جانتے اپنی منصب امارت کی یا ڈر سے فتنہ کی کہ واقع ہوگا اور مراد مدینہ سے مدینہ مطہرہ ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا **ت** درحالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی **ف** ع اسلیے کہ وہ جای امن ہی ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگے

بسبیل اللہ فی البیداء آوے گے اس حدیث کو باب المہدی مین مطابق آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد ظاہر ہونی امر اونکی کی اونکو پہچانینگی قدر اونکی کی پس
نکالینگی اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام بنائینگی اونکو بخواہش و ابحاح حال انکہ وہ ناراض ہونگی امامت سی بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اوسی
درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوس شخص کی ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و
قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا لغت مین یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی
اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سی ہی اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب
تواتر کی ایک اونمین سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سی ہی ایک مرد گران
سر چیچک رو قطعہ سفید آنکہہ مین کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سی ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگونکو یہانتک کہ
عورتونکی پیٹ پہاڑ کر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لئی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتھ
لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتھ لشکر کی زمین مین دہس جاویگا اور کوئی اونمین سی نجات نہین
پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہنچاویگا ت پس جب دیکہینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام
سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس
تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اور اونکا نام ابدال اسلئی ہی کہ جب کوئی اونمین سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگون مین سی جگہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلئی
یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین انہون نی اخلاق بری ساتھ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا
صحاح ستہ مین نہین آیا ہی مگر اس حدیث مین نزدیک ابی داؤد کی اور حاکم نی بہی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی نی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سی
بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ
کو بسبب بہت نماز اور روزہ اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور بسبب انکی تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوئی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانونکی پایا اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ابدال میری امت مین جو ہین لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کی ہون کمتر کسیکو سخر سی ہی اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمین
یہ تین صفتین ہون جملہ ابدال سی ہی رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لئی درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل یہ ہی جو کوئی بری صفتین بدل ڈالی اور چہوڑا خلق کا ہو وہ
ابدال اونمین سی ہی اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ اونکا نام عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال
شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگون سی ہین اور عصب القوم لغت مین جمع قوم
کی نیکونکو کہتی ہین ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب مین اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سی تہی پس بہیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعون اوسکی کی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین پس غالب
آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہ بہی علامت خروج مہدی سی ہی اور کار کرینگی مہدی لوگون مین موافق سنت اور روش پیغمبر
اونکی کی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کی اور خفت رکی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا جہان ذبح سی تا جگہ نحر اوسکی کی بیچ وقت بیٹہنی
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور بیان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی ہیچ و پیچ درمیان مین سی اوٹہہ جاوی ہا اور جنگ و جدال سی نشان نہ ہو

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور یہ خلاف درمیان مین نہی ت پس ٹہیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کرینگے
وہ اور نماز پڑہینگے اونپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کہا ہین معنی لغوی
یعنی ہدایت والے ہین پس اسمین تو کچہ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئے اونپر ایک جماعت او باشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون مین
پس ماری گیی وہ اور ریاست پائے اونسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہہ ہندو کے کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہ تہا کہ مہدی موعود شیخ
ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون مین سے یہ تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پہ نہو وہ کافر ہی
چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علمانی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اون امراپر کہ قادر ہون اونکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگونکی نظرونسی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سردابین تہے اور قول و اعتقاد
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نے
انتقال فرمایا **وعن** أبي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلاء يصيب هذه الامة حتى لا يجد الرجل ملجأ يلجأ اليه من الظلم
فيبعث الله رجلا من عترتي واهل بيتي فيملأ به الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الارض
لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبته مدرارا ولا تدع الارض من نباتها شيئا الا اخرجته حتى يتمنى الاحياء الاموات يعيش في ذلك سبع سنين
او ثمان سنين او تسع سنين رواه اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا اونسے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پاویگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکے ظلم سی یعنی بلاسی کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی سبب اوسکے زمین کو عدل
وداد سی جیسی کہ بہری گیی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنی والی زمین کے یعنی سب جنے
کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرونسی کچہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہ
مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کے بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ح یعنی وجود اور حیات اونکیکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش
ونشاط وکامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی
اونکو یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا از احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس بیچ اور کاموالے
مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت پر مبہم رکہا اور اوروقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** علي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطن او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته رواه ابو داؤد اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نکلیگا ایک شخص یعنے صاحب پیچہی نہر کیسی یعنی اوس شہرون مین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث
نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون
نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ بڑا امام مشہور ہین علما اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا

وہ حارث **ف** ع لفظ ادس کا ممکن ہین شک ہی اوسی سی یا لفظ او سعنی واوکی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا اور خلافت کو
اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی **ت** واسطی آل محمد کی **ف** ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کی عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل
کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو **ت** جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونہین سے مانند حضرت ابوبکر وغیرہ
کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک **ت** واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا
فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابوداود نی **ف** ع یہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ معنے اور یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوسکے
مددگاری مین سو ق اس حدیث سی یعنی کہ سباق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ موقوف ہی
اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی
نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام
کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سے پہندنا کوڑی اوسکا اور تسمہ پاپوش اوسکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف**
ع یعنی نشانیان قیامت کے ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی
کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیے یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا
اور وہ پی درپی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی **وعن** ثوبان قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوہا فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی رواہ احمد والبیہقی
فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس
حاضر ہو واونہین **ف** ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا **ت** اسلیے کہ اوسین
خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی
کہ ابتدا ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین مین **وعن** ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ہذا سید کما سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق ثم ذکر قصۃ یملا الارض عدلا رواہ ابوداود ولم یذکر القصۃ
اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی نی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کے اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسی کہ نام رکہا اسکا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین **ت** اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سے ایک
شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کے سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین **ف** ع یعنی سب
چیزون مین اور سب جہات کر والا سد نہین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کہ ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی **ف** ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کے اولاد سی ہین اور رہی اون کی لیے انتساب ماں
کی طرف سے طرف حسین رض کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کہ قائم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسی غیر مہدی کی اسلیے کہ ہم کہیں گے کہ باطل کرتا ہی ایسکو قصہ بہر دینی زمین کا عدل سی اسلیے کہ نہین بہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسینیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہو ہرِ بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نی **وعن** جابر بن عبداللہ قال فقد الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی توفی فیھا فاھتم بذلک ھمًا شدیدًا فبعث الی الیمن راکبا وراکبا الی العراق وراکبا الی الشام یسأل عن الجراد ھل اُرِی منہ شیئًا فاتاہ الراکب الذی من قبل الیمن بقبضۃ فنشرھا بین یدیہ فلما راٰھا عمر کبّر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل خلق الف امۃ ستمائۃ منھا فی البحر واربعمائۃ فی البر فان اول ھلاک ھذہ الامۃ الجراد فاذا ھلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رض کی سی اوس سال کہ وفات پائے اوسمین عمر نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا ہوئے پس غمگین ہوئے عمر رض بسبب ناپیدا ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچھی ہر سوار لوگونسی ہونی ٹڈی کی سی آیا دکہا یا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈیسی کچہ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار آیا جانب یمن سی ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹھی ٹڈیون کو آگی عمر کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سی چہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑیکی اور پی درپی گرنی موتیون کی اوسمین سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

باب ہے بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسے کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ جو اونکا ساتہ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہ ذکر فتنون اور لڑائیونکی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد اونکی نکلنی کی اوٹہ جاوینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسرے جان کہ حدیثون اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیونکی کہ مولف نے ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہ اوسمین سے مذکور ہوا اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثون مین اکثر اور مشہور تر بیچ دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی غلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہ باطل کی خلط کری اور فرق دی اور بمعنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جانا ان معنونکا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال اور عیسی کے اور اکثر یہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چہوڑتے ہین اور عیسی کو مسیح اسلیے کہتی ہین کہ جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتے وہ اچہی ہو جاتے اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ماں کے پیٹ سے ممسوح یعنی پونچہی پاکیزہ نکلی نی آلایش کی کہ اکثر مین وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضے کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سے کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار در بار یک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کے ہموار ہوا اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گیی یعنی پونچہی گیی اوس سی دور کی گیی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گیی عیسی سے شر و بدی پس وہ مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدی ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بھی آتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسی کا اور بعضون نے کہا ہی کہ نام دجال کا مسیخ ہی ساتھ خا معجمہ کی یہ خطا ہی

الفصل الاول فصل پہلی عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انھا لن تقوم حتی ترون قبلھا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب واٰخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرھم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشر وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تھی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھوگی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا ف ح یعنی دہوان کہ نکلی گا اور بہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹہیری گا پس مسلمان مانند زکام زدہ کی ہوجاوینگی اور کافر مانند مستون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی بددعا سی کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر یون پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی چمڑی اور مردار اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کی اسلیی کہ بہوکا بسبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری کی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی ت اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلی گا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لھم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سی پہاڑ کر نکلی گا اور اوسکی ساتھ عصا موسی کے اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتھ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر سات چہاپ کے اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلی گا ایام امام مہدی مین پہر ایام عیسی مین پہر بعد طلوع ہونے آفتاب کی مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا آفتاب کا جانب غروب کی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سی یعنی ملا ہوا ساتھ ہونا امام مہدی کے اور نکلین گے عیسی نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسی کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیی کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلی مغرب سی پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسی کے تو ہووے ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلی طلوع ہونے آفتاب کے ہی یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی ت اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سی ہین اور ہمزہ کی سی بہی اور یہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہ دو نام ہین عجمی اور بعضون نے کہا عربی ت اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین ف ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہی یہ کہ ہو مراد تین خسفون سی زائد اوس سی کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلی گی جانب یمن

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ح کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہوگا مسیلاب اوسکا شام سی کیجاویگی شام سی طرف عرب کیجاویگا
سب عالم اوسمین اور اس سی یہ نہین لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر ہوگا تاکہین کہ علامت قیامت کی پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگین کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سی اور ظہور اوسکا حجاز سی
ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی لوگون کو
مشرق سی طرف مغرب کی ساتھہ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی ہی
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھہ آنی اون کی نفخ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھہ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتھہ نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اوسکو بعضی علما نی توفیق دینی والونمین ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ
ہوگی کہ نکلیگی پرلی کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی نکلنی
آگ کی یمن سی تا کنارہ عدن سی ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہ ہی کہ مراد ناس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ جھکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور وہ ہوجاویگی جگہ حشر کفار کی یا سقر نار کی
جیسکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجاویگا آگ اور اوسمین وارد ہوا قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لیی ہوگی منزل کو
کی ہانکنی کی لیی طرف حشر کی اور موقف عظیم کی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھہ کامون نیک کی چھہ چیزون سی ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چھہ نشانیون قیامت کی اسلیی کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اونہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی کی اور وہ چھہ چیزین
یہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لی اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ
کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھہ ایک کی تم مین سی اور ہوسکتا ہی
کہ مراد ساتھہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قائم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّهُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف
سی ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گی ہم کہ نشانیان یا تو
نشانیان ہین قریب قائم ہونی قیامت کی اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اونکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا
لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع
الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگوں پر اور کلام کرنا اوسکا ساتھہ اونکی وقت چاشت کی ف ع لفظ خروج ساتھہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول سعد نی کہا ابن ملک نی کہ شاید وہ اوس معنی اولی ہی اور مؤید ہی اسکا جو ایک روایت میں ہی کہ

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس ضحی اور یہ موافق ہی ساتھ قول حضرت کی وایمّا ماکانت اولہما اور یہ معنی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی جو پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری
واقع ہوگی بیچہی اوسکی نزدیک نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلہ اون دونون مین حصر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وہی بیچ بات ترتیب اور تقدیم تاخیر اون
دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سی کہ جنس انکی سی ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ
نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا
ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی
توبہ گناہون سی بہی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع ح اسلیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ
ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَیُؤْذَنُ لَهَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا وَیُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہے یہ آفتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے **فرمایا** کہ یہ آفتاب
جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی نیچی عرش کی **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالے کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ ساتھ مراد
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونے کی ہی اور اس حدیث مین رد ہے اوسپر کہ گمان کرتا ہی
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہ ایک ان ہی سال ہی مین تا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونے دنیا کی کہا
خطابی نی کہ احتمال ہی یہ کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہو کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو **ت** پہر اذن مانگتا ہی آنا اور حضرت حق
مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد استیذان سی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طرف مشرق کی
اور اذن دنیا ساتھ اوس کی **ت** اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور قبول کیا جاویگا سجود اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہانسی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی ایسی ہی مراد قول اللہ تعالے کی سی کہ فرمایا اور
آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی جگہ ٹہرنی کی جگہ نیچی عرش
کی ہی **ف** ح ع کہ بعد غروب کی وہان جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہے اوسکو اور جانا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور جو بین ہی
بیچ معنی اس آیت کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہے کہ اس وجہ کو اصلاً ذکر نہین
کیا اور کلام طیبی سی بہی شک دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹی حصین کی سی کہ کہا سنا مین نی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھیں درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی درباب فتنہ اور ابتلا اور خلاف عادت اور استدراج کی نقل کی مسلم نے **وعن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تمپر **ف** ع یعنی جیسا ہی مستحق اوسکو ساتھ صفتوں کمال کی اور ایمان لائی ہو اوسپر جیسیکہ شرع مین آیا ہی پس گمراہ نہو سبب دیکھنے سحر وفریب وغیرہ دجال کی پس یہ جملہ تمہید ہی اس قول کی **ت** تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا **ف** ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیون سے نہیں اور اوسکی آنکھ جیسیکہ آدمیونکی ہوتی ہے نہیں ہی چہ جائیکہ کانا ہو **ت** اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اوسکی دانہ انگور کا ہی پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ طافیہ ساتھ یے کی ہی اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہی یعنی بلند کی اور نہیں منافات درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی انہا لیست بناتیۃ ولا حجراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دھنسی ہوئی واسطی امکان جمع ہونی دونون وصفون کے ساتھ اختلاف دونون آنکھونکی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نے کہ بیچ اون حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی توفیق اونمین اور ہم بیان کرینگی ہر ایک کو اونمین سے علحدہ اوس حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث مین تو یہی کہ آنکھ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور اور حدیث مین ہی کہ وہ جاحظ العین ہی گویا کہ آنکھ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہی اور اور مین آیا ہی کہ آنکھ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجراء اور توفیق نہیں ہی مگر یہ کہ اختلاف وصفونکا بسبب اختلاف دونون آنکھونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حدیث میں آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہ ہی کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہی یہ کہ کہا جاوی ہر ایک آنکھ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل مین عیب کی ہین پس اوسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہی اور بائین بھی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اپنی امت کو کانی جھوٹی سے **ف** ح کہ دجال ہی اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہین کیا ہی اسقدر معلوم ہی کہ پہلی قیامت سے نکلی گا اور جو کہ وقت قائم ہونی قیامت کا متعین نہین ہی وقت نکلنی اوسکا بھی متعین نہین **ت** آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی پاک ہی اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانی کی لیے ہی کہ اونکی عقل وفہم مین آجاوی جیسیکہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم **ت** لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اوسکی کی لفظ کفر کاف **ف** ح ع مصابیح اور مشکوۃ کی نسخونمین ان تینون حرفونکو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا دجال کی پیشانی پر صورت سے لکھا گیا ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کی حق مین کہ ظاہر کردی ہی رقم کفر کی درمیان آنکھون اوسکی کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ انہ اعور وانہ یجیئ معہ بمثل الجنۃ والنار فالتی یقول انہا الجنۃ ہی النار وانی انذرکم کما انذر بہ نوح قومہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دون نہیں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی ہون یا لطف

وہ جسکو کہی گا کہ جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ اطاعت کریگا اوسکی او پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونیکا
کا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونون منقلب ہو جائین گی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اوپر جیسیکہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالےٰ کا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم اور ایسی ہی دنیا بھی ہی بلکہ کہ جسکا نام رکھا گیا ہی سجن ہو جاتا ہے جنت عارفین
کی لیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی سراب ایسی کی مانند عیشہ سمجھ کی ہی وہم مین اور رہم کی ہی درہم مین اور نار کی دینار مین اور چونکہ
مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اوسی ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہ مقدر ہی ولتی یقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکے
مانند ہی دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت کی نقمت ہی اور نقمت کی نعمت اور محنت اوسکی منحہ ہی اور منحہ اوسکی محنت اور حسن و قبیح اوسکا مختلف ہے مانند نیل کی
کہ مارہی جہونکی لیے اور رد مار ہی محجوبونکی لیے ت ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسی کہ ڈرایا ساتھہ اوسکے نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونے اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وعن** حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب اور روایت ہی حذیفہ
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حالمین کہ اوسکی ساتھہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم
اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتھہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت لاوی گا طرف اوسکے اونکو کہ اطاعت کرین اوس کی
ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی ت پس
جسکو دیکہینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہینگے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹھنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالےٰ
اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ ٹہلا دیگا اوسکو اور ڈال دیگا اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوس کی آگ جلانی والی ہمیشہ کو مجمل اسکا یہ ہی کہ جو کچہ فتنی اوسکی ظاہر
ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہی کہ اللہ تعالےٰ بدلدیگا ماہیت اوسکے پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فتنون کو کہ ذکر کیے گئی تم مین سی پس چاہیے کہ پڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی کی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکہہ حقیقت مین یا ساتھہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی سبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتھہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک امر عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور زیادہ کی مسلم نی یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے اثر
آنکہہ کا ت اوسپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جالہ یا مٹی ہوئی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ جو پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا

کہ نماز ہے کہ تا نسیج انکہہ غیر مٹی ہوئی ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کی یہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور بہون اصلا نہوں اور عوار زوری ہو یعنی نہ ہوا اور مین کہتا
رکہتا ہی مگر یہ کہ مراد مسیح سے معیوب مطلق کہین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ
الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا
ہوگا بائین آنکہہ کا گہن ہونگی بال اوسکے اوساتہہ ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اوپر
کنذا کہ وہ کانا ہوگا دہنی آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق انمین یہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہی کہ کہا جاوے ہر ایک آنکہہ کو عورا اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کہ پس ایک
قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکہائی دیگی خلقت اوسکے جیسی کہ
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہ کہ ہوا ایک اون دونون مین سی بہ سبب کسی عارضہ کی **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَکُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْکُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَةٌ کَاَنِّیْ اُشَبِّھُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی ابْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْکَھْفِ
وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْکَھْفِ فَاِنَّھَا جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا
قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَةٍ وَیَوْمٌ کَشَھْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ
الَّذِیْ کَسَنَةٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوةُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ کَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ
الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْھُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَتُھُمْ اَطْوَلَ مَا کَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ
ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونہونی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سے سامنے
تمہاری **ف** ع یعنی غالب آؤنگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی جہگڑتی اور غالب آتی مین اوسپر ساتہہ دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قرائن سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اور اسطرح جو حضرت نی فرمایا اسحدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم کرنے وقت اوسکی کی اور ڈالنی خوف فتنہ اوسکے
کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی کو اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور اوس تقدیر پر ہی کہ وہ معنی حجت والا پس معنی یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے
شر اوسکی ساتہہ جہٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام پس اسمین رد ہے
امامیہ پر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مفید ہی بیچ دفع شر اعمال اوسکی کی **ت** جوان
ہوگا **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفید ہونی سے قارسی **ت** بہت ٹیڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی
گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بیٹی قطن کے **ف** ع یہ عبد العزی کہ ایک یہود کا نام ہی اور ظاہر ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا
ہو اوسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہی اور موید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اور نہو

ذرہ برابر بھی مشابہت کا نہین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھ اور اور حدیثون سی بجزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا فی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکے آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بتاک واسطے دلالت کرنی ان
آیتونکی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالے کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتھ معجزات ایسی کی کہ
کر دینگی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکے
سی جیسیکہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جبار کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین یہ آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول
کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا آیتون کا وقت سونیکی بہی آیا ہے
اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کی اور رای آخر کی ہی اکثر صحیح نسخون مین یعنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتھ زبر جیم اور رای کی آیا ہی یعنی کاغذ یعنی چٹھی کی کہ لیتا ہے
اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبون سی تا کوی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی شہرون مین ساتھ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی معنی امان کی
پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین دو آیتین متعدد اوسکے ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سبب نور کی مقام اوسکے
سی مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور ایک
روایت میں ہے جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کے پڑہنی مین یہ ہے کہ کمتر اوس چیز کا کہ محفوظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہے
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون
شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت ای بندو اللہ کے
ف ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نے
شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور برتقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھ ٹہیرنی کی دونون ٹہیرنی مین ہے ٹہیرنا خاص
ہو اوپر وصف معین کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایکدن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایکدن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایکدن
مقدار ہفتہ کی اور باقی دن اوسکے مانند دنون تمہاری کی کہ جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین
نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادای نماز کی لیی مقدار اونکی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور
مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا گذری
اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضون نی
کہا ہی بسبب کثرت ہموم و غموم کی اسقدر معلوم ہون گی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی صلعم مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع و غروب وغیرہ کی جبتک وقت نہوی تو نمازین کیونکر پڑہینگے یہ شبہہ ہیچ ہی جب شارع نی
اوسدن مخصوص کا یہ حکم ٹہیرا دیا پہر کسیکو جگہ چون و چرا کی ہی اور تورپشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہہ
لی ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع وہ لوہنہ سی بیان اسرعی یعنی

جلدی سی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جس وقت کہ آتی ہی پیچہی سی اوسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی
پس ایمان لاوینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا ابر مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کیطرف سی پس شام کو
آوینگی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی درازترین اوسکی کہ تہی ازروی کوہانونکی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کے ہی معنی کوہان اونٹ کی اور
اعلای ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اونکی فربہی سی دراز ہو جائینگی ت اور خوب پورے اوسکی کہ تہی ازروی تہنون کی
یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوی اوسکی کہ تہی ازروی کوکونکی یعنی بہ سبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ یَاتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْھُمْ
فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ فَیَنْصَرِفُ عَنْھُمْ فَیُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِیْنَ لَیْسَ بِاَیْدِیْھِمْ شَیْءٌ مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَۃِ فَیَقُوْلُ لَھَا اَخْرِجِیْ کُنُوْزَکِ فَتَتْبَعُہٗ کُنُوْزُھَا کَیَعَاسِیْبِ
النَّحْلِ ثُمَّ یَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَیَضْرِبُہٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُہٗ جَزْلَتَیْنِ رَمْیَۃَ الْغَرَضِ ثُمَّ یَدْعُوْہُ فَیُقْبِلُ وَیَتَھَلَّلُ وَجْھُہٗ یَضْحَکُ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ
اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوْذَتَیْنِ وَاضِعًا کَفَّیْہِ عَلٰی اَجْنِحَۃِ مَلَکَیْنِ اِذَا طَاْطَاَ
رَاْسَہٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَہٗ تَحَدَّرَ مِنْہُ مِثْلُ جُمَانٍ کَاللُّؤْلُؤِ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُہٗ یَنْتَھِیْ حَیْثُ
یَنْتَھِیْ طَرْفُہٗ فَیَطْلُبُہٗ حَتّٰی یُدْرِکَہٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یَاْتِیْ عِیْسٰی قَوْمٌ قَدْ عَصَمَھُمُ اللّٰہُ مِنْہُ فَیَمْسَحُ عَنْ وُجُوْھِھِمْ وَیُحَدِّثُھُمْ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ فَبَیْنَمَا ھُوَ
کَذٰلِکَ اِذْ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی اَنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ پہر آویگا دجال ایک اور قوم
کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین
لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہیریگا اوسکو اللہ اونسی پس ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ حالانکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی
ف ع حاصل یہ کہ مومن بہ سبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاون اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بہ سبب اوسکی کہ دین اونکو ہوگا
اللہ تعالی نی صفتین اولیا کی بہ برکت سید الانبیا کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانونکو پس پیچہی جاوینگی دجال کی خزانہ
اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کی مکہیونکی ف ح ع یعاسیب جمع یعسوب کے ہی معنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہے اور شہد
مکہیان اوسکی ساتہہ پیچہی پیچہی ہوتے ہین اسی طرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچہی پیچہی چلین گی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی
حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکے اور پناہ ڈہونڈہتے ہین اوسکے
اور مال سردار منافقونکا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچہی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین آیا ہے کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتے
ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف
ع یعنی غصہ ہو کر اوسپر بہ سبب قبول کرنی دعوۃ الوہیۃ اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تمہید کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند ہونیکی
تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑونکی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرر
اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی در روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا اشباش ف ع اور کہیگا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درینگامیکہ دجال ایسی کامون اور خراب و گمراہ کرنی مین ہوگا کہ
ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترین گی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت مین آیا ہے
کہ عیسی اوترینگی بیت المقدس مین ع ر اور روایت مین ہے اردن مین ع ر اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہون حدیث اترنی اونکی بیت المقدس مین نزدیک ابن
ماجہ کی ہی وہ بہت نزدیک ہی ارجح ہی اور نہین منافی ہی تمام سوا ان کی اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی المصابیح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین اگرچہ نہیں ہے بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہے کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسی کے
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگے دو کپڑے رنگی ہوی زعفرانی یا ورس کی کہ نام ایک گھاس کا ہے یمن میں
کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی بھی ت رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی ف ع
یہ حال ہے واسطی بیان کیفیت اوترنی اونکی جیسی کہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس و جمال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جہکاوینگے
سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اور منگی اونکی بالوں سی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی اور سفیدی
مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوی ہیئت بڑی موتیونکی اور واحد اسکا جمانہ
ہی کہا طیبی نی کہ مشابہت دیکے عرق کی قطرونکو ساتہہ جمانکی برائی مین پہر تشبیہ دی جمانکو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ
جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی نہین اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگے اونکی سر کی بالون سی
قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں واقع ہوگا کسی
کافر کو کہ پاوی ہوادم عیسی کیسی یا مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنی اس حکم سے واسطی حکمت
دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تا کہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسی کی اول وقت اوترنی اونکی پہر جاتی
رہی جسوقت کہ دیکہین دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضون نی کہا کہ حسد دم سی کہ کافر مرینگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم بعثا سبب نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی دم سی مردونکو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈہین گی عیسی دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش
لام اور تشدید دال کی نام ہے ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی
فلسطین مین ت پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نی دجال کی شر سی پس پوچہین گے عیسی اونکی مونہون سی
گرد و غبار شدت و محنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ ہو یہ پوچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پوچہین گرد از راہ اکرام اونکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و خوف
کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین در ہنگامیکہ عیسی اسطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کے
کہ تحقیق نکالی ہین مین نی ایک بندی کہ ایسی نہیں طاقت و قدرت کسی کو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام
مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کی لیے ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی ویبعث اللہ یاجوج وماجوج
وہم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلہم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیہا ویمر آخرہم فیقول لقد کان بہذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتی ینتہوا الی جبل الخمر وہو
جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ہلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابہم الی السماء فیرد اللہ علیہم نشابہم
مخضوبۃ دما ویحصر نبی اللہ واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدہم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ
علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یہبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملاہ
زہمہم ونتنہم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحہم حیث شاء اللہ
اور بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندسی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے
ف ع طبریہ ساتہہ اضافت کے ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین

کہ نام ایک دریا کا ہی شام میں ت پس پی جاوینگی جو کچہ اوسمیں ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پچہلی آویگی اوننسی پس کہینگی کہ واسطے تحقیق تہا
اسمیں کبہی پانی پہر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس میں ف ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی معنی گروہ
بیٹہی ہوی کی یا جو کچہ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ میں درخت بہت ہیں اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی کہ یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین میں تہی آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم اون شخصونکو کہ آسمان میں ہیں پس پہینکینگے تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالے
اونپر تیر اونکی رنگی خون میں ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کریں کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہوجاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیلیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسےٰ اور یار اونکے
یعنی اوس امت کی مومن کہ وہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک اونمیں کی بہتر سو دینار ونسی واسطے ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل میں بہتر ہوگا سو دینار ونسی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعای دراز کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسےٰ اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمیں ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک میں پڑجاتی ہیں
ت پس ہوجاوینگی وہ مانند مری ایک جانکی یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہے ہر چیز پر پہر اوترینگی پیغمبر خدا عیسےٰ اور اوترینگی یار اونکی طرف
زمین کی پس نہیں پاوینگی زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسےٰ اور یار اونکی طرف اللہ کے
پس بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنیں اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہیں
اور اسمیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا میں ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالی وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ
مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ
الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ
مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً
فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ
تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ إِلٰى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور ایک روایت میں ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل میں ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس میں اور بعضون
نی کہا کہ وہ جگہ ہی کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمیں اور مجمع البحار میں کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکی یہ ہیں
گڑہا گہرا زمین میں اور قاموس میں بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گر پڑنا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں فتطرحہم بالنہبل نون سے
لایا ہی اور صواب مہبل ہی میم سی انتہی ت اور جلاوینگی مسلمان کمانون اونکیسی اور تیرون اونکیسی اور ترکشون اونکیسی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالے ایک مینہ کہ
نہیں چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان شہرون میں مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہیں اور
گنوارونکی جنگل میں رہتی ہیں صوف کی کمبل ٹاٹ کی گذران کرتی ہیں اور مراد یہ ہے کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہی کہ وہان مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ
کی پہنچنی سی کہیں مانع نہیں ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن سی اور پیش ی اور زیر کاف سی اکنان سی روایت کیا ہی معنی ستر کی ت پس دہو

دالیگا وہ مینہ سب زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ یا مصاف کے پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہیر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاویگی جماعت
دس سی لی چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکی مین **ف** ع
کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس بسبب
مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکی کو قحف کہا **ت** اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سی **ف** ع لفظ فیام ہمزہ سی او پر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی
سی یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سی یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی **ت** اور ایک گای دودہ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سی **ف** ع فخذ یہان زیر فا اور جزم
خ سی ہی فقط یعنی جماعت کی اقارب سی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ معنی ران کی زیر خ اور جزم خ سی بہی ہی **ت** پس ناگہان
وہ ایسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی **ف** ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور محصل خود معلوم ہی
کہ مومن و مسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ رکہا ہی علماء نی یہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتی ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تاکوئی انسی باہر نہ ہی **ت** اور باقی رہین گی شریر لوگ اختلاط کرینگی
اور ڈہنگی زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپسمین **ف** ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سی بی حیائی بی لحاظ ہوکر علانیہ سامنی لوگون کی
جیسیکہ عادت ہی گدہون کی ہرج ہرج سی معنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوس سی کذا فی القاموس **ت** پس اونپر قائم ہوگی
قیامت **ف** ع یعنی نہ اونکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ **ت** نقل کی یہ حدیث
یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی **وعن** ابي سعيد

الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين فيلقاه المسالح مسالح الدجال فيقولون
له اين تعمد فيقول اعمد الى هذا الذي خرج قال فيقولون له اوما تؤمن بربنا فيقول ما بربنا خفاء فيقولون اقتلوه فيقول بعضهم
لبعض اليس قد نهاكم ربكم ان تقتلوا احدا دونه فينطلقون به الى الدجال فاذا راه المؤمن قال يا ايها الناس هذا الدجال الذي ذكر
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيامر الدجال به فيشبح فيقول خذوه وشجوه فيوسع ظهره وبطنه ضربا قال فيقول اوما تؤمن بي قال فيقول
انت المسيح الكذاب قال فيؤمر به فيؤشر بالميشار من مفرقه حتى يفرق بين رجليه قال ثم يمشي الدجال بين القطعتين ثم يقول له قم فيستوي
قائما ثم يقول له اتؤمن بي فيقول ما ازددت فيك الا بصيرة قال ثم يقول يا ايها الناس انه لا يفعل بعدي باحد من الناس قال فياخذه
الدجال ليذبحه فيجعل ما بين رقبته الى ترقوته نحاسا فلا يستطيع اليه سبيلا قال فياخذ بيديه ورجليه فيقذف به فيحسب الناس انما قذفه
الى النار وانما القي في الجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمين رواه مسلم

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سی **ف** ع
بعضون نی کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علما نی اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین
کہ وہ گذر گئی اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہی صحیح ہی **ت** پس ملین گی اوسکو ایک شخص کہ نگہبانی کرنیوالی

[illegible] سبب اوسکے پہرہ والی نگہبان دجال کی **ف** ح مسالح زبر میم اور بر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہ پہنی ہتیار وکی ہی بعد ازان اطلاق کیا ہی اون
ہتیار بند پر کہ نگاہ رکہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین **ت** پس کہین گی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد کرتا ہی تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہون
کہ جاؤن طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہینگے تابع دجال کی آیا ایمان نہین لاتا تو ہماری رب پر **ف** ع مراد رکہینگے رب سے دجال کو
بسبب اللباس وچاہ اوسکی **ت** پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہیچ صفات پروردگار ہماری پوشیدہ **ف** ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیرہ ذلک سی اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی **ت** پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی یعنی دجال نی اسی کہ مارو کسیکو بے
حکم اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانی گا علامتین اوسکی کہیگا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہی
کہ ذکر کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثونمین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین یہ علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضونی
کہا پیٹ پر لٹانیکا یعنی جیسیکہ گنہگار و نکو لٹاتی ہین مارنیکی لیی پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی ازراہ تاکید اور تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور زخمی
اسکا پس مساح وزخم کیا جاویگی پیٹہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹہ اور پیٹ پر **ف** ح ع لفظ فیوسع ساتہ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع
سی اور بعضی نسخونمین ساتہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی بہی تصحیح کیا ہی اور لفظ شبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہ شین معجمہ اور بے موحدہ مشددہ اور حا مہملہ کے
تشبیح سی یعنی جوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بپیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی شج سی یعنی زخمی کرنی سرکی اور یہ روایت
صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت میں ہی کہ تشبیح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجوہ بہی امر ہی اسی باب سے اور روایت تیسری میں فیشبح وشجوہ دونون شبح سی یعنی زخم سر کی
اور جزری نی کہا کہ مولف نی تیسری ہی روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نی اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہماری سی اول ہی واللہ اعلم **ت** فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نی پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا
حضرت نی پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سرکی طرف سی یہانتک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی **ف** ع ح یعنی ازسرتا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی لفظ
میشار زیر میم سی ساتہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر معنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی
مفرق زبر میم اور زیر ری سی یعنی بیچ سر **کات** فرمایا حضرت نے پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال اوسکو اوٹہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا میری بیچ پہچانی تیری کی مگر زیادہ
علم ویقین اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغ گو ہی فرمایا حضرت نے پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہ
دجال نہین کر سکیگا کسیکی ساتہ لوگونمین سی جو کچہ کہ کیا ساتہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہ میرے **ف** ع اوسنی خبر دی سلب ہو جانی قدرت
استدراجیہ اوسکے اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈرسی **ت** فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس تانبا گردانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان
گردن اوسکی کی ہی اوس سے ہنسلی تک یعنی درمیان منحر اور گردن ہی اوسکی ہی **ف** ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین
ہی کہ معمر نی کہا کہ پہنچی ہی مجکو یہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا **ت** پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل و مضرت کی فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینکدیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہو پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کی

اور وہ نہیں پہنچیگا یا ہجرت بہت ... سے ... یا ... ہین ... یا وہین ہی یا یہ مراد ہی کہ پہنچیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ... مین ... اور وہ اسکو ...
اوسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت و جنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اونکی ہاتھہ پر سوا پہلی مرتبکی
ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمونکی **ف** ع باعتبار مارنی جانی
اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک
حق تعالی کی **وعن** ام شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت ام
شريك قلت يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی البتہ بہاگینگی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچینگی پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوسدن **ف** ع لفظ
فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ یہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سی **ت**
فرمایا حضرت نی عرب تہوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہینگی جہاد کی نقل کی مسلم نی **وعن** انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع
الدجال من يهود اصفهان سبعون الفا عليهم الطيالسة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی **ف** ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتھہ زبر یا اور جزم تا اور زبر بے کے
ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی یعنی تشدید سی ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی بہی اور زبر ف سی نام ہی شہر مشہور کا
شہرون عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوی ہی اور صحیح مشہور ستر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور
عباس وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہے اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھہ اسکی کہ روایت
کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتھہ یہود خیبر کی اور حق یہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان
کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثین ثابت ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہوا اور انکار کرنا
انس کا اسکو اسی سبب سی ہو یا بسبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا یہی اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا کندہی
پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکو سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا پہننا و اعرب کا ہی اور
اقتناع پہننا و ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دن مین فقہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وعن** ابي سعيد قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ياتي الدجال وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة فينزل بعض السباخ التي تلي المدينة فيخرج
اليه رجل وهو خير الناس او من خيار الناس فيقول اشهد انك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
حديثه فيقول الدجال ارايتم ان قتلت هذا ثم احييته هل تشكون في الامر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول والله ما كنت
فيك اشد بصيرة مني اليوم فيريد الدجال ان يقتله فلا يسلط عليه متفق عليه اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اتریگا بعضی
زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا جملہ بہترین لوگونکا ہوگا **ف** ع شک

راوی ہی اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنا بر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی وصف حال اوسکی کی پس کہی گا دجال یعنی اونسی کہ گروہ اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرون مین اوسکو پہر زندہ کرون مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین
یعنی میری خدا ہونی مین پس کہین گی لوگ شک نہین کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو مراد
حقیقت کلام ہی والا یہ سبب خوف اور دفع الوقت کی کہین گی اور ہوسکتا ہی کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا
دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہی گا اوس سی جیسی کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نتہا مین یعنی پہلی اس سی تیری حق مین قوی تر اور سخت تر
از روی یقین کی اپنی سی جیسا کہ صحیح آج ہون ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہسی دیکہا مینی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنی علامت بطلان
تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہین ہوا ترجمہ پس چاہی گا دجال کہ
قتل کری اوسکو پس نہین قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہوجاوی گا اور وہ
نہین قدرت رکہتا ہوگا اوسپر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجہہ قبل الشام وھنالک یہلک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجال کی قصد اوسکا مدینہ مطہرہ مین آنی کا ہوگا یہانتک
کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہان سی آیا تہا وہین جاویگا
ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفون ہی
سید الوری کا اور ظاہر یہی ہی کہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا عیسی باب لد پر کہ شام کی
قریون مین سی ہی اوسکو مارینگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال
لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوس دن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی باہر دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ نہین دینگی
اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہوا ہی زبانون پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسکی کچہ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہوتا ہی طہارت پر اور روایت کی
ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی
مجکو اللہ نی تاکہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ
جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوتہ جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم
کل انسان مصلاہ ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن
جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال
حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شہرا فی البحر فارفأوا الی جزیرۃ
حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ
من کثرۃ الشعر قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق

اور

اور [illegible] بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ [illegible] پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف ع یہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی
کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہوں جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہو یا ہو اتمین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسیحالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر رغبت کی یعنی کچہ
دینی کی لیی اور نہ واسطی امر دہشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی ولیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مینی کہ سنواون تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری کے
ہو اور خبر ہمقرین معاینہ کی ہو ت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینۃ
البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصون کی لخم اور جذام سی ف ح لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سی
نام قبیلہ کا ہی اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سی بہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کے موج نی ایک مہینی بہر تک دریا مین ف ح
یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو ت پس نزدیک لگی کشتی
کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونے آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور پیش ر سی جمع ہی قارب کے
کہ زیر راور زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑیکی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت والی کنارہ سی کرین ت پس داخل
ہوئی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوسجگہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی
لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی سی یعنی تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نے یعنی ازراہ تعجب کے وای ہی تجکو کون ہی تو
اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن
شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہے ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادتگاہ نصاری
اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف سی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب
ركبنا في سفينة بحرية فلعب بنا البحر شهرا فدخلنا الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب فقالت انا الجساسة اعمدوا الى
هذا في الدير فاقبلنا اليك سراعا فقال اخبروني عن نخل بيسان هل تثمر قلنا نعم قال اما انها توشك ان لا تثمر قال اخبروني
عن بحيرة الطبرية هل فيها ماء قلنا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر هل في العين
ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها کہا تمیم نی حدیث کر کیا اور بیان کیا اونسی ہماری لیی ایک شخص کا
ڈری ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوئی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ
تر اور دہشتناک زیادہ ہی آدمیونکا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کے ف ع لفظ راینا صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے
کہ نہین دیکہا اور بعضون نے اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہو

ہین ہاتھ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان کاندہون اوسکی کی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتھہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کی وای تجھکو لوگون ہی تو کیا ہی کہا اوسنی
تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس نہین چھپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبردو مجھکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچھونگا مین اوسکو
تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی مین پس طمانچہ مارا ہمکو دریا نی مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم
اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک چارپایہ بہت بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑی محل مین ہی پس آئی ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبردو مجھکو کھجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین **ف** ح بیسان بزبر اور جزم ی سی نام ہی ایک بستی کا شام
مین اور اوس ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرونمین سی ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی **ت** کہا ہمنی
ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قائم ہو گی کہا اوسنی خبردو مجھکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی
اوسمین پانی **ف** ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چھوٹا سا دریا اور طبریہ بزبر طا اور ب کی سی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب ہین اوسکی
طرف ہین **ت** کہا ہمنی وہ بہت پانی رکھتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی کہ خبردو مجھکو چشمہ زغر کیسی آیا ہی
اوس چشمہ مین پانی اور آیا کھیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتھ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی
ف ع زغر بپیش زا اور زبر غ بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان **قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ** نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ
قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ
قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ
قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبردو مجھکو نبی امیون کی سی
یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا **ف** ع یہ ازراہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسی گمان کرتی تھی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس ملعون سی ساتھہ
مبعوث ہونی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر **ت** کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑائین
ہین اوسنی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون عرب سی ہین خبر دی ہمنی اوس کو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر نزدیک والون اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونکی اونہون
نی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی **ف** ع لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا ازراہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ نہتی اوسکو اوس وقت مین کچہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ رکہا کفر کو یا
مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین **ت** اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اذن دیا جاوی
مجھکو نکلنی کا پس نکلون پہر سیر کرون زمین مین پس نہ چھوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤن مین اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کیی
گئی وہ دونون مجہپر یعنی منع کیا گیا ہی مجھکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرون گا مین یہ کہ داخل ہوون ایک مین
اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتھہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون ہر ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ یہ ہی طیبہ مراد رکہتی تھی حضرت مدینہ **ف** ع جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت کی

فرمانی نبی الصفیا یعنی اوس کی خبر دیا لی ہی جن بار فرمایا حضرت نے کلام کو بسبب تنبیہ اور دجال ہر کرنی تفصیلات اوسکی مدینہ کی مانع و موضع مین سی مت آگاہ ہو
آیا تم اوسکی خبر دیا تمکو تمیمی نی مثل اس بات کی او مطابق اس حدیث کی کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی ہی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریا شام کی ہی یا دریا
یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی طرف مشرق کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما ہو میں زائد ہی نافیہ نہیں اور چونکہ
حق تعالی نی قیامت کے قائم ہونے کو مبہم رکھا ہی اور ساتھ تعیین کی خبر نہیں دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو معین نہیں کیا ہی آنحضرت نی بھی
مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون میں متردد اور مبہم رکھا سا نہ غلط ظن کی آخر انکی میں اور وہ بھی متعین نہیں فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین تعیین
کسی موضع مخصوص کی ہی یہ ہی معنی نفی دو احتمال اول کی او اثبات تیسری کی او احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہون کی سبب انتقال اوسکی کی ہو بعض سی طرف بعض
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو تیسری نی احتمال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلیگا اوس سے کہا اشرف نے ہوسکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رکھتی تھی دجال کی جگہ مین اور تھا حضرت کے گمان میں کہ ان تین جگہو مین سی کسی کسی جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا یقین حاصل ہوا
حضرت کو سبب وحی کی یا غلبہ ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اوس سی اور ثابت کی تیسری جگہ۔

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیتنی اللیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم کاحسن ما انت رای
من ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین یطوف بالبیت
فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح ابن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ
کاشبہ من رأیت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقالوا ہذا المسیح
الدجال متفق علیہ وفی روایۃ قال فی الدجال رجل احمر جسیم جعد الرأس اعور عین الیمنی اقرب الناس بہ شبہا ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکھایا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک
کعبہ کی پس دیکھا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردونمین سی اور سطح اوسکی بال ہین نہایت نزدیک کندھی کی مانند بہترین
اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگھی کی ہی او سنوارا ہی اونکو پس اون بالونمین سے ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی پانی تو وہ پانی ہی
کہ اوس سے کنگھی بھگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اس حال مین کہ تکیہ کئی ہوئی ہی اوپر مونڈھون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچھا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مرد پر الجھی
بالون والی پر کہ بہت پیچ ہین بال کانا داہنی آنکھ سی گویا کہ آنکھ اوسکی انگور ہی پھولا ہوا یا ابہرا ہوا ف ع کہا ہی قاضی عیاض نی کہ داہنی آنکھ مسطح ہوگئی ہوگی اور
اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پھولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگونمین سی کہ دیکھی ہین مینی ساتھ ابن قطن کی ف ت ح یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ گمراہ
اوسکا اور کفر اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجود کی ہی کہ آگئی آتی ہین یا باعتبار آنکھ کی ٹینٹہ کی ت
اس حال مین کہ رکھی ہوی ہی دونون ہاتھ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا مینی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ مسیح
دجال ہی ف ع ح ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے اوسکی باطل پر اوسکی امر مین سی جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے
حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون مین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف
سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی علمانی کہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ ایک روز
ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پھرینگے واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بھی پھریگا گرد دین کے بقصد خلل اور

فساد ڈالنی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سی کہ منع کیے جاوین قریب ہو مسجد حرام کی پس اگر
دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہوتا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سی خارج مین
ہی فافہم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ جسم مرد ہوے ہین بال
اوسکی سر کی کانا دہنی آنکہہ کا بہت نزدیک لوگو مین ساتہہ اوسکی از روے مشابہت کی ابن قطن ہی وذکر حدیث ابی هريرة لا تقوم الساعة
حتى تطلع الشمس من مغربها في باب الملاحم وسنذكر حديث ابن عمر قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس
في باب قصة ابن صياد ان شاء الله تعالى اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی فصل دوسری

عن فاطمة بنت قيس في حديث تميم الداري قالت قال فاذا انا بامرأة تجر شعرها قال ما انت قالت
انا الجساسة اذهب الى ذلك القصر فاتيته فاذا رجل يجر شعره مسلسل في الاغلال ينزو فيما بين السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواه ابو داود اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری پچہلی فلقیتہم دابة اهلب کی بیچ
روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہ کنایہ ہی
درازگی بالون اوسکی سی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس
آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرونمین طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین
کی پس کہا مینی کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نی ف جاننا چاہیے کہ مخالفت اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہے
یہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون
ایک دابہ اور دوسری عورۃ اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی ہانیوالی یعنی چلنیوالی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید
مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابة في الارض الا على الله رزقها وغیرہ کی اور یہ معنی شامل ہین عورۃ کو اور یا یہ کہ احتمال
رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورۃ چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورۃ عورۃ کی اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی و الا تجسس عالم کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہی مگر یہ کہ مراد جہازونکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی
تہی اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اسی حدیث مین
سوال وجواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف اونکی جماعت کی
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کے بہی درست ہی اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف تمام جماعت
کی کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اني حدثتكم عن الدجال حتى خشيت ان لا تعقلوا ان المسيح الدجال قصير افحج جعد اعور مطموس العين
ليست بناتئة ولا جحراء فان البس عليكم فاعلموا ان ربكم ليس باعور رواه ابو داود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی اونہونی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تم سی دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجہو تم ف یعنی جو کچہ کہ بیان کیا ہی مینی
تم سی دجال کی حق مین یا بہول جاوو اوسکو بسبب کثرت اور بیچ کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کئی مینی

ہم سے حدیثیں متفرق و متعدد و بہا شک کہ ڈرا ہین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تم پر حال اوسکا پس چاہی کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تم پر حال اوسکا بعد
اذان بیان کیا حال اوسکا تا سمجھیں ساتھ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہراً یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم
انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مرد ہوا ور ثقیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ
با عظمت مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال کہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوس وقت ٹھنگنا ہو جاے ت
ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاون چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جہدری کذا قالہ الشارح
اور مثل اسکی قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہے کہ فحج دوری ہونا مابین دونون رانون کی ت مڑی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا انکہہ کا
یعنی سپل سپاٹ وہموار ہی اور دوسرا آنکھہ نہین ہے آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئے ف ع جملہ منفیہ مؤکدہ ہی واسطی ثابت کرنی انکہہ مٹی ہوئی کی
اور منافی نہین ہی اسکی کہ دوسرے آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تم پر ف ع یعنی او کی
حال مین شبہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات
کی ت پس جان لو یہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر پہچانی صفات
ربوبیہ سے تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصاً نقائص ظاہری سی **و عن** ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض
من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابو عبیدہ جراح کی
کہا اونہونی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نی
دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوسکے اپنی قوم کو پس بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی نہ بعد از وجود نوح ت
اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتھ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال
کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون میں سی کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر
اوسکی کہ پہنچی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجہ خروج اوسکا متیقن ہے اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعض میری صحابہ ہونی پایا فیہا والا اوسے
کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہینگے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی دی ہی سنی چاہیے کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسے
ہونگی دل ہماری اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی
دل اوسکا ثابت ہی اور کچہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہ ترمذی اور
ابوداود نی **و عن** عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ
اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراقیہ
سی ساتھ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہ بتہ پہولی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی موہنہ اونکی چوڑے ہونگی اور رخسارے اونکی پہولی ہوئے
مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی **و عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فلینأ منہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابو داود

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے یعنی دور رہنا اوس سے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا فرمایا آپ نے کہ نہیں
و لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابعداری کریگا
وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں ہے تخفیف سے ہے اور تشدید بھی سے آئی ہے یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون
چیزونکی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزونکی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل
کی ابوداود نے وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ والجمعۃ
کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ع اوپر گذرا کہ مدت اوسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ اول
اول سے ٹھیرنا اوسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کی اور اسکے مطلق ٹھیرنا ت برس مانند مہینے کی ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذر جانی پر اور ایسا
جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کے اور ہفتہ
مانند دن کی اور دن مانند جلجانی شاخ خرما کی خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسے پتے جلاتی ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسے وہ دن جلدی
گذر جاویگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم ہے تاج کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ف ع سیجان بکسر
سین مہملہ اور جیم ہے ساتھ سے کہ بعد اوسکی جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد اس سے امت اجابت ہے یا دعوۃ
اور ظاہر تر اخیر ہے اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی
فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا
والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد
فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارأیت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون
ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کی تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکھیگا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا
یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تھی شہر و زمین برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس
قحط پڑیگا تمام زمین پر کہ لوگونمیں اور خزانہ اور دفینہ دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہیں
باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گائیں اور بکری اور ہرن اور مانند اونکی کی اور صاحب دانت کا وحشی چار پایوں میں سے یعنی درندے
مگر کہ ہلاک ہو جاینگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مر جاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم و عقل کم رکھتا ہو
پس کہیگا اوسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلاؤں میں تیرے لیے تیرے اونٹونکو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار مقر جانونگا کہ تو رب

سیدھی اپنی صورت بنا کر لاویگا دجال واسطی گمراہ کرنے کی یعنی شیطانونکو اونکے ماں باپ کے مانند بنا دیگا اونکی اَیسے وشتونکی اور بسبب ہر ایک اونکی اور کو ہمانونکی قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزئہم ما یجزئ اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا **ف** ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنہ سی **ت** پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجکو اگر زندہ کرونمین تیری لیی تیری باپکے اور تیری بھائی کو کیا نہین جانیگا تو کہ تحقیق مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بھائی اوسکی کہا اسماء نی پہر تشریف لیگئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیی پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر وغم مین تہی بسبب خبر دینی آنحضرت کے حال دجال سی کہا اسماء نی پس پکڑ لیئے آنحضرت نی دونون طرفین دروازیکی **ف** ح ع لفظ لحمہ ساتھہ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخونمین ہے یعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور اور کتابونمین باینمعنی مذکور نہین اور طیبی نی کہا صواب بلحفتی الباب ہی ساتھہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتھہ ف کی بدلہ میم کی معنی بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخونکی توجیہ کرنی ضرور ہے زیادہ کیہ قاموس مین لحمہ کی معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکھی ہین پس مجاز کیا جاوی اور کہا جاوے کہ مراد ان دونون ٹکڑی سی دروازیکی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس تاویل اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سی واللہ اعلم بالصواب پس فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق نکال ڈالی آپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نی اگر نکلیگا دجال اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین منع کرونگا اوسکو ساتھہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مینی یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سی باین حد ہے پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی بیچ وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکیکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والونکو یعنی فرشتونکو قسم تسبیح وتقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اسحالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسیکہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسیکہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نی یہ معنی بعید بیان کیی ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیی پس نہین نکال سکتی ہم روٹی یہانتک کہ بھوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالی ڈالتا ہی دل ہمارے ذکر دجال سی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ مین اور حسب اس معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو بکثرت تسبیح وتقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نی یہ بات بعد اس مجلس کے اور کسی وقت عرض کی ہو اور ظاہر مقتضای کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننی دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس مین اور جو قصہ کہ کہا گیا ہے آنی کا اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور پہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد وابو داؤد طیالسی اور بعضون نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ عنہا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ھو اھون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا مغیرہ نی نہین پوچھا کسینی پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا بہت اس قدر کہ میں نے پوچھا یعنی اور تحقیق حضرت نے فرمایا تجھکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کر سکیگا تجھکو بعنایت و عنایت الہی
کی کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکی ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہوا اور نوبت اضطرار
کی پہنچے تو کیا کرے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کی نزدیک اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اوسکی
ہاتھ پر یا سنداں ہو وے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتھ پر سحر باطل ہے اور صورتیں بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنی اور شک ڈالنے
مومن کی کہ یقین کہے دین میں بلکہ جو کچھ دیکھیگا اوس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین اوسکی کا ہوگا اوسکی جہوٹ پر وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْہِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے
اون سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اوس گدھے کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونوں
ہاتھوں کی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **بَابُ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّادٍ** یہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی ف ح ع اکثر نسخوں میں ابن صیاد ہے
ہے اور بعضی نسخوں میں ابن صیاد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضے کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہے اور بعضے کہتے ہیں دخیل تھا درمیان اونکی اور
تھی اوسمیں کچھ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا یہ ہے کہ وہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئی تھے ساتھ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف فیہ ہے اور صحابہ کو بھی
اوسمیں اختلاف تھا پس بعضے اسپر ہیں کہ وہ دجال معہود تھا کہ اخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے ولیکن جملہ دجالوں کی
ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنیکی ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنی والے ہونگے اور دلیل اس جماعت کے
یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تھا ولیکن اخیر میں اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانوں کی ساتھ اور اوسکی فرزند ہوئے اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تھا اور
دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے اونکی حاصل یہ کہ حال
اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اسباب میں وحی نہیں اوتری اور مبہم رہا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ
قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ
ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَصَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خُلِطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَاَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْہِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ
ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جملہ ایک جماعت کی
اصحاب آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہے یہود میں سے اور تحقیق
نزدیک پہنچا تھا ابن صیاد اون دنوں میں بلوغ کی پس دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ
اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پس دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر امیوں
کی ہو ف ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب کا نبی
جانتے تھے اور یہ بات اوسکی باطل ہے تو نکی قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور یہ کہنا اوسکا متناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب
آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کی باطل ہوئی ت پہر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس پہنچا

آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رص ضمہ را اور صاد مہملہ سے استوار کرنا اور آپس میں ملانا اور چیزونکو اسلیے بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتی ہین حاصل
کہ اعضا اوسکی آپسمین ایک دوسرے سی ملا دی اور پہنچی ہوئی گرہ الخطابی اور روایت کی کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین فرفضہ ف اور ضاد معجمہ سی ہی یعنی چہوڑ دیا اوسکو اور
ترک کیا سوال و جواب اوسکا اور جدال اوسکی ت پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کی رسولون پر اور
تو اونہین سی نہین پس اگر تو بہی اونمین سی ہوتا تو البتہ مین تجہپر ایمان لاتا اور یہ بنا بر فرض و تقدیر کی ہی ورنہ پہلی اسکی کہ جانین حضرت اپنی تئین خاتم النبیین جو الانبیا ہی
بعد جاننی خاتمیت کی فرض تقدیر یہ بہی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہی ہمارے بعضی علمانی کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پہر طلب کری اوس سی کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے
اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنی سو بر آپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کی گئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنی لڑکون کیسے
اور دوسرے یہ کہ یہود اون دنون ذمی تہی اور صلح کی تہی اسپر چہوڑ کر جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین مین سے تہا یا اونکی حلفا سی ت پہر فرمایا حضرت نے
کیا دیکہتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہپر امر غیبی سی کہا اوسنی صادق یعنی خبر سچی کبہی اور کاذب یعنی کبہی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور
بعضون نی کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہی تیری پاس کیا لاتا ہی تجہسی اور حاصل جواب کے یہ ہی کہ کہتا ہی مجہسی کچہ باتین کہ کبہی سچی ہوتی ہین اور کبہی
جہوٹے یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسیکہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نی کہ مشتبہ کیا گیا تجہپر امر ف ح یعنی جہوٹ سی ساتہ سچ کی اور کہا شیخ نی کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجہپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ آپسی
خبر لاتا ہے اور اس سی ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنی اپنی زبان سی آپ اقرار کیا اوسکا حال
کاہنون کا ہوتا ہے نہ پیغمبرونکا ت فرمایا آنحضرت نی تحقیق دلمین چہپایا ہی مینی تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تا کہ بتا دے تو اوسکو اسطرح حضرت
نی امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہی اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہی اوسکو جہوٹی سچی باتین
ت حالانکہ چہپائی حضرت نے اوسکی لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنی وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پیش اور زبر دال
و تشدید خ سی بمعنی دہوین کی پس پہنچا یا اوسنی اوس آیت دل مین لیے ہوی سی مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرنی ہے سبب عادت کاہنونکے
تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر اونکو القا کر دیتی ہین اور احتمال ہی کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سی آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نی اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نی دور ہو پس ہرگز تجاوز کریگا تو اپنی اقدر سی ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنونکا سا ہے
کہ بعضی چیزین ناقص سبب القای شیاطین کی معلوم کر لیتی ہین پس فرمایا حضرت نی دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر مرتبہ سی کہ حد و قدر و مرتبہ کاہنونکا ہی سبب انکی بعضی
خفیات ناقص ناتمام کی اور دعوت کرنی نبوت کا کہ وہ حد میری ہی اور اخسار کلمہ زجر اور اہانت کا ہی کہ واسطی ہانکنی کتی اور سور کے کہتی ہین تا لوگون کی پاس آدمی
ت پس کہا عمر نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر یہی ابن
صیاد دجال موعود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکا عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اسکی قتل
مین ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہی اور یہودیون سی ہی کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوس وقت مین وہ لڑکا نابالغ بہی تہا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نی کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ اَنْ
یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ فِیْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَیْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَیَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَیَّنَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کہا ابن عمرؓ نے چلی بعد اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کی درحالیکہ قصد کرتی تھی کھجور کی درختونکا اونمین کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتی تھی درخت خرما کی شاخونمین حالانکہ آنحضرت فریب دیتے تھی ابن صیاد کو یہ کہ سنین ابن صیاد کو کلام مین سے کچھ پہلی اس سے کہ دیکھی وہ حضرت کو ف ع یعنی اور چاہتی حضرت اور اصحاب آپکے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے یا وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کہ جاننا احوال اوسکا کہ خوف ہو اوسکی مفسدہ کا ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچھونی پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی لیی تھی اوس چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجھ مین نہین آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نی پیغمبر خدا کو اس حال مین کہ حضرت چھپی تھی شاخون خرما کی بیچ پس کہا ابن صیاد کی ماں نی ای صاف اور یہ نام ہی ابن صیاد کا یہ محمد کھڑی ہین پس اٹھ گیا ابن صیاد کلام کرنی سی یعنی چپکا رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر چھوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے جو دین آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہا ہی کہا عبد اللہ بن عمرؓ نی کھڑی ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگونمین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ اوس چیز کی وہ لائق ہی اوسکی پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہی یا بقریب فتنہ گری اور متصف ہونی اوسکی ساتھہ بعضی صفتون اوسکی کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سی آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اوسنی اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نی اپنی قوم کو یعنی پہلی انبیا کی ولیکن مین کہتا ہون تمسی دجال کی مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا ہی وہ کسی پیغمبر نی اپنی قوم سی جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہی کانا ف ع یعنی بہت مشتہرہ ہونی اوسکی جاننا عین بینائی کی سی تاکانا ہین لاحق ہو ساتھہ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نی کہ وہ کانا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ

الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ یَعْنِیْ اِبْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نی اور ابو بکرؓ نی اور عمرؓ نی مراد رکھتی تھی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ صیاد سے ملے اور ستی بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنی کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی کیا دیکھتا ہی تو کہا اوسنی دیکھتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ج جیسی کہ اول کتاب مین باب الوسوسہ مین گذرا کہ رکھتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہی فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو ت فرمایا آنحضرت نی اور کیا دیکھتا ہی تو کہا ابن صیاد نی کہ دیکھتا ہون مین دو سچونکو کہ لاتی ہین خبرین سچی اور ایک مرد جھوٹی کو دیکھتا ہون یا دیکھتا ہون دو شخص جھوٹون کو اور ایک مرد سچی کو ف ح یا تو شک راوی ہی کہ اوس طرح کہا یا اسطرح اور احتمال ہی کہ شک ہی ابن صیاد سی ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہون یا یہ اور اوسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ جزم نہین کہتا تہا اور حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبھی اسطرح دیکھتا ہون اور کبھی اسطرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ خلط کیا گیا ہی کام اوسپر یعنی اسکی کہانت مین پس چھوڑ دو اسکو یعنی اسلیی کہ یہ باتین قابل جواب کے نہین کہتا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْہُ**

اِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ مین مشابہ میدی سفید کی ہی اور خوشبو مین مانند مشک خالص کی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض راہون مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بہر دیا کوچہ یعنی اوسکی بدن پھولی ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیبی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچی تہی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نی ابن عمر کو کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سی کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا دجال مگر سبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا جا بجا سبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ لا تو ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوس سی تا کہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو سبب احتمال اور ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا یہ سبب اسکی کہ وہ یقین کرتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ فَلَبَسَنِيْ قَالَ قُلْتُ لَهٗ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ ساتھ ہوا مین ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجھکو کہ کیا پائی مین نی لوگون سی ایذا پھر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری لیی اولاد آیا نہین فرمایا حضرت نی کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سی اور مین ارادہ کرتا ہون مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ یعنی اب اور جانتا ہون مین اوسکی مان اور باپ کو کہا ابو سعید نی پس شبہہ کیا دجال نی امر مجھپر ف ح یعنی مین اعتقاد رکھتا تہا کہ وہ دجال ہی یہ انکار جو کیا اشتباہ ہو مجکو اوسکی امر مین اور زیادہ سبب اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تہا ساتھ دلیلونکی اور یہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیی کہ اس عبارت کو کبہی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سی کرتا ہی واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نی کہ کہا مین نی ابن صیاد کو ہلاکی ہووی تیری لیی باقی تمام دنون عمر تیری کی کہا ابو سعید نی اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرین مین سی کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو وہ شخص ہووی تو یعنی دجال ہووی کہا ابو سعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش کیجاوین مجھپر یعنی وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نرکہون مین ف ع یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل کہ یہ راضی ہی دجال ہونی پر اور یہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهٗ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِيْ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ملا میں ابن صیاد سی اس حالت میں کہ سوج لئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا میں نی کب سی کی آنکہہ تیری نی وہ چیز کہ دیکہتا ہون میں یعنی ورم
کہا نہیں جانتا میں کہا میں نی نہیں جانتا تو حالانکہ تیری سر میں ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کرے اوسکو تیری عصا میں ف ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ
پیدا کری آنکہہ کو جماد میں اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکہہ کا اور درد کا کہ اوس آنکہہ میں پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا
بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز نکی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز
گدہی کی کہ سنی ہی میں نی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن الصیاد الدجال قلت
تحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه
وسلم متفق علیه اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا میں نی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا میں نی کہ
قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ میں نی سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس نبی خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت نی ف ع ح یعنی اگر نہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر
تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبیون میں سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہ ڈالینگی لوگونمین نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہی
اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود
مراد ہی پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبۂ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود
تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** نافع قال کان ابن عمر یقول والله ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواه ابو داود
والبیهقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابو داود نی
اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و النشور کی **وعن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اوس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نی نہ جانا کہ
کہان گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہی تو کچہ منافات نہیں اور دن
حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہو یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم یمکث ابو الدجال ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام
عیناه ولا ینام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال ابوه طوال ضرب اللحم کان
انفه منقار وامه امرأة فرضاخیة طویلة الیدین فقال ابو بکرة فسمعنا بمولود فی الیهود بالمدینة فذهبت
انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویه فاذا نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهما فقلنا هل لکما ولد
فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضرس واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه قال فخرجنا من عندهما فاذا
هو منجدل فی الشمس فی قطیفة وله همهمة فکشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواه الترمذی اور روایت ہی ابی بکرہ سی
کہ کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی
اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہی ضرس سی یہ کہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمتر جنس غلامونکا از روی منفعت کی

یعنی نہیں ہوگا کوئی اوسکا کلمہ اوسکی منفعت مین سووینگی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوسکی
وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون کے پے در پے آنی فکرون فاسدہ کے کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار حسنہ
کی بسبب پے در پے آنی وحی اور الہامات کے ت یہہ بیان کیا آنحضرت نے حال مان باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ
ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہی یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہے موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتہونکی پس کہا ابو بکرہ نے
پس سنا ہمنی ایک لڑکیکی بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی مان باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی مان باپ سے کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا
اونہون نی کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت
کی سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابو بکرہ نی پس نکلی ہم اون دونونکی پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ
چادر کی اور واسطے اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابو بکرہ نی کچہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین بطور
اور کچہ او سپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تونی جو کچہ کہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن**

جابر ان امراۃ من الیہود بالمدینۃ ولدت غلاما ممسوحۃ عینہ طالعۃ نابہ فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یکون الدجال فوجدہ تحت قطیفۃ یہمہم فاذنتہ امہ فقالت یا عبد اللہ ہذا ابو القاسم
فخرج من القطیفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لہا قاتلہا اللہ لو ترکتہ لبین فذکر مثل معنی
حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول اللہ فاقتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن
ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی ابن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مشفقا انہ ہو الدجال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ
مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضونے کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی امت پر اس سے کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اسحال
مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نی پس کہا ای عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہڑی ہین خبردار ہو او سستی ہوا اونسی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کام کیا
اوسنی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر
کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیی مجہکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر
ہی ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہوگی
مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجہکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ح اور یہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی
پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی یہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تہا اسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ
کو گیا معلوم ہوا **ت** پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضے محققین نی
کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تضاد ہی یہ ہے کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو

گمان کیا تھا دجال پہلی تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی یہان تک خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال و صفت سے صحیح حدیث تمیم داری کی اور یہ موافق ہوا
یہ اوس چیز کی کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہوگیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا مسیح دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی او سنے
اوس وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کی مان باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن
صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کیسے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسی ہی قسم کہنا عمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اس کے کہ
وہ دجال ہی تھا یہ سبب پہلی ظاہر ہونی حال کی او دجال مین بعضی باتین ایسی ہون گی کہ سبب خوف کی ہین پس بہ نسبت امت کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تھا بنابر احتیاط کی حدیث نقل کی یہ بغوی نی اشرح السنۃ مین **بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ**
باب ہی بیچ بیان اوترنے عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوترینگی آسمان سے زمین پر اور ہونگی
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اسی پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین او حکم کرینگی
حضرت عیسی اونکا پس وہ قبیلہ بیان مدت کے ہی جیسے کہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی ہونگی جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا **اَلْفَصْلُ**
الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ
ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ
السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ
اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بقا ہی جان میری کا
اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق اوترین گی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑین گی صلیب
کو **ف** ع یعنی باطل کرین گی دین نصرانیہ کو اور حکم کرین گی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاری مین دو لکڑیان ہین شکل ایک دوسری سی گذری
ہوئی او پر ہیئت مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنے
گردن مین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود ون کی اور کبھی حضرت عیسی علیہ السلام کے صورت اوسمین بناتی ہین واسطے یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد یہ رکھتے
ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تھا **ت** اور قتل کرین گی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانی کو اور مباح
کرینگی اوسکی قتل کو اور رکھدین گی جزیہ **ف** ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاوی گا اونسی سوا دین حق کی
مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ کہا جاوی گا جزیہ اونسے
اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا اور
ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی **ف** ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتھہ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکے
کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیون کی ساتھہ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین و لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگون کی
بہی اسی پر آجائین گی اور اون کی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئی گا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی
نرہی گی اور بالکل اوس سی اعراض کرین گی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت محبت نرہی گی پس نرہی گا ذوق محبت بغیر نماز کی **ف**

ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہو اوس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلی
مرنی اونکی کے پڑھو ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی آخیر زمانہ مین جب دین و ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف
درمیان سی اوٹھہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق مین کہتی ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی اس طرح دین اسلام مین کہ وہ بندی
اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگے اور یہ ایک وجہ ہی اس آیت کی تفسیر
مین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی اسیوجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور وجہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان
لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اسوجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ
تعالی کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کہتا پس چاہیئے کہ باختیار خود پہلی اوسوقت
کی مستعد اوسکا ہو **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن
الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیة ولیترکن القلاص فلا یسعی علیها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد
ولیدعون الی المال فلا یقبله احد رواه مسلم وفی روایة لهما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی آسمان سی حاکم عادل ہو کر
پس توڑینگی صلیب کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدین گی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑ جاوینگے اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری
اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ع یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہیں رہنی کی یا معنی یہ ہین کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری
اونکی لانی پر زکوٰۃ کی لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہی کہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی مین واسطی طلب مال کی اور
حاصل کرنی ما یحتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی ت ع البتہ جاتا رہی گا لوگون سی کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزین حب دنیا کی
ہوتی ہین پس جاتی رہین گی یہ عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون سی ت اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہیں
قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جس وقت
کہ اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا ف ح یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی
اوسکی دو وجہ بہی شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہ بسبب تعظیم و تکریم
امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہی اس مین اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خیر کی ہونگے اور شامل نہیں اس پہ
امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جو اوترین گی مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہون گی اور چاہین گی کہ پیچھے ہٹ جاوین
اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کرین پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہین ہونی کی اور اقتدا کرین گی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی
کرین گی بسبب افضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سی عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم
کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور ایک روایت مین آیا ہی پس امامت کرین گی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتھہ کتاب
پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کرین گی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی دین و ملت پر تمہاری کی
اور حکم کرنی والی ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفة من امتی
یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرهم

تعالٰی صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّةَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ٭ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت میں سی کہ لڑیگی حق پر اور وے واقف
کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنوں پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی پس
کہیگا امیر اوس امت کا یعنی مہدی عیسیٰ سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتہہ امامت کے افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسیٰ اوس امیر
سی کہ نہیں امامت کرتا میں یعنی اسلیے کہ تانہ وہم جاوی میری امامت سے تمہاری دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سے بعضو پر امیر اور امام مین بسبب
بزرگ رکہنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوٰة اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان
سی ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس
برس **ف** ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور مین
کی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس کے ہوئے لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس متعین ہوا
جمع سات اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف
کردینی کسور کی **ت** پہر مرینگی عیسیٰ پس دفن کیے جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسیٰ ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر
کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ
ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضی اللہ عنہا نی اس بات پر راضی ہو گئین
بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر ہوا اور
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو بہین کہین کہا مین اچہی نہین ہون اسی سے محکو میری سوکنونکی ساتہہ بقیع ہی مین کہنا کہ حکمت اوسمین
یہ تہی کہ وہان قبر عیسیٰ کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ**
قِیَامَتُہٗ باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کے اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہ ہے کہ
نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ کہ رہا ہی اوس مدت سے کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ نہی
لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نے یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا تو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہونی ہین کچہہ نمونہ اوسکا
اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہی **ف** ع کہا توربشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبریٰ اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطیٰ
اور وہ عبارت ہے مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر و زمین ہیں ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغریٰ اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد
یہان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساعة سی کبریٰ ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوٰة والسلام کی لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ یا دوسری کہ وہ طامہ کبریٰ ہی کہ معروف ہے کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوٰة والسلام کا بُعِثْتُ اَنَا
وَالسَّاعَةُ کَہَاتَیْنِ احتمال دونو کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی کہ آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطیٰ پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا ہون اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کی یعنی اونگلی شہادت اور بیچ اونگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف** ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ساتہہ قیام قیامت کے ان دونون اونگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہا وایک کے اون دونون مین سی کہ بیچ کی اونگلی ہی دوسرے پر کہ اونگلی شہادت کی ہی **ف** ح یعنی جسقدر بیچ کی اونگلی بڑہی ہوئی شہادت کی اونگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سے بہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح اور تعیین سے کہ انس سی ہوا ہی یہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہے اونہین سی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف** ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہے اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوس پر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوس پر گذرین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اسکی قیامت صغری اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بنا بر غالب کی والا جیتی رہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما وغیرہما کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا بعضون نے کہ پیدا ہوئی ہوا اوس نفس کی تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نے اکابر علماء سے بیچ خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سے روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگیی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علماء کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین ایسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہی کہ میری امت سے جو اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا دوسرے نبی کی امت سی اور بعضون نے کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہتے کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سے زندہ ہین دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کی مشایخ سی تواتر کو پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن بکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا بنی اسرائیل مین سے کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلٰى

الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس کہ زمین
پر ہو کوئی شخص زندہ اسدن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى الله
عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم عليكم
ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑہاپا
یہانتک کہ قائم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مر جاوگی اشارت کی طرف فنا
ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا اور جواب
علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی بہت نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور ظاہر یہ ہی اکثر
کا اور یہ غالب ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتداء کار قیامت کی
اور اوائل علامات اوسکی پس بڑہا مین قیامت سی جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس انگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ دو
اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہوا امت میری نزدیک
پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس
کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ح یہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار
تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ اس امت
کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کمتر اس سی نہو مگر زیادہ
ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قائم نہین ہونی کی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچہ چاہیگا
ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو آفتین نہین پہنچینگی
کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہوجائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالونمین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار برس کی
رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى آخره فبقي متعلقا بخيط في آخره
فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب ہان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی
رہا لٹکا ہوا ساتہہ ایک تاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

یہ باب بیچ بیان اس کے ہے کہ نہ ہوں گی قیامت مگر بد لوگوں پر یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہینگی پس قائم ہوگی قیامت اوپر جب تک وجود نیکوں کا دنیا میں ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا آخر عہد عیسی کی میں ایک ہوا خوشبودار چلی گی کہ مسلمان سب جاوینگی اور بدکار باقی رہینگی کہ آپس میں گدہونگی مانند گدہا اوکرینگی پس اونپر قائم ہوگی قیامت

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت میں یون آیا کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوپر کسی کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف** ح اس سی معلوم ہوا کہ بقا عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین او صالحین او نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھالینگی عالم نہیں رہنی پاویگا نقل کی مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع مراد خلق سی آدمی ہین اسلیکی مراد شرار سی گنہگار ہین او متصف ساتھ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث مین او حدیث سابق مین لا یزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ تو کہینگی ہم کہ پہلی حدیث واسطی تمام زمانو نکو عام ہی او نہین او رودوسری مخصوص ہی یعنی سوا اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلین گی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سی بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس او خثعم او بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا تہا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہ قبائل مرتد او بت پرست ہوجاوینگی او عورتین اونکی گرد اوس بت خانہ کی طواف کرینگی اور راوی کہ ابوہریرہ ہین یا اور کوئی اونہون نی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا **ت** کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بت خانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحہ ہی **ت** نقل کی یہ بخاری او مسلم نی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہنی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی او عزی نام بت غطفان او سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جس وقت بہیجی اللہ تعالی نی یہ آیت کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب

وہ ہونگے اگرچہ نامحسوس لیکن اوسکا مشاہدہ ف ح چونکہ مدلول اس آیت کا یہی ہے کہ سب دین باطل ہون اور دین حق غالب ہو
ہو سب مین گمان کرتی تہی بلکہ یقین جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہو سکیگی بعد اسکی پہر جب یہ خبر سنی مین نے فرمایا آنحضرت
نی تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اوس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو
قول اپنی کی پہر بہیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہے کچہ نیکی
اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علماء پس مرتد ہونگے اور پہر جاوینگے طرف دین باپون اپنی کی نقل کیا مسلم نی ف
ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قائم ہونا نیکون پر **وعن** عبد اللہ

ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين
يوما او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين
ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة
من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار
الناس في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون
فيقولون فما تأمرنا فيأمرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه احد الا
اصغى ليتا ورفع ليتا قال واول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه
الطل فينبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم
انهم مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان
شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا
چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سی چالیس دن ہین یا چالیس مہینی
یا چالیس برس ف چہلے معلوم ہو چکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی
ذکر کی گئی ت پس بہیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈہینگی عیسی دجال کو پس مارینگی اوسکو
پہر رہین گی عیسی علیہ السلام سات برس اس حال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کی اور طریقہ توحید
کی دوست ایک دوسری کی ہونگی لوگو نمین اور رہنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہرنی عیسی کی
پینتالیس برس ہونگی ت پہر بہیجیگا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین مقدار ذرہ بہلائی
سی ہی یا ایمان سی شک راوی سی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی
بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہین گی بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندے اور ظلم اور خونریزی
وفساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندے اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر دست درازی اور غضب و شہوت
اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی ناشرع سی پس صورت پکڑ کے آویگا واسطی اونکی شیطان پہر کہیگا کیا نہین

مین شہر مین کرتی تم ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کی طرف بلاویگا ت پس
کہینگی وے شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی از راہ توسل کی کہ استمداد اوس بزرگ سی
ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اس حالت بد مین بکثرت
ہوگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پھر پہونکا جاویگا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا اوس صور کو کوئی مگر کہ جھکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پھٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہو جاینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسا کہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اوٹھی ت فرمایا
آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اوسی کار مین مر جاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگی لوگ بیچ کار و بار مین پھر بھیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی سبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین
پھر پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹھ کھڑی ہونگی اور دیکھینگی ہول قیامت کی پھر کہا
جاویگا لوگونکو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹھیراؤ ان لوگونکو اسلیئی کہ یہ پوچھی جاوینگی کردار سی اور حساب لیا جاویگا اونسی
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی
جناب عزت سی پوچھینگی کہ کتنون مین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیئی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوین ف ع اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہی
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سی ہونگی ت پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کر دیگا بچونکو بڈھا ف ع یہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سی یا
شدت و محنت سی کہ اوس دن مین ہوگی ایسی کہ بڈھا یا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا
اوسمین امر عظیم سی اور محنت سی ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہ ہی
کہ جو کوئی شدت محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن پنڈلی سی اوٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کھل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس
آیہ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرونکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی وذکر حدیث معاویۃ لا تنقطع الھجرۃ فی باب التوبۃ ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الھجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف ح صور
بیش سی شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیئی زندون کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیئی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ
النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ
ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَکَّبُ
الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہین پس پوچھا لوگون
نی اے ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن ہی کہا ابو ہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی آیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس برس

برس ہین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گئی ہون ... اسمین مجمل اپنی اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور جاندار جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہے **ف** ساتہہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی ہے بیچ ریڑہ کی درمیان دو سیرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب معنی دم کی ادنی چونکہ وہان ہی اوسکا یہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا **ف** ع اقربیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیی کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی جسد انبیاء کی اور ایسی ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور نہین مین سی مخون ہین کہ جو سدا اذان دیتی ہین پس یہ اپنی قبرونمین زندہ ہین مانند زندون کی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پنجہ مین لیلیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتہہ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوہام خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی بیچ کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف وعظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہی اوسکو تخصیص کیا ساتہہ دائین ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتہہ مین **ت** پہر فرمویگا اللہ تعالی کہ مین ہون پادشاہ یعنی نہین ہے بادشاہت مگر میرے ہی لیی اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین پادشاہ کہ زمین مین دعوی پادشاہی کا کرتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ آسمانونکو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتہہ مین پہر فرمویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی جاہ ومال وحشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتہہ مین پہر فرمویگا مین ہون پادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیونمین سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا

کی ... یا قومی ... کہ ایک انگلی پر پھر ہلاویگا اونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا ... پس ہنسا ... کہا اوسکی
تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہٗ کی ہی اور جز با معنی ہاتھ اور انگلی اور ہتھیلی کی منظور و ملحوظ نہین ویسا کلام عرب کے یہ ہی کہ جب سخاوت
وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کو تو کہتی ہین کہ دونون ہاتھ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتھ نہون کہ دونون ہاتھ کٹی ہون یا اول
پیدایش سی بی ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کا وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور
بیٹھنی کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی ایسی ہی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتھ سی یہ ہی اور تخت سی قائم
اور ہنسی یہ تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ت پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنیکی اوسچیز
سی کہ کہا اوس عالم یہودی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب آنحضرت کا یہ سبب تکذیب عالم مذکور کی تھا بلکہ یہ سبب اوسکی تصدیق اور راست کہی جانی
اوسکی تھا پھر پڑھا آنحضرت نی یہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکیکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسا کہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضۂ قدرت مین ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگے
اوسکی داہنی ہاتھ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوسچیز کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نی کہا تفسیر تفصیل
اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ۔ وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قوله یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات فاین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیۃ کی
اوسدن کہ تبدیل اور تغیر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس
کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود یہی یا پاس صراط کہ ہوا اور اصل صراط بمعنی راہ کی ہی اور
تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلجاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھائینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی یہانتک
کہ فارغ ہوی حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑجانی ستارون اوسکیکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکیکی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارون سی یعنی دراہم کی
بدلی دینار لیی مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چھلی کو پگھلا کر شکل انگوٹھی کی بنایا
پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل مین آسمانکی ساتھ اور زمین و آسمانکی دونون احتمال رکھتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین وہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگا ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی پستی اوسمین نرہیگی اور دراز
تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر ہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگے
چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نی ۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشمس والقمر مکوران یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی
جاوینگی دن قیامت کے ف ح یعنی اوٹھا کر گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا پھیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی ت نقل کی یہ بخاری نی ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری ۔ عن ابی سعید الخدری

فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ واصغی سمعہ وحنی جبہتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا

یا رسول اللہ وما تامرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی ؂ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین

سی اور خوش رہوں حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں رکہی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنی مونہہ میں پہونکنی کی لیے اور جہکائی ہوئی ہی کان اپنا

کان لگا رہا ہی جناب حق میں کہ جب فرمادی پہونکنی کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہی پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ عادت ہی نرسنگا بجانی والونکی

یعنی طیار ہو رہا ہی بجانی کی لیے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنی کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہہ ہی تو کیا فرماتی ہین آپ ہمکو یعنی ہم کیا کریں

لیے اب اوس وقت یا مطلق وقت سختیونکی فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز ہ ف یعنی التجا درگاہ حق مین لی جاؤ اور اوسکی فضل

وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب کہتے اور محنت وخوف پیش آوی تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت ہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے

اوسکو آگ مین ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی جسوقت کہ منافقون نی ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم

ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داؤد

والدارمی ؂ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پہونکا جاویگا اوسمین ف

یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا بعضون نی کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانونکی اور زمین کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن

ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب

کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سی صور ہی اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ جب پہونکا جاویگا صور مین پس وہ دن سخت ہی

کافرون پر کہا ابن عباس نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکی رادفہ کہ مراد راجفہ سی نفخہ

پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگی اور حرکت مین آوینگی مشتق رجف سی معنی ہلنی اور لرزنی ہین پڑی کی اور مراد رادفہ سی نفخہ دوسرا ہے کہ پہلی نفخہ

کی پیچہے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پہنچنی کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہی ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی صور پہونکنی والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگی اور بائین طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنی کی وقت وعن

ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ

یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک ایۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواہما رزین ؂ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ کہا مین

یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونیکی اور کیا ہی نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑین

فرمایا آنحضرت نی کیا نہین گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی مینہ کی کہ کچہ سبزہ وہان نہین ہوتا پہر گذرتا ہی تو اوس جنگل پر اسحال مین کہ

ہلتا ہی یعنی لہلہاتا ہے سبزہ کہا مینی ہان فرمایا آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہی اوسکی مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردونکو نقل کین یہہ

دونون حدیثین رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کی ف حشر کی معنی ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز

قیامت کو کہتی ہین کہ مردے قبرونسی زندہ کرکی لیجاوینگی اور بیچ جگہ کے جمع کیے جاوینگی اوس جگہ کو اوسکو محشر کہتی ہین اور حشر دو ہونگی ایک بعد قیامت کی جسکا ذکر کیا گیا

کی اور دوسرے پہلی قیامت کی اوسکی نشانیونسی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کیطرفسی پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام مین ہانک کر

لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضے حدیثین آوینگی کہ محتمل دونونکے معنے کو ہین علمانی دونون احتمال کہی اور اختلاف کیا اور ظاہر دی ہو اول سے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی الارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہو بلکہ مائل بسرخی مانند چپتی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی مہ رنگ مین اور گلائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطے کسیکے یعنی مکان و عمارت کسیکی نہین ہوگے چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفاھا الجبار بیدہ کما یتکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ فاتی رجل من الیھود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامھم بالام والنون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالے اپنی ہاتھہ مین **ف** ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھہ سی دوسرے ہاتھہ مین ہیر پہیر کرتی ہین یعنی گھڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم بہوبل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو **ت** جیسیکہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ح جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیونکا ہوگا اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دی اور اولی یہی ہے کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتہہ خبر یہودی کہ تورات سی خبر دی تہی اونسی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی الیقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک **ت** کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کے پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگا کر کہائین گی وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام بب موحدہ او تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی **ت** کہا اونہون نے اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تو نی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑہ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہ وہ جماعت ہے کہ بی حساب بہشت مین جاوینگی اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگے اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا ہے ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اس کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے ف

تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور سر کے بل چلنے والے جیسا کہ آتا ہے دوسری فصل مین ت راغبین

رغبت کرنیوالے یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالے ف یعنی

آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین و لیکن اجتناب کرتے ہیں اوس سے اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت اوسکی سے خوف ت

حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب

اپنی کی استراحت پاوینگے اپنی سواریوں پر اور باقی چلتے ہونگے اپنی قدموں پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہے بر سبیل کنایہ و تمثیل کی پس

جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکے زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیے قیاس پر

چھوڑے اور ہونا گنتی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے

کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہے قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہے ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھ

رہیگی جہان وہ رہینگی اور استراحت کرینگی اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکی جہان رات گذارینگی اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکی جہان صبح کرینگے و شام

کریگی آگ ساتھ اونکی جہان شام کرینگے ف ح یہ بیان تیسری فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکی جدا نہین ہویگی اور شاید ہو نکو اختلاف ہے

اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہے بعد اوٹھنے مردونکی گورسے یا پہلی اوسکی ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگی محشر کیطرف کہ زمین شام کی ہے اور اوسکی

وصواب تر ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ

عراۃ غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یوخذ بہم ذات الشمال

فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت

علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے اونسے نقل کی نبی

سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگے اور اوٹھائے جاوگے ننگی پاؤن ننگی بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردے قبرونسے اوٹھینگے تو

بدنکے بدستور رہجاوینگی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تہا دنیا مین بدستور ہوجاویگا تو اور اجزا بال ناخن وغیرہ بطریق اولی ہو

اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی نسبت اشیا ممکنات کے ت

پھر پڑھی حضرت نے یعنی ازراہ استشہاد و اعتقاد کی یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اونکو اول پیدایش مین یعنی ماکی پیٹ سے ننگی پاؤن ننگی بدن بے ختنہ

ویسا ہی پھر پیدا کرینگے ہم قبرونسے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالے یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اوسکا

اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگی کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین ف ع اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہین کہ ننگا کر کے

ہین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین ننگی کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کی لیے پس اس فضیلت سے اسوجہ کر دلیل نہین ہوسکتی ہے اوپر افضل ہونے

اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام اونکا ہے بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ کہ بعضی روایت مین آیا ہے

کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑونکی کہ دفن کیے گئے ہین اوٹھینگے اور نہین گذر اولیت ابراہیم کی احتمال ہے یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھو

یعنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک

المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنی ایک آدمی میرے صحابیونمین سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائین ہاتھ

کی طرف [illegible] یعنی القبری [illegible] الی اوّلین [illegible] ہیں اور میری اصحاب
لیے جاتے ہوئے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ پھرے گئے دین سے اوپر ایڑیوں اپنی کے اوس وقت سے کہ جدا ہوا تو اونسے پس کہونگا میں جیسا کہ کہا
صالح نے یعنی عیسیٰ نے اور تھا میں اونپر گواہ اور واقف اونکے احوال کا جب تک کہ تھا میں درمیان اونکے اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہے العزیز الحکیم ف ہو
مضمون تمام آیت کا یہ ہے کہ عیسیٰ نے کہا کہ جب تک میں اونمیں تھا اونکے حال پر واقف تھا اور منع کرتا تھا اونکو کہ کفر کریں اور سوا حق کی کہیں اور جب اوٹھا لیا
تونے مجھکو اونمیں سے تھا تو نگہبان اور واقف اونکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد وحاضر ہے اگر عذاب کریگا اونکو اور گرفتار کریگا اونکو اونکے کرتوت پر پس بندے
تیرے ہیں جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کیوں کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو اونکو اور درگذر کرے اونکے عذاب سے تو غالب اور حکیم ہے اور
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہیں ہیں اسلیے کہ ہمکو یقیناً معلوم ہے کہ کوئی اونمیں سے بعد آنحضرت کے مرتد نہیں ہوا بلکہ مراد اونسے وہ دیہاتی اعراب
ہیں کہ اسلام لائے تھے حضرت کے زمانہ میں اور پھر مرتد ہو گئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول
الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ
کہا میں یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد وعورت سب دیکھینگے بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد وعورت ننگا دیکھینگے مردوں اور عورتوں کو پس انکی ننگا
جمع ہونے میں خلاف حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ کار اوس دن میں سخت تر ہے اس سے کہ نگاہ کریں بعضے بعضوں کو یعنی کہاں فرصت وشعور ہوگا
اسکا کہ کوئی کسی پر نگاہ کر سکے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لكل امرء منهم يومئذ شان يغنيه **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس
ان رجلا قال يا نبي الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه
على وجهه يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے منہ کے بل دن قیامت
کے یعنی کیونکر ممکن ہے کافر کا منہ کے بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اوسکو دونوں پاؤں پر دنیا میں قادر ہے چلانے اوسکے منہ
کے بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيمة
وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول له ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يا رب
انك وعدتني ان لا تخزيني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول الله تعالى اني حرمت الجنة على
الكافرين ثم يقال لابراهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فاذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه
فيلقى في النار رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کریگا ابراہیم اپنے باپ
آزر سے دن قیامت کے اس حال میں کہ آزر کے چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم وفکر کے اور غبار ہوگا پس کہیں گے اوسکو ابراہیم کیا نہیں کہتا تھا میں
تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اونچیز میں کہ خبر دوں تجکو حقتعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اونکا پس آجکے دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تونے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا مجھکو اوس دن کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ یعنی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کے رسوائی سے کہ بہت دور ہے اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی نے تحقیق میں نے حرام کی بہشت کافروں
پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہیں کہ یہ کافر ہے پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہے تیرے پاؤں کے نیچے پس دیکھینگے ابراہیم علیہ السلام اپنی

پاؤنگی پیچھی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مین گوہ مین پس پکڑی جاونگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع
آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہی اور کہا ہی علمانی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تھی اور بیزار ہوئی تھی
دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اونکو دیکھینگی تو مہر پدری دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو جب قبول نہوگی
اور مسخ ہوا دیکھینگے نا امید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہو
خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوسی حکم ظاہر موجب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرق الناس یوم القیامۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض
سبعین ذراعا ویلجمھم حتی یبلغ اذانھم متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا گرائینگی لوگ دن قیامت
کی یعنی ابتدا مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور بازرکہیگا اونکو کلام
سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک ف ع لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق اولی پسینا گرانیکی پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہی کہ انبیا اور اولیا
مستثنی ہین اس سی اور بہنا عرق کا سبب کثرت ہولونکی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور
لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** المقداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیامۃ من الخلق حتی تکون منھم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالھم فی العرق فمنھم من
یکون الی کعبیہ ومنھم من یکون الی رکبتیہ ومنھم من یکون الی حقویہ ومنھم من یلجمھم العرق الجاما واشار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت
قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنی عملونکی پسینے مین پس بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت
اور خوب تر ہین اور ایسی قیاس پر اورونکو سمجھنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہین پسینا زیادہ ہوگا ت اور بعضی اونمین وہ ہونگے
کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی وہان تک
پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجاویگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نی ف ع کہا ابن ملک نی اگر کہی تو
کہ جب عرق مانند دریا کی بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگی ہم کہ تہانب کریگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا اوسکی عمل
اوسکی پاس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کیطرف کچہ جیسی کہ تہانب کیا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہی اسلیے کہ تمام امور آخرت کی بحسب
خرق عادت کی ہونگی نہین دیکھا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا آرام مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکے
دنیا مین یہ ہی کہ دو شخص سوتے خواب مختلف دیکھتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھی ہوتی ہین ایک صحت مین اور دوسرا درد و مصیبت
مین **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تعالی یا آدم فیقول لبیک وسعدیک قال اخرج بعث النار قال وما بعث
النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید
قالوا یا رسول اللہ واینا ذلک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج الف ثم قال والذی نفسی بیدہ ارجو ان تکونوا ربع
اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبرنا قال ما انتم

في الناس الا كالشعرة السوداء في جلد ثور ابيض او كشعرة بيضاء في جلد ثور

اسود متفق عليه * اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ

اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی حشر میں اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگی آدم حاضر ہوں میں او مستعد ہوں تیری خدمت میں او بہلائیان سب

ہاتہو نمین ہین فرما ویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکی دوزخ ہونی ہی یعنی اونکو نکلو ہی اپنی فرزندونمین سے اونکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی

مقدار دوزخ کی لشکر کی فرما ویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین نو سو ننانوی یعنی یہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو ہی اور باقی دوزخ کو ف ع

مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہر سو مین ننانوی ہین دوزخ کی لیے اسکا جواب کرمانی نی یہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود

تقلیل عدد مومنین کیجی ہی او تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار وں مین سی تو نگی ہزار مین نو سو ننانوی

کافر او ہر سو مین ننانوی گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابو سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ

کا اوپر ماسوا یاجوج وماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج وماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق جمیع خلائق کی ہی اور

دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار او گنہگار دونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی ہین گنہگار مومنین کو ت پس

نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونوں باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر

اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت او سحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڈہا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کی

پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضوں نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ اٹہی سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خورد سال بہی اوٹہی اور

وقت وقوع اسحال کی بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین ت اور دیکہیگا تو ای مخاطب او سحال مین لوگونکو مست یعنی

مین سبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہ مستی و مدہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نی یعنی خوف سے

سی جبکہ یہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا او کون شادہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطی سمجہانی اور تسلی اونکو کہ

خوش ہو اور غم نکہاو پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سی ہزار ف ع یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ باقی جتنی

بیشمار ہر شخص کے تم مین سی ہزار او نمین سی پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی او شاید کہ اہل

جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہو معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت انکی

امت کے بہی سوا یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسا کہ کہا راوی نی ت پہر فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے امید وار ہوں مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت

پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی تعجب او نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نی امید وار ہوں کہ ہو تم تہائی

اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تا کہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی مارے دفعۃ یا بنظر داخل ہونی انکی

کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہوں پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی ہو خوش خبری سنانی کی لیے جیسا کہ

اوتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگونکی قلت مین مگر مانند

بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری او مسلم نی ف ع شاید کہ ورود

کا پہلی علم ہو وی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت آنکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امتوں کی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بنسبت اول داخلین کی اور ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت
حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہی وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ
يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنے ف یعنی دکھاویگا شدت محنت اپنی خلق کی لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی سختی
اور محنت اور فکر و غم سی بغیر نظر کرنیکی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچھ تاویل نہیں کرتی
اور علم اسکا سپرد خدا تعالی کرتی ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین ت پس
سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ میں واسطے طلب دور ہوجانی شدت کی بسبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ ت اور نہیں سجدہ کریگا وہ شخص
کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانی اور سنانی لوگوں کی ازراہ نفاق اور شہرت کی کرتا تھا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہو جاینگی پٹھیہ اوسکی ایک
ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑیگی نہیں وقت جھکنی اور اٹھنی کی پس نہیں سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں دنیا میں قیامت کی دن موٹا
پر پشہ کی ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نے پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور خدا کر دا
اچھا جانتی ہین عمل اونکی ضائع اور نابود ہین اس آیت کو پس قائم نہیں کرینگی ہم اونکی کمین کی کافرونکی لیے دن قیامت کے کچھ قدر و وزن نقل کی یہ بخاری اور مسلم
اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ
مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ
عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اوسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کیا ہین خبرین زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن
کی ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اس طرحسے کہیگی کیا مجھپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانی مہینے میں اور فلانے
سال میں فرمایا پس یہ یعنی شہادتیں مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ
اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بھلائیوں پر پہلی
فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہے یہ کہ زیادہ نہ
کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ باز رکھا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ
بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیے جاوینگے
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی ف ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتہ برون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا کہا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتہ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی ف ع یعنی اور مانند اوسکی
قسم موذیات سی یعنی منہ اونکی بجای اونکی ہاتہہ پاؤن کی ہوجاینگی جیسی کہ ہاتہہ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرینگی اور منہ اونکی کام پاؤن کی کرینگی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کی نہی اللہ تعالی نی
اونکو خوار و سرنگون کیا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُ رَأْيُ
عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتہ آنکہہ کی ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ح اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکہہ سی دیکہتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ
كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ
فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والی یعنی جنکی پاس
اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہ کہینچینگے اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑین گی ف ع پہلی چلین گی سہولیت و راحت سی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہونپر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پاینگا اوس پر اور ہم نہین پہونچیگا ف ح جاننا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نی کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامات قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نی قول توربشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کرکی ترجیح اسی کو دی ہی کہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی
قول توربشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی دفع کرنا
اوسکا اسطرح کہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہی او حدیث کی ساتہ پس لائق ہی یہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہ توجیہ اسکی توربشتی سی ہی

نقل کی ہی ابوہریرہ کی حدیث مین **باب الحساب والقصاص والمیزان** باب ہی حساب اور قصاص

اور میزان کا ف ح حساب لینا اور بیان مراد ہی گناہگار بندونکا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی لیکن یہ
اسلیی کرین گی کہ حجت ہو اونپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا ہی شخص کے
مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کی روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھ کیا اور اسکو
آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لین گی اگرچہ مکلف نہو جیسی کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو سلیی اونہائین گی جیسی کہ
بکری بیشاخ دارنی بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لین گی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانی جاوین اوس سی مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر
ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑ کر تولتی ہین جیسی کہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوڑی درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان
مشرق اور مغرب کی تلین گی اوسمین نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو
اچھی صورتون مین بنا کر لاوین گی اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولین گی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی مقوی قول اول کی ہی ظاہر نصوص ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** عائشۃ رضہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیمۃ الا ہلک
قلت اولیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش فی الحساب یہلک متفق علیہ
روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد
ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ جب مین نی یہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت صلعم سی سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطی دفع اشکال کی کہا مینے کیا نہین فرماتا
اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب اوسکی داہنی ہاتھہ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا
تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نرا بیان کرنا ف ح جیسی کہ نیکین
یہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کد و کاوش کرین اوس سی اور وقت ڈالین اوسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہی
کہ نامہ اعمال اوسکا دکھاوین گی تا دیکھی پھر درگذر کرین گی ت لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا جاوی حساب مین اور دشواری
ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھ نچھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاوی گا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی
اور اول عرض و اظہار ہی فقط ف ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کی کہ حساب کیا جاوی اور لفظ
آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دیی جاوین گی اور راہ تطبیق کی اسمین یہ ہی کہ مراد حساب سی آیۃ مین عرض ہی ظاہر کرین گی اعمال
پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاوی گا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث مین مناقشہ ہی کہ دار و گیر
کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سی اللہ حساب
آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سی دیوی تو اوسکو کہ محروم رکہی تجکو اور عفو کری اوس سی کہ ظلم کری تجہپر اور سلوک کری تو اوس سی کہ انقطاع
کری تجہسی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عدی بن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس
بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم من عملہ وینظر اشام منہ فلا یری الا ما قدم وینظر
بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم
نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سی رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی بیان

کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ ہوویگا پردہ درمیان بندی کی اور اوسکی رب کی پس دیکہیگا سیدہی طرف اپنی پس نہ دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی عمل نیک کہ پہلی سی بہیجی ہی صالح کہ صورت بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی بری عمل **ف** ع یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکہتا ہی پس یہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکہیگا آگی اپنی پس نہ دیکہیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب ہی بچانا تمہی یہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** ع یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچہ ایسی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظلمین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہو **ف** ع اور مومن سی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سی جنس ہو اور بعضون نی کہا کہ یہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کبہی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مین نی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عملنامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک گروچہڑانی اور نکاک زیرف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گرو چہڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرو تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی باایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی باایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کی ہین بیچ جگہون اونکی کی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنون کی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سی اور مراد یہ نہین ہی کہ کافر ونکو بسبب مومنون کی گناہون کی عذاب کرینگی کیونکہ آ چکا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہ عداوت مومنین کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیمۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم یا رب فتسئل امتہ ھل بلغکم فیقولون ما جاءنا من نذیر فیقال من شھودک فیقول محمد وامتہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیجاء بکم فتشھدون انہ قد بلغ ثم قرأ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا اونکو کیا پہونچائی تہی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچا دی تہی مین نی ای رب میری **ف** ع یہ نہین منافی ہی قول اللّٰہ تعالی کی یوم یجمع اللّٰہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہونچائی تمکو یعنی نوحؑ نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہی گی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوحؑ نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوحؑ کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللّٰہ تعالی نوحؑ سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قایل کرنی امت کی پس کہینگی نوحؑ کہ گواہ میرے محمدؐ ہین اور امت اونکی **ف** ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرتؐ کو تعظیم کی لیی اور کچہ بعید نہین ہی کہ حضرتؐ بہی گواہی دین نوحؑ کی لیی اسلیی کہ وہ جگہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو پس لایا جاویگا تمکو **ف** ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اور غرض اکبرین پہر لائی جاوینگی رسولؐ اور اول اونکی نوحؑ ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوحؑ نی پہونچا دی تہی احکام الہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نبی انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق اس حال کی یہ آیۃ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل افضل تا کہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ **ف** ح گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوحؑ پر کہ پہونچائی نوحؑ نی تمپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی اوپر اور ہونا پیغمبر صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا گواہ اوپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہؐ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو تمنی وہ کہینگی کتاب اللّٰہ کو ہمنی پایا ہمنی اسپر سب گواہی دی ہمنی ساتہ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اوپر اور یہی اعتبار کر آنحضرتؐ کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتون پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اوسپر اور یہی اعتبار سی کہا محمدؐ وامتہ فافہم **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال کنا عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مما اضحک قال قلنا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی قال فیقول کفی بنفسک الیوم علیک شھیدا وبالکرام الکاتبین شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرتؐ پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون **ف** ع یعنی اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سی **ت** کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللّٰہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون میں بسبب سخن کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہی گا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہ کرونگا مین بندون پر

مقدار دیر ہی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالیٰ ہان پناہ دی مین نے تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ لیکن گواہ دیتے تو نے مجکو ظلم سی تو روا نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوای اسکے کہ گواہ ہو مجہہ مین سی ف یعنی اوسکی گواہی اپنی حق مین نہین روا رکہتا اگر مجہی مین سی کوئی گواہ پیدا ہوں تو قبول رکہوں گا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہپر کون گواہی دیگا ایسی کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نجانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اسپر کہ وہ اوسکی ذات سی اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش فرار کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہ کلام کرنا تہا بندی کا یا مہر کرنی حق تعالیٰ کی بندی کی کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کیا اور برا کہنا بندی کا اونکو اور دعا بد کرنی اونپر جیسی کہ آگی آتا ہی ت فرمایا آنحضرت نے پس بس ہو یگا اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کی دن تجہپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ح گواہ پکڑنا اون فرشتون کا زیادہ ہی مقصود سی پردہ اوٹہانی و تاکید کی سبب اوسکی نفس ہی سی گواہ قرار دی گئی کہ اب وسپر خفی ہوا تہا اور جا پاتا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کی ہوتا فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانی پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہ افعال اوسکی کی کہ کیی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی منہہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینگی اونکی زبانون کی آیہ مین مراد ہی ساتہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنی اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سی اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین ف ع ح اور تمہی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یعنی کہ تمہاری سبب سی خصومت کرتا تہا مین لوگون سی اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری نکلے

اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون

ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدہما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فذکر مثلہ ثم یلقی الثالث فیقول لہ مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ہہنا اذا ثم یقال الان نبعث شاہدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشہد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی سخط اللہ علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی رب کو دن قیامت کی فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک رکہتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب کی دوپہر مین کہ نہو چہپا ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین نہ چہپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم ہی خدا کی کہ ذات میری بیچ دست قدرت اوسکی ہی نہ نزاع و خلاف نہین کرو گی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کی جیسی خلاف و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی ف ش یعنی بیچ دیکہنی انکی کی خلاف و نزاع و شک نہین کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی مین بہی نہین کرو گی جان کہ لفظ تضارون ساتہ تشدید تی کی اور تشدید کی اور تخفیف کی دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سی ہی بمعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سی ہو تو ضیر سی ہی کہ وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کریگا ایک دوسری کو ساتہ مجادلہ اور منازعت کی یا بیچ مخالفت ایک دوسری کی پردہ اور تکذیب ایک دوسری کی کر دیکہنی مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت ظاہر و واضح ہونی کی اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بعضی حاجب بعضون کی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسری کو اور مجمع البحار مین کہا کہ تضارت بمعنی اجتماع و ازدحام کی ہی یعنی

نظر کی اور بعضی عیاض مالکی نی کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کذا نزدیک معنی انکی دھام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت سبب وہ نہ ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ میم کی جگہہ رکی اور وہ بھی ساتھ پیش تکی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور اژدہام کی اور ضیم بمعنی ظلم و ستم کرنیکی اور سار معنی کا تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت صلعم نی جب دیکھیں گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی کیا نہ بزرگی دی تھی مین نی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مین نی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہیں دی مین نی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سی اور پیدا کی مین نی تجہ مین اور اوسمین محبت و انس اور الفت اور کیا نہیں تابعدار کیے مین نی تیری لیے گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہیں چہوڑا مین نی تجکو کہ پس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتہائی غنیمت ف ح جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیے چوتہائی غنیمت مین سی لی لیتا تھا اور باقی قوم کی لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نی اور دیا تو نی مجکو جو کچہ کہ فرمایا تو نی فرمایا آنحضرت صلعم نی پس فرماویگا پروردگار تعالی کیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجسی پس کہیگا بندہ کہ نہیں گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاؤنگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سی جیسی کہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو چاہیے تہا کہ مین نی ایسی انعام کیے تہی تجکو شکر کرتا اور امیدوار میری دیدار کا ہونا چاہیے تہا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین ہی اب معاملہ بہولنیکا سا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سی محروم رکہونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرت صلعم نی بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسری بندی سی پس کہیگا اوس سی مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجہپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر اور نماز پڑہی مین نی اور روزہ رکہا مین نی اور تصدق کیا مین نی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹہہری یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکرگزاری کا کیا تو نی تو ٹہہر تا دکہاوین تجکو اعمال تیری گواہ قائم کرکی پھر کہا جاویگا اوس سی کیو کہ ہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجہپر پس سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجہپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتھ عملون اوسکی کی ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر المقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسی کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سی اور ثابت ہو گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا یہ معنی ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسی کی نفس کیطرف سی اور یہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوس پر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سی ت نقل کی یہ مسلم نی وذکر حدیث ابی ھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہ روایت ابن عباس کی ت یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور صواب یہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسی کہ اوپر گذری

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃ

روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا مجہسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت کی
ستر ہزار نہین مناقشہ انکی لیی حساب مین اور نہ عذاب سات ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سی ف ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی ہی یا کثرت
اور سطرح لپین بہی کنایہ ہی کثرت ومبالغہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ
الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى
اور روایت ہی حسن سی اونہی نقل کی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگی لوگ یعنی اللہ تعالی کی سامنی دن قیامت کی تین بار
پس لیی پروردگار دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار مین تو منع کرینگی اپنی نفسون سی ملامت کہینگی نہین پہونچائی ہمکو انبیائی احکام
اور جہگڑینگی اللہ تعالی سی اور دوسری بار مین اقرار کرینگی مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نی یہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کی یا امید کی اور مانند انکی کی ت
اور اسی پر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہنچینگی نامی اعمال کی ہاتہون مین یعنی سب مکلفین کی ہاتہون مین سبب تمام ہونی معاملہ حساب کی پس بعضی انمین سی
لینی والی ہونگی اپنی داہنی ہاتہہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی انمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہہ مین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی اوس وقت
تمام ہو جائیگا قضیہ اور تمیز ہو جائینگی اہل ضلالت اہل ہدایت سی ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سی کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سی ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین
کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سی نقل کی ہین اور ابی بر سلم نی اوس سی کچہہ روایت نہین کی نقلہ میرک ت اور تحقیق
روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نی حسن بصری سی کہ اونہون نی نقل کی ابو موسی اشعری سی ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہی اوسکی طریق سی اور
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نی لکہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سی مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ
فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ
لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سی دن قیامت کی پہر کہولیگا اوسپر
ننانوی طومار ہر طومار مانند درازی بصر کی ہوگا یعنی دراز وہانتک کہ بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کہ ان طومارون مین سی
کچہہ کہ نہین کیا مین نی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میری لکہنی والون نی یعنی کرام کاتبین نی کہ نگہبان تیری افعال و احوال کی تہی پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میری
کچہہ انکار نہین کر سکتا اور نہ تیری کاتبون نی ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیری لیی کچہہ عذر ہی یعنی اوس چیز مین کہ کیا تو نی کہ سہو آگیا ہو
یا خطا یا جہل اور مانند انکی کی کہیگا ای پروردگار میری کچہہ عذر نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ہان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قائم مقام تیری عذر کی ہی
تحقیق تیری لیی ہماری پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹادیگی تمام اون گناہونکو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہ تیری کسی نی

بیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجہیر پہر نکالی جاویگی ایک چٹھی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہ کلمہ اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہی کہ
یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سی کہا ہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو
وزن عمل اپنی پر یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہ چٹھی ساتہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاویگی تو بہی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو
تجہپر انتفا ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نسبت ہی ایک چٹھی کو ساتہ ان بہت سی طومارونکی پس فرماویگا تحقیق
تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرتؐ نی پس رکہی جاوین گی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی
دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آوی گی وہ چٹھی پس نہین بہاری آوی گی ساتہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی
بڑا اور بہاری ہی اگرچہ تو وہ تو وہ گناہ ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃؓ انھا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فھل تذکرون اھلیکم یوم القیٰمۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل
وعند الکتاب حتی یقال ھاؤم اقرءوا کتٰبیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام
فی شمالہ من وراء ظھرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظھری جھنم رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہؓ نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈرسی پس آیا یاد رکہو گی تم اپنی اہل و عیال کو دن قیامت
کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیی ایک تو
نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوی دوسری وقت دینی اعمال ناموں کی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کے
کہیگا وہ شخص کہ جسکی داہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنی ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی
پیچہی سی ف ع دایان ہاتہہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہی سی ت
اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی یہانتک جانی کہ نجات پائی ساتہ
گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرین گی اوسپرسی سب لوگ
پس مومن نجات پاوین گی بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوسپرسی دوزخ مین گر پڑین گی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران
اور درماندہ ہونگی اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

الفصل الثالث تیسری فصل

عن عائشۃؓ قالت
جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخونوننی ویعصوننی
واشتمھم واضربھم فکیف انا منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیٰمۃ یحسب ما خانوک وعصوک و
کذبوک وعقابک ایاھم فان کان عقابک ایاھم بقدر ذنوبھم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاھم دون ذنوبھم
کان فضلا لک وان کان عقابک ایاھم فوق ذنوبھم اقتص لھم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یھتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل
اتینا بھا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولھؤلاء شیئا خیرا من مفارقتھم اشھدک انھم کلھم احرار رواہ الترمذی

روایت ہی عائشہ رضی سی آیا ایک شخص ... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... تئین میری لیی بردی ہین جو جھوٹ بولتی ہین مجھ سی اور خیانت
کرتی ہین میرے مال میں اور نافرمانی کرتی ہین میری اور میں برا کہتا ہوں اونکو اور مارتا ہوں اونکو یعنی ازراہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا سبب اونکی قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جو سزا دی ہی تو نی غلام
تجھسی اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا بھی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہ اونکی کی یعنی عرفا اور عادۃ ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہ اونکی کی کہ نہ تجھکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجھپر اوسمین عذاب بلکہ برابر اوسکا مباح تھا کہ نہین ہی تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے
ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہ سے
بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی تجھسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سی اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تاکید
اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہین پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکھینگی ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا
کوئی کچھ یعنی نہین چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب لینیوالی یعنی ایسی کہ نہین حاجت
کسیکو ہماری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلامونکی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ ہوجانی انکی نفس
اپنی کی محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہا** قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی بعض صلوتہ اللہم حاسبنی حسابا یسیرا قلت یا نبی اللہ ما الحساب
الیسیر قال ان ینظر فی کتابہ فیتجاوز عنہ انہ من نوقش الحساب یومئذ یا عائشۃ ہلک رواہ احمد
اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی سی روایت ہی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض مین سی یا نوافل مین سی
یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان **ف** ع اور یہ یا تو
واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا ازراہ خوف الہی کی **ت** عرض کیا مین نی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت
اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی **ف** ع یعنی عملنامہ اوسکو دکھاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہی
جس شخص سی کدوکاوش کی گئی حساب مین اوسدن ای عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نی **وعن**
ابی سعید الخدری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنی من یقوی علی القیام یوم القیمۃ الذی قال اللہ
عز وجل یوم یقوم الناس لرب العلمین فقال یخفف علی المؤمن حتی یکون علیہ کالصلوۃ المکتوبۃ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑی ہونی کی یعنی آگی
اللہ تعالی کی حساب کی لیی دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوسدن کہ کھڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمون کی
ف ع آیا ہی کہ ابن عمر رضی نی پڑھی یہ سورت پس جب پہونچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین رو دی اور نہ پڑھ سکی مابعد اسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یعنی یہ بہت تنگ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف** ع یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت
اوسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کی **وعنہ** قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ما طول ہذا الیوم فقال والذی نفسی بیدہ انہ

لیخفف علی المؤمن حتی یکون اھون علیہ من الصلوۃ المکتوبۃ یصلیھا فی الدنیا رواھما البیہقی فی کتاب البعث والنشور
اور روایت ہی اونہی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی لمبا ہی اوس دن کی
یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کٹھن رہ سکینگے اوسمین باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین
بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وعن** اسماء بنت یزید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الناس فی صعید
واحد یوم القیمۃ فینادی مناد فیقول این الذین کانت تتجافی جنوبھم عن المضاجع فیقومون وھم قلیل
فیدخلون الجنۃ بغیر حساب ثم یؤمر بسائر الناس الی الحساب رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاوینگی لوگ ایک میدان فراخ مین قیامت کی پس
پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تہین پہلو اونکی خوابگاہون سی ف ع یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا صلوۃ الاوابین
پڑہنی والی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اوٹہینگی اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بغیر اسکی کہ حساب لیا جاوی اونسی ف ع یہ اسلیے کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت
راحت کی اور سونی کی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہ
بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعۃ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ح ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا
اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا
روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی
اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لگ نکلینگی پیاسی اپنی
قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہین
کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی
اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
زمین سی کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت سی
اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کی لیی ہونگی اور بعضی مشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا
کہولینگی آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی
کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ
واسطی راحت دینی اور خلاص کرنیکی طول توقف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سی ہوگی
جیسیکہ حدیثونمین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا ہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک
مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم
کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

چھٹی گنہگارون کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلین گی اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین
بیچ کہلوانی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون
قبر شریف کی سیدو بہ ہتیاز و اختصاص کی کذا ذکرہ العلما اور کہا ہے علما نے کہ شفاعت کی لیے چھ قسمین ہونگی اول یہ کہ گنہگار انکو درگاہ عزت مین لاوینگے
میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپین اوسوقت تشفیع درخواست کرینگی کہ نجات دین اور
آرام بخشین اور رحم کرین بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگی کہ انکی حساب سے درگذر کرین اور یون ہی انکو کر دین
جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بھیجین گی یہ جگہ ہوگی محل شفاعت
اور درخواست کی ہے یہانتک کہ دوزخ مین بھیجین اور جب بھیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالین گی امیدواری کرم غفار و شفاعت
ہمارا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہے باقی جو کچہ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شیء قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد ہین موتی تہوتی کے یعنی ہر گنبد موتی ہے خالی اندر سے رہنے کی لیے کہا مین نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے **ف ع** اشارہ ہے طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرین نے کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت صلعم کو رب انکی نے کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ انکی مقام محمود
اور لواء حمد ہے اور حوض مورود ہے اور ان مین منافات نہین ہے بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہ کہ سب صورتین معنی ہون گی کہ
یہ حوض مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علما امت یہ بھی خیر کثیر سے مین داخل ہین **ت** بس ناگمان لکہتا ہون مین
کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ
شہر وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہے اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہے
طول و عرض مین برابر پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوسمین سے پیاسا نہ ہوگا کبھی **ف ع** پیاس ہوگا یا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسی کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کی ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا
یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس
قال تری فیہ اباریق الذھب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد
بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والاخر من ورق
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی عدن سی ف ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم ی سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام سی اور عدن ایک
شہر ہی آخر شہروں یمن کی سی ساحل دریای ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارون مین اور بعضی
احادیث مین اور حدیث آئندہ مین کہ آیا ہی کہ اوسمین ہی مابین عدن اور عمان کی کہ عمان بفتح عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور بعضی
کہا اوسمین ہی مابین صنعا اور مدینہ کی اور مانند اوسکی کی یہ ہی کہ خبر دینا بطریق تمثیل تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسکو موافق سمجہ اوسکی
فرمایا ہی نہ تحدید اگت تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھ دودھ کی اور البتہ پیالی اوسکی بہت زیادہ
گنتی تارون کی سی او تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اوس امت کی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگونکی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیی مشارکت
مخالطت سی کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانین گی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلین گی آپ ہمکو اور نہ اونکو ہانکیں گا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کی لیی امتون مین سی آؤگی پھر اس حالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب نشانیت وضو کی نقل کی مسلم نی
اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دکھی جاوینگی اوس حوض مین آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی
اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور
شیرین تر ہی شہد سی زور سی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کی نہرون سی یا حضرت کی
اوس حوض سی کہ جنت مین ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اونمین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سھل بن سعد قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفھم
ویعرفونی ثم یحال بینی وبینھم فاقول انھم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہپر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ
مجکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق وے مجہسی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچھی تمہاری ف ع یعنی سلب کہ مرتد ہوگیی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور
اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت کا ہی ت پس کہونگا مین دوری ہو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی
لیی کہ تغییر کیا دین و سنت میری کو پیچھی وفات میری کے ف ح یعنی اس حدیث کی نزدیک ہین مضمون اوس حدیث کی باب الحشر
کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکھی گئی ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یھموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا
فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک
ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیقول لست ھناکم ویذکر
خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نھی عنھا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اھل الارض
فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراھیم
خلیل الرحمن قال فیاتون ابراھیم فیقول انی لست ھناکم ویذکر ثلث کذبات کذبھن ولکن ائتوا موسی

عبدٌ اٰتاہُ اللّٰہُ التوراۃَ وکلّمہ وقرّبہ نجیّا قال فیأتون موسی فیقول انی لست ھناکم ویذکر خطیئتہ
التی اصاب قتلہ النفس ولکن ائتوا عیسی عبد اللّٰہ ورسولہ وروح اللّٰہ وکلمتہ قال فیأتون
عیسی فیقول لست ھناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا غفر اللّٰہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھیری ہونگی ہاتہ کی حالت مین
یہانتک کہ فکر مین ڈالی جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس حق ادا
دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سے
سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہ سی یعنی
بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی
شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہ اس فضائل وکرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و
دشوار ہی پس کہین گی آدم ع کہ نہین ہو مین اس مقام ومرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی اور رتبہ ہمکا نہین کہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ وتقصیر اپنی
کہ پہونچی تہی اونکو کہانی درخت سے یعنی گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاو تم نوح ع کی پاس
کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم ع اور
شیث ع اور ادریس ع وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح ع
بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ مخفی وغش ہین ت
پس آوینگی حضرت نوح ع کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہو مین مقام شفاعت مین ف ش ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی
اور بعد اسکی حضرت ص سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت ص کی ظاہر ہو سبلیے کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت
رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت ص سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کی
اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سی خ ثابت ہوا اور سمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون اور مقربین
اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کر سکیگا سوای آنحضرت ص کی ت اور یاد کرینگی نوح ع گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ دعا سوال
کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کئی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح ع نہ مانگ وہ چیز کہ علم
نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیۃ انی ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاو تم ابراہیم ع کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس آوینگی لوگ ابراہیم ع کی پاس پس کہین گی وہ بلا شبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ش ع اور حقیقت مین
وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورۃ تین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی ع بی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات
المقربین ایک اون تین جہوٹ مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم ع کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اونکی
بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر وشرک
سی ملال پیدا کرتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون کی ساتہ
اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی [illegible] نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل کا مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہ عبادت اور تعظیم ہماری [illegible]

ستار و مقصود یہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تھا جیسی کہ کوئی کچھ خوشخط لکھی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکی کہی کہ تونی لکھا ہی یہ خط وہ کہی کہ میں نی نہیں لکھا ہی تونی لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہیں لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتی تھی کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو اللہ تعالیٰ نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل تابع اوسکی ہیں اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ ع کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق میں نہیں اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ میں کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی مردو کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی عیسیٰ میں نہیں ہوں اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت عیسیٰ نی کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکھا ہی علماء نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ سی اونکی حق میں کہ اونکو ابن اللہ کہتی تھی رکھتی تھی اور بعضی روایتوں میں کچھ مذکور بھی ہوئی ہیں اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیاء اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین ڈر آئی سی اوس مقام میں اور جرأت کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہیں کچھ احتیاج عذر کرنی کی نہیں ولیکن ظاہر میں عذر بھی کیا سوائی سید المرسلین امام النبیین کی کہ نہایت قرب الہی رکھتی ہیں اور محبوب ہیں رب العالمین کی چنانچہ آتی ہی اور حدیثوں میں آیا ہی کہ سب انبیاء کہینگی کہ ہم اہل اس کار کی نہیں ہیں بی اسکی کہ نسبت عذر کی کریں واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہیں خدا تعالیٰ نی اونکی اگلی پچھلی گناہ ف ش ع آنحضرت اور سب انبیاء معصوم ہیں گناہ ہوئی سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علماء نی اور اولیٰ اور اولیٰ تر یہی سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سی واسطی سید المرسلین کی بی اسکی کہ گناہ ہوں اور مغفرت ہو جیسا کہ مالک جب اپنی بندی سی خاص سی راضی اور خوش ہوتی ہیں اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہیں اور سرفراز کرتی ہیں کہ ہمنی تجھکو بخشا جو کچھ کہ کیا تونی اور جو کچھ کہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجھ پر کچھ گرفت نہیں **قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ** فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا میں اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گھر اوسکی کی ف ع یعنی گھر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگینگی آپ اللہ تعالیٰ سی یہ کہ داخل ہوویں اوس مقام میں کہ کسی کو وہاں دخل نہیں جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ت یہی کہتی ہین اور

حکمت حضرت کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہووی اسلیی اللہ تعالی یہ نہانی کریگا حضرت کو کہ

مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب

دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گر ونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدی مین جسوقت تلک چاہیگا یہ کہ چہوڑ رکہے مجکو

ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین ہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا

اللہ تعالی کہ سر اوٹہا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ

جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کے ساتہ تعریف و حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی

وہ تعریف ف ع یعنی اوسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا

کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کا مشرف ہو اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو

ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور

اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد یعنی ف ح ع یعنی تعیین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو

گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوارونکی لیی مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی بی نمازونکے

حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی قیاس پر اورونکو سمجہہ لینا چاہیی ت پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سی اور نکالونگا اون جماعتکو آگ دوزخ سی اور

داخل کراونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکر مند

ہونگی بسبب اوسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ

جواب یہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور

شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کرداوین گی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرداوین گی اونکو جنت مین

پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام

مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق

اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور

یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور حصول تفضیہ کی بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو

تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء محمود سی بموجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی

رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیی اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرین گی اور بعد اسکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا

اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پہر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ حق

کیطرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا

مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر ونگا مین

سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

لینا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں رب اپنے کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں اور نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا میں اونکو بہشت میں پھر آؤنگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں در آنیکا اپنے پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکھونگا میں اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا اونکو آگ سے اور داخل کرونگا اونکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہے اوسکو قرآن نے ف ح یعنی دوزخ کی نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہے کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کی کہ انس کی نیچے ہے اور وہ قتادہ ہے تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہے اوپر ہمیشہ رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہے قرآن نے اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہیں پھر پڑہی آنحضرتؐ نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطے سند کے آیہ نزدیک ہے یہ کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہے جیسے کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرتؐ نے اور یہ ہے مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہے خدا تعالی نے اوسکا پیغمبر تمہارے سے ف ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سے یا تو اسلیے لائے کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اوسمیں اور پہنچیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمیں آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالی کی جیسے کہ حدیث سے معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیجائیگی آنحضرتؐ اوس مقام میں یعنی اولین و آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون ادم فیقولون اشفع لنا الی ربک فیقول لست لہا ولکن علیکم بابراہیم فانہ خلیل الرحمن فیاتون ابراہیم فیقول لست لہا ولکن علیکم بموسی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست لہا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لہا فاستاذن علی ربی فیؤذن لی ویلہمنی محامد احمدہ بہا لا تحضرنی الان فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع ح فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردلۃ من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگے لوگ بعضے اونکے بعضوں میں یعنی کہلبلی پڑیگی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آپسمیں پس آوینگے آدمؑ کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنے کی یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا پھر خبر دے ساتھ ثواب کی یا عذاب کے پس کہینگے آدمؑ کہ نہیں ہوں میں اہل اس کام کا واسطے شفاعت کے ولیکن لازم پکڑو جاؤ ابراہیمؑ کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہیں ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالیٰ
سی پہر سب آوینگی لوگ موسیٰ کی پاس پس کہین گی وہ نہیں مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس
آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہین گی وہ نہیں مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ ہون مین
اہل اسکا یہ میرا ہی کام ہی کسی سی نہیں ہوگا پس اذن مانگونگا مین در آنحالیکہ پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین القا کریگا
اللہ تعالیٰ اس طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتہ اون حمدونکی یعنی اوس وقت نہیں جانتا مین مجکو اب یعنی اوس طرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہ اون حمدونکی
اور گر پڑونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہی دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانیکی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی
پس کہا جاویگا جا اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی ف ع اختلاف کیا ہی علماء نی اسکی تاویل مین موافق خلاف اپنی کی اصل ایمان مین
اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد یہ ہی ساتہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی مومن
قسم ثمرات ایمان سی اور لمعات الایقان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کی حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی اور ایسا ہی ہی اقرار لسانی نہیں داخل ہوتی ہی اونمین تجزی
اور تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنابر اوس چیز کی کہ اوسپر تحقیق ہی اور حمل کیا ہی اونہون نی اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی
اور نزاع صوری کی ت پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچہ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین پس تعریف
کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتہ اون تعریفونکی کہ الہام کریگا پہر منہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض
تیری اور مانگ جو کچہ چاہو دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا
جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پہر آونگا مین پس حمد کرونگا مین اللہ کی ساتہ انہین حمدون کے
پہر گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول
کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین ادنی ادنی
مقدار دانہ رائی کی ایمان سی ف ح مین کمال مبالغہ اور نہایت فضل کرم ہی ت پہر جاونگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا
اللہ کی ساتہ انہین تعریفون کی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ
جو کچہ چاہو دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ
ف ح یعنی کوئی نیکی زیادہ اس سی نرکہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس حاجت عمل لاحق اوسکی سی ہوگا
اور اللہ ضائع نہیں کرتا اجر اوسکا کہ اچہا کری عمل اور سبب متعلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امید اسکا ہی کہ شامل ہی داخل ہونی اوسکی کو
اول یا آخر کہا طیبی نی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ
کیا یا جاتا ہی لیکن ثمرات ایمان سی ت فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں ہی یہ تیری لیے ف ح یعنی نہیں ہی نکالنا اوس سی اوس شخص کا کہ کہا لا الہ
الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونہین تیری لیی جگہ شفاعت کی یا نہیں کرینگی ہم یہ سبب تیری بلکہ کرینگی اسلیے کہ ہم احق ہین اوسکی کہ کرین ہم اوسکو
از راہ کرم و تفضل کی پہر بیان کیا ساتہ اس حدیث کی کہ ہم ہیچ نکالتی اوس شخص کی کہ نہیں کی ہی بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حدیث شفاعت سی یا کہ
منسوب ہی سپرد طرف مخفف کرم کی اور توفیق اس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا بریعنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے

که نکالیگا اونکو الله تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی اور اسی پر بنا ہر یعنی دوسری کی پس مراد من قال لا اله الا الله سی حدیث اول

یعنی اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت

کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتہ عمل برے کی **ت** لیکن قسم ہی اپنی عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ

نکالونگا مین اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا اله الا الله نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم

سی کہ فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا اله الا الله خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبه کی من نفسه

نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ شک راوی ہی پہر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہ کہتی ہین کہ اپنی آنکہہ سی دیکہا یا کان ہی سنا اسلیی کہ خلاص تو دل سی ہوتا ہی اور جگہہ

اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد بیان یعنی سعید کی ہی اسلیی کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہین ہی اہل توحید سی یا مراد

سو قایل سی وہ شخص ہی کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت

ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنه** قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ

مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ

وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ

فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى

اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ

يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى

ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت

دست کا کہ پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوسمین سی دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی

ف یہ اپنی نعمت کی بیان ہی کہ محتاج ہونگی میری شفاعت کی اوس دن سب بسبب قدر و عزت میری کی نزدیک الله تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب

شفاعت کی لیی) اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامة الخ **ت** وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن

کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سر سی پس پہونچی گی لوگونکو بسبب غم و فکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالت

کہ نہین طاقت رکہین گی یعنی صبر کرنیکی اوسپر پس کہین گی لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری

نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تا کہ چہڑا دی تمکو اس فکر و غم سی پس آوینگی حضرت آدم علیہ السلام کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی

کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جا کر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنیکی

پہر جاونگا مین لوگونمین سی اور آؤنگا نیچی عرش کی **ف** ع اور اس سی جو حدیث اوپر گذری آئی ہی کہ مین اپنی رب کی گہر مین آؤنگا تطبیق آئی یہ

اور یہی ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور جنت نیچی عرش کی ہی **ت** پس گرونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا

الله تعالی مجہکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہپر ہی پہلی اوس وقت کی جیسی کہ حدیث سابق سی

طالب ہین اور شفاعت میری واسطی ہر ایک کی ہوگی اور سعادت کرونگا اور امانت یا جاوینگا

اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی تینون

طرف طبقات گنہگارون کی **ت** ابس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب

بیحساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازی جانب راست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگی لوگونکی سوای اس دروازہ کی اور

دروازون مین کہ اور جانب مین ہین **ف** ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوسمین دخل نہین اور

باقی دروازی مشترک ہین نہین اونپر اور غیر انکی مین کچہ ممانعت نہین اونکو نہین سی جانی کی **ت** پہر فرمایا آنحضرت نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی

اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ

اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ہجر ساتھ زبر اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا

ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکی لیے اور حقیقت حال اور ہی

کچہ ہی **وعن** حُذَیْفَۃَ فِیْ حَدِیْثِ الشَّفَاعَۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ

الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی

امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون

کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگی

واسطی امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی برائی پر

اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ تمیز ہو جاوی ہر ایک

اونمین سی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرٰہِیْمَ رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ

فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَقَالَ عِیْسٰی اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اللّٰہُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ

اِذْہَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْہَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار میری تحقیق

ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوی سبب ان کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین

پس وہ مجہسی ہی **ف** ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم **ت** اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا اپنی

امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین **ف** ع کچہ چارہ نہین رکہتی اور کوئی نہین

روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو

پہیر نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت دونبیونکی کا اپنی امت کی حق مین کی ذکر فرماکر

اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت ... اور دعا کی جیسی کہ کہا **ت** پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

رحم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نی ای جبرئیل جا تو طرف محمدؐ کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل جاننی والا تری احتیاج پوچھنی کی نہیں رکھتا
ولیکن باوجود اسکی واسطی ظاہر کرنی کرم و عنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمدؐ سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرتؐ کی پاس جبرئیلؑ اور پوچھا
آپ سی کہ کس چیز نی رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیلؑ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا تھا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب نی سی کہ دعوت
ہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیلؑ درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی واسطی جبرئیلؑ کی کہ جا تو طرف محمدؐ کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی
کہ راضی کر دینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر اور غمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع ح روایتونمین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ مین ہرگز
راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشیگا اب امتی او نکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہیی مشکل کچھ ہی یہ
اور کچھ نہین **بیت** خاک او باش بادشاہی کن ۰ آن او باش ہرچہ خواہی کن ۰ اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو یہ بیان ہی کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظیمی ہی اس امت مرحومہ کی لیی موجب ہونا
الہی کی کہ راضی کر دینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرتؐ کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ ھَل
نَرَی رَبَّنَا یَومَ القِیٰمَۃِ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَعَم ھَل تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ الشَّمسِ بِالظَّہِیرَۃِ صَحوًا لَیسَ مَعَھَا سَحَابٌ
وَھَل تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ القَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ صَحوًا لَیسَ فِیھَا سَحَابٌ قَالُوا لَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ اللّٰہِ
یَومَ القِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّونَ فِی رُؤیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَومُ القِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِع کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَت تَعبُدُ فَلَا یَبقٰی
اَحَدٌ کَانَ یَعبُدُ غَیرَ اللّٰہِ مِنَ الاَصنَامِ وَالاَنصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُونَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَم یَبقَ اِلَّا مَن کَانَ یَعبُدُ اللّٰہَ مِن بَرٍّ وَ
فَاجِرٍ اَتَاھُم رَبُّ العٰلَمِینَ قَالَ فَمَاذَا تَنتَظِرُونَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَت تَعبُدُ قَالُوا یَا رَبَّنَا فَارَقنَا النَّاسَ فِی الدُّنیَا اَفقَرَ مَا کُنَّا
اِلَیھِم وَلَم نُصَاحِبھُم وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی ھُرَیرَۃَ فَیَقُولُونَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا
عَرَفنَاہُ وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی سَعِیدٍ فَیَقُولُ ھَل بَینَکُم وَبَینَہٗ اٰیَۃٌ تَعرِفُونَہٗ فَیَقُولُونَ نَعَم فَیُکشَفُ
عَن سَاقٍ فَلَا یَبقٰی مَن کَانَ یَسجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِن تِلقَاءِ نَفسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُودِ وَلَا یَبقٰی
مَن کَانَ یَسجُدُ اِتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھرَہٗ طَبَقَۃً وَاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَن یَسجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ دیکھینگی ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہان دیکھوگی **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک مردوں اور عورتون مومن سی
یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاینگی بعد اسکی تاکہ ہوا اونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالیٰ کی
کَلَّا اِنَّھُم عَن رَبِّھِم یَومَئِذٍ لَمَحجُوبُونَ کہا سیوطی نی اور رای پر رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو
ہر امت مین سی اور مومن مردونکو بشر اس امت کی مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ
دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدون کی مین نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اپنی رب کو
اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اوسکو اور جنات کی دیکھنی مین بھی خلاف ہی بعد ازان واسطی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا **ت** کیا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم
بیچ دیکھنی آفتاب کی وقت دوپہر کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہونچائی جاتی ہو بیچ دیکھنی چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی
یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائی جاوگی تم بیچ دیکھنی اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنی ایک کی اون دونو مین سی **ف** یعنی آفتاب و مہتاب کی

آفتاب چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین ہوپہنچائی جاوینگی تمہین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو پیچ دیکھنی ایک ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالیٰ کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہوئیگا اور لکہا ہی علمانی کہ یہ روایت کہ یہان مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالیٰ کیطرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب و عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسی کہ دنیا گہر امتحان کا ہی کبہی واقع ہوتی ہی اوسمین بہی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہی کہ پیچہی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب طاعت کے اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اہلکی انصاب اور بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہے کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد کرتی ہین ہم اوسکا بی اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالیٰ اونکو کہ کسلی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پروا ہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رضہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنی والے حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ پر کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ ہو چکیگا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہین گی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اوسکے مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کی اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالیٰ اوسکو سجدی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی بچنی کی تلوار سی اور لوگونکی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالیٰ پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہنی کی کہ جس سی جہک سکے

اور سجدہ کرنے والے یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگی جبکہ چاہینگی کہ سجدہ کریں گرپڑینگی چت ف س کہا نووی نی کہ اس حدیث سی وہم جاتا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگی
اللہ تعالی کو آخرت مین اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکھنی کی بلکہ اسمین یہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگی اللہ تعالی کو
بعد امتحان کریگا سجدہ کرنے سی پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگی اللہ تعالی کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ
وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا
كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ
فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا
اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي اَفْوَاهِ
الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ اَهْلُ الْجَنَّةِ
هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگی یعنی انبیا اپنی
امت کی لیے واسطی طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسے کہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی الٰہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار اونکو صراط سی تا دوزخ
مین نہ گرین پس گذرینگی مسلمان ف ح صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت
کی ہی کہ باریکتر شمشیر سی ہی اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہی اور اسی معنی مین کہا گیا ہی بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان +
چون چہر صراط است بسی روشن و باریک + ت پس گذرینگی بعضی مومن مانند جھپکنی آنکھہ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند
باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گھوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیے گئی
ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہونچیگا اونکو کچھ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگی اور خلاص کیے جاوینگی دوزخ سی ف یعنی بعد عذاب کے
نجات پاوینگی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیے جاوینگی آنکڑون سی پھر بھیجے جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی
چھوڑے جاوینگی قید طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیے جاوینگی اکیلے ت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور ڈہکیلے اور ہانکی جاوینگی آگ مین ف ح
لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس سین مہملہ سی بھی روایت ہی ساتھ اسی معنی کی اور مکردس ساتھ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رے کی اور زبر دال کی
بھی آیا ہی یعنی باندھ کر اور قید مین کرکی اور جمع کرکی ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین ت یہانتک کہ جب خلاص مومن ہونگی آگ سی ف ح
یعنی پڑنی سی اوسمین پس حتی غایۃ ہی واسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نی کہ حتی غایۃ ہی مکدوش
فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین یہانتک کہ خلاصی پاوینگی بعد عذاب ہونیکی بقدر گناہون اپنی کی یا کسی کی شفاعت سی یا فضل سی

اللہ سبحانہ کی اور بیان سی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرینگی اور وہ کی کہ جو ہونگے دوزخ سی نہین نکالی جاین
سبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرینگی سوال کرنیمین حق جل وعلا سی ساتہ نکالنی اونکی کی جیسی کہ فرمایا ت ابن قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی کہ نہین
ہی کوئی تم مین سی سخت تر از روی طلب اور سوال جہگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنون سی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جہگڑنیکی
خدا تعالی سی روز قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال
کرینگی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین گی کہین گی مومن ای پروردگار ہمارے تہی یہ روزہ رکہتی ساتہ ہمارے اور نماز پڑہتی یعنی ہمارے سی نماز
اور حج کرتی یعنی ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگی صورتین اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہ جلادینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا نہ کہ پہچانی جاوین منہ اونکی حاصل یہ کہ منہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانین گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سی ت پس نکالین گی بہت سی خلق کو اوس سی پہر کہین گی ای پروردگار
ہمارے باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی اوپر ایمان پر اسلیی کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متجزی نہین ہوتا اور یہ تجزی جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرنا ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی
دینار کی ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گی وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گی وہ مومن ای پروردگار ہمارے نہین چہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اوسمین کسیکو
کہ اوس نی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت ان سبکی مخصوص تہی ساتہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہین کی کوئی بہلائی کبہی ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس نکلین گی تر و تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ روبرو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ تمیز ہوں اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہین گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادونکو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکے

یا تمہاری لیی ہی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی انعام و اکرام یہانتکا اور مانند اسکی ہی ساتہ اسکی قسم ہر دو قصوری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
مِنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا
تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت
اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعونکو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہرتر ہی جیسی کہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہووے
دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو **ف ع** یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹہی سی
ہونگی وہ مومن بالاخیر اور خالی عمل زائد سی ایمان پر نہ کافر جیسی کہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہ مخالف ہی اجماع کی **ت** پس نکالی جاوینگی
اس حال مین کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگی نہر حیوۃ مین پس اوگینگی یعنی تر و تازہ ہوجاوینگی جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا
بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق دانہ گہانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ
اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَذَکَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ غَیْرَ کَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ
بَیْنَ ظَھْرَانَیْ جَھَنَّمَ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِہٖ وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَکَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَفِیْ جَھَنَّمَ کَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِھَا اِلَّا اللّٰہُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِھِمْ فَمِنْھُمْ مَّنْ یُّوْبَقُ بِعَمَلِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ
یُّخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ اللّٰہُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ عِبَادِہٖ وَاَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَہٗ مِمَّنْ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَیُخْرِجُوْنَھُمْ وَیَعْرِفُوْنَھُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَاْکُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَکُلُّ
ابْنِ اٰدَمَ تَاْکُلُہُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَیُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَیُصَبُّ عَلَیْھِمْ مَاءُ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگی ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیے ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوای ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابو ہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوسی کی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگی رسولونمین سی ساتہ امت اپنی کی اور کلام نہین کریگا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا اوس دن
یعنی اوس مقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑی
ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اوچک لیی لوگون کو بسبب بری عملون
اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمین سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوینگی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی
ٹکڑی ہوجاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی **ف ع** یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پائیگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتہ اوس چیز کے
کہ مستحق ہی ہر ایک جزاء عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین کہ یہ نہین کوئی
معبود بحق سوای خدا کی اور محمد صلعم بہیجی ہوی اوسکی ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان کہا اوسکی معبود بت پر نہ غیر اوسکی پس
نکالینگی فرشتی اونکو اور پہچانینگی اونکو ساتہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر کہ کہاوی نشان سجدہ کا تمام آدمی کو کہاویگی آگ دوزخ کی

سجدہ ونکو ف ع یہانووی نی ظاہر اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہاوی گی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین یعنی سات ہڈیان پیشانی
ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ سوختہ
اور سیاہ ہو گئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو
ت پس اوگین گی وہ جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رو کی **وَيَبْقَى** رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ
مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ
إِنْ أَفْعَلْ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ
فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا
ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ
رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیے ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بونی یعنی بسبب جلنی دہوئین
کی اوسمین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بوی بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہسی کہ
اگر کرون مین یہ یعنی پہیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچہ کہ چاہی گا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوسوقت تک چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی
پس فرماویگا اللہ تعالی وتبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونی کہ منہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا
ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی
سی کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر بہلا اگر بہشت کی اندر نجاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ
اگر دیا جاوی تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لی جایا جاوی تو سوال کری تو اور کچہ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگنی کا مین تجہسی
سوای اسکی ف ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کرینگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنونون کا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارمین بہی جو کچہ کہ چاہیگا اللہ تعالی
عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو خیر کی اور سرور

رونق وخوشی سی یعنی اسکی ... خوشی کی چیزونکی قسم حور قصور وغیرہ ہی بسبب ہیگا جسقدر چاہیگا ...

مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہدشکن ہو تو ہی تو اپنی عہد مین کیا نہین تو نی عہد وپیمان لیے نہ انگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہو عرض اوسکی کی کر کیا نہین تہی تو نی الخ جواب یہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تو نی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مین نی تیری کرم اور عفو اور رحمت مین اور اس آیۃ مین لا تیأسو من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مین نی تیری کرم اور وسعت رحمت مین مانگا مین نی تجہسی یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس قول سی جیسی کہ فرمایا ہے پس ہمیشہ ہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اوس سی یعنی بسبب کلام ودعا اوسکی کے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرماویگا خداتعالیٰ کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچی گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر جنس سی جو کچہ چاہی تو پیش آویگا پروردگار اوسکا اس حال مین کہ یاد دلاویگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہوچکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ تیری لیے ہی یہ یعنی جو کچہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی یعنی ازراہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ تیری لیے ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اس سبب سے رفع ہو جاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اٰخر من یدخل الجنۃ رجل فھو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا جاوزھا التفت الیھا فقال تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاٰخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا فیقول اللہ یا ابن اٰدم لعلی ان اعطیتکھا سألتنی غیرھا فیقول لا یا رب ویعاھدہ ان لا یسألہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ ھی احسن من الاولی فیقول ای رب ادننی من ھذہ الشجرۃ لاشرب من مائھا واستظل بظلھا لا اسألک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسألنی غیرھا فیقول لعلی ان ادنیتک منھا تسألنی غیرھا فیعاھدہ ان لا یسألہ غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فیستظل بظلھا ویشرب من مائھا ثم ترفع لہ شجرۃ عند باب الجنۃ ھی احسن من الاولیین فیقول رب ادننی من ھذہ فلاستظل بظلھا واشرب من مائھا لا اسألک غیرھا فیقول یا ابن اٰدم الم تعاھدنی ان لا تسألنی غیرھا قال بلٰی یا رب ھذہ لا اسألک غیرھا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منھا فاذا ادناہ منھا سمع اصوات اھل الجنۃ فیقول ای رب ادخلنیھا

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور منہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین یعنی متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکہیگا ف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خداتعالیٰ نی وہ چیز کہ نہین دی ہی کسی کو اگلی پچہلون مین سی ف ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا دیگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکہنی کا کسی کو ہم تنہا اپنا آگ سی نکلنی ہین اور نہین جانیگا کہ نیک چین مین ہین جنت مین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص

اى پروردگار میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا
اللہ تعالی اى بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہ آرزو تیری مانگی تو مجھسی اور کچہ پس کہیگا وہ شخص نہ اى پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص
پروردگار سی کہ سوال نہین کرونگا سواى اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوسکیگا
اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ چاہیگا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا اى پروردگار میری نزدیک کیجیی
مجھکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹھون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی اى بیٹی
آدم کی کیا عہد کیا تہا تونی مجھسی یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر مین نزدیک کر دون تجکو اوس سی سوال
کری تو مجھسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین
صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی پس بیٹھیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک
درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ اى رب میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تا کہ بیٹھون
مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سی نہین مانگنی کا مین تجھسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی اى ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تونی مجھسی کہ
نہ مانگیگا مجھسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان اى رب میری نہین سوال کرونگا مین تجھسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز
کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی **ف** حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکہائین گی بہتر پہلی سی اور وہ طلب کریگا
قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بی صبری اوسکی دیکہیگا معذور رکہیگا اوسکو نزدیک
درخت تک ت پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آواز بہشتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یاردن سی کلام کرتی ہونگی پس کہیگا اى
رب میری داخل کر مجھکو بہشت مین **فیقول** یا ابن آدم ما یصریني منك ایرضیك ان یعطیك الدنیا ومثلها معها قال اى
رب اتستهزئ مني وانت رب العلمین فضحك ابن مسعود فقال الا تسالوني مم اضحك فقالوا مما تضحك فقال هكذا
ضحك رسول الله صلى الله علیه وسلم فقالوا مم تضحك یا رسول الله قال من ضحك رب العلمین حین قال اتستهزئ
مني وانت رب العلمین فیقول اني لا استهزئ منك ولكني على ما اشاء قدیر رواه مسلم وفي روایة له عن ابي
سعید نحوه الا انه لم یذكر فیقول یا ابن آدم ما یصریني منك الى اخر الحدیث وزاد فیه ویذكره الله سل كذا و
كذا حتى اذا انقطعت به الاماني قال الله تعالى هو لك وعشرة امثاله قال ثم یدخل بیته فتدخل
علیه زوجتاه من الحور العین فتقولان الحمد لله الذي احیاك لنا واحیانا لك قال فیقول ما
اعطي احد مثل ما اعطیت پس فرماویگا اللہ تعالی اى بیٹی آدم کی کونسی چیز سیہا چہڑاوی میرا تجھسی یعنی
تیری سوال وخواہش سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہ کہ دون مین تجکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی
کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ اى پروردگار کیا ٹہٹھا کرتا ہی تو مجھسی یعنی کیا کیا ہی تونی مجکو محل ٹہٹھی کا حالانکہ تو رب العالمین ہی
پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجھسی کہ کس سبب سی ہنسا مین پس پوچہا لوگون نی کہ کس سبب سی ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نی
کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنی پروردگار عالمین کی

اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالی کی ہنسی سی کمال رضی ہوتا ہے نہ ہنسی سی ہی
اور ہنسنا آنحضرت کا از راہ تعجب اور سرور کی تھا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب ہنسنے
آنحضرت صلعم کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹھٹھا کرتا ہون تجھسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اس عطا کی نہین ہی ولیکن
مین دیتا ہون تجھکو اسلیے کہ مین اوس چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی مانند اسکی ہی مگر
تحقیق ابو سعید نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصریني منك آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا
اور سکھاویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ کہ آرزو کی
تو نی وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نی پھر داخل ہوگا وہ اپنی گھر مین کہ بہشت مین ہی پھر آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی ف ع حور جمع حورا کی ہی یعنی عورت سفید رنگ کی اور عین جمع عینا کی یعنی کلان چشم کی ت پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے
کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیری یعنی اس گھر مین کہ نہین ہی موت اس مین فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سی
کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ليصيبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون رواه البخاري
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانون کی گروہون کو علامت اور اثر آگ دوزخ سی کہ متغیر
کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیی تھی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کی گناہونکی سزا مین پھر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نی ف ح سبب داخل ہونی اونکی دوزخ مین اول بار ارادہ یہ
اونکی تحقیر و تنقیص کی لیی نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہینگی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال و مسرور ہون **وعن**
عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين رواه البخاري
وفي رواية يخرج قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہووینگی بہشت مین اور نام رکھی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نی
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکھا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة
دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملاى فيقول يا رب وجدتها
ملاى فيقول اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها فيقول اتسخر مني او تضحك مني وانت الملك فلقد
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلة متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیون کا از روی نکلنی کی اوس سے
اور آخر بہشتیونکا از روی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گھٹنیون چلکر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو
بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی بایں صورت دکھاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی
لوگون سی اور اوسمین جگہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مین نی بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیی اوسمین

جگہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دو چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار کیا
کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کو کہ ہنسی
اس بات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی اور تہا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیون کا ہوگا مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
ظاہر یہ ہی کہ یہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ واخر اہل النار خروجا منہا رجل یؤتی بہ یوم القیمۃ فیقال اعرضوا
علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال عملت یوم کذا وکذا کذا وکذا وعملت یوم کذا وکذا
کذا وکذا فیقول نعم لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ فیقال لہ فان لک مکان
کل سیئۃ حسنۃ فیقول رب قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا ولقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق مین البتہ
جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیون کا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا
یعنی فرشتون کو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تونی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مین نی فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہون سے
کہ مبادا عرض کیی جاوین گی اوسپر یعنی ایسی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی ف ظاہر
یہہ کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سی ت پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میری کیی ہین مین نی بہت سی چیزین
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کو کہ ہنسی
یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار اربعۃ
فیعرضون علی اللہ ثم یؤمر بہم الی النار فیلتفت احدھم فیقول ای رب لقد کنت ارجو اذا اخرجتنی منہا ان لا
تعیدنی فیہا قال فینجیہ اللہ منہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی
آگ سی چار آدمی یعنی یہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکلین گی دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جاویگا اونکی پہر بہیجنی کا طرف دوزخ کی پس
پہر کر دیکہیگا ایک اوتین سی پس کہیگا اے پروردگار میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین پہونچیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین ف ح یہ نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت کی تہی
اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ ہی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگے
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم
کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ھذبوا ونقوا اذن فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدھم اھدی بمنزلہ فی
الجنۃ منہ بمنزلہ کان لہ فی الدنیا رواہ البخاری اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگے

مسلمان آگ دوزخ سے پس روکی جاوینگی اور پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہے پہ لا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سے حقوق
کرتے درمیان اونکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا
ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ در لانا مومنون کا دوزخ مین اونکی پاک صاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک وصاف کر کی بہشت مین کہ مکان اونکی خلود
ہے دیلا وینگی نہ بطریق غضب عداوت کی جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہون کا کرتی ہین محققون نی کہا ہے کہ بعضی گناہ
ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین
کہ سواے آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہونی کی جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گہلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا تین قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتھ مین ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ح یہ اشارہ ہے طرف قوت نور ہدایت دل اوس
ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونیکی گناہون سے اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی راہ
پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہے راہ پاوینگی ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل النار احد الا
اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل
ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہ بیٹہنی اوسکی کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکہانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا
کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہ بیٹہنی اوسکی کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا
جگہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکہانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صار اہل الجنۃ الی الجنۃ واہل النار الی النار جیء بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد
یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت فیزداد اہل الجنۃ فرحا الی فرحہم ویزداد اہل النار حزنا الی حزنہم متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت
اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا
پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو
طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

الفصل الثانی

[illegible]

عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی
من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظما بعدہا ابدا اول الناس ورودا فقراء المہاجرین الشعث
رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لہم السدد رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
روایت ہے ثوبان سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک
ہے عدن بفتح عین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کی شہرون مین سے قریب دریای ہند کی اور عمان ساتہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا
زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام مین اور عمان موضع ہے اوسکا اور حاصل یہ ہے کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبا مین اتنی ہے کہ جتنی
مسافت ان دونون جگہون مین ہے دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہے مابین ایلہ و صنعا کی اور کسی مین [illegible] آئی ہین

وغیر ذالک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول وعرض کی ہی نہ تعین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ت پانی
اوسکا دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سی ایکبار پیاسا نہین ہوویگا
بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترین گی اوسپر پانی پینی کی لیی فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب بلاہای ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسی کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرة اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة
اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کی اپنی وطن اصلی سی گوئی مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال و جاہ کے
او مشغول ہوئی علم وعمل مین رضای مولی کی لیی ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی
عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اونہین کھولی جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کھڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین
تو نہ کھولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زید بن ارقم قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل
کم کنتم یومئذ قال سبعمائة او ثمان مائة رواہ ابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت صلعم نی یعنی اصحاب حاضرین سی کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو مین سی نسبت اون لوگون کے
کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تھی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ تھی ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داود نی ف ع
مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ نسی ہون سلیی کہ ظاہر یہ ہی کہ وارد تمام امت
ہوگی مگر مخصوص ہو ساتھ بعضون کی اونمین سی واللہ اعلم **وعن** سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا
وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردة وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردة رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوویگی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق
انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سی بہت زیادہ ہی از روی امت کی کہ وارد ہوونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ ہوونگا مین اکثر
اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن ہی شک تردد
کو ہی بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یشفع لی یوم القیمة فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک
علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث
المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست
کی مین نی آپ سی یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سی نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ مین کرنیوالا ہون
شفاعت کہا مین نی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈھونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈہنا مجھکو اول ڈھونڈہنی تیری بیچ پل صراط پر کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو
پل صراط پر تو کہان ڈھونڈہون آپکو فرمایا پس اگر وہان نہ پاوی تو تو ڈھونڈہنا مجھکو نزدیک میزان کی کہا مین نی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک

پیشوان کی تم کہان ڈھونڈہتی ہون آپکو فرمایا پہلی ڈھونڈہنا مجھکو نزدیک حوض کی اسکی تحقیق مین نہین چھوڑونگا ان تین جگہونکو ف ع یعنی کبھی یہان ہون اور کبھی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کار پردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہ رض کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ رض نی آنحضرت صلعم سی پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سی کوئی کسی کو یاد نہین کرنی کا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرین گی حضرت صلعم کسی کو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہون گی حضرت صلعم کی امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرین گی اور طیبی نی یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رض کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تھین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تھی کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور مدد شفاعت حضرت صلعم کی بہی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وعن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قيل له ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه فيئط كما يئط الرحل الجديد من تضايقه وهو كسعة ما بين السماء والارض ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون والاخرون رواه الدارمي اور روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نی یہ دن کہ پہونچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑیکا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی ہی **ف** ع اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین بنسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور تعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ ہی کہ اوسپر بیٹھی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم ہی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علوم ومعارف کا کری **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخص کا کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاونگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی **ف** ع سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹہین گی ظاہر مین یہ منافات رکہتا ہی حضرت صلعم کی قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹہین اور باوجود اسکی انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم کی ساتہ بہی لباس

دیوی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کر رشک لیجاوینگی مجہپر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا
وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول قیامت
کو ہونگا آج مین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہ قول اپنی کی تم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب
یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی آپ مین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعار المؤمنین یوم القیمۃ علی الصراط رب سلم سلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مؤمنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہ
کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار نیین کی زبر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون
کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور سراست بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مؤمنین کاملین کا ہوگا کہ
وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی آور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عبد اللہ سی بطریق
مرفوع کی کہ شعار مؤمنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہؓ
سی کہ شعار مؤمنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی رواہ الترمذی
وابو داود ورواہ ابن ماجۃ عن جابر اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی
گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع ح یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر کی خاص ہی امت کی لیی نہ اور امتون کی لیی اور کہا طیبی
نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور
اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین متعدد
آئی ہین ایسی کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ
اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سی اور
دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری ہی شفاعت
اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہوانگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہی گا اور چوتہی اونکی حق مین
کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی
مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ آور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت
کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وعن** عوف بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت
الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو بیچ اسکی کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کی

میں نے شفاعت کرنی یعنی واسطے امت اجابت کی تا سب مومنوں کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نہ نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے اونکی
لیے کہ مرے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنوں کی لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت میں بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت میں سے زیادہ بنی تمیم سے ف ع کہ ایک قبیلہ ہے
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت میں جائیں گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے ایسے لوگ ہونگے میری امت میں اور سب شفاعت
کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتوں سے بہشت میں جاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ شخص حضرت عثمان رضہ ہونگے اور بعضوں نے کہا اویس قرنی اور
بعضوں نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضے افراد امت سے جنس علماء اور شہداء اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتوں کی اور بعض اونمیں سے وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی ش ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹوں کو کہتے ہیں ت اور بعضا اونمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
ف ح عصبہ بپیش عین اور جزم صاد کی دس سے چالیس تک ت اور بعضا اونمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہوگی
اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَنِيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا
بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ
يُّدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلا حساب یعنی بے حساب کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر نے زیادہ کیجیے
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالے سے اور چاہیے اوس سے کہ زیادتی کرے ہمیں یا زیادتی کیجیے خبر دینے میں اوس چیز سے کہ وعدہ کیا ہے تمسے تمہارے پروردگار نے
ف ح اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپیں ت فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسیطرح پس واسطے
بیان کذا کے لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو ف ع یعنی جیسے کہ وقت دینے کی کرتے ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ
حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ تمثیل لپ بنانے کی اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی
ہے تو دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے میں والا وہاں نہ ہتھیلی ہے اور نہ لپ ت پھر کہا
ابو بکر رضہ نے کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھوں سے پس کہا عمر رضہ نے کہ چھوڑو ہمکو اے ابو بکر رضہ یعنی تا
عمل کریں اور نہ خوف عذاب کی جد وجہد کریں اوسمیں اور باعتماد کرم الہی کی عمل سے باز رہیں پس کہا ابو بکر رضہ نے نہیں ضرر تمپر اے عمر کہ داخل کرے
اللہ ہم سبکو بہشت میں پس کہا عمر رضہ نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت میں ایکبار کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر رضی نی ف ح کہا ہی علما نی کہ جو کچہ ابو بکر رضی نی کہا قبیلہ محتاجگی اور سکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رضی کا قبیلہ رضا اور تسلیم سی اور آنحضرت صلعم نی جو اول جواب ندیا ابو بکر رضی کو سا تہہ اوس چیز کی کہ عمر رضی نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر رضی کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہ مین اور کلام عمر رضی کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی پس مآل دونون کا ایک ہی ہوگا فافہم ت نقل کی بغوی نی شرح السنۃ مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءً فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی صف باندہ کر کہڑی کیی جاوین گی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علماء اخیار اور صلحاء ابرار کی بہیئت مسکین و سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذری گا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہی گا ایک شخص دوزخیون مین سی اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نی تجکو ایکبار پانی اور کہی گا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف ع یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرین گی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت سی بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نی کہ ہمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصاً صلحا سی اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی ابن ماجہ نی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیَدْخُلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سی کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہین گی کہ کیا ہمنی یہ یعنی چلانا تاکہ رحم کری تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجہسی فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پر جواب یہ کہ قیاسا حمل کرنیکی سبب سی ہی سبب پر اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ چونکہ تصور کیا تہا اونہون نی دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنی مین حکم کیی جاوینگی دہان اوسکا کہ فرمان برداری کرین ہمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر ت پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضای مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت ف ح جیسے حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نا ... تا الم اوسکا اوسکو نہ پہونچی ت اور کہڑا رہی گا دوسرا پس نہین ڈالی گا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت ...

پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نی منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسی کہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری
تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی تو نی
ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سی مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطار اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دایرہ اطاعت و
فرمان برداری سی باہر نکلتی **ت** پس داخل کیے جاوینگی وہ دونون شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح
ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب گذرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر
حاضر ہونگی اور گذرینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس
اول اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی
پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جربا و اذرح
قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء
من وردہ فشرب منہ لم یظما بعدہا ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح
کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی **ف** ع کہا صاحب
قاموس نی کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ
اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دار قطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا و اذرح **ت** اور ایک روایت
مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا
پانی اوسمین سی پیاسا نہین ہوتی کا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حذیفۃ وابی ہریرۃ قالا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون ادم
فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک
اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء
اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ
اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم
فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق
قال الم تروا الی البرق کیف یمر ویرجع فی طرفۃ عین ثم کمر الریح ثم کمر الطیر وشد الرحال تجری
بہم اعمالہم ونبیکم قائم علی الصراط یقول رب سلم سلم حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیء الرجل

فلا يستطيع السير الا زحفا قال وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مامورة تاخذ من امرت به فمخدوش ناج ومكدوس في النار والذي نفس ابي هريرة بيده ان قعر جهنم لسبعين خريفا رواه مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت ت پس آوین گی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہمراہ سی آدمؑ کی پاس پس کہین گی ای باپ ہمارے کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہین گی آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیا ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نی پس کہین گی ابراہیمؑ کہ نہین مین لائق اس کام کی نہین تہا مین خلیل مگر پیچہی اسکی پیچہی اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسیؑ کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسیؑ کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر سیلیی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسیؑ کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوین گی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہین مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسیؑ کی کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہین گی عیسیؑ کہ نہین مین لائق اس کار کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور سیلیی نہ کہا کہ آوین گی میری پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا سبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا ت پس کہڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہین طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت دینی کی سختی موقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بن کر آوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہین اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرین گی جماعت کہ اول انکی ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابو ہریرہؓ نی کہ کہا مین نی آنحضرتؐ سی کہ فدا ہو جیو تمپر ماں باپ میری کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہ جہپکتی مین ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سی انبیا ہین اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد انسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کی ہون ت پہر گذرین گی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرین گی مانند گذرنی پرندون کی اور دوڑنی مردون کی یا پیادون کی جاری کرے گی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہون گی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سلم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہون گی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرتؐ نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہون گی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑین گی اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتہ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوین گی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتہہ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابو ہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَۃِ کَاَنَّھُمُ الثَّعَارِیْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِیْرُ قَالَ اِنَّہٗ الضَّغَابِیْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آر سیے ہین ف تشبیہ دی گئی آر بی کی ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہو جائینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوینگی جھٹ پٹ تازہ توانا ہو جائینگی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّھَدَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عثمان رضی بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پھر علمار یعنی علمار باعمل پھر شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علمار کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہوں پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیے مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہونکی ہو یا رفعت درجات کی لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی ت نقل کی یہ ابن ماجہ نی

بَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِھَا

باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی ف ح جنت اصل لغت مین معنی ڈہانکنی کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ بہشت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مین نی اپنی نیک بندونکی لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھہ نی اوسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دلپر ف ح اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سی اچھی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش ت پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی اس آیہ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب ٹھنڈک آنکھہ اور آرام اونکی کی ہی ف ح یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھ زبر قاف کی معنی قرار اور ثبات کی اور آنکھہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پھرتی ایسی ہی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھ پیش قاف کی معنی سرد اور خنکی اور سردی آنکھہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکھنی دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ او سمین بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقرا مین گذرا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح یعنی کہ جنت اور نعمتیں اوسکی باقی ہین اور دنیا اور سارا اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بسبب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اور مال مین اوتخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچہ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادتمین راہ خدا ہی اور جب کہ ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور ضمیر بینہما کی آسمان زمین کیطرف یا جنت اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحا ت اور البتہ بہردی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نہ کری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ بقدر کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین وہی معنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چکلائی اوسکی یعنی بس طول اوسکا بقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی لنبان اوسکی ف ع یعنی اور یہی قیاس ہی عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سی ت سات کوس کی اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہون گی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکہین گی یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونون مین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والونپر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد بیویان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سی ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچہ کہ اونمین ہی ف ح ظاہر اس حدیث

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونی کی اور حدیث این جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونی کی ہی اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری
صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورۃ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہ موید ہی اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین و
جنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سی یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت سی کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری
چاندی سی اور کبھی ہونگی کاملین کی لیی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین چاندی کی داہین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی نہ بسبب مقصود ہونی
سونی کی اور یہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی ہی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور ہو یہ ہی سکو کہ دروازی جنت کی اور طبقی اسکی آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ **ت** اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار
اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین **ف** ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین
طبعی کہ درمیان بندی اور درمیان رویت رب کی مانع ہین اوٹھ جاوینگی مگر پردی جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بھی
ازراہ مہربانی وتفضل رب کی اوٹھ جاوینگی **ت** اور اوسکو عیانا دیکھینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض
والفردوس اعلاہا درجۃ منہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا یکون العرش فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ
الفردوس رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجون کی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان وزمین کی **ف**
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سی کثرت ہو جیسی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ رض سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچینگی اوسکو مگر متفکرت **ت** اور فردوس **ف** ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس **ت** سب جنتون سی بلند تر ہی
از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورت اور معنی جنت فردوس سی روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی **ت** اور اوپر فردوس کی عرش ہی **ف** ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور ایسی ہی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی **ت** پس جب مانگو تم اللہ سی بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سی بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ
ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہین پائی مین نی یہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین **ف** ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل
کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا توجیہ ہی
اور بعضی شارحین نی لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب کان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین

موجود ہی بیچ ان فضل جیساوی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثوا فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف** یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات ودن کی **ت** پس چلی گی ہوا شمال کی **ف ح** شمال بشین سی اور زبر بھی آئی ہی ہوا کہ دائین ہاتہہ کیطرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی **ت** پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہون گی حسن وجمال مین یا زیادہ کرین گی حسن وجمال کو پس پہر پہرین گی یعنی بازار سی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہین گی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن جمال کو پس کہین گی بہشتی گہر والون سی اور تمنی بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن جمال کو **ف ع** اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بھی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی جمال اونکی کی تغیر حال تمام اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تاری سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کینہ آپسمین ہر شخص کی لیئی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی **ف ح** حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہون گی اس جنس سی کہ حور العین ہونگی ساتہ اون صفات کی کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا عورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرین گی بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ پیخانہ پہرین گی اور نہ تہوکین گی اور نہ ریٹہہ چنکین گی باسن اونکی سونی اور چاندی کی ہون گی اور کنگہیان اونکی سونی کی ہین اور اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف ع** یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سے
روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سے لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سے آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہے میم کی زیر سے اور بمعنی آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوے اوسمین
آگ کہ جلانی کی لیے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سے بہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور اوسکی پیش سے اور پیش لام اور تشدید واو سے اگر کہ دہونی دیجاتی ہے
اوس سے **ت** اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب متفق خلق اور متفق
اور اختلاط کرنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی دراز
قد مین لفظ خلق پیش خ سے اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان
سیرت کی اور خلق زبر خ سے بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن و خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس ۳۳
یا تینتیس تینتیس ۳۳ برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونون صحیح ہین

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح کرشح المسک یلھمون التسبیح والتحمید کما تلھمون النفس رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوین گی بہشت مین اور پیوین گی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب
کرین گی اور نہ پائخانہ پہرین گی اور نہ ناک چہنکین گی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرین گی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا
فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ **ف** ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی
یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق **ت** الہام کیے جائین گی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی
سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلی گا جیسے کہ باہر نکلتا ہی تمسی دم **ف** ع کہ بی تکلف
آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائین گی تسبیح و تہلیل سے جیسے کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سے اور نہین باز رہین گی
اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سے جیسے کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سے مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلنی کا اونسے دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر
اللہ تعالی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یدخل الجنۃ ینعم ولا یباس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت
مین چین مین رہی گا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہون گی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات
ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تھرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا رواہ مسلم اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی سے کہا دونون نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم
پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہے ہو کبہی اور تحقیق
تمہاری لیے ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنة یتراءون اھل الغرف من فوقھم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیرھم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھین گی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیساکہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین **ف** ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کی لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا **ف** ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علمار نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی ہی اور اوسط مقتصدین کی ہی اور اسفل مختلطین کی ہی **ت** عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچین گی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سچ قبول کرنی اوس چیز کی کہ حکم کیی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفة بما صبروا الخ **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنة اقوام افئدتھم مثل افئدة الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین **ف** ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکی کا تو رزق دی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاھل الجنة یا اھل الجنة فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماوی گا بہشتیونکو اور پکاری گا کہ ای بہشتیون پس کہین گی اور جواب دین گی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماوی گا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہین گی اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہماری حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہین گی ای پروردگار ہماری کون سی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی **ف** ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا

تمام تیئن اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بہی اترا اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا اونسی کہ آیا راضی ہو تمسی حسب رضا اونکی اونکی ہشا
حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اور سپر مرتب کی ح اسلوم ہوکہ سبیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال مین نگاہ کر
اگر اپنی تیئن راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانین ہم
کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہی اصحاب ان بشارت دی کہ رضا اوسکی
اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسین ہی جیسی کہ فرمایا ورضوان
من اللہ اکبر چاہئیے ہمیشہ اور ہمیشہ اللہم ارض عنا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ
هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوسقدر ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ
اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہی گا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہی گا یعنی بہت کچہ چاہی گا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی
تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزوئین تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری
لیی ہی جو کچہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور چشموں سی ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا اختلاف
لیکن تعیین سیحان و جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضوں نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما
نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ
جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضوں نی کہا کہ
سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہ ہونی ان چار نہروں کی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکی
نسبت اور پانیوں کی اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہروں مین سی ہین اور بعضوں نی کہا کہ چاروں نہرین کہ
اصول جنت کی نہروں کی ہین اور اونکو ساتہ نام ان چار نہروں کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہروں کی ہین
نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کی ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان
نہروں مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سی اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی
کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حق تعالی نی انکو پہاڑ ونکو سونپا ہی اور وہان سی زمین پر جاری کیا
کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ
جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ
مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر ڈالا جاے

کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی
اور فرمائی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہماری لیی کہ درمیان دو بازوون دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار چالیس برس کی ہی البتہ
آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدحام کی نقل کی یہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال
قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناؤھا قال لبنۃ من ذہب ولبنۃ من فضۃ وملاطہا
المسک الاذفر وحصباؤھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتہا الزعفران من یدخلہا ینعم ولا یبأس ویخلد و
لا یموت ولا یبلی ثیابہم ولا یفنی شبابہم رواہ احمد والترمذی والدارمی
روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی **ف** ح ع اختلاف ہی عقلا کو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سی پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سی زمین ساتہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اوسکی
ساتہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی
نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس گہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سی ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان
پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سی زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی ہلتی تہی زمین پہاڑون سی ٹہر گئی اور
بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ سلیم کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یا
بسبب زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہمنی آنحضرت صلعم سی کہ بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر
کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا
اور رنج اور مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب رواہ الترمذی اور
روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہی **ف** ع اور ٹہنیان
اوسکی مختلف ہین کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسی طرح
طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ
مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین **ف** ح ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سی مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نی ہم درجات عند اللہ
یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سی جیسی کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین جیسی کہ
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین
اجتمعوا فی احدہن لوسعتہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوون ایک درجی مین اون درجون مین سی تو البتہ کفایت کری اونکو نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعة فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسی کہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کے
پانسو برس کی راہ ف ع یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما
بین السماء والارض اور بعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فائق و فاضل کی حسن و جمال مین دنیا کی عورتون سی
لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات احسن ہونگی حورون سی بسبب نماز و روزہ کی ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ
عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ
انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اوپر
مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اونمین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سے
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سی ف ع اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر
بی بیان اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اونمین اور اسمین یہ ہی دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سی معلوم ہوگا
اور باقی ایسی نہین ہونی کی پس یہ منافی نہین ہی اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حورین غیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہی کہ ہر ایک کے
لیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيُطِيقُ
ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی عورتون سی مثلاً دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھی گا مرد جماع کرنی کی اتنی
عورتون سی فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا
لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ
الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی
ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمان و زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون
مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسی کہ مٹا دیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نی

اور کہا یہ حدیث غریب ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ جرد مرد کحل
لا یفنی شبابہم ولا تبلی ثیابہم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی انکی ڈاڑھی ہی نہین اور کحل کاف کی زبر سی اور بروزن فعلی کی بمعنی فعیل کی یعنی کحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اہل الجنۃ الجنۃ
جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی ف ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین سلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی اسی وقت مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ دنیا مین شک راوی کی لیے ہی ت نقل کی یہ ترمذی نی وعن اسماء بنت ابی بکر
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ سدرۃ المنتہی قال یسیر الراکب فی
ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ او یستظل بظلہا مائۃ راکب شک الراوی فیہا فراش
الذہب کان ثمرہا القلال رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رض سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن سو مین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اوس درخت پر ٹڈی ہین سونی کی ف ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین باز واونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسکی ڈھانکتی ہین اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور یہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈھانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین
ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام سلیے ہوا کہ انتہاء بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وعن
انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذلک نہر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقہا کاعناق الجزر قال عمر ان
ہذہ لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتہا انعم منہا رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ع لفظ نہر

...اور جرجرم سی بہی آیا ہی یعنی سرپانی کی کہ دونون طرف اوسکی دو حوض ہین ایک ...
بہنی والی نی ت یعنی بہشت مین ف بسبب بہنی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا یہ کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اوسکا
دودہ سی اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی
ف ع لفظ جزر بپیش جیم اور زی سی جمع جزور کی ساتہ زبر جیم کی بمعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی
لیے تا کہ کہا وین اونسی اوس نہر والی ت کہا عمر رضی نی کہ تحقیق وہ پرندی تنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللّٰهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ
فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فُعِلَتْ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ
لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پہر
نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہی تو
مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتہ صیغہ خطاب کی پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو یعنی
مطلب یاب ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتہ ت تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور فرس
مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ
آیا بہشت مین اونٹ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب
دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ بس فرماویگا اللہ تعالی الطرتو تکلیہ
کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہ تیری نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْ سَوْرَةَ
الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ أَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اونہی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو
کیا بہشت مین گہوڑی ہون گی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو
ہون گی پہر سوار کیا جاویگا تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور
ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نی محمد
ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی انمین صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث
والنشور مین ف ح ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی بہ نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہووگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امید وہی
آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہوئی بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتہ زیادہ کی اوس سی کہ امید کرتی تہی اور یہ زیادتی فضل
کرم سی کا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بہی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتہ چالیس
صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيْ
الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ
مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ
بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی بمقدار
مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور ظاہر یہ ہی کہ
ایسی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہو اوسکی کہ اوپر گذرا کہ مابین دونون بازوون کی دروازون جنت سی مسیرہ چالیس
برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہ قلیل کی پہر اعلام کیی گئی ساتہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون
کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی
البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہیچی جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پہ باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکے
ہل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ
حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچہا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال
اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو **ف** ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پہ جب کہی کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی
اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث
ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ مخلد سہو ہی صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی ایسی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال
کی کتابون مین **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ
اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علی ع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا
اور خواہش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتہ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہی **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالے سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہے یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اونکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کی لیی ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا ف ع یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکہی جاوین گی اونکی لیی منبر نور کی کہ اونپر بیٹہین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی یعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مین نی یہ ضعیف ساتہ دنائت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹہی گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ع یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اونپر بیٹہین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجانی کی یہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹہنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہہ اور نشست گاہ کی ف ح اسلیی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم او حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی پروردگار کو او سدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکہین گی کیا شک و شبہہ رکہتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین شب مین

کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہی گا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ احد اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اونمین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا ہی تو اوس دن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا ف ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیی ہون گی ت پس یاد دلائیگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجہسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مین نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال ومقام مین ہون گی ڈہانکی گا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہو واور آو طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مین نی تمہاری لیی بزرگی سی لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین ہر آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی آپس مین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوپر اپنی قسم لباس سی ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تردع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوسپر کہ کمتر اوس سی قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہی گا اپنی پر قسم لباس اعلی سی ت پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملاتہا یہانتک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب وموافق تر ہین ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ فرمایا اور یہ بطور لباس بہت کا اس سبب سی ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووی بہشت مین ف ح شاید سبب ...
کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب بہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہونا فہم ت پہر
پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرین گی ہم سی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوش آئے تم
اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہہ پر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوس سبب
کہین گی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور
لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پہری ہم ف ح ایسی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہ کہ تمام حسن وجمال پرتوا
اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ
زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ
مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُّرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ
اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ
فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی
الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسّی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور بہتر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاوی گا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ انکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین ایسی
ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی
یعنی جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوین گے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہون گی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی ف ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور تباید
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین ت اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ
درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند
اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ
بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہی گا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نقل ہے

وعن علی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی سے
اور روایت ہی علی ع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونی کی اور ہم ہین چین کرنیوالی پس نہین دکھنی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونی کی خوشی اور خشکی ہو واسطی کسی کے لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی **وعن حکیم بن معاویۃ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد از درآنی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونمین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی سعید عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امرأۃ فتضرب علی منکبیہ فینظر وجہہ فی خدہا اصفی من المرأۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیہا تضیئ ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالہا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیہا سبعون ثوبا فینفذہا بصرہ حتی یری مخ ساقہا من وراء ذلک وان علیہا من التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیئ ما بین المشرق والمغرب رواہ احمد
اور روایت ہی ابو سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگاویگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی

کی ہی کی ہی اور زیادہ انکو بہی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال مین محسنین کی لیی اور زیادہ نذکو نفضل فضل ہی **ترجمہ** اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگی اوس عورت پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پس پہینی گی اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھی گا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچہی سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہوتی کی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کہ ادنی موتی اون تاجون مین سی روشن کردیگا ما بین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نی **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِیمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُولُ اللهُ تَعَالٰی دُونَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سی کہیتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجہکو حکم ہو بہشت مین کہیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہووی گا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بوئی گا پس جلدی سی پلک مارتی مین ہو جائیگی روئیدگی اوسکی اور برابر ہوجانا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہووی گی کہیتی ہی پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی ای فرزند آدم کی لی لی جو کچہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجہکو کوئی چیز **ف** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوس سی ہرگز نہین نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی **ترجمہ** پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاوگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیی کہ وہ ہین کہیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کہیتی والی بلکہ اکثر اکتفا کرتی ہین تیسیر رزق پر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اوسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بہی نہین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْیَةِ اللهِ تَعَالٰی

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **ف** جان کہ رویت حق تعالی کی جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچہ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مدخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوی تو یہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکہدی اور

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کرتی ہین علما اوپر واقع ہونی
رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب او رسنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر متعدد ہین اور وہ دلائل سلف ائمہ
مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث او ردلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور
مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین کہ واقع ہوی اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکہنا
حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق
رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی آنکہون
سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت آنکہ
بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت
اوسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بی آنکہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر
وہ نہ دکہاوی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر اب بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نہ کری
تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری
عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہ تخصیص رویت کی ساتہ مومنون
کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر
اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو
دیدار نہوگا اسلیی کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت
مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضہ اور خدیجہ کبری رض
اور عائشہ صدیقہ رضہ اور مانند انکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود نہایت اور اکملیت اونکی کی
بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی
ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالیٰ کی لیی مثال ہے
نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مین نی رب العزت کو خواب مین بس پوچہا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ
تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معنی سمجہکر پڑہی یا بدون اوسکی

اَلفَصلُ الاَوَّلُ

فصل پہلی عَن جَرِیرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُم سَتَرَونَ رَبَّکُم عِیَانًا وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوسًا عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا
الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہوگی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سی اور ایک
روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین
رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو **ف** ح یہ تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی
یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند تمہاری
مقابل مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دی جاوگی تم
بیچ دیکہنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہ پیش ت کی او تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر ت کی اور تشدید میم کی دونون طرح
روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جاوگی بیچ دیکہنی اوس ذات پاک کے
اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی بمعنی آپسمین ملنی اور
اژدہام کرنیکی یعنی اجتماع اور اژدہام نہین کرینگی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کے
چاند مین بخلاف دیکہنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکہتا ہی ترجمہ پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی
کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ح ع یعنی تکیہ
ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر ہاتہہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتہ دیکہنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا
یہین سی بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز ونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت
اونکی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبۂ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی
ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور شاید سبب فان دو وقتون کی اور سبب اسکے
کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی ترجمہ پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور نماز پڑہ در حالیکہ حمد و ثنا
کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **وعن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ
يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ
وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا
شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی صہیب سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرمادیگا اللہ تعالی
چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہینگی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونی منہ ہمارا کیا نہین
داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

پس اوٹھایا جاویگا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا دفع حجب کی لیے ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے
حجاب سی لیکن گروہ محجوب ہیں تحیر محجوب اور لیکن کہ محجوب منظور ہی یا بعض یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سی جو کہ
دلالت کرتاہی اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھین گی طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور حد
وغیرہ سی پس نہ دیئی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سی طرف پروردگار کی ف ع منتہا ہی تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی ترجمہ پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من
ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی
روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے
کہ دیکھیگا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھیگا اور استراحت
کریگا اوپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اور لیکن حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسی کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی لیکن اگر
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کی لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی
اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پہر پڑہی حضرت صلعم نے یہ آیت کتنی
منہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خورم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنے والی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وعن
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ
واللہ اجل واعظم رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک
ہمسی دیکھیگا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت صلعم نے پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اوسے دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور
اللہ تعالی کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہ ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع اسلیی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالے کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور اوسکی نامون مین سی نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکہون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید ی کی نسبت کی لیی ساتھ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتھ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرت صلعم کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کی اسلیی کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بہی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتھ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وعن**

ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ

اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا محمد کی دل نی ساتھ محمد صلعم کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوس نی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس رضہ کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اورون کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے کہ ابن عباس رضہ دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنی سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علمار کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضہ اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا جبرئیل علیہ السلام کا اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہ کہا مین نی ابن عباس رضہ سی اور استدلال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت صہ رب العزت کو کہا ابن عباس رضہ نی بیچ جواب عکرمہ کی عاتی ہی تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکیکا ہی **ف** رح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہ بہی علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہی اور دیکہنا عام تر ہی اس سی **ترجمہ** اور تحقیق دیکہا آنحضرت صہ نی اپنی پروردگار جل و علا کو دو بار **ف** ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دو بار دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہ سے اسلیی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صہ نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دو بار **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيلَ عم لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضہ فَأَيْنَ قَوْلُهُ ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رضہ نی کعب احبار سی عرفات مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رضہ نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل و علا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رضہ نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین **ف** ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہ غصہ اور استبعاد کی جلدی انکر و اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نی تامل و تفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صہ اور موسی صہ کی پس کلام کیا اللہ نی موسی عم سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد صہ نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رضہ کی پاس یعنی بعد دیکہنی مناظرہ ابن عباس رضہ اور کعب رضہ کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مین نی عائشہ رضہ سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رضہ نی مسروق سی کہ تحقیق کلام کیا تو نی ساتھ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہوگئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی جو کچھ
مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سی دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی ماری عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہوگئے
کہا مین نی ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تہا تا کہ سوال وجواب اوسی کرین پہر پڑہی مین نی
یعنی اثبات رویت کی لیے یہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مسروق کی
پڑہنی آیت سی نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سی رویت بصری ہی ایکی
ترجمہ پس کہا عائشہ رضہ نی کہان لیجاتی ہی تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نی آیتون کی معنی سمجہنی مین کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نی سوا اسکی
نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل عم ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد صلعم نی دیکہا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت صلعم نی چہپایا کچہہ اوس چیز
سی کہ حکم کیے گئی ساتھ اظہار اوسکی کی ف ع یعنی احکام وشرائع جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہی سب سی یا بعض سی پس اس سی رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت کی
ساتھ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ
نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارتی مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل عم کو یعنی اونکی صورت اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل عم کو اونکی صورت اصلیہ مین بیچ شکل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کی
ف ح جیسی فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت صلعم نی
جبرئیل عم کو در حالیکہ اونکی لیے چہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری اور مسلم نی ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین نی عائشہ رضہ سی پس اگر نہ دیکہا محمد صلعم نی پروردگار کو تو
کہان ہی اور کیا محمول ہی قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پہر نزدیک آیا پس اوترا یا اور متعلق ہوا ساتھ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ
ضمیر دنیٰ کی پہرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلیٰ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
او ادنیٰ اور ایسی ہی اسکی فرمایا فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ما کذب الفواد ما رایٰ پس یہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ رضہ نی کہ یعنی مرجع ضمیر کا یہان
جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ رضہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل عم کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ رضہ نی ت کہ آتی
تہی جبرئیل عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل عم آئی آنحضرت صلعم
کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اونکی پہلی
کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورت اصلی مین پر وجہ تحقیق کی یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتھ قول کعب کی
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نی دیکہا اللہ تعالیٰ کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکہہ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت سی
اور دوسری بصر سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو آنکہہ سی دو بار واللہ اعلم اور ایسی نفی عائشہ رضہ کی پس احتمال
ہی یہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سی اور ظاہر اول ہی نتدبر وتامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رضہ کی یہ ہی کہ حمل کیجاوی نفی عائشہ رضہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر

رویت دل نی نہ چشم سر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم کبھی ولی اللہ تعالیٰ کا علی الدوام [illegible]
سی کبھی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکہ کی واسطی کبھی غیر اللہ تعالیٰ کی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا
كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى
قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین
جھوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا
ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چھ سو بازو تھی **ف** ع
یعنی یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل ع کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رض نی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی
اور کہا بعضی علما ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا
ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل ع کو بیچ ایک جوڑی
کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول
اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون الیکو
کہ وہ جبرئیل ع ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف** ح **تنبیہ** یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج
مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رض نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رض اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونہین سی جماعت ہی صحابہ کی
موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین
جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو
سر کی آنکھون سی اور کہا کہ اثبات ایسا کا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رض نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث
سی نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا
او من وراء حجاب او بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اسمیں
رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس
باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوای سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور سزا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و
اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکھا
اوسکو پس ابن عمر رض نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نے کہا کہ عائشہ رض ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ
علم نہین رکھتین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بھی ثبوت رویت ہی **وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا**

نَاظِرَةٌ فَقِيلَ قَوْمٌ يَقُولُونَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ [illegible]
يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ
بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچھی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کی منہ
ہون گی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت میں سے
کہتی ہین کہ مراد آیتہ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک رحمۃ اللہ نی جھوٹی ہین وہ لیس کہان ہین وہ
اور کیون دور پڑی سمجھنی معنی قول حق تعالی کی سی کہ بیچ شان کفار او تقبیح حال اونکی کی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار دیکھنی پروردگار کی سی اوس روز
منع کیی جاوین گی ف ع یعنی نہین دیکھنی کی اوسکو اور حجاب شدید عذاب ہی جیسی کہ رویت ہر ثواب سی افضل ہی اور معنی یہ ہین کہ کہان گئی ہی
اونکی عقل کہ پڑی ہین اس سی غفلت اور بعد مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہون گی بلکہ دیکھین گی ت کہا مالک نی کہ لوگ
یعنی مسلمان دیکھین گی طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکھون سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکھتی مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت سو کہ
تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتہ ہونی اونکی کی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سی
اوسدن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ مجبور
و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِىْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ
فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ
اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی جابر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہون گی ناگہان نکلی گا اور بلند
ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اوٹہاوین گی سر اپنی تا دیکھین نور کو پس ناگہان دیکھین گی کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اوپر اونکی اوپر اونکی سی
پس فرماوی گا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی
لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہی گا اللہ تعالی طرف اونکی اور دیکھین گی وہ طرف
اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرین گی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جب تک کہ دیکھین گی طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہو گا اللہ تعالی
اونکی نظرون سی یعنی ساتہ واقع کرنی حجاب کی اوپر اور باقی رہی گا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف ح
یہ پردہ اور پوشیدگی بہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنی بندون پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رہنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک زمانہ چاہیی کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستغرق اور تجلی کی ہون
اور سر بار لذت و ذوق جدید پاوین

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا
مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِىْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ

روایت ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی سے
ف یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور ہیچ
ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا مشہور و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینی میں
پس کیا حاجت تھی ہیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزون میں
سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ
کی سی تاکید کی لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری
آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اورون کی عذاب سی اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اور سب انواع
عذاب کی ت نقل کی یہ بخاری نی اور مسلم نی لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن
آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت مین ہی
فضلت تسعة وستین جزءًا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا تسعة وستین جزءًا کلہا **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن مسعود رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی
نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہون گی کھینچین گے
اوسکو ف ع یعنی یہانتک کہ رکھین گی اوسکو بیچ زمین مین کہ نہین باقی ہی گی جنت کی لیے راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا
یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہی گا اللہ تعالی نگاہ رکھی گا اوسی اور بچالی گا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا
دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبک ترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگے
اوسکی لیے دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش مار یگا اون دونون سی یعنی دونون نوعون سی کہ وہ دونون
پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسی کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین
یعنی بسبب الگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گی عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیون کا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو
پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش مار یگا اونسی دماغ اوسکا ف ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا منع عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ناز والا اہل دنیا کا دوزخیون مین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈلایا جاویگا دوزخ مین جیسی کہ کپڑی کو مٹکی مین رنگ کرنی کی لیی ڈالتی ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکھی تونی بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی رہین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کبھی دیکھی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکھی تونی محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھپر سختی کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مین نی سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیون کی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیا دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تھا مین نی تجھسی اور حکم کیا تھا مین نی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حالانکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو **ف** ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہ ہی کہ جو چیز جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی اوسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پہ جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا ریہان نقض عہد پر ہی پس توڑا تونی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہون گی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک **ف** ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین نقل کی مسلم نی **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی بیچ صورتون مردون کی پھر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہی کہ اسوقت مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہو جاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹا پا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہ پہیلاؤ واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہ مسلم نی **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض اِشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلاۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی **ف** ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی ایسی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی **ف** ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ساتہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی **ف** ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوون مین سی کہ مدینہ سی تین منزل کی راہ ہی پس مثل الربذہ معنی اوسکی یہ ہی مثل بعد ربذہ کی مدینہ سی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتہہ ہوگا **ف** ع لفظ جامع کی یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹہنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ت کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی ہی جگہ بیٹہنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندینگی

اوسکو لوگ یعنی قدموں سے او رجلین گی او سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا و یہوی بہ کذالک فیہ ابدا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنی اور اوترنی مین رہی گا نقل کی یہ ترمذی نی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت صلعم نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹوں مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوس مین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی اوس نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پر پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکلجاویگا اوسکی دونوں قدموں سی اور یہ ہی صہر **ف** صہر ساتہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی بمعنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں مین ہی اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن مین **ت** پہر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تہا **ف** یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچہ کہ پیٹ مین ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی سی کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلعم نی نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کر دیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوا دیگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیجاوینگی ساتہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا مونہوں کو بری پینی کی چیز ہی وہ پانی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً
مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیۃ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی یہ تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ایسا ہی
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثوں نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اس میں تو کچھ اشکال ہی نہیں ہی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسروں نی **ت**
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں **ف** ع یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والوں پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى
حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی
دوزخ میں تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی **ف** ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہیں تفسیر آنحضرت صلعم کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچی گا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ
يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگوں روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونی حقیقی کی یعنی ایسی کہ نہیں ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونی میں
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو روویں گی دوزخ میں یہانتک
کہ آنسو اونکی بہیں گی خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہانتک کہ ہو چکیں گی آنسو پس بہیں گی خون پس زخمی ہو جاویں گی آنکہیں

یا جمع کریں گی خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاویں اونکی آنسو دن مین تو البتہ جاری ہوں نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنی کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینٰت قالوا فادعوا وما دعؤ الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظلمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع رح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کریں گی الم بہوک سی پس فریاد رسی کیی جاوین گی ساتھ کہانی کی ضریع سی **ف** ع ضریع نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سی پہر دوبارہ فریاد کریں گی کہانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریاد رسی کیی جاوین گی ساتھ کہانی گلوگیر کی **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین جا بیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی سہین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتھ پینی کی چیز کی پس فریاد کریں گی واسطی پینی کی ایک چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کی یعنی جب پاس نہ ہون گی گرم پانی ہون گی وہ زنبورون سی اوٹہا کر دیی جاوین گی یعنی ملائکہ کی ہاتہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہون گی پاس گرم پانی کی اونکی مونہون سی بہون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہون گی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکری ٹکری کر ڈالین گی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئین گی دوزخی دعا کرواسی نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہم سی عذاب ایک دن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان آئی تہی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

لگو پیچ بیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دیتی دعا انکا ... اور ... دعا انکا اور نہی کی اور یہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجھا ہی اس سی بعضی علما نی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے
غیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پہر لوع ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہماری مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہون گی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت پس کہین گی ای پروردگار ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زبر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین اور معنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تہی ساتہ خاتمہ بد کی ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بہی جہوٹ ہی کہین گی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسی
یعنی رفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونی کا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی ناامید ہون گی ہر بہلائی سی ف ع دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچہ سودمند نہوا مالک سی جا با کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرین گی نالہ وفریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نی
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ع یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین
کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیی کہ یہ خبرین
قیامت کی روز گفتگوئی دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع
جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى
سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوسی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ذکر کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور بلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ میری کہ مین ہون

تو سنتی آواز اونکی بازاروالی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور پیاس تک کہ گر پڑیگی کالی کلی خط دار کہ تہی حضرت کی تسمہوں پر حضرت موسی
پانون کی پاس یعنی بسبب ہلنی کی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَۃً مِثْلَ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَۃِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ
وَھِیَ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّھَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَۃِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ
خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَھَا اَوْ قَعْرَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ٹکڑا شیشہ کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی
راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت صلی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ
کی طرف مانند کہوپری سر کی **ف** ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونوں صفتین سبب سرعت
حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین **ت** چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی
مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سے
تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تہاہ کو **ف** ح یہ شک راوی ہے
کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیوں کی باندہ لینی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا
فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاوی گی اور نتہنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی
ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہ کہا جاوی
کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتہ کا
ہوگا اور ہر دو ہتہ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی رحبہ کوفہ کی مین اور حسن بصری
نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو
برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی
ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین پہنچی پہونچیا
اللہ اکبر دیکہا چاہیی کیا کچہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ جَھَنَّمَ لَوَادِیًا یُقَالُ لَہٗ ھَبْھَبُ یَسْکُنُہٗ کُلُّ جَبَّارٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر
سرکش حق سی و در خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور
ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹہتے ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْظُمُ اَھْلُ النَّارِ فِی النَّارِ
حَتّٰی اِنَّ بَیْنَ شَحْمَۃِ اُذُنِ اَحَدِھِمْ اِلٰی عَاتِقِہٖ مَسِیْرَۃُ سَبْعِمِائَۃِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِہٖ
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرمایا اگر پتھر [illegible] دوزخیوں کی دوزخ مین یعنی تاکہ [illegible] پہنچا تک کہ تحقیق درمیان دو کان ایک اونکی کی اوسکی کندھی
مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹا یا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہون گی **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ
تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ
اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزر سی کہ کہا
اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ
اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھون ہین مانند خچرون پالان بندھے
کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنِ** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ
الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی حسن بصری رض سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابی ہریرہ رض نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی بنیر کی
ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رض نے
کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا
عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حسن بصری نی پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ رض نے
جواب مین کہا کہ مین نی حدیث جو حضرت ص سی سنی تہی تجہسی نقل کر دی اس سی زیادہ مجھکو علم نہین بعضی علمار نی لکہا ہی کہ سبب انکی ڈالے
جانیکا دوزخ مین یہ ہی تا دوزخیون کو انکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو سلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کی مسند فردوس مین
مرفوعًا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کیطرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا
مین سی کوئی متحمل انکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیے ڈالی جاوین گی کہ کافر انکو پوجتی تہی اونکی جلانی کی لیے ڈالین گی کہ دیکھو
جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہ حال ہی **ت** پس چپ ہو رہی حسن نقل کی یہ بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ
يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری
خدا کی رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **ف** ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو
نقل کی یہ ابن ماجہ نی

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

یہ باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے
ف ع یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین جیسی کہ مذہب اہل سنت کا
ہی برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ
کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف اونکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنة والنار فقالت
بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنة فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم قال
اللہ تعالی للجنة انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب
بک من اشاء من عبادی ولکل واحدة منکما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع اللہ
رجله تقول قط قط قط فهنالک تمتلئ ویزوی بعضها الی بعض فلا یظلم اللہ
من خلقه احدا واما الجنة فان اللہ ینشئ لها خلقا متفق علیه

اور روایت ہی ابوہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کا ظاہر
شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور سلیی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ تقتضای مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور
مظہر لطف ورحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل ومکان قہر وغضب کا **ت** پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون
اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور
گمنام وکم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علما اور صلحا سی اور
مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بہی اوسمین داخل ہونگی یا مراد لیوین ضعفا سی
فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک
ت اور نہین داخل ہون گی مجہ مین مگر بہولی فریب کہا جانی والی **ف** ع لفظ غرة غین کی زبر اور ر کی تشدید سی معنی عدم تجربہ
اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتہ مہم عقبی کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنة البلہ یعنی بہشتی
نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوة الدنیا وہم عن الآخرة ہم غافلون
ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین
اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ
چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اور صفت
کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی
قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طرف فضل سی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کی
بہر دینگا لوگون سی جب ایسا ہی دوزخ پس نہین بہرنی کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید
یعنی پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بہرنی کی دوزخ جیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیی **ت** یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی اوسمین پاؤن
اپنا کہی گی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پاؤن کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا
کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب
اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین درپی تاویل کی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہے

اور تشبیہون کی اور اوسکی تاویل [illegible] کی ہی تاویل ہم تشبیہ کا نہ ولا وی [illegible] اور سوت ہبر [illegible]

اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیی جاوین گی بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی

اپنی مخلوق سی کسی کو **ف** ع کربی گناہ کیی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی

والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین

کرنیکا **ت** اور اسپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید **ف** ح کربی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا

فضل و رحمت اوسکی ہی کربی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**

انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا

قدمہ فینزوی بعضہا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا تزال فی الجنۃ فضل حتی ینشی اللہ لہا خلقا

فیسکنہم فضل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی

دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوین گی اوسمین یعنی جن وانس اور کہی گی دوزخ آیا ہی کچہ زیادتی یعنی بہرنیکی نہین اور بس نہین کرنی کی

طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوین گی بعضی اجزا دوزخ

کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجائیگی پس کہی گی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گیی مین اور ہمیشہ رہی گی بہشت مین وسعت

وزیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہون گی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کری گا اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساوی گا اوس

خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذکر** حدیث انس حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق

اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ کلمی ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب

فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ

ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد

قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع

بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا فقال ای رب

وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل

کو کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی مین نی وہ پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی

کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیی بہشت مین **ف** ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندون کی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نی

دیکہی ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار

میری قسم تیری عزت کی نہین سنی گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف** ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونی کی اور کوشش

کریگا اوسکی حاصل کرنی مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہی گا کہ اوسمین

داخل ہووے **ت** پہر گہیرا اوسکو ساتہ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا یس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل ع اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب کٹھن و دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور بری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوسکیگا اوسمین پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ف** ع یعنی شہوات و معاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ درآوی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی لَنَا یَوْمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ قِبَلَ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِیْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّیْتُ لَکُمُ الصَّلٰوۃَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبَلِ ھٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتہ زیر قاف اور زبر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب بمعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مین نی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزون سی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی مین نی آج نیکی و بدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوب تر دیکہنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزون سی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر مثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین لازم آتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مین نی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کی **ف** ع کہ آغاز امر دین و دنیا کا اور اصلاح اور انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جانا چاہیی کہ ملتون والی بالکہ مجوس سب اتفاق میں اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یعنی کہ کوئی چیز نہتی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمارنی کہ اجسام حادث ہین ساتہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پہ قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکمار کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمارنی کہ اوسنی یہ قول متکلم نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت وجلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس سی نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ ہی مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف** ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقائد دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہ دین وتفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو **ف** ع ح یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیار فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم نی ناپاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی ازراہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہو وین ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین

پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسی کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتھ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے
اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت
کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتھ تہا اونکی ای بہائی پہر بہی
طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا
جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون مین سی ایک دینار
پہر داخل ہوئی دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر یہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای
دنی الہمتہ پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت
تا کہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی و وافی ت اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتدا اس امر کی یعنی پیدائش سی اور
سبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الآزال مین جیسی کہ ہی وہ ابدالآباد مین پاک
وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز
ف ع بلکہ جو کچہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا
عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی
گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر بایں معنی ہے
کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نتہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے
جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدائش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا
اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ
کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تا کہ ہلی نہین اور اول پہاڑ
ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی ت
اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلے
پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اوٹنی کو کہ چلی
گئی ہی یعنی بہاگ گئی ہی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اوٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی بیچ سی نبی
ف ح عمران دروازی پر اوٹنی باندہ کر حضرت صلعم کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اوٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری
اوٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرت صلعم کی سی اور
حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وعن** عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذلك من حفظه ونسيه من نسيه رواه البخاري

اور روایت ہی امیر [illegible] سی کہ کھڑی ہوئی درمیان ہمارے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا
عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی [illegible] یہانتک کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ش ح
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت
ونار کی اور بیان کیا احوال بہت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین ت یاد رکھتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکھتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ
رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکھی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی اور تمام خلائق سی اوٹھائی گئی کہ کسی کی خبر ادراک یعنی سمجھ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہے
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور یہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکھی گئی اسپر اور تمام خلائق سی اوٹھائی
گئی کہ کسی کی حیز ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گھیر رکھا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیء یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گھیر رکھا ہی ہر چیز کو وَعَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی ف ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ دہوئین ملی ہوئی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نے
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہو مین اور ایک قسم مین کہ اونپر حساب
عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین قسم پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم مین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم ہو کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

چھوڑا اونکو جب تک کہ چھوٹنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت نبی آدم کا بہشت مین ہوا حال آنکہ اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو نمین سی ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونچی روح کی بہشت مین لی گئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہی یعنی پیدا کرکی رکہا بہشت مین اور تورپشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی پہر تقدیر جب پیدا کیا آدم ع کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد پتلی اونکی کے دیکہتا تہا کہ کیا ہی یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر منضبط **ف** ع یعنی نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہین ہو سکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کمر امید کی باندہی اوسکی گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم ع نبی نی اس حال مین کہ وہ اسّی برس کی تہی ساتہ قدوم کی **ف** ع کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہ ہون گی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضؓ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم ع مگر تین جہوٹ تین بار **ف** ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہ نسبت سننی والون کی ہی کہ یہ باتین صورتین جہوٹ تہین اور نفس الامر مین سچی اونکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیی کیا کہ جو تہا جو کہا ہی یہ ذا ربی وہ وقت تکلیف مین نتہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہ اعتبار نہین **ت** وہ جہوٹ ان تینون جہوٹون مین سی تو ذات خدا مین ہین **ف** ح یعنی

واسطی خدا کی اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیے نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی
تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیے تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل ہی ت ایک قول
اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نے کہ اونکی قوم نے اونکو اپنی عید کی سیر کی لیے بلایا اور اونہون نے چاہا کہ مین
بتہاؤن تا بت شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن
تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا
دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ اونہون نے وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نے استدلال کیا ہی ساتہ علامات
علم نجوم کی کہ بیمار ہون گی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب
ایک بزرگ نے کہا بیت اگر ترا بتماشای عید خود طلبند + خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم + ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا
یہ بڑی اونکی نے ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نے پوچہا کہ تو نے یہ کام کیا ہے
ہماری خداؤن سے ای ابراہیم ع اونہون نے فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض
اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہو ت
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی
اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم
کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت
ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیے پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع
سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیم ع نے کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے
پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا تہا اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجہہ پر
لینی مین یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نسبت
کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اوس وقت
مین کوئی وہان اور اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا
اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط ع بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان
یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علما نے کہ کیون کہا ابراہیم ع
نے کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن لیلیتا
اسکا جواب یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو
تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نے کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی
رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نے کسی کو طرف سارہ رض کی اونکی بلانی کی لیے پس

لائی گئیں سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع نماز پڑہنی مین ف ع ح اور مناجات کرین اپنی پروردگار سے
پاوین اور عادت مقرر ہین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین موجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین
آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال و جواب کی یا ابتدا اوسکی بسبب
غلبۂ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر اور ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہہ چھوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی تا خیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جاتی کسی کی دل کی بسبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ و حیران ہووے ت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فقط ف ح ساتہ پیش غین معجمہ اور تشدید
طا مہملہ کی بنا ر مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خرانا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تمسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چھوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تا کہ قادر ہوون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قوی
جانا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجرہ تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم ع کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور ساتہ ابراہیم اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اس حال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور پہیر حسرا
تکی اور کچہہ زیان تمہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ رض نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری ہی ای بیٹیون آسمان کی پانی کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی
اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی اونکی طرف
کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی ساتہ نفع
اوسکو آسمان ہی سی پہنچتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین

اور یہان یہ شبہ ہوتا ہی وہ مین گذران کرتی ہین اور یہ تمام عرب ماجرے سنتے سنتے ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل ہی ہین پس بسبب شرف اور نبوت کے یون کہا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول ما لبث یوسف لاجبت الداعی متفق علیہ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کرنی کی ابراہیم عم سی جس وقت کہ کہا ابراہیم عم نی ای پروردگار میری دکہا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم عم نی نہ ہمارے پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتھ شک کی ابراہیم عم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم عم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنون اور مصدقون کی ہین کچہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم عم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم عم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب عبارت اوس سی ہی یا جب ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیاناً لیکن نیکالا یہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت صلعم نی یہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہی اوس حدیث کی جو کہ منع ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط عم کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کی کناری قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط عم نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوت یعنی بدات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا مین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈہتا مین ساتہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوت سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت صلعم کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط عم کو کہ پناہ ڈہونڈہتی تہی ساتہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور عرب رحمت وہان کہتی ہین کہ کسی سی کچہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نکرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانی کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن الملک وغیرہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ میری نزدیک یہ معنی لیتی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان قدر یا علم ہمتی کی پس معنی یہ ہین کہ وہ مقتضای جبلت بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہ جماعت قویہ کی اور جائز ہی ہماری لیی بہی اسلیی کہ ہم مامور ہین ساتہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدای کلام مین یرحم اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اونپر جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب فرمایا آنحضرت نی **ت** اور اگر ٹہہرتا مین قید خانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہہری یوسف عم تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالی کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف عم کی بلانی کو آیا تہا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف عم نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا

اونکو تا خلاص کریں اور مقرب کریں تو یوسف علیہ السلام نے نکلنے میں توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور اون عورتوں سے کہ ہاتھ کو دیکھکر ہاتھ
کاٹ ڈالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اوسکے نکلونگا میں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں بجای یوسف علیہ السلام کے ہوتا
اور اتنی مدت دراز قید خانے میں مجھپر گذرتی اور کوئی میری چھٹانی کی لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا میں
اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت صلعم نے یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائے انکیکا
یعنی باوجودیکہ کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ میں ٹھہرے اور بادی محنت اور شدت اوسمین اور پھر کوئی اوسکی چھٹانی کو آوے اور وہ صبر و ثبات
اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہیں ہے اگر میں اسطرح کہیں اس حال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہے آنحضرت صلعم
کی واسطے مبالغہ کرنے کی بیچ مدح و ثنای یوسف علیہ السلام کی ورنہ استقامت آنحضرت صلعم کی بالاتر ہے استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سے ت نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ
شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ
يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ
فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق موسی علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے بدن کے نہیں دیکھا جاتا تھا اونکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم کرنے کے
یعنی مارے شرم کے تمام بدن کو ڈھانکے رکھتے تھے ہر حال میں اور نہاتے وقت پس ایذا دی اون لوگون نے کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینے کا بنی اسرائیل
میں سے پس کہا بعضے موذیوں نے نہیں بدن ڈھانکتے موسیٰ اسطرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کے مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد میں ہے یا تو
کوڑھ ہے یا آبسینی پھولی ہوئی ہیں اور تحقیق اللہ تعالی نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر بے عیبی اونکی اور ثابت کرے
اونکی لیے حیا اللہ تعالی کی طرف سے پس الگ ہوئے موسی علیہ السلام لوگون سے ایک روز تنہا نہانے کے لیے پس رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر
اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے موسیٰ اوس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے اے پتھر یہانتک کہ پہونچے موسیٰ طرف
جماعت کثیر کے بنی اسرائیل میں سے پس دیکھا اوس جماعت نے موسیٰ کو ننگا بہترین پیدائش خدا کے یعنی مبرا اون عیب و نقصان سے کہ اونکے
حق میں ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا اونہوں نے قسم خدا کی نہیں ہے موسی علیہ السلام میں کچھ نقصان و عیب ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی
پاک کرتا ہے اپنے دوستوں کو ہر عیب و نقصان سے کہ نادان اور منکر اونکو ساتھ اوسکے متہم کرتے ہیں تا اوس سے مبرا ہو کر معزز و مکرم ہوں خلق میں
ت اور شروع کیا موسی علیہ السلام نے پتھر کو مارنا پس قسم ہے خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر میں نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ
ف ع ح ہر بار کہ مارتے تھے ایک نشان اوسمین پڑ جاتا تھا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کے اور تادیب کی کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو
معجزے ہوئے حضرت موسیٰ کی ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑ جانا اوسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے نہانا ننگے
خلوت میں اگرچہ ہے ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہیں نادانوں اور جاہلوں کی ایذا میں اور
وہ صبر کرتے ہیں اوسپر کہا بعضوں نے کہ حکم ہوا موسیٰ کو یہ کہ اوٹھا رکھیں وہ پتھر ساتھ اپنے یہانتک کہ جب گئے تیہ میں تو مارا اوسکو اپنے
عصا سے ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئے اوسمین سے بارہ چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہے قرآن میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوس وقت ایوب ع نہاتی تھی ننگی **ف** ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسیٰ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی مولی سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی واسطہ پورا کرنے مکارم اخلاق کی اور تھا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تھی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گھر مین **ت** پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین **ف** ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتھ سی یا لپ بھر کر اور رکھتی ہون اونکو کپڑی سہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو **ت** پس پکارا ایوب ع کو اوسکی پروردگار نی یعنی از راہ مہربانی کی کہ اے ایوب ع کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی اون ٹڈیون کی کہ اوٹھائی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب ع نی کہ ہان بی پرواہ کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ع ح ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب دیکھنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکھی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی **ت** نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا صلعم عَلَی الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا بد کہا اور کیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نے قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد صلعم کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر **ف** ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اوس وقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ ع کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرت صلعم کی برگزیدگی کا انکار اسلیے اونھون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا **ت** پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتھ

اوس چیز کی کہ تھا امر اونکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھہ کہ گذرا تھا
اونمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجھکو موسیٰ پر
اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھہ اونکی پھر ہوشمین آنیوالا
اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین
کہ آیا تھی موسیٰ درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجھسی اور متعلق ہوئی ساتہ عرش کی یا تھی موسیٰ اون لوگون مین
کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالیٰ نی **ف** ح ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن
فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ
کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسیٰ بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسیٰ پہلی میری تو یہ فضیلت
ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنیٰ کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہی یہ طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتہ جمیع
انواع فضیلت کی اس طرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچھہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین سب برابر ہین
ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بہ نسبت موسیٰ کی ساتہ
صعقہ روز طور کی **ف** ح یعنی اوس روز کہ موسیٰ نی دیدار طلب کیا تھا اور اوس سی منع کیے گئی اور حق تعالیٰ نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ
بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آج اس صعقہ کو ساتہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی
بدلی اب نہوا **ت** یا یہ صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی **ف** ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجھکو نہین ہی
تو فضیلت کیون دیتی مجھکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتھہ افضلیت آپ کی کی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت پہلی نفخ صور کے
روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو سبب اوسکی صعقہ حاصل
ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اور موسیٰ مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی
اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ
پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑی ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثناء الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور
کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبر **ت** اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن
متی سی **ف** ع لفظ متی ساتہ زبر میم اور تشدید تا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام اونکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیی کیا کہ یہ اولو العزم نہ تھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل
گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو انپر فضیلت دین پس
حضرت صلعم نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری **ت** اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی **ف** ع ح

[illegible] تفضیل کی یا مراد یہ کہ [illegible] نبوت مین یا اسطرح کی تفضیلات کہ اوس سی حقارت اور ذلت کی لازم آوی
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالے
کی لا نفرق بین احد منہم **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی
خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **ف** ع
یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونس سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی
نہ کہی اسلیے کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہو **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی بس تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف** ح ع اور یہ معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی
کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت ع نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا بس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی
راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن**
ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق
ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضر ع نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ح یعنی تقدیر الہی مین یہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی
شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنی ہونا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہ کہ علۃ اوسکی قتل کی کفر
تہی اس سی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر ع کا ہی اس باب مین اور اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا لیان بن ملکان
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاس ع کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم ع کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوح ع سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین معمر
پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسی پر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات
کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ وغیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین اور بہجۃ الاسرار حضرت غوث الثقلین
شیخ عبد القادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشائخ
وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کر دو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر مین اسلیے کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حاصل ہوتی
ہی اوس سی سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی

الْخَضِرَ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین نام رکہا گیا خضرؑ کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تھی یا گہاس
خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہاس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى
عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ
عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى
مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ
الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی ع کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح
قبض کرنے کی لیے آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پس طمانچہ مارا موسیؑ نی ملک الموت کی آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت صلعم نی پس پہرگیا
فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت صلعم نی پس
پہیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا
ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتھ اپنا یعنی ایک ہاتھہ یا دونون ایک بیل کی پیٹھہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈہانکی ہاتھہ تیرا بالون سی یعنی جتنی
بال تیری ہاتھہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی عم نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی عم نی پس اختیار کی مین نی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس
سی اگرچہ مقدار ایک سنگ اندازکی ہو ف ح ع یہ مناجات حضرت موسیؑ نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تہا نسبت اور جگہون
کی اور مدفن تہا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور
اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین
پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ت فرمایا آنحضرت صلعم نی اگر ہوتا مین
نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو قبر موسی عم کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیے
آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہہ پر چہ یارا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام
نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کی لیی
آیا ہی بلکہ جب دیکہا کہ ایک مرد یکایک اونپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا
کرنی کی پہونچی اور یہ بہی ہی کہ موسی عم نی اوسکو دروغ گو جانا ہی کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس
غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتی کی آیا اعتقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تہی اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑ لیی تہی بسبب تقصیر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی دیکہی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبْھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبْھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبْھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیاء **ف** ع یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواح انبیاء کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت صلعم مین اور حضرت ابراہیم عم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل عم کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مین ساتہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر سی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تہی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل عم اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی انہین کی صورت مین آئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس رض سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال کڑہی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد تہی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسیٰ عم کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سرکی اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت صلعم نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ملاقات سی اونکی یہ خطاب ہی کہنی والی آنحضرت کی سی ان لوگون کو **ف** ع یہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ عم کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مین نی شب معراج مین موسی ؑ سی پھر بیان کی آنحضرت ؐ نی صفت موسی ؑ کی کہا پس ناگہان دیکہا مین نی کہ موسی ؑ ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کتنی تفسیر کی ہی علما نی بعضون نی کہا کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان معنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی ؑ نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل ساتہ زیر جیم کی اور جیم کی جزم سی بہی پڑہی گئی ہی اور زبر بہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگا یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہی یعنی مائل بجعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی ؑ جعد تہی **ت** گویا کہ موسی ؑ مردون شنوءہ کی سی تہی اور ملا مین عیسی ؑ سی میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت ؐ کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ساتہ صفائی رنگ اور تروتازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ ونیت کی **ت** اور دیکہا مین نی ابراہیم ؑ کو سب حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی اولاد مین سی ساتہ اونکی فرمایا حضرت ؐ نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسرے مین شراب تہی **ف** ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہ لائی ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت سی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت ؐ کی سامنی دونون چیزین اسلیے لائی کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت ؐ کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کریا دودہ پس لیا مین نی دودہ اور پیا مین نی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئی ہین اوسپر **ف** ح اسلیے کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی قوت اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیے کہ اگر حضرت ؐ پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیے بہی پیتی اوسکا پس واقع ہوتی وہ ہیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعدارون اونکی کی اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضاء کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** ع احتمال ہی کہ مکہ سی مدینہ کو

پائی یا علس ہلارت پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا حضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف موسی علیہ السلام کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی ہی اور بالون اونکی سی کچہ کہ گندم گون ہین اور جعد ہین یا کہ اوپر گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسی کہ اذان مین رکہتی ہین بلندی آواز کی لیی وا سطی ہونی کی آواز بلند اور بزاری و فریاد ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسی علیہ السلام اس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ ہی یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہ عرض کیا صحابہ نی یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ و مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی کی ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس علیہ السلام کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پہ اوپر جبّہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی تبعین کی علماء مین سی مانند کسائی وغیرہ کی **ت** مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی **ف** ع ح اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعار انبیا سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسی کہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیاء کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی اس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی

وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خُفِّفَ علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ ولا یاکل الا من عمل یدیہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود علیہ السلام کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی **ف** ع ح یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تہی اور کتنی مدت مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہ معلوم ہوا کہ معجزہ اونکی تہی خارج تہا حاصل یہ کہ یہ خرق عادت ہی کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون کی لیی زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی سی منقول ہی کہ رکاب مین پانوں رکہتی اور دوسری رکاب مین پانوں رکہنی تک قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہی ملتزم کعبہ سی اوسکی دروازہ تک جانی مین پڑہ لیتی **ت** اور نہین کہاتی تہی داود علیہ السلام روزی مگر کسب کار ہاتہون اپنی کی سی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہ بخاری نی

وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت امرأتان معہما ابناہما جاء الذئب فذہب بابن احدہما فقالت صاحبتہا انما ذہب بابنک وقالت الاخری انما ذہب بابنک فتحاکمتا الی داود فقضی بہ للکبری فخرجتا علی سلیمان بن داود فاخبرتاہ فقال ائتونی بالسکین اشقہ بینکما فقالت الصغری لا تفعل یرحمک اللہ ہو ابنہا فقضی بہ للصغری متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لی گیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لی گیا بہیڑیا مگر تیری

بیٹی کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح یعنی دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو لیگیا
دوسری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک ان دونوں میں سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی پکڑے ساتھ موجود کی بدلے مفقود کے
یا بعد اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہو ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود عم کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان انکے پس حکم کیا داود نے
ساتھ اوس بیٹی کی واسطے اوس عورت کی کہ بڑی تھی ف ش ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اسکے پاس تھا پس اوسی کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرع کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہے بہ نسبت غیر قابض کی یا لیے کہ وہ مشابہ تھا اوسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہیں شافعی یا کچھ اور دلیل
سے یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود عم کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا ورنہ اوسکے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اوپر
اونکے حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان عم کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان عم نے یعنی اپنے خادموں سے کہ لاؤ میرے
پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکی کو درمیان تمہارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان عم کو اس سے
امتحان کرنا اون دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا معلوم ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہے ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نکر لڑکی کو رحمت کرے تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہے یعنی راضی ہوں میں اس پر کہ یہ بیٹا اسیکا ہے اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مر جاوے پس حکم کیا سلیمان
نے ساتھ اوس بیٹی کی واسطے چھوٹی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع ح یعنی بسبب پائی جانے قرینہ شفقت و رحم کی اوسمیں اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کی دوسری میں اور ظاہر اسکے بعد اوسکی بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اوسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتے ہیں
کہ کیونکر سلیمان عم نے نقض کیا داود عم کی حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سے بطریق فتویٰ کے تھا اور قطع کی تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہوسکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہوا اونکی شریعت میں واللہ اعلم **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى
تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کرونگا میں
آجکی رات یعنی شب آیندہ نوے ۹۰ بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیبیوں سے ہر ایک اونمیں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت اونکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اوسمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتہ نے یعنی داہنی جانب کی فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنی کہو کرونگا میں یہ کام اور مراد پاؤنگا اگر چاہا ہے خدا اسلیے
کہ بن چاہے اوسکی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندے کی بغیر اوسکی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان عم نے انشاء اللہ
یعنی اوسوقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اوسکے بھی نکہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف یہ معنی توضیح شرح کے لکھے ہیں اور ملا علی قاری نے کہا کہ نکہا بسبب
اسکے وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ نسی مانند علم کے اور روایت کیا گیا ہے نون کی پیش سے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہے یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان
والوں کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اون عورتوں میں سے
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اوس ذات کی کہ بقا ہے ذات محمد صلعم کا اوسکی ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمان عم انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی لیکن
یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان ع سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کی طرف سے اونکے لیے اسلیے توبہ کی اور رجوع کی اونہوں نے جناب حق میں جیسے کہ قرآن مجید
مین مذکور ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کے کرنے کا تو مستحب ہے یہ کہے کہ کرونگا میں یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکا اور تمنیا اور
اوس کام کی سہل ہونے کی لیے اور یہی حکم قرآن شریف میں ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمان ع کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردون کی لیے اور نقصان اسکا نقصانون میں گنا جاتا ہے
خصوصا حضرات انبیا علیہم السلام کی لیے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا علیہ السلام نجارا رواہ مسلم
اور روایت ہے اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑھی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کی کسب سے
اور اسمین اور حضرت داود ع کی حدیث میں کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سے ہے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات امہاتہم
شتی ودینہم واحد ولیس بیننا نبی متفق علیہ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں
نزدیکتر اور متصل تر ہون لوگون کا ہون ساتھ عیسی ع بیٹے مریم ع کی دنیا اور عقبی میں **ف** ح یا آغاز اور انجام میں اسلیے کہ نہیں ہے درمیان
آنحضرت کی اور حضرت عیسی ع کی کوئی پیغمبر اور عیسی ع بشارت دینے والے تھے ساتھ آنے آنحضرت ع کی اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرت ع کی تھے
اور آخر زمانہ میں نائب اور خلیفہ آنحضرت ع کی ہونگے **ت** انبیا بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی سوتیلے اور مائیں انکی جدا ہیں **ف** ح تشبیہ دی
ساتھ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور مشابہت دی اونکی شریعتون کو کہ مختلف اور متعدد
ہیں ساتھ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہے ایک ہی اور عقائد دینی میں سب متحد ہیں **ف** ح اگرچہ شرائع اور اعمال میں مختلف ہیں
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی کی **ت** اور نہیں ہے درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسی ع کی کوئی پیغمبر
ف ح لیس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا میں مشترک ہے اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسی کی ہے **ت** نقل کی بخاری
اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین
یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر فرزند آدم کو چبوتا ہے شیطان اوسکی دونون پہلوون میں ساتھ دونون انگلیون اپنی کی جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سواے عیسی بیٹے مریم کی
ف ت یعنی بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم سے ارادہ
کیا تھا شیطان نے چبونے کا عیسی ع کی پہلوون میں پس چبو کا پردے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی جہلی میں کہ لڑکی پر ہوتی ہے
کہ اوسکو مشیمہ کہتے ہیں اوسمین اونگلی چبوئی اور عیسی کی بدن کو نہیں پہونچی اور باب الوسوسہ میں اسکا ذکر ہوچکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہیں اس سے اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہے سواے اپنے **وعن** ابی موسی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کامل ہوئے مردون میں سے بہت یعنی انبیاء اور خلفا اور علما اور اولیا ہوئے اور نہیں کامل ہوئیں عورتون میں سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ع ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون بیبیان اہل [illegible] انکی بہن تہی کہ فاطمہ رض
اور خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہ دونون
افضل ہین یا یہ کلام ہو پہلی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون طاہرات کی یا یہ مستثنی ہین اونسی بالقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رضہ کی شان مین
مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی بین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہ کہ
محدثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین اونکی متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتہ تخصیص عمومات کی قائل ہون واللہ اعلم اور بیان مختص
فضیلت عائشہ رضہ کی بلکہ اونکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا **ت** اور فضیلت عائشہ رضہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر
ف ع مراد عورتون سی یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنی مریم و آسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکے
زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ روٹی توڑ کر شوربا اوسپر ڈال دیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو
افضل سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ تفضیل کی درمیان
عائشہ رضہ اور خدیجہ رضہ اور فاطمہ رض کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رض سی یہ کہ عائشہ رضہ بعد خدیجہ رضہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون
مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ سی اور سوال کیے گئی سبکی پس کہا کہ جو کچہ کہ ہمنی اختیار کیا ہی یہ ہی کہ
فاطمہ بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ رضہ پہر عائشہ رضہ **ف** مولف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون
معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رضہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰ اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ افضل ہین
حضرت عائشہ رضہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار نکڑہ اور پارہ ہونی
ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رضہ افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم و فضل اور
کثرت ثواب آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسی کہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار
فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتی ہین نہ ہر وجہ سی ایک کو فضیلت تام ہی دوسری پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ رضہ بعید
باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطی کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتہ مخصوص ہی ایسی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا
بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ اونکی
باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ
ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریۃ ہی یعنی یہ ایک اعرابی نی کہا تہا
حضرت صلعم کو آپ نی فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر رضہ کی کہ اوسمین
الکریم ابن الکریم ہی بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ**

أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلعم نے
کہ تہا عما مین ف ع کہا علما نی کہ عما وابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اسکی
یہان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہ تہی نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا ف ح ع کنایہ
ہی اسکی طرف کہ نہ تہی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شی کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کی اسلیی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور سازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ این کان عرش بنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہ تہی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن** العباس بن عبد المطلب
زعم انہ کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیہم فمرت سحابۃ فنظروا الیہا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ہذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان
قال ہل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینہما اما واحدۃ
واما اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقہا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ
بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافہن ورکبہن مثل ما بین سماء الی
سماء ثم علی ظہورہن العرش بین اسفلہ واعلاہ ما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی عباس رض بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث
ابی ہریرہ رض کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال کہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ یہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کچہ اوپر ستر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اس ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی نیچی
ایک دریا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ابد ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکریون کی مسافت درمیان کہرون

اونکی کی اور کہونون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی ا... ...آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش ہی
مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** ح ع یعنی باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار
اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور ورا کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط
پس معنی یہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات
کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بھی ترقی کر کی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی متوجہ
کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکھین فافہم و باللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ
وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوْهِ أَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ
بِاللهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللهُ إِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوَاتِهٖ لَهٰكَذَا
وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهٗ لَيَئِطُّ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل
عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت
و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجھ پر **ف** ع
یعنی اللہ سی فریادرسی چاہتی ہین تیرا مین کہ شفاعت کر تو ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہر گاہ
کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی
لیس لک من الامر شیئ یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت صلعم نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی از راہ تعجب کی
مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع ایسی کہ صحابہ سمجھی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت کو غصہ ہوا اس سی پس ڈری وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا
اوس گنوار کی طرف **ت** پھر فرمایا وای ہی تجھکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ
خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بہت بزرگتر ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای ہی تجھکو آیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش الٰہی اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پہ اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکھانی
اور سمجھانی صورت اوسکی کی ساتھ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتھیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسی چھاتی ہی زمین پر اور تحقیق عرش
باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب عظمت الٰہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح یعنی عاجز آتا ہی عرش بسبب ہیبت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری سی کہ بہاری سواری سی چرا چرا بولنی لگتا ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب عظیم الشان ہوا اوسکی تشفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرانا چاہیی **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِيْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِّنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتون سی جو اوٹھانیوالی عرش کی ہین یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سی ہین قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سی ہین ابن عباس اور ابو ہریرہ سی سماع رکہتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تہی آیت فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۷۳ھ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مؤلف نے کہ زرارہ صحابہ تہی مری عثمان رضہ کی زمانہ مین **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالی کی دار البقا مین اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت صلعم لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہین پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبرئیل ع ماری ہیبت کی **ت** اور کہا ای محمد صلعم بلا شبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہین نور کی **ف** ع یہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل ع کی نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل ع کی ہی مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتہ صفت کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردی آئی ہین پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو **ت** اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت مین ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب ذکر کیا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُّوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل کو اس حال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین اوپر دونون پانؤن اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہین اوٹہاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع ح یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی کی کہ شاید ابہی حکم آ پہونچی **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی اون ستر نورون مین سی کوئی

نور کہ قریب ہوں اوس اسرافیل فرمایا گرچہ نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملائکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا
الآخرۃ قال اللہ تعالیٰ لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نی آدمؑ کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی
کہا ملائکہ نی کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانور پر جنگل مین اور کشتی پر
دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیے آخرت **ف** ع یعنی جو کچھ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی لذتون سی انکی لیے دنیا بطریق
دوام و بقا کی ہو یا گردان انکی لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیے نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکی لیے زیادتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نی نہین گردانون گا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مین نی اوسکو اپنی دونون ہاتہون سی یعنی بغیر
واسطی کسی کی بتدریج مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال و جلال کی اور پہونکی مین نی
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا مین نی اوسکی لیے یعنی پیدا کرنی مین ہو جا پس ہو گیا کہا فتح طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص
کہ پیدا کیا مین نی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نی اوسکی پیدا کرنی کو کسی کی طرف اور پہونکی ہین نی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدمؑ ہین
اور اولاد اونکی ساتہ اوسکی کہ ہوا بمجرد امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کیطرف بزرگی کی لیے ہی جیسی بیت اللہ مین کہا
ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلیٰ ہی اور یہ منجملہ دلیلون
اہل سنت کی سی ہی اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیے گئی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہ کرنی طاعت کی اور بچنی کی معصیت سی پس جو کوئی دونون کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین
اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین **ت** نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالیٰ کی نزدیک اسکی
بعضی فرشتون سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** ع یعنی خواص فرشتون سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عام اونکی ہی اور
مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنہ نی اولیٰ یہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی فرمایا اللہ تعالیٰ نی
الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہی اس سی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر یہ تہی اور پوشیدہ نرہی یہ کہ مراد خواص مومنین سی
رسل اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیلؑ اور اسرافیلؑ کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا مین سی مانند خلفا اور تمام علما کی
اور تفصیل اولیٰ ہی اجمال بعض اونکی سی اس کہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندون سی آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس و
خلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نی مٹی دن ہفتہ کی **ف** ع

اور یہی حروف اس سی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو شیخ الاسلام نے ہیں پس وہ اتوار کیا ہی حکم ہی اوس قول سے منافی ہی یہ قول اسدن ...
خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اونمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین
بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی **ف** ح مسلم مین لفظ نور کا نون سی پایا اور یہی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور صحول
معتمد ون مین رے سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچہلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچہلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون
ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم علیہ السلام کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان
عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سب کی اوسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو
اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ
اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا
الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئی تھی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہ کہا اصحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نی
یہ عنان ہی **ف** ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان بین کی زبر سی نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کی ہین **ف** ح روایا رے مہملہ سی جمع
راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سی پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابرونکو ساتہ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر
زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف**
ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کی کہتی ہین مطرنا بنوء کذا یعنی برسائی گئی ہم بسبب فلانی
منزل ستاری کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف** ح یعنی نہین یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سی کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین

اوسکو بلکہ پوچھتی ہین بتون کو اور اوس نی عنایت جو ناشکری کرتی اوس قوم کی کہ اوس نعمت پر شکر نہین کرتی اور دعا صحابہ پر رحم
دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نی اللہ اور
رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی یہ تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سی بر وزن فعیل کی نام ہی آسمان
دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نی نگاہ رکھا ہی اوسکو گرنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو
ساتھ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتھ موج کی بھی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی
ویسی ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا دو آسمان
ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی بھی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نی اسیطرح
یعنی دو دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور بتلایا فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اون مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان
سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر
فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون
زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نی سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین سی فاصلہ پانسو برس کا ہی
ف ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون
کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور بسبب اسکی ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ جنس زمین کی ہی کہ نیچی انکی ہی اور اور زمینون سی سروکار نہین رکھتی بخلاف آسمانون کی
کہ سب سی فیوض اور آثار پہونچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکی ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو تم
رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسا کہ تصریح کیا ہی اوسکو
ترمذی نی اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی کی
چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچی کا اور
اسی لیی کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تھی مچھلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر
پھر پڑہی آنحضرت نی یعنی استشہاد کی ہی یا ابو ہریرہ نی تقویت حدیث کی لیی یہ آیہ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا اور آخر
ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی
یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا آنحضرت کا آیہ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی

اوسکی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر شامل علم اللہ تعالی کا سمجھا ... اور قدرت اوسکی بھی تھی ہو الاول
والآخر یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ ہی اور اسکا ... اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہ
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سی کہا اہری نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا
غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ
نہین ہی فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ ملجا ہی اور ماوای سوا ہی اوسکی نہین پھر کہا ترمذی نی ترجمہ اسکا
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہ ہین والا یہ صفات حق ہی اسکا نہین
اور خدا ساتھ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ ہی اور مراد ہی غلبہ سلطان اور عظم اور قدرت
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہی اونہی
سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتھ ف ع ح ذراع ہاتھ کہنی
کی سری سی بیچ کی اونگلی کی سر تک اور گز شرعی بھی یہی ہی لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتھ سی آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اوس وقت کی لوگون کا یا
یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتھ ہی اسلیی کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ اونکا ساٹھوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت چھوٹا ہی
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ
قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کونسا
انبیا مین تھا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تھی آدم فرمایا ہان آدم نبی تھی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نتھی بلکہ نبی تھی کلام
کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تھی اونپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول
مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اوتری ہو اور تبلیغ کا آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف حدیث کی تعین عدد انبیا سی منع کیا ہی علمانی
بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ
فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنی اوس چیز کی آنکھ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی موسی علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تھی

پس نہ ڈالین موسی سونی تختیان کہ اونمین توریت لکہی تہی یعنی بسبب تاخیر کرنی خبر کی اونمین ایسی تاثیر کہ باعث ... تختیون کا پھر جبکہ موسیٰ قوم مین آئی اور آنکہ سی دیکہا جو کچہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی بچہڑا پاجی اونکی ڈالدین تختیان تحتی ... تختیان ف ع یعنی بسبب نہ دیکہنی ڈالدی تہی بلکہ مارے غصہ کی اور اونکی ڈالدی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ یہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اونہون نی اختیار کیا کفر دلمیان تو نہ فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین تینون حدیثین احمد نی

بَابُ فَضَائِلِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہون بیچ اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مؤلف نی کچہ اونمین سی لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی صراحۃً نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمعیل ع کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اسی قرن مین کہ ہوا مین اوس سی ف ع ح اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہ اونکی اہل کرم کی ہی کرتی نہ اعتبار دین وایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اونسی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل ع سی اور چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نی مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نی اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرشوا مشہور ہی کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت وزور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباسؓ سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون کہا کہ قریش اسلیی نام رکہا کہ دریا مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سی اسمعیل ع کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سی بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد کسی کو

وعن ابي هريرة قال ... وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة
... القبر واول شافع واول مشفع ... ریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین

دن قیامت کی ف ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرتؐ سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید تقدیر قیامت کی
یہان اسلیے لگائی کہ اوس دن ظہور حضرتؐ کی سرداریکا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی۔ یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور
یہان سی آنحضرتؐ کی بزرگی فرشتون پر بہی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرتؐ کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی
کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجہکو تفضیل دو موسیٰؑ اور یونسؑ پر جواب اوسکی اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کہ پہٹی اونسی
قبر یعنی پہلی قبر سی مین ہی اوٹھایا جاونگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی ف ح پس آپ میں دلیل ہے
اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اكثر الانبياء
تبعا يوم القيمة وانا اول من يقرع باب الجنة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ح پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنت
کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیے خط وافر ہی اسلیے کہ اکثر
اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاری ہین ت اور مین اول ہون اون شخصونکا کہ کہڑ کہڑاونگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا
اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اٰتي باب الجنة يوم القيمة
فاستفتح فيقول الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پہر کہلواونگا مین پس کہیگا
نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمدؐ ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیے پہلی تیری
نقل کی یہ مسلم نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء
ما صدقت وان من الانبياء نبيا ما صدقه من امته الا رجل واحد رواه مسلم
اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی اپنی امت کی گنہگارون کی
داخل ہونی کی لیے جنت مین یا بلندی درجون کی لیے اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی
مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی
مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر
احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل وفي رواية فانا اللبنة وانا خاتم النبيين متفق عليه
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی
گرد کی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس
اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہ میری دیوار

اور ختم کیے گئے رسول ساتھ میری اور ... ہی پس مین ہون تمام ... اور مین ہون ختم کرنیوالا نبیون کا ف

انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت وعلم وارشاد کو ساتھ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلی سب انبیا پیدا ہوئے تو اوس بن بنیا

ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہماری آنحضرت صلعم کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ

الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اوسکی

ایمان لاسکی اوسپر بشر ف ح ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہی کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہی لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص رہا پہر اونکی بعد

منقطع ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوسوقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور

مردونکو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہی مادرزاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ ع کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو

عاجز کیا اسیطرح ہماری آنحضرت صلعم کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اعلی درجہ

کہ سب اسکی آگی اچہی اچہی دعویدار مغلوب ہوئی اور کچہہ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا **ت** اور بیشک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحی کہ

وحی کی اللہ نی میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہی سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید

رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہونا

اسلیئی کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا

فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ

وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی پہلی مجہسی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت پڑنی سی ایک مہینی کی مسافت سے

یعنی میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینی کی مسافت سی کہ اتنا فرق مجہہ مین اور اونمین ہوتا ہی

اور پہر ماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیی ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی **ف** ع یعنی سوای حمام و مقبرہ

کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جس جگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جائز ہی جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوای ایک جگہہ معین کے

کہ عبادت خانہ اونکی تہی نماز درست نتہی اور آگی سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہماری ملت الہی درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہی جیسی کہ

فرمایا **ت** پس جو شخص ہو میری امت مین سے کہ اوسپر نماز وجب ہو اور وقت آجاوی اور پانی ملی نہین تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال

کی گئی میری لیی لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیی مجہسی پہلی **ف** ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکٹہا

کرتی اور آگ آسمان سی آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنی والون کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہماری آنحضرت صلعم کی لیی مخصوص ہوا پانچوان

حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سی جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لی لیتی **ت** اور دیا گیا مجکو مرتبہ

شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہہ سی پہلی اپنی ہی قوم کی طرف

بعد ان کی نہیں ہوا کوئی نبی ہوا وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء
بستٍ اُعطیتُ جوامعَ الکلمِ ونُصرتُ بالرعبِ واُحلّت لی الغنائمُ وجُعلت لی الارضُ مسجدًا وطهورًا واُرسلتُ الی
الخلقِ کافّةً وخُتم بی النبیّون رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر
سات چھ خصلتوں کی ف ح پہلی حدیث میں پانچ فرمائیں اور یہاں چھ اور حقیقت میں فضائل آنحضرت کی کہ اونکر آپ مخصوص و ممتاز ہیں بہت ہیں
بیشمار ولیکن بعضی اونمیں سے بتقریب وقت اور سوال کی حدیثوں میں مذکور ہوئی ہیں اور مقصود حصر نہیں ہے ت اور دیا گیا میں کلمے جامع ف یعنی
کلام مختصر جو بہت معنوں کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحة العدة دین والمستشار موتمن اور مانند
انکی کہ ہر ایک بہت سے معنوں کو مشتمل ہے اور بعضی عالموں نے ایسی حدیثیں جمع کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف ہے
کہ تھوڑے سے لفظوں میں بہت سے معنی خدا تعالیٰ نے جمع کیے ہیں اور معنی اول خوب ظاہر ہیں اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہے اوسمیں اختصر لی الکلام
اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہے ت اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں رعب ڈالنے کی ساتھ اور حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں اور کی گئی میرے
لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی وحی منقطع ہوئی
اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی نبی نہ ہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اوترنا بھی اسی دین کی خوب رواج دینے کو ہوگا وعنہ
انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بُعثتُ بجوامعِ الکلمِ ونُصرتُ بالرعبِ وبینا انا نائمٌ رأیتُنی اُتیتُ بمفاتیحِ خزائنِ
الارضِ فوُضعت فی یدی متفق علیه اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھایا گیا
اور بھیجا گیا میں ساتھ جامع کلموں کی اور فتح دیا گیا میں ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں اپنے تئیں کہ دیا گیا میں زمین کی خزانوں کی
کنجیاں پس رکھی گئیں میرے آگے ف ع مراد یہ ہے کہ سہل کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کی لیے اور اونکی امت کی لیے فتح ہونا شہروں کا اور خزانوں کا نکالنا
یا مراد ہیں کانیں زمین کی جسمیں سونا چاندی وغیرہ ہے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انّ الله زوی لی الارضَ فرأیتُ مشارقَها ومغاربَها وانّ امّتی سیبلغُ مُلکُها ما زُوی لی منها واُعطیتُ
الکنزینِ الاحمرَ والابیضَ وانّی سالتُ ربّی لامّتی ان لا یُهلکها بسنةٍ عامّةٍ وان لا یُسلّط علیهم عدوًّا من سوی انفسهم
فیستبیحَ بیضتَهم وانّ ربّی قال یا محمّد انّی اذا قضیتُ قضاءً فانّه لا یُرَدّ وانّی اعطیتُک لامّتک
ان لا اُهلکهم بسنةٍ عامّةٍ وان لا اُسلّط علیهم عدوًّا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتَهم
ولو اجتمع علیهم من باقطارها حتّی یکون بعضُهم یُهلک بعضًا ویسبی بعضُهم بعضًا رواہ مسلم
اور روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لیے زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کی
کردکھایا پس دیکھا میں نے اوسکی مشرقوں اور مغربوں کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہے کہ پہونچے اوسکی بادشاہی اوس
مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب میں بادشاہ ہووین اور تصرف کریں اور دیے گئے میرے لیے دو خزانے سرخ
اور سفید ف ع یعنی سونے اور چاندی کے یعنی ایک تو کسریٰ کا خزانہ جو بادشاہ ہے فارس کا کہ وہاں سونا بہت ہے اور ایک قیصر کا خزانہ کہ وہ
بادشاہ ہے روم کا کہ وہاں چاندی بہت ہے ت اور بیشک میں نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کی لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کی

یعنی ایسا قحط نہوگا کہ ساری امت کو ہلاک کردے اور یہ کہ نہ مسلمانون کی بیخ کنی کا قریب ہلاک جائز جمیع اوست
جمع ہوئی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہوگا کہ دشمن جگہہ اونکی ہو وے بس لیوے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے ای محمد تحقیق
جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیے یعنی امت اجابت کی لیے یہ کہ نہ ہلاک
کرونگا مین اونکو ساتھ قحط عام کی اور کیہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانون کی پس ہلاک کرے وہ جگہہ رہنی بود و باش کی اگرچہ جمع
ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہوں اونسی لڑنی کی لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت
مین سی بعضی کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضی بعضون کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی کافرون کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور
سارا ملک اسلام نہ لے سکینگے لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسطرح قضای ربی اور تقدیر الٰہی مقرر
ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوے **وَعَنْ** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً
سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ
بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** بنی معاویہ
ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور اب تک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض
اور ہمنی بھی پڑہین حضرت کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سی بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری
بات ہی پھر فارغ ہوئی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مین نی اپنی رب سی تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نی
اپنی پروردگار سی یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کی سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نی یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنی کی یعنی ساری
امت نہ ڈوب جاوے عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سی سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھی اور مانگا مین نی
یہ کہ نہ گردانی آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو **ف** اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول
نہین ہوتی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ
يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ
حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی
کہا مین نی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہی
یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تھی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تھی اگلی کتابون کی اور پڑہی تھین
وہ اور لکہتی تھی آنحضرت کی حدیثین اور یہی کثیر الاحادیث مین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی
جو توریت مین ہی خدا کی قسم بیشک وصف کیی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتہ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین ای نبی تحقیق

بھیجا ہی جلوت یہ امت کی احوال پر اور خوشخبری دینی والا فرمانبرداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ واسطی
امیوں کی ف مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہین جانتی تہی یا اسلیی کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور
تخصیص عرب کی اسلیی ہی کہ آنحضرتؐ اونہین مین سی ہین اور اونہین مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ سی مراد امیون
شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرتؐ کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی
قوم کی ہی برباد ہوتی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم و
انت فیہم ت تو بندہ خاص ہی میرا ای محمدؐ کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مینی
تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کا بار اپنی تونی مجہی سونپی اور بھلا اپنی زور اور طاقت پر بھروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور
نہ غل مچانی والا بازارون مین ف یہ تخصیص بازارون کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دفع کرتا بدی کو بدی کی ساتھ
یعنی جو اوسکی ساتھ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانکتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی
اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتہ اسطرح کی کہ کہین نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور یہانتک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کی آنکہین اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہ سمجہین اور نہ یاد کہین گویا غلاف اور پردہ
مین ہین نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہی عبداللہ بن سلام سی مانند اوس
حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہی عبداللہ بن عمر سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی آنحضرتؐ کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ
نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** خباب بن الارت قال صلی بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فاطالہا قالوا یا رسول اللہ صلیت صلوۃ لم تکن تصلیہا قال اجل انہا صلوۃ
رغبۃ ورہبۃ وانی سالت اللہ فیہا ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سالتہ ان لا یہلک امتی بسنۃ
فاعطانیہا وسالتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسالتہ ان لا یذیق بعضہم باس
بعض فمنعنیہا رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی خباب بن ارتؓ سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی
دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی اسمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا
تہا اسلیی نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین اسمین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دیگئی مجکو
ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی
نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہ در چاہا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی
نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور دور بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنون سی یہ بات نہین ہوتی پس یہ بہی دی مجکو اور چاہا مین نی کہ نہ چکہاوی
اونکی بعضون کو بعضون کا عذاب یعنی آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک نہ کرین ایک دوسری کو پس منع کی مجکو نقل کیا ترمذی اور نسائی نی **وعن**
ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعو
علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابوداود

اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی

تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم سب بسبب بد دعا پیغمبروں کی دوسری یہ کہ نہ غالب ہو دین اہل باطل اہل حق پر ۔ ۔ ۔

ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکیں گے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہے حضرت عمر رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہے گا حق پر یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت میں سے قائم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہونچا سکے گا اونکو مخالف اونکا تیسری یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر **ف** ح اور یہ دلیل اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانے کے مجتہد عالموں کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ھذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوھا رواہ ابوداود

اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کرے گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری اونکی دشمنوں سے **ف** ح تورپشتی نے کہا اسکی معنی یہ ہیں کہ حق تعالی اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کرے کہ واقع ہو اوس سے ہلاک اونکا استیصال بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کرے تب خدا تعالی کافروں کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ساتھ کہ آپس میں بھی لڑائی کریں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا رواہ الترمذی

اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصہ میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافروں کا کچھ طعن **ف** ح آنحضرت صلعم کی شان میں کہتے تھے آنحضرت صلعم سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کی کبرا سے عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہے شان اونکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور احق ہیں اور وں سے **ت** پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرت صلعم نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو اونکی بہترین فرقہ میں کہ عرب ہیں پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین گھرانوں میں کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیوں کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین اونکا ہوں گھرانہ اور نسب میں نقل کی ترمذی نے **ف** ح پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتھ نبوت کی اور کتاب کی یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیوں کی لیے لازم رکھنا اونکی گمان پر کہ کہتے تھے کیوں نہ اوترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظماے عرب پر گرچہ نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

ثابت ہوئی تہی جس وقت مین اپ نبوت کو مامور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی نبوت میری اور اس حال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تہی
یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بے جان اور معنی یہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی کی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی ت نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکہا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اوس حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنی مٹی گوندہی ہوئی مین ف طینۃ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کی بہی معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوس حال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نہ چکا تہا اور روح اوسمین پہونچی تہی بیان کرتی ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکہنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حور عین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتون کی آنکہون اور بہون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت اور اب خبر دون مین تمکو ساتہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی قدر ہی میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسی کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماں کا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل ہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی ف ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایاں ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت نبوت ما بین مشرق اور مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ع بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجالانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد کرین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتھ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام و نشان اور یگانہ ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اوس خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کھڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتھ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد محمود ہونگی اور حمد الہی کی ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلواوینگی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈھونڈھینگی اور میری تابع ہونگی ف ع اس جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سردارون کی لیے ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء حمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون کہ پھٹی اوسی زمین یعنی اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِیْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ بیٹھی تھی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین پس نکلی آنحضرت گھر سے یہانتک کہ جب نزدیک ہوئی اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیمؑ کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسٰی سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اورون نی کہا پس عیسٰی کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتھ بے اسباب مقرری کی پیدا ہوئی اور پنگوڑی مین باتین کین لڑکپن مین لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اونکی مان کی پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اوس سی عیسٰی پیدا ہوئی اور بھی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تھی اور کہا اورون نی آدمؑ کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکھائی اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تھی اور تعریف کر رہی تھی پس یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور ہین وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسٰی ہمراز و ہمسخن خدا کی ہین اور وہ بھی ہین ایسی ہی اور عیسٰی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بھی ایسی ہی ہین اور آدمؑ کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بھی ایسی ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علمائی کہ حبیب دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی بھی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اس جگہہ کلام کمال مرتبہ اعلی

اور خاص دوستون مین ہی انتہی اقتد ملا علی قاری کہا طیبی نی دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور شاید یہ دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ تمت حبیبہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدمؑ اور آدمؑ کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازے بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرین گی پس کہولیگا خدا تعالی میری لیی
دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتہ فقیر مسلمان ہونگی
اور نہین فخر ف یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس ہی نہ غیر اوسکی سی اور نوری نی
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو حال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکہی سولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیی حق تعالی نی انبیا و اولیا کی لیی مقرر رکہی اور اور دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگتر اگلون اور پچہلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچہلون سی انبیا ہون **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ
وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم
بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پچہلی ہین
ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتہ ہوگا جہنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجہسی یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالی گا اونکو ساتہ قحط کی اور نہ جبر سی اور کہیر ڈالی گا اونکو
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالی گا اور نہ اکٹہا کری گا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
دارمی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع
ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کہینچنی والا رسولونکا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ پیچہی پیچہی میری آوینگی بہشت کو
یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچہ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون یعنی
نقل کی یہ دارمی نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا
وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون کا

لوگون سی نکلنی والا ہونگا قبرسی جب اوٹھائی جاوینگی قبرون سی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ **ف** ع یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکرسکین گی اوسوقت مین اونکی طرف سی عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی پس مین ہی اوسوقت کلام کرسکون گا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سوای میری پس حضرتؐ مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی هذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین **ت** مین خوشخبری دینی والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہو وین **ف** ح ع یعنی جب غالب ہو اونپر نا امیدی اللہ کی رحمت سی بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسی کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ت** بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میری ہاتہہ یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اوسدن ہاتہہ مین میری ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدمؑ کا پروردگار کی نزدیک بہشتیہ خصوصا اوسدن گرد پھرین گی میری اور خدمت کرین گی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی مین ہین پوشیدہ **ف** ح تشبیہ دی حورونکو ساتہ انڈون شترمرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتہ تہوڑسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہونچنی سی حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سی اور ہاتہہ پہونچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکھری ہوئی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی یعنی جیسی موتی بکھری ہوئی خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی **وعن ابی ہریرۃ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی اونہنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سی پس کہڑا ہونگا عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میری سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سی عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا اون شخصونکا ہون گا کہ پہٹی اونسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی اونہنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ **ف** ع یعنی جو کہ ذکر کیا ہی اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرتؐ کا امت سی واسطی اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا اسلیی کہ فائدہ پاوی امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک اونمین سی اپنی یار کی لیی دعا **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ تو فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت کا نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہونہین وہ مرد **ف** ح یہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی اور پاس ادب ہی درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرتؐ ہی ہین **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود میں اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگے میں اونکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر
فخر کی کہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرا ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المومنین رواہ الترمذی
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست نزدیک ہیں نبیوں میں سے اور تحقیق میرے
دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہیں پھر پڑہی آنحضرت نے یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیے آیت
کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہیں کہ جنہوں نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکے زمانہ میں اور بعد اونکے اور یہ ہی یعنی
آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کے دین اور شریعت میں اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانوں کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تعالیٰ نے بھیجا مجکو
واسطے تمام کرنے اچھی خوبیوں کے اور پورا کرنے کے اچھے کاموں کے یعنی مجکو بھیجا ہے واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے اونکے اخلاق
باطن اور افعال ظاہر میں نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں وعن کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلاۃ اذا جاء وقتہا یتازرون علی انصافہم ویتوضؤن
علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلاۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی
النحل ہذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعیوں میں سے اور اہل کتاب
کے عالموں میں سے ہیں نقل کرتے ہیں توریت سے کہا لکھا ہوا پاتے ہیں ہم یعنی توریت میں کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہیں درشت خو اور
نہیں سخت گو اور نہ چلانیوالا بازاروں میں اور بدلا نہیں لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اوسکی پیدایش مکہ میں ہے
اور جگہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہے اور بادشاہی اوسکی شام میں ہے ف ح ع بادشاہی سے مراد ہے دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت میں
اکثر اور جہاد اوس ملک میں زیادہ ہے وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان میں ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی اونکے بعد تمام ہوئی مدت اونکی
اور ایام خلافت اونکی کی تمام میں ہوگی جیسا کہ معاویہ کے لیے اور بعد اونکے بنی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہے اور شکر کرنیوالی
خدا تعالیٰ کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی میں یعنی بہرحال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل میں یعنی جب
مکان میں منزل پکڑیں اور اوتریں یا ہر پست مکان میں نیچے اوترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے
چڑہینگے رعایت اور نگہبانی کرنیوالے ہونگے سورج کے ف ع یعنی اوسکے طلوع و غروب و زوال کا دہیان کرینگے نماز و عبادت کے وقتونکے لیے
اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا کہ تحقیق اچھے خدا کے بندوں میں وہ ہیں کہ جو خیال رکھتے ہیں سورج اور چاند و ستاروں
اور سایوں کا خدا تعالیٰ کی یاد کے لیے ت ادا کرینگے نماز جب اوسکا وقت آوے ازار باندہیں اپنی کمروں پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کریں ستر عورت میں
یا مراد یہ ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیوں تک پہنیں اور وضو کریں اپنی اطرافوں پر یعنی ہاتھ اور پاؤں اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کریں آواز کرنیوالا اونکا آواز کرے

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی مین جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تہوڑی تغییر کی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰىةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسیٰ بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی آنحضرتؐ کی ساتھ اونکی حجری مین کہا ابو مودود مدنی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رضہ کی حجری مین کہ جہان آنحضرتؐ مدفون ہین ایک قبر کی جگہ یہان نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسیکا یہ تہی اور خبر دی ہی بہتون نی جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکھین اونہون نی تین قبرین اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اوسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرتؐ کی اور سر عمر رضہ کا مقابل پشت ابو بکر رضہ کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رضہ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰ بعد اوتہرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہانسی پہر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رضہ کی پہلو مین پس ہوینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا یَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰہُ عَلٰی اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَاءُ الْاٰیَةَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالیٰ نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالیٰ نی آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رضہ نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالیٰ نی فرمایا فرشتونکو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ع یعنی پس حق تعالیٰ نی فرشتون کی لیی اسطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اوپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کہولدیی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالیٰ گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچھی آوین **ف** ع اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباسؓ نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالیٰ نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

ف اور خاص کر انسان آدمیوں کا آیت مین ایسی ہی کہ وہ اشرف مخلوقات ہین اور مقصود اس آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی تخصیص عرب کی جیسا بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاوی اور یہ بلیغ آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابو ذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوتر آیا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھ اسکی مثہ مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ سو اونپر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ بہی سو اونپر بہی غالب ہو مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھ تو بی شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ ہت پہ مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب لوگوں نی کہا کسیلی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پہ کیونکر ترک کیا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان اور زمین مین اسلیی

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بہی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن میں مثل بھنبھناہٹ شہد کی مکہی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتہ تہوڑی تغییر کی **وعن** عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التوریۃ صفۃ محمد وعیسی ابن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکہا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیے جاینگی آنحضرتؐ کی ساتہ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رض کی حجری مین کہ جہان آنحضرتؐ مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ یہان تک کی ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہہ کی باقی رہنی مین وہان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسیکا یہ تہی اور خبر دی ہی بعضون نی جو کہ حجرۂ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکہین اونہون نی تین قبرین اسطرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اوس سی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرتؐ کی اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد اوترنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہانسی پہر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رض کی پہلو مین پس ہونگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الایۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس

روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتہ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتونکو یہ کلام اور جو کوئی کہ کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیے اسطرحکا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے مہربانی اور رحمت کی ساتہ کہ تحقیق ہمنی کہولدی تیری لیے دراوازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالی گناہ تیرے جو پہلے گذری اور جو پیچہی آوین **ف** اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بی اسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوش ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچہ کری تو تجہ پر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہوت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام وشرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت لو

تمام لوگون کی طرف بھیجا ہی رسول کرکی خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور انسان کی طرف

ف ہی اور خاص کرنا آدمیون کا آیت مین بلکہ یہی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اس آیت مین تعمیم بعثت ہی نا تخصیص عرب کی کیونکہ بعض اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاوی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدہما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدہما لصاحبہ اہو ہو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بہم فرجحتہم ثم قال زنہ بالف فوزنت بہم فرجحتہم کانی انظر الیہم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدہما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحہا رواہما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحاء مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اتر آیا ایک اون دو فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اون پر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اون پر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اون پر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نے اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بے شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ بہت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا او اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا او نہون نی کہا یہ نام اسکا مینی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی کہا او نہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان زمین مین اپنی

محمدؐ نام رکھا اور آنحضرتؐ کی والدہ آمنہؓ نی بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجھکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمدؐ رکھیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہ نام نتہا جب اہل کتاب نی خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووی اور نام اوسکا محمدؐ ہو چار شخصون نی اپنی بیٹون کا نام محمد ہی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہ چار نام بہی آنحضرتؐ کی نام سی پہلی نہیں ہو سکتے کیونکہ آنحضرتؐ کا نام سنکر یہ نام رکھتی تہی آور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرتؐ کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی ۹۹ ننانوی نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ حق جل و علی نی تیس۳۰ نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کی لیی خاص کیی اور بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیی جاوین آنحضرتؐ کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بھی آئی ہین اور قاضی ابوبکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین کہا بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی نی ایک کتاب علیحدہ آنحضرتؐ کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی یہ نام گنی اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرتؐ کی صفات سی بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرتؐ کی اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللّٰہم صل علی محمد وسلم بعدد جمالک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

الفصل الاول فصل پہلی

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ روایت ہی جبیر سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرتؐ سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سی اور مشہور ایک نام میرا محمدؐ ہی اور دوسرا احمد **ف ح** یعنی روایتون مین محمود بھی آیا ہی اور سب مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمدؐ بہت تعریف کیا گیا بی حد بی شمار اور احمد سب سی زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کہڑا ہووی اونکی لیی لواء حمد اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور نام میرا حاشر ہی کہ اوٹہائی جاینگی اور جمع کیی جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹہونگا پہر اور لوگ میری پیچہی اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب وہ ہی کہ نہووی پیچہی اوسکی کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** عاقب کے معنی ہین پیچہی آنیوالا اور مراد یہان پیچہی آنیوالا پیغمبرونکے

وعن ابی موسی الاشعری قال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیی اپنی ذات شریف کی اتنی نام سب فرمایا مین ہون محمدؐ اور احمد اور مقفی یعنی پیچہی آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا **ف ح** یعنی ساری خلقت نی آنحضرتؐ کی ہاتہہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرتؐ کا نام اسلیی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتی تہی اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہہ سی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین مذمم کو اور مین محمدؐ ہون **ف ح** یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرتؐ کو مذمم کہتی تہی کہ معنی ہین نقیض محمدؐ کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور بعض طعن کرتے تھے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ مذمم کو برا کہتے اور لعن طعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں بس کیا ہے اللہ تعالی نے
اونکی بدکہنے سے بچایا مجکو ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط
مقدم رأسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه
مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده رواه مسلم
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب میں اور
جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف ح اسلیے کہ تیل لگانے سے
بال مجتمع ہو جاتی ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتی ہیں پس معلوم ہونی لگتی ہیں سفید سیاہ میں سے اور
آنحضرت کی سر اور ڈاڑھی میں سفید بال بیس سے زیادہ نتھی بڑہاپی میں اور بعضی روایتوں میں اس سے بھی کم آئی ہیں ترجمہ اور تھی آنحضرت بہت بالوں والی ڈاڑھی کی ف یعنی ڈاڑھی
آپکی گھنی تھی ہلکی نتھی جیسی اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہے اور حضرت کی ڈاڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں مع اور صحابہ عظام سے ڈاڑھی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑھی نی اونکا تمام سینہ کندہوں تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑھی لمبی چوڑی
تھی اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ قبضہ سے زیادہ نرکہتی تھی غرض کہ ڈاڑھی ایک مشت سے کم نہو نہیں اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئی ہیں ت
پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ موہم تھا
طول کو بھی کہا جابر نی نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کی اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہے بل مثل القمر
اور ایک میں آیا ہے وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہے کہ چمکتا تھا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہے چودہویں رات کا چاند اور ایک حدیث میں
آیا ہے کہ ہوتا تھا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں مواہب لدنیہ میں ہے کہ یہ تشبیہیں لوگوں نے
اپنی فہم کی موافق تعریف کی دی ہیں وگرنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سے کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی **بیت**
کسی بحسن وملاحت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد + ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی + یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد + صلی اللہ علیہ وسلم
علی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے سمجھا جاتا ہے اسکا
اسلیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم
علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ت اور دیکھا میں نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہے درمیان دونوں شانوں کی بہر تقدیر
بائیں شانہ کی پاس تھی ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تھا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہ اور تمام اعضا کا سا
اوسکا بھی رنگ اور باآب وتاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کی جاننا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا
تھا بلند تر و تمام اجزای بدن شریف سے کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تھی ت کی یہ بہی تھی تمام ہوئی ایک کار کی بات کی زیر سے یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین
ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت
دیتی تھی تو یہ پتا بتلاتی تھی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک میں وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نتھا کہ اوسکی
ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کی درمیان ہیں اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر کی
تو تغییر اور تبدیل سے محفوظ رہی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اوسمیں لکھا ہوا تھا وحدہ لاشریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتوں میں

لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سواے حق تعالیٰ کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ
قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ
بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکھا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچھی پس دیکھا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹھی کی یعنی یا
ہیئت مین جیسی کہ ایک حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوسپر تل تھی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ
قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِہَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ
الْخَمِیْصَۃَ بِیَدِہٖ فَاَلْبَسَہَا قَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْہَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ ہٰذَا سَنَاہْ وَہِیَ بِالْحَبْشِیَّۃِ
حَسَنَۃٌ قَالَتْ فَذَہَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَعْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک
کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھ سے
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کری تو اور تھی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد نشان ہوا ادی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت
حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تھی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور
ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چھوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَیْسَ بِالْاَبْیَضِ الْاَمْہَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ
وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ
سِنِیْنَ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَصِفُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ اَزْہَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ اُذُنَیْہِ وَعَاتِقِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کَانَ
ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَیْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَکَانَ سَبِطَ الْکَفَّیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ کَانَ شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹہنگنی **ف** ح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی
کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہ سبب درازی قد کے
نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا اور نہ تھی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی
اور نہ تھی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھی اور نہ تھی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ تھی بالکل سیدھی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کی یعنی جب پورا چالیس کا ہوچکا

کی آنحضرتؐ نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نے حضرتؐ کو ساٹھ برس تمام ہونے پر ف ح دس برس کا رہنا
حضرتؐ کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کسی کو اسمین خلاف نہیں اور مختار یہ کی رہنے مین تیرہ برس رہے پس اس حساب سے آنحضرتؐ کی عمر تریسٹھ برس
کی ہوتی ہے اور یہاں ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت مین کسر کا اعتبار نہیں کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ اور
اور یہ عادت ہے اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تھے آنحضرتؐ کی سر مبارک اور ڈاڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ روایت ہے انس سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرتؐ میانہ قد قوم مین کہ نہ تھے دراز اور نہ ٹھنگنے روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرتؐ کی آدھے کانوں تک اور ایک روایت مین ہے کانوں اور شانوں کی درمیان مین تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح اور ایک روایت مین ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت مین ہے کہ مونڈھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا بسبب اختلاف احوال
کی ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کی کترنے سے تو دراز ہو جاتے
اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالوں کا سوا حج اور عمرے کے
نہیں ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ کہا انسؓ نے تھے آنحضرتؐ بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے ف ح یعنی پاے مبارک
پُر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اوسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہیں جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکے پہلے اونکی مانند
اور تھے آنحضرتؐ فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرتؐ کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پُر گوشت ف
ح مردونکے لیے یہ ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضاے شریف کا مراد ہے خلقت مین سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی **وعن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له
شعر بلغ شحمة اذنيه رايته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال ما رايت من ذي لمة
احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير
اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کی یعنی فرق آنحضرتؐ کی
دونوں مونڈھوں مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے واسطے آنحضرتؐ کے بال تھے کہ پہونچتے اونکی کانوں کی لو کو دیکھا مین نے
آنحضرتؐ کو سرخ جوڑے مین کہ ازار اور چادر مین کی تھی ف ح اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تھے اسیطرح محققون نے تحقیق کیا ہے اور سبز سے
بھی کہ حدیثوں مین واقع ہے یہی مراد ہے کہ اوسمین سبز اور زرد خط تھے ترجمہ نہیں دیکھی مین نے کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت مین ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہین دیکھا مین نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی بال
قریب پہونچتے تھے اونکی مونڈھوں کی فراخی سے درمیان دونوں مونڈھونکی نہ تھے حضرتؐ لنبے اور نہ پست قد ف ح آدمی کی بالوں کی تین نام ہیں
جمہ بپیش جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کی زبر اور فے کی جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائین اور جب کندھے تک
پہونچے تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچے اور کبھی جمہ معنی مطلق بالونکی بھی آتا ہے **وعن** سماك بن حرب عن
جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوش العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال
عظيم الفم قيل ما اشكل العين قال طويل شق العين قيل ما منهوش العقبين قال قليل لحم العقب رواه مسلم اور روایت ہے سماک بن حرب سے اسنے

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کی لیے اور
تنگ دہنی کو مردوں کی لیے عیب جانتے ہیں اور بعضے مراد کہتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی
ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہیں معنی ضلیع الفم کی کہا اونہوں نے
بڑے منہ والے کے ہیں کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العینین کی کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کی **ف** ع کہا ہے علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العینین کے
معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں **ت** کہا گیا سماک
سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا اونہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تھے اوسط یعنی قد میں اور جسم میں اور سب صفتوں میں **وعن** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ
خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ
اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ **ت**
اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اوس عمر کو
کہ خضاب لگاویں **ف** ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے
کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا میں کہ گن لوں
سفید بال آنحضرت کی کہ داڑھی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں اونکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرت
کی سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے تھے سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور
کنپٹیوں اونکی کی اور سر مبارک میں کچھ **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَانَ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ
اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چمکتی رنگ کے گویا کہ قطرے
اونکی پسینے کے موتی تھے یعنی ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں
آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اوٹھاتے تھے پاؤں بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسٹتے چلیں اور نہیں
چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے
کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ
بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلیم سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کی یہاں اور
اونکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اوس پر آنحضرت سوتے **ف** ع کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرت
کی محرموں میں سے تھیں دودھ کے سبب یا نسب کے سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہیکو آنحضرت سوتے اور یہ ماں ہیں انس کی کہ جو خادم حضرت کے تھے

اور سما عطر اور خاصکر انہین عورتون مین ت اور سا آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی ایسی کہ آنحضرت تہی کثیر العیا پس اکٹھا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا او
ملاتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویون مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی
کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبویون مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبویون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی
کہ یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیے یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملین ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچپن بلاؤن سی فرمایا
آنحضرت نی کہ سچ کہا تونی اور خوب کیا تونی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوۃ الاولی ثم خرج الی اھلہ وخرجت معہ فاستقبلہ ولدان فجعل یمسح خدی احدھم واحدا واحدا
واما انا فمسح خدی فوجدت لیدہ بردا اوریحا کانما اخرجھا من جونۃ عطار رواہ مسلم وذکر حدیث
جابر سموا باسمی فی باب الاسامی وحدیث السائب بن یزید نظرت الی خاتم النبوۃ فی باب احکام المیاہ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگون کیطرف
اور مین بہی اونکی ساتہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی اپنا ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور اپیر مین پس
چہوا میری رخسارون کو بہی ف ع لفظ خدی یہان دال کی زیر سی اور ی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین یہان بہی بلفظ تثنیہ ہی
دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی چہوا میری دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکا لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین
مفرد بہ ارادہ جنس کی ت پس پائی مین نی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سی ف ع
اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی
تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہے
سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین
اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل ولا بالقصیر ضخم الراس واللحیۃ شثن الکفین والقدمین مشربا
حمرۃ ضخم الکرادیس طویل المسربۃ اذا مشی تکفا تکفیا کانما ینحط من صبب لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ
علیہ وسلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتہون کی اور پاؤن مبارک رنگ آپکا
سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لنبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لنبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اوترتی ہین بلندی سی ف ح مقصود یہ ہی کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پاؤن مبارک
زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی ت ترجمہ نہین دیکہا مین نی پہلی
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی **وعنہ** کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد
وکان ربعۃ من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطھم ولا بالمکلثم وکان بالوجہ

تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ
وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ
اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ
وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی علیؓ ابن ابیطالب سی کہ تہی جب وقت وصف بیان کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتی نتہی آنحضرت صلعم بہت لانبی اور نہ بہت چہوٹی
اور تہی میانہ قد لوگون مین اور نتہی بہت کڑی ہوئی بالون کی نہ سیدہی بالون کی تہی بال کچہ مڑی ہوئی اور نتہی پر گوشت رُدی مدور مجتمع اور نہ
کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تہی روی مبارک مین کچہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکہین بہت اور
دراز پلکین موٹی سری ہڈیون کی **ف ح** کتد ت کی زبر اور زیر سی جگہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہ ہی وہ بہی
موٹی اور پر گوشت تہی **ت** نتہی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالون کی سینہ سی ناف تک تہی **ف ح** ظاہر اس حدیث سی
یہ معلوم ہوتا ہی کہ بدن شریف پر سوای مسربہ کی بال نتہی لیکن اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای مسربہ کی بہی بعضی جگہہ بال تہی مانند سینہ اور
بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہی اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہون
ترجمہ پر گوشت ہاتہونکی اور قدمونکی جب راہ چلتی اوٹہاتی پاؤن کو ساتہ قوت کی گویا اوترتی ہین بلندی سی پستی مین اور جب منہ پہیرتی داہنی یا بائین
تو پہیرتی تمام بدن شریف کو اور بالکل توجہ کرتی **ف ح** یعنی نظر چرا کر نہ دیکہتی تہی متکبرون کی طرح اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ کڑی کڑی گردن نہ پہیرتی تہی
داہنی بائین جب دیکہتی کسی چیز کی طرف جیسی کہ ہلکی لوگ کرتی ہین ولیکن منہ کرتی اودہر باطمینان یا پیٹہہ پہیرتی باطمینان **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تہی اور وہ ختم کرنیوالی نبیون کی تہی بڑی سخی تہی لوگون مین از روی سینہ کی **ف ح**
یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سی تہی نہ ستانی اور دکہانی کو اور ملا علی نی اسکی یہ معنی لکہی ہین کہ اجود یا تو جودت سی
ہی جیم کی زبر سی یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تہی پس نہین ملول اور تنگ ہوتی تہی امت کی ایذا سی اور جفاء اعراب سی اور یا اجود جود سی ہی جیم کی
پیش سی یعنی دینی کی ضد بخل کی یعنی بخل نہین کرتی تہی کسی چیز مین نہ مال کی دینی مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی مین پس معنی یہ ہونگی
کہ سخی تر لوگون کی تہی از روی دل کی **ترجمہ** اور بہت سچی تہی لوگون مین از روی زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تہی
یعنی کلام کرتی تہی مخارج حروف سی جیسا کہ چاہیی اور بہت نرم تہی لوگون مین از روی طبیعت کی اور بزرگ تہی لوگون مین از روی قوم و قبیلہ کی جو کوئی
دیکہتا اونکو یکایک ڈرتا تہا اور ہیبت ناک ہوتا تہا اونسی اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اختلاط کرتا تہا اور صحبت رکہتا تہا پہچانکر دوست
رکہتا اونکو **ف ح** یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسی بسبب وقار کی اور جب بیٹہتا اونکی پاس
اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپکا تو نہایت دوست رکہتا اونکو **ترجمہ** کہتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہین دیکہا
مین نی پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَكَهٗ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی جابرؓ سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتی کسی راہ مین پس پیچہی آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت
تحقیق تشریف لیگئی ہین اس راہ سی بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف ح** عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سی اور معرفت ہی آخر مین تہی

ہوتی خوش رنگ تھی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی خوش پر آتا ہی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تھی تشریف ہوتی تھی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اوس سی پس پہچان لیتا تھا پیچھی آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف لی گئی ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرقہ کی کرت سی ہی من ریح عرقہ قاف سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو ہی یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہی اور آل دونون کا ایک ہی **وَعَنْ** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَأَیْتَہٗ رَأَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا مین نی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ای بیٹی میری اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتی تھی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہو امین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تھی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھی نزدیک میری یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نی جو کہا نزدیک میری یہ واسطی ظاہر کرنی التذاذ و ذوق اپنی کی کہا و الا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھی چاند سی واقع مین اور سب محبون کی نزدیک **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا نہین دیکھی مین نی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سی زیادہ جلد چلتی تھی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی تھی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہتی پروا کرنی والی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح یعنی بی تکلف وبی پروا آسانی بطور خود چلتی اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تھا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کھینچتی اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہونچتی اور وہ بآسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نتھی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تھا مین جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا مین اپنی دل مین کہ آنکھون مین سرمہ دی ہوئی ہین حالانکہ نتھی سرمہ دی ہوئی **ف** ح بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکھین تھین **بیت** بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم * دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ * ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ع یعنے ان دانتون مین کچہ فرق تہا دانتون کے
نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین یا اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون طرفون مین ہین
اونکو رباعیات رکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کی مین ہی تہ مخصوص اوپر کی
ثنیین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** کعب بن مالک
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو **ف** ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
اونکی کی حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا مجہی کو خاص تہا بلکہ ہم سب پہچانتی تہی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس أَنَّ غُلَامًا
يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ
وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَإِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهٖ أَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهٖ وَلُوْا أَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تہا توریت یعنے کچہ توریت مین سی
پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورۂ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی کہ اے یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور
صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ع یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت
اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین
پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی اے رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیے توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا
آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوائی اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو
کہ اوٹہا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اس اسلام کی بہائی کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی
بیہقی نی کتاب دلائل النبوت مین **وعن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کی لیے کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیے بطریق
تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جس نی نہ قبول کیا ناامید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کی ہی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور ہمین تعظیم وتکریم اس امت کی بہی ہی اسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کی لیے بہیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ دارمی نی

او بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابٌ فِيْ أَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی تو اوسکو صورت و خلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت و خلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کو پیش بھی آیا ہی اور جزم بھی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا و غیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس رض سی کہ کہا خدمت کی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کی مدینہ مین آئی مان انس کی اور بعضی ناقی والی اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھہ برس یا دس برس کی تھی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلعم کی مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اُف **ف** ع ح لفظ اُف ساتہ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتہ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکھنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نی یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر کچہ کام کیا مین نی تو یہ نہ فرمائی کہ کیون کیا تو نی اور اگر کچہ کام نکیا مین نی اور حکم کیا تھا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہ نہ فرماتی کہ کیون نہ کیا تو نی یہ کام اور یہ دنیا کی امور مین تھا نہ امور دین کی مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اونمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نی پھیر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور یہی اول انسب اور اوفق ہین ساتہ مقام کی

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور یہ بھی روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت صلعم نی ایک روز کسی کام کی لیے پس کہا مین نی قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور تھا میری دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیے فرمایا تھا مجکو ساتہ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سی کہا مین نی کہ نہین جانیکا مین اور صدور اوس قول کا انس سی بسبب صغر سن اور نادانی کی تھا اوس حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچی تھی چنانچہ اسلیے آنحضرت نی التفات اونکی قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہی تھی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی کہ انس ٹھہری اون لڑکون کی پاس یا تو کھیلنی کی لیے یا تماشا دیکھنی کی لیے **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑی گدی میری پیچھی میری سی کہا انس نی پس دیکھا مین نی طرف آنحضرت صلعم کی اس حال مین کہ آنحضرت صلعم ہنستی تھی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی اے انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

میں نے تجھکو کہا میں نے تمہیں بیچ جاتا ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجبذہ بردائہ جبذۃ شدیدۃ ورجع نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی نحر الاعرابی حتی نظرت الی صفحۃ عاتق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہا حاشیۃ البرد
من شدۃ جبذتہ ثم قال یا محمد مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ضحک
ثم امر لہ بعطاء متفق علیہ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ تہا میں چلتا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا اوسکو
ساتہ چادر آپ کی کی کہینچنا سخت اور پہیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت ؐ اوسکی سینہ کی آگی کہنچکر
آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا میں نی طرف کنارہ گردن آنحضرت ؐ کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کنارے میں چادر کی کناری نی بسبب شدت کہینچنی
اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نی کہ ای محمد ؐ حکم کر میری لیے یعنی اپنی کاربردازوں کو کہ تا دیویں مجھکو کچھ مال خدا میں سی کہ تمہاری پاس ہی پس متوجہ ہوا
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ازراہ تعجب کی پہر ہنسی یعنی ازراہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور روایت میں آیا ہی کہ گنوار نی بعد مال اللہ الذی عندک کی یہ بہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اللہ کی مال سی مال زکوۃ کا مراد ہی یہ
حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت ؐ کی جفای لوگوں پر اور یہ اعرابی اجہٹ اور درشت خویوں عرب میں سی تہا کہ تہذیب اخلاق
نہیں رکہتا تہا اور ادب نہیں سیکہا تہا اوسنی اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی حاکم اور والی کو رعایا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کریں
اور یہی یہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیے مال دنیا بہتر ہی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اہل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلہم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وہو یقول لم تراعوا لم تراعوا وہو علی فرس لابی طلحۃ عری ما علیہ
سرج وفی عنقہ سیف فقال لقد وجدتہ بحرا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر
لوگوں کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگوں کی یعنی کرم وسخاوت بہت کہتی تہی بہ نسبت
اوروں کی اور مردانہ ودلیر ترین لوگوں کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والوں نی ایک رات یعنی کچھ آواز چور یا دشمن کی سی سنکر ڈری اور
غل مچائی پس چلی لوگ آواز کی طرف پس سامنی آئی لوگوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم در حالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت ؐ نی لوگوں سی طرف آواز کے
یعنی سب سی آگی چلی اودہر حالانکہ آنحضرت ؐ فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت ؐ سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوسپر زین
اور لٹکی تہی حضرت ؐ کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت ؐ نی کہ تحقیق پایا میں نی اس گہوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوس دن کے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سی سبقت نہیں کر سکتا تہا اور یہ ایک معجزہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت ؐ
کی سواری مبارک کی برکت سی ایسا منقلب ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کی جبتک کہ
نہ تحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لٹکانا تلوار کا گردن میں **وعن**
جابر قال ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہیں

سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دنیا میں کہا ابن حجر نے مراد یہ ہے کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کے نہ کرتے تھے
بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر نہ ہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عز الدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے منع کی زبان شریف پر نہیں
آیا اور یہ منافی اسکے نہیں کہ وقت ضرورت اونہوں نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا ہے
شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ * لولا التشہد کانت لاؤہ نعم * اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی میں لکھا ہے بیت نرفت کلمۂ لا
بر زبان او ہرگز * مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ * وعن انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ
ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں درمیان دو پہاڑوں کے یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑوں
کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل و زہد اونکی کے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق
کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہیں ایسا دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہیں اور کچھ نہیں رکھتے شعر ہر چہ آمدت بدست
بداوی تو بیش ازان * این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست * نقل کی یہ مسلم نے وعن جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا
رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اوسوقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے
آنحضرت کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے
اور غنیمت اوس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے ہے بہت تھے اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشنا بکریوں کا اوس شخص کو
کہ پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہ تھا ت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے میں اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے
آنحضرت کو اور لے گئے طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمیں پس ٹھہر گئے آنحضرت اور
فرمایا کہ دو مجھکو چادر میری اگر ہوتی میرے پاس چارپائے یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بعدد گنتی ان خاردار درختوں کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں
تو البتہ تقسیم کر دیتا میں اونکو درمیان تمہارے پھر نہ پاتے تم مجھکو بخیل کہ نہ دوں میں اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کر دوں میں اور نہ بودا نامرد یعنی بزدل اور ڈرپوک
ف ح کہ دینے میں فقر و تنگی سے ڈروں میں اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزماؤ گے مجھکو وقائع میں تو نپاؤ گے تم مجھکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کے اور اس میں دلیل ہے
اسکی کہ جائز ہے تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کے اوسکے لیے کہ نہیں پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اوسپر نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یؤتون باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاؤہ
بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام اور لونڈیاں اہل مدینہ کے
برتن اپنے کہ ہوتا اون میں پانی یعنی برکت چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیماروں کی پس نہیں لاتے کوئی باسن مگر ڈال دیتے حضرت ہاتھ مبارک اوس میں
یعنی اونکی خوشی خاطر کے لیے اوسکو تبرک کر دیتے تا شفا اور برکت حاصل ہو اونکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سردی کے پس ڈالتے حضرت اپنا
دست مبارک اون باسنوں میں ف ح اسمیں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کے ضرر اپنی پرواہ اٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیون مین سی کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس لیجاتی حضرت صلعم کو جہان چاہتی **ف** ع ح یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی امت پر جتی کہ کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْہُ** اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَھَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تمسی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگون سی پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹہہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرتؐ ساتہ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹہہری رہی اوسکی ساتہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوس نی جو کچہ عرض کرنا تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتہ عورت کی کوچون مین نہین ہی مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہ گہر مین بنا بر اسکی کہ بعضی اصحاب تہی کہڑی ہو گئی بعید اوسی بہ رعایت حسن ادب کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَالَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنیوالی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدکہنی والی **ف** ح فحش حد سی گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی لیی کہ اہل فساد اور بی حیاؤنکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سی اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول اور غایت کو بہی بغیر قضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور فحش بمعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سی ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سی اور بندون کی جانب سی جہڑکنا اور دعا کرنی ساتہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہ ہی سخت گناہون مین سی ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہی اوپر موصوف کی ساتہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کی کافرون اور ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور جنت کی داخل ہونی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتہ کافرون کی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص ہی اور درجہ سابقین سی اور یہ شامل آتی بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سی اشکال و اللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرتؐ وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح ع یہ کنایہ ہی خواری اور ذلت سی یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناراضامندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکی اوس سی کہتی تہی نہ خطاب کرکی اوسکی طرف اور اسی کی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہ کلمہ بہی ذو معنیین ہین اسلیی کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یا اوسپر یا دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ وجہک کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جاوین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطی رحمت کی **ف** ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا

[حاشیہ: یعنی جہان آپ کی لعنت پہنچی ... [illegible]]

رحمۃ للعالمین سو مومنون کی لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کی لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا انسی اوٹھہ گیا حضرت کی وجود با جود
کی برکت سی جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی
اور نہین ہی اللہ کہ عذاب کری انکو حالانکہ تو انمین ہی
امتون کی کہ پیغمبرون کی بد دعا سی ہلاک ہو گئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا میں نی کہ معین مین بہیجا گیا ہون تا کہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی اور ایسا نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ
نقل کی مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رای شیئا
یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہو ف ع اسلیے
کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی ت پس جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکہتی
اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا
پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوص امر کراہت مین سوای حرمت کی کہا تورپشتی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ
رکہتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پہ رغبت دلائی گئی ہی جبتک کہ نہ پہونچی نوبت سستی
دین کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری
منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین دیکہا مین نی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام
منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکہون مین انسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرت مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی
ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی ت نقل کی یہ بخاری نے **وعنہا** قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی
عائشہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی ف ع
کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رض نی ت کہتی حضرت کلام
کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
الاسود قالت سالت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی
خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی ف ح اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی
پایا اور خلفا اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سُنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین
قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچہا مین نی عائشہ رض سی کہ کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین
کہا عائشہ رض نی تہی نشان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی ف ع لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی کی اوپر
وزن کلمۃ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکہتی تہین عائشہ رض مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور
گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیے یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا کہ نہین اختیار دیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم درمیان دو کامونکی کبھی مگر اختیار کرتی اونمین آسان نہین ہوتا وہ کام جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگونکی اوس کام سی **ف** اس حدیث مین کلام کیا ہی علمار نی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن بر تقدیر تخییر کی اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونیکا واسطی عبادت کی ہی اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر نسبی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امرون مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی ہلیی کہ مجاہدہ کہ بجاوی ہلاک کو جائز نہین ہی اور سا امر او تخییر خدا کی جانب سی ہو درمیان اوس چیز کی کہ اوسمین دو عقوبت ہین یا ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین مندبرت اور نہین بدلا لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس کی کبھی مگر یہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تھی واسطی اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب اوس حرمت کی **ف** ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنی کی پس اشکال نہین آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتی تھی اونکو سا ہی کہ وہ ارتکاب عبداکی حرام کی ہوئی چیزون کا بہی تو کرتی تھی نقل کی بخاری اور مسلم نی

وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَۃً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی عائشہ رضہ سی کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو واسطی کی آنحضرت نی بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی کبھی اپنی ہاتھ سی نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی آنکی کی اگرچہ جائز ہی کچہ مارنا بشرط لیکن ادنی ترک ہی ہی کہا علمانی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی اور سبب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جب مارتی ہین تو اوسکی صلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونون کی کہ وہ حظ نفس کی لیی ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطی محافظت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا مین **ف** ع حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین بعضنہ ہی ہی مراد اس سی جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین وغیرہ لک بہی **ت** اور نہ پالی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ غور کری اونکو پس بدلا لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی جزا کی نقل کی یہ مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَھْلِہٖ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ

روایت ہی انس سی کہا کہ خدمت مین حاضر تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اس حال مین کہ مین آٹھہ برس کا تہا خدمت کی مین نی آنحضرت کی دس برس کی مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین پس ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میری ہاتھہ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھروالون مین سی تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑ دو اوسکو ملامت کرنی سی کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتہ سی ہوا اور

اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیون کی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مار ونہین کہ ہر چیز کی ایک اجل اور مدت بقا ہی **ت** یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عائشۃ قالت لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازار مین جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتہہ برائی کی برائیکا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وعن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ ویجیب دعوۃ المملوک ویرکب الحمار لقد رایتہ یوم خیبر علی الحمار خطامہ لیف رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی مملوک لونڈون کی چہ جاے آزاد کی اور سوار ہوتی خر پہ **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی بر خلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی **ت** البتہ تحقیق دیکہا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پہ کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتی کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ رض نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین **ف** ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخرالدین رازی سی نقل کیا کہ مکہی آنحضرت پر نہین بیٹہتی تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی **ت** اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کرلیتی تہی کوئی کرتا تہی کہا طیبی نی کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین اسلیی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا کہ نبی کی منصب کی لائق نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرت کو بادشاہونکی مانند ٹہرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق مین کرتی تہی جو کچہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی رہنمائی لوگون کی طرف تواضع کی اور منع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی **ت** نقل کی ترمذی نی **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع اور مراد اونکی

یہہ تھی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کی **ت** کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہی حضرت
جب اوترتی اوپر وحی تو بہیجتی کسی کو طرف میری کہ بلالاوی مجکو پس آتا مین آپکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کی حکم سی **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو بہت
قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی حضرت کا بہ نسبت اورونکی **ت** پس تہی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مدح
اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرت دنیا کا ساتھ ہماری اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتھ ہماری اور
جسوقت ذکر کرتی ہم طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتھ ہماری **ف** ع مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب اتفاق کی اون
چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگون کی سی ہین لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کرنیچی
مجلس شریف اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہین ہی اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ ان مجلسہ مجلس علم اسلیے کی ذکر دنیا وغیرہ مین
کبہی فائدی علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہین اور بر تقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سی مباحات مین بہی کلام کرتی تہی
تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان وجب تہا آنحضرت پر **ت** پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہون مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع
مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ
یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْھَہٗ عَنْ وَجْھِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ
بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سی تو کہینچتی نہ تہی اپنا ہاتہ ہاتہ سی
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ مین سی نہ نکالتی جب تک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرت
کی کمال مہر اور تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سی یہانتک کہ وہ مرد پہیرتا منہ اپنا آنحضرت کی منہ سی اور نہین دیکہی گئی آنحضرت آگی
بڑہانی والی اپنی زانوونکو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹھتی انکو آگی بڑہا کر نہ بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہین اور بعضون
نی کہا مراد یہ ہی کہ بیٹہنی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس والونکی اور بسبب یا دتی ادب و تعلیم اصحاب کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد کہتین سی دونون قدم ہین
اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاون پہیلا کر نہ بیٹہتی یہ پاس ادب کی اور ان سب باتون تعلیم ہی امت کو اسطرح
بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرین **وَعَنْہُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیے **ف** ع یعنی بنظر توکل کرنیکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکی خزانون پر اور یہ
خاص بہ نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنی لیے کچہہ نہ رکہتی تہی ورنہ ثابت ہوا ہی کہ اہل و عیال کی لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال اونکی اور نہ متحمل ہونی
اور قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت **ف** ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قرأت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکی پڑہتی تہی اور تہی آنحضرت کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہر ٹہر کر کرتی تہی **ت** نقل کی یہ ابو داود نے
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی درپی مانند پی درپی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت تمہاری ہی ولیکن تہی آنحضرت کلام کرتی

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی تھی ایک سے دوسری سے یاد کرتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرتؐ کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رایت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت مسکراتی ہین آنحضرتؐ سی یعنی حضرتؐ کی برابر کوئی بہت مسکراتا نتہا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن
سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرتؐ کہ جسوقت بیٹھتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تہی آنحضرتؐ دیکھتی آسمان کیطرف حالت کلام
کرنی مین بانتظار وحی نی جبرئیلؑ کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رایت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراهیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ
فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراهیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراهیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل و عیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرتؐ
کی ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوؤن کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ ہی اودہر ہی
تہین دایہ اونکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرتؐ کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنی اور خبر لینی بیٹی اپنی کی اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرتؐ کی ہوتی تہی پس داخل
ہوتی آنحضرتؐ گہر مین یعنی دودہ پلاتی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوئین دہار مین جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ
ابراہیم کا لوہار **ف** لفظ ظئر ظا کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسی بچی کو اور اوسکی
خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو نگا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرتؐ ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اونکا پہر پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرتؐ نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مرا جہاتی مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بالاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت مین **ف** یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تاکہ دو برس ہین دودہ
پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرتؐ اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مری تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** علی ان یهودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ
والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتهددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یهودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاهدا وغیرہ فلما ترجل النهار قال الیهودی
اشهد ان لا الہ الا اللہ واشهد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومهاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشهد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وهذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیهودی کثیر المال رواہ

الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت ہی علی رضی سی کہا تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علمائی یہودی تہین اوسکا
یہودی کی لیی آنحضرتؐ پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرتؐ سی دین کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہ کہ دون مین تجکو بدلی دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمدؐ تاکہ تم دو
مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک ند دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہ تیری
اور نہین جاتا یکا سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرتؐ ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی **ف** ح ع اس سی معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرتؐ اوسکی ساتہ بیٹہی ہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی **ت** اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم
ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرتؐ نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی
کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی
روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور
غیر اوسکی پر **ف** ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کیی جو اوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہی کہ یہ مقام
مقتضی اسی کا تہا یا اسلیی کہ مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا کہنی
برائی کی اوسکی لیی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دوابین ہی اور شاید کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرتؐ کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا
اونکی ادا کرنی سی بسبب بعض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی **ت** پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی
دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی یہ اسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری یعنی طرف موافق ہونی صفت
تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمدؐ بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ
ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور
نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا ہی
یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کیطرف پس حکم کرو تم بیچ اوسکی ساتہ اوس چیز کی کہ دکہا دی تمکو خدا تعالی **ف** ت ع یعنی جو مصرف لائق اوسکا
دیکہو اور اوسپر رای تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا
دلمین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اوسپر غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کر گیا **ت** اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اوسکا وجود
اسکی حال و مآل سی اور اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ
الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوسکی
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتی تہی **ت** اور کم کرتی بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی
کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیی کہا امام غزالی نی ضیعت قطعة من العمر العزيز
فی تاليف البسيط والوسيط والوجيز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور مبنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ درصورتیکہ اللہ تعالی عام مومنین کی حق مین فرماتا ہی والذین ہم عن اللغو معرضون

اور یہ جو بعضون نی کہا ہی قلت بیان معنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیی کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین جیسا مانند قلیلا

مایومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی ویکثرت اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصًا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتی خطبہ

ف ح یہ اسلیی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع مضمون بعید اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت

نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہرا مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی

نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی

اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ

مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی پس کردیتی

اون ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **وعن** علیؓ ان ابا جھل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن

نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فیھم فانھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی رضہ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا

ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جھٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب شریعت اور سبب

جھٹلانی اوسکی کی تمکو بہی جھٹلاتی ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی

جھوٹ نہ بولین اور اوپر جھوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گی اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندہین گی اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا

اسپر کہ جلتی تہی کہ آنکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین

جھٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت

کی دو وجہ لکھین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی

اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو

نہین جھٹلاتی ہین اسلیی کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی

وعن عائشةؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة لو شئت لسارت معی جبال الذھب جاءنی ملک

وان حجزتہ لتساوی الکعبة فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت

الی جبرئیل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایة ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل کالمستشیر

لہ فاشار جبرئیل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما

یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ

یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونیکی آیا میری پاس ایک فرشتہ

یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی

کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کروانی

دونون باتون مین سی جو چاہو پس دیکھا مین نی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری
کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف جبرئیلؑ کی مانند مشورہ چاہنی والی کی اوتسی پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نی اپنی ہاتھ سی یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنی تئین **ف** ع یعنی
اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول
جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور یہی اختیار کیا فقر کا
اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللّٰھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم **ت** پس کہا مین نی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضؓ نی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بعد اسکی کھانا نہ کھاتی تکیہ لگاکر اور فرماتی کہ کھاتا ہون مین جیسی کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسی کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
ف یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ افضل بیٹھنون کی ہی یا اوٹھانی ایک زانو دو زانو مین سی حالت کھانی مین یا غیر اوسکی مین یا اوٹھانی دونون
زانو بطور گوٹ مارکی بیٹھنی کی اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی **بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ** یہ باب ہی بیچ بیان بعث حضرتؐ کے
اور ابتدای وحی کی **ف** ع مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرتؐ کا ہی رسول کرکی طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء ساتھ
زبر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ سی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کی اور واو مشدد سی بمعنی ظہور کی دونون روایت ہین اور مآل دونون
لفظون کا ایک ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس چیز کی
کہ القا کیجاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیا صلوات اللہ
علیہم والسلام کی کئی قسمون پر ہی بعضونکو ساتھ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر
ہماری کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرتؐ صلعم نی
القی فی روعی پیش رسی یعنی ڈالا گیا میری دل مین یہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو
غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسیٰؑ کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی
ہی جیسی کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا مین نی طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبعی کی بھی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری
پروردگار نی شہد کی مکھیون کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ
ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رسول کیی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم وقت تمام ہونی چالیس۴۰ برس کی عمر کے
پس ٹھہری مکہ مین تیرہ۱۳ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت مین پھر حکم کیی گئی ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی
مدینہ مین دس۱۰ برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نی اس حال مین کہ وہ ترسٹھہ۶۳ برس کی تھی **ف** ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹھہ۶۵ برس کی تھی
جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن عباس کی اور بعضونے کہا ساٹھہ۶۰ برس کی تھی جیسی کہ انس سی روایت آئی ہی ابن عباس نی دونون برس ولادت
اور وفات کی ملاکر ترسٹھہ۶۳ برس کہی اور انس نی کسر کو حذف کرکی ساٹھہ۶۰ برس کہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ
عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباسؓ سی کہ کہا ٹھہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین

یعنی بعد نبی ہونیکی پندرہ برس یعنی مع دو برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تھی آواز یعنی جبرئیل کی کہ داہنی بائین سی آتی تھی یا محمد اور دیکھتی تھی
روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکھتی تھی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی
نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکھتی تھی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بھیجی جاتی تھی
طرف آنحضرتؐ کی **ف** ع یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تھا بیچ مدت اقامت مکہ کی
کہ پندرہ برس تھی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا
عالم ملکوت سی تھا تا ظہور اوسکا یکبارگی سبب منہدم ہونی بناء بشریت کا نہوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اسحال مین کہ وہ
پینسٹھہ برس کے تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرتؐ کو اللہ تعالی نی اور یہ تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ
ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ اَكْثَرُ اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حال مین کہ وہ تریسٹھہ برس کے تھی اور وفات
پائی حضرت ابوبکر رضی نی بھی اس حال مین کہ وہ تریسٹھہ برس کی تھی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور جسقدر بعد حضرتؐ کے
زندہ رہی اوتنی ہی چہوٹی تھی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رض نی اور وہ بھی تریسٹھہ برس کی تھی **ف** ع اور بعضون نی کہا اونسٹھہ برس کے تھی اور بعضون نی اور
اور بھی اقوال انکی عمر مین نقل کیی ہین کہا مولف نی کہ زخمی کیا اونکو ابولولو غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدہ کی دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن
تیئیس مین اور دفن کیی گئی اتوار کی دن نوین محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اونکی ساڑہی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیی گئی ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نی کہا اٹھاسی
برس کی اور بعضون نی اور اور قول بھی اونکی عمر مین نقل کیی ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیی گئی
حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹھارہوین ذیحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیی گئی نجف مین اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی
اور اور بھی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچھہ دن اوپر **ت** نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی
کہ روایت تریسٹھہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی **ف** ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھی
یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرتؐ کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی
عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرتؐ پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارہوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرتؐ کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ
مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ
لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ
فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ

پیغمبر یعنی پیدا ہوا امکان اسمین انسان مین اور یہ ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی انسان کامل ہو یعنی ۱۲

طرف اسی کی اللہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری ساتہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اسحال مین کہ کانپتا تہا دل اونکا
یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹہا تہا آپ کی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دوبار تاکید کی لیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی
کہ اوڑہا دو مجھکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پہ آئی پس فرمایا خدیجہ رض کو اسحال مین کہ سب پہونچائی اونکو خبر اسحال کی بیشک
البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پہ ف ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا
اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس کہا خدیجہ نی یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبہی اسلیی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی دارون سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین
تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی بہی آتا ہی اسلیی کہ خبر گیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبر گیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور
بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیی اور دیتی ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتہ زبر تے کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہ پیش تے کی بہی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سی کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین
اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیی یعنی فقیر نادار کو کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند
اسراف اور غضب اور مانند انکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی
ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رض نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہ اچہی خلقتون کی اور اچہی صفتون کی اوپر
نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رض کی اور
کیونکر نہو کہ مدتہا مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو انکی ساتہ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا
اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیی جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی پہلی نبوت سی
ت پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رض طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رض کی تہی ف ح اسلیی کہ خدیجہ رض بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واؤ اور رے اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی ت پس کہا خدیجہ رض نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کچہ کہتی ہین
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی
کہ یہ کہا خدیجہ رض نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بہت سا چیز کی کہ نکلی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہ وحی کی و قسمت خاص ہی سر نہیں

جاننا ہو ہین کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تہی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور ذکر
موسیٰ پر اوس تا کہ زمانہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسیٰ کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگر چہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی
ت ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگر چہ نہوتا قوی اوسوقت کہ نکالی گی تجکو قوم تیری
یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالین گی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالین گی تجکو اور سبب اسکا
یہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا
اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو
اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جاننا چاہئے
کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہ خلاف نہین ولیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور
اگر ابتدای احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت
ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا
مراد تاخیر وحی سی درمیان اوترنی اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین
لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دیر ست کہ دلدار پیامی نفرستاد
ننوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک
کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث
کی سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزناً ہی ت غمگین ہوئی اس سی آنحضرت ایسا غمگین ہونا
کہ گئی صبح کو بسبب غم کی کئی بار تا کہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین
اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈال دین اپنی تئین
پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیے جبرئیل اور کہتی ای محمد بلا شبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سی امن مین
رہی گا اور انجام کار تیرا ہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگر چہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس
کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سی وعن جابر انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی
جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی
فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ
اور روایت ہی جابر رضی سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی ہی
پی درپی فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان
فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پس آیا پس ... یعنی کپڑا اوڑھاؤ مجھکو کپڑا اوڑھا دو مجھکو پس کپڑا اوڑھایا اونہوں نی مجھکو پھر اوتاری اللہ تعالی نی یہ ... الی قولہ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتھ
تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو دنیا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجھکو اوسکی غیر سی کچہ اللہ اکبر او منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضی نی اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سے
صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سی ہی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہے
کہ یہ قصار ہی راوی سی اسلیے کہ تتمہ اوسکا یہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پی درپی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی حدیث
یون روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تھا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا مین نی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس نہ دیکھا مین نے
کچہ پھر نظر کی مین نی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کی پس ڈرا مین اور پھرا مین طرف خدیجہ رضی کی اور
کہا مین نی کپڑا اوڑھا دو مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رضی نی پھر آئی جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ ان الحارث
ابن ھشام سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت
عائشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی
سی یہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابو جہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی کبھی آتی ہی میری پاس وحی مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھپر ف ع یعنی سمجھنی مقصود مین اسلیے کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجھنی کلام ایک مرد کی سے
ساتھ خطاب کرنی معہود کی ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون اوسی اوس چیز کو کہ کہا
فرشتہ نی اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہی میری لیی فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تھی پس کلام کرتا ہی مجھسی فرشتہ
پس یاد رکھتا ہون مین اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی علمانی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہے
اور یہان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تھی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کی ہوتی تھی اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اوس تقدیر پر ہے
کہ صلصلہ اور وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہ تھی
کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کی سننی کی لیی اور اوسمین غیر وحی کی لیی جگہ نرہی اور وہ سخت تر تھی واسطی جمع کرنے
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضی نی اور البتہ دیکھا مین نی حضرت کو کہ اوترتی تھی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کے
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تھی
اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم مین بہی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ
الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ وفی روایۃ نکس راسہ ونکس اصحابہ رءوسھم فلما اتلی عنہ رفع راسہ رواہ مسلم اور روایت
ہی عبادہ بن صامت سی کہا اوس نی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب اوسکی ت اور تیرنی اونکی کی ف ع معنی یہ ہین

[illegible]

کہ حضرت ہوتی تہی بسبب [illegible]

[illegible] وحی مین شدت اور وعید بہی ہوتی ہی پس یہ علامت تہی حضرت [illegible]

جہد و قرانیا تہم اس سبب سی ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید بہی ہوتی ہی [illegible]
ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی آپکی یار بہی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی
وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹہاتی سر اپنا نقل کی مسلم نی ف ح یعنی اور صحابہ بہی اوٹہاتی اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو بسبب ہیبت کی تہی
حال آنحضرت کی تہا اونہین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح ہذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج
بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال
ابو لہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا اونہون جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سی اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑہی پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تہی قریش کی قبیلون کو نام بنام ای اولاد
فہر کی ای اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کی بطون کو یہانتک کہ جمع ہوئی سب قبیلی اور بطون پس ہوا مرد یعنی اونکی بڑون مین سی جب طاقت رکہتا کہ آپ
باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کی بہیج دیتا تہا کسی کو اپنی طرف سی تاکہ دیکہی کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیی ہی اور کیا غرض ہی پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تہا اور قریش
ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلی ہین اس پہاڑ کی جانب سی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلی ہین
جنگل مین یعنی مکہ کی اس حال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تم پر غارت اور ہلاک کرنیکی لیی یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجکو اس خبر
دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانینگی نہین تجربہ کیا ہمنی تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نی پس بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابو لہب نی نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیی جمع کیا تہا تونی ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب
یعنی ہلاک ہوجیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ع ح لفظ یدا زائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتہون سی ذات اوسکی اسلیی کہ اکثر کام آدمی کی ہاتہون سی ہوتی ہین
اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابو لہب نی اپنی دونون ہاتہون مین پتہر لیا اور آنحضرت کی طرف پہینکی
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش
فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین
کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو
بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی
اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنی والی نی ف ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہ بہی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والی نی

سابیہ المراد یعنی کیا شخص کہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ کی حق مین یہ بات کہی تہی ت کون سا تم مین کہڑا ہو اور جاوی طرف اونٹ کی
کیا گیا ہی فلانی کی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کی کہ اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پہر رہنی دی اوسکو یعنی اون چیزون مذکورہ کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرتؐ رکہدی اوسکی درمیان دونون
شانون آنحضرتؐ کی پس اوٹہا اور گیا طرف اون چیزون کی کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نی
رکہدیا اوس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کی اور ٹہہری رہی آنحضرتؐ سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک کہ جہک گئی بعض اونکی
اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوئی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہراؓ کی یعنی اور خبر کی اونکو
اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹہہری رہی آنحضرتؐ سجدی مین یہانتک کہ ڈالا یا حضرت فاطمہؓ نی
اوسکو حضرتؐ پر سی ف ع اور حضرت فاطمہؓ اون دنون مین صغیر سن تہین اسلیے کہ وہ پیدا ہوئین تہین اوس سال مین کہ عمر حضرتؐ کی اکتالیس سن کی تہی
ت اور متوجہ ہوئین فاطمہؓ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ح اس سی معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی کہ باوجود صغیر سن کی منہ در منہ
اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوئی ت پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرتؐ کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کوئی اللہ تعالیٰ سی
تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ اشقیا تہی
سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرتؐ نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی پہونچا سزای عمل کو پہونچی بیت لطف حق
گرچہ مواساہا کند ۞ لیک چون از حد بشد رسوا کند ۞ ت کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مین نی
ان کفار مذکورہ کو ہلاک ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئین مین کہ کنوان بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ح ع اور خطاب کیا آنحضرتؐ نی اونکو کہ تمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور ماری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانی اور بہاری ہو جانی اوسکی کی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر مین مذکور ہی
اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز مین بدستور رہی باوجود پہونچنی نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ یا ہی کہ تہا
یہ فعل اونسی پہلی حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوئی مشرک کی پیشتر حلال ہوئی نماز اوس سی جیسی کہ شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونی اوسکی کے
اور نماز اوس سی پڑہ لیتی تہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃؓ انہا قالت یا رسول اللہؐ ہل اتی علیک یوم کان اشد
من یوم اُحُد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منہم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن کلال فلم یجبنی
الی ما اردت فانطلقت وانا مہموم علی وجہی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت
فاذا فیہا جبریل فنادانی فقال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت فیہم
قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی ثم قال یا محمد ان اللہ قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال وقد بعثنی ربک الیک لتامرنی بامرک
ان شئت ان اطبق علیہم الاخشبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ارجو ان یخرج اللہ من اصلابہم من یعبد اللہ وحدہ لا یشرک بہ شیئا

متفق علیہ۔ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ تحقیق کہا عائشہ رضی نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کی دن سی ف جنگ
بہت سختیان آنحضرت کو پہونچین تہین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اونکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی تیری قوم سی وہ کچہ کہ وہ انتہائی
سخت احد سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مین نی اونسی دن عقبہ کی بہت سخت اون چیزون مین سی کہ دیکہی مین نی اونسی تمام عمر مین ف ح عقبہ زبر دون سی ہی اور میان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرتؐ کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگون کو رغبت اسلام اور اچہی کامون کی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سی ڈراتی اور آنحضرتؐ وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سرداروں مین سی تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا مین نی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مین نی ف ح یعنی قبول نہ کی دعوت اسلام کی اور وہانکی جاہلون اور نادانون نی ایذا ئین دین آنحضرتؐ کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت زور اغیار واز دیوار سنگ یار می بارد + بلای در رہ مندان از در و دیواری بارد + ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر مصیبت اپنی کے
یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہوں مین بسبب شدت اوس غم اور مصیبت کی پس ہوشیار نہو اہین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان ہون مین بیچ ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کی ہوئی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مین نی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیلؑ تہی پس پکارا مجکو جبرئیلؑ نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑون کی فرشتی کو کہ پہاڑ اوسی کی
حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور برباد دینا اونکا درمیان پہاڑون کی فرمایا آنحضرتؐ
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلا شبہہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈہانک دون مین اوپر دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف خ اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑونکا ہی کہ
مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالی اللہ تعالی انکی پشتون سی اون لوگونکو
کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ یقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم
وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم۔ اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین احد کے
ف ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس ہی جدا ہو گیا تہا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور
اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گر پڑتا تہا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اور
بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کتل پہاڑ پر سی نیچی آپڑی اور حضرتؐ کی زخمی کرنیوالی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اوپر یہی صدمی حضرتؐ کو پہونچی
کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی تہی آنحضرتؐ کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرتؐ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نی

اوسکا خون پونچھتی تھیں ۔ جب کہ خون بند نہ ہوا تو بوریا جلاکر اوسکی راکھ لگا دی اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب چہرۂ مبارک پر چھوٹے سے کنکر لگے اور دونوں حلقے خود کے سر مبارک پہ تمام زخم شریف مین ہٹہ گئی تھیں اسی سے تھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنی دانتوں سے اونکو کھینچا اور دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نی فرمایا جس نے خون چوسا جنت ہی اوسکی وجہ سے
ت پس شروع کیا آنحضرت نی کہ پونچھتی تھی خون اپنی سی اور فرماتی تھی کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی نقل کی
یہ مسلم نی ف ع ح اور آیا ہی کہ حضرت علی رضہ اپنی سپر مین پانی لائی اور فاطمہ زہرا رض نی نمدی کا ٹکڑا جلاکر سر مبارک مین بھرا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جب
آنحضرت صلعم کی مزاج مین کچھ تغیر نی بحکم بشریت کی راہ پائی یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلعم
خون پاک کرتی تھی اور فرماتی تھی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سی زمین پر پڑیگا تو اوترےگا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہی کہ
حضرت صلعم کی چہرۂ مبارک پر روز احد کی ستر مرتبہ تلوار کی لگین لیکن بچایا اونکو اللہ تعالیٰ نی اون ضربون کی صدمون سی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنی کے
اشارہ کرتی تھی آنحضرت ساتھ اس فعل کی طرف دانتوں اپنی کی اور توڑ ڈالنی اونکی کی اونکی ہاتھوں سی اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کری
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا مین کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح احتراز کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہی اور مراد رسول خدا سے
یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر سابق کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور جگہ اشتباہ کی نہین پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہ د ھٰذا الباب خال
عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ
وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا
قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ
رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَاُنْزِلَتْ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی یحییٰ بن کثیر سی کہ کہا پوچھا مین نی ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن بیٹی عوف
کی سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای سبعہ مین سی ہین کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن مین سی کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہان شبہہ ہوا ہے
حال اوس پر بسبب نسیان کی اسلیے کہ اول جو اوتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث مین مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلی اوتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کی راوی نی مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کی اوترنی کو
ت کہا یحییٰ نی کہ کہا مین نی کہتی ہین یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرأ باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ رض نی کہ پوچھا مین نی جابر سی احوال اسکا یعنی مثل سوال
تیری کی اور اونہون نی بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ مین نی کہا اور کہا مین نی اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نی مجھسی کہ کہتی ہین اول اقرأ باسم اوتری ہے
پس کہا واسطی میری جابر نی کہ نہین حدیث بیان کرتا ہون مین تمسی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا حضرت صلعم نی کہ خلوت
اور اعتکاف کیا مین نی حرا مین مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا مین پہاڑ سی پس پکارا گیا مین پس دیکھا مین نی داہنی اپنی
پس نہ دیکھا مین نی کچھ اور دیکھا مین نی بائین اپنی پس نہ دیکھا مین نی کچھ اور دیکھا مین نی پیچھی اپنی پس نہ دیکھا مین نی کچھ پس اوٹھایا مین نی سر اپنا اور دیکھا
مین نی اوپر کی جانب پس دیکھا مین نی کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا جابر سی کہ اونہون نی سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرماتی فترۃ وحی سے

فرمایا ہی اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مین نی ایک آواز آسمان سی تب ادہر اوٹہائی مین نی نظر اپنی تب ناگہان ناگہ آیا تہا میری پاس

سوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہی وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی **ت** تب آیا مین خدیجہ رضہ کی پاس اور کہا مین نی

یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہا و مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری

یہ سورة ای کپڑا اوڑہنی والی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورة مدثر کا تہا پہلی اس

کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورة فاتحہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **باب علامات**

النبوة باب ہی نبوت کی علامتون مین **ف** ح علامت او رعلم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سری پر

رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت

کی کہ عاقل درست رکہنی والا جواونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب عقد

کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون

باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم اتاه جبرئیل وهو یلعب مع الغلمان فاخذه فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج منه علقة فقال هذا حظ

الشیطان منك ثم غسله فی طست من ذهب بماء زمزم ثم لأمه واعاده فی مكانه وجاء الغلمان یسعون الی امه

یعنی ظئره فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون قال انس فكنت اری اثر المخیط فی صدره رواه مسلم

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہ لڑکون کی **ف** ح یعنی تہی اونکی درمیان مین

اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین **ت** پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دل مین سی علقہ

ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقة یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور

دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی **ت** پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہی پہونچتا اوسکو

اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپ کی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی **ف** ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرت کی اور استعمال سونیکا کہ دنیا مین منع کیا ہی

واسطے امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی

احوال سی ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سے

معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک

نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مار کر آنحضرت کی اونگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور

پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی **ت** پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور

پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرت کی دوڑتی ہوئی آنحضرت کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی ماں سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی

تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت کی پس دیکہا آپکو متغیر اللون

کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت کی سینہ مبارک مین **ف** ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

کہ وہ جب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی حضرت
کی ہی اور حکمت اسمین یہ تھی کہ حضرت ہو گئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیے اور راہ نپاوے طرف حضرت کی وسوسہ
نفس کی اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپ کی غافل کرنی سے جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور سنا جاتا ہی کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دائی حلیمہ کی پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج مین
جسوقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیے تہا یا اور
پیغمبرونکی لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباس رض سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کی ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف حجرا بمكة كان
يسلم علي قبل ان ابعث اني لاعرفه الآن رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ مین البتہ
پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع کہا بعضون نے کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہ زقاق الحجر
کی کہ ہی درمیان مین مسجد اور گہر خدیجہ رض کی اور حضرت عائشہ رض سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائی میری پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تہا ساتہ
کسی پتہر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اهل مكة سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يريهم آية فأراهم القمر شقتين حتى رأوا حراء بينهما متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق مکہ کی کافرون نے سوال کیا آنحضرت
سے کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپ کی سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتہ اشارہ دست مبارک کی یہانتک کہ دیکہا
اونہون نے پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچے پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہ بخاری
مسلم نے **وعن** ابن مسعود قال انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرقتين فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود رض سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانی مین دو ٹکڑے ہو ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی
اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوئی اور ایک اون دونون کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کافرونکو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میری معجزہ پر **ف** ع اور بعضون نے کہا معنی اسکی یہ ہین حاضر ہوا اور دیکہو بموجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسری کی شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرت کی لیے اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت
کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہی اونسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کی کہا کہ صحیح میری نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سی طرق سے کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع
کرتی ہین کہ مراد آیۂ کریمہ اقتربت الساعة وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرت کی معجزی سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت
کہ فرمایا وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بد عقیدون فلسفیون نے باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات
مین محال ہی اور یہ نہین جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوئی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا
روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سے کہتی ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنی مین شریک ہوتی
اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والی متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دکہادیا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا اونکا تھا اور یہ جو ... ایک ساعت اور ایک لحظہ میں ...

کہ چاند اوس وقت بعض مسافروں میں ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضوں کو نہوا ہی کہ خسوف کو بعضی شہروں والے پاتے ہیں اور

بعضی نہیں پاتے اور بعضی روایتون میں آیا ہی کہ مسافروں کا اطراف زمین سے وہان پہونچی خبر دی اونہوں نے شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی نے شبہ

اور کتابیں سیر اور تواریخ کی اوس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن أبي هريرة قال قال أبو جهل هل يعفر محمد وجهه بين أظهركم فقيل نعم فقال واللات والعزى لئن رأيته

يفعل ذلك لأطأن على رقبته فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي زعم ليطأ على رقبته فما فجئهم منه

إلا وهو ينكص على عقبيه ويتقي بيديه فقيل له ما لك فقال إن بيني وبينه لخندقا من نار وهولا وأجنحة فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لو دنا مني لاختطفته الملائكة عضوا عضوا رواه مسلم ت اور روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہا اوس نے کہا

ابو جہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمدؐ اپنی منہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پہر کہا ابو جہل نے قسم ہی لات اور عزی

کی اگر دیکہونگا میں اوسکو کہ کرتا ہی یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرتؐ کی پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑہتے تھے قصد کیا

اوس نے کہ پانوں رکہی آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس جاتی جاتی حضرتؐ کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنی لگا اپنی ایڑیوں

اور بچاتا تھا ساتہ دونوں ہاتہوں اپنی کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہی اور وہ اپنی دونوں ہاتہوں سے

اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیری اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سے کچہ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نے درمیان

میری اور درمیان حضرتؐ کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہیں یعنی فرشتے ہیں کہ محافظ تھی حضرتؐ کی پس فرمایا سولخداؐ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجہسی تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کی یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکی

اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عدي بن حاتم قال بينا أنا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتاه رجل فشكا إليه

الفاقة ثم أتاه الآخر فشكا إليه قطع السبيل فقال يا عدي هل رأيت الحيرة فإن طالت بك حياة فلترين الظعينة

ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله ولئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز كسرى ولئن طالت

بك حياة لترين الرجل يخرج ملء كفه من ذهب أو فضة يطلب من يقبله فلا يجد أحدا يقبله منه وليلقين الله أحدكم

يوم يلقاه وليس بينه وبينه ترجمان يترجم له فليقولن ألم أبعث إليك رسولا فيبلغك فيقول بلى فيقول ألم أعطك مالا

وأفضل عليك فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا جهنم وينظر عن يساره فلا يرى إلا جهنم اتقوا النار ولو بشق

تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف إلا الله و

كنت فيمن افتتح كنوز كسرى بن هرمز ولئن طالت بكم حياة لترون ما قال النبي أبو القاسم صلى الله عليه وسلم

يخرج ملء كفه رواه البخاري ت اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا اوس وقت کہ میں تہا نزدیک آنحضرتؐ کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص

پس شکایت کی اوسنے طرف حضرتؐ کی فاقہ اور محتاجگی کی پہر آیا حضرتؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرتؐ کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی

ہی راہوں میں یعنی بسبب قزاقوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے ای عدی کیا دیکہا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتہ زبر ح مہملہ کی اور جزم ی کی نام ایک

قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہی نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہی ت پس اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی پس البتہ

دیکھیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سی تا طواف کری خانۂ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سے
سوای خدا کے ف ح ع یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور یہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تھی آگی کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جا ہی عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونکا
حاصل ہو جاوی پھر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین
ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیری زندگی البتہ کہولی جاوینگی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتھ لگینگی اور تقسیم ہووینگے
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتھ تیری زندگانی تو البتہ دیکھیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بھر مٹھی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراؤن مین سی کہ قبول کری اوسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کری اوسکو ف ع سبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی
نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ یہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب
نزول عیسیٰ ع کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوشخبری
دی آنحضرت ع نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان تعلیم نبوت
کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہوویگا درمیان
اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص ترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتھ زیر دونون کے
اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دو بہاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین
کوئی دو بہاشیا نہین ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مین نی طرف تیری رسول تا کہ پہونچاوے
تجکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نی تجکو مال اور کیا نہین احسان
وانعام کیا مین نی تجہپر ف ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہی یعنی دیا مین نی تجکو مال اور انعام کیا مین نی تجہپر کمال اور قدرت دی مین نی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر
اور فائدہ اوٹھانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہپر پس دیکھیگا وہ شخص
داہنی طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنے
برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتھ گذرنی کی اوپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی
نی وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیی فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتھ
ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچو ساتھ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکھی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت ع نی اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ تمہاری
زندگانی تو البتہ دیکھوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری
ت نقل کی یہ بخاری نے ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن سڑسٹھ ۶۷ھ یا اڑسٹھ ۶۸ھ یا اونہتر ۶۹ مین عمر بن عبد العزیز کے زمانی سی پہلی

وعن خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا
أَلَا تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوضَعُ

فوق راسه فیشق باثنین فما یصده ذلک عن دینه ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمه من عظم وعصب فما یصده
ذلک عن دینه والله لیتمن هذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الا الله او الذئب علی غنمه
ولکنکم تستعجلون رواه البخاری اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکھی ہوئی تھی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تھی ہمنی مشرکون سی سختی وتکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین بددعا کرتی آپ اللہ سی
یعنی مشرکون پر ایسی کہ اونھون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹھ بیٹھی آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد
ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور فی اندازی کافرون کی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتھ قول آنحضرت کی
ت اور فرمایا تھا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تھا اوسکی لیے گڑہا زمین مین پہر رکھا جاتا تھا وہ شخص اوس گڑھی مین پہر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا
اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکھتا تھا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیون
لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹھون پر یعنی کنگھی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پٹھی اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اوسکو وہ
عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہ دین یعنی اور آسانی دیکھوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک
کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت
اور پانی رکھتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کی اور میم کی پیش سی بہی
کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس
شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا ایسی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوس مین بیچ
جرجیس کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی اسمین جیسا کہ جاہلیت مین تھا نہ ان
حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر ایسی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی
انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہی یہ کہ ہو معنی اوکی یا ہو واو معنی واو جمع کی یا اتنک کی
یعنی اور پہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچھ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا
امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ ت ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کراہت کین کا تمکو پس صبر کرو امر دین پر
جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت یقین کی ت نقل کی یہ بخاری نی
وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادة بن الصامت
فدخل علیها یوما فاطعمته ثم جلست تفلی راسه فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم استیقظ وهو یضحک
قالت فقلت ما یضحکک یا رسول الله قال اناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله یرکبون ثبج هذا البحر ملوکا
علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة فقلت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام
ثم استیقظ وهو یضحک فقلت یا رسول الله ما یضحکک قال اناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل الله کما قال فی الاولی
فقلت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منهم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویة فصرعت عن
دابتها حین خرجت من البحر فهلکت متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام حرام

بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سی ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین [illegible] اور یہ دونون
عورتین خالہ تہین آنحضرت صلعم کی دودھ کی علاقہ سی یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق کیتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرت صلعم کی لیکن اختلاف کیا ہی
کیفیت محرمیت مین کہ کسی نی کسی علاقہ سی محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سی کہا مؤلف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد مین
اپنی خاوند کی ساتھ زمین روم مین حضرت عثمان رضی کی خلافت مین ت اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین
سی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سی رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی
ت ایک بار آئی آنحضرت صلعم ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرت صلعم کی سر مبارک مین ف ح اوپر
تحقیق کی گئی چکی ہی کہ جوئین بدن مبارک مین نتہین ولیکن یہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سی اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئی
آنحضرت صلعم پہر جاگی اس حال مین کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مین نی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی
روبرو کی گئی میری اور دکہائی گئی مجہکو اس حال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر یا مثل بادشاہونکی تختون پر ف ح یہ شک
راوی ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتہ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتہ تخت کی اور ٹہرایا اوپر
بیٹہنی کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر وہ یعنی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنی نفسون کو محنت مین ڈالین گی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور
دل کی امنگ سی مانند بادشاہون کی تختون پر ت پس کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم دعا کیجئے اللہ سی یہ کہ کری مجہکو اوس جماعت مین سی کہ سوار ہونگی دریا پر
جہاد کی لیئی پس دعا کی آنحضرت صلعم نی ام حرام کی لیی ساتہ اوس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرت صلعم نی سر مبارک اپنا اور سو گئی اور پہر بیدار ہوئی اس حال مین
کہ ہنستی تہی پس کہا مین نی یا رسول اللہ صلعم کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت صلعم نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سی روبرو دکہائی گئی میری جہاد کرتی ہوئی
راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختون پر پس کہا مین نی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ صلعم دعا کیجئے
اللہ سی یہ کہ کری مجہکو انمین سی فرمایا تو پہلون مین سی ہی ف ح یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی
کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین بیٹہین گی اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سی ہوگی کہ اول یہ کام کرین گی اور یہ بہی اسمین اشارہ ہی
کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلون کی مرتبہ سی ت پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال ہوا
بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئی ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رضی کی پس مراد زمانہ معاویہ سی ایام ولایت
معاویہ کی ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت عثمان رضی کی ہوئی جیسی کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنی جانور
کی پیٹہہ پر سی پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابنِ عبّاسٍ رض قال انّ ضمادًا قدِم مکّۃ وکان
من ازدِ شنوءۃ وکان یرقی من هذا الرّیح فسمع سفهاءَ اهلِ مکّۃ یقولون انّ محمّدًا مجنونٌ فقال لو انّی رأیتُ
هذا الرّجلَ لعلّ اللّٰه یشفیه علی یدیّ قال فلقیه فقال یا محمّد انّی ارقی من هذا الرّیح فهل لک فقال رسولُ اللّٰه
صلّی اللّٰه علیه وسلّم انّ الحمد للّٰه نحمده ونستعینه من یهده اللّٰه فلا مضلّ له ومن یضلله فلا هادی له واشهد
ان لا اله الّا اللّٰه وحده لا شریک له واشهد انّ محمّدًا عبده ورسوله امّا بعد فقال اعد علیّ کلماتک هؤلاء فاعاد
هنّ علیه رسولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم ثلث مرّاتٍ فقال لقد سمعتُ قولَ الکهنۃ وقولَ السّحرۃ وقولَ الشّعراء فما سمعتُ
مثل کلماتک هؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر هات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعه رواه مسلم وفی بعض نسخ المصابیح بلغنا ناعوس البحر

... ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ میں اور تھا وہ ازد شنوءہ سے ش ع لفظ ضماد ضاد معجمہ کے ... سے ... ازد شنوءہ
اور بعضون نے میم سے آخر مین روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور نون کی پیش سے پھر واو سے ساکن پھر ہمزہ ہے پھر ۃ ... ایک
بڑے قبیلے کا ہے یمن مین سے اور ازد ایک قبیلا اوس سے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکہتا تھا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تھا طبیب افسونگر اول علم
اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑہتا تھا اس ہوا سے ش ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہین باعتبار کے
کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نے مکہ کی بیوقوفون سے کہ کہتے ہین محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون
شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوے اوسکو سبب میری کہا ابن عباس نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکہا آپ کو پس کہا اے محمد تحقیق مین منتر پڑہتا
ہون واسطے دفع آسیب جن کی پس آیا ہے تمکو رغبت میری منتر پڑہنے مین اور اس علت کی دور ہونے مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
سب تعریفین واسطے اللہ کی ہین تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اور شکر کرتے ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتے ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت
اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہا دے اور مقصد کو پہونچا دے اللہ پس نہین ہے کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکہانیوالا
منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد
بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا اے یہ بیچ حمد اور درود کی ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہے جیسے کہ کتاب الایمان مین
گذرا بیان چاہتا تہا آنحضرت نے کہ بیچ لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پہ اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً رکہا اور یہ
کلمات پڑہے تاکہ جانے عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور تو ہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نے آنحضرت کو پھر فرمایئے میری آگے یہ کلمے اپنے پس پڑہا ان کلمون کو اوسکے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مین نے قول
کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نے مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچے ہین یہ کلمے بیچ ازدہام
گہراو کی جگہہ دریا ہے کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہین دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کرون مین تم سے اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت
کی ضماد نے آنحضرت سے اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہے بدلا بجائے بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجائے
قاموس کی کہ قاف اور میم سے ہے ف ع شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو نون طرح ضبط کیا ہے یعنی ناعوس ساتھ نون
اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی
عیاض نے کہا کہ بعضون نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہماری شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس معنی قاموس کی اور تورپشتی نے کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہے
اور وہم راوی کا ہے اور بعضون کی نزدیک قاعوس ساتھ قاف اور عین کی بھی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے **وَذُكِرَ**
حَدِيثَا اَبِي هُرَيْرَةَ رضی وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْاٰخَرُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ رض کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہیلک کسری ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ
ہے بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا
اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکی سے طرف منہ میری کے **ف** ع یعنی بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میری اور درمیان اوسکے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں تہا کوئی حاضر سوای میری ساتہ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابوسفیان نے کہ سفر کیا میں نے اوس مدت میں کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تہی وہ سن چہہ میں اور مدت اوسکی دس برس ٹہہری تہی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف تہے آنحضرتؐ کے پس غزوہ کیا اونسے سن آٹہہ میں اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابوسفیان نے پس اوسوقت ناگہان میں تہا ملک شام میں یعنی مقام کسی میں ہوئی آیا خط آنحضرتؐ کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہ زیر ہ اور زبر رے اور جزم قاف کے اور ساتہ زیر ہ اور جزم رے اور زیر قاف کے بہی کہتے ہیں نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دیناروں پر اوسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنی گرجا گہر اوسی نے بنائی تہی **ت** کہا ابوسفیان نے اور تہی دحیہ کلبی کہ لائے تہے اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصری کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑے امیروں میں سے تہا اور بصری ساتہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہروں میں سے **ت** پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نے طرف ہرقل کے یعنی حکم اسیطرح کیا تہا آنحضرتؐ نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سے کہ دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبی ہوں یعنی تاکہ میں پوچہوں اوس سے وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیے سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادموں نے کہ ہاں ہے ایک شخص اوسکی قوم میں سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بلایا گیا میں ساتہ ایک جماعت کے قریش سے کہ مقدار تیئیس آدمیوں کی تہی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹہلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنی تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنیں ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نے کونسا تم میں سے بہت نزدیک ہے نسب میں اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا **ف** ع کہا علماء نے کہ نہیں پوچہا اوسنے قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہ کہ جہوٹ بولے اونکے حق میں **ت** کہا ابوسفیان نے کہ پس کہا میں نے کہ میں نزدیک تر ہوں نسب میں اوس شخص سے پس بٹہایا اونہوں نے مجکو آگے ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میری ساتہ والونکو میری پیٹہہ کے پیچہے **ف** ع اسلیے کہ قرار واقعی وہ جہٹلاویں شرم نکریں سامنے ہونے میں یا اسلیے پیچہے بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکردیں **ت** پہر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونوں جانتا تہا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیان کے یاروں کو کہ میں پوچہتا ہوں ابوسفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہے میں پیغمبر ہوں پس اگر جہوٹ کہے مجہسے تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر ہاتہ اونکا کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا میں **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کے آگے بیان کریں گے اسکا ڈر تہا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا میں

ہرقل نے حضرت کی باتیں [illegible] ظاہر ہو کہ یعنی اسکو یہ ہین کہ اگر جھوٹا ہوتا [illegible]

تو اللہ کی قسم کچھہ جھوٹ بولتا مین اوس سے ت پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان
نے کہا وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اون چیزونکو کہتی ہین کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے ساتھہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنی کی سے اور باپون اپنی کے کر
اور یہان مثل ہی نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تہی اور بخاری مین آیا ہی کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہی اس شخص
کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتی تہی تم اوسکو ساتھہ جھوٹ کی پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے نبوت
کی کوئی جھوٹ اوس سے ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جھوٹ کی لگاتی تہی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اوکون اتباع کرتی ہین اوسکا اور
ایمان لاتی ہین اوسپر اشراف لوگون کی یا ضعیف اونکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین و الا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباس رض
اور حمزہ رض اور علی اور جعفر کی اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور اور صحابہ کی قریش سے کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کی سے ایمان لائی تہی ت
کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگ اونکے ایمان لاتی ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نے
اسی سبب شرف والون نے بیعت نہین کی ہی اور یہ محمول اکثر و اغلب پر ہی ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اوسکی بیعت مین
یا کم یعنی بسبب جانی بعض اونکی کی طرف دینون اپنی کی یا بسبب جانی بعض اونکی کی بغیر جبر نقصان ونکی کی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کم نہین ہوتی ہین بلکہ
زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہی کوئی اون مین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونے کی اوس مین بسبب ناخوش کرنے کی اوسکی
دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہی کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہی لڑائی تمہاری
اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتی ہی جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی کہ کبھی یہہ بھرا ہی اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہی اور یہ
خالی پاتا ہی وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اوس سے یعنی کبھی اون سے مصیبت پہونچتی ہے ہمکو اور کبھی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہی وہ عہد اور
صلح کو کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوس سے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس وقت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتی
کہ کیا کرنیوالے ہین وہ اوس سے ڈرتے ہین اس مین یعنی آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجھکو کوئی بات
کہ دخل کرون مین درمیان باتون اپنی کی کچھہ سوای اس بات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوس مین نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم مین کچھہ ممکن ہو نہین بیان کر سکا مین سوای اسکے کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا **قال فہل** قال ہذا القول احد قبلہ قلت لا ثم قال للترجمان
قُل لہ اِنّی سألتُک عن حسبہٖ فیکم فزعمتَ انّہ فیکم ذو حسبٍ وکذٰلک الرُّسُل تُبعث فی احسابِ قومِہا وسألتُک
ہل کان فی آبائہٖ ملکٌ فزعمتَ ان لا فقلتُ لو کان من آبائہٖ ملکٌ قلتُ رجلٌ یطلبُ ملکَ آبائہٖ وسألتُک عن اتباعہٖ اضعفاءُہم ام
اشرافُہم فقلتَ بل ضعفاءُہم وہم اتباعُ الرُّسُل وسألتُک ہل کنتم تتّہمونہ بالکذبِ قبل ان یقولَ ما قال فزعمتَ ان لا فعرفتُ
انّہ لم یکن لیدعَ الکذبَ علی النّاس ثمّ یذہبُ فیکذبُ علی اللّٰہ وسألتُک ہل یرتدّ احدٌ منہم عن دینہٖ بعد ان
یدخلَ فیہ سخطۃً لہ فزعمتَ ان لا وکذٰلک الایمانُ اذا خالط بشاشتُہ القلوبَ وسألتُک ہل یزیدون
ام ینقصون فزعمتَ انّہم یزیدون وکذٰلک الایمانُ حتّٰی یتمّ وسألتُک ہل قاتلتموہ فزعمتَ انّکم
قاتلتموہ فتکونُ الحربُ بینکم وبینہ سجالًا ینالُ منکم وتنالون منہ وکذٰلک الرُّسُل تُبتلٰی ثمّ تکونُ
لہا العاقبۃُ وسألتُک ہل یغدرُ فزعمتَ انّہ لا یغدرُ وکذٰلک الرُّسُل لا تغدرُ وسألتُک ہل قال

هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ
ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ
فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلے اوسکے ف ع یعنی سواے انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم و اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلے اونکے ت کہا مینے نہین پھر کہا ہرقل نے ف
یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ
منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہا ت واسطے مترجم اپنے کی کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق مینے پوچھا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے یہہ
کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی بیچ حسب اونکی قوم اونکی کی اور پوچھا مینے تجھ سے کہ کیا تھا اوسکے باپ دادون مین
کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اوسکے باپ دادون مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب
کرتا ہی ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا مینے تجھ سے حال اوسکے تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور
جاہ و حشم والے پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی ف ع کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنے مین اور
امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہانتک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہوکر
اسلام لاتی ہین ت اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا تم متہم کرتی تھی اونکو ساتھہ جھوٹ کی پہلے اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہین
پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہی معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگون پر پھر شروع کرے کہ جھوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنی ہر ایک پر ظاہر
ہی کہ جھوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ لوگون سے تو جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے ت اور پوچھا مینے تجھ سے کہ کیا پھر جاتا ہی کوئی اونمین
سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکے دین سے پس کہا تو نے نہین اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوے
لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اوسکے دل کی اندر نہین آیا تھا اور نہین ٹھہرا تھا اور پوچھا مینے
تجھ سے کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی حق ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہی یعنی بنفسہ اور اہل اوسکے یہانتک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوة اور روزہ وغیرہ سے اور تا اسلیے
اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا مینے تجھ سے کہ کیا لڑتے ہو تم اوسے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتی ہو
اوس سے پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے مانند ڈول کی یعنی پہونچتا ہی یعنی مصیبت کبھی وہ تم سے اور پہونچتے ہو تم اوسے اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی
ہین ساتھہ اعداے دین کی پھر ہوتی ہی جماعت پیغمبرونکی لیے فتح اور نصرت آخرکار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچھا مینے تجھ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس
جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی
کسی نے پہلے اسکے پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلے اسکے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتھہ قول کے
کہ کہا گیا ہی پہلے اوسکے کہا ابو سفیان نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتھہ نماز اور زکوة
اور سلوک کرنیکی ناتے دارون سے اور بچنی کے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلا شبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تھا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی یعنی

اخیر زمانہ میں اور نہیں تھا — ف — کہ کتاب میں عرب کی بلکہ گمان کرتا تھا میں کہ وہ ہم میں سے کہ اولاد [illegible]

مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سے ہوی اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو وہ پیغمبر ہے بلا شبہہ سبب
اگلی کتابونکی خبرون کی تھا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین ہین سو پائی گئین حضرت مین اور سبب علم کہانت اور نجوم کی تہی جیسی کہ صحیح بخاری
مین آیا ہے کہ کہا ہرقل نے دیکھا مینے نجوم مین اور دیکھا مینے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہے اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہے کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ
کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہیں لایا اور نہیں فائدہ اوٹھایا اس معرفت سے اسیلیے کہ
اوسنی فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہیں قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار شکست دیتا تھا
اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تھا اونکو کہ نہیں پھرتی تہی طرف اوسکی اون مین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ اسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون نی فتح کیے پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی پہر
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قائم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقاتلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی
اور قائم ہوی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی مکانکی اور خیرات کرتی رہی وہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم و تکریم کرتی
علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہے جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہیں
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہونچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس جگہ
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہے یعنی ملک روم اور شام کا ہے پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور رہا انکیا اوسکی
محافظت مین پس رہا وہ سبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کرڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سے ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مینکو بادشاہ مغرب
نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیے پس وہ کام کردیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹھہرنی کی لیے پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا اور
پہر نکالا صندوق مین سے ایک نلواسونی کا اور نکالا اوس مین سے ایک خط کہ اوڑگئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیے میراث مین چلا آتا ہے یہہ ہماری ابتک اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جبتک یہہ ہماری پاس رہیگا نہیں جانیگا ملک ہم سے پس ہم
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیے ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور گذری ہیاری حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ ہرقل نی روم کی سردارونکو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور
ہرقل نی جب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہے ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہے کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہے کہ اوسنی لکہا تبوک سے آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہے وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہے اور ہرقل کی قصہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہیں ہے جب تک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہوگا تہا عشق کار یست کہ موقوف ہدایت [illegible]

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کی بنائی سی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ **باب فی المعراج** باب ہی بیچ بیان معراج کی **ف** معراج عروج بمعنی اوپر چڑھنی کی ہی اور معراج آلہ چڑھنی کا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیی ایک سیڑہی کہی تھی کہ اوسپر سی آسمان پر چڑھی اور ایک روایت مین بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیی رکہی کہ اوسپر سی اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوسپر سی چڑہتی اوترتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تہی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوی اور مشہور یہہ ہی کہ ستائیسوین رجب کو ہوی تہی عمل اہل مدینہ کا یہی ہی کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہی اسپر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہ مین تہی اور جاننا چاہیی کہ یہان ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی ہی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تہی یا بیداری مین اور ایک بار تہی یا کئی بار ایک بار جاگتی ہوئی اور کئی بار سوتی مین اور جو کچہہ کہ سوتی مین تہی تو طئیہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی مین ہوی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچ رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تہی ساتہہ بدن کی بیت المقدس تلک اور ساتہہ روح کی آسمان تلک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایکبار جاگتی مین ہوی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تلک اور وہان سی آسمان تلک اور آسمان سی وہان تلک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علمانی اخیر قصہ تلک حدیثون مین مذکور ہی اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہین اسمین حدیثین صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اسقدر فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور ارتداد کی ہوتی اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا مین سی سوای آنحضرت کی نہین ہوی یہہ تشریف تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیی ہوی اور سمجہانا اس معنی کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سی باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کی اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی کہ جبتک میری عقل مین نہ آوی نہین مانتی کا مین اور اعتقاد نہین کرنیکا اوسکا وہ حصہ ایمان سی محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام مین پہونچکر کچہہ حقیقت اوسکی اور شرع روشن اور واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشبہات ان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اوسی مین ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہُمْ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِہٖ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ ہٰذِہٖ اِلٰی ہٰذِہٖ یَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِہٖ اِلٰی شِعْرَتِہٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَہَبٍ مَمْلُوْءٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِیْمَانًا وَحِکْمَةً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَہُ الْبُرَاقُ یَضَعُ خَطْوَہٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْہِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ہٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِیْہَا اٰدَمُ فَقَالَ ہٰذَا اَبُوْکَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ہٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَکَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَہُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ ہٰذَا یَحْیٰی وَہٰذَا عِیْسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْہِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح جبريل قيل من هذا قال

جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا

يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى

اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا

به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فقال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ

الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل

وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه

فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال

جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت

فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح

فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن

يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد

قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم

فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا

نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار

نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبريل قال اما الباطنان فنهران

في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء

من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك

ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت

قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد

جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك

فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال

مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم

فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس

صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد

المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم

قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس بن مالک سی اونہون نی نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات
کی کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوسوقت کہ مین تہا بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین ف ح حطیم ع کی زبر سی اور حجر ح کی زیر سی نام دو جگہونکا ہی صحن کعبہ مین
بیان انکا کتاب الحج مین ہوچکا ہی ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہان تک کہا مالک نی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی ہی کہ جسکو ہنسلی کہتی ہین زیر ناف کی بالون تک پس نکالا دل میرا ف ع ح
یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنیکی ہی کہ ہوا صغر سن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوائی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطی داخل کرنے
کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین ت پہر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سے ف ح یہہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کی سی ہی یا یہہ کہ ایمان
ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگے اعمال وزن قیامت کی واسطی تولنی کی ت پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر
بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی زمزم کی پانی سی پہر بہرا گیا
ایمان و حکمت سی پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق
یعنی بجلی کی اور بسبب شتی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہہ ہی کہ وہ براق مقرر تہا
واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کی لیے ایک براق ہی علیحدہ مناسب تہا ہر مقام اوسکی کی جیسی کہ ہر ایک کی لیے ایک حوض ہے آخرت مین موافق
مقام اوسکی کی اور ظاہر سیاق حدیث کی معلوم ہوتا ہی کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کی لیے تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکو براق اور مرکب دلدل کہنا چاہیے
اور گہوڑا کہنا نہ چاہیے جیسی کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو
اسلیکہ نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہونچتی ہی پہونچنا اوسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہو ت پس سوار کیا گیا مین اوسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ
ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سی تہا اور ممکن ہی کہ کہا جاوے کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہ توسط ملائکہ
انہی کی اور یہہ کچہہ بعید نہین ہے اسلیکہ جبرئیل واسطہ تہی پہونچنی فیض الہی کی اور اوترنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہونکی
کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آنسرور کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل
باگ براق کی ہاتہہ سی تہامی ہوی تہی ت پہر لی گیا مجہکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچی کی آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت
براق سہی پر یہی یہان تک چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین اور ہی شب اسرا کی بیت المقدس تک
پس اسی پر معراج بنا بر غیر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین جیسی کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکر کیا عسقلانی نے
کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی سی اور اجمال ہی اوس روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا وہان
یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی سے نے طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے
کہ مین جبرئیل ہون ف ع ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃ اور نگاہ بان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل
بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ سے ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا زید مثلاً یعنی اسی پر نہ اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف
ہی اس لیے کہ اس سے منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام
کی اور تحقیق کو کوئی بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نی کو جگہہ فراخ مین اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جب پہونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوسمین تہی آدم
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی دادا تیری ہین آدمؑ پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمانی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطی
تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سی ممکن اور متصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہہ
بہی کہاہی علمانی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تہی حکم بیٹہنی کا رکہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بیٹہی پر
اگرچہ افضل ہو اوس سی ت پس سلام کیا مینی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی
تمام خصلتون خیر کو اسیلیی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہو اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار عالم نے
نی بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجہکو جبرئیلؑ یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیلؑ ذکر جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمدؐ ہین کہا گیا
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسری آسمان پر
ناگہان یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونون بیٹی خالا کی ہین آپس مین یعنی ایلیی کہ بہن مریم کی تہی گہر ذکریا والد یحییٰ علیہ السلام کی تہی
اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریمؑ کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحییٰ ہین اور یہہ عیسیٰ پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے
یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے
یہہ کہا جبرئیلؑ نی کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسری آسمان مین ناگہان یوسفؑ کہڑی تہی کہا جبرئیلؑ نی کہ یہہ یوسفؑ ہین پس سلام
کر وانکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل یہان تلک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ
کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریسؑ تہے پس کہا جبرئیلؑ نی یہہ ہین ادریسؑ پس سلام کرو
انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریسؑ آنحضرتؐ کی دادون مین سی ہین و لیکن انبیا سب
بہائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدمؑ اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی
مجہکو جبرئیلؑ طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیلؑ نی مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمدؐ ہین کہا گیا
اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارونؑ
تہی کہا جبرئیلؑ نی یہہ ہارونؑ ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہا سے
مجکو یہان تک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیلؑ نی کہ مین جبرئیلؑ ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے
کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا مین اوس آسمان مین تو ناگہان
موسیٰؑ تہی کہا جبرئیلؑ نی کہ یہہ موسیٰؑ ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگی کو روئی
موسیٰؑ کہا گیا واسطی اونکی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسیٰؑ نی کہ روتا مین اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت مین اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سے ہی کہ داخل ہونگی اوس مین میری امت سے ف ح علمانی لکہا ہی کہ رونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی اور فضیلت پیغمبر ہمارے
کی اور اونکی امت کی اسلیے تہا حسد سبب ہی جو عام مومنین سے اور نکالا گیا ہی لفظ اون مین سے اوس جہان مین پس کیونکر نسبت دیا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی
نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور راز کی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی
امت سے مخالفت امر کی اور نہ بجالانا حکمو کا کہ موجب نقصان اجر اونکا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسیٰ کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر
کی لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نے
فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نے اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرون کی اور نہ پہونچے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور دون سے پس روئی موسیٰ علیہ السلام از راہ
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت نے یادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے
اوس مین اور امتیون مین سے اور کہنا موسیٰ کا کہ ایک لڑکے کا بہیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت وقت
گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ف پہر لی چڑہی مجہکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا
جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جبکہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکہنی پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواحین اونکی متشکل ہوتین تہین بدنون کی صورتون
مین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ
ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سے کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اس مین اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بسبب تفاوت اونکی کی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی
ابن ابی حمزہ نے یون لکہی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلی آسمان پر اور عیسیٰ کی خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کے اسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ کی اور قریب انکے
یوسف تہی اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہے بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا
آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی کی بہائی اپنی کی تہی اور موسیٰ اوپر اوس سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کے
اور ابراہیم اوپر اونکے اس لیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید
وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن مین سے اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگون
مین سے پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت
مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سے اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نہین
سوای ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ع چنان گرم در تیہ قربت براند * کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند ت پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی تہی اور ناگہان تہی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی **ف** ح لفظ فیلہ فیل کی جمع اور ہی کی نسبت فیل کی طرف ہی جیسی کہ تمر و تمرۃ کی اور یہہ تشبیہ بہ نسبت
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا اثر اپایا اونکا حد بصری باہری **ترجمہ** کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی **ف** ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کروانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہونچنی سکے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرتا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بہجانی کا سہ بگفتا فراتر مجال نماند بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سرموی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + پس ناگہان
وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ای
دو نہرین چہپی ہوی بہشت مین ہین **ف** ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہو اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کنہ کو نہین پہونچتین **ت** اور ای پہ دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی یہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پہ پڑتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کی سی ہی یا قبیل
موافق اسما کی سی ہی یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور کہ **ف** ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو
پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑے اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی **ترجمہ** پہر لایا گیا میری پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور
ایک باسن شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی **ف** ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علما نی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ ہویگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی **ت** تو ہو گا اوس فطرۃ پر اور امت تیری **ع** اور ای پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو طرف شراب و دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب و دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم **ت** پہر فرض کی گئی مجہپر نمازین یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر **ف** ح یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی **ت** پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا سہولۃً
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اونہا نا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کے

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکیگی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کی واسطی امت اپنی کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کی طرف دوبارہ پس مع قوف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس رہین پس پہر آیا مین طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی مانند اوسی کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکیگی چالیس نمازین اور مین آزماچکا ہون لوگون کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس رہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم کین مجہسی دس نمازین اور بیس رہین پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہ دس نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسیٰ نی کہ بلاشبہ امت تیری یعنی اکثر اونکی نہین طاقت رکہین گی پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مینی آزمایا ہی لوگونکو پہلی تجہسے اور علاج کیا مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کرسکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے تخفیف کا اپنی امت کی لیے **ف** ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نی آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی پاس بہیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو معلوم کرلیا تہا انہون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہی والا کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس صادر ہونا بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا قطعًا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعًا نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوس مین تخفیف چاہنی کی کیا حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نی پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی بندونپر اور نسخ کیا اونکو ساتہ پانچ کے جیسے اور بعضی احکام منسوخ ہوتی ہین **ت** کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مینی اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرمزدہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سے اب نہین جاسکتا مین طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہو امت کے نہ محافظت کرسکنی کا ولیکن راضی ہوتا ہون مین یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الٰہی کو یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نی پس جسوقت کہ گذرا مین اوس مقام سی آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ مقرر اور جاری کیا مینی فرض اپنا یعنی اوّل او تخفیف کی مینی اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار تتمہ اوسکا آگی آتا ہی **وعن**

ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرٰهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

الی ربک فسلہ التخفیف قال فلم ازل ارجع بین ربی و بین موسی حتی قال یا محمد انہن خمس صلوات کل یوم ولیلۃ
لکل صلوۃ عشر فذلک خمسون صلوۃ من ہم بحسنۃ فلم یعملہا کتبت لہ حسنۃ فان عملہا کتبت لہ عشرا ومن
ہم بسیئۃ فلم یعملہا لم تکتب لہ شیئا فان عملہا کتبت لہ سیئۃ واحدۃ قال فنزلت حتی انتہیت الی موسی
فاخبرتہ فقال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت
رواہ مسلم اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی ہین انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ تہا
سفید دراز یعنی میانہ قد جیسکی فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کے آیا
مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بناء
اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین ف ع اسقدر اسراء پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف معتزلہ
کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی ت پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین ف ع یعنی
تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا
بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسکی پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا ت پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میرے
پاس جبرئیل پاس شراب کا اور پاس دودہ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو ت پس اختیار کیا مینی دودہ
کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی ف ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جیسے کہ
ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی یعنی فاعل جبرئیل ہین بار یہ الجلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالے
اور ممکن ہی یہہ کہ یہہ لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے
مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نے بطریق
مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے
اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسکی پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن
پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیی ف ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے
تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اس لیی کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ
یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کر دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس مین سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری
نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت اس جمال و حسن مین سے اسلیی کہ اگر ظاہر ہوتا
اونکی لیی تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی حال مین سے کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے
یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین تحقیق دی گئی تہی یوسف حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کے وہ آدہا حسن کہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی
کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی یہی مضمون کہ ذہن مین ڈالتی ہین یہہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ
بہی قصہ معراج مین ایک روایت آتی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ
چاند نسبت تمام ستارون کی بہتر ہی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب رو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوبصورت و زیادہ اور خوش آواز زیادہ وسب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہے ساتھ غیر آنحضرت کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا علم حق تعالیٰ
مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سی آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا فضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا
آنحضرت مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہی کہ جو کچہہ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
سب حضرت کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسی بحسن و بلاغت بیار نرسد + تر ادرین سخن انکار کار نرسد
ہزار سکہ ببازار کائنات زنند + یکی بخوبی صاحب عیار نرسد + صلی اللہ علیہ وآلہ بمقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ ت اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نی اسری
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ یہہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی ہین جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی او چیز نی
کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازوون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کرسکتا صفت اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سے اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچہہ بہیجی ف ح سوائے خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی
اور احتیاط کی بات بہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین در پی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر
رات میں پس اوترا مین بلندی و مقام سی اور پہونچا طرف موسیٰ کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسیٰ نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا مینی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کے
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نی
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری کی میری امت
پر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہو گی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمسا سی اور موید ہی اسکو قول حضرت کا ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسیٰ
نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسیٰ کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطے ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکماً
اور اعتباراً پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نمازونکا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنیکا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیے وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دہ چند
ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قلب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

[illegible]

سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اسکو اسکی لیے نہین لکھی جائیگی اوسکی لیے [illegible] کچھ ف ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس خیال سے کہ عزم کیا تھا اوسکی کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہین اگر ترک کیا تھا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو بیشک نیکی ہی اس صورت مین کہ لکھی جائیگی اوسکی لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکھی جائیگی اوسکی لیے ایک برائی کماذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتھ اسکی بہت علمانی ت پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بسبب کمال کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تھا فرمایا حضرت نے پس اوترا مین اوس مقام عالی سے یہان تک کہ پہونچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینے اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پہرجا اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سے بہی کم کر دے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا مینے تحقیق رجوع کی مینے طرف پروردگار اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک حیا کی مینے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ ذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّیْ سَقْفُ بَیْتِیْ وَاَنَا بِمَکَّۃَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَہٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَہَبٍ مُمْتَلِئٍ حِکْمَۃً وَاِیْمَانًا فَاَفْرَغَہٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَہٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ ہٰذَا قَالَ ہٰذَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ہَلْ مَعَکَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِیْنِہٖ اَسْوِدَۃٌ وَعَلٰی یَسَارِہٖ اَسْوِدَۃٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِہٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِہٖ بَکٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِیْلَ مَنْ ہٰذَا قَالَ ہٰذَا اٰدَمُ وَہٰذِہِ الْاَسْوِدَۃُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ نَسَمُ بَنِیْہِ فَاَہْلُ الْیَمِیْنِ مِنْہُمْ اَہْلُ الْجَنَّۃِ وَالْاَسْوِدَۃُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِہٖ اَہْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِہٖ ضَحِکَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِہٖ بَکٰی حَتّٰی عَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِیَۃِ فَقَالَ لِخَازِنِہَا افْتَحْ فَقَالَ لَہٗ خَازِنُہَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ قَالَ اَنَسٌ فَذَکَرَ اَنَّہٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِیْسَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاہِیْمَ وَلَمْ یُثْبِتْ کَیْفَ مَنَازِلُہُمْ غَیْرَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّہٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا وَاِبْرَاہِیْمَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَۃِ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَاَخْبَرَنِی ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَا یَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِیْ حَتّٰی ظَہَرْتُ لِمُسْتَوًی اَسْمَعُ فِیْہِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰہُ لَکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ فَرَاجَعَنِیْ فَوَضَعَ شَطْرَہَا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَہَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَہَا فَرَجَعْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَرَاجَعْتُہٗ فَقَالَ ہِیَ خَمْسٌ وَہِیَ خَمْسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّکَ فَقُلْتُ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّیْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی انْتَہٰی بِیْ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی وَغَشِیَہَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَا ہِیَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا فِیْہَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُہَا الْمِسْکُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سے کہ نقل کی انس سے کہا تہی ابو ذر حدیث کرتے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی گئی چہت میری گہر کی ساتہ مکہ کے

مین تها ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی ہی کہا ہی فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی ازالہ کی گئی اور روایتین
بیچ تعیین مکان اسراکی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسی کہ پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت
ام ہانی اور یہہ مشہورتر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوتی تہی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہر کی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس
لایا اور حضرت لیٹ رہی اسحال مین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی
کو لیگیا ت پس اوترا جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہو دیا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا جو کچہہ
کہ لگن مین تہا میری سینہ مین پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی ولیکن ظاہر یہان یہہ تہا کہ دہونا
قلب مبارک کا سونی کی لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا
حکمت و ایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فقال ت پہر پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری
براق کا اور جانیکا مسجد اقصی مین نہین ہی اسی سبب سی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسراکی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ
اعلم ت پس جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا
یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی
طرف یعنی بلانی کی لیی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوی تہی کہ اونکی داہنی طرف کئی
ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی کتنی ایک شخص تہی جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیی کہ دیکہتی وہ پیغمبر
کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے
مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواحین ہین انکی
اولاد کی پس داہنی طرف والی ان مین سی بہشتی ہین اور یہہ ارواحین کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین
اور جب دیکہتی ہین بائین طرف اپنی روتی ہین ف ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحین کفار کی محبوس ہین سجین مین اور ارواحین ابرار کی چین کرتی ہین علیین
مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواحین پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس
جسوقت آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحین دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون
مین جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول
آنحضرت کا قسم بنیہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کی کہ کہول دروازہ
پس کہا جبرئیل کی لیی اوسکی داروغہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت نی یا ابو ذر نی بطریق مرفوع لی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہین بیان کی ابو ذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقامات اونکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پانا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان
مین ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتون مین غیر اسکی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین
پس اگر کہی کہ متعدد ہی معراج تو کچہہ اشکال نہین ... تو وی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہی کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوی ساتہہ

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکی یہان کلام ہی بیچ تعیین آسمانون کی اور دیہی انبیاکی پہہ مورد اختلافات حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کی

ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعیین آسمانون کی اور دیہی انبیا کی پہہ مورد اختلافات حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کی ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبرت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہؓ کہتی تہی کہ فرمایا

آنحضرتؐ نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اون قلمون سی تقدیر

اور حکم الٰہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الٰہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سے کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین یعنی

پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میری لیی اوامر الٰہی اور تدبیر کرنی اوسکی اونچی

خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین

جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ ایسے

کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی

کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا

یہان تک کہ گذرا مین موسیٰؑ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ نی پس پہر جا طرف ربانی کی یعنی

اوسوال کر اوسی تخفیف اسلیی کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسیٰ نی یعنی وہ ہوی سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ

تعالیٰ نی بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس ایسے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف کی

ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیی کہ تحقیق امت

تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس حسب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پہرا مین

طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اس لیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس حسب عرض معروض کی مینی پروردگار سے

پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت

کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب و جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ

یعنی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کی ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پہرا مین طرف

موسیٰؑ کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین

ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کے پہرنا وغیر ذلک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم ت

پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازوون

ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب متوجہ ہونی نظر اونکی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر

داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تہی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر

تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کا واک موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی

اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

قَالَ لَمَّا أُسْرِیَ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْتُهِیَ بِہٖ إِلَی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَهِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَیْهَا یَنْتَهِی مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ

الارض فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط بہ من فوقہا فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش
من ذہب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک
باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا آپکو
سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چہٹی آسمان میں ہی ف ع کہا ایک شارح نی یہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چہٹی آسمان میں ہی سدرہ اور صواب یہہ ہی
ساتوین آسمان میں ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرونکا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون میں کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان میں ہی اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان میں ہی چہا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت الہی یا اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ وہان
کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلیے اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہ گئی کہ وہان جگہ نہین ہی نظم بر داشت از طبیعت امکان قدم کرآن + اسری بعبدہ ست عن المسجد الحرام تا عرصہ وجود کہ
اقصاے عالم ست + کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان تمام + سر سبت بس شگرف و رانجا ہیچ بان + اے آشنای عالم و جان پرس ازین مقام
ت کہا یعنی راوی ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیزنی کہ اوسکی کنہ کو نہین
پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی یہ حقیقت عدم علم درایت کی
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیاء و اولیاء کی سی کرتی
ہین ت کہا ابن مسعود نی اپنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ ان انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت
سی تشبیہ دی ساتہہ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملاقات کی اور حیرانی
اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی آیا ہی اور یہہ بہی بطریق تشبیہ و تمثیل کی
ہی اسیلیے کہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الہی
شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچہ دی گئی تہی آنحضرت
اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف کرامت
کو کہ تعلق امت سی رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئی آیتین کہ اخیر سورۃ بقرہ مین ہین ف ح یعنی آمن الرسول سی اخیر سورۃ تک اور مراد انکی دیجانی سی دیجانا قبولیت
دعاؤن انکی کا ہی اور اگر یہی ہو تو کہ بظاہر یہ منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس کہ سنی ایک آواز یعنی
دروازہ کہلنی کی سی ہی اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین وہ آپ کو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۃ بقرہ کے
نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین ہی مگر کہ دی جاوگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ کچہہ منافات
نہین ہی اس لیے کہ دیتا تہا آسمان میں پہلا اون چیزون سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلی مین

اور اوتر نا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیی کہ جو کلمہ یہ فضل ہین زیر لیی ہی کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک امر اشکال لازم آتا ہی
کہ سورۂ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنیٰ ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا بلکہ بقرہ مدنی ہی
باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالیٰ متولی ہوا سورۂ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین
پس وہ مکی ہی انکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ معنی بی جانیکی نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین
کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیی درباب اون الفاظ کی کہ تلقین کیی گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اوس پڑہنی والون کی لیی
مرحمۃ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی وعدہ کیی گئی
آنحضرت اور سبب ہین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہی گا اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کی بہی بخشدی گا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بہی نہین ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع
اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید سبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی ہی **وعن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ
الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِنَ
الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسٰى قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ یُصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ
قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین
کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد
نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند
اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نی میری لیی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان
مین سی تاکہ دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جیسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت
مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی ف ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور
مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر
دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسیٰ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بہی ایسا ہی
کہا ہی اور ایسی جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال کہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون
ساتہ ارواحون کی پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہا دی اونکی
گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیی عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت
ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسیٰ کہڑی
نماز پڑہتی ہین ف ع یہ بہی موید اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

مخلفہ کا ہوتا ہی ساتھ اعضا کی تشری ارواح کی ترجمہ پس ناگہان موسی ایک مرد ہین میانہ قد یا دبلی گول بدن یا گٹھری ہوئی بالی گویا کہ وہ مرد ہین
شنوہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ناگہان عیسیٰ ہی کھڑی نماز پڑھتی ہین ف ع اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نماز معراج مومن
کی ہی اسلیی کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ
اوسکی ازروی مشابہت کی عروہ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بھائی عبد اللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیی کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان
ابراہیم ہی کھڑی نماز پڑھتی ہین مشابہ ترین لوگونکا ساتھ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد لیتی تھی آنحضرتؐ یار سی ذات شریف اپنی ف ش ع ح یہ کلام ابوہریرہ کا ہی
یا اونکی بعد کی کسی اور راوی کا پھر دیکھنا آنحضرتؐ کا ان انبیا کو نماز پڑھتی احتمال ہی کہ ہوا تا رجانی مین طرف بیت المقدس کی یا نفس مسجد اقصیٰ مین ہو یہ
دوسری احتمال کی ف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین اونکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیہ ہی یا نماز
معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ
حیات حقیقی دنیاوی کی اور جو نماز زندہ ہین شاید کہ تکلیف ہی ہو اور یہی ہی کہ اوسجا نمین جو منع کیا گیا ہی نہ وجود اوسکا اور ان انبیا نی یہان حضرتؐ کی ساتھ نماز پڑھی
اور بعد اسکی ان کو آسمان پر لیگئی حضرتؐ کی استقبال اور تعظیم کی لیی یا اونکی ارواح نکو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریسؑ کہ وہ ساتھ بدنون کی آسمانا پر ہین اور یہ بھی
احتمال ہی کہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرتؐ کا انبیا کی ساتھ بعد پھرنی کی سدرۃ المنتہیٰ سی ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ
اماکن مختلفہ مین لوگون نی دیکھا ہی چہ جای انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آوین
ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کی جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالیٰ کی کہا مجھکو ایک کہنی والی نی ای محمدؐ یہ ہی مالک داروغہ
دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی ازراہ تعظیم بزرگی مالک قہار کی یا ازراہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نی اوسکی طرف یعنی بقصد
سلام کرنیکی پس پہلی کی اوسنی سلام کرنی مین مجہپر ف ح یعنی چھوڑا آپ کو کہ سلام کرین اوسپر پہلی آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور حرمت
آنحضرتؐ کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرتؐ کی انبیا کی لیی آسمان پر
بھی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی
اللّٰہُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُھُمْ عَنْ اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی جابرؓ سی یہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی تھی جبکہ جھٹلایا مجکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرا کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور مین اور پوچھین مجھسی نشانیان
اوس مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دکھایا اللہ تعالیٰ نی مجکو بیت المقدس ف ع ح یعنی دور راہ اوسکی اور دور کیا پردہ کہ جسکی سبب مین
اور اوسمین تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال ہی کہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹھا کر آگی آنحضرتؐ کی یہان لائی ہون جیسی کہ
ابن عباسؓ کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرتؐ نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کمال تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا
تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کی پاس ترجمہ پس شروع کیا مین نی کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سی حالانکہ
مین دیکھتا تھا طرف اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح جاننا چاہیئے کہ معراج کی حدیثون مین حدیث نہ لایا کہ حال آنحضرتؐ کی دیکھنی کا رب العزت کو معلوم ہوا
اور صحابہ اور تابعین کو اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکھا اور دیکھنا آنکھ سی جائز نہی کی تحقیق اور تفصیل اسکی ...

باب فی المعجزات یہ باب ہے بیچ بیان معجزون کے ف معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق میں ہے کہ معجز کرنے والا معجز کا اللہ
عزوجل ہے اور انبیا کی صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اسلیے کہتے ہیں کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتے ہیں اونکی معارضت سے ساتھ مثل اوس
معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہیں لا سکتے اونکے مقابلہ میں انتہی اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنی عاجز کر دینے کے اور وہ ایک امر ہے خارق
یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہے اوسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتی ہیں اونکو ارہاصات کہتے ہیں اور ارہاص کے معنی ہیں
محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر ہیں جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو
اوسکو تو استدراج کہتے ہیں اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہیں اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہیں اور دعوی نبوت کی
قید سے یہ سب قسمیں نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہیں کہنے کے معجزہ خرق عادت ہے کہ ساتہ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین اور ذکر کی ہیں
اور ایک معجزہ ہے کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور پھر خارق عادت نہیں ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہے اوسکے
ظہور پاتا ہے اور جو کچھ کہ ساتہ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہیں ہے جیسے شفا ساتہ دوائون طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے
باعتبار ظاہر کہے ہے **الفصل الاول** صحیح **عن** انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی
اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدھم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک
باثنین اللہ ثالثھما متفق علیہ روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے
اور رہ آنے کے غار میں اور پہنچنے مشرکون کے سر غار پر سید الابرار کی تلاش میں کہ دیکھا میں نے مشرکین کی قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہیں اور ہم
یعنی میں اور آنحضرت غار میں تھے ف ع مراد اوس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کے اوپر کی جانب میں تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ میں بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پہ کھڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے
پانون پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنے پانون کی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اوس غار میں چھپے تھے مشرکون سے بقصد ہجرت کے
اور مشرک وہان حضرت کی تلاش میں جا پہنچے اور حضرت ابوبکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہیں ت پس کہا میں نے یا رسول اللہ اگر کوئی
انمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنے کی تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتہ اون دو شخصون کے کہ خدا ہے تیسرا اونکا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی خدا ساتہ اونکے ہے بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ میں یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے
اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کے کہ آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار میں ہیں اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے بد دعا کی اونپر کہ خداوندا اندھی
کر دے آنکھیں اونکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہیں پاتے تھے اونکو اور بیضہ رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون میں
آیا ہے **وعن** البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اسرینا لیلتنا ومن الغد حتی قام قائم الظہیرۃ وخلا الطریق لا یمر فیہ احد ورفعت لنا صخرۃ طویلۃ لہا ظل لم تات علیہا
الشمس فنزلنا عندہا وسویت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مکانا بیدی ینام علیہ وبسطت علیہ فروۃ وقلت نم یا رسول اللہ
وانا انفض ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براع مقبل قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ
شاۃ فحلب فی قعب کثبۃ من لبن ومعی اداوۃ حملتہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یرتوی فیہا یشرب ویتوضأ فاتیت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فکرہت ان اوقظہ فوافقتہ حتی استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفلہ فقلت اشرب
یا رسول اللہ فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعدما مالت الشمس واتبعنا سراقۃ بن مالک
فقلت اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من
الارض فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احدا
الا قال کفیتم ما ہہنا فلا یلقی احدا الا ردہ ۔ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ عازب نے کہا اونہون نے کہا اے ابوبکر
صدیق رض کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت صلعم نے اوس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف
مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکر رض نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدہے دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہیرا آفتاب اور
خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غارون اور کہوون مین
اوس وقت دہوپ پہونچی تہی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتون سے تاکہ سووین آنحضرت اوسپر اور بچھایا مین نے
اوس جگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اودہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کی
آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سے کہا
مین نے کہ کیا ہے تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مین نے کیا نہ دوہیگا تو دودہ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے
پیالے مین تہوڑا سا دودہ اور ساتھ میرے چھاگل تہی کہ اوٹھایا تہا مین نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے پس
آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے آنحضرت کی ف ح سونے مین یعنی مین بہی سو رہا لفظ
وافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئی اور ساتھ تقدیم ق کے ف پر بہی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا مین نے اور بیدار نہ کیا آپ کو
یہانتک ت کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچھ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہو گیا
اور یہ عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودہ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائے ت پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے
یہانتک کہ خوش ہوا مین ت ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسایش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک کے یون
کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر رض کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتے تہے اور یہ بہی ہے کہ
اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیدیتے تہے اپنے چرواہون کو کہ راہ کے چلنے والون اور بہوکون کو دودہ دیتے رہا کرین اور یہ بہی ہوسکتا ہے کہ اونہون نے کچہ دیکر
خرید اہو واللہ اعلم ت پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکر رض نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے
اور آنے ٹھنڈے وقت کے اور پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچہے تعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو
لاوے اوسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا ت پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرتؐ نے عہد کرو کہ خدا ہی تعالیٰ ہی ہمارے ساتھ پس دعا کی سراقہ نے پیغمبر خدا تعالیٰ سے پس دعا کی پس وہ خلاصی پایا گھوڑا اوسکا پیٹ تک زمین میں پس کہا سراقہ نے تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بد دعا کی تم نے مجہپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤن اوسحالت سے کہ گرفتار ہون میں اوسمین پس تم اگر کروگے تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کو تمسے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوس نے اوس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تہا اور نجات پاتا تہا **ت** پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے مین کہ نہین ملتا تہا کسی کافر سے یعنی اون کافرون مین سے کہ حضرتؐ کی تلاش کے لیے نکلے تہے مگر کہتا کفایت کیے گئے تم طلب مین یعنی بس کافی ہے میری تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہین ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ط اسمین بہت سے فائدہ مین از انجملہ یہ معجزہ حضرتؐ کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکھنا چہاگل کا اور مانند اوسکے کا سفر مین واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اوسکے کی

وعن انس قال سمع عبد الله بن سلام بمقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی ارض یخترف فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی سائلك عن ثلث لا یعلمهن الا نبی فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ینزع الولد الی ابیه او الی امه قال اخبرنی بهن جبریل انفا اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاكله اهل الجنة فزیادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله و انك رسول الله یا رسول الله ان الیهود قوم بهت وانهم ان یعلموا باسلامی من قبل ان تسالهم یبهتونی فجاءت الیهود فقال ای رجل عبد الله ابن سلام فیكم فقالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذی كنت اخاف یا رسول الله رواه البخاری

اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرتؐ کا یعنی مکہ سے مدینہ مین حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سے **ف** ح یعنی اپنی باغ مین تہا میوہ درختون سے توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقعہ ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اوسکے آنحضرتؐ کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کی توریت مین پڑہکر اور تحقیق کرکر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ع** مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ؛ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم ؛ بمجرد سننے رونق افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد مین سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرتؐ کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلّا صحابہ کرام میں سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ انکا **ت** پس آیا وہ آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتون صدق نبوت کے کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسے تین چیزین نہین جانتا ہے اونکو مگر نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سے یا اوسکی کتاب سے یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم الیقین حضرتؐ کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور بہی ظاہر ہی لانی حدیث کے سی اس بات مین **ترجمہ** ایک چیز اون تین چیزون مین سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہوکر پہلے ہی کہاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے کے یا طرف مان اوسکے کے مشابہت مین یعنی فرزند کہ کبہی صورت مین مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبہی مشابہ مان کے سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نے ابہی یہ **ف** ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انہون نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے **ترجمہ** اہی پر اول علامت قیامت کی

پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور آپ پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو بہشتی پس زیادتی جگر مچھلی کی ہے
ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی
مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف ف ح ملا علی ق نے
معنی سبق کے علاوہ غلبے کے لکھے ہین اور شیخ رح نے پیش مشو یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہے اور بعد اوسکے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت ہونے فرزند کا
ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سے ہی اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت
پس سبقت کو متضمن دونون معنی کے رکھ سکتے ہین ت ترجمہ کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے
اسکے کہ پوچھو تم اونسے یعنی میرا حال تو جھوٹ باندھینگے مجھپر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے یا اتفاقاً اور عبد اللہ چھپ رہے تھے اونسے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہمارا ہے اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی
حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو
اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤگے کہا یہود نے کہ پناہ مین رکھے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیجاوے
اوس سے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد
اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت برا ہے ہم مین اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہی ہے وہ چیز کہ تھا مین ڈرتا
یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف اور یہی سبب تھا میری عرض کرنیکا کہ آپ اونسے پہلے پوچھ لیجیے حال میرا تا کہ جھوٹ اونکا معلوم ہو جاوے **وعنہ**
قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذی
نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضھا البحر لاخضناھا لو امرتنا ان نضرب اکبادھا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع
یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ مین اون سے امتحان کے لیے اوسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی ف یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تھا
شام سے ادہر جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اموی تجارت شام کے لیے گیا تھا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تھا اور اوسکے ساتھ
چالیس سوار تھے جب مسلمانون نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اوسمین آدمی تھوڑے سے تھے اور مال بہت اور خبر جو مکہ مین پہونچی
تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کے لیے پس اوس سے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات
پائی پھر جاؤ لوگون سمیت طرف مکہ کے چونکہ وقت اوس کمبخت کے زوال کا آن پہونچا تھا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اترے
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین
یہ قصہ مفصل مذکور ہے پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہی پس کھڑے ہوئے سعد جیسا کہ کہا ترجمہ اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے
عبادہ کے ف ح یعنی صحابہ کے درمیان مین سے اور وہ رئیس تھے انصار کے اور خاص اونکا کھڑا ہونا اسلیے تھا کہ سبب مشورہ کرنے کا امتحان کرنا انصار کا تھا
اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تھی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت کے جہاد کے لیے اور طلب کے دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تھی اون سے اسپر

کہ بجا لاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جب ...
وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا انہون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارہ مین بھی اور ارادہ بارہ مین بھی اور اوس مین رغبت دلائی
اوپر اپنے مشورے کے اصحاب سے اور عقلمندون سے ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم
کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی زمین پر تو کیا اگر آپ فرماوین تو دریا مین
پیٹھ جاوین اور اگر فرماییے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک ساتھ زبر ب اور زیر یا وسکی کے
اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زبر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زیر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پرلی کنارے بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شتر ہانکنے اونکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اونکے جگرون پر لگتے جاتے تھے
پس معنی یہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلد ہی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا
آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے کو پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا
حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور
اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی
اوس جگہ مارا گیا **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک
ووعدک اللھم ان تشأ لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابو بکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج
وھو یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری ت اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفا وعدہ تیرا کہ کیا ہے
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد
آج کے دن کے ف ع یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالے
وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ ہوگا کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف
رکھنے کو اوس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے
پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرۃ موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرۃ کا تھا لیکن وقت معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر وقت سے
پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو واللہ ھو الغنی الحمید ان یشأ یذھبکم کے معنون کا اور
آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کے معنون کا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالے کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے
کہ حال آنحضرت کا تھا کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اوسکی کے تھا وسیع تھا اور نظر ابو بکر رض کی فقط ظاہر
ہی کی وعدے پر تھی اور اوسکی تحقیق ہے آدہ کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور ہے
ت پس پکڑا ابو بکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو جسقدر دعا کرتی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کر نہین اپنے پروردگار سے ف
مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود تھا اعتماد کے وعدے رب تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل اصحاب کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے تا ...

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین اوس مین ترجمہ پس نکلی آنحضرت یعنی جلدی کرتی ہوئی ساری خوشی کی حالانکہ تھی زرہ پہنی ہوئی وہ پڑہتی تھی یہ آیہ کہ اوسکی حرب کی
اوپر قریب ہی کہ شکست دی جاویگی جماعت کفار کو اور پیٹھ پھیرینگی پشت نقل کی یہ بخاری نی ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف ورجا کی تھی
اب جانب امید کے غالب آئی آپ پر بسبب عدالہی کی پس خوش ہوکر اوٹھی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور ہوا
اوسی بسبب مطلع کرنی خدا تعالیٰ کی اونکو غیب وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَیْهِ اَدَاةُ
الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گھوڑی کا یعنی
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیے درحالیکہ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی ف ع ح معجزہ بیان یہ ہے کہ دیکھا آنحضرت نے جبرئیل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا سترہوین
تاریخ رمضان کی سنہ ۲ ہجری مین وَعَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَهٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا
فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ کَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوسوقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکون
مین سے کہ آگی اوس مسلمان کی تھا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی مارنی کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام ورآنا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑھ ای حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کے
گھوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک فرشتہ کی گھوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکھا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پہر دیکھا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تھا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تھا منہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنے کوڑی کی پس
سبز ہوگئی تھی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز وسیاہ اور پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پہ روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکھا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لیے
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا ہمراہ نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جائے
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہو شمار کرنا اوسکا معجزون مین ترجمہ پہر فرمایا
آنحضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانون نی اوسدن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ
اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ
کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہا کہ دیکھا مین نے
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اوپر تھی سفید کپڑی ف ع ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون فرشتی بطور تفرق کی تھی
یعنی ایک داہنی طرف تھا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تھی وہ لڑنا نہایت سخت ترین لڑنی آدمیون کو نہین دیکھا مین نی

اون دونون کو پہلی اس سی اور عمیر ... ہی تہی یعنی جبرئیل اور میکائیل کی
راوی سی ہی اور شاید کہ پہچانا ہوا اونہی نے دل سی اور یا حضرت ... **وعن** البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى
أبي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى
أخذ في ظهره فعرفت أني قتلته فجعلت أفتح الأبواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة
فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى أصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت
رجلي فمسحها فكأنما لم أشتكها قط رواه البخاري ت اور روایت ہی براسی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف ع
کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیی اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی تہی غرض
بچاو کیا حضرت سے پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو **ترجمہ** پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال
مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکہی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹہ کیطرف پس معلوم کیا
مین نی مار لیا اوسکو پس شروع کیی مین نی کہولنی دروازے **ف** ح اونکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ بہی کہ بہیجی تہی پیغمبر نی ساتہ اوسکی مارنیکی لیی اور باہر کہڑی تہی اور
شریک ہین اوس قصے مین اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلہ سی اوس پاس پہونچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور
بہی کتاب المغازی کی اواخر مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اوسکی مذکور ہی او نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی ق نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازے
بعد کہولنی کی اوس بار مین بند کر دیی ہونگی واسطے محافظت اور اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گئی ہون اوسکی پاس اور راہ سی **ترجمہ**
یہان تک کہ پہونچا مین طرف زینی کی پس رکہا مین نی پانون اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین **ف**
ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب انکی گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ مین پس اونہون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس
گر پڑی اوپر سی زمین پر **ترجمہ** پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مین نی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی
پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پہیلا دو پانون
اپنا پس پہیلایا مین نی پانون اپنا پس ہاتہ پہیرا آنحضرت نی پانون پر پس اچہا ہوگیا پانون گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی بخاری نی **وعن**
جابر قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاؤا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقا فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد
كثيبا أهيل فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فأخرجت جرابا
فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته
فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال أنت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا أهل
الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى أجيء وجاء
فأخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها
وهم ألف فأقسم بالله لأكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سے کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان مدینے اور درمیان دشمنون کی

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ پتھر سخت [illegible] ظاہر ہوا ہی بیچ خندق میں پس [illegible]
یعنی خندق میں پہر کہڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور ہم تہی ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکہتی تہی ہم
کوئی چیز چکہنی کی **فت** ح ذوق بر اول ہی ذوقی چیز کہ چکہی جاوی قسم کہائی او پینی سی یعنی بہوک تہی اور تین روز گذری تہی کہ کچہہ نہ کہایا تہا **ت** پس لیا آنحضرت نے
کدال پایا کدالا اور مارا اوس پتہر پر پس ہوگیا وہ پتہر سخت ریت بہتی جا بہتی ہی کہ بہہ جاتی اور گیا میں طرف بیوی اپنی کی کہ گہر میں تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا میں نی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانی کی چیز پس تحقیق دیکہا ہی میں نے آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوس نی ایک تہیلا کہ اوسمین
قریب ساڑہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا میں نے اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہم نی گوشت ہانڈی
میں پہر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہم نی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہیں میری بیوی نے
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہیں پس آئیے آپ اور کچہہ لوگ ساتہ آپکی پس آواز دی آنحضرت نی کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نی طیار کی ہی مہمانی
فت ح لفظ سور ساتہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہیں فارسی کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی **ت** پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤن میں اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا میں واسطے حضرت کے آٹا گندہا ہوا پس آب دہن ڈالا آپ نے اوسمین اور دعا برکت کی کی اوسکی لیے پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آب دہن ڈالا اور دعا
برکت کی پہر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہیے کہ پکاوی وہ ساتہ تیری اور نکال گوشت ساتہ چمچی کی ہانڈی اپنی میں سی اور نہ اوتارو ہانڈی کو
چولہی پر سی کہا جابر نے اور تہے اہل خندق ہزار مرد یعنی تین روز کے بہوکی سیر خوراک پس قسم کہاتا ہون میں اللہ کی البتہ کہایا سب نے یعنی کہانی میں سی یہانتک کہ
باقی چہوڑا اوسکو اور پہر اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسے کہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسے کہ تہا نقل کی بخاری نی اور مسلم نی
فت ح یعنی دونون چیزین جونکی تون تہین یہ تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین وآسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہیں
اور سوا اسکی بہت معجزہ ہوئی ہین حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت
خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علما اعلام نی جمع کی ہیں دلیلین نبوت
کی اپنی کتابون میں اور بہت اچہی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوت **وعن** ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حین
یحفر الخندق فجعل یمسح راسه ویقول بؤس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
عمار بن یاسر کو اوس وقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کی **فت** ح سمیہ ساتہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید یا کی نام عمار کی مان کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی مکہ میں اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج میں اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہیں اور ندا کرتی ہیں
اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس وقت تیرا ہی اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ پہلی فرمایا **ت** کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اور
نکل جاوینگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نی **فت** ح کہا طیبی نی کہ رحم کیا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہے
اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اسلیے کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا اور عمار ساتہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے تہی اور حضرت علی کی حقیت کے دلیلون میں سے
ہی اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ میں نے
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجہکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہم نی عمار کو نہیں مارا علی نی مارا اوسکو جنگ میں لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تہی اس حدیث کے

معنون مین کہتی تھی عن فطانتہ حالتہ لدم عثمان اور بصرہ سے نکلی او وض ... ابن العاص ... عمرو بن العاص ... پہ
کفر مین پہیلا جاتا ہی یعنی ایک آدمی شخص کی مارنے جاسے ہمارے ہمراہی ہی الٹ پہا ... ایک یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سی اور سب سے قوی یہ ہی لکہا ہی ملا علی قاری نے شرح اکمل الجزری
کہ کما ظاہر یہی کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی سعاویہ سی افترا ہی اور تنبیہ کیا ہی مولف کرای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کی
معاویہ کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست کہا اونکو پس میرے محبت کے سبب سے دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض کہا اونکو پس میرے بغض کے
سبب سے مبغوض کہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین انس سی گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری ایسحال مین کہ جہاد
کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ بہی معاویہ اور لشکر اوسکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیئے غرضکہ اونکو برا کہی اور بغض رکہی اونسی کہ یہ شعبہ رفض کا ہی بچاوے اللہ تعالے اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نعیم
دیکہتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت اطہار رض کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سی اور مہر سکوت کہنی چاہیے زبان پر بیت کارکن کار بگذر از گفتار ✢ کہ درین راہ کار دارد کار ❊ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجرک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی لا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالے فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی اعاذنا
اللہ ووفقنا لما یحب ویرضی **وعن** سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوھم ولا یغزونا
نحن نسیر الیہم رواہ البخاری ❊ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سی **فــ** یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسلیے اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتی ہین کہ مشرکین اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزارہا اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور
اوسردار تہی اور گذرا تہا یقین ہی قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی نازل فرمائی
مدد اپنی کہ بہیجی ہوا تیز اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب اس سے درہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نے بطریق وحی خبر غیب کے فرمایا ترجمہ اب بعد اس وقت کے جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداءً اور نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگے طرف اونکی نقل
کی یہ بخاری نی **فــ** یعنی اونہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑہ چڑہ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا **وعن** عائشۃ قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل وھو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جبکہ پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق سے اور رکہی ہتیار یعنی اوتارے اپنے بدن
بسبب فارغ ہونی کی جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ ایک جانب سے دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا
ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سے کہ پہنچی تہی غزوۂ خندق مین پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق
آپ نے تو رکہی ہتیار قسم ہے اللہ کی مین نی نہین رکہی ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافرون کے پس فرمایا آنحضرت نی پس کہان قصد کرون مین
اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ بہی رکہتی تہی کچہ نشان اوسکا اب بہی باقی ہے ترجمہ پس نکلے آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہے اور جو معجزہ
کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نی لکہی ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس نی گویا
مین دیکہتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سے بہی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار مین سے
ترجمہ سوارون کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اوس کوچہ مین
آمد و رفت لوگون کی نہ تہی پس دیکہنا اونہی غبار کا اوسمین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سے اوٹہا اور غالب یہ ہے کہ سردار اونکی جبرئیل تہی
اور جبرئیل ساتہ تہی اونکی یا وہ ساتہ تہی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی ایسی ہے کہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور معجزہ بیان آنا جبرئیل کا
ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکہنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتی تہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي
رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ
لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسے ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سے
اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپکی چہاگل مین ہے یعنی اور ظاہر ہے کہ یہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نی اپنا دست مبارک چہاگل مین یعنی اوسکے
اندر یا اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیون کی درمیان سے مانند چشمون کے کہا جابر نی پس پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ع پس رہی
سعادت اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کے کہ کتنی تہی تم
یعنی اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ مین کہا جابر نی یعنی اول جواب مین کہ اگر ہوتے ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب دیا اونکی بات کا کہ تہے ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہ تہا کہ کتنی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا ثابت
مین اور یہ بہی ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى
شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے براء ابن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتہ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین

کہ زیادہ چودہ سو تھے پس جس نے کہا پندرہ سو کہا اوس نے جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جس نے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا

ایک وقت مین چودہ سو تھے اور ایک وقت مین پندرہ سو ہو گئی یا پندرہ سو تھے اور پھر چودہ سو رہے یا مدار اسکا ہی اور دیکھنے پر ہے

ہے یہ ہی نام ایک کنوے کا ہے کہ مکہ سے دس بارہ کوس پر ہے پس کھینچا ہمنے پانی اوسکا پس نہ چھوڑا ہمنے اوس مین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم

پس آئی آنحضرت کنوئین کی پاس اور بیٹھے کنوئین کی کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہ مین لیا اور دعا کی پھر

ڈالا اوسکو اوس کنوئین مین پھر فرمایا چھوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت علی قدر ف ع تا پھر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قیامت کے واقع ہو گی تدریج اور مراد

اس سے ساعت نجومیہ ہے نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نے اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورون کو یہانتک

کہ کوچ کیا وہان سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلے تہا اس قضیہ سے اور معجزے حدیبیہ مین کئی ہوئی

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ

فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ

اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْہِ مِنْ

اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ فَاسْتَقُوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَأْنَا کُلَّ قِرْبَۃٍ مَعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا

وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْأَۃً مِنْهَا حِیْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ اور روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجا تابعی سے اونہون نے عمران بن حصین

صحابی سے کہ کہا تھے ہم ایک سفر مین ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا

نام لیکر پکارا تھا نام لیتا تھا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ابو رجا کا یعنی پس تعبیر کیا اوسکو

لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈھونڈھو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اون

دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کی اونٹ پر یا کہا راوی نے درمیان دونون سطیحون پانی کی اور سطیحہ بھی کہتے ہین پکھال کو پس لائے وہ

دونون صحابی اوس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نے کہا اوسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت نے

ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنے کا اوس باسن مین پکھال کی دہانون مین سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو آپ تئین یعنی آپس مین ایک

دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبھون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے درحالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پھر بھری

ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہماری ساتھ تھے یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بھر لئے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور پھری وہ پکہال سے اور حال

کہ تحقیق شان یہ تھی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے کہ وہ پکہال بہت بھری ہوئی ہے اپنی اوس وقت سے کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اوس سے نقل کی یہ

بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سبھون نے پانی پیا اور باسن بھرا اور وہ پکہال زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلے پانی لینا شروع کیا تھا

اور اس حدیث کا تتمہ اور بھی ہے کہ آنحضرت نے کھانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہے کہ آسمان و زمین کے

درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں ہے یا نبی برحق ہے الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا

اَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِہٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِیِٔ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَانْقَادَتْ مَعَہٗ

کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَہٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَۃَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا
فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَّاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ
عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا چلی ہم ساتہ آنحضرت کے یہانتک کہ اوترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت رفع حاجت
کے لیے یعنی پایخانہ پس نہ دیکہی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ او تہہری کہ پردہ کرین ساتہ اوسکی لوگون سی اور ناگہان دیکہی آنحضرت نی دو درخت بیچ
کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سی اور فرمایا
کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطی پردہ کرنی کی میری ساتہ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکہی اوس درخت نے ساتہ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان
برداری کرتا ہی اپنی کہینچنے والی کی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے
پردہ کرنی کی میری ساتہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتہ حضرت کے اوسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نے کی تہی یہان تک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدہوں آدہ
راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکی فرمایا کہ قریب ہوجاؤ آپسمین اسحال مین کہ سایہ کرنیوالی ہو میری ساتہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئی وہ دونون
یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کے حضرت نے درمیان مین اون دونون کی جابر کہتی ہین پس بیٹہا مین اسحال مین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل مین ف یعنی بیچ
واقع ہونی اس امر عجیب کے کہ دیکہا مین نی حضرت سے اپنی دل سی کہتا تہا کہ یہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی
ہوتی ہی کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث نفس کہتی ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجہسی التفات اور دیکہنا ایک جانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنی دل کی ساتہ
اور التفات نہین رکہتا تہا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکہا مین نی تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتی ہین ادہر کو اور ناگہان دیکہتا
اون دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہوگئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سی اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نی ف پس اسمین
دو معجزے ہوئی وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَأَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ہٰذِہِ الضَّرْبَۃُ
قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا
اشْتَکَیْتُہَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سی کہ کہا دیکہا مین نی نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے
پس کہا مین نی ای ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہی کیا ہی یہ زخم کہا یہ زخم ہی کہ پہونچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا
اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ مین تین بار پہونکنا
پس نہ پایا مین نی دکہ اوسکا اسوقت تک نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّجَعْفَرًا
وَّابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ
فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سی کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوی لوگونکو خبر اونکی مرنیکی
ف یہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتہ تین میم کی کہ نام ایک شہر کا ہی شام مین سے سنہ آٹہ مین شہید ہوئے تہی اور مسلمان تین ہزار تہی اور روم ایک لاکہ و تمام قصہ
سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کے پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے
یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی لیا نیزہ زید نی یعنی اسلیے کہ یہ امیر لشکر کی تہی اور عادت یہ ہے کہ لیتا ہی نیزہ میر لشکر کا پس شہید کیے گئی پہر لیا جعفر نے
پس شہید کیے گئی یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئی خبر دیتی تہی آنحضرت یہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گراتی تہین

نہین یعنی بسبب عجیب اونکی یہانتک کہ ہیانشان او ... ... ی شیران خدا ہی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا ہی اعلی
کہ دہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اسمین بزرگی کی لیی ہی ترجمہ مراد کہتی تہی حضرت یعنی
کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اونکی مابعد راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع
یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت
لیکر یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہ سی سلامت ہے
وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ
وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ
وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا
فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ
قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى
قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ
اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت صلعم کے
دن غزوہ حنین کی ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہمین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہ پیش ح حملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ہے
ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پہری عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت و خون شدید تو ہمین پہرے
مسلمان پشت دیکر ف ع یعنی بعضی جلد باز ومین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آئی تہی تا دو ڑانگین آنحضرت سی
حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہو گئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف اوس خچر کا نام
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہے کہ آنحضرت نے رد بہی کئی ہین بعضی ہدیے
مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اسمین نظر ہے بسبب معلوم ہونے تاریخ کی اور اکثر یہ ہین کہ رد منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا ہے
اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑی ہوئے
تہا حضرت کی خچر کی لگام تہا بتاتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن
عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و رمحافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اہی عباس آواز دی اصحاب سمرہ
کو ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنی ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکارا اہل حدیبیہ کو کہ آ ہو یہ ز
پہونچین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تم بیعت اپنی کہ واقع ہوئی
نیچی درخت کے پس کہا عباس نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اوس وقت کہ سنی آواز میری تہا مانند پہر گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی تیز بسبب محبت اور شوق کے
آتی ہین ویسی ہی دوڑائی پس کہا اونہون نے اہی قوم حاضر ہین اے قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہ کافرون کے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا ایسمین کا
انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مذکور پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف

ع ح پس پکارا گیا اے بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہے انصار اور اولاد دو بھائیون کی ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سے ہین پس
دیکھا آنحضرت نے اس حال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت کرنیوالے کی اوپر چلانے اوسکے اور جسطرح کہ کہا اوس شخص نے کہ دراز کرتا تھا گردن اپنی
تاکہ دیکھے طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اونکے یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت گردن اونچی کرکرا ونکی طرف دیکھتے تھے
پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لین آنحضرت نے کنکریان پس پھینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا ازراہ تفاول
کی یا خبر دینے کی کہ شکست کہائی کافرون نے قسم ہے رب محمد کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اسکے کہ پھینکین آنحضرت نے کنکریان اپنی یا نہ تھا واقع مگر ڈالنا
کنکریون کا یعنی اونکو ہوا قتال اور شمشیرزنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا مین تیزی اور شدت اور تلوارین اونکی ضعیف کند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی یہ مسلم نے ف ع اسمین دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کے اور ماری سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کی کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافرون سے دن حنین کی کہا براء نے قسم ہے اللہ
نہین پیٹھ دی آنحضرت نے یعنی حقیقۃً اور صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابہ سے نہین ہے کہ نہے اور بہت سے ہتیار پس ملی ایک قوم
تیرانداز سے یعنی ہوازن سے کہ نزدیک تھا کہ گرے اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیرانداز تھے کہ خطا نہین کرتا تھا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نے اون نوجوانون کو تیر
نہین قریب تھے کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نے خوب ادب سے دیا ایسے کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگ گئے تھے اسلئے پوچھنا مقتضی اوسکو تھا کہ آنحضرت بھی ساتھ ہون
اونکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بھاگے ولیکن ایک جماعۃ صحابہ کی تھی کہ اونپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوس وقت مین یا اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنے کی لیے پس اس صورت مین نہین صادق آتا ہے اونپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیے آتے تھے لیکن
لیکن خوب ترین اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پھیری مسلمانون نے پشت ویکر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئے الخ پس کیونکہ ہو تطبیق تو جواب سکا یہ ہے
کہ واقع ہوئی تھی اونکو صورت پشت دینے کی پھر بعد متوجہ ہوئے آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز کرنے عباس کی اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونے کی
اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تھا اور ابوسفیان بن حارث کھینچتے تھے آگے
حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ ظاہر مین معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہے
حمل کرنا اوسکا تناوب پر یعنی نوبت بنوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابوسفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابوسفیان آگے
رکاب یا حمل کرینگے اوسپر کہ اوسحال مین بسبب شدت کی احتیاج دونون کے باگ پکڑنے کی ہوئی ہو ترجمہ پس اوترے آنحضرت یعنی خچر پر سے اور طلب کی اللہ تعالیٰ سے مدد
و فتح اور کہا آنحضرت نے مین پیغمبر ہون کچھ جھوٹ نہین ہے اسمین مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہے جیسا کہ معمول ہے پڑھنے کا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور وزن شعر کی مقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور
آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تھے عزت بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ ازراہ

جیسی عادت غازیوں کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت جو امردی وسون کی اپنی بیان کرتی ہین معلوم ہو یا اپنی بدن سون اپنی تعریف
کرنی جائز ہی ترجمہ پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہ کر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور اصلی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہتی تہی ہم قسم ہی اللہ کی جب سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈہتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق دلیر مردانہ ہم مین سی وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کے ف یعنی جسجگہ وہ ہوتے
وہ بہی وہین ہوتا اور معنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوس سواری پر تقدم کی حضرت پر پس پایا کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکہتی تہی براء ساتہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا
اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کی طرف اور اونہون نی شکست پائی اسکی سبب سے جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی وعن سلمة بن الأكوع قال غزونا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم حنينا فولى صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غشوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب
من الأرض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم إنسانا إلا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم
الله وقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائمهم بين المسلمين رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا
ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعض آنحضرت کے صحابہ نے پس جب گہیر لیا کافرون نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت نے
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتہ اوس خاک کی کافرون کے مونہون کو یعنی سامنے اونکی مونہون کے ڈالی اور کہا
برے ہوئی یا بری ہو جیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی اون مین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی اوسکی دونون آنکہون کو ساتہ خاک کے
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہون کی طرف پس پہر کر وپیٹہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی اور بانٹین آنحضرت نے غنیمتین اونکے درمیان مسلمانون کے نقل کی
یہ مسلم نی ف ع اسمین تین معجزی ہین آنحضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسری کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس تہوڑی سی مٹی سے
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی وعن أبي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الإسلام هذا من أهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من أشد القتال
وكثرت به الجراح فجاء رجل فقال يا رسول الله أرأيت الذي تحدثت أنه من أهل النار قد قاتل في سبيل الله من أشد القتال
فكثرت به الجراح فقال أما إنه من أهل النار فكاد بعض الناس يرتاب فبينما هو على ذلك إذ وجد الرجل ألم الجراح فأهوى
بيده إلى كنانته فانتزع سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك
قد انتحر فلان وقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أكبر أشهد أني عبد الله ورسوله يا بلال قم فأذن
لا يدخل الجنة إلا مؤمن وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا حاضر ہوئی ہم
ساتہ آنحضرت کے غزوہ حنین مین ف ع اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک
شخص کی حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقون
مین سی اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سے سخت تر ین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی
تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہی تہا کہ وہ بہشتی ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں میں سے ہی ف ع ح یہ بات ہی ہی جو بیان کی
اگرچہ ظاہر میں تمکو خلاف اوسکی اسلئے کہ صورت اعمال کا کچہ اعتبار نہیں ہی مدار اوپر احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان رضی اللہ عنہم
کہ شک کریں بیچ صدق خبر آنحضرت کے کہ باوجود اس جہاد وجہد سیکی لڑتے ہیں کیونکر فرماتے ہیں کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا میں کہ وہ اس حال پر تہا کہ گمان پایا اوس نے
درد زخموں کا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اوس تیر کی ف ع ح اور بخاری کے اکثر روایتوں میں آیا ہی
لفظ اسہما ساتھ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث میں آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کے
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہ منافات نہیں رکہتا ہی اس روایت سے کہ شاید دونوں امر کیے ہوں اول تیر سے کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سے
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنے کی یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کی ترجمہ پس دوڑی گئی کتنی ایک شخص مسلمانوں میں سے
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالے نے بات آپکی کہ آپ نے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اوسکا ف ع
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق اپکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگوں کو ساتھ اسکی کہ نہیں داخل
ہوگا بہشت میں مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالے قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی نقل کی بخاری نے ف ع مراد فاجر سے منافق ہے
یا فاسق اون لوگوں میں سے کہ کرتے ہیں عمل از راہ ریا کے یا ملاتے ہیں ساتھ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتے ہیں ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہے اور احتمال ہے کہ
ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جدا بیان ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہیں کہ تصنیف کرتے ہیں یا پڑہتے پڑہاتے ہیں یا اون
دیتے ہیں یا امامت کرتے ہیں یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہیں واسطے غرض فاسد کی اور ہوتے ہیں وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانوں کی اور وہ خود محروم ہوتے ہیں
اوسکی ثواب سے جعلنا اللہ تعالے من المخلصین ف ح یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ میں ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنے نفس کا بہی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید میں حکم کیا ہے
اوسکی خلود کا دوزخ میں اور علمانے اوسمیں تاویلیں کی ہیں اور بعضی محدثوں نے اہل ظواہر سے کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ میں رہتا ہے
پس وہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے کو مخصوص ساتھ کافر کے نہیں رکہتے لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے قصہ
اوسکا حدیث میں گذرا کہتے ہیں کہ وہ منافق تہا جیسیکہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع میں منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ
دَعَا اللّٰہَ وَدَعَاہُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ
ثُمَّ قَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَھُوْدِیُّ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَ
جُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَھَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِلَی الْبِئْرِ فَقَالَ ھٰذِہِ
الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُھَا وَکَاَنَّ مَاءَھَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَکَاَنَّ نَخْلَھَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتَخْرَجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سحر کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ آنحضرت کے خیال میں لایا جاتا تہا کہ اونہوں نے کی ہی ایک چیز اور حالانکہ نہیں
کی ہی ف ع ح کہا بعضوں نے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اس طرح کا کہ گمان کرتے تہے بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ کی
تہی یا گمان کرتے کہ نہیں کی فلانی چیز حالانکہ کر چکتے تہے اوسکو اور یہ امر دنیا میں تہا نہ امر دین میں اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام

خطین مخیل الیہ من سحرہم انہا تسعیٰ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے خیال مین یہ لا لگیا کہ کنارے کے سیہ
وہ دوڑتی تہین بلکہ اونہون نے پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچہلنے لگین اونکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین ع اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتے تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہے اونکو توقا در نہین ہوتی تہے اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہ تہی کہ معلوم ہوجاوے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتی تہے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کی اون مین ظاہر کردیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنیکے حدیبیہ سے تہا بیچ
کے مہینے مین سنہ چہ ہین اور مدت اوسکی بقار کی چالیس روز کی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہ مہینے اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب یہ ہے کہ قوت
غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی علامتون کا چہہ مہینے تک اور رہا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے ہوا
کہ جو عائشہ رضی بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور مستمر رہے اوسپر اسمین دلیل ہے اوپر مستحب ہونے دعا کی وقت حاصل ہونے امور مکروہہ کے اور واسطے دفع بلا کے اور کہا ہے علمانے کہ خاص لوگ ترک
اوسی وقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروں کو چہوڑے رکہتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا انہو وقت یہ قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تو نے اور خبر رکہتی ہے تو اے عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سی یہہ بیان کیا اوسکو کہ آئی میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردون کے بیٹہا ایک ان مردون مین سی میری سر کے پاس اور دوسرا میرے
پانون پاس پہر کہا ایک نے اونمین سی واسطے دوسرے کے کہ کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید سی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی ہی یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ
مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین
پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائے اوسکو اور پڑہین معوذتین
سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتے ایک آیہ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اسبات مین
کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کے انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور ممکن ہے جمع ان دونوں مین ساتہ واقع ہونے دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیے تاکہ دوچند ثواب ملے آپکو ایک اون دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کی اور اون بالونکی
کہ کنگہی کرنے سے جہڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کی کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پہر
گئے آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیون کی اپنے اصحاب خصوصین سی طرف اوس کوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی
مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفے اوسکے یعنی جو اوسمین دفن کیے گئی تہی سر تہے شیطانون کی پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف ح
مشابہت شیطانون کی سرون کو ساتہ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونے اونکی کی اور عرب شیطانون کی سرون کو نہایت برا اور بدہیئت جانتے تہی اور بعضون نے کہا

کہ مرد او شیطانون سے سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوئین
سے پس پایا اونہون نے اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوییان اوسمین چہبوئین ہین اور ایک تاگا اوسمین
گیارہ گرہین دیکر پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سے پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئیان کہ اوسمین سے نکالتی تہی آنحضرت
تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کے سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکے کا حکم کیا ہو اور بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نے اوس یہودی کو کچہ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانیکو دوست نہین رکہتا مین **وعن** ابی سعید الخدری
قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وہو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر
احدکم صلوتہ مع صلاتہم وصیامہ مع صیامہم یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وہو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم آیتہم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشہد انی سمعت
ہذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس
فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبہۃ
کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اہل الارض
ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ہذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الاسلام
مروق السہم من الرمیۃ فیقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد متفق علیہ
اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی **ف** ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسکی حق مین یہ آیت اوتری ہے
ومنہم من یلمزک فی الصدقٰت پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گی اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نے کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے **ترجمہ** پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تہی ہر ایک کو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نی بی انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار
ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف** ع اسلیے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای ناامیدی اور زیانکاری کی کچہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی **ترجمہ** پس کہا عمر رض نی کہ حکم دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا
چہوڑ دی اوسکو **ف** ع شرح السنۃ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سے باوجود اسکی کہ آپ نی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاون مین اونکو
البتہ قتل کرون اونکو جواب دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ جمعیت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سے اور یہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اوسکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ بہتون کو اونمین سی
قتل کیا انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جو دلیل ذکر کہا کہ سمین دلیل ہی آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلا نہین لیتی تہی اپنی نفس کے لیے باوجودیکہ ایسی

لیا وفی کی اوسنے کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہوا اور پہر آپ نے بدلہ لیا باوجود اسکے کہ یا مین حق
قتل کی نہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہی ہو اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کوئی تو حکم کیا جاویگا اوسکے تعزیر اور ارتداد کا انتہی
اور یہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کی کو قتل کرنے اوسکے سے ساتہ قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے کہ بہت اچہی طرح پڑہین گے از راہ ریا او سمعہ کے او حقیر جانیگا روزی اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکی کے ف یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزی تمہارے سے اور مارفی نمازیون کی ہی نہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہین ہوتا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گے قران یعنی مداومت کرینگے
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ تر ہیگا قران اونکے حلقون سے یعنی قراۃ اور اعمال
اونکے اوپر نہین چڑہینگی او مقبول نہین ہونگے یا قرآن اونکی زبانون سے تجاوز کر کر دلون تک نہین پہونچیگا او تاثیر نہین کریگا اونمین نکلین گے دین سے یعنی اطاعت امام سے
یا اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکاری دیکہا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف پی اوسکی کے طرف نضی اوسکی کی اور دیکہا اوسکی ہی دیکہا جاتا ہے طرف پروان
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار مین سی پیکان سے اوسکی تک پس نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہ اثر در حالیکہ گذرا ہے تیر نجاست سے اور خون سے ف ح یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر باین صفت شکار سے نکلتا ہے کہ کچہ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جزو مین نہی سے لے اوسپر تک ظاہر نہین ہوتا ہے
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہے خوارج کی او خطابی نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ اور مثل اوسکے امیر المومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارون اس مرد کی کہ ذوی الخویصرہ ہے یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا انسی ایک دونون بازوون او کہین سی مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب سے اوسکو ذو الثدیہ بہی کہینگے ساتہ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کے اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد او ہمراہی اوسکے ساتہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون مین سی یعنی اپنے زمانہ کی لوگون مین بہتر ہونگے
اور مراد اس سے حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی ہین نے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑی اوس جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہ اونکی تہا او جب فتح یاب ہوئی حضرت علی
اونپر او مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نی ساتہ تلاش کرنے اوس شخص کو درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا
مین نے طرف اوسکے اور پایا مین نی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بجای آتا ذوی الخویصرہ کی کہ اول حدیث مین
واقع ہوا ہے یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر کہنسی ہوئی تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہ مخالفت ظاہرہ ہے
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال رکہتی تہی منڈاتے نہین تہے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتی تہی
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے ای محمد ڈر اللہ سے او فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا او فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون مجہکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان برداری کا پس امین جانتا ہی مجہکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کی او بہیجا ہی مجہکو خلق پر تا عدل کرون اونمین او نہین امین جانتی تم مجہکو اور اعتماد
نہین کرتے مجہپر پس پوچہا ایک شخص نی یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پیٹہ پہیری
اوس شخص نی فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگے قرآن نہ تر ہیگا اونکے حلقون سی نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کامل سے

یا اطاعت امام سے مانند نکلجانی تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑدینگے بت پرستون کو یعنی اونسے جنگ مین دیر یا وجود یکہ اہل
جنگ لڑنی اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤن مین اونکو اور یکہ زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرون مین اونکو مانند قتل کرنے عاد کے قتل کی نیچاری اوہنکو
نے ف ع مراد عاد کے قتل کرنیسے ہلاک کرنا اور استیصال اونکاہی بالکلیہ و تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کے لیے ہے الا عاد قتل نہیں کیگئی ہین بلکہ ہلاک ہوئے ہین
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہین ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن ابی هريرة** قال كنت ادعو امي الى الاسلام وهي مشركة فدعوتها يوما فاسمعتني
في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكره فاتيت رسول الله وانا ابكي فقلت يا رسول الله ادع ان يهدي ام ابي هريرة
فقال اللهم اهد ام ابي هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة النبي صلى الله عليه وسلم فلما صرت الى الباب فاذا هو
مجاف فسمعت امي خشف قدمي فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت فلبست درعها وعجلت
عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت يا ابا هريرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وانا ابكي من الفرح فحمد الله وقال خيرا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تہا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کے اس حال میں
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مین نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری مان نے مجکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکہتی ہین مین یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور سکا اوسکو یاد کرنا اوسکا مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکو اوسکے حال پر کہ یہان میری ہے تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہ حال ہے پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے
ابوہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا آنحضرت کی پیر
پہونچا مین طرف دروازہ کان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی مان میری نے آواز میری پانون کی پس کہا ٹہیر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
وہین ٹہرا رہ اور سنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی مارے جلدی کے بعد پہننے کرتے کے اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ
کہولنے کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور
رسول اوسکے پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال مین کہ مین روتا تہا مارے خوشی کے ف ح رونا کبہی غم سے ہوتا ہے اور کبہی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسون کے ہوکر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری مان کے اسلام لانے پر اور کہا
نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کچہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہے کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کے اور معجزہ یہان
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہے ابوہریرہ کی مان کے حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے **وعنه** قال انكم تقولون اكثر ابو هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم والله الموعد وان اخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتي من الانصار كان يشغلهم
عمل اموالهم وكنت امرءا مسكينا الزم رسول الله على ملء بطني وقال النبي صلى الله عليه وسلم يوما لن يبسط احد منكم ثوبه حتى
اقضي مقالتي هذه ثم يجمعه الى صدره فينسى من مقالتي شيئا ابدا فبسطت نمرة ليس علي ثوب غيرها حتى قضى النبي صلى الله
عليه وسلم مقالته ثم جمعتها الى صدري فوالذي بعثه بالحق ما نسيت من مقالته ذلك الى يومي هذا متفق عليه
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثین ابوہریرہ آنحضرت سے
اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہے اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہے یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا اے تعالے
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجہپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اوسکے ابوہریرہ سبب بہت روایت

کر دیکہا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کر ... ست شریف کو ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا بازارون مین ف ح ہے لیا ہے
بیع شرا ہی کہ اوسمین بائع اور مشتری آپسمین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی سبب سے اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی
میری کہ انصار ہین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون اونکیکا ف ح مراد مالون سے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسکہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورون کی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر
بہرنی پیٹ اپنے کے ف ح یعنی مین فقیر تہا اگر کچہہ پہنچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوی اور بہوک دفع کرے قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ تا اوسمین مشغول
ہوتا اور دربار شریف سے دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی ہے کوئی تم مین سی اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکٹہا کرے اور لگاوی اوسکو طرف سینہ اپنے کے اور پہر
بہولے بہی میری حدیثون مین سی کچہہ کبہی ف ح اپنی بات سی اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیی واسطے یاد رکہنی حدیثون کے کہ سنین آنحضرت سے
اور معنی یہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا رکہی اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑی مین آویگی طرف سینہ اپنے کے ملاوی جو کچہہ کہ میری حدیثون
مین سے یاد کی ہوگی ہرگز نہین بہولیگا ترجمہ پس کہولی مین نے کملی کہ تہا مجہپر کوئی کپڑا سوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پہر
اور لگایا مین نے اوسکو طرف سینے اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتھ حق کی نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سے کہ سنی تہین مین نے اوسدن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی
من ذی الخلصة فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری
حتی رایت اثر یدہ فی صدری وقال اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد
فانطلق فی مائة وخمسین فارسا من احمس فحرقها بالنار وکسرها متفق علیه اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے
سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ ساتہ
زبر خ معجمہ اور لام کے اور ساتہ پیش دونون کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تہی اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ
تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفسون پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہی عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان راحت دونگا
تمکو اوسکے توڑنے سے اور تہا مین کہ نہین ٹہہر سکتا تہا گہوڑی پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سے کبہی کبہی پس ذکر کیا مین نے اوسکو کہ مین نہین ٹہہر سکتا ہون
گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین یعنی
بسبب زور سے مارنی ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ راست
پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوسدن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنی کی لیے ساتھ ڈیڑہ سو سوار کے
احمس سے ف ح احمس ساتہ ح اور سین مہملتین کی اور بر وزن احمر کی نام قبیلون کا ہے قریش مین سے یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسہ معنی شجاعت
کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد عن
الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبله فاخبرنی ابو طلحة انه اتی الارض التی مات فیها فوجده منبوذا
فقال ما شان هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الارض متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

یعنی وہی پس مرتد ہوگیا اور پہر مسلمانی سی اور رہا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پہر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا تہا سبب بد دعا

آنحضرت کی کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکہیگی بلکہ پہینکدیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے

اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہی محمد نے اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری

کہودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کہود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ

آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابوطلحہ نے کہ انس کی مان کے خاوند تہے کہ یہ کہ ابوطلحہ آئی اوس زمین مین کہ

مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابوطلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچہا ابوطلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے

کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن** ابی ایوب

قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہے

ابی ایوب سے کہا اوسنے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ

عذاب کی یا آواز یہودکی کہ عذاب کیے جاتے تہے یا آواز واقع ہونے عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کے اس بیان سے **ترجمہ** پس فرمایا

کہ یہ یہودی ہی یعنی آواز یہودی کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع اوسمین اثبات ہے عذاب قبر کا

اور معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمادیا **وعن** جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما

کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق

فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے

چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تہی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اوڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ

بہیجی گئی ہی یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک سردار منافقون مین سے مر گیا تہا نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا

بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت

مرنے منافق کے پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت مرنے اور زندگانی مین محل کلفت و محنت کے ہین

وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن

ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ

ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ

فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مکہ سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے پس

ٹہیرے آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضے منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کام مین کچہ لڑائی کے

کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور پیچہے رہے ہوئے ہین نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ ڈر ہے کہ دشمن آجاوے اونپر اور غارت کرے پس پہنچی یہ خبر آنحضرت کے

پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی

یعنی اوسکی راہون اور کوچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کے ف ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑون کی ولیکن [illegible] اور نہ آگا [illegible] نہ آئیں [illegible] کہ نہین آوینگا اوس

طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہے اوسکی

نہین رکہی ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹہون سے اوس وقت کہ ڈالا تہا ہمنے مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئے ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبداللہ بن غطفان ف ع کہ نام

ایک قبیلہ کا ہے اور معنی یہ ہین کہ مدینہ وقت نہونے اونکے محفوظ تہا جیسا کہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تہا کوئی مانع اونکے غارت کرنے اور چڑہ آنے سے مگر

سوا نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلے آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی بواعث مین سے

پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچہے تمہارے فرشتے تا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰی فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ

الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّی الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ

اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰی نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ

اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَی الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہونچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ فرماتے تہے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا

کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی کے اور بہوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اور

اس حال مین کہ دیکہتے تہے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہ رکہے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون کے

پہر نہ اوترے آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکہا مینے مینہ کو کہ پڑتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر ف ع معنی یتحادر کے نیزل و یتقطر ہین اور یہان معنی یتساقط کے ہین یعنی

پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ بہی لکہا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہے یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے کے

منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہ برسائے گئے ہم اوس دن یعنی بقیہ اوس دن کی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا

اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال

پس دعا کیجئے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تہم جائے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین

اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تہے آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے

یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر بہی نتہا بالکل کہل کر مانند گڑہے کے ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناة ہے ایک مہینے تک اور

نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ ٹیلون پر اور پہاڑون پر

اور اندر نالون کے اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الہی مینہ نہ برسے مکانوں پر ولیکن نہین مشروع ہے اسکی

لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰی جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰی

عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

كَانَ

الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا تہا آنحضرت جب وقت کہ خطبہ پڑہتی تکیہ کرتے اوپر ایک
کہجور کی ستونون مسجد کی سی ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ مین ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کے تہی اور یہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تہا ترجمہ پس
جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑے ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑہنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہے حضرت اوسکے پاس پہلے بنی منبر کے یہانتک کہ قریب تہا یہ کہ پہٹ جاوے
یعنی حضرت کی فراق سی پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتون سے اور اپنے گلے سی لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنے لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سی اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے
فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانی اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح یعنی اور اوپر
نہ پانے قرب ذاکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سی بہت سے طریق سی روایت کی ہی کہ شک وشبہہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح یہ ہے نزدیک
یہ ہی کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہی اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتی تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور دوڑتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سی پس تم سزاوار تر ہوا سکے کہ مشتاق ہو واونکے ملاقات کی اور کم چوب سی نہو بیت سنگ وگیاہی کہ دروغ خاصیتے ہست ٭
بہ زاہدی دان کہ در معرفتی نیست ٭ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ
لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کہایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہاو داہنی ہاتہ اپنی سے کہا اوسنے نہین کہا سکتا مین داہنی ہاتہ سی فرمایا حضرت نے نہ کہا سکیو یعنی
بد دعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنیمین بلکہ باز رہا اوسکو داہنے ہاتہ کے کہانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ح نہ عجز ونا توانی نے یہ کلام راوی کا ہے
کہ کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکی پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رہا اوسکو داہنی
ہاتہ سی کہانے سی عجز نے بلکہ باز رہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہان ہاتہ طرف منہہ اپنے کے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ
فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون سے یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گہوڑے پر یعنی ننگی پیٹہہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
اور تہا وہ کہ تنگ اور پاس پاس کہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنی اس تمہارے گہوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرحکا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ
كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي
وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا
لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال مین کہ اوپر
قرض تہا پس پیش کیا مین نے اونکی قرضخواہون پر یہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلے اوس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تھوڑی معلوم ہوتی تھین اور تھی وہ بہو پس آیا مین حضرت کی پاس ذکر کیا مین نے آپ سے پس بیٹہ گئے آپ ٹہیر کیا اور

اور مین چاہتا ہون یہ کہ دیکھین اسکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کرین مجہپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علیحدہ علیحدہ پس کیا مین

یعنی ہر ایک کی ڈہیر لگائی پہر بلایا مین نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہون نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ لیر کیے گئے مجہپر اوسوقت ف ع یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبے مین

اور پیچ پڑے یہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگے اونکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکی لیے یا صبر کرنیکی لیے پس پہلے ہی سے اونہون نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اوسپر

کہ وہ انمین سے کسی بات پر بھی راضی نہین ہونگے ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہین قرضخواہ پہر آنحضرت تین بار گرد بڑے ڈہیر کی اونمین سے

پہر بیٹہی اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہون کو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ناپتی رہی آنحضرت اونکی لیے یعنی حکم فرمایا کہ جو اونکی دینی کی لیے کرادا کیا

اللہ تعالے نے میری باپ سے دین اوسکا اور مین راضی تہا کہ ادا کرے اللہ تعالے دین باپ میرے کا اور لیجاون مین طرف بہنون اپنی کی ایک کہجور ف ح جابر کے باپ نے

بیٹیان بہت چہوڑی تہین پس وہ مین ہوئین جابر کی پس جابر کہتی ہین کہ مین راضی تہا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچہ باقی نرہے ہمارے لیے کہجورون مین سے

ترجمہ پس سالم رکہی اللہ تعالے نے ڈہیر سب سے آنحضرت کے معجزے سے اور یہان تک کہ تحقیق مین دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہی تہی اوسپر حضرت صلعم گویا کہ نہین کم ہوئی

اوسمین سے ایک کہجور نقل کی بخاری نے ف ح اور جبکہ اوس ڈہیر مین سے کہ حضرت جسپر بیٹہے تہے اوٹہتی جاتی تہی کچہ نقصان نہوا تو اور ڈہیر بطریق اولی سالم رہے

وعنہ قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الأدم

وليس عندهم شيء فتعمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أدم بيتها حتى عصرته فأتت النبي صلى الله

عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہے اوسی جابر سے کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تہی ہدیہ بہیجتی

آنحضرت کے لیے اپنی کپی مین گہی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حالانکہ نہوتا اونکی پاس کچہ یعنی سالن مین سے یہی کہ جو کچہ کہ ہوتا تمام روغن سے

حضرت کو بہیج دیتی تہی پس قصد کرتی تہی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بہیجتی تہی اوسمین گہی آنحضرت کے لیے یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمین پس پاتی اوسمین گہی پس ہمیشہ

تہا وہ ظرف یا گہی کہ اوسمین باقی رہتا تہا قائم ام مالک کے لیے سالن گہر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گہی سے اونکی گہر مین سالن ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے

اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس

فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تونے اوس گہی کو کہا اوسنے ہان فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہین تو ہمیشہ رہتا سالن تیری گہر کا

قائم نقل کی مسلم نے ف یعنی اس لیے کہ جب کت لے و ترتی ہی ایک چیز مین اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہو جاتی ہے و تہوڑی چیز **وعن** انس قال

قال أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت

أقراصا من شعير ثم أخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به

فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة

قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى

جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله

ورسوله أعلم فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت

وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم

ثم اکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ ثم لعشرۃ فاکل القوم کلہم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق
علیہ وفی روایۃ لمسلم انہ قال ائذن لعشرۃ فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم واہل البیت وترکوا سؤرا وفی روایۃ للبخاری قال ادخل علی عشرۃ حتی عد اربعین ثم اکل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر ہل نقص منہا شیء وفی روایۃ لمسلم ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ فعاد کما کان فقال دونکم ہذا

روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کی ہیں واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی پہچانتا ہوں میں
اوس میں بھوک کہ سستی کہ اثر اوسکا ہی پس کیا ہی تیرے پاس کچھ یعنی کہانی کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہی کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پہر
نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اوسکی ایک کونے میں پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتھ کی نیچی اور عمامہ کیا میرا ساتہ بعض اوسکی ف یعنی پہیرا
سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ بہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ میں آٹہ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی ت پہر بہیجا مجکو طرف
رسول خدا صلعم کی پس لیگیا میں وہ روٹیاں حضرت کی پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں بیٹہا لیکن کہ تھی ساتہ حضرت کے لوگ ف یعنی بہت سے کہ وہ آئے
تھی جیسیکہ آگے آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سی وہ جگہہ ہی کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کی لیے جس وقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں اسلیے
کہ وقوع اس ماجری کا غزوہ خندق ہی میں ہوا مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اوسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہی تجکو
ابوطلحہ نے کہا میں نے ہاں ف ع اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی ماں کی بہیجنی کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہ طعام کی بہیجا ہی کہا میں نے
ہاں ف ع پہلی بات سی اس بات کو جدا کر کے پوچھنا یا تو سمجھانی کی لیے تہا یا یہ سبب تاخیر وحی اور تعلیم کی یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی تجربہ
پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگوں کے کہ تھی ساتہ حضرت کے کہڑی ہو ف ع تا ابوطلحہ کی گہر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتہ چند روٹیاں ہیں بہیجا کہ
یا دو تین آدمیوں کے ساتہ کہا لیں اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بہی کہ وسیر ہونا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی سا اونکی گہر میں کئی کا بہی
ہونا تہا تا حاصل ہوا اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور رفع تنگدستی کی پس حضرت نے ارادہ اونکے گہر تشریف لیجانے کا فرمایا ترجمہ پس چلی آنحضرت یعنی اور
ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا میں بہی آگے حضرت کے یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی سی خبر حضرت کے رونق افروز ہونے
کی ابوطلحہ کو پہونچا دیں یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی میں نے اوسکو یعنی اونکی آنے کی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہ
لوگوں کی اور نہیں ہمارے پاس کچہ کہ کہلاویں ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیوں کے کچہ بہی نہیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر اونکی آگے رکہوں تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہیں ف ح کہ کیوں آئے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے آپکی آنے میں گویا سمجہیں ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیے آئے ہیں
اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہ تردد نہ کیا اور اول یہی سوجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت
نہ جانتی تو کاہی کو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سی نہیں سبحان اللہ ایک عورتیں ایسی ہیں کہ اسوقت کے بہت سے مردوں سی زیادہ قوت یقینی
رکہتی تہیں رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العالمین ترجمہ پس چلی ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کی لیے یہانتک کہ ملی آنحضرت سے
پس تشریف لائے آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچہ کہ تیرے پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائیں وہ روٹیاں کہ اون پاس
تہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو ٹکڑے ٹکڑے توڑنے اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیے پس ریزہ ریزہ کی گئیں روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کا
پس سالن کیا اوس گہی کو کپی میں سے نکالا پہر فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم روٹی میں جو کچہ کہ چاہا اللہ نے کہیں ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی
اوسمیں پہونکی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اوسکو

ساتھ پھر وہ گروہ ف ع دس دس کی یہی حکم اسلیے کیا کہ بیچ اوس مکان کے کہانا تہا وہ استقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی ادا میں ہوتے

تنگی مکان کی لیے یہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلی وہ پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتے گئے یہانتک کہ سارے قوم نے کہایا اور سیر ہو گئے

اور قوم ستر آدمی تہی یا اسی ف ع کہا ابن حجر نے بیان تو ساتھ شک کے ہی آیا ہے اور اور روایت مین بالجزم ہی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہہ اوپر اسی اور ایک مین اسی تہا

نہین ہی اس احتمال سی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہے یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جون کا تون اس سے معلوم ہوتا ہے بار اور متعدد ہونا

اس قصہ کا کہتا ہون کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول پچاس تہی پہر آئے اونکے ساتھ چالیس اون لوگون مین سے کہ پہنچی اونکو خبر یا آنحضرت نے اونکو بلا بہیجا

ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا کہ آنحضرت نے فرمایا لا اون دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہا اور تم لو اللہ کا نام پس کہایا اونہون نے یہانتک

کہ کیا یہ ساتھ اسی مردون کے یعنی اسیطرح دس دس کو اون سے دعوت دیگئی پہر یعنی بعد کہانے اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوسکو اور بخاری کی ایک روایت مین

کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر میرے دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس مین دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا اوس مین سی کچہہ یا نہین ف ع یہ پس ظاہر ہے کہ

اوس سی ہرگز اور یہ روایت منافات نہین کرتی ہی ستر والی روایت کہانے اسی مردون کے بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہنچی برکت اونکی دونون طرف کے

لوگون کو اور بعد اوسکی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت اسکے کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا

کی اوس مین ساتھ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پہر فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء وھو

بالزوراء فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ینبع من بین اصابعہ فتوضأ القوم قال قتادة قلت لانس کم کنتم قال ثلث مائة

او زھاء ثلث مائة متفق علیہ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اس حال مین کہ آنحضرت زوراء مین تہی ف ع زوراء ساتھ

زبر زا اور جزم وا او اور مدود کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نی کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر ہے کہ دوسرا ہی مراد ہی

ترجمہ پس رکہا آنحضرت نے ہاتہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان اونگلیون اونکی سی ف ع اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی

نکلنی لگا نفس اونگلیون سی اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزی مین بہ نسبت نکلنی اوسکے پتہر سی اور موید ہی اسکو جو آیا ہی ایک روایت مین

فرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کے اونگلیون کی درمیان مین سی ترجمہ

پس وضو کیا قوم نے اوس سی کہا قتادہ نی کہ کہا مین نے واسطی انس کے کہ کتنی تہی تم یعنی اوسدن کہا تہی ہم تین سو یا کہا استقدر تین سو کی یعنی یہ شک راوی سے نقل کی

یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا نعد الایات برکة وانتم تعدونھا تخویفا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فی سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا باناء فیہ ماء قلیل فادخل یدہ فی الاناء ثم قال حی علی الطھور المبارک والبرکة

من اللہ ولقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کنا نسمع تسبیح الطعام وھو یؤکل رواہ البخاری

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کے گنتی تہی آیتون کو سبب کت نور کا کہ حاصل ہوتا اوس سے ہمارے دلون مین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانیکا

ف ع کافرون کے لیے کہ منکر ہین نبی کے اور مراد آیتون سی قرانی ہین کہ اوتری ہین آسمان سی یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سے اور معجزات کا ذکر کہنا ظاہر اور موافق تر ہی ساتھ

حدیث کے اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانی کی لیے ہین لیکن بہ نسبت مومنون کے کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت و برکت اور زیادہ ایمان کے

مین حضرت شیخ نی طیبی سی نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سی فقط معجزات اور کرامات سے مراد ہین اور کہا کہ آیات قرانی یہان مراد نہین اور غیر منا سب ہی یہان تقریر طویل لکہی ہی

ملا علی نی بجواب رازی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نی ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون مین سی کہ کہا ترجمہ تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا

پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوس مین کچہہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا پانی تہا پس داخل کیا آنحضرت نے

دست مبارک اپنا باسن مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو واوپر پاک کرنیوالی پانی بابرکت کے اور برکت و زیادتی خدای تعالی طرف سی ہی مین دیکہا
اور البتہ تحقیق دیکہا مین نی پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف ح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تہا اور اسپر ہین جمہور علما اور حق
ترجیح دی گئی ہی اسکو پہ نکلنی پانی کی پہیری جیساکہ حضرت موسی کی لیے تہا پس التفات کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ کہتا مراد یہ ہی کہ پانی بذاتہ بہتا اور جوش
مارنی لگا انگلیون کی درمیان سے نہین جانتا ہون مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کے نفی بقیہ پانی کی بہی ہوسکتا تہا لیکن اس طلب کی کیا
معلوم نہین کہ کیا تہا سبب اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامور اور معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین ترجمہ البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اسحال مین کہ کہانا
طعام نقل کی بخاری نی ف ع روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزون سے پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنی تسبیح

وعن اَبِی قَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ تَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا
فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتّٰی ابْہَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ
رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَہْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا
حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاَۃٍ کَانَتْ مَعِیْ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْہَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِیْہَا شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ
ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَہَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ وَرَکِبَ
وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَہَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّہَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ہُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا
بِالْمِیْضَاَۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ یَسْقِیْہِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاَۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا
الْمَلَاَ کُلُّکُمْ سَیَرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْہِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُہُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی
النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ ہٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِہٖ وَکَذَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِیْحِ بَعْدَ قَوْلِہٖ اٰخِرُہُمْ لَفْظَۃَ شُرْبًا

اور روایت ہے ابو قتادہ سی کہ کہا خطبہ پڑہا ہماری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلو گی اول اس شب مین و آخر اسکی مین اور آوگی پانی پر
انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اوس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیساکہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی
کیسیکے طرف یعنی بلکہ چلا جاتا ہر ایک علیحدہ و مقید نہین ہوتا تہا کیسیکے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کی پانی کی اور پہونچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس اوسی وقت کہ آنحضرت چلے جاتی
یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہوئی پس ایکطرف ہٹے راہ سی یعنی قصد فی کی پس کہا سر رکہا یعنی سونے کی لیے پہر فرمایا یعنی اپنی خادمون کو نگاہ رکہنا ہماری
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتا رہنا تا نماز صبح کی ہاتہ سی نجاوے پس غالب ہوئی سب پر نیند اور سو گئی اور کوئی نماز کی لیے نہ جاگا پس تہی آنحضرت اول وہ شخص کہ جاگی نماز
سے پہلی آپ ہی جاگی اسحال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو ف ع اور ظاہر تریہ کہ حضرت نے جو اوٹہتی ہی نماز نہ پڑہی او تاخیر کی قضا
تو اس امید کی لیے کہ پانی پر پہنچ جاوین یا اسلیے کہ وقت کراہیت کا نکلجاوی جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا ذکر کیا انی اور یہ ہے اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہوڑ دینا اوس
جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہی اوسمین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب بقدر نیزہ کے
یا زیادہ اوترے آنحضرت پہر منگایا باسن وضو کا کہ تہا ساتہ میرے اوسمین تہا کچہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بہ نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا
دہوتی تہی اوس روز کم کیا کہ ایک ایک یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس باسن مین کچہ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہہ ہماری لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہ کہ اوسمین ہی پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطی اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نی واسطی نماز کے

پس نماز پڑہی آنحضرت نی دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی پہلی نوبت بھول جانے کے ساتھ فرض کی کر ادا کیجاتی ہی پہلی وال کی ادرجہ کہ قوت میری سنت
نہین ہوتا اوسکی نگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہین ہی اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کی ف ع یعنی ساتہ
صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر یہ ہے کہ صحابہ پاس ہی پانی ہوگا اونہون نے اوس سی وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور
سوار ہوے آنحضرت اور سوار ہوے ہم ساتہ آپکی پس پہونچے ہم طرف لوگون کے کہ آگی جا رہی تہی قافلہ اوسکو کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسے ہوئی ہم یعنی بسبب نہ ہونی پانی کی پس فرمایا آنحضرت نے نہین ہی ہلاکت تمہے
ف ع یہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو جیو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس لگے
حضرت کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سی اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگون کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگون کا پانی کو باسن مین کہ وہین ازدحام
کرنی اونکی ہی پس ازدحام کیا اونہون نی باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاوگی یعنی اس پانی سی پس ازدحام کرو کہا راوی نی پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمع ہی الگ ہو گئی پس ہوے آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگون کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میری یعنی صحابہ مین
اور سوا حضرت کے پہر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا مین نے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر ہوتا ہی یعنی پیتی ہی
یعنی اوسے چاہیے کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نی پس پیا مین نے اور پیا حضرت نے کہا ابو قتادہ نے پس آئے ہم لوگ پانی پر یعنی پہونچی پانی کی جگہ سبحان اللہ نزد
کہ تہی رحمت پانیوالی سیراب تقل کی ہی مسلم نی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ھریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعھم بفضل ازوادھم ثم ادع اللہ لھم علیھا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادھم
فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ الاخر بکف تمر ویجیئ الاخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیئ یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتھم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملاؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بھما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگون کو بہوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوسمین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہان کا سنہ نومین ہوا رجب مین اور آنحضرت کی غزوون مین آخر غزوہ یہ تہا
ہوا ترجمہ پس کہا عمر نی یا رسول اللہ منگوائیی لوگون سی بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمائیی کہ جسکی پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوی اور حدیث
مین اختصار ہی ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہونچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیی تو ہمکو نحر کرین ہم اونٹ اپنی اور کہاوین
سالن کر کر پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیی گا تو سواریان کم ہو جاوینگی و لیکن منگوائیی انسی فضل ازواد انکی
یعنی حکم فرمائیی کہ لاوین بچی ہوئے توشی اپنی ترجمہ پہر دعا مانگئے اللہ سے اونکی لیی اون توشون پر ساتہ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچہا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان
چمڑے کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نی کہ لاتا تہا مٹہی چنی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اوترنے کی اوسپر پہر فرمایا لو یعنی اسمین سے جتنا چاہو اپنا باسنون مین پس لیا لوگون نے
اپنی باسنون مین یہانتک کہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نی یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا تہوڑا بہت ف اور کہتی ہین

کہ غزوہ تبوک میں نوبت لشکر کی ہلاکت آدمیوں کو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں معبود
ہوں رسول خدا کا نہیں ہی یہ بات کہ ملے اللہ تعالے سے ساتھ ان دونوں کو اوس کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پیرو کہ جاوے بہشت سے تقد
یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالے سے ان دونوں گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے **وعن انس**

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروسا بزینب فعمدت امی ام سلیم الی تمر وسمن واقط فصنعت حیسا فجعلتہ فی تور
فقالت یا انس اذھب بھذا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقل بعثت بھذا الیک امی وھی تقرئک السلام وتقول
ان ھذا لک منا قلیل یا رسول اللہ فذھبت فقلت فقال ضعہ ثم قال اذھب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا رجالا
سماھم وادع لی من لقیت فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باھلہ قیل لانس عدد کم
کم کانوا قال زھاء ثلثمائۃ فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بما شاء اللہ
ثم جعل یدعو عشرۃ عشرۃ یاکلون منہ ویقول لھم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ قال فاکلوا حتی
شبعوا فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلھم قال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا یعنی نکاح ہوئی ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نی طرف کہجور اور گہی اور قروط کے
پس بنایا یعنی ان چیزوں کا مالیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ میں اور کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری ماں نے اور وہ
آپکو سلام کہتی ہی اور کہتی ہی کہ تحقیق یہ آپ کی لیی ہی ہماری طرف سی تہوڑا یعنی آپکی لائق نہیں ہی یا رسول اللہ پس لیگیا میں اوسکو پاس آنحضرت کے اور کہا میں نے
جو کچہ کہ میری ماں نی کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اوسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصوں کا نام لیا فـ یعنی معین کیا
اونکو ساتہ ناموں اونکی اور بہول گیا میں اونکو پس تعبیر کیا میں نے اونکو ساتہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا الخ
سی یا ساتہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملی تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے اونکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا میں راہ
پہر آیا میں پس ناگہان گہر بہرا تہا لوگوں سی کہا گیا انس سی کہ کتنی تہی تم کہا انس نی قدر تین سو کے پس دیکہا میں نے آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر
اور کلام کیا ساتہ اوس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالے نی یعنی دعا برکت کی شروع کیا آنحضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے دریا لیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے
اور فرماتی تہی آنحضرت ان سے یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اوپر ادب کی کہ ہی کہا نا کہانے کا کہ
ذکر کیا بیان بقصد اہتمام کی واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہوں نی یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت
یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نی مجکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جسوقت کہ رکہا تہا میں نے زیادہ تہا
یا اوسوقت کہ اوٹہایا میں نی نقل کی بخاری اور مسلم نی فـ یعنی صورت میں الاسمین شک نہیں ہی کہ وقت اوٹہانی کی برکت کا تہا بسبب برکت
ہاتہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور راوش ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوی کا ہوا
کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور اور روایتوں سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تہا چنانچہ انس کہتی ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہ بکری کے اور سیر
کیا ہزار آدمیوں کو ساتہ گوشت اور روٹی کی اور جواب دیا گیا ہی کہ آنا حلوی کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشروح
اور ہو سکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوی کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز
میں یا اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی اس کچہ منافات نہیں ہی دونوں قصیوں میں اور شرح معارضہ سے دونوں کے

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک فقلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر

فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کیا غزوہ کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اس حال مین کہ مین

سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کی کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس پیچھے ساتھ میرے آنحضرت سے پس فرمایا

کیا ہی اونٹ تیرے کو کہا مین نے کہ تحقیق تھک گیا ہی پس اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اوسکی لیے یعنی تیزروی کی

ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگی آگی چلتا تھا اور اونٹون کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہی تو اپنی اونٹ کو اب کہا مین نے ساتھ اچھی حالت کی دیکھتا ہون تحقیق

پہونچی اسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچنا چاہی تو اوسکو بدلے وقیہ کی یعنی چالیس درہم کے پس بیچا مین نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف

ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی بیع مین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ حدیث منسوخ ہی یا یہ شرط بیع

عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچی آنحضرت مدینہ مین

صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کے کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ کو

مجپر نقل کی بخاری اور مسلم نی وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ

لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع

الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر

فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیء ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی

القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ

اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئے ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہی کہ اوسمین اور مدینہ مین تین روز

کی مسافت ہی جانب شام کی گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختون کی میوے کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو

یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کی ترجمہ

اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کرے تو اوسکو یہانتک کہ پھر آوین ہم طرف تیرے اس سفر سے اگر چاہے اللہ تعالی

اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سے اپنی کہ ضرر پہونچیگا

اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندہے پاؤن اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھایا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ

کہ پھینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی ف ع ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار مین سے اور جاے حاتم طائی کی ہی آدو بار مین ہے ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی

طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری مین پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق

کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اسمین تین معجزے ہوئے حضرت کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینکدیا اور شاید کہ

ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنی نبوت کے بعضے اہل نفاق کی لیے کہ ساتھ تھے حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہا ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رأیتم

رجلین یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرج منہا قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ فخرجت

منہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا اونسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہی شہر مصر کا اور مصر
ایک زمین ہی کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریون کے زبانپر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت کے نیچ اونکے
معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس منافی نہین ہی اسکی مشارکت غیر اونکیکی بیچ ذکر کرنی قیراط کی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اوس قوم
کی مزاج مین دناءت اور خست ہے اور یہان ہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبانپر جاری ہی کہ ایک ذکر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہی بلاد مکہ معظمہ
مین چہبیسوان حصہ دینار کا ہی اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہی باوجود یسی دنی ہونی اونکیکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کرنیکی اور
جہۃ سی کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگی تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والونسے یعنی ساتہ درگذر اور معاف کرنیکی اونسے یعنی کہ بری جانو اور
نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اونکی برائی پہونچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہی یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ ماں
اونکی ماریہ قبطیہ اونہین کے قوم مین سے تہین اور اونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ ماں اسمعیل کی سی اسلیے کہ وہ بہی اونہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہی ف ع ح لفظ او شک کے لیے ہی لیکن بنا براس روایت کے مصاہرت مختص ساتہ ماریہ کے ہی اور نسب ساتہ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی جہگڑنیکا
کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جہگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے ف ع ظاہر
مطابق لراتیم کی یہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر ہی کو کیا بسبب کمال شفقت کے اوپر اور احتمال ہی کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابوذر نے پس دیکہا مین نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اوسکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتی تہی دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس تحقیق ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ہونیوالی ہے اوسکی
فتنی اور شرور بسبب وہان کی مانند نکلنی مصریون کے عثمان رض کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنی اونکیکی محمد بن ابی بکر کو اسحال مین کہ وہ حاکم تہی اوپر حضرت علی کیطرف
سے غرضکہ حضرت نے فرمایا جب جہگڑا ہونی لگی وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانون سے سو ہی کیا انہون نے وعن حذیفۃ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایۃ قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا

حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیہم الدبیلۃ سراج من نار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم فی صدورہم رواہ مسلم

اور روایت ہے حذیفہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیچ صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے بیچ میری امت مین بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی
مین اور داخل ہوا کیا ہی تو بہانہ پاونگی جنت کے یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی جیسکہ قرآن مجید مین بہی ایسا ہی کفار کے
حق مین ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقونپر کر سکتی ہین بایں معنی کہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کر سکتے
مگر باعتبار ظاہر اور ملی جلی رہنی اونکیکی درمیان صحابہ کے ساتہ کہنی کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہان اونکو صحابی مجاز کہا باعتبار ظاہر حال و اختلاط اونکیکی صحابہ سے
اور ہوسکتا ہے کہ امت اجابت بہی مراد ہوسکتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعض خواص و مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ خبیث کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سی حذر
رہین اور لیلۃ العقبہ مین وقت پہرنی آنحضرت کے غزوہ تبوک سی مکر و خدع اونکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ذکر کیا گیا ہی
حذیفہ سی کہ وہ چودہ تہے پہر دو نے تو توبہ کری تہی اور بارہ نفاق ہی پر مرے بموجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹہ اون بارہ منافقون سی دفع کریگا اونکی
شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع ح دبیلہ ساتہ پیش دال مہملہ اور زبر بی کے ترجمہ ہی کی تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہی آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کر دیتا ہے
اور قاموس مین دبل معنی طاعون کی کہا اور معنی حادثہ اور سختی کی بہی آیا ہی ترجمہ شعلہ ہی آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہون ہی ف ع یہ تفسیر ہے دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہ کا ہی کہ گویا اوسکو مرفوع کہا ہے ترجمہ یہانتک کہ تو وارد ہو گا اثر اوس حرارت کا اوسکی سینوں میں نقل کی یہ طیبی نے اور عفیف الدین نے کہ یہ حدیث
مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا مجھکو اونکی تین اور وہ بارہ ہوں اور اسطرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرت نے وہ مسند کر حکایت
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا يُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدِ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن عدی کی کہ اوسکا یہی لا یعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث جابر کی
کہ سر اوسکا یہی من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا نکلی ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسا کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلی ساتھ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کی یعنی جانشناس سردار بڑی قریش کی ہمراہ تھی اور آنحضرت اوس وقت میں بارہ برس کے تھے پس جبکہ نزدیک ہوئی راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تھا اوتری یعنی اوسکی موضع میں کہ نام اوسکا بصری تھا بلاد شام سے پس کھولی کجاوی اپنی باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی ملاقات کی لیے اور تھی یعنی لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلی اس سے کہ بارہا سفر کرتی گذرتی اوسکی مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نی پس وہ کھولتی کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہی یہ رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بھیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کی لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخوں نی قریش میں سے کہا ان جانتا ہی تو حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتی ہیں پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اوسکو بسبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچے مانند سیب کے پھر اور لوٹا یعنی آیا ہی کہ وہ راہب اوس تھا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچھیں کہ کسطرح سوتے ہیں اور کہاتے پیتے ہیں اور کیسی اخلاق رکھتی ہیں وغیرہ ذلک اور سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب میں تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنی مکان میں اور تیار کیا قافلہ کی لیے طعام پس جسوقت کہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تھی حضرت جرانے کو اونٹ پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا کر لائیگا اونہیں پس تشریف لائے آنحضرت یعنی بعد بھیجنے کسیکی بلانے اونکی اسحال میں کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئی پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی اونہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے ہی درخت کے سایہ میں پہونچی تھی پس جبکہ بیٹھی آنحضرت جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ح اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن اسلیے اعزاز و امتیاز اونکی مجلس پر سایہ درخت کا بھی ڈال آیا یا یہ ابر کا جاتا رہا ہو اور جھک آیا ہو سایہ درخت کا لمانا معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا ہمارک قسم معجزات سے تھا اور لیکن کہتی ہیں کہ ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا وقت احتیاج کے ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف

اپنی بیٹی کو آنحضرتؐ کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح و شام کی یا وقت کھانی کی
صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرتؐ نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی او نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی
بلی کی بچی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** انس قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم
من فعل اھل مکة فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریك آیة قال نعم فنظر الی شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بین یدیه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حسبی حسبی رواه الدارمی
اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرتؐ بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہی تھی آنحضرتؐ لہو خون کی سبب کردار
اہل مکہ کی **ف** مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اوس سی حضرتؐ خون آلودہ ہو رہی تھی **ترجمہ** پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکھلاوین ہم تمکو ایک معجزہ **ف** یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سی تسلی ہو تمہاری کہ محبت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی **ترجمہ** فرمایا آنحضرتؐ نی کہ ہاں کہا اوس نی پس دیکھا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچھی اپنی سی پس کہا کہ بلا تم اوسکو پس بلایا آنحضرتؐ نی اوسکو پس آیا اور کھڑا ہوا
روبرو حضرتؐ کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پھر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نی کفایت ہی مجھکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** حسبی یعنی تسلی
او دفع غم اور شدت کی یہ بس ہی مجھی پروردگار کی طرف سی اور یہی دلیل ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول یقین اور دفع غم اور حزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب ہو اور سید ہو درگاہ حقیقی سی اگر چہ غم
و حزن دشمنوں کی ہاتھ سی پہنچی تو صبر کرنا چاہیی اور اجر بقدر شدت و رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی سفر فاقبل اعرابی
فلما دنا قال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن
یشهد علی ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت
بین یدیه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه کما قال ثم رجعت الی منبتها رواه الدارمی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھی ہم ساتھ
آنحضرتؐ کی ایک سفر میں یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرتؐ نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا
اللہ کی کہ اکیلا ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی کہ کہتی ہو
تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرتؐ نی یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرتؐ نی
اس حال میں کہ آنحضرتؐ نالہ کی کنارے پر ٹھہری ہوئی تھی پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرتؐ کی پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرتؐ نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع میں اسیطرح ہی کہ جیسی حضرتؐ نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین میں پھر پھر گیا طرف جگہ
اگنی اپنی کی یعنی جہاں سی آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
قال بما اعرف انك نبی قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة یشهد انی رسول اللہ
فدعاه رسول اللہ علیه السلام فجعل ینزل من النخلة حتی سقط الی النبی صلی اللہ
علیه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواه الترمذی وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرتؐ نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو
اس کھجور کی درخت میں سی اس حال میں کہ گواہی دی کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرتؐ نی پس اوترنی لگا وہ خوشہ کھجور سی یہانتک کہ گرا اوپر زمین
پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرتؐ نی پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سی آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نی اور صحیح کہا

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی و
استثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم
فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا
فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ
بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتہ اوسکی تہا پس لی بھیڑیے
نی ریوڑ مین سے ایک بکری پس ڈھونڈہا اوس بھیڑیے کو چرواہی نی یہانتک کہ چہڑا لیا اوس بکری کو بھیڑیے کی مونہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑہا بھیڑیا ایک ٹیلی پر
بیٹہا بھیڑیا بطور بیٹہنے بھیڑیے کی کہ کولی زمین پر رکہتا ہے اور پانون کہڑی اور داخل کی دم درمیان دونون پانون اپنی کی اور کہا بھیڑیے نی کہ تحقیق قصد کیا مین نے
یا قصد کیا تونی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تہا مین نی رزق پہر چہڑا لیا تو نی مجہسے پس کہا اوس شخص نی ف ع یعنی چرواہی نی کہ
قسم ہے اللہ کی نہین دیکہا مین نی عجوبہ مانند عجوبہ آج کی دن کی کہ بھیڑیا
تام اوسکا اہبار بن خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ
بولتا ہے یا یہ معنی ہین کہ نہین دیکہا مین نی بھیڑیا بولتا مانند آج کی دن کی پس کہا بھیڑیے نی عجب تر اس حال سی حال ایک شخص کا ہے بیچ کہجور کی درختون کے کہ واقع ہین
درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ مین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کا
پتہرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین پہونچاتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے
ف ع یعنی جو کہ پہلی تمہاری گذر گئی ہین اونکی خبرین دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا مین اونکی اور احوال عقبی کی خبرین دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تہا وہ
چرواہا قوم یہود سی ف ع اسمین رد ہے اوسپر کہ بعضون نی کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلیے کہ خزاعہ مین نہی یہود مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی
صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ حالت
اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دی اوسکو پاپوش
اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت
تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلا تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب
صحابی سی کہ کہا تہی ہم سب ساتہ آنحضرت صلعم کی نوبت نوبت کہاتی یعنی وقت نوبت کہاتی تہی ایک بڑی پیالہ مین سی صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس
کہا کر اور بیٹہتی دس کہانیکو کہا نے سمرہ سی پس کیا چیز تہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہ اوسکی یعنی کا ہے سی اور کہانا سی زیادہ ہو جاتا تہا طعام کہا سمرہ نی کسی چیز سی تعجب
کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلاء کو کیا نجملہ کہنی والون مین سی ہلیے کہ وہ وسائط تابعین مین سی ہین یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرتا ہے مخاطب ترجمہ نہ مدد کیا جاتا
مگر اسجگہ سی اور اشارہ کیا ساتہ ہاتہ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی ترمذی اور دارمی نی ف ع یعنی نہین بڑہتا تہا اوسمین طعام مگر عالم بالا سی بسبب اوترنے برکت کی آسمان سے
اور اسمین اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ
لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم
حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رواه ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی دن جنگ بدر کی بیچ تین سو پندرہ کی ساتہ

تین سو تیرہ تہی جن مین کہ ستر مہاجرین مین سی تہی اور دو سو چالیس انصار مین سی ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگی پانون ہین پس سواری دی تو انکو یا الٰہی تحقیق

یہ ننگی بدن ہین کہ سوای تہبند کی کچہ نہین رکہتی پس لباس دی تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بہوکی ہین پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر باطن مین تا قوت پاوین طاعت کی

پس فتح دی اللہ تعالیٰ نی واسطی آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر یہانتک کہ قتل کیی گئی انمین سی ستر اور بندی ہوی ستر پس پہر صحابہ نہ تہی مگر جس کہ

سی کوئی شخص مگر حال یہ تہا کہ پہر ساتہ ایک اونٹ کی اور دو اونٹ کی اور کپڑی پہنی اور سیر ہوئی نقل کی تیرمذی نی **ف** یہ سبب تہا کہ لگی اونٹون اور کہانون اور کپڑون کی

غنیمت مین مشرکون سی اور سبب دعا مین آنحضرت کی مستجاب ہوئین اور اس سی معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سی ہی خصوصاً اس ستر خصوصیات

اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسکہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰى مَا يُكْرَهُ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ یہ نتیجہ دنیا مین ہی اور آخرت کا کیا کہنا ہی وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ

وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق تم مدد کیی جاوگی یعنی

دشمنو پر اور پاوگی یعنی غنیمت اور فتح کیی جاوینگی تمہاری لیی یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہی صحابہ کو ساتہ اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین واقع ہوگی پس جو شخص

کہ پاوی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا تم مین سی پس چاہیی کہ ڈری اللہ سی یعنی تمام امور اپنی مین تاکہ ہو کامل اور چاہیی کہ حکم کری ساتہ بہلائی کی اور منع کری بری بات

سی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی راہ اعتدال پر چلی اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانی مین نہ پڑی اور یہ اشارہ ہی اس آیت پر اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ

فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِّنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ

شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ

مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ

الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَّضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ

نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ

الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ

حَجَمَهٗ اَبُوْ هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق

ایک عورت یہودیہ نی اہل خیبر مین سی زہر ملایا بکری بہنی ہوئی مین پہر تحفہ لائی اوسکو بطور حضرت کی **ف** نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا بیوی سلام

بن مشکم کی آیا ہی کہ اوس عورت نی پوچہا کہ آنحضرت بکرے مین سے کس جگہ کی گوشت کو پسند رکہتی ہین لوگون نی کہا کہ دست کی گوشت کو پس

ایک بکری کا بچہ رکہتی تہی اوسکو ذبح کیا اور اوسمین بہت زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کردی اور دست اور شانہ مین بہت ملایا اور کہا ساتہ آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہی

ترجمہ پس لیا آنحضرت نی دست اور کہایا اوسمین سی اور کہایا ایک جماعت نی آنحضرت کی یارون مین سی ساتہ حضرت کی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ اوٹہاو ہاتہ اپنی یعنی

روکو ہاتہ اور نہ کہاو اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نی کہ زہر ملایا ہی تو نی اس بکری مین پس کہا یہودیہ نی

کہ کسنی خبر دی تمکو یعنی اللہ نی یا کسی مخلوق نی فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتہ مین ہی فرمایا یہ اشارہ کرکر طرف دست کی کہا یہودیہ نی کہ ہان زہر ملایا ہی

مین نی اسمین کہ کہا مین نی اگر ہی محمد نبی تو ہرگز نہین ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ **ف** یہ سبب اسکی کہ زہر انبیا مین ایسا تاثیر نہین کرتا ہی کہ مار ڈالی یا بسبب اسکی

کہ موت آنحضرت کی پہلی تمام کرنی دعوت اور کامل کرنی دین کی متوقع نہین تہی اور احتمال اول ہی ترجیح کرتا ہی جو کہتی ہین کہ وفات آنحضرت کی بسبب تاثیر

اوس نے زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ آیا ہی کہ یہی کہا آنحضرت نے تو اپنا تاثیر کرتا ہی تو زہر کر دیا تہا جس نے فرمایا نہیں
پہونچتا مجکو مگر کہ جو کچہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے آخر ترجمہ اور اگر نہیں ہی وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم او خلاص ہونگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی آنحضرت
صلعم نے اور نہ سزا دی اوسکو ف ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی او قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہی بعد کہنی اوسکے یہ قول تقریر
یہ الفاظ وانکنت کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا بیہقی نے
کہ اسمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون مین یہ ہی کہ حضرت نے
معاف کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن برا ابن معرور اون کہانیوالون مین سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کے قتل کرنیکا
پس قتل کی گئی بدلے اوسکی ترجمہ اور مری وہ صحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نے اوس بکری مین سی یعنی بعض اون مین سی مرا اور وہ بشر بن براء تہی آنحضرت نے
آنحضرت نے درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کے کہ کہایا بکری زہر آلودہ مین سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نے کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہ شاخ کی اور
چہری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** سہل بن الحنظلیۃ انہم

ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت
علی جبل کذا وکذا فاذا انا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ
قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ہذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ہل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسناہ فثوب بالصلوۃ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال
الشجر فی الشعب فاذا ہو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ہذا الشعب حیث
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیہما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدہا رواہ ابو داود

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونے کی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا
یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی کی پس ناگہان دیکہا مین نے اونکو ہوازن
کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی ف ع یعنی سب آئی ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آئے ہین اور کوئی پیچہی
نہ رہجا دی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہ سی اوٹہکر کہڑی ہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی
نہ تہی اونکی باپ کے تہا اور تفتازانی نے کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب مین سبب حکایۃ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سی پیش آیا اوٹہہ کہڑی ہنا اپنی
موضع سی پس کوچ کیا اونہون نے اور چہوڑا نہیں اپنی کچہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نے اوسکو بہی ساتہ اپنی پس کہا اوروں نے جاؤ
علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سبب اپنی
اولاد کو اونٹ پر لیے پہرتا تہا اوسپر یہ ضرب المثل ہوئی ت دیکہا مین نے ہوازن کو ساتہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کے کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے
پس تبسم کیا آنحضرت نے یعنی از راہ تعجب کرنیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری اس رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوے وہ اپنی گھوڑی پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس
کہ پہاڑ میں ہی یہانتک کہ پہونچو تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہمنی نکلی آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کی لیے بنا رکھی تھی پس پڑہیں
آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنی سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکھا تمنے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکھنا انکھیوں سے طرف اوس درہ پہاڑ کے یہانتک جب پڑھ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہمنے دیکھنا درمیان درختوں کی بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہاں وہ سوار آیا یہانتک کہ کھڑا ہوا
روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار پا اوترکر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجکو
پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں درہ پہاڑ میں یعنی دونوں راہوں اور جانب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہوا وہیں کوئی چھپا ہوا دشمن پس دیکھا
نہیں کسیکو پس فرمایا انس بن مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا اونہوں نے کہ نہیں اترا میں مگر نماز پڑہنے کی لیے یا استنجا کرنے کی لیے
فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجہپر حرج اسمین کہ نہ کرے تو بعد اسکے کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل وفضائل سے اسلیے کہ عمل تیرا آج کی رات کا
کافی ہے اللہ کی نزدیک ثواب وفضیلت میں غرض کہ مراد عمل نوافل وخیرات میں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سے آیندہ
جہاد ہے **وعن** ابی هريرة قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول الله ادع الله فيهن بالبركة فضمهن ثم دعا لي فيهن
بالبركة فقال خذهن فاجعلهن في مزودك كلما اردت ان تاخذ منه شيئا فادخل فيه يدك فخذه ولا تنثره نثرا فقد حملت من
ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله فكنا ناكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان فانه انقطع رواه
الترمذي روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کئی ایک کھجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے
انمیں ساتھ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت ان میں واسطے میرے پس لیا آنحضرت نے اونکو اپنی ہاتھ میں یا رکھا ہاتھ اپنا اونپر پھر دعا کی آنحضرت نے میری لیے
اونمیں ساتھ برکت کی یعنی ساتھ برکت کی اونمیں اور کثرت خیر کی اونکی کمائی میں باوجود باقی رہنے اونکی کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے توشہ دان میں جب
چاہے تو کہ لیوے تو اسمیں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتھ اپنا پس لے کھجور اوسمیں سے اور نہ جھاڑ تو اوسکو جھاڑنے کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹھالی
میں نے اون کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم یعنی میں اور یار میرے کھاتے اونمیں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گر پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شروع
ہوتا ہے لوگوں میں تو برکت اوٹھ جاتی ہے آیا ہے کہ ابوہریرہ اوس وقت کہتے تھے کہ لوگوں کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تھیلی کا
ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال تشاورت قريش ليلة بمكة فقال بعضهم اذا
اصبح فاثبتوه بالوثاق يريدون النبي صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم بل اقتلوه وقال بعضهم بل اخرجوه فاطلع الله نبيه صلى الله عليه وسلم
على ذلك فبات علي على فراش النبي صلى الله عليه وسلم تلك الليلة وخرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى لحق بالغار وبات المشركون يحرسون
عليا يحسبونه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اصبحوا ثاروا اليه فلما راوا عليا رد الله مكرهم فقالوا اين صاحبك هذا قال لا ادري فاقتصوا اثره
فلما بلغوا الجبل اختلط عليهم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فراوا على بابه نسج العنكبوت فقالوا لو دخل ههنا لم يكن نسج العنكبوت على بابه فمكث
فيه ثلث ليال رواه احمد روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ اونکے شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضوں نے اون میں سے جب صبح ہو پس باندھو اوسکو ساتھ بندھن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونوں ضمیر کے آنحضرت صلعم

اور کہا بعضی مشرکین نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ اہانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہ ماجرا یون ہی کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع ہوئی
دار الندوہ مین مشورہ کرنی کی لیی حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مین نی جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نی
کہ حاضر ہون تمہاری پاس اور ہرگز نہ بہرہ ہوگی تم مجہسی عقل و خیر خواہی مین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اوسکی
سوای ایک موکھی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین سی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بری رای ہی آوینگی تمہاری پاس وہ لوگ کہ لڑینگی تمسی اوسکی قوم
مین سی اور چہڑا لیجاوینگی اوسکو تمہاری ہاتہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سی پس نہین ضرر کریگا تمکو
جو کچہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بہی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی ساتہ لیکر اونکو پہر کہا ابو جہل
نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا مارین اوسکو سب یکدفعہ پس پہیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین یعنی
سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قریش سی لڑ توسکتی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہ ابی بکر رض کی طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی رض نی اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچی غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کی غار مین چہپ رہی
جب کہ حضرت گہر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازہ پر کہڑی تہی اونکی سامنی سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اور حضرت نی کلام کیا ہی اونسی قصہ عجیب اور معجزہ عجیب ہی کہ شرح عربی مین
ذکر کیا ہی ہم نی اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کی بہی تفصیل مذکور ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اسحال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہی اور وہ باہر
کہڑی تہی گمان کرتی تہی علی رض عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح ٹہیری ہوئی تہی کہ ڈرانکو اونکی نگہبانی کیجیی اور صبح کو کام اونکا تمام
کیجیی اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کے تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر بگمان آنحضرت کی پس جبکہ دیکہا علی رض کو یعنی جگہ حضرت کی روکی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت
کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازی پر جالا مکڑی کا ف
ح کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہیری آنحضرت غار مین تین راتدن نقل کی یہ احمد نی ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دیی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہ لیتی آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرت کی طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی گمان
تیرا ساتہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نی حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سی ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتہ آنحضرت کی نکلکر دونون صاحب
جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نی قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان پہونچے
کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہ لیگا آنحضرت نی فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سی ثابت ہوتا ہی کہ ہنگام

صدیق کا یہ سبب انکار نص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کا کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضی سی روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری
عاقل ہوئی میں دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ حضرت ہماری پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار کی ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار
ہجرت تمہارا مجکو دکہایا ہی کہ کہجور والا ہی درمیان دو سنگستان کی پہاڑ کی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر صدیق
نی بہی تیاری مدینہ کی جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر ای ابی بکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس وقت سی ابوبکر نی ملازمت آنحضرت کی علی الدوام
اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین چارہ دیکر تیار رکہی پہر ایک دن ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نی
ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نی زاد راہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی بموافقت اونکی آنحضرت مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی
غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہ پر گہونسلا بناکر انڈی دیی اور مکڑی نی جالا تنا
کفار اوس غار کی منہ پر آکر یہ علامتین دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگی آنحضرت کے اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہوتی تہی بسبب اسکے
کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی نہ آجاوی اور جب غار پر پہونچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جاکر صاف کرکر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونون
وہان رہی اور اپنی دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کی بنی الدیل مین سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت
مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبرین اونکو پہونچاتی تہی اور بعد تین شب کی وہان سی اونٹ پر سوار ہوکر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ
کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بنی مدلج مین پہونچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکو انعام دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک کو
مار ڈالی غرضکہ جب اوسنے بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہونچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہوکر درپی ہوا اور ایسا
نزدیک پہونچا کہ قرأۃ پیغمبر کی سنی اوسیوقت دونون پانون اوسکی گہوڑی کی زانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہوکر وہان امان
کی دی آنحضرت صلعم و ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال لیا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا
مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن** ابی ہریرۃ قال لما فتحت خیبر اہدیت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من
الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم مصدقی عنہ
قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت
وبررت قال فہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لہم
من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسؤا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال
ہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک
قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری بہنی ہوئی کہ اوس مین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیی جو یہان ہونگی یہودیون مین سی پس جمع کیا حضرت کی لیی یہود کو
پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نی تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا یعنی پس آیا ہوگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سی جسوقت کہ پوچہون
مین تمکو بیچ جواب کی کہ دو تم اوس سوال کا جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان باور کرینگی ای ابا القاسم **ف ح** عادت یہود کی یہ تہی کہ
اکثر آنحضرت کو ساتہ کنیت اونکی کہ ابو القاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اس لیی کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل مین شائع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ لاؤن ہی یا کہا یہودیون نی غلط امیں یعنی بطریق کذب کی اتخاذ

کی لیے کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی تہا دیا فرمایا آنحضرت نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ ہمارا فلانا ہس ہی کہا یہودیون نے سچ کہا تہی اور خوب کہا تہی فرمایا آنحضرت نے پس آیا باور

کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دو مین تمکو ساتہ اوسکی کہا یہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر جہوٹ بولیں

ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تہی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہودیون کو کون ہی دوزخی کہا اونہون نی کہ رہین گی ہم

دوزخ مین تہوڑی سی مدت یعنی جیسکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ پہر خلیفہ ہوو گی تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنی

بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہوؤگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام نکرو بیچ مقدمہ آگہ کی اور دور ہو

تم جہوٹی ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ کے بیچ پہر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی اگر پوچہون مین تمسی

اوس ہی پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اونہون

نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی زہر سی منتفع ہو نیکو ہم

تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسائش مین ہو جاینگی اور

یہ کہ جانینگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اونکو

زیان نکیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وعن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یوم الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل

فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم

اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف یہ ساتہ کنیت کے مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرت کے ساتہ غزوون مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ

غزوی انہون نی کی ہین اور آنحضرت نی انکی سر پر ہاتہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہ اوپر سو برس کے ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہی

سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی ممبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے

اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے

یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب اور

غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس ہمین بہت سی مخبری ہوئی کہا عمرو نی پس دانا ترین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوس دن

ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نی وعن

معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سالت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن

فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی

ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نی مسروق سی کہ کیا تابعین سے ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونہی کہا خبر دی آنحضرت کو

ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پس

آنحضرت باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا

جعل يذكر البصر فرأيته وليس أحد يزعم أنه رآه غيري فجعلت أقول لعمر أما تراه فجعل لا يراه قال يقول عمر سأراه وأنا مستلق على فراشي ثم
أنشأ يحدثنا عن أهل بدر فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع أهل بدر بالأمس يقول هذا مصرع فلان غدا
إن شاء الله وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله فقال عمر والذي بعثه بالحق ما أخطؤا الحدود التي حدها رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى إليهم فقال
يا فلان ابن فلان ويا فلان ابن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فإني قد وجدت ما وعدني الله
حقا فقال عمر يا رسول الله كيف تكلم أجسادا لا أرواح فيها فقال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم غير أنهم لا يستطيعون أن يردوا علي شيئا رواه مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہمنی ماہ نو کی دیکہنی کی اور تہا مین مرد تیز نظر پس دیکہا مین نی چاند
اور حالانکہ نہین تہا کوئی کہ کہی کہ دیکہا ہی اوسکو سوای میری یعنی سوا میری کوئی نہ کہتا تہا کہ مین نی دیکہا ہی چاند پس شروع کیا مین نی کہ کہتا تہا مین عمر رض کو کہ
کیا نہین دیکہتی تم چاند پس وہ نہین دیکہتی تہی اوسکو یعنی نہین دیکہتا تہا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہین نظر آتا تہا کہا انس نی کہتی تہی عمر رضہ نزدیک ہی کہ دیکہین گی
ہم اوسکو اسحال مین کہ مین لیٹا ہونگا اپنی بچہونی پر ف ح یعنی کچہ حاجت اسکی نہین ہی کہ مین اب دیکہون اور تعب اور مشقت اوٹہاؤن اوسکی دیکہنی مین بعد
ایک زمانہ کی یا بعد ایک روز کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکہ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہوا کہ خوض نکری اوس چیز مین کہ ضروری نہو اور صرف نکری وقت کو
مالایعنی مین ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہماری آگی وصی اہل بدر کی یعنی مشرکون کی کہ جو بدر مین ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت تہی
کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کی یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکون کی خبر دی کہ ہر ایک دن پہلی ایسا
مین سی یہان یہان ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدا نی یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا خدا نی
یعنی جگہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا تعین کردی کہا عمر نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کی نہین خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالون نی اون جگہون سے
کہ بیان کیا تہا اور تعین کیا تہا اونکو آنحضرت نی پس ڈالی گئی کنوئین مین کہ پانی نہین بہرا جاتا تہا اوس سی بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہونچی طرف اونکی
پس فرمایا ای فلانی بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پائی اور دیکہی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق مین نی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ
کی مجہسی پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سی کہ نہین ہین روحین اون مین پس فرمایا کہ نہین تم زیادہ سننی والی اوس واسطی اوس چیز کی کہ کہتا ہون
یعنی یہ بہت سننی والی ہین یا برابر ہین تمہاری سننی مین یعنی یہ سنتی ہین یہ کلام کہ کہتا ہون نہین سوا اسکی کہ نہین طاقت رکہتی یہ کہ جواب دین مجکو کچہ نقل کی یہ مسلم نی ف ح
کتاب الجہاد مین بیان اسکا ہو چکا ہی وعن أنيسة بنت زيد بن أرقم عن أبيها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على زيد يعوده
من مرض كان به قال ليس عليك من مرضك بأس ولكن كيف لك إذا عمرت بعدي فعميت قال أحتسب وأصبر قال إذا تدخل
الجنة بغير حساب قال فعمي بعد ما مات النبي صلى الله عليه وسلم ثم رد الله عليه بصره ثم مات اور روایت ہی انیسہ بیٹی زید
بن ارقم کی سی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اسحالت مین کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو
فرمایا حضرت نی نہین تجہپر بسبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب کی
کرونگا مین اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اب داخل ہوگا تو بہشت مین بیحساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہو گیا زید بعد مرنی
پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر کیا ف ح و شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ذکر کیا اونکی لیی پہرنا بینائی اونکا اسلیئے کہ مشقت
اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا بہر حاصل ہولی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی وعن أسامة بن زيد قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من تقول علي ما لم اقل فليتبوأ مقعده من النار وذلك انه بعث رجلا فكذب عليه فدعا عليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد ميتا وقد انشق بطنه ولم تقبله الارض رواهما البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی اسامہ بن زید
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جہوٹ بولی اوپر میرے بنا لی یعنی قصدا وہ بات کہ نہیں کہی مین نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہ یعنی سبب فرمانے
اس حدیث کا یہ ہی کہ آنحضرت نے بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جہوٹ باندہا اونے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اسحال مین کہ تحقیق پہٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے ع م
اور یہ نشان دوزخ کا ہی اور یہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدا کافر ہی ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه رجل يستطعمه فاطعمه شطر وسق شعير فما زال الرجل ياكل منه وامراته وضيفهما حتى
كاله ففني فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو لم تكله لاكلتم منه ولقام لكم رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوس مین سی اور کہاتی بیوی اوسکی
بہی اوس مین سی اور مہمان اونکی یہانتک کہ ناپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانی سی پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض
کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوس مین سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیے یعنی ہمیشہ
نبی صلعم کی برکت سی نقل کی یہ مسلم نے

وعن عاصم بن كليب عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فرايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو على القبر يوصي الحافر يقول اوسع من قبل رجليه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعي امراته فاجاب ونحن معه فجيء
بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فاكلوا فنظرنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوك لقمة في فيه ثم قال اجد لحم شاة اخذت
بغير اذن اهلها فارسلت المراة تقول يا رسول الله اني ارسلت الى النقيع وهو موضع يباع فيه الغنم
لتشتري لي شاة فلم توجد فارسلت الى جار لي قد اشترى شاة ان يرسل بها الي بثمنها فلم
يوجد فارسلت الى امراته فارسلت الي بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعمي هذا الطعام
الاسارى رواه ابو داود والبيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونے نقل کی ایک شخص سی انصار میں سے
کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مین نے پیغمبر خدا صلعم کو اسحال مین کہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کی کہ کہودتی تہی وصیت کرتی تہی آنحضرت
گورکن کو فرماتی تہی فراخ کر میت کی پانو کی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنی سی آیا آنحضرت کی دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر مین اور ہم ساتہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طفیلی آنحضرت
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانی کی لیے پہر رکہی قوم نے ہاتہ
اپنی پس کہایا قوم نے طعام کو ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری کی کہ مکروہ ہین کہلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہی یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا
زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہی بیٹہنی کا مصیبت کی لیے تین دن تک بغیر مرتکب ہونے ممنوع چیزون کی کہ وہ بچہانا بچہونونکا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت کی طرف
سی اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سی اور بہون نے علت یہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا
ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بد ہی روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتہ اسناد صحیح کی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونی کو اہل میت کی پاس

اور کہانا کرنی اونکی کو بنا حسنی انتہی پس لائق ہی یہ کہ تقیید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہ نوع ...
کرنی کا کہ نا چار ہی جیا کی کہلادین اونکو جبرا یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو طعام مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی یا طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اوسکی اور ایسی ہی صورتون پر حمل کرنا چاہیی کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام اور اوسپر حمل کیا جاوی قول قاضیخان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیی کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی ان ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہ کرنی کہانی کی بعد موت میت کی تا کہ کہلادین لوگون کو تین دن تک پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر تحقیق کوئی نہ سمجہ لی کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہ طعام مرسوم ان اقسام سی خالی نہین پاویگی کہ مین ایک قسم پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت کو بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیی کہلایا ہوا اور علاوہ اسکی یعنی فقہا لکہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس بسبب صاحب جبت کو دفن کر کی پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس ہی خود اونہون نی اسکو مستثنی کر لیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس دیکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت اور بی رضا ہی مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان **ف** یہ تفسیر مدرج ہی بعض رواۃ سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہ بی کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی **ترجمہ** تا کہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری خرید کی ہوئی کو ساتہ مول اوسکی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری **ف** پس ظاہر یہ کہ خرید نا اوسکا درست نہوا اسلیی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بہر تقدیر اوسمین شبہہ قوی تہا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوی یہ طعام قیدیونکو **ف** اسری جمع اسیر کی ہی معنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی نی کہ وہ کافر تہی اور یہ اسلیی فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لیں اور بخشوا دین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تہا اور اونکو کہلانا بہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکی کہلا دینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی ملکیت کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی **ترجمہ** نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

وعن حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ اَخُو اُمِّ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَوْلَى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوْا عَلَى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَسَاَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوُوْا وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَاَ الْاِنَاءَ ثُمَّ
غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَارْتَحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ
فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ اور روایت ہی حزام بن ہشام سی کہ اونسی نقل کی اپنی باپ سی یعنی ہشام سی اونسی نقل کی یہ حزام کی دادا
کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بہائی ہی ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہی اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت راہ ہجرت مین اوسکے
خیمہ مین تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹہتی خیمہ کی صحن مین اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہی حبیش یہ کہ
آنحضرت صلعم جسوقت کہ حکم کیی گئی نکلنی کا مکہ سی نکلی ہجرت کرنیوالی مکہ سی طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا
عبد اللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانی کی واسطی یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلی جاتی تہی کہ گذری اوپر دو خیمون ام معبد کی کہ اوس جنگل مین ہتی تہی پس طلب کیا
گوشت اور خرما تا خریدین اوس سی پس نہ پایا اوسکی پاس کچہ اوسمین سی یعنی گوشت اور تمر ذکر کیی گئی مین سی اور تہی لوگ بی زاد و بی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نے
طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب مین تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا حال ہی اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نی کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو دبلاپی نی
ریوڑ کی ساتہ جانی سی یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریون کی جنگل مین چرنی کو نہین جاسکتی فرمایا حضرتؐ نی کیا ہی اسکی کچہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت
گرفتار مشقت اور دور ہین سی ہی کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل اسمین دودہ نہین فرمایا آنحضرتؐ نی کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہ کہ دودہ دوہون مین اسکا کہا ام معبد نی کہ آپ
اور ہان میری فدا آپکی ہون اگر دیکہین آپ اسمین دودہ تو دودہ لین یعنی دودہ اسمین ہی نہین کیا دوہین گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتہ پہیرا
اوسکی تہنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کی لیی بکری کی حق مین پس پانون کہولی بکری نی دودہ دوہنی کی لیی سامنی حضرتؐ کے جیسیکہ عادت دودہ کے جانور کی ہے
کہ وقت دوہنی کی دونون پانون کہولدیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرتؐ نے ایسا باسن کہ سیر کری ایک گروہ کو پہر دوہا اوسمین اوس برتن کی دودہ خوب
بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کے تئین یہان تک کہ سیر ہوئی اور پلایا ساتہ والون کو اپنی یہانتک کہ سیر ہوئی پہر پیا حضرتؐ نے بعد سبکی یعنی موجب
حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اوسمین دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہر اباسن پہر اوسکو چہوڑا دودہ ام معبد کی پاس یعنی تاکہ دکہاوے وہ اپنی خاوند کو معجزہ حضرتؐ کا اور بیعت لی آنحضرت نی
ام معبد سی اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نی استیعاب مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہی آنحضرت کے وقت اور وہ یہ کہ جب
کوچ کیا ابو معبد جو خاوند ام معبد کا آیا اور گہر مین دودہ دیکہا کہا یہ کیا ہی اور کہان سی آیا پس ذکر کین ام معبد نی صفتین اور شمائل آنحضرت کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نی کہ یہ ہو گا وہ صاحب قریش کا
کہ سنی ہین ہم نے صفتیں اوسکی مکہ مین واللہ بلاشبہ قصد کرتا ہون میں کہ پاؤن میں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤن اور آیا ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کر گئی اور اہل مکہ نی نہ جانا کہ کہان اور کس طرف
گئی تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتی ہیں کہ ایک تئین پڑہین لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہ تہی اونمین سی دو تئین یہ ہین قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد
ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد

باب الکرامات

یہہ باب ہی بیچ بیان کرامتون کی ف کرامات جمع کرامت کی ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سی ہی اور کرامت کہتی ہین
فعل خارق عادۃ کو کہ نہ مقرون ہو ساتہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نے ف اہل حق اتفاق کرتی ہین اوپر جائز ہونی
وقوع کرامت کی اولیا سی اور ولی وہ شخص ہی کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات
و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین بحسب تفاوت مراتب اوسکیکے اور دلیل اوپر وقوع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ سی اور اونسی کہ بعد اونکی ہین
یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک مین درمیان اوسکی وقت انصاف و ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہین ہی خصوصاً بعضی اکابر مشائخ طریقت سی مانند
حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہونچی ہی کہ ان گنت ہین چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سی منقول ہی کہ کرامتین آپکی مانند رشتہ
مروارید کی ہین کہ پی درپی صادر ہوتی تہین کبہی اونمین ظاہر ہوتین کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئی ہین کرامت کی اور بعضون نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد و اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند زیادہ ہوجانے طعام قلیل کی اور جوش مارنے پانی کی انگلیوں سے اور مانند اوسکی اور حق یہ ہے کہ جائز ہے وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد و جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت میں مع دلائل اور دفع شبہہ مخالفون کی علم کلام کی کتابون مین مذکور ہے ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ لَّھُمَا حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ فِیْ لَیْلَۃٍ شَدِیْدَۃِ الظُّلْمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِھِمَا لَھُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْءِھَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِھِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَھْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر و عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہیں باتین کر رہے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تھی کہ ان دونون کی یہانتک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنے مین بیچ رات نہایت اندھیری کی پھر باہر نکلے وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اسحال مین کہ پھرے واسطے گھر اپنے کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے اون میں سے لاٹھیان تھین پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اون دونون میں سے واسطے دونون کی یہانتک کہ چلے دونون بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہانتک کہ جب جدے ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچے کہ وہان سے ہر ایک کی گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن ہوئی دوسرے کی لیے بھی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونون مین سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنے اہل مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندھیری رات مین اسحال مین کہ اونکے ساتھ مانند دو چراغون کی تھی روشنی اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک اپنے گھر مین **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَّدَفَنْتُہٗ مَعَ اٰخَرَ فِیْ قَبْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میرے باپ نے بعض رات مین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول اون لوگون کی کہ مارے جاوینگے آنحضرت کی یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چھوڑتا پیچھے اپنے کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجھسے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھپر ہے دین یعنی قرض پس ادا کر اسکو یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنون کی حق مین کہ اونسے نیکی کرنا اور بہتری اونکے ساتھ کرنا پس صبح کی ہمنے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوے مین اور دفن کیا مین نے اوسکو ساتھ ایک اور شخص کی ایک قبر مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح بموجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تھا شہدا کی حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تھے یار دیرینہ اونکے اور بہنوئی اونکی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ وقت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَۃٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَّاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ امْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْھِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمَہٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ

بَقِیَ فِیْھَا مَا ھٰذَا قَالَتْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ اِنَّھَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْھَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا وَبَعَثَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَذُکِرَ اَنَّہٗ اَکَلَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ فِی الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تھی فقیر لوگ ف ۔ صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد کی کہ وہان کتنی ایک فقرا صحابہ مین سی شب باش ہوتی
پس اوسکی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تھی گہر اور
اہل و عیال اور مال و منال کچہ نہ رکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری
بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نی فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخصونکا یعنی اوسکی عیال مین سی چاہیے
چاہیے کہ لیجاوین تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سی اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیے کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر نہو اوسکی پاس استقدر کہ کفایت کرے
اونسی زیادہ کا بلکہ اونہین کی قدر ہی یا لیجاوی چہٹی کو ف ۔ یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال ہی کہ شک کی لیی ہو
یعنی بل کی ہی واسطی مبالغہ در باب ضیافت کے بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہ ہی کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ
روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت
کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائی تین شخصون کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابوبکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک
آنحضرت کی پہر ٹہہری رہی ابوبکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہری ابوبکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہہری رہی یہانتک کہ کہایا
رات کا کہانا آنحضرت نی ف ۔ ح یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سیر سی اور یہ بہی ہی کہ اول جا مین بیان ابوبکر کی کہانا
کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل و عیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی ترجمہ پس آئی ابوبکر صدیق گہر مین بعد گذرنی
رات کی استقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابوبکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانون سی یعنی کیون تاخیر کی تو نی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا
کہا ابوبکر نی کیا نہین طعام کہلایا تو نی مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانی سی یہانتک کہ آوی تم یعنی اور شریک ہو اونکی ساتہ کہانی
پس غصہ ہوئی ابوبکر یعنی اپنی اہل پر گمان سی کی کہ اونہون نی قصور کیا الحاح و مبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاونگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی
بیوی نی یہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نی یہ کہ نہین کہانی کی اوسکو کیلی یا مطلق کہا ابوبکر
نی کہ ہی یہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی ہے پس اوسی وقت غصہ سی باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نی طعام اور کہایا اونہون نی اور اونکی
اہل و عیال اور مہمانون نی ف ۔ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابوبکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نی
فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کفارہ دے اور کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابوبکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی
تہی لقمہ یعنی رکابی سی سو نہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی اوس جگہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہان سی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابوبکر نی
اپنی بیوی سی اے بہن بنی فراس کی کیا ہی یہ عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ۔ لفظ فراس ساتہ زیر فی کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابوبکر
کی بیوی کہ نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ۔ کہ مراد اوس سی ابوبکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین
کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کے سی ہی اسلیے کہ یا تو قر سی ہی ساتہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قر سی ساتہ زبر قاف کی یعنی قرار کے
اور آنکہہ دیکہنی محبوب کی سی خنک ہوتی ہی اور بقرار کہ وہ دیکہنی مانع ہی دیکہتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی تہا
پس کہایا اوسمون نی اور بہیجا ابوبکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عائشۃ رضہ
قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا جب مرا نجاشی تہی ہم آپس مین
باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کی یہ ابو داود نی ف ع یعنی حبشیین او معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا
جاتا تہا اوسی کہ دیکہا جاتی تہی ہم مین سی نور قبر اوسکی کا اور نہین متصور ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہ قریب تواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تخفیف جیم اور رجیم کی آخر یہ
بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا او حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نور سے
نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اوسکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم
وعنہا قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم
مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون
الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات
کی کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوڑہانکہ دین ستر اونکا اور کپڑی سی جیسا کہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیی یا غسل دیوین ہم اونکو اسحال مین
کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی ف ح او معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورون کی اور بعضون نی یہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ تہا او نمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئی تہی پہر
کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر نی گہر کی کونہ مین سی اسحال مین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحال مین کہ ہون اونپر کپڑی اونکے
پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحال مین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی ف ش اور نقل
کیا ہی نووی نی کہ صواب یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی پہنی دیا ضعیف ہے
صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اخطا الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی
الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہ شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس
لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سب ہونکا بوجہ اوٹہا
جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت سفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا
وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلی بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اسحال مین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا
ای ابو الحارث کہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا بند مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے
کہا پس پیش آیا شیر واسطی اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے
یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا اور چالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہونچا شفیع رسل مین پہر پہنچا شفیع رسل کی بیوی کی شرح اسمین وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَةَ
فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ کُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا
مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہی اور نام اوسکا اوس
بن عبداللہ ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید مین پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کرین اور کچہ تدبیر بتادین پس کہا عائشہ نی دیکہو آنحضرت کی قبر کو
پس کرو انحضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت ف ع یعنی اوٹہا دو قبر اور آسمان کے
درمیان مین سی حجاب لفظ کوی ساتہ زبر کاف کی اور پیش سی بہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہ زبر کاف اور پیش اوسکیکے اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گہر کا
اور معنی یہہ ہین کہ کرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجری کی چہت مین کئی سوراخ اور کہا بعضون نی بیچ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہ کہ آسمان نی جب دیکہی قبر
آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب دوری آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اسکا خلاف اوسکی یہ نسبت
ابرار کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اسلیی کہ آنحضرت کی حیات مین استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ مین ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تا نبیہہ ہو گویا ظاہر مین استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت مین استسقا اور استشفاع ہی
آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچہ کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکہین اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نی ف ع یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہین پہولجانا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کے پہول گئین کوکہین اونکی یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ہونا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت مین معجزہ ہی
حضرت کا اسلیی کہ انہین سب لیا کی معجزہ مین پیغمبر کی وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا
وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ یَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ اور روایت ہی سعید بن عبدالعزیز سی کہ تبع تابعین سی ہی نہایت فقیہ اور
صحیح روایت کرنیوالا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا ذکر واقعہ حرہ کا ف ح لفظ حرہ ساتہ زبر حا کی اور تشدید ر کی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین کالی
پتہر بہت ہین اوسمین وقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سی زیادہ ہی
کہ بیان مین نہین سکتی اور اوسکی برائیون مین سی ایک برائی یہہ ہی ترجمہ کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد مین تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد مین اسلئی تہا
نماز کی لیی اور مسجد سی باہر نہین نکلی سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیی تہی اونہون نی اور
وفات پائی سن ترانوی مین ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوس وقت شدید مین کہ نہین پہچانتی تہی آنا وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجری کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہ دارمی نی وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ الْفَاکِهَةَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْهَا رَیْحَانٌ
یَجِیْءُ مِنْهُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا مین نی واسطی ابی العالیہ کے
کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی ف ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیی مراسیل ہین صحابہ سی باوجودیکہ وہ بہی حجت ہین
اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی ان کی حق مین ترجمہ کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی ف ع یعنی واسطی برکت کی اونکی عمر مین اور مال مین

اور اولاد مین ایسی ایک تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر تک زمین سی مردہ ستائیس عورتین اور بات ہوئی کی بیٹی ترجمہ

سیر ہو بس ۔۔۔ اور حدیقہ یعنی باغ مین پہول کہ آتی تہی اور بیج بو شک کی **ف** حاصل جواب ۔۔۔

تک آپکی ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکہ یہ سنیگا اور خبر روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **الفصل**

الثالث فصل تیسرے **عن** عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان

بن الحكم وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت آخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض

ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها

في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه

وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه رآها عمياء تلتمس الجدر تقول

اصابتني دعوة سعيد وانها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سی ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی اونسی اروی بیٹی اوس کے

طرف مروان کی **ف** نفیل ساتہ پیش نون کی اور زبر فا اور جزم ی کی اور سعید بن زید ہی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمر رض کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات

اور اروی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم ر کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا ہی نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سے

جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معاویہ کی طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچہ

زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچہ بعد اسکی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا

سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مین نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر

زمین کو طوق اوسکا سات زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجہ سی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی **ف** یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو یعنی

یقین کر سچا جانتا ہون مین تجہکو باطن مین کہ تو غیر ظالم ہی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو نہین محتاج ہون مین اور روایت کا ایسی کہ تو معتبر ہو

راویونکی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسیکہ شاہد ہی اسکی اصل عرف کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا

اگر ہی یہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین مین **ف** کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہی واجعل قبرہا فی بئرہا کر قبر اسکی اسکی کنوئین مین ترجمہ

کہا عروہ نے پس مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مر گئی

نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت

اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی ہین دیوار کی سہاری پر چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہونچی مجہکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونی کی لیی کی تہی اور

تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئین کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑتی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنواں

قبر اوسکی یعنی اوسکی لیی جدی قبر نہ بنائی گئی اوسمین پڑی رہی **وعن** ابن عمر ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر

يخطب فجعل يصيح يا ساري الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارية

الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقي في دلائل النبوة

[illegible] اور حضرت عمر کی تھی [illegible] ہر جگہ [illegible] نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس جو وقت کہ عمر خطبہ
پڑھتی تھی [illegible] اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ اونمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی تھی پس شروع کیا پلانا اور کہنا ای ساری لازم کر پہاڑکو اور پناہ
پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑکو پیٹھ کی پیچھی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر ہی اور کہا ای امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر
پس شکست دیتی ہی ہمکو پس ناگہان ایک پلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساری لازم پکڑ پہاڑکو پس لگائین ہمنی پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی انکو
خدا تعالیٰ نی ف مؤلف کہتی کہ یہ تین ہوئین حضرت عمر رضی کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا ساریہ کا اوسکو اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ
عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا
اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نبیہہ بیٹی وہب کی سی ف لفظ نبیہہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کی ہ پڑھی ہی پر
مولف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بھی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخی مین نبیہ بدون ت کی ہی اور
یہی ظاہر ہی اور بعضون نی کہا یعنی یہی صواب ہی پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب جبار کہ کبار تابعین سی ہین اور پایا اونھون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہین
آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین اونکی یا فضائل آپکے
وفات کا پس کہا کعب نی یعنی اگلی کتابون سی دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطی اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن کہ ظاہر
ہو چہرہ اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گھیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑنی کی لیے گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش
برکت اور قرب اور نور اوسکیکے اور درود بھیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑھ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سی مانند
اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بھی مانند اوس عمل کی کرتی ہین فرشتی روز کی گھیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بھیجتے ہین آپ پر یہانتک
کہ جب پھٹی گی آنحضرت سی زمین یعنی وقت نکلنی دوسری نفخہ کی اوٹھین گی آپ قبر شریف سی نکلین گی بیچ ستر ہزار فرشتون کی اس حال مین کہ لیجادین گی
فرشتی محبوب کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالیٰ کی یہ نقل کی دارمی نی ف اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب بلا ترجمہ کی اور بعضے
نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولیٰ اور انسب ہی کیونکہ عادت مولف کی یہی کہ لکھتا ہی مطلق باب پہلی ذکر کرنی لواحق اور تتمات پہلی باب کے اور
یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو تعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہی
بلا ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکیکے جانا چاہیے
کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی یہ تہی کہ حادثہ ہوا درد سر کا شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتدا
مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات
آپ کی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض بدھ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات
پیر کی دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نی اس سبب کہ وفات فاطمہ زہرا رضی کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق کرتی ہین
علماء اسپر کہ وفات اونکی چند مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر

فرماتی تھی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی سی کہ کردہ گیا ہین اور بلا شبہہ ثواب بھی زیادہ ہی بیماری بیچ پین بیماری آپ

اختلاف ہی بیچ ساہ ابتدا مرض کی ہی اور آزاد کیے آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس بندی اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب [illegible] حضرت [illegible]
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکدفعہ طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کی
تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدای تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سی منقول ہی کہ کہا
نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچھی کسیکی اپنی امت مین سی سوای ابوبکر کی اور سوای عبد الرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچھی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہ تہا کہ بہت ہوا درد اوس دن پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبد الرحمن بن عوف کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لادین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن
نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبد المطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر اس دردسی چاہو طلب کرا دنسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب
کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر بہی دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرتا اور یہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کی وہ تا کچہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرینگی تہی غلام اور لونڈیون پر اور سیر حیات [illegible]
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء عمیس کی بیٹی نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول اللہ
صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون مین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مین نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس کتنی
جمعہ گئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میری ہاتہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی رض
سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہا لیا مین نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف ہوی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہ تہا
نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہین اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہی مردون کی لیی اور عورتون کی لیی موکدتر ہی
کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسی نی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہا دی تہی اور
کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیی علماء اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ
کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی
اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی
دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ماثبت بالسنۃ مین مین نی
لکہا ہی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رایت اهل المدینة فرحوا بشیء فرحهم به حتی رایت الولائد والصبیان
یقولون هذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلها من المفصل رواه البخاری
روایت ہی براء بن عازب سی کہ شاہیر انصار سی ہیں کہا اول دو شخص کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سی مصعب بن عمیر اور ابن ام
مکتوم تہی **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی بعضی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتون کی لیی اور تاکہ سکہا دین قرآن شریف
اور احکام دین پس سبب پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا پس شروع کیا اونہون نی کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح
اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون میں سی بعد ازان رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہ ابوبکر صدیق کی
پس نہین دیکہا مین نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مین نی
لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئی یہانتک کہ سیکہی مین نی سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت
کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مین نی بیچ چند سورتون کی ساتہ اوس سورت کی کہ مانند اوسکی ہین یعنی مقدار مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی **ف**
ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر وارد ہوتا ہی کہ آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری سب
زکوۃ فطر مین اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سنہ مین ہجرت کی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ کی سوای ان دونون آیتون کے
کہ یہ مدنی ہون اور صحیح یہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی پس
نہین ہی آیہ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوٰۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم **وعن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیه من زهرة الدنیا
ما شاء و بین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا
الی هذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیه من زهرة الدنیا وبین ما عندہ وهو
یقول فدیناک بآبائنا وامهاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیه
روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا
کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی
یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت ہ ہی کہ وہ خیر
اور پایندہ تر ہی پس روئی ابوبکر **ف** یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا
اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا جسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سی ہی اور جانتی تہی کہ پانا اونہین مناسب نہین ہی مقام
سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا **ہ**
ت کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تمپر ساتہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا کہا راوی نی پس تعجب کیا ہم نی واسطی
ابی بکر کی **ف** کہ کیون قربان کرتی ہین جان اپنی کو کہ بیان کوئی اسمین نہین ہی کہ تعین ہوا اوسکو نہین تہا یہ گریہ بسبب سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر اشارہ
سی **ت** پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی اونکی وقار اور نیز عقل و فہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

صلعم حال ایک بندی کا خیر عین کی ہی کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دیوی اوسکو نازو نعمت دنیا سی اور درمیان اسکی کہ جو کچھ اوسکی پاس ہی

بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تیری ساتہ باپون اور ماؤن کی پس تہی آنحضرت وہی اختیار دی گئی **ف** یعنی ظاہر ہوا پہلو حاضرین سی حضرت ابی بکر کی

دی گئی تہی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا ترہم مین کہ سمجہہ لیا اوس نی کہ بندی مخیر آنحضرت ہین **وعن**

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَ

الْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا

فِي مَقَامِي هٰذَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ

الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہ برس کی **ف** یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نی اوپر

نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ

رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین

اوسکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی **ف** یعنی کہا مظہر نی یعنی استغفار کی اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور

مردون کی آئی پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردون کی لیی بسبب انقطاع دعا و استغفار آنحضرت کی اونسی اور تہا

آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین نہا ترجمہ پہر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہون **ف** فرط ساتہ زبر فا اور را کی وہ کہ آگی جاتا ہی قافلہ مین

منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوئین وغیرہ کی اور سامان طیار کرنی منزل کی کہ جسکو ہم منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت

کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات او شفاعت امت کی حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگی تمہاری جا کر مستعد

شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور مین تم پر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیی کہ عرض کیی جاوینگی مجہہ پر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی

دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تم سی محشر مین حوض کوثر ہی **ف**

یعنی وہان جا کر تمیز ہو جاویگا خبیث طیب سی اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی طرف

حوض کی اسحال مین کہ مین اسجگہ اپنی مین ہون **ف** یعنی ممبر پر اور یہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ اوٹہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین

ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کی اور ایمان لانی لوگون

اوسکی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تم پر یعنی تم سب پر مشرک و کافر ہونی تمہاری سی پیچہی میری یعنی اسلیی کہ یہ واقع ہوا بعض سی ولیکن ڈرتا ہون مین تم پر دنیا سی کہ رغبت

کروگی اسمین **ف** مانند رغبت کرنیکی شی نفیس میں اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیی کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب بلکہ رغبت کرنی خاص اموال

باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی

یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضی راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو ملک و مال کی لیی پہر ہلاک

ہو جاؤگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی حضرت

نی یہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا

مین پس یہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

[illegible] رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا مسندتہ الی صدری فرأیتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت آخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ

فقلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما

وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نعمتون خدا کی سی مجہپر مخصوص کیا جسکو ساتہ اونکی یہ ہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میری گہر مین اور بیچ روز نوبت میری کی ف یعنی

باوجود اسکی کہ آنحضرت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت

ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گہر مین پہر شدت سی ہوا حالیکہ آپ تہے

میمونہ کی گہر مین پہر اذن چاہا اپنی بیویون سی کہ بیمارداری آپکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی

پیر کی دن وقت چاشت کے ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوا ہی ترجمہ اور وفات

ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحال مین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہ دلالت کرتا ہی اونکی

کمال قرب ومحبت پر اور ایک روایت مین ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد

نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رضی کی گود مین اسلیے کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایکسطرح کی خرابی سی نہین ہین اور بر تقدیر صحت

اونکی تطبیق یون ہی کہ ہو جاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی جو مجہپر ہی کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میرے

اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی کی ف یہ بیشک نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت تہا ہر کتون کا اسی کا بیان واقع کرتی ہین کہ یہ نعمت اونکو

میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب اس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور

مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینہ سی لگی بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف مسواک کی حال انکہ مین جانتی تہی

آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی لیوین مسواک آپکی لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی سر مبارک سی

کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبد الرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین مسواک

کو آپکی لیے پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نے مسواک اپنے دانتون پر ف یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور

اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی کی اور آپ نی اشارہ کی طرف اسی نعمت آنحضرت کی عائشہ نی دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کی سامنے ایک باسن تہا کہ اوسمین پانی تہا

پس شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف اس سی معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پس سی فی الجملہ تسکین

ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور یہ ہی اس سی نکالا کہ جائز ہی فعل مریض اور اگر وہ کر سکی تو کوئی اور کری ایسی کہ اس سی ایکطرح کی تخفیف ہوتی ہی

کہ جیسی مانند پانی چیڑکنی کی حلق مین بلکہ اس سی چپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ بحث ثابت ہوا وسکی ترجمہ اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق حاصل ہوتی ہین سختیان ہین ف یعنی سکرات

ساتہ رہرون کی نعت سکرات کی ہی یعنی سختیان اور بڑی بڑی شقتیں قسم حرارتون اور بیہوشیون کی ہی کہ انبیاء اور ارباب کمالات کی لیی بہی ہوتی ہین پس بناہ مانگو واسطی ان

حالتون کی اور طلب کرو اللہ تعالی سی آسانی اوسکی واسطی اس کی شمائل ترمذی مین عائشہ سی روایت ہے کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اسحال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا

اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی اور پہیرتی منہ پر تہی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پہر اونچا کیا آنحضرت نے دست پاک یعنی بطریق دعا کی تہا یا بطور

اشارہ کہ اونکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جہک گئی اور نیچی گر پڑی دست مبارک حضرت کی اور نقل کی گئی

بخاری نی ف ع یعنی داہین طرف یا بایان طرف یا دونون طرف اور مراد رفیق اعلی سی انبیا ہین کہ ساکن ہین اعلی علیین مین جیسا کہ اوس حدیث مین ہی مع
النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہی کہ واحد و جمع ہوتا ہی ایکساں بھی اور بعضی کہتی ہین مراد ملاء اعلی
اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کی رہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد رفیق اعلی سی حضرت رب العزت ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہی اور ارشاد
مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدا ی تعالی مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو پیچ رہنی کی دنیا مین اور آنی کی یہان فرمایا آنحضرت نی اخترت الرفیق الاعلی والسلام
وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض
اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء
والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلعم سی فرماتی تہی
نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتی ہین کہ چاہی دنیا مین رہی ایک مدت
مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور نہین شک نہین ہی کہ ہر ایک اختیار کرتا ہی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی الہی کہ وہ بہتر اور پایندہ تر ہی **ترجمہ**
اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیی گئی پکڑا حضرت کو سختی آواز نی یعنی مرتی وقت جو بلغم ایسا نس کر حلق مین اٹک جاتا ہی اور اوس سی آواز
بہاری ہو جاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مین نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہین شامل کر مجکو ساتھ اون لوگون کی کہ انعام کیا تو نی اونپر کہ وہ پیغمبر ہین اور صدیق
اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہ بہی ہی وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھی ہین وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سی تطبیق ہی
حاصل خوب ہو جاتی ہی اس روایت مین اور پہلی روایت مین **ترجمہ** پس سمجھی مین اس عبارت سی کہ آنحضرت اختیار دیی گئی ہین نقل کی یہ بخاری او مسلم نی
ف ع یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا مین اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا سی جانی کی شوق کو **و**
عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال
لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی
جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ شدت سی بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تہی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نی وای ہی کرب باپ میرے کو یعنی کیا
شدت مرض ہے آپکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہی تیرے باپ پر محنت شدت بعد آج دن کی ف ع یعنی یہ کرب شدت کہ بیماری کی ہی اور بعد آج کے
دنکی نہین ہونیکا یہ ہی کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آجکی دن کی منقطع ہو جاوینگی یہ علائق صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب ہی نہین **ترجمہ**
پس جبکہ وفات پائی حضرت نی کہا فاطمہ رض نی ای باپ میری اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور مین ای باپ میری ای وہ شخص کہ جنت الفردوس
جگہ اوسکی ہی ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہونچاتی ہین ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیی گئی حضرت کہا فاطمہ رض نی ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر ڈالنا
یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ اشعار بہی نسبت کیی جاتی ہین طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم مین کہی ہین **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم
فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رأیت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل
علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رأیت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا عن التراب وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا
اور روایت ہے انس سے کہا جب دن ہوا کہ داخل ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں روشن ہوئی تمام ہر چیز اوس کی یعنی ساتھ نور اپنی کی یعنی بسبب عادت اپنی کی
جیسے بیان بھی باندھی کرتی ہیں انبساط خوش ہونیکی بسبب تشریف لانی آنحضرت کی نقل کی ہے یہ ابو داودی اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں
دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ بہتر ہو اوس سے یعنی خاطر میں اور روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئی ہیں اوس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا
دن تہا وہ یعنی کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھوں میں
اوس دن سے کہ وفات پائی اوس میں رسول خدا صلعم نے یعنی ایسی کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق پہ اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن
کہ داخل ہوئی اوس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی
مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جہاڑی تہی ہم نے ہاتہ اپنی خاک سے اسحال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنیمیں مشغول تہی یہانتک کہ نا آشنا جانا ہم نے اپنی دلوں کو
یعنی متغیر ہوگئی حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کی نہیں پائی ہم نے دل اپنی او سحالت پر کہ تہی یعنی صفائی اور
نورانیت کہ حاصل تہی ساتہ حضور آنحضرت کی سے اور انقطاع وحی کی سے اوس میں بڑا ہی فرق پڑگیا وعن عائشة قالت لما قبض رسول الله
صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في
الموضع الذي يحب أن يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جب قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف
کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنی آنحضرت کی صلعم یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے
کہا آنحضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں
جیسے کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا اونہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے
کہاں کہا ابوبکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی یعنی کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے
کہ سچ کہا ابوبکر نے تہی اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا اوسی حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوس میں دفن کرو اونکو
بیچ جگہ سونے اونکی یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی ترمذی نے

الفصل الثالث

تیسری فصل عن عائشة رض قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما
نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذن لا يختارنا
قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى
مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم
قوله اللهم الرفيق الأعلى متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اسحالت میں کہ وہ تندرست
تہی کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیا جاتا روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہے اوسکی لیے بہشت
سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پہر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو یعنی کہ اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے یا چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور موت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت میں الا جو کچہ کہ حکم ہی ہوتا ہی اور رہتی وہی اختیار کرتی ہیں کیونکہ اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہ فرماتی ہیں جبکہ نازل کی گئی [illegible]
موت یعنی علامتیں اوسکی اعمال میں کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش میں آئی پہر اوٹہائی نگاہ اپنی طرف چہت کے
یعنی رہلیں کہ وہ چہت ہی آسمانون کی پہر کہا یا الہی اختیار کیا میں نے یا مانگتا ہون میں رفیق اعلی کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتی ہیں حضرت اوس عالم کو اختیار نہیں
کرینگی ہمکو کہا عائشہ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہتی تہی حالت صحت اپنی میں بیچ کہنی اپنی کی کہ قبض روح نہیں کیجاتی ہی
کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ۔ پس دیکہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی
جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نے پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الہی اختیار کرتا ہون میں رفیق اعلی کو نقل کی بخاری
اور مسلم نے **ف** ۔ کہا سہیلی نے اول کلمہ کو کہ بولی ہیں آنحضرت حالت شیر خوارگی میں پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نے بلی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ
یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم
رواہ البخاری **ترجمہ** اور یہ بہی روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری میں کہ فوت ہوئی اوسمین ای عائشہ
ہمیشہ تہا میں کہ پاتا تہا میں درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا میں نے خیبر میں **ف** ۔ یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہیں ہوئی
اوسکی ہلاک ہوتی میں واسطی ظہور معجزی کی ولیکن ایک طرح کا دکہ اوس سی باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہ وقت پانی میری کا ہی اپنی رگ جان کے
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ۔ ظاہرا حکمت الہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسیکہ کہتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار میں وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعدہ فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القران حسبکم کتاب اللہ فاختلف اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا یکتب
لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
عنی قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لھم
ذلک الکتاب لاختلافھم ولغطھم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی
حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ
فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ
فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ فامرھم بثلث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ
العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قالھا فنسیتھا قال سفیان ھذا
من قول سلیمان متفق علیہ **ترجمہ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ۔ یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہیں کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر میں تہی بہت شخص کہ اونمین عمر رض بہی تہی فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکہدین تمہاری لیی ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف** ۔ کہا نووی نی شرح مسلم میں جاننا چاہیی کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر کرنی سی
کسی چیز کی احکام شرعیہ بیان ہی حالت صحت و مرض میں اور معصوم تہی ترک کرنی بیان اوس چیز سی کہ حکم کی گئی تہا بیان کرنا اوسکی اور معصوم تہی ترک کرنی تبلیغ اوسکی کہ واجب کی تہی

اوس علی اعداین ہو   من جانب ہی لکہیں جس میں نقصان قلیل ہو یعنی نہیں آتا تہا اور غصہ دکہاتا تہا اور اس قضیہ میں اور گمان کیا گیا کہ آنحضرت پر جتی کر

ہو گئی تہی ایسی کہ اونکی خیال میں آتا تہا کہ وہ کرچکی ہین ایک کام اور نہین کیا تہا اور وسوسہ اور حزین ہوا تہا اور نماز اور دعا ہوتی اور حجاب ہوتی اور کلام احکام میں بعادت و علی کی لیکن

کہہ چکی تہی پس جب جانا تو اس قصد سے جو کہ کیا تہی شوائب سے اس کا اختلاف کیا ہی علما نے بیچ ارادہ نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تہا حضرت نے اوسکی لکہنی کا پس کہا بعضون نے کہ آنحضرت نے

چاہا تہا کہ معین کردین ایک کو صحابہ میں سی واسطی خلافت کی تا واقع نہو نزاع اونمین کہتا ہون مین کہ وہ جو سبب ہی اسواسطی کہ تعین تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس

یا علی کی نہین محتاج تہی طرف کتابت کی بلکہ زبانی کہدینا کافی تہا اور ہمیشہ آنحضرت نے اشارہ کرہی دیا تہا طرف خلافت ابی بکر کی ساتہ نیابت امامت کے مع تصریح کرنی کی ساتہ قول

اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین خلافت مستمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو

مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور نزول عیسیٰ تک تو البتہ ایک وجہ معقول ہی ولیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکہنا پس نہ لکہ سکے

آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تہا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمین احکام مہمہ کا بتفصیل و تخصیص تاکہ اوٹہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر

کہتا ہون مین کہ نہین تہا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا کہ اوٹہ جاتا اور نہین تہا خلاف تا کہ مندفع ہو جاتا اور یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف سو ممکن نہین اوسکی

واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دیدی تہی ساتہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ و ساتہ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتہ قول اپنی کی علیکم بالسواد

الاعظم اور ساتہ قول اپنی کی ستفترق امتی ان امتک لمفتتون اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم علاوہ

احکام شرعیہ متفرقہ ہین بہت سی کیونکر ہون منحصر و منصوص ایک ساعت مین اسی طرح کہ نہ متصور ہو اوسمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوی ساتہ اسکی یہ کہ حضرت نے

قصد کیا تہا یہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانون مین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور ہین تو بعید نہین ہی رحمت

سی اوپر تمام امت کی یا ارادہ کیا تہا یہ کہ لکہین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقونکا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور

تمام مبتدعہ سی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی ہمکو کتاب اللہ یعنی امور دین مین بموجب قول

اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بہی تابع اوسکی اور مفسر اور مبین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جہگڑتی تہی اونسی اس بات میں

پس یہ ردہی اوپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسائش تہی آنحضرت کی تہی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تہا اونہون نے

کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہین ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم

کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سی اوسمین پس چہوڑ دیتی تہی آنحضرت اونکو اونکی رای اور صواب دید پر اور

اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چہوڑتی اونکی رای پر اور عمر یہ بہی سمجہی تہی کہ شاید کوئی امر دشوار و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک

اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بہیجنا ابوہریرہؓ کا کہ بشارت دین لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل

ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تاکہ لوگ تکیہ نکر بیٹہین اوسپر اور عمل مین سست ہون اور جہد احضرت عمر کی ایسی موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہونمین مخالفات سے

پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹہ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے

کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتداء نہ تہا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تہا کہ کچہ لکہین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکہا کہ بعضی راغب نہین ہین جیسے عمر اور

جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابی بکر

صدیق کی لیے لکہین بعد از ان ترک کیا بسبب اعتماد کرنی کی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگی اوس سی مومن جیسے فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری

فصل مین آتی ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت تہا واسطی علی مرتضیٰ کی خلیفہ کرنا اونکا تہا یہ خالی تناقض سی نہین ہی اسلیے کہ جو کہتی ہین کہ عدم تحریر

خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سی ثابت ہوا پس جب یہ ہوچکا تھا تو کیا احتیاج لکھنی کی تھی اور تمام یہ قصہ بیچ باب مناقب علی کی آویگا ترجمہ پس
گھر مین تھی یعنی صحابہ اور اقارب جھگڑنی لگی پس بعضی اونمین سی کہتی تھی نزدیک کرو حضرت کی یعنی اسباب لکھنی کا دوات قلم وغیرہ کہ لکھین مضامین یہی حضرت اور بعضی
اونمین سی کہتی وہی بات کہ جو عمرؓ نی کہی یعنی منع کرتی تھی لکھوانی سی بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بحث کیا لوگون نی شور و غوغا و اختلاف فرمایا آنحضرت صلعم نی اوٹھو جاؤ
میری پاس سی ف ۔ یعنی پس چھوڑ دینا آپ نی قصد لکھنی کا باعتماد اوس چیز کہ ثابت ہوئی تمہاری نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت نی قصد کیا تھا لکھنی کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تھا کہ یہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تھی طرف اونکی اسکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور فسخ کیا گیا ہو اور عمرؓ
نی جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلیی کہ وہ ڈری اس سی کہ شاید لکھین آنحضرت ایسی
امور کہ عاجز ہون لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہون عذاب کی بسبب نہ بجا لانی اونکی کی ثابت نص سی کہ نہین گنجایش ہی اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول اپنی
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ و طرف قول اللہ تعالی کی الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سی پس تھی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی
اور درمیان اسکی کہ لکھین اونکی لیی یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکیکی اور شور و شغب اونکیکی ف ۔ کاشکی وہ اختلاف و غل نہ کرتی تا حضرت کچھ لکھتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا اس
نہی ابن عباس مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمرؓ نی اور اونمون نی کہ تابع تھی اونکی صحابہ مین سی کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمرؓ کا قصد یہ تھا
کہ حضرت کو تکلیف ہو لکھنی مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروریہ کا تو نہ چھوڑتی اوسکو اونکی مخالفت کرنی سی بسبب قول اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسا کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسا کہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرۂ عرب سی وغیرہ ذلک سی چیز کہ
آتا ہی بیان اونکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہ تھی حضرت عمرؓ نی سمجھی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہی اللہ تعالی نی
فرمایا ہی الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ اس سی جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور ڈری
سمجھی کہ باب اجتہاد کا بند ہو جاوی اہل علم و استنباط پر پس دیکھا عمرؓ نی صواب ترک کرنا کتاب کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو
عمر کی بات کا انکار کیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تھی عمرؓ بڑی فقیہ نسبت ابن عباس و موافقین اونکی کی ترجمہ روایت ہی سلیمان بن
ابی مسلم احول کی کہ ایک شخص تھا صلہ وہ ابن عمر مین سی یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ۔ اور جو کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پھر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کر دیا اونکی انسوون نی سنگریزون کو کہ
وہان پڑی تھی ف ۔ ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان مین اونکی تھا جو ہوتی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکھنی نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام مین ترجمہ کہا مین نی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف ۔ یعنی کیا حال کرتا ہی کیا واقع ہوا اوسمین
ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہین
اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی لکھدون
مین تمہاری لیی ایک نوشتہ نہ ہوؤ گی تم گمراہ بعد اوسکی کبھی ف ۔ کہا ہی علمانی کہ یہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سی واللہ اعلم
ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگون نی اور نہین لائق ہی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ۔ ظاہر سیاق کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کا ہی
کہ درمیان مین حدیث کی داخل کیا اور بعضون نی کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ۔ یعنی ہجر کی فتح الباری مین قرطبی سی کئی احتمال نقل کی ہین از انجملہ ایک احتمال یہ بھی لکھا ہی کہ لفظ ہجر فعل ماضی سے

... اور بیہوش ہوئے اونکو ایا خلط اور پریشان ہوئے کلام اونکا بسبب
مرض کے اور یہہ احتمال ہے اون لوگونپر کہتی تہی کہ لکہنا کیون منع کرتے ہو کہ نہیں خیال کرتے ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام اونکا یعنی اعتقاد اونکا جناب کے نسبت نہ رکہنا
چاہیے جو بعض معنی تحقیق اور یہہ بات کہ ہی اتفاقا اور یہہ ممتنع ہی آنحضرت سی پس ہجر و کہ کہین کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ یہہ جو حضرت سے
کہ کیا فرماتی ہیں اور کیا غرض ہے تو دین شرح ہی کیا ہی صحابہ نی تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا سے پس وہ حالت
کہ مین وسے ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اوس مین غیر ذلک بہتر ہے اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکے ف ع یعنی افضل
ہے اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب و اختلاف کرنا ہے کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمة اور اختلاف
دین مین تین قسم ہے کہ ایک تو اثبات صانع مین ہے اور اوسکے وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہے
اور انکار اوسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتے ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے علما کے
اور یہی ماندی ہی اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیے اختلاف اس قصہ مین باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ اوامر متعلق ہوتے
ہین قرائن کہ نقل کرتی ہین امر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہے کہ اصل اوامر وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہون آنحضرت سے ایسے
قرائن کہ دلالت کرتے ہون اس پر کہ نہین واجب ہے یہہ لکہنا بلکہ اختیار کیا اور اونکو اختیار دیا ... پس رجوع کرنا اونکے طرف اجتہاد کے شرعیات مین اور پہنچا
اجتہاد اونکا طرف منع کے پس شاید کہ اونہون نے اعتقاد کیا یہہ ... ہوا یہہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تہا یہہ ... ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ
مین جیسے گذری ... حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین باتون کا پس فرمایا کہ نکالو مشرکون کو جزیرہ عرب سے ف ع گذرچکا ہے بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود
من جزیرة العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکمون کے پاس سے آوین
اور احسان سلوک کیا کرو اونسے مانند اوس چیز کے کہ مین احسان کرتا ہون ف ع یعنی اترو کمیت و کیفیت کی روحہ ... درمیان اونکے بسبب لیاقت اونکی
اور یہہ حکم فرمایا حضرت نے اس لیے کہ اپنی خوشی سے اون اور رغبت کرین غیر اونکے مؤلفة القلوب مین سے اور کہا علمانے برابر ہے کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سبکے لیے یہی حکم
ترجمہ سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سی یعنی بیان کرنے اوس سے یا واسطے اختصار کی یاد کر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بھول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نے کہ یہہ کہنا سکوت کیا ... اور مین بھول گیا قول سلیمان احول کا ہے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہیں
اور بھول جانیوالے سعید ہین بنابر ... موجب ... کے کہا گیا اور حضرت شیخ رح نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو کہا ہے یعنی سکوت کیا
آنحضرت نے تیسری بات سی اور فرمائی حضرت نے پس بھول گیا مین اور کہا ہے علما نی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی
اسباب کے درستی کرتی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئے یا تیسری بات یہہ تہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر
لعمر بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق بنا الى ام ايمن نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزورها فلما
انتهينا اليها بكت فقالا لها ما يبكيك اما تعلمين ان ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني لا ابكي
اني لا اعلم ان ما عند الله تعالى خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ابكي ان الوحي قد انقطع
من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابو بکر نے واسطے عمر رض کے
بعد وفات آنحضرت کے چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تھے اونسی ف ع ام ایمن بیٹی ... ہین

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرت ... حضرت زینب ...

اونکو کم دیا تہا اونکا زید اور وہ پالنے والی تہین واسطے آنحضرت کے تہین حبشی کی ہر تہین حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور تہین
مالک تہین خدیجہ کبریٰ پہر حضرت نے اونکو خدیجہ سے مانگا مہین ہبہ کیا اوسنے اونکو آنحضرت کے تہین پہر آزاد کردیا اونکو آنحضرت نے کذا ذکرہ بعض محققین
ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی مین اور ابو بکر و عمر طرف ام ایمن کی روئین ام ایمن پس کہا ابو بکر و عمر نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کیون روتی ہے تو کیا نہین جانتی تو
کہ جو کچہ خدا تعالیٰ کی پاس ہے یعنی درجات ثواب بہتر ہے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمن نے کہ نہین روتی ہون مین اسواسطے کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ خدا کے
پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی اسلیے کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہے لیکن روتی ہون مین اسواسطے کہ وحی آنی تحقیق منقطع ہوگئی آسمان سے پس باعث ہوئین ام ایمن
یعنی اونکا یہہ کہنا ابو بکر اور عمر رضی کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نے اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نے فـــ اور یہہ نہین منقطع ہونا
آخر دنیا تک وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي
الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ
مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ
يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا
وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہمپر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی حالانکہ ہم مسجد مین تہے باندہے ہوئی سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے
پس چڑہے اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنے اور بیٹہے ہم بہی نیچی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ
جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سے کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کیگئی اور دکہلائے
گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر فـــ اور روایتون مین آیا ہے کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے کہ
اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونے چاندی کے بنا دین اور ثواب درجے کہ ہمارے پاس تیرے لیے ہی اوسمین
کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نے سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کے اور کہتی ہین کہ آنحضرت کے غلامون مین ایک غلام حاضر تہا اوسنے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ چندے روز رہین ہے کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ در ہون اور آرام پاوین آنحضرت نے جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہے
یعنی مقصود بلانا ہے اور کہا کہ میں چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نے آخرت ہے کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نکی کہا بعض
عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالون کے کہ ایک اونمین سے ہو پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کرے پائدار مٹی کو اوپر فانی
سونی کی پس کیا حال ہو جس صورتمین کہ امر بالعکس ہووے یعنی ایک پیالہ پائدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولیٰ پائدار سونی کو قبول
کرنا چاہیے پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے اللہ سبحانہ نے ساتہہ قول اپنے کے والاخرۃ خیر و ابقی فـــ نہین سمجہا اس نکتہ کو کوئی
سوا ابو بکر کے پس جاری ہوئی آنسو ابو بکر کے آنکہون سے پس روئے پہر کہا ابو بکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تجپر باپ اپنی اور مائین اور
جانین اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید نے کہ آئی پہر اوپر حضرت منبر سے پس نہ کہڑے ہوے اوسپر اوسوقت تک یعنے وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی
نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ قَالَ
لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ

... الحکمة یمانیة ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا جاء نصر اللہ والفتح ... الایمان یمان والحکمة یمانیة رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اوتری سورہ اذا جاء

نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو پس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میری خبر میری موت کی فتح یعنی اس سورہ میں کہ خبر دی ہے نصرت و

فتح الہی کی اور لوگوں کی داخل ہونیکی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا زمانہ دعوت کا اور حکم ہی متوجہ ہونیکا اور مستعد ہونیکا

سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئیں فاطمہ زہرا یعنی اس بات کے سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ سے مت رو اسلئے کہ تو میرے

اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھ سے فتح یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور مجھ سے آ ملیگی اور الم فراق کا بہت نہیں دیکھیگی پس ہنسی ہوا کہ فاطمہ

زہرا نے حضرت کی وفات کی چہہ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور موجب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہی ہیں اور

بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس یہہ خبر جلدی پہنچنیکی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں سبب خوشی کی پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہوں نے اے فاطمہ

دیکھا ہمنے تجکو روئی تو پہر ہنسی فتح مراد بعض ازواج سے عائشہ ہیں اور مبہم چہوڑا اونکو یعنی قول نقل کیے تو واسطے تعظیم شان اونکے کے ذکر نہ کیا اور بعید

نہیں ہے کہ اور بھی کوئی اونکی ساتہہ شریک ہوئی ہونگی کہنے میں اور اس سے ظاہر ہوتا جملہ بعض ازواج النبی سے اور لفظ نقل سے اور حضرت نے جو کہا سے حضرت فاطمہ سے

یہہ کلام کہا تہا اسے اور دونوں سنا ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تہی مجکو کہ پہنچائی گئی ہے اونکو خبر موت اونکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجکو

نہ رو اسلئے کہ میری اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھ سے پس ہنسی میں فتح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ

یہہ بہید ہے درمیان میرے اور رسول اللہ صلعم کے میں نہیں خبر دیتی کسیکو یہہ خبر بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور

آئی اہل یمن فتح کہ ابو موسی اشعری اور گروہ اونکے یمن سے جو اہل یمن کا علماء ہے اور جاء نصر اللہ کی تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی ورأیت الناس یدخلون

فی دین اللہ افواجا اور اعلام ہے کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں بعد ازان مدح اہل یمن کی فرمایا ترجمہ وہ لوگ اہل یمن بہت نرم ہیں دل انکے دونوں کی فتح

یہہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے اونکے دلوں میں وعظ و نصیحت کے اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے فتح

کہ یمن سے آیا ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کے بیچ ایمان اور اطاعت و انقیاد کے پس اسطرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اور عنایت کے ترجمہ اور علم و حکمت

کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال دلکی ہے یہی یمنی ہے نقل کی یہہ امام نووی نے فتح اور نہایت نسبت یمن سے کی کہتی ہے اشارہ ہے طرف اونکے

کہ سوال کیا ابو ہریرہ نے احوال مبدء اور معاد سے اور حقائق و معارف ابتدا پیدایش کے سے جیسیکہ ہم کتاب بدء الخلق کے گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے

ایمان حکمت کے طرف یمن کے اس سبب سے کہ ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب

شام کے ہے اور مکہ اور مدینہ دونوں جانب یمن کے ہی اسلئے اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ اور مدینہ ہے پوشیدہ نہیں ہے کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے

کہ یہہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا کہ یہہ کہیں مراد نہیں اس کلام حق کو تقریب کر اہل یمن کے اس حدیث میں اور حدیث سے لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے

کہا کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمن سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان حکمت کو طرف نسبت مبالغہ کی بیچ مدح اونکے غرض یہہ ہے کہ اہل یمن کامل کہتے ہیں پس

اسمیں نفی اوروں کے ایمان کی نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اسکے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز سے مراد اس سے موجود ہیں اس زمانہ کی تمام ان

سب قوموں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتی ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکہتی ہے کہنی والی کو واقع ہونے سے ہلاکت کی جگہوں سے اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے

خوب حاصل کرنے علم و عمل سے فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے الحکمة تزید الشریف شرفا و ترفع العبد

المملوک حتی یجلس مجالس الملوک اور یوں ہی مروی ہے کہ حکمت کے دس جز ہیں نو ان میں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں

عائشة انها قالت وا رأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان ...

والله اني لاظنك تحب موتي فلو كان ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل انا وا راساه

لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابي بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع

المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سے کہا انہون نی کہا یعنی آنحضرت کے

پاس بسبب شدت درد سر کے ہای سر اپنا سر دکہتا ہی ف ع ظاہر حضرت عائشہ کا سر دکہتا تہا پس افسوس کیا اور سر پر یعنی کہتی ہین کہ مراد سکرات ہی اور شاید

کیا ساتہہ اسکے اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو ساتھ الیسی کہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیرے لیے

یعنی تیری سئیات کے مٹنے کے لیے اور دعا کرون واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نی ہای مصیبت ف لفظ ثکل ساتھ زیر

ث مثلثہ اور پیش اسکے کی اصل مین یعنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت ہے اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام نوحہ عرب کے زبانہ

وقت محنت مصیبت کے جاری ہوتا ہی اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کے تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے

یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان آئے تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگے تم آخر دن مین صحبت کرنیوالے ساتھ اپنی بیبیون

مین سے ف ع مقصود یہہ ہے کہ اگر مین مرجاؤنگی اور تم زندہ رہو گے بعد میرے تو مجکو بہول جاؤ گے اور بیبیون کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت ور مردم من

نالہ ز رفتن جانست وز یار جدا نشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ چہوڑ اپنی عائشہ ذکر اپنے درد سر کا اور اپنے موت کے یاد کرنیکا

اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میرے مین ف ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم

کیا اور دونون صاحبون کی اکٹہی بیماری مین اشارہ ہے طرف کمال محبت دونون صاحبون کے جیسے کہ ہوتا ہے عاشقون کے ساتہہ وقت فصد لینے لیلی کے مجنون کے

آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور مین خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اوکو لیت وجہ و نعمت کے بہی تہی

ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا مین نے یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینے یہہ کہ بہیجون کسیکو طرف ابوبکر کے اور بیٹی اوسکی کی یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کی تہی اور بہن

عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کے اور عہد لینا کرون اوسکو تا کہ نہ کہین یا واسطے خوف اسکے کہ کہین کہنے والی ف ع کہ وصیت کے آنحضرت

ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی با وجود اسکے کہ وہ مین اشارہ تہا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو

کرین آرزو کرنیوالے اپنے خلافت کے غیر ابی بکر کی خواہ اپنی لیے یا غیر انکے کے لیے پہر کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے

خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکوری فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن نقل کی گئی ہی اسنے

ف ع یعنی بسبب خلیفہ کرنی میرے کے اوکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نی بوقت مناظرہ کے کہ

جب اختیار کیا آنحضرت نی ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اوپر خلافت کی حقیت کے یہہ

حضرت کے قول ویابی المؤمنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگون کی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور حاصل فرمانے حضرت کا یہہ کہ بیہ

اس سبب سے نہ بلایا مینی ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی مینی اور جانا مینی کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی

اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کے **وعنها** قالت رجع الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع فوجدني

وانا اجد صداعا وانا اقول وا راساه فقال بل انا يا عائشة وا راساه قال وما ضرك لو مت قبلي فغسلتك وكفنتك و

صليت عليك ودفنتك قلت لكاني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت الى بيتي فعرست فيه

اور روایت ہی [illegible] بیمار [illegible] ہین یا مجکو آنحضرت نے اصحاب میں
[illegible] مین کہ [illegible] سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ ہای سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو
ای عائشہ اگر مری تو پہلی میری پس غسل دونگا مین تجکو اور کفن دونگا مین تجکو اور نماز پڑھونگا مین تجپر اور دفن کرونگا مین تجکو ف ع اسمین اشارہ ہی اپنے طرف کہ مرنا اونکا
حضرت کے حیات مین بہتر ہی [illegible] اونکی ہی بعد وفات حضرت کے ترجمہ کہا عائشہ نے البتہ گویا کہ دیکھتی ہون مین تجکو قسم ہی اللہ کی اگر کروگی تم یعنی جو کچھہ ذکر ہوا
تم غسل وغیرہ تو البتہ پھروگی تم طرف گھر میری کی پس صحبت کروگی اوسمین ساتھہ کسیکی بی بی اپنی پس تبسم کیا آنحضرت صلعم یعنی ہنسی دلالت کرتا ہی یہہ
ہنسنا اونکا اوپر کمال غیرت اونکی کہ بعد مرنیکی پھر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی [illegible] وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدِّثْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيمًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَغْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جِبْرِيلُ مَكْرُوبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَأَذِنَ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ قَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأُمِرْتُ أَنْ أُطِيعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدِ اشْتَاقَ إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَقَبَضَ رُوحَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللَّهِ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَدْرُونَ مَنْ هَذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی ہی اپنی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سے داخل ہوا اوپر باپ کہ علی بن حسین ہین
یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین سی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا
ہان [illegible] بیان کر ہمارا آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیام
پہنچانیکو پس کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم وتعظیم مخصوص
ہی تمہاری لیی یعنی اس بات مین کہ پوچھتا ہی اللہ سبحانہ تمسی وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تمسی یعنی اپنی سی کہ وہ قریب ہی مرگ حبل الورید سی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین ف ح شاید کہ یہہ غم
اور کرب آنحضرت کو بسبب حزن امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد میری کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئے جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرئیل نے حضرت کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ

دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اسی دن کہ نہ دیا تھا اور آیا وہ حاکم ہے لاکھ

ہر فرشتہ انمین سے امیر ہے لاکھ لاکھ فرشتوں پر فرح کہا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہہ اسمعیل اور غیرہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث مین ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور کے اور معلوم نہین ہوا کہ

یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور آنے اسمعیل فرشتہ کے اوسیوقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی نے بیہقی سے لائے ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور

اونکے ساتھ ملک الموت تھے اور اون دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا مین اوسکو اسمعیل کہتے ہین کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ اونمین سے امیر ہے ستر ہزار

فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمعیل فرشتہ نے واسطے آنے کی حضرت پاس پس پوچھا آنحضرتؐ نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے

کہ یہہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہہ حدیث مین نہین مذکور ہے پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہے تمہارے

پاس آنے کی نہین پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد آپکے یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ سے کی ہے پھر کہ ملک الموت

پروانگی آنے کی مانگتا ہے والا اور آدمیونپر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پھر

آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرتؐ نے اوسکو پھر کہا ملک الموتؑ نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالے نے بھیجا ہے مجکو طرف آپکے یعنی تاکہ

عرض کرون امر پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کرون روح پاک آپکی تو قبض کرونگا مین اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چھوڑ دون روح تمہاری تو چھوڑ دون یعنی قبض کرونگا

پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھ حکم کرونگا مین کہا ملک الموت نے ہان اسیکا یعنی تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہون مین حکم دیا گیا ہون مین یہہ کہ اطاعت

کرون تمہاری یعنی اوس چیز مین کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی بن حسین راوی نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی یعنی مانند مشورہ چاہنے والے کی کہ کیا

کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلاشبہہ خدا تعالے مشتاق ہے تمہاری ملنے کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے ملک الموت کے کہ بجالا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ہے

تو ساتھہ اوسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرتؐ کی ف ح یا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتے کے اور اس گفتگو کے

کہ مذکور ہوئی کچھہ تھوڑی سی بھی فرصت پائی اور اس قصہ کو بعضی صحابہ کو خبر دی بعد ازان وفات پائی یا بعض صحابہ پر ہے کہ جو حاضر تھے وقت قصہ کے مکشوف ہوا اور

مشاہدہ کیا اونہون نے اور اونمین سے یہہ صحابی یا تابعی تھی کہ اونکو تعبیر کیا ایک وکر قریش مین سے اور ان یون کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہہ حدیث ایک شخص قریش

مین سے منقول ہو کر امام زین العابدین کو پاس آئے ہون وہ بیان کئے ہو یہہ حدیث اور اسلئے تعبیر ساتھہ لفظ مبہم کی کیا گیا ہے واللہ اعلم اور ایک روایت مین بیہقی

جملہ امرت ہے کی یہ آیا ہے قال جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ ہذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا

اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرتؐ کی وقت موت کے یہہ تھی الصلوۃ وما ملکت ایمانکم یعنی جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سنی لوگون نے آواز گھر کی کونے مین سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تم پر ہے اے اہل بیت پیغمبر کے اور رحمت

کہ گھر مین تھے اور مہربانی خدا کی تم پر اور برکتین اوسکی یعنی زیادتیان اوسکے کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہے ہر مصیبت سے ف اس عبارت کے کتنی ہی طرح پر معنے کہے ہین علمائے نے

یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلے دینی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله

وانا الیه راجعون ترجمہ پس غرایمان یعنی تعزیت کی ہے یا یہہ معنی ہین کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اوسکی دلائی ہے اور بعضون نے کہا

کہ معنی یہہ ہین کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اوسکو زبان علم بیان مین تجرید کہتی ہین جیسا کہ ایک زید سے یعنی دیکھا مین نے زید مین شیر کو یعنی زید کو

مانند شیر کی پایا مینی اور یہہ مناسب ہے اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر چیز فوت ہونیوالی کا

ف ح ع یا یہہ معنی ہین کہ اللہ کے دین مین یا کتاب مین بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالیکا کیا خوب کہا ہے کسی صاحب حال نے شعر کل شیء اذا فارقته عوض

و بیچ ان کا رب ... ہی اور ثواب اور ملتی ہی بیچ کی کرو تسع بھی کچھ جزع و فزع سے
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کہ اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ اور بعضی نسخوں میں ہی ان حسن جمیع کے ہی تقوا ساتھ تعزیت شاملہ کے اور تخفیف قاف مضموم کے
یعنی بسبب غماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کہ و توکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سوا اوسکے اسلیے کہ
لا الہ الا اللہ پایا اوسکی پاس سی پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ع یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہے
بسبب پاجانی ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر کری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ میں ترجمہ پس کہا
علی رضی اللہ عنہ کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہ شخص تعزیت کرنیوالا کہا نہیں یہ خضر ہین ف ح کہ واسطے تعزیت اصحاب اہل بیت آنحضرت کے آئی ہین ظاہر اسیاق کلام سے
یہ سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سے امیر المومنین علیہ السلام ہون کہ حاضر تھی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہون کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضرین مجلس
اپنی سے کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ بیہقی فی دلائل النبوۃ میں ف ح او حصین میں یہ عبارت مستدرک کی لایا کہ جب وفات پائی آنحضرت صلعم نے تعزیت کی اصحاب
و اہل بیت کے ملائکہ نی اور ذکر کی یہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ کر
لوگوں کی گردنوں پر سے اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہ خضر ہین اور یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے پہلی حدیث میں
علی مرتضی ہین باب یہ باب بیچ تتمات اور لواحق پہلی باب کے الفصل الاول فصل پہلی عن عائشۃ رض قالت ما ترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہیں چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نی ف م یعنی قسم مال سے اسلیے کہ نہیں چہوڑا کچہہ مال
تا وصیت کرین اور جو کچہہ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اوسکی تہا آنحضرت نے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تہا مسلمانوں پر بعد از نفقہ عیال کی ف ع
کہا نووی نی کہ اور روایت میں آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے نزدیک عائشہ کی کہ علی وصی تھی پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی اونکو حالانکہ تھی میں تکیہ آنحضرت کے
یہانتک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ کہ نہیں وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی کی اسلیے کہ نہیں تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلافت اور چیز کی کہ گمان کرتی ہین شیعہ پس لیکن بر حدیثین صحیحہ ہم وصیت کرنی آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی کی واسطی اہل بیت کے
اور نکالنی یہود کے جزیرہ عرب سے اور رعایت احسان کرنی ایلچیوں سی نہیں ہین مراد اوس قول سے لا اوصی سے اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت سے
اونٹ تھی اور دودہیلی اونٹنیان تہین کہ رکہا تہا اونکو ... مدینہ میں اور لاتی تہی لوگ دودہ اونکا ہر شب اور تہین اونکی لیے سات بکریان پیتی تہی دودہ اونکا
پس نہیں صلاحیت رکہتی ہی واسطے معارضہ اس حدیث کی اور اگر صحیح ہی ہو تو حمل کیجاویگی اسپر کہ وہ تہی اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم میں سے
پیا کرتی تہی دودہ اونکا وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا
ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کی کہ آنحضرت کی بیویوں میں سے ہین کہا کہ نہیں چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک وفات اپنی کی
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں ف ع یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خبر ... حضرت کی بردہ ... آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا اور اوسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بہیجا تہا اور اوسکو اور ہتہیار اپنی
ف ع یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کے پہننی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا اور کے اور بعضی روایتوں میں خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہود
کی پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ اضافی ہی یعنی آلہ اور نیزہ اعتبار کرنی اور ایسی چیزون کی مانند کپڑون اور اسباب گہر کے ورنہ ثابت ہوا کہ حضرت نے چہوڑی

پہر بہی وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر مذکور ہین تو حجابہ زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی

کی کیطرف یعنی خچر اور ہتہیار اور زمین کیطرف اور ظاہر ہتہیا ور یہہ ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدیق کیا انحضرت نی زمین کو پس ہو احکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ انحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قائم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوسکی پس نہین منافی ہوگی کہ سوا زمین کی اور املاک اونکی نفس موت سے ہو جائینگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ جو زمین وادی قری کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینونکی نہ طرف زمین کے فقط اسلیے کہ انحضرت نے فرمایا کہ ہم جماعت انبیا کی نہین میراث چہوڑتے ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹینگی وارث میرے بعد مرنی میری کے دینار رفع اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار ملک نہی کی کہ بانٹین اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احتمال یہہ بہی ہی کہ اخبار ہو معنی مین نہی کی یعنی نہ بانٹین وارث میرے دینار یہہ بیان کیا سبب علت کا بطور تمثیل کی یعنی وہ چیز کہ چہوڑوں مین پیچہے خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ جو بیان کی انحضرت صلعم نے یہہ حکم عدت والی عورتون کے نہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد انحضرت کے پس جاری ہوا اونکی لیی نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین جو خلیفہ ہوئے بعد حضرت کے پس وہ صرف کرین ترکہ اونکی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقون کی تئین جن پر انحضرت صرف کرتی تہی اور انحضرت لیتی تہی نفقہ اپنے اہل کا صفایا مین سے کہ تہا حضرت کیلیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر جب متولی ہوے اوسکو ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کے بدل دیا اونہون اوسے بسبب تاویل کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب کیلیے پس ہمیشہ رہا اونکے قبضہ مین یہانتک کہ پہیر دیا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق کی مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث کا یہہ ہی جو کچہہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری کے اور اجرت عاملون میری کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جائے فقرا پر جیسا کہ حالت حیات مین تہا وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ چہوڑین ہم بغیر قسم مال کی ہو صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ یعنی صرف کیا جاوی فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جملۂ فقرا سی ہین اور شرط فقر کی نزدیک صوفیہ کے یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ اوسکو تہا مین یا تو امانت تہی یا وقف تہا اور صدقہ اور بعضون نی کہا کہ اسلیے کوئی اونکا وارث نہین ہوتا تاکہ خوش نہو اونکی مرنی سے کوئی اونکے وارثون مین سے بسبب لینی ترکہ اونکے کی اور یہہ حدیث ابوبکر نی بیچ وقت طلب فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ انحضرت کا ہون جس جگہہ کہ انحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور نگہداری تمہاری بہی کرتا ہون جیسی کہ انحضرت کرتی تہی اور مین نی انحضرت سے سنا ہی کہ ہمارے لیی یعنی انبیا کی لیی میراث نہین ہے اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ ہی نہین بلکہ ازواج مطہرہ سی بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب اون مین نزاع ہوئے اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بہی بانٹنی درمیان اونکے چہوڑا اور مدتون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کے ہاتہہ رہی بعد ازان مروانیون ظلم سے اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی انحضرت کا نری ابوبکر ہی نے نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نی یہی حکم کیا اور کہا کہ انحضرت سے اسیطرح سنا ہے ہم نی اور یہی قرار پایا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَکَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَکَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَکَتِهَا حِیْنَ کَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوموسے

کی ہیبت کو بھیلی اوس سے یعنی ... اوس کی بعض ... منتشر ...

شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالی ہلاکت کو عذاب کرتا ہی اوس امت کو اسحالیکہ نبی اوسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اسحالیکہ وہ پیغمبر دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالی آنکھین اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو بسبب ہلاک ہونے اوس امت کے جسوقت کہ جھٹلاتی ہین اوسکو اور نافرمانی کرتی ہین اوسکی حکم کے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ ہی البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکے اہل وعیال اوسکے سے اور مال اوسکے سے ساتھہ اہل وعیال کے نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا اونکی حیات میں ہی صحبت کی خوبی یا بعد وفات کے خواب میں یا جاگتی میں بلکہ یہہ مناسب تر ہے ساتھہ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہر مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہین بیچ تصور کمال نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلون کی ف ج ع مناقب جمع منقبت کے ہی یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں در اصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اونکی کی اور اصل مین نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانورون مین اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی بیٹھنے والے ایک باپ اور ماؤن کے بیچ مدح اور مذمت اونکی ہی

الفصل الاول

پس ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کی اس کام مین مسلمان غیر قریش کی تابع ہین قریش کی مسلمانونکی اور کافر غیر قریش کی تابع ہین قریش کے کافرونکی نقل کی بیچ بخاری اور مسلم نے ف مراد مسلم اور کافر سے یہان یہی سب جاننا چاہیی کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہہ ہے کہ مراد اس کار سے دین ہی از روے وجود وعدم کی اور قریش سبقت و تقدم رکھتی تھی اسپر بیچ دین کے پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانونکی ہین اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافرونکی اور عرب انتظار کرتی تھی قریش کی اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام مین داخل ہوئی جیسیکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن فضل و شرف باعتبار اسلام کی ہی نہ کفر کی اگرچہ یہہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بسبب دین کی یا باعتبار دنیا کے اور جاہلیت مین بہی بیت اللہ و خدمتین اوسکی قسم دربانی اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی مین تہین اور بعضی نے کہا مراد شان سے خلافت امامت ہے جیسیکہ حدیثونمین آیا ہی اور مراد اوس سے تابعداری کرنیکا اور اگر وہ مخالفت کرین تابعداری اونکی قبول کرین منافات اس سے نہین کیونکہ یعنی ایسے امر کا وقوع ضرور نہین **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہین خیر و شر مین یعنی اسلام و کفر مین جیسیکہ گذرا اوپر کی حدیث مین بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہو امر خلافت قریش مین ف ج یعنی چاہیی کہ انہین مین ہی امر خلافت اور جائز نہین ہی عاقد خلافت غیر انکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور رہے گی جبتک کہ ہو اوس مین سے انصار سے تمہیں سب تک کہ باقی رہین انمین سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ج یعنی دو خلیفہ یا ایک امیر دوسرا وزیر ہو

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی واسطے امر خلافت و ولایت

ہین اوسپر کہ خلافت مختص ہی ساتھہ قریش کی نہین جایز عقد خلافت غیر قریش [illegible]
اسمین اہل بدعت سی اور بسبب اسکے لایا گیا ساتھہ اجماع صحابہ اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہین دو آدمی
دو بھی اور ظاہر ہوا جو کچھہ فرمایا تھا آنحضرت نی اسوقت تک اتنی اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی چاہیے کہ مسلمان ہوں جا بجا قریش کی اتباع کریں اونکا اور
نہ خروج کریں اونپر ورنہ لازم آتا ہی یہہ کہ امر خلافت قریش سی اکثر شہروں مین نہین اور دو سو برس کے بعد اور احتمال ہی کہ محمول ہو یہہ اپنے ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کے
کہ حدیث آئندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جبتک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتھہ سے مگر جبکہ ضایع کئے اونہوں نے
دین کی حرام چیزون کی **وعن** معاویة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان هذا الامر فی قریش لا یعادیهم احد
الا کبه الله علی وجهه ما اقاموا الدین رواه البخاری اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی تحقیق
یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اولٹا دیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی منہہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکھینگے
دین کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تائید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نکرینگی تو نکل جاویگا یہہ امر اونسی اور مستحق عزل کے ہونگے اور بعضوں نے
کہا کہ مراد اس سی نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اوپر ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضوں نی کہا کہ مراد
رغبت دلاتی ہی اونکو نماز کی قائم کرنی پر اور خوف و دہشت دلاتی ہی اسکی کہ اگر قائم نہ کرینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوے اور لوگ
اونپر غالب آوین **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر
خلیفة کلهم من قریش وفی روایة لا یزال امر الناس ماضیا ما ولیهم اثنا عشر رجلا کلهم من قریش وفی روایة
لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة او یکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش متفق علیه
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستحکم بارہ خلیفوں تک وے سب ہونگے
قریش مین سے اور ایک روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگوں کا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری بنسق عدل و انتظام اور صواب و درستی پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگے اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سی ہونگی اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور ہون لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سے نقل کیے یہہ بخاری نی اور مسلم نی **ف** مع احادیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علمای احادیث مین کہ ظاہر
اسی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک دوسری کی پیچھی متصل کہ مستقیم ہو اونپر امر دین کا اور عزیز ہو اونکی وجود سی اسلام اور حال یہہ ہی
اونکی عدالت سی احکام باوجودیکہ شہادت نہین تہی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیی کہ بعضی اونمین ظالم اور فاسق تھی مروان سمیت کہ سیرت و طریقہ اونکا اچھا
تہا اور یہہ بھی ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میری تیس برس کی پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتی ہین علما کہ پیچھی تیس برس کے خلفا نہین ہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی حدیث کی توجیہہ مین کئی قولوں پر اول یہہ کہ مراد بارہ نفس مین کہ قائم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتھہ سلطنت اور
امارت کے اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت نی نزاع اور بی خلاف اختلال [illegible] مسلمانوں کی درمیان اگرچہ بعضے اونمین سی ظالم ہی انصاف
تھی اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہوان ہی اونکا اور اجماع کیا لوگوں نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا
ہشام قریب چار برس تک لوگ مجتمع رہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹھی اوسکی مقابلہ کی لیی اور مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سے
احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نی اور پسند کیے اس قول کو شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر تر یہی قول کا احادیث مین کہ دال ہیں ترجیح نہایت کا اسمین یہہ قول ہی

مراد ہم سے انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی

بیعت پر اور جو علما ہیں وہ کہتے ہیں کہ حدیث ہو اوسمین یہ ہی کہ اونکی تعداد ہی نہ بیان ہی اور عدد اور خلافت کی بلکہ باعتبار اجماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور حدیث خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین خلافت کبریٰ ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر ہونا خلفا راشدین کی جو امر گذری ہین اونکو بہی خلفا کہتا ہی اگرچہ مجازاً ہی جیسیکہ خلفا بنی عباس کی تہی نہی ہی جو شیدہ نہین کہ یہہ قول خالی نہین ہی عدم مناسبت سی ساتہہ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزاً ولایزال الدین قائماً اگرچہ مناسبت ساتہہ روایت لایزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ اونکے کہ ساتہہ صلاح دین کی اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی سبب عدالت اونکی کی واللہ اعلم اور تیسرا یہہ مراد خلفا عادل اور امرا صالح ہین مستحق اسم خلافت ہین لیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک سیری پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک مدت تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو اور توربشتی نی کہا کہ راہ راست اس حدیث مین اور جو حدیث کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا کیہ مراد بانی جاناؔ اونکا ہی بعد موت محمد کی اور یہہ خبر دینی مخبر صادق کی اونسی حال کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی بادشاہ ہونگی مرد پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سی پہر بادشاہ ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی امام حسین کی نسل کی سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن کی سی پہر بادشاہ ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمین سے امام عادل اور ہدی مہدی ہوگا اور یہہ بیک تحقیق جیسا قول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اسمین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہا کہ پر کریگا اللہ تعالی زمین کو اوسکی عدل سی جیسا کہ ہوئی ہی ظلم و جور سی اور دور کریگا اوسکی عدل سی ہر جور و فساد کو بعد ان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس تک ہونگی جو تہا یہہ مراد وہ ہی جو دست دکا ہی ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور ہوئی ہی اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت ہونگی بمقتضا آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب چیزون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہی کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اوس زمانہ تک اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا اور توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کی انتظام ہوگا اور بعد اوسکی اختلال ہی یہہ جو کچہہ شارحین نی ذکر کیا ہی علما شرح احادیث کی واللہ اعلم اور رسولہ و شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سی ہونگی پی در پی عام ہی اس سی کہ ہووے انکی خلافت حقیقۃً یا استحقاقاً پس اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کی اور فا کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور ابو ذر غفاری منجملہ اونہین مین سی ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو اور تحقیق چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری کرنی مال حاجیون کی دعا کی آنحضرت نی اونکی لیی کہ محو کری اونسی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سی اونکی لیی یعنی بخشا اونکو اللہ نی ترجمہ اور اسلم ہی **ف** نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت ہو اوسکی طرف رکہتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین ترجمہ صلح کری اونسی خدا تعالی **ف** یعنی معاملہ کری اونسی ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سی اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا اونکی لیی اسطرح اسلیی کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی اور یہہ بہی احتمال خبر کا رکہتا ہی ترجمہ اور عصیہ نی معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریون کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعاً اور احتمال دعا کا نہین رکہتا لیکن اسمین اظہار اونکی شکایت کا ہی کہ مستلزم ہی بد دعا کو اونپر ساتہہ خوار ہونی کی ساتہہ گناہ کرنیکی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُھَیْنَۃُ وَمُزَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے قریش مومن مسلمان ونکی اہل مکہ وغیرہ سی اور انصار یعنی قبیلہ اوس وخزرج اہل مدینہ اور وسطہ

یعنی مسلمان ونکی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ابو قبیلہ ہی اور مراد یہان اولاد موسن وسی ہی مددگار اور دوست میرے ہین حدیث لفظ موالی ساتھ
زبر ہی مسند کی دمضاف ہے طرف سی متکلم کی جمع مولی کی ہی اور روایت کیا گیا ہی موال ساتھہ زبر میم اور زیر لام با تنوین یعنی بعضی ونکی دوست اور مددگار ہولیے
بعضو نکے ہین ترجمہ نہین ہے اونکی لیی دوست اور مددگار سوائے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم وغفار ومزینۃ وجہینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین من بنی اسد وغطفان متفق علیہ
اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہین بنی تمیم سی اور بنی عامر سی اور بہتر
ہین دو ہم قسموں سی کہ بنی اسد اور غطفان ہین **ف ح** غطفان ساتھہ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور یہہ دونو قبیلے آپسمین حلیف تہی کہ باہم مدد کرنی پر قسم
کہائی تہی جیسیکہ عادت عرب کی تہی اور ان قبیلونکو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچہی ہونیکے آثار اونکے **وعن** ابی ھریرۃ قال مازلت احب
بنی تمیم منذ ثلٰث سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم سمعتہ یقول ھم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتہم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منہم عند عائشۃ فقال اعتقیھا فانھا من ولد
اسمٰعیل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہون مین بنی تمیم کو اوس وقت سی کہ تین خصلتین یا تین کلمی سنی ہین مینی
آنحضرت سی اونکی حقمین فرماتی سنا مینی آنحضرت سی فرماتی یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تیمم سخت ترین امت میری کی ہین دجال پر یعنی دقت ظاہر ہونیکے اوسکے بہت
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگی اور اس سی معلوم ہوا ہنوز اونکا اوسکو وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نی دوسرے خصلت یہہ ہے کہ آئی صدقی یعنی
زکوتین بنی تیمم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ صدقی ہماری قوم کی ہین یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکی اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی
بندی بنی تیمم مین سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اسی عائشہ اوسکو اسلیے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ح یعنی عرب سی ہی اور عرب اولاد اسمعیل سی ہین اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہین ہے ساتھہ تیمم کے لیکن بوجود اس کے اس فرمانی نی ایک طرح کی
عنایت اور شرافت دینی ہی اونکو **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ھوان قریش
اھانہ اللہ رواہ الترمذی روایت ہی سعد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل و
خوار کری اوسکو خدا تعالے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** قریش خواہ امام ہون یا غیر امام اگر امام ہون تو ظاہر ہی اور اگر غیر امام ہون کہ ہون تو بسبب
ہونی اونکی حضرت رسول سی اور بسبب شرف و فضل انکے کہ اس نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرھم نوالا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یا الہی
چکہایا تونی اول قریش کو عذاب یعنی روز بد وخراب کی پس چکہا آخر اونکو انعام وعطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی عامر الاشعری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون وھم منی
وانا منھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ چچا ہین ابو موسی اشعری کے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **ف ح** اسد ساتھہ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے مین کہ وہ قبیلہ اوسکے نام سی مشہور ہے
ہی اور اونکو ازد بہی کہتی ہین اور ازد شنوءہ بہی تمام انصار اوسکی اولاد سی ہین اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ بہی باپ ایک قبیلہ کا ہے
یمن کے ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سی ہین لہذا اونکو اشعرون کہتی ہین یعنی اشعر والے ساتھہ قبیلہ کی نسبت کے بہی کہتی ہین ترجمہ نہین بہاگتی

ہین ویہ حدیث نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف یعنی اونکی دوستی [illegible] رہی آپ کی وہ متقی ہین بموجب قول اللہ تعالی کی
اِنْ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ
النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ
اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہین یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین اوسکے کہ زمین مین فتح اونہا
کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا تو بسبب منسوب ہونے اونکی کی ساتھ اس لقب کے یا واسطی بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی
اور رسول اوسکی کی او بعضون نی کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہی کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہین ترجمہ چاہتی ہین لوگ کہ حقیر و ذلیل کرین اونکو او
انکار کرتا ہی اللہ تعالی یعنی نہین چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کری اونکو اور البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ مین ای کاشکی ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
ای کاشکے ہوتی مان میری ازد سی نقل کی ترمذی نی ف ح یعنی مرتبہ ازد کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگی اور آرزو کرینگی کہ کاش ہم ازد مین سے
ہوتی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ ناخوش رکھتی تھی
تین قبیلونکو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع ح کہا علما نی کہ ناخوش رکھا ثقیف کو
اسلیکہ حجاج بن یوسف ظالم [illegible] اونہین مین سی پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونہین سی تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا
اونہین سی عبید اللہ بن زیاد جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہی کہ لایا گیا اوسکی پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو
ایک طشت مین رکھو [illegible] نقل کی ترمذی نی جامع مین کہ کہا عمارہ بن عمیر نی کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہ اوسکے
بیٹھی تھی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا مین طرف اونکی پس کہا اونہون نی کہ وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی مین پس ٹھہرا
تھوڑی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوا پھر کہا اونہون نی کہ آیا یہ سانپ پس کیا ایسا ہی یعنی آیا اور گھس گیا اور نکل گیا دو یا تین بار [illegible]
ہر اسکو [illegible] یزید پلید بھی [illegible] اسی مین سی تھا اور اسکو ذکر کیا چاہیے تھا کہ اوسکو بھی ذکر کرتی کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نی کیا اوسکی
امر و رضا سی کیا اور باقی بنی امیہ بھی [illegible] کچھ [illegible] حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی خواب مین دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی
کرتے ہین او تعبیر اوسکی ساتھ بنی امیہ کی دی بہت سی باتین ہین کہانتک کہین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ
يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ
ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاکو کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نی یعنی یہ
کہین جھوٹی اور ہلاکو کی کہ کہا جاتا ہی یعنی علما کہتی ہین کہ مراد جھوٹی سی مختار بن ابی عبید ہی اور ہلاکو وہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی اور کہا ہشام

ابن حسان کی کہ فقیہ مین اور امام اہل حدیث سی بڑا علم رکہتی تہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی شمار لیا ہو لوگون نی اونسے جنکو قتل کیا ہو جاتی
قید اور بند کر کر یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو ف ح سو ۱۲۰ اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قیدخانہ
مین سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قیدخانہ مین چہت نہ تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جس وقت کہ قتل کیا حجاج نی عبد اللہ
بن زبیر کو کہا اسماء نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت نی حدیث کی ہمکو یہہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا
اسی بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنی اوسکو مراد رکہتین تہین اوس سے مختار کو اور ہلاکت کرنیوالا مفسد پس نہین گمان کرتی مین مگر تجکو یعنی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث
تیسری فصل مین ف ع ح جانا چاہیے کہ حجاج ساتہہ مبالغہ کے حجاج کا یعنی لانیوالے حجت کے کہا سیوطی نے کہ وہ عامل تہا عبد الملک بن مروان کا عراق
وخراسان پر اور بعد اوسکے ابن اسکا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوین ۹۵ مین عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور ہے
حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیون سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین
اور نہین ہے اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی ہے اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکی تہا یہانتک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کیے باطن کے خباثتین یعنی فساد اور آرا اور بطلان عقیدہ
تاکہ بجذبکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت سے ایسی چیزین کہ مخالف دین کے تہین اور بڑا جہوٹا نکلا یہانتک کہ کہتی ہین کیا دعوی نبوت اور آنیکا وحی کا کیا کوئی یہ
اور تہا باپ اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کہنی کی
ساتہہ اہل بیت کے بعد اسکے کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اور مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدای کربلا
کا یزید پلیدی اور بہت لوگونکو اونمین سے قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب واسطی طلب دنیا اور طلب امارت کے تہا اور سنہ ۶۷ مین مصعب بن زبیر کی ہاتہہ مین مارا گیا
کوفہ مین اور علما اسکو کذابون مین سے شمار کرتی ہین ف اسحد یعنی یخرج من ثقیف کذاب مبیر کو اوپر مختار اور حجاج پر حمل کرتی ہین واللہ اعلم **وعن** جابر قال قالوا
یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اھد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا
ہمکو ثقیف کی تیرون نی پس دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نی یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کے اور اطاعت احکام
نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ھریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر
فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلام وایدیھم طعام وھم اھل امن
وایمان رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ھذا احادیث مناکیر
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سی کہ نقل کی میناء سی اور اوسنے
ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام یک قبیلہ کا ہے
پس کہا اوسنی یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اوپر رحمت سی دور ہونیکی پس منہ پہیر آنحضرت نی اوس شخص کی طرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنی دوسری
طرف سی پس منہ پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کی سامنی دوسری طرف سی پس منہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کری اللہ تعالے حمیر پر مونہہ اونکی سلام مع ہاتہہ اونکے طعام ف ح یعنی آپسمین ہونٹ سے جب جا کرتے مین سلام علیک کا اور طعام ہے لوگونکو اپنی ہاتون سے یعنی
جامع صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ اصل بزرگی اور خوبی یہ ادا کرنی حقوق لوگونکی ہی ترجمہ یہہ ہین اہل امن کی مقرہ سی اور اہل ایمان کے کہ ایمان کامل

عبد الرزاق عقیدہ میں اور وہی یمن میں سے تھے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ
دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور اسی سے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں آپ نے فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں کوئی
کوئی شخص ہو کہ اوسمین بھلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے ف اسمین تعریف ہے ابوہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابوہریرہ نہ ہوتے تو اوسمین بھلائی نہ ہوتی
وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ
وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنی دین سے عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا
میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسے دشمن رکھنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ اور محبوب میرے ہیں اور آپ کے سبب سے راہ دکھائی ہمکو خدا تعالے نے یعنی اسلام کی اور تمام
اچھی احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھیگا تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی جبکہ دشمن رکھوگی عرب کو عموما
اوسکی ضمن میں مجکو دشمن رکھنا بھی لازم آجائیگا پس دشمن رکھنا تیرا مجکو بس معنی کرہی کہ دشمن رکھتی عرب کی حاصل یہہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا
پس بچنا چاہیے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم میں اور ظاہر سلمان سے بسبب عجمیت اور مناسبت اصلی اپنی کی کچھ تکبر اور بے ادبی بہ نسبت عرب کے یا بعضی اعراب کے
سرزد ہوتے ہو والا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو اونسے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نے اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہنچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہو کا فافہم وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ
الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نکرے اونکی یا ظاہر کرے خلاف اوس چیز کے کہ دلمیں رکھتا ہو اور کینہ رکھے اونسے نہ داخل ہوگا میری شفاعت
میں یعنی شفاعت صغری میں لیکن کبری تو عام ہوگی سبکو لیے اور نہ پہنچیگی اوسکو دوستی میری ف ۲ یعنی دوست رکھنا میرا اوسکو یا نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل
ہوگا اوسکی لیے دوست رکھنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سے اور نہیں وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ع کہتا ہو میں پس یہہ حدیث ضعیف اوسکی طریق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اوسکے موید
اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں قریب ہے کہ پہنچیں تواتر معنوی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان وبغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں
انس سے روایت کیا ہے حب قریش ایمان وبغضهم کفر وحب العرب ایمان وبغضهم کفر فمن احب العرب فقد احبني ومن ابغض العرب فقد ابغضني اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
ہے سہل بن سعد سے احبوا قريشا فانه من احبهم احبه الله اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ سے بطریق مرفوع کی أَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ وَ
أَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور حدیث من کی روایت کی ہے احمد نے اپنے
مسند میں اور اقل مرتبہ اوسکے سندونکا یہہ ہے کہ ہو حسن پس حدیث حسن لغیرہ ہے وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولے طلحہ سے کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامتوں میں سے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی ترمذی نے ف یعنی مسلمان عرب کا یا بعض ہیں کا اور بعض نا سہ سی طرف ...

نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہیگا زمین میں کوئی شخص کہ کہی اللہ اللہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الملك في قريش والقضاء في الانصار والاذان في الحبشة والامانة في الازد يعني اليمن وفي رواية موقوفا
رواه الترمذي وقال هذا اصح اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے
اور قضا انصار میں ف ح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے اور بعضوں نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سے مشہور کی ہی
اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور یہہ ہمہ تر جمہ ہے اور بانگ نماز کہنی قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کی بلال تھے وہ
حبشی تھے اور امین پکڑنا اور امین کہ ماننا ازد میں ہی یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہی یمن میں اور نہیں منافی ہی یہہ قول بعض راوی کی کہ مراد تھی حضرت
ازد سے یمن کو ف ع لیکن ظاہر ہے متبادر کلام راوی سی ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل ہی ایمان کی واللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے
یوں کہ یہہ منصب ان قوموں میں ہی چاہئیں اور انہیں سی کرنی چاہئیں ترجمہ اور ایک روایت میں یہہ حدیث موقوف ہی ابو ہریرہ پر نقل کی یہہ ترمذی نے کہ روایت
اسکی بطریق وقف کی صحیح تر ہی اسانید میں حدیث مرفوع سی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد الله بن مطيع
عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم فتح مكة لا يقتل قرشي صبرا بعد هذا اليوم الى يوم القيمة رواه مسلم روایت ہے
عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سی ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام اونکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ
سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس بنا کر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک
نقل کی یہہ مسلم نے ف ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہی اس حدیث کی بعض محدثوں نے معنی اسکے یہہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسکے قیامت تک
حبس کر کے اس حال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے لوگ پائی گئی ہیں کہ قتل کیے گئی ہیں حبس کر کے اکثر زمانہ میں کفر بعد آنحضرت کے اور نہیں پائے
گئے ہیں اور نہیں ہے ایسے کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کر کے اس حالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا کہ پایا جاوے قریشی مرتد
پس قتل کیا جاوے اور موید ہے اسکی یہہ روایت ان الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب وعن ابی نوفل معوية بن مسلم قال رأيت عبد الله بن الزبير
على عقبة المدينة قال فجعلت قريش تمر عليه والناس حتى مر عليه عبد الله بن عمر فوقف عليه فقال السلام عليك
ابا خبيب السلام عليك ابا خبيب السلام عليك ابا خبيب اما والله لقد كنت انهاك عن هذا اما والله لقد كنت انهاك
عن هذا اما والله لقد كنت انهاك عن هذا اما والله ان كنت ما علمت صواما قواما وصولا
للرحم اما والله لامة انت شرها لامة سوء وفي رواية لامة خير ثم نفذ عبد الله بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد الله وقوله فارسل
اليه فانزل عن جذعه فالقي في قبور اليهود ثم ارسل الى امه اسماء بنت ابي بكر فابت ان تاتيه
فاعاد عليها الرسول لتاتينني او لابعثن اليك من يسحبك بقرونك قال فابت وقالت والله لا اتيك حتى
تبعث الي من يسحبني بقروني قال فقال اروني سبتي فاخذ نعليه ثم انطلق يتوذف حتى دخل عليها فقال
كيف رايتني صنعت بعدو الله قالت رايتك افسدت عليه دنياه وافسد عليك اخرتك بلغني انك
تقول له يا ابن ذات النطاقين انا والله ذات النطاقين اما احدهما فكنت ارفع به طعام رسول الله
صلى الله عليه وسلم وطعام ابي بكر من الدواب واما الاخر فنطاق المرأة التي لا تستغني عنه اما ان رسول

[illegible] ابن ... حارثہ بن سلم تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گہاٹی مدینہ کے
م ح یعنی سولی پر اور مراد گہاٹی مدینہ کے گہاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کے مدینہ کے طرف
اسی جہت سی ہی لا عبد اللہ بن زبیر کہ مین تہے کہ حجاج ظالم نی انکو مارا اور جگہہ مذکور مین سولی پر کہنچا اور اسلیے مقرر کی گئی جگہہ اونکے قبر کی حجون مین قریب مکہ
عقبہ کے لیکن ثابت نہین کی کوئی شی قبر اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کہ مکہ کی مقبرہ مین ہین کسی کی جگہہ معین اوسکے معلوم نہین بیچ صحت کے یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ
کا بہی حال ہے اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی باعتقاد رویا بعض اہل دنیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتی تہی ابن زبیر پر اور
اور لوگ بہی گذرتی تہی اوسپر یہانتک کہ گذری اوپر عبد اللہ بن عمر پس ٹہری ابن زبیر کے پاس کہ سولی پر تہی پس کہا ابن عمر نے سلام تجہپر ای اباخبیب تین بار
السلام علیکم کہا ف ع خبیب تخ کی پیش اور ب کی زبر اور تی کی جزم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہی اوسکے نام کہ کنیت ابن زبیر ابو خبیب ٹہہری اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلے دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا تمکو اس کام سی تین بار یہی مضمون کہا ف ع ح
مراد کام سی خروج یا تہہ دعوی خلافت اور مراد یہ ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نے کیا کہ یزید سی بیعت نہ کیے اور مکہ مین چلے گئے اور لاتین نے اوسکے تحت تصرف مین لائے اور اسیطرح مروان کے
بعد یزید کی اور عبد الملک بن مروان سی بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج کو ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بہیجا اور
جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہنچا اور یزید نے بہی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنیکی لیے اور وہان رہنے والوں کے قتل کے لیے کہ اوسکو وقعہ حرہ کہتے ہین بہیجا تہا اور وہی
لشکر مکہ کو آیا تہا عبد اللہ بن زبیر کو مارنے اسی میانہ مین یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ مین تمکو ای اباخبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور اوسکو کہتا تہا آخر کو برا
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سی تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہی اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تہا تو کہ جانتا
تہا مین تجکو بہت روزے رکہنی والا بہت شب بیدار رہنیوالا بہت احسان کرنیوالا قرابتیوں سی ف ع ح آیا ہی کہ ابن زبیر روزے بہت رکہا کرتی تہی اور کبہی پندرہ (۱۵)
دن تک ملا کر روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ اور ظالم اور مانند اسکی کلام اور اونکی
حق مین کہا کرتا تہا اور منسوب کیا جاتا کہ یہ ابن زبیر کے اوسکی بات نفسی بیان کیجی تا لوگونکو خوبیان اونکی خوبطرح معلوم ہو جائین ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ
برا ہے یعنی بسبب ذم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سوء کے لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہے وہ گروہ خیر ہی معنی
روایت پہلی کی یہہ ہین کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان اعتقاد مین جملہ شرار سی ہی وہ گروہ برا ہے کہ تجہ جیسے شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کے یہہ ہین کہ
تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزا اور تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات بردونکو از راہ طعن کے اچہا کہتی ہین کہ واہ تم بہے
کیا خوب ہو کہ اپنی باپ دادونکو ڈبو دیا ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہین ترجمہ پہر چلے گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹہہرنی کی اور کلام کی اونکی وغیرہ
حجاج کو جسمین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نے کسیکو طرف ابن زبیر کے پس اتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالے گئی یہود کی قبر
ف ع ح یعنی بیچ جگہہ قبر یہودیون کے جہان مکہ کی بہی ڈالے گئی یا وارد ہو والے یہودون کی جاتی تہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن
کیے گئی بیچ اعلی معلی کی اسلیے کہ وہ اوسوقت ڈالے گئی بعد اسکے اس جگہہ ادنی سی اور دفن کیے گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہود دیوار مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوس وقت
مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان پہینکا جاوین اور ڈالے گئے جہان قبور یہود کے ہون واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نے کسیکو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسماء
بیٹی ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلوانی کی لیے پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آدین اوسکے پاس یعنی اور ٹہہرین اوسکی پاس اور سلام کر لی سکو پس پہر بہیجا حجاج
نی اسماء کے پاس دوسرا پیام کہ البتہ آئو میرے پاس یا تو البتہ بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی مین تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میرے اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو میرے سر کے بالونسے
پس کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف یعنی لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ کسر سین مہملہ و جزم ب اور زیر تا اور تشدید یا کی تثنیہ
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کیے گئے ہون بال اوسکے یعنی جیسی چاہئے جو تیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین
حجاج نے پاپوشین اپنے یعنی اور پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا جاتا تھا اکڑتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تونے مجھکو یعنی کیسا پایا تونے مجھکو کیا
مینے ساتھ اس دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی بسبب اعتقاد فاسد اپنے کے اونکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا مینے تجھکو کہ تباہ کیے تونے دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ کیے
اونے تجھپر آخرت تیری کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب و ستم کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوسکے حیات مین یا بعد مرنے اوسکے کہ اے بیٹے
دو کمربند والی کے ف حضرت ذات النطاقین لقب اسماء کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا بسبب اسکے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندہنے کو کوئی تسمہ وغیرہ نہ ملا
بنایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کرکر ایک ٹکڑی سے توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمربند کو کہتے ہین عادت ہے عرب کی عورتون کے
کہ کمربند باندہتی ہین تنگ بند ہر ایک کام کرنے مین تنگ بند کس لیتی ہین پس یہہ لقب واقع مین تو اوسکے لیے موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسی چیز کو فضیلت ہوگی اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی حقین محل مذمت پر کرتا تھا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس اونہون نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب فخر اور اعزاز کے تھے
بیان کیے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمربند والی پر ایک دن دونون مین سے پس تھے مین اوٹھاتی ساتھ اوسکے طعام
آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانورون سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنی باندہتی تھی مین اوس سے دستر خوان ان دونون صاحبو
طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اوسکو اونچا پر خوف جانورون کے مانند چوہے اور چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور ای پر کمربند دوسرا پس کمربند عورت کا ہے کہ نہین لیتے پروا اوسکو عورت
اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنیکے کہ متعارف ہے اوسکے گھر مین کہ اچھی ہے لائق تعریف کے عورت کے حق مین یا واسطے باندہنے اوسکی کے اپنی کمر مین اپنے بیت نے
رہنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسا کہ اب عادت عرب کی عورتون کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہین تو کمربند چمڑے کی ہوتی باندہتی ہین اور غنی ہوتی ہین تو چاندی سونے کے کمربند
باندہتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کہی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس بڑا جھوٹا پس دیکھا
ہمنے اوسکو یعنی مختار کو اور ای پر ہلاکو پس گمان نہین کرتی مین تجکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر اچہا تہا اچہی صفتون مع دونو اسکے
اور اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتونکی اوسکو خبر پہنچی گی اور
باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس اوٹھ کہڑا ہوا حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی مسلم نے ف پھر مرگئین اسماء اپنے بیٹے
کے مرنے سے بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اونکا **وعن** نافع ان ابن عمر اتاه رجلان في فتنة ابن الزبير
فقالا ان الناس صنعوا ما ترى وانت ابن عمر وصاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما يمنعك ان تخرج
فقال يمنعني ان الله حرم علي دم اخي المسلم قالا الم يقل الله تعالى وقاتلوهم حتى لا تكون
فتنة فقال ابن عمر قد قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين لله وانتم تريدون ان تقاتلوا
حتى تكون فتنة ويكون الدين لغير الله رواه البخاري اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے کہ ابن عمر کے پاس
آئی دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونے اونکی کی پس کہا اونہونے کہ تحقیق لوگونے کیا جو کچھ کہ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین اور تم
بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنی اور حضرت کی یاری مین کوئی ہو پس اسمین کچھ شک نہین ہے

اور کسی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالیٰ کی ہو یا نزدیک خلق کی اور دونوں باتوں کا علم
اول کا یہ ہے جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہے یعنی فضیلت رکہتا ہے فلاں تو معنی اسکے یہ ہیں کہ اوسکی بہی منزلت ہی اللہ کے نزدیک و پہچانا جاتا طرف
فضیلت کے مگر ساتھ نقل کی رسول خدا صلعم سے یعنی یہ سمجھنا کہ فلانا شخص بہی منزلت ہی اللہ کے نزدیک سو اور یہ جب تک حضرت کی فرمانے سے نہ معلوم
کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی وہ شخص کو کہتے ہیں کہ پایا اوسنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان میں اور دین اسلام پر مرا اگرچہ اس درمیان میں
ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسے کہ اشعث ابن قیس کے حق میں کہتے ہیں قول صحیح یہی ہے پہچانا جاتا صحابی ہونا اوسکا ساتھ تواتر کی مانند ابوبکر و عمر کی یا پہچانا
جاتا ہے ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے صحابی کی غیر اپنے کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنے تئیں کہے کہ میں صحابی ہوں جس وقت کہ ہو وہ عادل اور صحابہ سب عادل
ہیں مطلق بموجب ظاہر کتاب و سنت و اجماع کے اور بعضوں نے شرط کیا ہی صحابی ہونے کی لیے طول صحبت کو ساتھ آنحضرت کی کہ خدمت بابرکت میں بہت حاضر
رہا ہو اور سیکھا ہو علم حضرت سے اور حاضر ہوا ہو غزوات میں اور کمتر مدت اوسکی چھ مہینے کہی ہیں لیکن دلیل تعین چھ مہینوں کی معلوم نہیں واللہ اعلم جانا چاہیے کہ اس
شبہ نہیں کہ غالب ہے مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کے خدمت مبارک میں حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اون لوگوں پر کہ نہیں اکثر رہے خدمت میں اور حاضر نہیں ہوئے
کسی جہاد میں اور نہیں دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہیں کیا اونسے مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت میں اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح [illegible]
ہے کہ کہا ابو منصور بغدادی نے کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل انکے خلفاء اربعہ ہیں بحسب ترتیب خلافت کے پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل بیعۃ الرضوان پہر وہ کہ اونکو
مرتبہ ہی اہل عقبتین سے کہ انصار میں سے ہیں اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہیں کہ نماز پڑہی اونہوں نے قبلتین کی طرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف
کیا ہی علما نے حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حق میں کہ کونسی اون دونو میں افضل ہیں اور حضرت عائشہ و فاطمہ کے حق میں اور علما اور فضلا اور صحابہ جو ہوئیں اور لڑائیاں جو
اونکی بیچ میں تہا ہر جماعت کو شبہ کہ اعتقاد کرتی تہی صواب پر ہونے اپنی کا اور سب اسکے ستاویل کرتی تہی اپنی لڑائیوں اور نہیں نکل گیا کوئی اونمیں سے عدالت سے سبب اسکا
وہ مجتہد تہے اختلاف کرتے تہے مسائل میں اور نہیں لازم آتا اس سے نقص کسیکا اونمیں سے غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ زبان اونکے گفتگو سے بند رکہیں مگر ساتھ خیر کے کہ نہیں اگر
کچھ برخلاف خیر کے منقول ہو تو اوس سے چشم پوشی کریں [illegible] الفصل الاول فصل پہلی عن ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم
ولا نصیفہ متفق علیہ روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو
ف یہ خطاب حضرت نے اپنی صحابہ کو کیا اسلیے کہ وارد ہوئی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ نزاع
تہا پس مراد صحابی سے صحابہ مخصوص ہیں اور وہ وہ ہیں کہ مخاطبوں سے پہلے اسلام لائے تہے اور ممکن ہے یہ کہ یہ خطاب عام ہے اسلیے کہ جان لیا تہا حضرت نے نور
نبوت سے کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت میں یعنی رفض و خوارج میں پس منع فرمایا اونکو اس برائی سے اور شرح مسلم میں ہے جانا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے
اور اکبر فواحش سے اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنے والا انکا تعزیر دیا جاوے اور کہا بعضے مالکیہ نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نے کہ برا
کہنا کسیکا صحابہ میں سے کبائر سے ہے اور تصریح کی ہے بعضے ہمارے علما نے کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنے شیخین کے اور کتاب اشباہ و نظائر کی کتاب السیر میں ہے کہ جو کافر توبہ کرے
پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا میں اور آخرت میں مگر جماعت کفر کرنیوالی بسبب برا کہنے نبی کے اور بسبب برا کہنے شیخین کے یا ایک ان دونوں میں سے یا بسبب سحر کے یا بسبب
زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو نہیں مقبول جبکہ پکڑے جاویں پہلی توبہ کرنے سے اور کہا اشباہ والے نے کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہے برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہے
اور اگر فضیلت دے علی رض کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہے جبکہ منکر ہو ان دونوں کی خلافت کا یا دشمن رکہے اونکو
بسبب دوست رکہنے آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکہے علی رض کو زیادہ اونسے تو نہیں ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور شاید کہ وجہ تخصیص کے اسلیے ہی کہ وارد ہوئے ہیں انکے

بیعت [illegible] ہوے انکی بیعت پر خلافت کی بیع حق عثمان اور علی اور
معاویہ رضی اللہ عنہم [illegible] اور محقق شیخ المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہی بلا شبہ قول اونکا کہ خلافت حضرت صدیق کی بیچ اور فقہ کی کتابون میں
لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری میں کہا الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنهما والعیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجهه علی ابی بکر رض لا یکون
کافرا لکنه مبتدع ولو قذف عائشة رض بالزنا کفر باللہ اور یہ بھی عالمگیری میں ہے ومن انکر امامة ابی بکر الصدیق رض فهو کافر
علی قول بعضهم وقال بعضهم وهو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر کذلک من انکر خلافة عمر رض فی
اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے
کہ دلیلین اسکے کفر کی بہت ہین از انجملہ یہہ کہ حدیثین بہت وارد ہین خلفاء ثلثہ کی فضائل میں ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کی متواتر
بالمعنی ہین پس انکار رد ان اخبار کا کفر ہی بلا شبہ اور مثل ان اخبار کی کسی نے مجتہدین میں سے مخالفت نہین کی ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہا مجتہدین سے ہین
مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائکہ ایسی حدیثین اور یہہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق میں اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی
ہی ان آیتون میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة الخ اور جا ی فرمایا والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار تا قولہ تعالی سے رضی اللہ عنهم ورضوا عنه پس جنکی لیی اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ انپر لعن کرین بلکہ اونکو
فاسق کافر جانیں ان دونون باتون میں تباین کلی ہی پس انکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننے والی مخالف قران کی ہین اور مخالفت قران عظیم کی کفر ہی اور
یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفا کی ثابت ہی قران شریف سی کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما مدارک
وغیرہ میں یہہ کہ آیہ منحصر دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلئے کہ مستخلفین جو ایمان لائی اور عمل صالح کیی وہی ہین پس منکر صحت خلافت
خلفا کے خارج ہین دائرہ ایمان سی کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیہ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفسقون یعنے جنہون نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ مانا
اور حق نہ جانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین لیکن فاسق عرف قرآن میں آتا ہی یعنی فاسق کامل کی وکافر جیسے اس آیہ میں ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک هم الفسقون اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ کے حق میں فرمایا اللہ تعالی نی للفقراء المهاجرین تا قولہ اولئک هم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ
اللہ کہتی تہی شیعہ اونکا کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی وہ کیا اوس نی قرآن کو اور مخالف کیے اوسکے
اور یہہ کفر ہی اور یہ ہی کہ یہہ فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولئک هم المفلحون پس کیا کیا تو اوسکو حقیقین جو کہتی ہین انکو اولئک هم الخاسرون
اور یہ بھی ہے کہ تعالی ہی حق تعالی انکی اپنی کلام شریف میں بہت کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار تا قولہ
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہی تبرا اونکی حق میں جو انکو برا کہتی ہین اور لعنت
کرتی ہین ونکا اور ان آیتون میں یہہ مضمون ہے ہی کہ صحابہ آپس میں محبت و مہربانی کرتی تہی اور کفار پر شوار اور سختی کرنیوالی تہی پس جو کوئی صحابہ کو آپس میں دشمنی
رکہتی اور ادبی الفت جانی منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتہہ انکی بغض اور غصہ کرہی نہیں آیتون میں سے اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لیغیظ بهم الکفار یعنی تاکہ
غصہ میں لاوے اللہ سبب انکی کافرونکو یعنی کافر انپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے مالا بد میں لکھا ہی اور بعد اسکے لکھا ہی کہ صحابہ حاملان حدیث و
اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتہہ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین ہے اور آخر آیہ میں جو ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کی وقت مین تو اچہی تہی بعد حضرت کی وفات کی بسبب دین مین کمی ہو گئی یعنی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا اونہین کی واسطے ہو اور ہم
اور عمل صالح سے ہی الا عیاذ باللہ جہل بنسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور دوسری یہہ ہی کہ جن مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی باتفاق اہل سنت کے
ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہین کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نی قل للمخلفین من الاعراب تا قول انہی کی واسطے فان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن
ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن اور امام ابو العباس وغیرہم نی کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیۃ سے ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالے کو
دعوت یعنی بلانی سی عذاب یا جاویگا ساتہہ عذاب الیم کی پہر کیا حال ہوگا اونکا جو طعن کرتی ہی اونکو اور نسبت کفر کی کری اور تیسری یہہ ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ
سی ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی نی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح تا قولہ وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکی بہشتی ہونیکا
لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیی کہ جو کوئی جہٹلا دی قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکہتا وہ کافر جاننا چاہیے اور رد کے
کئی مرتبی ہین ایک تو انہین سے صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قرآن کو اور ایک انہین سے رد غیر صریح ہی مانند سند پکڑنیکی ساتہہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا ہے
اہل حق نی اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کے کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن و حدیث
کو ساتہہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور تیسری یہہ ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات
کا جانتی ہین الخ اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین الخ اور اللہ تعالے تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماوے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن پس جب اللہ تعالے یاری اور جان نثاری کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوے دیکہا چاہیے کہ اونکی برا کہنی والے خبیثونکا کیا حال ہوگا اور
فرمایا اللہ تعالے نی ولا یاتل اولوا الفضل منکم الخ اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کے پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالے نی وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی یہہ آیۃ بہی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ
نہین ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکہی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جائیگی پس جسکو اللہ تعالے اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان
اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہے کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نی شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور سیوطی ح
صاحب مواقف نی اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بہی نہین مناسب جانتے اہل قبلہ کو کافر کہنی کو پس جو کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے
نہین ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر امر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبد اللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ انطباق یدین کے نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ امہات اولاد کے
اور جلا دینے زندیقون کے آگمین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر انکی گوئی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی کے
گئی اور اوپر ضرر کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسی حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کر کر سفارش کو اوٹہی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم
اونسی اسی حال مین کہ فرمایا آنحضرت نی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نی کہ مین قتال کرونگا اوسی کہ جو فرق کریگی درمیان نماز
اور زکوۃ کی الخ حضرت عمر نی کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نی سینہ ابوبکر کا قتال کی لیی پس جانا مینی کہ یہی حق ہے بارے ان بزرگوارون نی اون رافضیون کے حق مین فرمایا ہو
کہ وہ ایسی خبیث نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رح کا کہ مرقاۃ مین لکہا ہی قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ
بالاجماع بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عن عویمر
ابن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا
فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ حدیث طبرانی اور حاکم نے

... يخرج قوم يقال لهم الرافضة فإن أدركتهم فاقتلهم فإنهم
مشركون قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يقرظونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف

یعنی ... اور ایک روایت دار قطنی میں وذلك انهم يسبون ابا بكر وعمر ومن سب اصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری و جابر و حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس و فاطمہ زہرا و ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا حضرت نے
من ابغضهم فقد ابغضني ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حب ابي بكر وعمر ايمان وبغضهما كفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کہ اني لا ارجو لامتي في حبهم
لابي بكر وعمر ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله اور اونکی بغض کا حال پہچانا جاتا ہے اونکی محبت کے حال سے اسلیے کہ دونو نقیض مین پس بغض اونکا کفر ہوگا
اور نتیجہ یہہ ہی کہ تکفیر مومنین کی کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور وہ ایسا ہووے نہین تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس
مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہین کہ اگر کوئی کسیکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ناقص کہے پس جان کہ بلا شبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئی ہین رسول
وہ حق ہی اور نہین روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا اونکو اوسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس عیب اوسکو
لگیگا اور حکم زندقہ و ضلالت کا اوسپر ثابت و درست ہوگا اور سہل بن عبد اللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنے
اونکی اصحاب کی اور محیط مین ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہین جائز ہی نماز پیچھے رافضیونکی اسلیے کہ وہ منکر ہین خلافت صدیق رض کے اور اسیطرح ہی کتاب الاصل محمد بن حسن کی
اور خلاصہ مین ہے جو منکر خلافۃ الصدیق ہو وہ کافر ہے اور مرغینانی ... ہین کہ مکروہ ہی نماز پیچھے صاحب اہوا اور بدعت کی اور نہین جائز ہی پیچھے رافضیونکے الخ کہا قاضی نے
شفا مین کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من ابغض الصحابة وسبهم فليس له في فيء المسلمين حق اور یہہ سبب ہے کہا من غاظه اصحاب محمد صلى الله عليه
وسلم فهو كافر قال الله تعالى ليغيظ بهم الكفار اور قاضی ابو بکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور بیہقی نے امام اعظم سے مثل اسکے
نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہا حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کافر کہنی شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہین روافض کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہین اور کوفہ
منبع رفض کا ہی ... امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کے کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالے کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت
اجماع کو کہین ... منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیونکی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین سے ابو بکر کو
یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قول اپنی کی فان قال كانوا على ضلال او كفر قتل تمام ہوا کلام شفا کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سے ارتداد اونکا سمجھا جاتا ہے اور سوائے
ان دلیلونکے اور بہت دلیلین ہین اونکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا ... یہہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ
خبیثہ کی معلوم ہو جاوے اور اونکی کید مین پہنچتی ہین اور اپنا عقیدہ خراب کرین اور انسے ملاپ چلاپ کمین اور انقطاع کرین تا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو
توفیق الہی رفیق ہو اونکی فضائل کی آیتین جو ہین یہہ دیکھ کر تو وہ توبہ کرے اللهم اهدنا الصراط المستقيم آمين يا رب العالمين پس اگر ثابت ہو کہ ایک شخص نے کچھ خرچ کرے
راہ خدا مین مانند کوہ احد سونا نہ پہنچی ثواب ... ثواب مد ایک اونکی کو اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب
سیر کچھ کم اوسمین جو وغیرہ آتی ہین اور اتنا ثواب اونکو ملتا تھا بسبب خوش نیتی اور خوش وقتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تھا اور کم ہوتا تھا
اور حاجتین بہت ہوتی تہین باوجود اسکے جو اللہ کی محبت مین خالص نیت سے دیتی تھی ایسا ثواب پاتی تھے اور یہہ حال تو اونکے صدقہ دینے کا تھا پس دیکھا چاہے کہ کیا کچھ ثواب
ملتا ہوگا اونکے مجاہدے کا اور نثار کرنے جانونکا راہ خدا مین آگے رسول خدا کی اور ابتدا حدیث مین معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کی حق مین فرمائی لیکن جانا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلیے کہ مقصود زجر و منع کرنا ہے برا کہنے اون لوگونکی سے کہ سبقت لیگئی ہین اسلام مین اور فضل مین اور حسب
تعظیم اونکی اور روایت کیا علی بن حرب طائی نے خیثمہ بن سلیمان سے ابن عمرؓ سے کہ کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدهم ساعة خير من عمل احدكم عمره
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا مین کہ فرمایا آنحضرت نے ان الله اختارني واختار لي اصحابا وانصارا واصهارا وسياتي قوم يسبونهم وينتقصونهم فلا تجالسوهم
ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم وعن ابي بردة عن ابيه قال رفع يعني النبي صلى الله عليه وسلم راسه الى السماء وكان كثيرا
مما يرفع راسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت اتى
اصحابي ما يوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي ما يوعدون رواه مسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کیے اپنے باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہین کہا اونکے باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھے حضرت بہت اوٹھاتے سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہة انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہین آسمان کی پس
جسوقت کہ جاتے رہینگے ستارے عرف مین کہ شامل ہین آفتاب چاندکو اور مراد جاتے رہنے ستارونکے سے گر پڑنا اونکا اور منعدم ہونا اونکا ہے جیسا کہ فرمایا واذا النجوم
انکدرت ترجمہ آویگا آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی یعنی پھٹنا اوسکا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت
اور مین سبب امن کا ہون اپنے اصحاب کے لیے پس جسوقت جاونگا مین اس عالم سے آویگی میری اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی فتنے اور لڑائیان اور اختلافات
اور مرتد ہوجانا بعضے اعراب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہین میری امت کے لیے پس جسوقت جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے
ہین فتن کے یعنی ظہور بدع یعنی جاتا رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونے اونپر اور واقع ہونا فتنون اور بدعتون اور حوادث کا اور
اسمین طرف آنی شرکی وقت جانی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب و(تھے) تو بیان کردیتے تھے اونکے لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی
اوسمین پس جب وفات پائی حضرت نے دور ہوئے انوار اور مختلف ہوئین خواہشین نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتے تھے ہر امر مین آنحضرت کے ساتھ قول فعل یا دلالت
حال کے پس یہ مقصود ہوئے صحابہ کم ہوئے انوار اور قوت ہوئین تاریکیان اور یہی ہے حال آسمان کا ہر وقت جاتے رہنے ستارونکے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت نے اصحابي كالنجوم
بايهم اقتديتم اهتديتم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس زمان فيغزو
فئام من الناس فيقولون فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزو
فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم ياتي على الناس زمان فيغزو
فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم متفق
عليه وفي رواية لمسلم قال ياتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون انظروا هل تجدون فيكم
احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم به ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم
من راى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من راى من راى
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا هل ترون فيهم احدا راى من راى احدا راى اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم فيوجد الرجل فيفتح له اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگون مین سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے
اپنی جماعت سے یعنی آپس مین کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہان نہین جواب

پس لا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگے وہ سپاہی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آوے [illegible] پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے
وہ شخص کہ صحبت رکہی ہو ساتھہ صحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر آویگا لوگون پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت کیے ہو ساتھہ اوسکے کہ صحبت کی ہو ساتھہ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے
اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوس مین لوگون سے لشکر پس کہینگے لشکر کی لوگ دیکہو پاتے ہو تم اپنے مین کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون اصحابی کی برکت سے پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اوس
وقت مین اور جماعت کیطرف پس کہینگے کہ آیا ہے ان مین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہے
جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا صحبت ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی حدیث مین گذرا اگر
یہہ کہ یہان دیکہنا ساتھہ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو تم اونمین اوس شخص کو کہ دیکہا ہو
اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنے اصحاب آنحضرت کے یارونکو پہر ہوگا بہیجنا چوتہے لشکر کا یعنی چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو تم اونمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو
اوسکو کہ دیکہا ہو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ح اور ایک نسخہ مین ایسا ہی ہے کہ لیکن یعنی واسطے اونکے
یہ برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب و تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی مین بیچ حدیث خیر القرون کے
چار قرن مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر ہے چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم و صلاح کی اور قلت اونکے
اور ان سے اونمین پس [illegible] عائشہ سے بطریق مرفوع آخیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجئ قوم لا خیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ
وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکے ہین یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تبع تابعین ف ح قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار اوسط کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ آپس
مین مقترن ہین کہ نزدیک ہوتے ہین [illegible] لوگ اپنی عمرون مین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسی برس کا
اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ ضبط و معتبر وہ مین [illegible] کوئی عدد معین مانند نہین ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور مدت اونکے
وقت رسالت سے تا آخر مرنی صحابہ کے ایک سو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا وہان سے لیکر قریب دو سو برس تک اور اوس وقت مین
ظاہر ہوئین بدعتین اور پیدا ہوئین چیزین غریب اور سر اوٹہائے فلاسفہ نے اور کہولین باتین معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتہہ کہنے خلق قرآن کے اور تغیر ہوئے
احوال اور بہت سے اختلافات اور نقص ہونے لگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم کہ

گواہی دینگی اس حالمین کہ نہین طلب کیجاویگی اونکی گواہی ف ح یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ گواہی دینی پہلی طلب کرنی کی بری ہی اور حدیث اول مین
مین آیا ہی کہ بہترین گواہون کا وہ شخص ہی کہ گواہی دی پہلی اسکی کہ طلب کیجاوی اور جو گواہی لاوے جمع کی درمیان ان دونون حدیثون کی یہہ ہی کہ گواہی دینی پہلے
طلب کی بری اوس جگہہ ہی کہ معلوم ہو گواہ ہونا اوسکا اسلیی کہ وہان گواہی دینی پہلی طلب کی ضائع اور محمول ہی غرض پر اور پہلی اوس جگہہ ہی کہ معلوم نہین کہ اوسکا گواہ ہونا اور
خبر دیتا کہ مین گواہ ہون تا وقت طلب گواہی کی قاضی کی پاس آکر گواہی دی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کی مبالغہ ہی بیچ ادای گواہی کی اور جلد قبول
کرنیکی بعد از طلب کی یعنی جیسیکہ کہتی ہین ح اور وہ شخص ہی کہ پہلا سوال کی دی یا بر اونکی محمول ہی کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہی جہوٹی گواہی پر یا بر لوگونکی حقوق مین جو
ہی اور جو حق اللہ تعالی کی حقوق مین ہو وہ جب ہی کہ مصلحت اوسکی چہپانی مین نہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یہان سوگند ہی یعنی قسم جہوٹہ کہاوینگی پہلی اسکی کہ کوئی
اونکو قسم دوی اور قسم اونسی طلب کی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی ت اور خیانت کرینگی اور امین نہ کہی جاوینگی اور اعتقاد نہ کیا جاویگا اونپر ف ح اور مراد یہہ ہی کہ
خیانت اونکی ظاہر و فاش ہوگی کہ اصلا محل امانت نہونگی اور اگر کبہی واقع کچہہ تہوڑی سی خیانت ہو تو اعتبار نہین کرتی ت اور نذر مانینگی اور وفا نہ کرینگی
ف ح اور نہ پروا کرینگی اوسکی ترک کی بخلاف نیکونکی کہ اونکی حق مین اللہ تعالی فرمایا ہی يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
مُسْتَطِيرًا ت اور پیدا ہوگا اونمین موٹاپا ف ح لفظ سمن ساتہہ سین و میم کی فربہی بسبب بہت کہانی اور پینی اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہونگی
نہ یہہ کہ خلقی اور طبعی ہو اور بعضے کہتی ہین کہ مراد فربہی سے بہی احوال مین ہی یعنی تکبر کرینگی اور دعوی کرینگی اوس چیز کا کہ نہین ہی اونمین قسم کمال و شرف سے
اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور تن پروری ہی اور کہا توربشتی نی کہ یہہ کنایہ غفلت سی اور قلت اہتمام سے ساتہہ امر دین کے اسلیی کہ غالب ہونا یہ
ہی کہ نہین اہتمام کرتی اسکا کہ ریاضت مین ڈالین نفسونکو بلکہ بڑی ہمت اونکی خطوط نفسانی اور سونا اور شرح مسلم مین ہی کہ کہا علمانی کہ مذموم ہی وہ کہ قصد کرکر
حاصل کری اور جو کہ خلقی ہی وہ اسمین نہین داخل اور ظاہر ہو گیا اس سے معنی اس روایت کی إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِينَ ت اور ایک روایت مین ہی اور قسم کہاوینگی اور
اور نہ قسم دلائی جاوینگی یعنی قسمین کہاوینگی بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو ہریرہ سے یون آیا کہ پہر پیچہے انکی آوینگی
ایک قوم کہ دوست رکہینگی فربہی کو ف ح اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ سبقت کریگی گواہی ایک کی اونمین سے اوسکی قسم پر و سبقت کریگی قسم اوسکی اوسکی گواہی
پر مقصود بیان کرنا حرص اونکی پر رواج اوسکا امور دین مین کہ بسبب حرص کی اپنی پروا امور دین کی کہ کبہی ذکر کریگا اور کہبی یہہ

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةُ الْجَنَّةِ
فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ
سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ
الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ت روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تعظیم کرو میری
یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت مین اسلیی کہ وہ نیکترین اور برگزیدہ تمہاری ہین یا ہی امت ف ح اور کیونکر نہون کہ صاحب ملازمت اور
حاضرین درگاہ رسالت کی اور تربیت یافتہ علم و عمل اونکی کی ہین اور اونمین سے جنہون نے کہ ملازمت و صحبت نہین کی دیکہنی والی جمال باکمال اونکی کی ہین شیخ ابو طالب المکی
رح نی کہا کہ ایک نظر سی کہ جمال مصطفی پر پڑے ایسا کچہہ حاصل ہوتا تہا اونکو کہ ریاضت و کشف سے اور لوگونکو چلون برسونمین نہین ہوتا اور ایمان عیانی اونکی و یقین شہودی کہ اونکی
یہی ہی کسیکو وہان تک نہین ت پہر لوگ کہ قریب اونکی ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ قریب اونکی ہین ف ح یعنی تبع تابعین یہہ تین گروہ بہترین امت اور سردار ملت کی ہین اور غالب
اونمین بدعتی اور فاسق کم ہی اور نسلہ کی لوگونمین صدق اور دیانت اور عفت اور امانت تہی اور مستور الحال اونکی اور حکم کیجاتی ساتہہ عدالت اونکی مگر نادانستہ معصوم ہونگے اور بعد اونکی امر بالعکس ہی جیسیکہ فرمایا

بعضے ان امور کا عہد مدار اور فقراں دار جابی ور احران ورلت ان ہو دیبین ورور سب انکا بعد وہی ہو امر ہمیشہ ثابت ایک حسن ہی گا کہ قسم کہا دیگا
اور قسم نہیں دی جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیجاویگا آگاہ ہو جو شخص کی خوش لگے اوسکو بیچون بیچ بہشت کا یعنی چاہے کہ بیچون بیچ بہشت مین رہے
کہ بہترین جگہون بہشت کا ہی بیچ ہی کہ لازم پکڑی جماعت کو ف ع یعنی سواد اعظم کو اور اوسے پکڑے کہ اور سب جمہور مین صحابہ او تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کری پس داخل ہی بیچ محبت اونکی اور اکرام اونکا تحریر کیے سو اسی کہ تحقیق شیطان ساتہہ تنہا ہی یعنی جو کہ جماعت سے دور رہے ہی اور متابعت جماعت
کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصون سی دور رہی اور ہرگز نہ ہو مرد ساتہہ عورت کے جہہ کہ اسلیکی شیطان تیسرا ان تین شخصونکا ہی کہ مرد اور عورت اور شیطان ہی پس
ضرور ہے کہ بہکاویگا اون دونونکو اور جسکو خوش کری نیکی اوسکی اور غمگین کری اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہی ف ح ع یعنی علامت مومن کامل کی
یہہ ہے کہ نیکی کرنے سی خوش ہو اگر بدی وجود مین آوی غمگین ہو نا خوش ہووے اور کہا ہی علما نے کہ یہہ نشان زندہ دل کا ہی اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکہتا
برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید چہوٹی ہوئی
ہی لیکن حاشیہ مین لکہا ہی النَّسَائِیُّ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ اِلَّا اِبْرَاهِیْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِیَّ فَاِنَّہٗ لَمْ یُخْرِجْ لَہٗ
الشَّیْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَکَرَہُ الْجَزَرِیُّ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ
رَاٰنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگی گی آگ اوس مسلمانکو کہ دیکہا ہی مجکو
یا دیکہا اوسکو کہ دیکہا ہی مجکو نقل کی تہہ مذی نے ف ح ع یعنی مراد اسلام پر پس تقدیر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین ہی لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان ہیں کہ اسلام مرا اور یہہ سوا تخصیص کی خوشخبری دی اونکو ساتہہ اوسکے معلوم نہیں ہوتا اسی جہت سے خصوص ہوئی وہ جماعت اور اونکو بشارت دی ہی اور
چونکہ یاد آئے آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم رہے شرف دیدار سے خدمت سے اور روایت اصحاب سے اونکی تسلی کے لیے فرمایا طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ مَرَّةً وَطُوْبٰی لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ
بِیْ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کیا اسکو طیالسی اور بخاری نے تاریخ مین اور ابن حبان اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کیا اسکو احمد نے انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ
اَنْ یَّاْخُذَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ڈرو اللہ سی پہر ڈرو اللہ سی بیچ حق اصحاب میری کی تین بار مکرر فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد نہ کرو اونکو سوا تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکی کا ساتہہ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو نشانہ نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بد کہاوکی اور عیب گیری کی پس جو شخص کہ دوست رکہتا ہی اونکو پس
بسبب دوست رکہنے میری اونکو دوست رکہتا ہی اونکو یا یہہ معنی ہین کہ بسبب دوست رکہنے اوسکی کی مجکو دوست رکہتا ہی اونکو اور یہہ مناسب ہی ساتہہ قول اونکے
اور جو شخص کہ دشمن رکہتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکہتا ہی اونکو ف ع حاصل یہہ کہ دوست رکہتا ہی اونکو اسلیے کہ وہ دوست رکہتا ہی مجکو اور دشمن رکہتا ہے
اونکو اسلیے کہ وہ دشمن رکہتا ہی مجکو معاذ اللہ منہ پس حق ہی بسبب اسکے قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنی برا کہا اونکو پس واجب القتل ہوا دنیا مین علیہ ما علیہ اور
گذرا مذہب مالکیہ کا اور کہا ہی علمانے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے سرایت اور تجاوز کری طرف متعلقون اوسکی کی پس نشان
محبت حق جل و علا کا محبت رسول اکرم کی ہی اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اسیطرح سمجہہ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے
ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ

حدیث غریب ہی ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا مین یا آخرت مین شاید کہ کہا گیا ہی یہہ حدیث سر ان اللہ تعالی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ
لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہی طعام مین نہین سنورتا کہانا
مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نی یعنی بعد سنی اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا بحسرت کہاتی ہین
گذرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اونکے زمانہ مین موجود صحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس مین ہے کہتا ہو نہین کیونکر سنورتے ہین ہم اونکے کلام سی اور دیکہنے اونکے اور معرفت
احوالات اونکے سے اور ماننی اونکی اخلاق و صفات کے پیروی کرنی سی اسلیے کہ اقتبا ان چیزونکا ہی نہ ذاتون اونکی کا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف ع یعنی ساتھ
اسناد اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی نہین ہے کوئی اصحاب میری مین سے کہ مرے کسی زمین مین مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قبر سے حالانکہ کہینچنی والا ہوگا اوس زمین والونکا بہشت کی طرف اور سبب روشنی کا
ہوگا اونکے لیے یعنی ہادی ہوگا اونکا روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ فِيْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ و ذکر کی گئی حدیث
ابن مسعود کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہ اوسمین ذکر صحابہ کا ہی اور مصابیح مین اس باب مین ذکر کی ہی اور مولف نے ذکر اوسکا
وہان مناسب نکہا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ
فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون
لوگونکو کہ برا کہتے ہین میرے صحابیونکو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ لعنت اونکی بیچ ہی اونہین کی طرف
اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہین اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین ثنا و رحمت کی اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کرین ذات پر تو زیادہ احتیاط
ترجمہ نقل کی ترمذی نی ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی عدی ابن عائشہ سے مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِيْ اَجْرَؤُهُمْ عَلٰى اَصْحَابِيْ اور حدیث مرفوع مین ہے یکون
فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ اور ایک روایت مین ہے وَيَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَيْتِ
وَلَيْسُوْا كَذٰلِكَ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ مین ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی رافضی کے بعضے صحابہ کو اور برا کہنے
خوارج کے بعض اہل بیت کو یہہ ہے کہ جب منقطع ہوگئے اونکے اعمال اونکے بسبب موت کی تو چاہا اللہ تعالی نے کہ ہمیشہ رہے اونکی لیے ثواب اعلی اور بڑے درجہ جنت کے اور
اونکی دشمنونکو عذاب شدید ہو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ
اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ
مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ
فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی اپنے
پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی یہ جو اختلاف کرینگی آپسمین فروع شرائع مین بعد میرے اسمین کیا حکمت ہے پس وحی کی اللہ تعالی نی طرف

پاؤ گی راہ مثل ستارون کی ہی کہ جسپر

... یعنی ... حاصل ہوتی ہی ترجمہ

اون ستارون مین سی نوری ہی اور روشنی تر بعضی ہی اور بعضی ہر ایک کی نور ہی یعنی اور اسیطرح ہر ایک اصحاب مین سی نور ہی بقدر استعداد و یکیکی پس جس شخص نے

کہ لیا کچہ او سمین سی کہ وہ موجب ہی ہدایت کا پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہی ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امت کا رحمت

است کی ہی کہا طیبی نی کہ مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نا اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فموعندی علی ہدی کہا سید جلال الدین نی مرقاۃ مین

کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہو نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سی خلافت و امارت مین کہتا ہون مین

کہ ظاہر یہ ہی کہ اختلاف خلافت کا بہی باب اختلاف فروع دین کی سی ہتا کہ صادر ہوا ہر ایک کے اجتہاد سی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا ہے خط نفسانی سی پس اختلاف بانی

ہتنا ترجمہ کہا عمرؓ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میرے مانند ستارون کی ہین یعنی پس جسکی کرو تم اون میسے کی یا اکثر کی اور اگر نہ میسر ہو پس سات کسی کی

پیروی کروگی راہ پاؤگی نقل کی یہ رزین نی ف ع جیسیکہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی وکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی نزدیک ہر ایک کی ہی باوجود تفاوت مراتب

اونکی کی اور اس سی ہی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت اور دین کا اونکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علماء نی چنانچہ

ابن حجر نی اوسپر بطول لکہی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نی کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نی کہ اونی کہا کہ حدیث مسلم کی

بعض معنی اسکی سمجہی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سی یہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة السماء

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی اونی

نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجہپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سی بسبب میرے اپنی صحبت مین یعنی دوام

ملازمت اپنی مین ساتہ لگانی بہنی نفس اپنی کی میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابوبکرؓ ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہے

اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بجہت مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف خلیل

خلت سی ہی ساتہ پیش کی یعنی تسمت محبت تخلل کی یعنی درنیوالی اندر قلب محب کے کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کے اوپر سر محب کی یعنی اگر روا ہوتا مجہکو کہ پکڑون مین

کوئی دوست خلق مین سی ساتہ صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میری بہید پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی

ولیکن نہین ہی میسر یہ مجہکو بسبب اس صفت کہ حق سبحانہ وتعالی دوست کہتا ہی خلق کو اوپر بہید دل میری کی ہی اور آگاہ نہین ہی سر میرے سواے حق تعالی کی اور یا خلیل خلت

ہی ساتہ زبر خا کی یعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا

مین ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتہ سیاق حدیث کے

ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ باقی چہوڑی جاوی مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابوبکر کی گہر یا دیوار مین ہی

ف خوخہ ساتہ زبر دو خا معجمہ کے اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چہوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گہر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نی کہا کہڑکی کو کہتی ہین

اور جو گہر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تہی اونمین کہڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تہی یا روزن تہی کہ اون مین سی مسجد مین نگاہ کرتی تہی کہ آنحضرتؐ مسجد مین

آئی یا نہین پس حکم فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تمام کہڑکیان یا روزن بند کر دی جاوین مگر کہڑکی یا روزن ابوبکر کا ازراہ تکریم و تفضیل اونکی کہلا رہی اور یہ تہا آخر

کہ وہیں تک یہ کلام اپنی طرف سے بیان کیا ہی [illegible] اور یہ [illegible] ابی بکر [illegible] کہ [illegible]

آنحضرتؐ کو اوس وقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ چہوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہووت اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا

دوست کسیکو سوا رب اپنی کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا

کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطریق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی ازانجملہ حدیث سعد بن وقاص رضہ کی کہا حکم کیا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ بند کرنے دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہی اور

روایت کی طبرانی نے اوسط مین ساتہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتہ بند کرنے اصحاب کے دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا

آنحضرتؐ نے کہ مین نے نہین بند کیے ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نے بند کیے اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنے دروازون کی سوای دروازہ علی کے

اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثون مین سے لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نے

اونمین سے ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب

مخالف ہونے اوسکے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نے اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ

حکم کرنے اوسکے ساتہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اوسکی کی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سے صحت کو پہونچی ہین

اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنے اور دروازے

اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانے مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اونمین سے اور صحت کو پہونچا ہے

آنحضرتؐ سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنے کہڑکیون کی سوا کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرتؐ کی مرض مین کہ باقی

رہی تہی آنحضرتؐ کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتہ بند کرنے دروازون کی سوای دروازہ علی کی

آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی امتثال امر مین کچہ توقف اور اونکی آنکہین گرتی تہین اور روتی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپنے

اپنی چچا کو اور رہنے دیا اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے ای چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی ہی اس قصہ مین جتا

گیا کہ یہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رضہ غزوہ احد مین شہید ہوئی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ

مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰكِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَكُمْ خَلِیْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر

میری بہائی ہین اور یار میری **ف ح ع** اور احمد کی روایت مین ہی اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ اور ابو یعلی کی سند مین ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحبی

ومونسی فی الغار سدوا کل خوخۃ فی المسجد غیر خوخۃ ابی بکر کہا ابو حاتم نے کہ یہ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوای ابی بکر کی **ت**

اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نے تمہاری حضرت کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہونچتا ہی

بیت: ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است ؛ بر سرش معشوق عاشق آمدہ است ؛ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ

محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرتؐ کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرتؐ کی خلت کو اتم اور اکمل کہتی ہین

عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا ویابی الله والمؤمنون الا ابابکر رواه مسلم وفی کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت مین کہ بلا واسطے میرے ابو بکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبد الرحمن کو تا کہ حکم کرون مین اسکی لکہنی کا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطے خلافت کی حال آنکہ نہین ہوگا مستحق خلافت کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابو بکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہ خلافت کی اور نہین مستحق ہی اسکا غیر میرا **ف** ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابو بکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رضہ کی خلافت پر اور روت کرینگے اونکی حق مین محض باطل ہی کچہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانون کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رضی نے جہٹلایا ہی جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رضی نے کہ نہین میری پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی **وعن** جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلی الله علیه وسلم امراة فکلمته فی شیء فامرها ان ترجع الیه قالت یا رسول الله ارایت ان جئت ولم اجدک کانها ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابابکر متفق علیه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز مین یعنی کچہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ اور وقت آوے طرف آنحضرت کے یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئی مجکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا دور تہا مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد کہتی تہی ساتہ نہ پانی آنحضرت کی اونکی موت کو **ف** ع ظاہر یہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی **ت** فرمایا آنحضرت نے پس اگر نہ پاوی تو مجکو پس آ تو ابو بکر کی پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکیکی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت ابی بکر رضہ کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نے شاہ مرمن دعوی نص کا ابو بکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچی ایک اعرابی نے آنحضرت کے ہاتہ کچہ اونٹ وعدی پر پس کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسے کہ اگر اونہین آپکی پاس وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابو بکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رضہ کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رضی نے کہ پہر جا اور پوچہہ اونسے کہ اگر آوی مین ابو بکر کی پاس وقت انتقال اونکیکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رضی نے کہ پوچہہ عمر کی بعد حال پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہہ اونسے کہ اگر اونہین عثمان کی پاس وقت انتقال اونکیکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نے آنحضرت کو جب جاوین ابو بکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکی تو تو مرجا روایت کی یہ اسمعیل نے اپنی معجم مین **وعن** عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل قال فاتیته فقلت ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسکت مخافة ان یجعلنی فی اخرهم متفق علیه اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی وہان سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی **ف** ع یعنی اون لوگون مین سے کہ موجود ہین آپ کی زمانہ مین یا مراد یہ

اونسی اشکو والی اور یہ سے لیی ہی کہ سبب اونکی سوال کا یہ تہا کہ جب اونکو لشکر کا

کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابوبکر و عمر بہی اونمین تہی لیکن امامت عمرو ہی کرتی تہی ... فرمایا کہ اوسوقت عمرو بن العاص خیال مین لیا کہ میرا
ہون مرتبہ بہتر ہی کہ میری ساتہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب پایا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن موید یہی احتمال اول کو کہ مراد علم
آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا ہے کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف میری عورتون میرے کہا مین نی مردون مین سی یعنی سوال میرا اونسی یہ تہا مقصد
یہ ہی کہ مردون مین سی کون بہت محبوب ہے طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر کہا مین نی پہر کون مجہسی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اوسکی اون
پہر کی پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بہ سبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو پیچہ آخر لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگون کی کہ پوچہون
مین اونکو اگر پوچہتا مین آپسی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی کی غیر فاطمہ زہرا رضہ سی کہ کہا کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رضہ ہین کہ کون لوگون مین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا اونہون
نی ابوبکر بہتر ہین کہا مین نی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی یہ پوچہا مین نی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی پس عنوان
سوال سی عدول کر کریون کہا مین نی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رضہ نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ اونہون نی ازراہ تواضع کے
فرمایا اور اوسوقت اس سوال کی سب لوگون سی وہ بہتر تہی اسلیے کہ یہ کہ عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر نہین کرتی تہی
ہم ساتہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور نہ پہر ساتہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہین
فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہ بخاری نی ف ع مراد نہین فضیلت دینا شامل اونکی کا ہی کہ ایکطرح کی صحابہ کو نہین فضیلت دیتی تہی ایک کو
دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور اہل بیت پس وہ خصوص ہین
اونسی اور حکم اونکا سوا ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور
کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور مسن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رضہ آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نوعمری
والا اونکی فضیلت کا انکار نہ کرتی کہ لوگون کی کوئی منکر نہین اور یہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علماء صحابہ
کو فضیلت ہی اور روایت ہی اور بیچ روایت ابی داؤد کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر
ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم ف ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا البتہ علی کو تحقیق
تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تین مین سی میری لیی ہو تو بہتر جانون مین دنیا سی اور اونسبہی یہ کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی
بیٹی کا کہ فاطمہ رضہ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوای دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ
پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہ حدیث بعد اوسکی کہا مت پوچہو حال علی رضہ کا اور قیاس نکرو کسیکو اوپر بند کیی دروازی
سبکے سوای دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللہ

يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ

قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہی ہمنی اوسکا

یعنی جسکا ہمنی بدلا نہ دیا ہو سوای ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہی کہ بدلا دیگا اوسکو خدا اوسکی عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی

ف یعنی بدلا کامل کہا بعضون نی کہ مراد یہی نعمت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیی اور احتمال ہے کہ مراد

اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسیکہ اشارہ ہی اسکیطرف اس آیہ مین وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهُ يَتَزَكّٰى الخ اور نہین نفع دیا مجکو کسیکی

مال نی مانند مال ابی بکر کی ف جو کچہ گہر مین رکہتی تہی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گہر مین کچہ نہ چہوڑا اور ذو الخلال ساتہ زبرشر کی لقب ابوبکر کا ہی کہ جب تمام مال

راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکمون کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو

کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کی دوست حقیقی نہین رکہتا نقل کی یہ ترمذی نی ف کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ نہین

نفع دیا مجکو کسی مال نی کبہی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس رونی ابوبکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور سوافقات مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی

نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیی مال ابی بکر سی اور تہی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسیکہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کیی ابوبکر نی

آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تہی سب خرچ کیی آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ

اور عروہ سی ہی کہ آزاد کروائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب دی جاتی تہی اللہ کی راہ مین اون مین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تہی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ

سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابوبکر سردار

ہمارے ہین یعنی نسب سی سب مین اور افضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بہلائیون مین اور بہت پیاری ہمارے ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن

عمر سی کہ روایت کرتی ہین پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار مین اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی دنیا

و آخرت مین یار و ہمراہی میرا ہی اور غار اوسکو کہتی ہین جو پہاڑ مین ہو اور مراد غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کی اول وہین جا کر

چہپی تہی اور یہی مراد ہی اس آیہ مین ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا پس معنی یہ ہین کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی

کہ اللہ نی تیری یاری پر گواہی دی اسیلیی کہ اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحب سی اس آیہ مین ابوبکر ہی ہین اسیلیی کہا ہی علمانی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا

وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہ انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اونکی کی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ او نمین ابوبکر ہون یہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابوبکر کے

نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور اسیکی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ سی

پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسیلیی سیدنا علی رضی اللہ عنہ

نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو امر دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچہی ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین وَعَنْ عُمَرَ قَالَ

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ

ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسبقہ الی شیء

ابدا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچہ مال صرف کرین ہم

اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتہ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقاً اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تہا پس کہا مین نی کہ آج کی دن سبقت

لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دنون مین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کسقدر باقی

رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا مین نی کہ باقی چہوڑا مین نی اپنی اہل وعیال کی لیی مانند اسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدہا لایا ہون مین آدہا باقی رکہا اور لائی

ابوبکر جو کچہ کہ تہا اونکی پاس **ف** اور یہان ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضاً آدہا مال عمر کا زیادہ تہا اوسچیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچہ کہ تہی سب لے آئی فضیلت

اونکی عمر پر باقی رہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی افضل الصدقة جہد المقل پس فرمایا آنحضرت نی کہ ای ابوبکر کیا چہوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا ابوبکر نی

کہ باقی چہوڑا ہی مین نی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو **ف** یعنی خدا ورسول کی رضا چہوڑی ہی یا یہ معنی ہین کہ کچہ مال مین سی باقی نہین چہوڑا ہی مین نی فضل

خدا کا اور برکت اوسکی اور امداد واعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تہا آدہی مال عمر کی ہی تو کچہ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور

اور اگر کم بہی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تہا **ت** کہا مین نی کہ سبقت نہین لیجاسکونگا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کی ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی آج کہ باوجود

ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونون کی بیچ مین ہی

بہیک کہا مین کلمتین کا یعنی فرق درمیان تمہاری بیچ فضل کی ایسا ہی کہ جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ ذکر ہوا **وعن** عائشة ان ابا بكر دخل على

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی

آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی اپس اوس دن نام رکہی گئی اپنی لقب یعنی گئی ابوبکر عتیق نقل کی ترمذی نی

ف ع وجوہ تشبیہ عتیق کی اور بہی علما نی بیان کی ہین کہ عتیق بمعنی حسن وجمال اور کرم ونجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آئی بات

کہ عتیق یعنی آزاد کیا گیا آگ سی ہی اور یہی ہی اور روایت مین آیا ہی قال صلى الله عليه وسلم من اراد ان ينظر الى عتيق من النار فلينظر الى ابي بكر

اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ سا توین نسب مین جاکر انکا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین

ملتا ہی اور حاضر ہوئی آنحضرت کی ساتہ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور اسلام مین اور وہ نہین اول بہی اسلام لائی ہین اور تہی

یہ سفید رنگ دبلی خفیف رخسارون کی خوبصورت دہسی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور انکی مان باپ اور اولاد اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی

کی لیی حاصل نہین ہوئی اور پیدایش انکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ

تیرہ ہجری مین درمیان مغرب وعشا کی اور عمر انکی تریسٹہ ۶۳ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہ کہ غسل دین اونکو بیوی انکی اسما بنت عمیس غسل دیا اونکو اسما نی

اور نماز پڑہی اونپر عمر بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ وتابعین مین سی اونہین روایت کی ہی او

حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرت کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض

ثم ابو بكر ثم عمر ثم اتي اهل البقيع فيحشرون معي ثم انتظر اهل مكة حتى احشر بين الحرمين رواه

الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اون شخصو نکا ہون کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی قبر دن

سے جو لوگ اوٹہین گے اونمین سی اول مین ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کہ ایک حجری مین حضرت کی ساتہ مدفون ہین پہر آؤنگا مین بقیع کے

اونکی یاد نہین اور نہ ملی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین

پر یعنی پس بیدار ہوئی اور دیکہا رونا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہون تمپر مان باپ میرے
پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد وایذا پہر رجوع کیا اثر زہر کا ابو بکر پر اور ہوا سبب موت
ابی بکر کا ف ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کی اثر سی مرے پس حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی غار
مین اور ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا ت اور اسی پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون کہ
عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئے بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ ف ح ع کہنا
بطور انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمارے نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ
اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہے ت پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی یا نو باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اوپر یعنی اوسکی لینی کی
یا بسبب دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال سے یعنی زیر ہے رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سے اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیی کہ اوٹ کے مالک سپرد کرتا
اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا ہے قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضون نے کہا عقال زکوۃ دیکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول
ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس مین معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا ہے آیا
معنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس روز کا نہ ہوت پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہہ اونکی پس کہا مجکو کیا
تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابو بکر رض نی
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت سے اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض ہی ساتہہ عمر رض کی مشیر
تہی اس رای مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نی اسکا ت تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور
ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رض باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سب سے اونکی منقبت مین کہ تائید کی خدا تعالی
نی دین کی بسبب انکے ساتہہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ صواب کی اور ڈالا
جاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور اسی اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض ہی جیسیکہ قتل ہونا عمار بن
یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سی کہا تہی عمر اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ
اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سے لایا ہی کہ قرآن اونکی رای عمر کی رای مین سے ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات
چیز مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہہ مانند اوس چیز کی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی
ہین علما نی اور میرے یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین اونکو ذکر کیا ہی ہان دیکہنا چاہیے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُ اَحَدٌ فِیْ اُمَّتِیْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتون مین سے ف ح لفظ محدث
ساتہہ زبر دال مشدد کی معنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ شخص
کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہے ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس و فراست یا انکی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہہ اوسکی جسکو چاہتا

ساتھ اونکی ملائکہ اور ایک روایت مین ہی کلمون ساتھ فرشتہ ملام الٰہی بجا ہی حق تو ملی ایا ہی ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی پس تحقیق وہ ایک عمر ہوگا روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع مقصود شک و تردید وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل متقدمین کی ہی اور جبکہ اگلی امتون مین
موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید و تخصیص ہے جیسے کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا مین ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص
فلانی کا ہی ساتھ کمال دوستی کی **وعن** سعد بن ابي وقاص قال استاذن عمر بن الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده
نسوة من قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية اصواتهن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول الله صلى الله
عليه وسلم يضحك فقال اضحك الله سنك يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي
فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب فقال عمر يا عدوات انفسهن اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلن
نعم انت افظ واغلظ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايه يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان
سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك متفق عليه وقال الحميدي زاد البرقاني بعد قوله يا رسول الله ما اضحكك
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر بن خطاب نی واسطی داخل ہونیکی حضرت کی پاس اور آنحضرت کے پاس تھین کتنی ایک عورتین قریش مین سے کہ کلام کرتی
تھین آنحضرت سے اور عورتین ازواج مطہرات مین کہ نفقہ طلب کرتی تھین آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھین یہ سبب اوسکے کہ آنحضرت اونکو پہنچاتی تھی اور حال یہ کہ بلند تھین
آوازین اون عورتونکی ف احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا اونکا پہلے نہی کی بلند کرنے آواز کے ہی اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہی کہ بلند آواز اونکی ہو سبب اجتماع اونکی آواز
مین نہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہون کہ ہمین ہے کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کے آواز سے بلند تھین تاکہ وارد ہو اشکال
ساتھ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبي الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حالت مین خلاف عادت
آوازین اپنی کی بلند کیں تھین آوازین یا کلام کرنی مین ساتھ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نی اور چاہا درآنا اوٹھین وہ عورتین
اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تاکہ پیچھے پردہ کی داخل ہوئین پس داخل ہوئی عمر اس حالت مین کہ آنحضرت ہنستی تھی یعنی مسکراتی تھی بسبب اوٹھنے اور بھاگنی عورتونکی پس کہا عمر نی کہ ہمیشہ رکھے
اللہ دانت آپکی ف یعنی ہمیشہ خوش رکھی کہ باعث ہی آپکی دانتونکی کھلنی کا ولیکن بالفعل کچھ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہو کوئی امر عجیب پس مطلع کیجیے مجکو
اوس پر ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا مینی ان عورتون سے کہ تھین میرے پاس دعوی کرتی تھین پس جبکہ سنی آواز تیری جلد جا گھسین پردہ مین یعنی
تیرے ڈر سے کہا عمر نی یعنی خطاب کرکے ان عورتونکو کہ ای دشمنان اپنی جانونکی آیا ہیبت کرتے ہو اور ڈرتی ہو مجسے اور ہیبت نہیں کرتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتون
نی کہ ہان ڈرتی ہین ہم تجسے کہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہی ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی رح نی عکس اوسکی لکھا ہی یعنی تند بد کلام
اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نی وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک
ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چھوڑ کلام کو اور نہ التفات کر اونکی جواب کیطرف ای بیٹی خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے ہرگز نہین ملتا
تجکو شیطان اس حالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری ف ع اور تیرے ساتھ ایک جا بھی جمع نہین ہوتا کہ تیرے سامنے
نہین ٹھیر سکتا جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ شیطان بھاگتا ہی عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہو کہ یا تو کہ راہ کشادہ ہو
ہی اور یہ ہو ساتھ تعظیم کے اور اوسکی ایک جانب سے گذرے وہ لیکن با وجود اسکی خوف و ہیبت تیری نہین چھوڑتی اوسکو کہ اوسطرف آوے مراد فج سے یہان راہ مطلق ہی ت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی یہ جو صاحب جمع بین الصحیحین ہی زیادہ کیا برقانی نی بعد قول اونکی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا تجکو ف ع برقانی ساتھ زبر با اور زیر

اوسکی اور بعضون نے کہا ساتھ شین کی بہی کہا ہی نام ایک عورت کا ہی منسوب طرف بنی تمیم کی کہ ایک شہر ہی خوارزم مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت

لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتہ رمیصا کی ف ح رمیصا ساتہ پیش را اور زیر میم اور صاد مہملہ کے

اور صاد مہملہ وہ بیوی تہین ابوطلحہ انصاری کی اور مان انس بن مالک کے اول مالک کے نکاح مین تہین پہر ابوطلحہ کی نکاح مین آئین اور انکو غمیصا ساتہ غین معجمہ

کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپر سفید کہ گوشہ چشم مین جمع ہوا اور اگر جاری ہو تو اوسکو غمص کہتی ہین ت اور سنی مینے آواز پاؤن کی پس کہا مینے کہ کون ہی یہ آہٹ والا پس

کہا کہنے والی نے یعنے جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکہا مینے ایک محل کہ اوسکی جانب مین ہی ایک عورت نوجوان یعنے حور

پاس پس کہا مینے کہ واسطی کسکی ہی یہ محل اور حجرہ کہ اسمین ہی اور گرد اوسکی ہی پس کہا ایک جماعت نے جنہون نے تہین یا محل کی رہنے والون سی کہ یہ عمر بن الخطاب کے لیے ہی

پس چاہا مینے کہ داخل ہوؤن اوس محل مین پس دیکہون مین طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسا کہ دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینے غیرت تمہاری یعنے شدت

غیرت پس کہا عمر نے قربان ہوون تم پر باپ مان میرے یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے

کہا کہ کلام مین قلب ہی اور اصل یون ہی اغار منک اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رض نے کہا وھل رفعنی اللہ الا بک وھل ھدانی اللہ الا بک وعن

ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون

ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینے لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین کہا دیا ہی مجہکو اور دوسرے اور پیش کرتی ہین یعنے ایسے کہ بعضے ان مین ایسی

ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سے ایسی ہین کہ کمتر ہین اونسی ف ح یعنی کوتاہ اونکی سینہ سی اونچی تہی اسطرح تفسیر کیا ہی بعضون نے انتہی اور ملا علی قاری

نے کہا یعنی کوتاہ تر اونسی یا دراز تر اونسی ت اور روبرو لائی گئی مجہپر عمر بن خطاب اسحالمین کہ اونپر تہا کرتہ کہ کہینچتے تہے اوسکو یعنے زمین پر سبب درازی کی اوسکے

کہا بعضی صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کی اس کرتہ کہینچنی کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مینے اوسکو ساتہ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی

یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین باوجود دراز ہونی زمانہ امارت اونکی اور فتوحات خوب آتی رہینگے اونکی حالت حیات مین یا اسلیے دین کو تشبیہ دی

کرتی کی ساتہ کہ دین شامل ہی انسانکو اور محافظ ہی اوسکا اور بچاتا ہی انسانکو آفات دارین سی مانند بچانی کپڑے کی اور شمول اوسکی اوسکو وعن

ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج

فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لا کر دیا پس پیا مینے وہ دودہ یہانتک تحقیق

مینے البتہ دیکہی سیرابی کہ نکلتی ہی میرے ناخنون مین یعنی بسبب کثرت اوس دودہ کی پہر دیا مینے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنی بہت سا خالص جو بچا تہا اپنا

عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیے کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رض کو بہی

پہنچا اسلیے کہ اونکی لیے نہین تہا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی تمنے دودہ کے یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر کی مینے اوسکی علم کی نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف ع لکہا ہی علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہ ہی

کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہ ہی کہ دودہ باعث غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اصلاح

اونکی اور کہا نوبی ڈی بیچ قول حضرت کی پس کھینچا مینی اوس کی جسقدر چاہا سب پہر لیا اوسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف [illegible] ابابکر کی اوخلافت
اونکی بعد حضرت کی اور راحت پائی آنحضرت کی بسبب وفات کے بیچ دنیا سی او مشقتوں اوس کی سی اور بیچ قول آنحضرت کے پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابی
بکر کی ہاتھ سی تا قول اونکی پہر ایک بیں اونٹ اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع وقمع مرتدونکا کیا او جمع کیا تفرق مسلمانونکا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام کامل
ہوئی ثمرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین تہے اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر وکبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتھ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتھ مین چرسا پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه رواه الترمذي وفي رواية ابي داود عن ابي ذر قال ان الله وضع الحق على لسان عمر يقول به

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا نی بلاشبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا او جاری کیا ہی حق او پر زبان عمر کی اور دل اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابی داود کے ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق او پر زبان عمر کی کہتا ہی ساتہہ حق کی یا تقدیر یہ ہی کہ کہتا ہے
حق بسبب اس کہنی کی وعن علي قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق على لسان عمر رواه البيهقي في دلائل النبوة
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی او پر زبان عمر رض کی
ف ع یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سے نفوس او مطمئن ہو جاتی ہین اوس سی دل اور یہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نے نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکھون
اونکی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہی اونکو ت نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا على النبي صلى الله عليه
وسلم فاسلم ثم صلى في المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی
خداوند عزیز او غالب کر دین اسلام کو بسبب ابو جہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب اوسکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت کی
بیچ مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی
تہی دار ارقم مین ت [illegible] بت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابو جہل نی کہا کہ جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیے میری ذمہ سو اونٹنیان ہین
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابو جہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اونسی ایک شخص
اور کہا کہانکا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر رض نی کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جانیکا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کیا نڈر ہی تو بنی ہاشم سی کہا
عمر نی کہ مین گمان کرتا ہون تجکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اوس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سی نکل گئی ساتہہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کی طرف اور وہ پڑہ رہین تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اور اونکی
کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین ہو یہانتک کہ اوٹہی بہن بہنوئی
اونکی پڑہنی لگی طہ ما انزلنا پس جبکہ سنا عمر نی کہا او مجکو کتاب تاکہ دیکہون اوسکو پس جبکہ پڑہا اوسکو اس آیہ تک اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا
پایا بار خدایا یہ لائق ہی اسکی کہ عبادت کیا جاوی سوائی اوسکی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذاری عمر نی جاگی پکارتی تہی [illegible] واشوقاہ

یا هذا اللات انذا رحق ان عبادات لربی الاعلی عز وجل

سے کہ غالب کری اسلام کو بسبب عمر کی یا بسبب ابی جہل کی اور تہی امید بہہ دونوں کی اور دعا سبقت کی عمر کی حق میں پس نکلے عمر گلی مین ڈال کر تلوار
اپنی پس چلے پہنچی طرف وسکان کی کہ اوسمین رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لاؤ والا البتہ اوتاریگا اللہ تجہہ پر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی ہونٹ ہی عمر کی اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کہا
عمر نی کہ لات وعزی کی ہم پوجتی تہی ہم پہاڑون اور نالون کے اندر اور اللہ کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہین عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آجکی
دن کی اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفص ہی اسلام لائی سنہ چہہ مین نبوت سی اور بعضون نے کہا سنہ پانچ مین بعد چالیس مرد اور گیارہ عورتون کی اور
فاروق اونکا لقب ہی سبب اسکا یہہ ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا مشرکین قریش کا پہر دونون قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق
پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم دینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی حکم کیا میرے لئی آنحضرت نی پس نہین راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہان پس کہا عمر نی کہ یہین ٹہیری رہو تم
دونون یہانتک کہ نکلون مین طرف تم دونون کے پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس مارا ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا مین اوسکی لئی کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس نازل ہوئی آیہ الم تر الی الذین یزعمون انہم
آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہین میان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل
خیر من عمر رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی اے بہتر لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو ای عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجکو بہتر لوگونکا تو تحقیق سنا ہی مین نی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہین طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام مین
سب سے بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی یا ثابت ہی بطریق سیاست مین مانند اونکی کی کہین کی واسطی تطبیق دینی کی درمیان
حدیثون کی **وعن** عقبة بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی
وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر میرے پیچہی
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارت کو محال مین بہی استعمال کرتی ہین مبالغة لو گویا یہہ اس سبب سے ہی کہ عمر کو الہام ہوتا تہا اور
القا کرتا ہی فرشتہ اونکی دل مین حق اور اونکو ایک طرحکی مناسبت ہی ساتہہ عالم وحی کی واللہ اعلم **وعن** بریدة قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فی بعض مغازیه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله اني كنت نذرت ان ردك الله صالحا
ان اضرب بين يديك بالدف واتغنى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت نذرت فاضربي والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر
فالقت الدف تحت استها ثم قعدت عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ليخاف منك

يا عمر اني كنت جالسا وهي تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان و
هي تضرب فلما دخلت انت يا عمر القت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب صحيح اور
روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت ﷺ بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس
ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تھی یا رنگ اوسکا کالا تھا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مین نی نذر کی تھی کہ اگر پہیر لیگا آپکو اللہ تعالے سفر سی صحیح سالم
تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتھ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتھ
زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجھ ہوتا ہی پس مکروہ ہی اتفاقا اور اوسمین دلیل ہی
اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتھ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک
ہوتی ہین **ف** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکی کی پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین
کی ہی تو پس نہ بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتھ نذر کی ورنا نہ اوسکی کی وجہ کہ وہ
ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس بیچ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ نی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدترین
بدعتونکی ہی ع اللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نے اس سے جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو
فتنہ سی اور بعضون نے عرس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہے
جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیی ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین
ف پس شروع کیا اوس چہوکری نے بجانا دف کا پس آئی ابو بکرؓ مسجد مین اسحال مین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علیؓ اور وہ
چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمانؓ اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمرؓ پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹھی چوتڑ اوپر اوسکے تاکہ
چہپاوی عمرؓ سی از راہ ہیبت کی اونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی اے عمرؓ **ف** ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تہی اسلیے کہ
وہ شیطان الانس تہی کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی جو باعث تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہے
بنابر اسکی کہ حاصل ہو سبب اوسکی اظہار خوشی کا **ف** تحقیق مین بیٹہا تہا اسحالمین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابو بکرؓ اور وہ بجا رہی تہی دف پہر آئی علیؓ
اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمانؓ اور وہ بجا رہی تہی پس جبکہ آیا تو اے عمرؓ ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** ع
اشکال اس حدیث مین یہہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا بلکہ حکم کیا اوسکو ساتھ اوسکی اور ایسی وقت داخل ہونی ابی بکرؓ اور علیؓ
اور عثمانؓ کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہر آنیکو سلامت سی ایک نعمت خدا کیطرف
سی جب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی اور واقع مین اسطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتھ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو
سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سے طرف استحباب کے ولیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتھ ادنی درکار اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا
اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وقت آنی عمرؓ کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتھ منع ہونی زیادتی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے
بی ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچ جائی کرنا ہی تحریض بتشیتی نی اور بعید نہین ہی یہہ ہو نہ تہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا
آنی عمرؓ کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون کہ یہہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اوس تقریر سی کہ اوپر گذری پہر جو مجہکو ایک شبہہ وارد یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ
عمرؓ نہین دوست رکہتی تہی اون چیزونکو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہون وہ حق اور موید ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقاۃ مین منقول ہے

بنائی تھی اوسمین نشان اونکی قدم کی پڑگئی تھی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کیا نہ ٹھہراویں ہم
اوسکو جگہ نماز کی پس نہ پایا آنحضرت نے کہ نہیں حکم کیا گیا ہوں مین ساتھ اسکی پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری یہہ آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کی واقع ہون
کہ دو رکعتیں پڑھنی بعد ہر طواف کی واجب ہین امر اس آیہ مین استحباب کے لئے ہی اور بعضوں نے کہا وجوب کے لئے ہی یعنی مطلق دو رکعتیں پڑھنی تو واجب ہین لیکن
خاص مقام ابراہیم مین پڑھنی مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسری خبر یہہ ہے کہ کہا مینے یا رسول اللہ داخل ہوتے
ہین آپکی بیبیونپر نیک اور بد یعنی مناسب آپکی شان کے نہیں ملتے نہیں دیکھتا ہوں مین پس اگر حکم کرتے آپ اپنی بیبیونکو پردہ مین بیٹھنے لوگونکی سامنے نہ آوین تو بہتر
ہوتا پس اوتری آیہ پردہ کی ف یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ یہہ حجاب آنحضرت کی بیبیونپر واجب
سوا اوس شی عورت کے ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہے اوس تفصیل سے کہ نفقہ مین مذکور ہے اونکی لیئے حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑون مین پوشیدہ
اور مستور ہون یہہ حکم خاص ازواج مطہرات کے لئے تہا اورونکو درست ہے کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہے اور تیسری یہہ کہ مجتمع و متفق ہوئین
عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی ف مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینے کا حضرت زینب کے ہان کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہے کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہین سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچھ
زیادہ ٹھہری اونکی ہان بہ نسبت اورونکی پس اسی سے حضرت عائشہ وغیرہ کو شک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جس کسی کے ہان آوین کہی کیا آپ نے
شئی مغافیر کہائی ہی مغافیر ایک قسم کی گوند کی بو دار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اوسکی ہو اور ان بیبیون نے یہہ سلیقہ کیا کہ آنحضرت
زینب کے ہان شہد پینے کی لیے پہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہے ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو عجب نہیں
تو امید ہے کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسے پس اوتری آیہ اسی طرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظا اور معنا بیچ ایک روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مینے اپنے پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی بیچ مقام ابراہیم کے دوسرے حکم کرنا ساتھ پردہ کرنیکی آنحضرت
کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہ حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکو قتل کرنیکا اور آنحضرت نے بمشورہ
ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیہ نازل ہوئی موافق رای عمر کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاۗءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا فضیلت دیے گئی آدمیونپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نے اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ
تعالے نے یہہ آیہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین نہیں عذاب
کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنے یعنی فدیہ عذاب بڑا ف یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ جو
اونہون نے لیا دن بدر کے کفار سے خطا اجتہادی ہوئے اونکو کہ لیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجھ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاوین مومن بسبب اوسکے
اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب اسکے کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابوبکر کی اور بعضون نے کہا کہ تابع ہوتے تہی اونکی صاحبان صفت جمال سے اور بعضی کہتی تہی
قتل کرنا اونکا اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال سے اور سرکار کہتی تہے آنحضرت

دن بہکا فرمایا آنحضرت نے البتہ آرہی ان سے بدیوی حق مین پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ چچا کی بیٹی اور کنبی کی بیٹی اور بہائیونکی بیٹی ہین یہہ اسکی نہین کہ لیوینگی
ہم اونسی فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکونپر اور شاید ہی اللہ ہدایت کرے اونکو طرف اسلام کی اور ہوین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تیری
اے ابن الخطاب کہا نہین یا رسول اللہ نہین مناسب دیکھتا مین جو چیز کہ مناسب دیکھی ابوبکرؓ نے ولیکن یہہ پیشوا کفر کی اور سردار اوسکی ہین پس مارین ہم اونکو
مارین گردنین اونکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی مین نے اور لیا اونسی فدیہ پس جبکہ صبح کی مین آیا مین
آنحضرت کی پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابوبکر بیٹہی تہی روتی تہی کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتی ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوی رووین اور الا تکلف
رونیکی صورت بناؤنگا مین سبب رونی تمہاری پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میری عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت اوس وقت بہت
قریب تہا پس اوتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ اور فضیلت دی گئی عمرؓ سبب فکر کرنی اونکی پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیونکو یہہ پردہ کرین پس کہا عمرؓ سے زینب بنت جحش نے
نی کہ ازواج مطہرات سے ہین تحقیق تو آیا حکم کرتا ہی ہمپر ای بیٹی خطاب کے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہی ہمارے گہرونمین پس اوتاری اللہ تعالےٰ نے یہہ آیت اور جب
مانگو تم آنحضرت کی بیبیونسے کچہہ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اونسے پردہ کی پیچہے سے اور فضیلت دی گئی عمرؓ سبب قبولیت دعاء آنحضرت کی اونکی حق مین کہ دعا کی
خداوندا قوی کر دین اسلام کو سبب اسلام لانی عمرؓ کی اور فضیلت دی گئی عمرؓ سبب رائے اپنی کی یعنی اجتہاد اپنی کی بیچ بیعت ابی بکرؓ کی یعنی وقت خلیفہ ہونے
اونکیکے تہی عمرؓ پہلی دو شخصون مین کہ بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنی اول وہ شخص ہین کہ بیعت کی پہر اوروں نے باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نے **وعن** ابی سعید
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَلِكَ
الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص بہت
بلند ہی امت سے میری از روی درجہ کی بہشت مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** صراحۃً آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نکی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تہا کہ
تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات مین تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہین جاتا ہی مگر بسبب نہایت جد وجہد کی اور مواظبت کی طاعات عبادات اور پر
بسبب متصف ہونیکی ساتہہ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا جو کہ متصف ہی ساتہہ ان صفتونکی پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ساتہہ ان صفات
کے بلند تری درجہ اوسکا ہوگا تقدیر **ترجمہ** کہا ابوسعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تہی ہم کہ گمان کرتے اوس شخص کو کہ کون ہی مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئی عمر
ساتہہ راہ اپنی کی **ف** یعنی وفات پائی اور یہہ منع توہم ہی اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیے تغیر آخر عمر مین اور اگر کہی تو کہ لازم آتا ہی اس سے یہہ کہ عمر افضل
تہی ابوبکرؓ سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہی طرف مبہم کی اور مقصود اسمین یہی کہ کوشش کرین طاعات مین ہر ایک اونکی امت مین سے
تاکہ پہنچی اس مرتبہ کو اور نہین چہپایا ہی اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکے عمل مین اور اچہی اخلاق حاصل کرنیکی اور اجتہاد کرنی کی دین مین اور مواظبت کرنی
کی بہلائیون پر اور نہین مشاہدہ کیجاتی تہی یہہ خصلتین کسی مین جیسیکہ مشاہدہ کیجاتی تہی عمر مین ابتدای عمر سی انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہون نے
کہ مشار الیہ عمرؓ ہین نظیر اسکا اور اسکی مانند ہی اخفاء لیلۃ القدر کا اور نہین پس نہین لازم آتا ہی اس سی کہ ہون عمرؓ افضل ابوبکرؓ سے اور حاصل کلام یہہ ہے
مراد اس شخص سی عمرؓ ظنی ہی بعضونکی نزدیک نہ بالجزم پس نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ عمرؓ افضل تہی ابوبکرؓ سی اور جمہور کی نزدیک یہہ ہے کہ عمرؓ افضل تہی اوروں
سی اور یہی اعتقاد ہی اہل سنت کا معہذا اونسے کہہ سکتی ہین کہ عمرؓ افضل تہی اپنی زمانہ کی لوگون مین حالت خلافت اپنی مین پس مرتفع ہوا اشکال اصل حدیث سے
وعن أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِیْنَ قُبِضَ کَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰی اَنْتَهٰی مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اسلم سی کہا سوال کیا مجھ سی ابن عمر نی بعض حال
اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی مینی اونکو کہا اسلم نی بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمر سی نہین دیکہا مینی کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کے
اوسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نی کہ ہو وی وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک تر عمر سی یعنی اعمال خیر مین یہانتک کہ نہایت کو پہنچی نقل
کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علما نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ خلافت عمر کی تا ابو بکر اس عموم سی نکل جاوین **وَعَنِ**
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ
فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنِّ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ وَ
اَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ
بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سی کہا جسوقت زخمی کیے گئی عمر ہوئی عمر کہ درد ظاہر کرتی
ف یعنی اثر زخم کی درد کہنی کا ظاہر کرتی تہے ساتہہ کرنی آہ و غیرہ کی اور ابو لولو نی کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تہا زخمی کیا تہا اونکو مدینہ مین چہارشنبہ کی دن شروع ذی الحجہ کی
بیچ تئیسوین سنہ ہجری مین ترجمہ پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتی تہی عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتی تہی انکو یا تسلی دیتی تہے اونکو ای امیر المومنین اور نہ سب
جزع فزع کرجاتی یعنی نہ مبالغہ کرو فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکہی تہی آنحضرت سے اپنی صحبت اچہے کیے تہے تمنی اونسی یعنی تہہ غایت حقوق آداب پہر جدا ہوئی آنحضرت
اس حال مین کہ وہ تمسی راضی تہی کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت کیے تمنی ابو بکر سی پس اچہی صحبت کیے تمنی اونسی پہر جدا ہوئی وہ تمسی اس حال مین کہ وہ
تمسی راضی تہی یعنی مانند جنت کہ کیا تمکو امیر المومنین پہر صحبت کہی تمنی مسلمانو نسی یعنی ایام خلافت اپنی کی مین پس اچہی صحبت کہی تمنی اونسی خوب
عدل کیا اور بڑی سیاست کیے تمہاری اور البتہ اگر ہوؤ گی جدا تم انسی البتہ جدا ہو گی انسی اس حال مین کہ وہ تمسی راضی ہین **ف** یعنی اور یہہ
دلالت کرتا ہی اوپر اسکے کہ اللہ تمسی راضی ہی اور تم اوس سے راضی ہیں پس تم بشارت دی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالیٰ کی يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تحفہ ہی مومن کا اسلیے کہ ہی سبب ملنے مولی کا مقام عالی مین ترجمہ کہا عمر نی اوپر اوس چیز کہ ذکر کی تمنی آنحضرت
صحبت سے اور اونکی رضا سے پس اسکی نہین یہہ نعمت ہی خدا کیطرف سی کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر یعنی تفضل کیا مجہپر ساتہہ اوسکی بغیر کسب کیے
نہین مرا جاتا مین اوسکی کرب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہون مین اوسکی اوپر اور وہ چیز کہ ذکر کی تمنی صحبت ابو بکر سی اور اونکی رضا سے پس اسکی نہین یہہ نعمت
اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتہہ اوسکی مجہپر اور اوپر جو کچہہ دیکہتی ہو تم بی صبری میری پس وہ بسبب تمہاری اور سبب یاروں تمہاری کے ہی **ف** یعنی ڈرتا ہون
واقع ہونے فتنونکی سی میان تمہاری اسلیے کہ یہہ تہی مانند دروازے کی کہ روکتی تہی محققین معہد اپنی نفس کو بہی تا ہون اور نہین نڈر ہون عذاب
رب اپنی سی اسلیے کہ ترجمہ قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق ہو میری لیے بقدر پری زمین کی سونا البتہ اللہ تعالیٰ کی عذاب کے بدلہ دوں مین اوسکو پہلی اسکی کہ دیکہوں اوسکو
یعنی اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی کہا اونہوں نی بسبب غلبہ خوف کے کہ واقع ہوا اونکو اوسوقت بیچ قصور کرنیکی اللہ تعالیٰ کی
حقوق بیچ کذا فی فتح الباری اور استیعاب مین ہی کہ عمر جسوقت زخمی کیے گئی تہی تہی اسحال مین کہ سر اونکا اونکی بیٹے عبد اللہ کی گود مین تہا تو کہا ضع خدّی للارض
غیر انی مسلم اہل صلاۃ کہا و صوم کہا مولف نی کہ دفن کیے گئی عمر دن اتوار کی غرہ محرم کو سنہ چوبیس مین اور صحیح یہہ ہی کہ عمر اونکی تریسٹہہ

ایہ حق [illegible] ہی جو بعد اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے
تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور منجملہ کرامات انکے یہہ ایک بات ہی جو نقل کی ہی کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہو کر
عمرو بن العاص کہا وہاں کی رسم تہی اوس زمانے میں کہ یہہ نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت لڑکیونمیں سے پس ڈالتے ہیں ہم اوسکو اوسمین
اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہو جاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہی پس لکہی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمر کو پس بہیجا اونہوں نی ایک پرچہ لکہ اوسمین
لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام ہی بندہ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اما بعد حمد و صلوۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہی تو اپنی طرف سے تو نہیں
حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی اللہ کی حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمر نے عمرو کو کہ ڈالدے اوسکو نیل میں پس جاری
ہوا نیل اوس رات سولہ گز پہر بہتا گیا ہر سال میں چہہ گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

یہہ باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی ف ج چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا مصابیح میں بعضی شیونکی مشترک کیا مولف نے ایک باب میں ذکر کرنی ان دونوں شیونکی کو
بلا شبہہ کہ یہ جمع کی ہی یہہ دونوں حسب اکثر احوال میں نسبت دونوں وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی و مقرب ہر وقت درگاہ کی و مشیر تدبیر
اور امین امور میں ہوتے اور شیخین مشترک ہیں تمام اوقات احوال میں

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ہما ثم متفق علیہ

روایت ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائے کو ناگہان تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا اوس پر پس لگی گائی کہنے کہ ہم نہیں پیدا کی گئی ہیں واسطی اسکی یعنی سواری کی اسی کی نہیں ہم پیدا کی گئی ہیں واسطی کشت کار زمین کے ف ج اس میں دلیل ہی اسپر کہ سوار
ہونا گاؤ پر اور بوجہ لادنا اوپر غیر مناسب ہی و شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتہ اسکی اسپر کہ چارپایہ استعمال نہ کئے جاویں مگر اوس چیز میں کہ جاری
ہوئی ہی عادت ساتہ استعمال کرنی اونکی اوس چیز میں اور احتمال رکہتا ہی یہہ اشارہ طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہے کہ جن چیزونکی لئے پیدا ہوے ہیں اونمیں سے
جو چیز عمدہ ہو اوس میں استعمال کیے جاویں و لا حقیقت حصر کے مراد نہیں ہے کہ فقط کہیتی ہی میں استعمال کریں سلئے کہ جملہ اون چیزونمیں سے کہ پیدا کی گئی ہیں وہ
واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا ہی بالاتفاق ت پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تہے از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائی بولتی ہی یعنی حال آنکہ وہ حیوانات
کی نہ بولنی والی ہی پس فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتہ اسکی ف ج یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گاؤ کا حق ہی اور جملہ وہم و خیال القاء
شیطان سے نہیں یا اس بات کی کہ کوئی کہنا کہ یہہ مخلوق نہیں ہے مگر واسطی کہیتی کی ت اور ایمان لاتی ہیں ابو بکر اور عمر ف ج حالانکہ نہیں تہے وہاں [illegible]
واسطی اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال ایمان اونکی کی اگرچہ نہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور حاضر ہوا لوگونکی بیان نا اوس پس کیونکر
فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں ابو بکر اور عمر جواب اسکا یہ ہے کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہہ ہی کہ اگر مطلع ہوں اسپر تو ایمان لاویں اسپر اور نہ تردد اور شک کریں
اسمیں ت اور نہیں تہی ابو بکر اور عمر اوس جگہہ ف ع یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرت نے یہہ کلام نہیں ہی مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمان انکے یعنی اگر وہ حاضر
ہوتی تو احتمال تہا کہ تعجب کریں اوس ذکر کی ترتیب جسکو اونکی ہوتی اور جب طرح اور ذکر اونکا اس باب میں غائبانہ کیا تو اوسکو داخل ہوا مقصود میں اور صریح
دلیل ہوا اسپر کہ یہہ فوقیت سبب کمال اور قوت ایمان اونکی ہی تا فہم ت اور کہا ابو ہریرہ نے اوس وقت کے ایک شخص تہا اپنی ریوڑ میں ناگہان حملہ کیا بہیڑیی نے ایک

بکری ہی ریوڑ میں سے پس پکڑا بہیڑیے نی ایک بکری کو پس چاہا بکری کی مالک نی اوسکا اور چہڑا لیا بکری بہیڑیے سے پس کہا
ہوگا اس بکری کا یعنی جنس اس بکری کا دن سبع کی اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوای میری **ف** ح لفظ یوم السبع ساتھہ ضمہ با کی
ساتھہ پیش با کے اوسکے دونوں طرح روایت کیا گیا ہی متعدد اور مختلف آئی ہیں اسکی بیان میں اقوال اسپر ساتھہ جزم کہا ہی علما نی کہ مراد اوس سے فتنہ ہیں لوگ
آپسمین جنگ کرینگی اور بکریاں بغیر چرانیوالی کی چہوڑ دینگی واسطی درندونکی اور سباع بمعنی ترک اور مہمل چہوڑنیکی آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی یعنی چونکہ بغیر چرانیوالی کو
چہوڑی جاوینگی گویا چرانیوالے اونکی بہیڑیے ہونگی پس سبع بمعنی درندی بہیڑیا ہی ساتھہ جو شدائد اور فتنونکی کہ واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یوم السبع ساتھہ جزم
کی نام ایک عید کا ہی کہ اونکی تہی جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتی تہی اوسمین واسطی رسم کی کہ باہر رکہتا تہا اونکو یعنی جس سبب سی چہوڑ دیتی تہی اونکو
شغل سے کہ پس کہاتی تہی اوسکو بہیڑیا پس گویا خبر دی بہیڑیے نی گذشتہ سے کہ اوس روز کون نگہبان بکری کا ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی یا روز عید کا
کہ باقی اور دائم ہی کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور اسپر ساتھہ شین کے بمعنی درندہ کی ہی اور یہہ انہیں معنی کا احتمال رکہتا ہی اور راجع اونکی طرف ہوسکتا ہی
اور بعضون نے کہا کہ ساتھہ شین کی ہی بمعنی روز عید کی ہی اور مشارق میں کہا ہی کہ بعضون نی کہا کہ یہہ لفظ یوم السبع ساتھہ ی کی ہی بمعنی ضیاع کے ہوا اور
بمعنے ضیاع کی ہی **ف** پس کہا لوگون نی از راہ تعجب کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون میں اسپر اور ابو بکر اور عمر
اور نہیں تہے وہ دونوں اوسجگہہ ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَ
قَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِيْرِهٖ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْكِبِي يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ
لِأَنِّي كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ
وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق میں البتہ کہڑا تہا ایک قوم میں یعنی حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعای خیر کی اوس قوم نی واسطی عمر کے
اس حال میں تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی نہلانیکی لیے بعد وفات کے اور حاضر تہی اوپر ایک جماعت اونکی پر ناگہاں ایک شخص نی
میری پیچہے سے تحقیق رکہی کہنی اپنی میری مونڈہی پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کرکے عمر کیطرف رحمت کری تجکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکہتا ہون یہہ
کہ گردانی تجکو اللہ تعالی ساتھہ دونوں یار تمہاری کی یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر میں یا جنت میں اسواسطی کہ میں بہت تہا سنتا آنحضرت سی فرماتے
تہا میں اور یعنی فلانا مکان میں اور ابو بکر اور عمر اور کیا میں نی اور ابو بکر اور عمر نی یعنی فلانا امر امور عبادت یا رسوم عادت سے اور چلا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی طرف
فلانی مکان کے اور داخل ہوا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابو بکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سی کہا ابن عباس نی پس پیچہے پہر کر دیکہا میں نی پس ناگہان
وہ شخص علی مرتضی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ
وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهٗ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی
ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہیں گی اہل علیین کو یعنی دیکہی گا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام اور مرتبہ اونکی کو نہایت بلندی میں
جیسا کہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمانمیں بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلا شبہہ ابو بکر اور عمر اہل علیین میں سے ہیں
اور زیادہ تہیں دونوں درجہ اور مرتبہ میں اور بڑہ گئی ہیں مرتبہ میں اس سے کہ ہوویں اہل علیین سے **ف** ح علیین ساتھہ زیر عین اور لام کی اور تشدید پہلی ی کی اور جزم
دوسری کے ایک مقام ہی ساتوین آسمان میں کہ جاتی ہیں اوسکیطرف ارواحین مومنونکی اور بعضون نی کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اوٹہاتی

اور صفات [illegible] ف

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَا کُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِیٍّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر دونوں سردار ہیں ادہیڑوں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں کی و پیغمبروں کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ف یعنی صنف کہول کو کہ سا تہہ ادہیڑ ہونیکی باعتبار حال و نکیکی ہیں یا بیان ہے والا بہشت میں ادہیڑ نہیں ہونیکا پس یہہ معنی ہیں کہ ادہیڑ مر گئی دنیا میں پہلوں سی مراد ہیں اگلی امتوں کی پیرو نگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر ہیں جب قول انکی کہ ولی کہا ہے انکو اور پچھلوں سی مراد ہیں اولیا اور شہدا اور علما اور اس امت کے اور نبیوں میں رسولوں کی استثنا کر نیسی نکل گئی عیسی اور الیاس ہے خضر بحسب قول انکی کہ نبی کہا ہی انکو وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی مدت تک باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہی باقی ہیں پس پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے خلیفہ میرے ہونگی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ یَرْفَعْ اَحَدٌ رَاْسَهُ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ کَانَا یَتَبَسَّمَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا انہوں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اوٹھاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی بارعب ہیبت اور بیان ادب کے سوای ابی بکر اور عمر کی تہی یہہ دونوں کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہے جب ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے بی اختیار مسکرانی لگتی ہیں اور شاد ہو جاتی ہیں وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِهِ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا فَقَالَ هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایکدن یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئی مسجد میں ابوبکر اور عمر ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تہی اور دوسرے بائیں طرف اونکی اور آنحضرت پکڑے ہوئی تہی ہاتہہ دونوں صاحبوں کی پس فرمایا آنحضرت نے اسیطرح اوٹھائی جاونگی ہم قبروں سی نکلینگے طرف حشر کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبد اللہ ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ابابکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کی ف یعنی یہہ دونوں درمیان مسلمانوں کی مثال کان اور آنکہہ کی ہیں کہ نسبت تمام اعضا کی شرف اور نفاست میں اور قریب اسی معنی کی کہی ہے بعضوں نی کہا کہ مثل انکی دین میں بمنزلہ سمع و بصر کی ہی جسد میں یا یہہ نسبت میری بمنزلہ سمع و بصر کی ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکی اور دیکہتا ہوں بواسطہ انکی اور یہہ مضمون اجمع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکیکا ہی پر سننی حق کی اور اتباع و دیکہنے اور مشاہدہ حق کی نفس اور آفاق میں وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهُ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ‌ و سعید خدری ... اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی ... اوسکی ہوتی ہیں دو وزیر آسمان کی فرشتوں میں سے کہ امداد ... اوسکی عالم ملکوت ہے اور دو وزیر ہوتی ہیں زمین والوں میں سے **ف** ع یعنی اوسکی یار ہوتیں ہیں کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتی ہیں عالم ناسوت میں اور جب پیش آتا ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اونسے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہے اپنی وزیر سے **ت** پس میرے دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہیں **ف** ع اسمیں دلیل ظاہری اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے **ت** اور اما میرے دو وزیر زمین والوں میں سے پس ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع اسمیں دلالت ظاہرہ ہے اسپر کہ یہہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ میں سے حالانکہ صحابہ افضل ہیں ساری امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں عمر سے اسلیے کہ واو اگرچہ مطلق جمع کی لیے ہی لیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم میں اور بہی اوسکی لیے اثر عظیم ہو **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے خواب میں دیکہا میں نے گویا ایک ترازو اوترا ہی آسمان سے پس تولی گئے آپ اور ابوبکر پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابوبکر اور عمر پس غالب آئی ابوبکر اور تولی گئی عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر پہر اوٹہا لی گئی ترازو **ف** ح اور اوس شخص نے جو تولنا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکہا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکیطرف کہ ان دونوں صاحبوں کی افضل ہیں اختلاف ہے سلف میں جیسیکہ کتب کلامیہ میں مذکور ہی **ت** پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب دیکہنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نے تفسیر کیساتہہ قول النبی کی پس غمگین ہوئی آنحضرت کہ اسکے سننی نی **ف** ع یعنی بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نے کہ تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمر کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور تبدیل امور کی اور حادث ہونگے **ت** پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ جو دیکہا خلافت نبوت ہے یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اسمیں ملا آمیزش بادشاہت نہوگا پہر دیگا اللہ تعالیٰ ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ح ع تعبیر دی آنحضرت نے اوسکو یہہ جانکر کہ یہہ زمانہ خلافت کا خالص و منتہی ہوگا ابوبکر اور عمر پر اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچہہ خلافت اور نبی اشارہ بادشاہی اور بعد از چاروں کی بادشاہت ہو گزرینگے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے اور سمجہنا اس تعبیر کا اونہہ جانی میں انکی ہی اس سبب سے کہا کہ آپس میں تولنا علامت جانا اون چیزوں میں کہ آپسمیں نزدیک ایک دوسری کی ہیں اور جب آپسمیں بعید اور متباین ہوئیں تو آپسمیں تولنا کچہہ معنی نہیں کہتا ایس اوٹہا یا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمیں تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی وپر اختلاط امر خلافت کی بعد از ابوبکر اور عمر کی اور معنی غالب آنی کی ترکیب کی دوسری میزان میں یہہ ہیں کہ راجح افضل ہی جو جہکے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابوبکر پہر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے عمر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح حدیثوں میں بشارت جنت کی ایک جماعت کے لیے اصحاب میں سے واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکر اور عمر کی الہی واقع ہوئی ہی اس باب میں ذکر کی **وَ** **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

... فأين حسنات أبي بكر قال إنما جميع حسنات عمر كحسنة
واحدة من حسنات أبي بكر رواه رزين اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری
گودی میں تھا بیچ چاندنی رات کے ناگہاں کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوں کسیکے لیے نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کی فرمایا کہ ہاں عمرؓ کی نیکیاں اوسکی
موافق گنتی آسمانکی ستاروں کی ہیں کہا میں نے پس کیا حال ہے ابو بکرؓ کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمرؓ کی مگر مانند ایک نیکی کی ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے
نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ابو بکرؓ کی نیکیاں انکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمرؓ کی ابو بکرؓ کی نیکیوں سے زیادہ ہوں تو بھی ابو بکرؓ
افضل ہیں بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسے کہ روایت کیا ایک حدیث
میں نہیں ہے فضیلت ابو بکرؓ کی تمپر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب ایک چیز کے کہ رکھی گئی ہے اونکے سینہ میں ذکر کیا ہے اس حدیث کو غزالی نے

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

باب ہے بیچ مناقب عثمانؓ کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في بيته كاشفا عن فخذيه أو ساقيه فاستأذن أبو بكر فأذن له وهو على تلك الحال فتحدث ثم استأذن عمر فأذن له وهو كذلك فتحدث ثم استأذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل أبو بكر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال ألا أستحيي من رجل تستحيي منه الملائكة وفي رواية قال إن عثمان رجل حيي وإني خشيت إن أذنت له على تلك الحالة أن لا يبلغ إلي في حاجته رواه مسلم

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنے گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف** ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حال آنکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی اسلیے کہ شک کیا ہے راوی نے کہ عضو کھلے ہوئے تھے یہ کہ آیا وہ رانیں تھیں یا پنڈلیاں پس لازم نہیں آتا ہے اوس سے جزم جواز کھولنے ران کا اور جواب یہہ ہے کہ مراد کھولنے ران سے کھلنا اوسکا [illegible] ہے یعنی تہبند بندھا ہوا تھا اور دامن قمیص کا اوپر تھا سمٹا ہوا تھا جیسیکہ لگا آتا ہے کلام عائشہؓ کا کہ نہ تھے اوپر آنحضرت کے گھبرائے اور نہ پروا کی آپ نے اونکی اور پاس آنیکی ابو بکرؓ کے اور بے تکلفی سے اپنی پہلی حالت پر بیٹھے رہے اور آنحضرت نے اونکو حال وہ وہی حال پر رہنے دیا ایسے ہی تنہا پنڈلی کھلی رہی ایسی ہی باتیں کیں ابو بکرؓ نے یعنی بیٹھا ابو بکرؓ کا کچھ دیر تک ہوا پھر اذن چاہا آنیکا عمرؓ نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمرؓ کو اور آنحضرت اوسی حال پر تھے پس باتیں کیں عمرؓ نے پھر اذن چاہا عثمانؓ نے یعنی واسطے آنیکے پس اوٹھ بیٹھے آنحضرت اور درست کئے کپڑے اپنے **ف** ع اس میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہیں تھے کھولے ہوئے نفس ایسے عضو کہ جو ستر ہیں بلکہ سوائے تہبند اور کپڑا نہ تھا اسلیے کہا کہ ستر جو کہ ٹہکا ساتھ اسکے اشکال اور دفع ہو گیا استدلال اور اللہ اعلم بالاحوال **ف** پس جب باہر نکلے یعنی عثمانؓ اور کو ساتھ اونکے تھے یا تقدیر یہہ ہے پس جب باہر نکلی قوم کہا عائشہؓ نے کہ داخل ہوئے ابو بکرؓ پس نہیں جنبش کی آپ نے واسطے اونکے اور نہ پروا کی آپ نے اونکی یعنی اونکے آنیکی لیٹے رہے اور کپڑے نہ سمیٹے پھر داخل ہوئے عمرؓ پس حرکت کی آپ نے واسطے اونکے اور نہ پروا کی آپ نے اونکی پھر داخل ہوئے عثمانؓ پس اوٹھ بیٹھے آپ اور درست کئے کپڑے آپ نے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کروں میں اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اوس سے فرشتے **ف** ع کہا نووی نے کہ اس میں فضیلت ظاہر ہے عثمانؓ کی اسلیے کہ حیا اچھی صفت ہے صفتوں ملائکہ کی ہے اور اونکی لیے ثابت ہے اور کہا مظہر نے کہ اس میں دلیل ہے اوپر قدر عثمانؓ کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچھہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی منصب میں نزدیک آنحضرت کے فرق نہیں آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت اونکے لازم نہیں آتی اسلیے کہ محبت کامل اور مودت قوی بھی تکلف اوٹھا جاتا ہے جیسیکہ کہا گیا ہے اذا حصلت الالفة بطلت الكلفة کہتا ہوں میں نہیں منقلب

ہن ہوئی اس وقت ... ظاہر ہوتی حالت ہی اسسے تعظیم اور ...

اور حقیقت مین یہین صفت غالب تہی ولی عادت آنحضرت فرماتی ہی حضرت عثمان مین صفت حیا غالب ہے اسکی لحاظ و تادیب مین وارد تہین صاحبو یعنی بی تکلفی تہی انسی معاملہ بی تکلفی کا کرتی تہی اور ملائکہ نی حرمت سے بیچ حضرت عثمان کی ہی انہی جملہ بعضون نے ایک جگہہ یہہ نقل کی ہی کہ حضرت عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ مین جو آگی بڑہی انکا سینہ کہلا ہوا تہا پس ملائکہ پیچہی ہٹ گئے پس حکم کیا اونکو آنحضرت نے سینہ ڈہانکنے کا پس جو کیا ملائکہ نی اپنی جگہہ لیبیں جو تہا اوسی آنحضرت سے سبب اونکی ہٹ جانیکا اونہون نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کی ہٹ گئے تہی **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق مین کہ اگر اذن دونگا عثمان کو آنیکا اوس حالت پر کہ لیٹے رہی بیچ بچہونے یاران پر کہ بیٹہی طرح میرے بیچ جانے کی یعنی ڈرا مین کہ اگر مجکو اس حالت پر دیکہیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ دیکہنے میرے پاس نہین آسکیگا اور عرض حال نہین کر سکیگا نقل کی یہہ مسلم نی **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق و رفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی وہو منقطع روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا یعنی بہشت مین عثمان ہے **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کی کلام سے طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجہہ کر بیان کیا یہہ نہین مناسب ہے اسکی کہ ہوا اونکا کوئی اور بہی رفیق سوا عثمان کی جیسیکہ وارد ہوا ہے ابن مسعود سی روایت طبرانی مین کہ ہر نبی کی ہی مخصوص ہی اوسکی اصحاب مین سی اور میرے خصوص میری اصحاب مین سے ابوبکر اور عمر مین ہان البتہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیی ایک رفیق تہا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے اور نہین ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ منقطع ہی **ف** یعنی غرابت منافی نہین ہی صحت کی اسلیی کہا نہین ہے اسناد اسکی قوی اور یہہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی ہی بیچ فضائل کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نی ابو ہریرہ سی مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان

وعن عبد الرحمن بن خباب قال شہدت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وہو یحث علی جیش العسرۃ فقام عثمان فقال یا رسول اللہ علی مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی مائتا بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ فانا رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینزل علی المنبر وہو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حالت مین کہ وہ رغبت دلاتی تہی یعنی لوگون کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرہ کہتی ہین **ف** عسرہ کہتی ہین تنگی کو پس جیش العسرہ اوسکو اسلیی کہتی ہین کہ اوسمین مسلمانون کی تنگی اور سختی مین تہی بسبب اسکے کہ مسلمان تہوڑی تہی اور کافر بہت اور مسافت راہ دور دراز تہی اور تہا وہ بیچ مانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواریکی اور کمی کہانی اور پانی کی ایسی کہ تہی کہ درخت کی کہال اور اوجہہ اونٹ کی نچوڑتی تہی اور موہنہ تر کرتی تہی غرضکہ بی سامانی اور تنگی حد سے زیادہ تہی اوسمین اسلیی یہہ نام اوسکا ہوا **ت** پس کہڑی ہوی عثمان اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ذمہ مین سو اونٹ مع جہولون اور کجاون اونکی یعنی سو اونٹ مع سامان کی او نکا بیچ راہ خدا کی پہر رغبت دلائی آنحضرت نی اوپر سامان درست کرنی لشکر کی یعنی اوسی مکان مین یا اور وقت پس کہڑی ہوی عثمان اور کہا میری ذمہ مین دو سو اونٹ مع جہولون کی اور کجاوون اونکی

وانتم اليوم تمنعونني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل
تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في
المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعونني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى
تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان
قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا رواه الترمذي والنسائي و
والدارقطني اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کی سے کہ کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر سے جھانکا عثمانؓ
نے اوس قوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تھا اور قصد اونکی قتل کا کرتی تھی پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتی ہو تم
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیرین سوا پانی کنوی رومہ کیکی **ف** ع ح رومہ ساتھ پیش
راء اور جزم واو کی اور بعضوں نے ہمزہ سے بھی کہا ہے کنواں بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کہ پانی اوسکا نہایت شیرین اور لطیف اور پاکیزہ ہے کہ
عوام اوسکو آب جنت کہتے ہیں بسبب سبب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کی لیے اوپر خریدنے اور وقف کرنے اوسکے اور حضرت عثمانؓ نے خریدا تھا اوسکو
لاکھ درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمین کے **ف** ح یعنے وقف کرے اوسکو اور
دے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولوں کی اور اپنی ملک سے نکالدے مخصوص اپنے لیے نکرے اور یہ دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایہ کے اور دلیل ہے اوپر اسکے کہ وقف ہوئی [illegible]
چیز کرنیوالے کی ملک سے نکلجاتی ہے **ترجمہ** بدلے اوسکے بہتر ثواب کے کہ اوس خریدنیوالے کی لیے ہو اوس کنوئیں سے یعنے خریدے اور وقف کرے اوسکو سو بہشت میں پس
خریدا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سے اور تم آجکے دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کھاری یعنی پیتا ہوں کھاری پانی کہ پانی [illegible]
سمندر کے سے شور اور تلخ ہیں پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم مقرر خریدا اوسنے یعنی تصدیق عثمانؓ کی کی اس کلام میں اور دلیل لانا اللھم کا واسطے تاکید
اور تبرک کی ہے ساتھ اسم الٰہی کی پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوئے مسلمانوں پر پس فرمایا آنحضرت نے
کون شخص ہے کہ خریدے جگہہ اولاد فلانی کی **ف** ح مراد ایک جماعت انصار سے ہے قریب مسجد رہتے تھے اور ایک زمین کہتی تھی اگر اوسکو داخل مسجد کرتی تو مسجد فراخ
ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ جگہہ اوس جماعت کی خریدے **ترجمہ** پس زیادہ کرے اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب بہتر کی کہ اوس خریدنیوالی کی لیے ہے پس خریدی
اور وقف کرنی اوسکی سو بہشت میں پس خرید کیا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سے **ف** ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خریدی کما رواہ
الدارقطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہہ کہ مسجد آنحضرت کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ سے اور چھت اوسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اوسکی کھجور کی لکڑی کے تھے پس
نہ زیادہ کیا اوسمیں ابو بکرؓ نے کچھہ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نے اور بنایا اوسکو آنحضرت کی عہد بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کھجور کی اور پھر ستون اوسکے لکڑی کے پھر نصب کئے تغیر کیا
حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچھہ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائے دیوار اوسکے منقش پتھروں کی اور چھت اوسکی ساگ کی **ترجمہ** پس تم آجکے دن منع کرتی ہو مجکو اوسکی
پڑھنے میں دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی اوس جگہہ مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا الٰہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور
اسلام کی کیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنے تبوک کا اپنی مال سے یعنی اور فرمایا حضرت نے اسپر جتنی حق کچھہ فرمایا کہ دلالت

قتل اونکا بہا اور مراد وارثوں کی قصاص کا ہی اور ن ہیں ہی در حدیث کی تحقیق آنحضرت ان اہی کو وصیت

جیسکہ اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کے تہی صبر کی کہ نیکی دیر چاقو تم اور نہ لڑیکی اونسی اور میں تحمل کر نیوالا ہون وس حدیث وصیت پر او

کرتا نہیں اونسی کو لا بعضے اصحاب وغیرہ نی کہا تہا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسی مجال نہیں مقابلہ کی نہیں پا ئینگی نقل کی ترمذی

نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عثمان بن عبد اللہ بن موہب

قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن

الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال

نعم فقال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهدها قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال

نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه

كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من

عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم

قال ابن عمر اذهب بها الان رواه البخاري اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹی عبد اللہ بیٹی موہب سے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی مکہ میں

اسحالیکہ ارادہ کہتا تہا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹہی ہوئی پس کہا اوسنی کہ کون ہی یہہ قوم کہا بعضے لوگون نی کہ یہہ قریش ہین یعنی اکابر اونکی او

شخص نی پس کون ہی شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انمین کہا اونہون نی کہ شیخ انمین عبد اللہ بن عمر ہین کہا اوس شخص نی ای ابن عمر تحقیق مین پوچہتا ہون تجہی

مین جواب دے مجہکو آیا جانتے ہو تم کہ عثمان بہاگ گئی تہی روز احد کی یعنی اور بہاگنا کفار کی مقابلہ سی بہت برا ہی کہا ابن عمر نی ہان کہا اوس شخص نی آیا

جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تہے غزوہ بدر سے اور وہان حاضر نہ ہوئے یعنے اور قوت نہ پائے اونہون نے فضیلت اہل بدر کے کہا ابن عمر نی ہان حاضر نہ ہوئے عثمان

وہان کہا اوسنی آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تہے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوئی اور حاضر ہوئی تہان کہا ابن عمر نے ہان حاضر نہ تہی بیعت رضوان میں اور سبب جگہہ

ابن عمر نی تصدیق اوس شخص کے کی تو کہا اوسنے اللہ اکبر **ف** ح یہہ کہا اوسنے ازراہ تعجب کے اور سبب ثابت ہونی اعتراض عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ

شخص اعتقاد فاسد کہتا تہا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین ترجمہ کہا ابن عمر نی کہ آ بیان کرون میں تجہسی حقیقت حال کی لیکن بہاگنا عثمان کا روز احد کے پس

گواہی دیتا ہون مین کہ خدا تعالے نی معاف اور درگذر کیا اوسی **ف** ع ح اور یہہ بات معلوم ہی کہ جو چیز معاف ہو گئے وہ خارج ہی عیب

شمار کرنیسی ابن عمر نی جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا ہی آیت کیطرف ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم

الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم جانا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی روز احد ایک جماعت کو

ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سے ہلنا نہیں پس کافرون نی جو شکست پائے اوس جماعت نی پیچہا کافرونکا کیا اور بقصد غنیمت کے نکلی وہ کافر جنگ اتر ہوا پس حق سبحانہ تعالی

شکایت کرتا ہے پہر فرمایا ہے کہ عفو کیا خدا تعالے نی اونسی اور یہہ مخصوص حضرت عثمان رضی کی لیکی نہ تہا جو کوئی اہل اس تقصیر کے تہا خدا تعالی نی عفو کیا اوس سے ترجمہ اور غائب ہونا

عثمان رض کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ تہین اونکے نکاح مین رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہین وہ بیمار پس فرمایا عثمان رض کی لیے آنحضرت نے کہ تیری لیے ثواب ایک شخص کا ہی اون

لوگون مین سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اوسکا ہی **ف** ع یعنی تو حکم حاضرین کا رکہتا ہی دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

اور رقیہ نے بیچ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال ہوشمندی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح میں دی پھر دوسری بیٹی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہیں پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں اوسکا اونسے اور ریاض میں ہے ابن عباس سے کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی **ترجمہ** دریں غایب ہو عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تھا کہ اگر ہوتا کوئی بہت
عزت والا بیچ مکہ کی جہت سے باقی صحابہ میں سے البتہ بھیجتے آنحضرت اوسکو **ف** یعنی بجائے عثمان کی لیکن نہ پایا کوئی عزت والا اونکے برابر جسکے
کہ تنگ کرتے بعضے صاحب بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کر گئے کہ یا رسول اللہ نہیں ہے میرا قبیلہ تو مکہ میں کہ مدد کرینگے میری اور محافظت کرینگے میری بنسبت عثمان کے **ترجمہ**
پس بھیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو **ف** یعنی طرف مکہ کے تا مشرکوں سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کریں اور اونکو آنحضرت سے تعرض کرنے سے باز رکھیں پس استقبال
کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نے اور ہو گئے اپنے سے آگے چلنے اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ میں کیا اونکو کہ کوئی تعرض نہ کرے اونسے اور کہا اونہوں نے کہ طواف کر و خانہ کعبہ کا واسطے
عمرے کی پس کہا عثمان نے میں نہ کرونگا طواف کروں بغیر آنحضرت کی **ترجمہ** اور تھی بیعت رضوان حدیبیہ میں پیچھے جانے عثمان کے مکہ کو **ف** یعنی جب
خبر مشہور ہوئی مسلمانوں میں کہ مشرک اونکو مارنے میں مسلمانوں سے تو سعی کیا آنحضرت نے مسلمانوں کو لڑنے کیلیے اور بیعت لی اونسے بیچ درخت کے اصحاب کہا ہیں
اور بیعت کیا اونہوں نے کہا ملکڈانی تھیں عثمان قتل کیے گئے **ترجمہ** پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ دانے ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ وہ یا ہاتھ میرا ہاتھ ہی عثمان کے ہاتھ کا پس مارا
ایک ہاتھ اپنا اوپر اپنے ہاتھ اپنی کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یعنی اونکی طرف سے ہے **ف** کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو تو تیرے سوالوں کے جواب
میں ہیں اب ساتھ اپنے تصدیق کے **ف** یعنی ہم نے نہیں ضرر کرینگے ہمکو ما کہ بہکے کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہی کہ اپنے ہی کلمات حق اور مفصل بیان
کرتے میں تو ساتھ اپنے یا اور یقینا فاسد اپنا عثمان کی شان میں وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تھے عثمان سے یعنی چپکے
سے کچھ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا اور یہ پایا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیے ہی ویسا ہوا میں اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تھا یعنی سفیدی اور سرخی
سے طرف ... جب ہوا واقعہ دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑیں ہم اوسے کہا عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے جہت کی ہر طرف سے کیا
امر کی پس میں روکنے والا ہوں اپنے نفس کو اوپر اوس امر کے وَعَنْ اَبِیْ حَبِيْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ
يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ
فَمَنْ لَّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰی عُثْمَانَ
بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان کے گھر میں اس حال میں کہ عثمان گھیرے
گیے تھے گھر میں اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمان سے کلام کرنے میں یعنی اونکی خدمت میں یا امیر المومنین سے جو حاضر تھے اونسے کلام
کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ خطبہ کے لیے کرتے
ہیں پھر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے کہ تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے بلا میں کہ اوس میں آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کرو گے آپس

یا فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ اختلاف کا اور پیر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کی پس کہا آنحضرت سے کہنی والے نے کیو ہمین ہی پس ان ہی ہارے یا رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے اور یاروں اوسکے کے اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور ظاہر یہی ہے کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کے طرف کہ وہ حاضر تہی اوس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ع کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان رضہ ابتداء اسلام مین ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تہی وہ گوری میانہ قد خوبصورت گہنکے داڑہی والے خلیفہ ہوئی محرم کی اول دن مین سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تہا اور بعضون نے کہا اور کوئی تہا قاتل اونکا اور دفن کئے گئے وہ ہفتہ شب تقیع مین ہوا اور سند عمر انکی بیاسی برس کی تہی اور بعضونے کہا اٹھاسی برس کے اور رہی خلافت اونکی بارہ[12] برس چند روز کم اور روایت کین اون سے حدیثین خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ہی مناقب ان تینون کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثین بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی کہ تحقیق آنحضرت چڑہے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہی چڑہے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پانو کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہی تجہ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تہا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تہا کہ جس مین بیر اریس تہا پس آیا ایک شخص یعنے نہین پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کہلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کہولدے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کہولا مین نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تہے پس بشارت دی مین نے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پہر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کہلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولدے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دی اوسکو بہشت کی پس کہولدیا مین نے دروازہ اوسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تہے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالے کا پہر کہلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجکو کہ کہولدے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دی اوسکو بہشت کے ساتھ بلاے عظیم کے کہ پہونچیگی اوسکو پس کہولا مین نے پس ناگہان وہ عثمان تہے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالے کا پہر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ صبر عطا کرے مجکو اس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تہے ہم

اس عالم میں کہ آنحضرت زندہ تھی ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور یہی یعنی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم تو فقط ذکر کرنے کیلئے اور بیان کرنے امر
اونکی کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان میں اور ممتاز و مذکور تھے درمیان اونکے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ**

الثَّالِثُ نصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ
نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ
فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا
گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائی گیے ہیں اور پیوست کیے گئے ہیں
ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گیے اور پیوست کیئے گیے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گیے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اوٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے
پاس سے کہا ہمنے یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے اس پر مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور اس پر تعلق اور اتصال بعض اونکے کا
ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا ہی خدا تعالی نے ساتھ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا اونکے ہیں بیچ جاری کرنے احکام
دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ** رض یہ باب ہے بیچ مناقب علی
بن ابی طالب کی **ف** ح مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بیشمار رسید حدیث کی کتابوں میں مناقب اونکے جو مذکور ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے
اور بعضی روایتیں اونمیں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسے کہ بیچ بعضی حدیثوں کی کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی
ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتھ بداہۃ عقل کی معلوم ہی اسیطرح یہی کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار وضع کی ہیں
لوگوں نے اور خاص ترین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا وصایا نام رکھا ہی اول ہر حدیث کے یا علی ہی اور اون میں سے ایک حدیث
ثابت ہی یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسیطرح ذکر کیا ہی علما نے واللہ اعلم انتہے اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہی کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ
مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسناد جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہی کہ علی رم متاخر ہیں اور
اونکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوا اور بہت سے مخالفین کہ اونکے ساتھ جنگ کے اور اون پر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب اونکے واسطے
رد کرنے انکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر اونکی بلکہ زیادہ اونسے اور حضرت علی کا نام حیدر بھی
تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب آئے ماں کی کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابو طالب
تو یہ ذکر کیا اوس سے اسد سے پس نام اونکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت ع
تشریف لائی حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہی تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجھمیں اور اونمیں کچھہ بیزاری ہوئی تھی پس خفا
ہوکر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھہ کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے
ہیں پس تشریف لائی حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اسحالمیں کہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندھی پر سے اور لگ رہی تھی اونکے پہلو میں مٹی پس پونچھتے تھے اوسکو آنحضرت
مٹی اور فرماتے تھے اوٹھہ ای ابا تراب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے کہ تو مجھسے [illegible]

شارح من علما نما اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے اوسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علیؓ کو اپنی اہل وعیال پر اور غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تھے کہ آخری غزوہ آنحضرتؐ کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا کہ اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرتؐ چھوڑ گئے ہین حضرت علیؓ نے جو یہ سنا تو ہتیار باندھکر گئے یہانتک کہ آنحضرتؐ سے ملے
اسعالمین کہ حضرت اوترے ہوئے تھے موضع جرف مین پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہین ہمنے نہین چھوڑا ہی
تمکو مگر واسطے محافظت اونکے کہ چھوڑا ہی مینے اونکو پیچھے اپنے پس پہر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میری اہل مین اور اپنے اہل مین کیا نہین راضی ہی تو ای علی کہ ہو دے تو
مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم مین اور اس حدیث کی چہچی پٹی ہین شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمین کہ خلافت بعد
آنحضرتؐ کے حق علیؓ کا ہی اور آنحضرتؐ نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نے اپنی گمراہی سی یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہی تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علیؓ کے
اور بعضون نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بہی کی ہی اسلیے کہ یہ نہین قایم ہوئی واسطے طلب حق اپنی کے پس نہین شک ہی اس مین کہ یہ دونون اسلیے کہ جنہونے
کافر کہا تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو پس بلاشبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈہایا اسلام کو اور انکے دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت وجماعت کی یہ کہتے ہین کہ دلیل نہین
ہے اونکے لیے اسمین بلکہ ظاہر حدیث یہ ہی کہ علیؓ کو آنحضرتؐ نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکہنے اپنی کے غزوہ تبوک مین جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا تہا غایت
رہنے اپنی مین واسطے مناجات کے طور پر اور نہین تہے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کی ہی اور آنحضرت صلعم نے
اپنے سفر مین خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکے لیے نماز مین پس علیؓ خبرگیری پیغمبر کے اہل بیت کی کرتی تہی اور ابن ام مکتوم امامت لوگون کی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی لیے بہی حضرت علیؓ کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور اہم تہا انتہے اور کہا طیبی نے چونکہ اسمین تشبیہ تہی اور وجہ تشبیہ کے سمجھنے مین چاہتی تہی کہ آنحضرتؐ نے کہا ہے
مین تشبیہ دی اونکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرتؐ نے اوسکو ساتھ قول اپنے کے **ترجمہ** الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہے پیغمبر بعد میرے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور ہارون پیغمبر تہے اور تو پیغمبر نہین ہی یعنی تمہاری وکما ساتھ حضرت کے نہین ہی جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب نبوت کے ہی مرتبہ مین یا تو بحالت حیات اونکی مین یا بعد وفات اونکی لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکیکے اسلیے کہ
ہارون مرے پہلے وفات موسیٰ کے پس متعین ہوا یہ کہ تہے خلیفہ حالت حیات آنحضرتؐ کی مین وقت جانے آپکے کیطرف غزوہ تبوک کے انتہے اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات مین نہین دلالت کرتے ہی اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرتؐ کی کے خصوصاً جبکہ معزول ہوئی ہون اوس خلافت سے ہی سبب پہرنیکے
آنحضرتؐ کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم مین ہے کہا بعض علما نے کہ دوسرے کے اس قول مین الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہی اسپر کہ عیسیٰ بن مریم جب اوترینگے تو اوترینگے حاکم
ہوکر احکام اس امت کے بلاد نبیلیے لوگونکو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین اوترینگے نبی ہوکر کہتا ہون مین کہ نہین منافات ہی اسمین کہ ہون نبی اور ہون تابع
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اونکیکے اور مضبوط کرنے طریقہ اونکیکے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف اونکے پس معنی جملہ مذکورہ کے یہ
ہین کہ نیا نہین پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرتؐ ختم کرنیوالے اگلے نبیونکے ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتی
علی اور یہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی حضرت عمر کے حق مین صریحاً اسلیے کہ یہ حکم فرضی او تقدیری ہی پس گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا نبی
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب مین سے نبی ولیکن نہین ہی نبی بعد میرے اور یہی معنی ہین اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
جو کہ مشہور ہے کہا ہی حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچھ اصل نہین ہی اوسکی **وَعَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علیؓ نے قسم ہی اوس خدا کے کہ پہاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے مین پہاڑا جاتا ہی اور
پیدا کیا آدمی یا ہر جانور کو تحقیق یہ نشان ہے ذات حکم کیا او وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہ رکھیگا مجھکو مگر مومن **ف** ع یعنی

یعنی ... دوستی کی اور انکے تابع ہیں یعنی نفس ... ساتہ اوس شخص ... ترجمہ
اور دشمن رکہیگا مجکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع پس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علیؓ سے
روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور
روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان و بغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان و بغضہما کفر وحب الانصار
من الایمان و بغضہم کفر وحب العرب من الایمان و بغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ
اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا
قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ
فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ
الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے **ف** ح خیبر ایک منزل ہے مدینے سے جانب شام کے اور غزوہ سن سات مین تہا ترجمہ
کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتہوں پر یعنی بسبب اوسکے دوست رکہیگا خدا اور رسول اوسکو اور خدا
کو اور دوست رکہیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کے لوگوں یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبحکو حالانکہ سب صحابہ امید رکہتے تہے کہ دیا جاوے
نشان اونکو **ف** ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکہیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہین علی ابن ابی
طالب **ف** ح اور وہ پیچہے رہ گئے تہے بسبب آنکہونکے دکہنے کے بعد ازان اثناء راہ مین یا بعد پہنچنے کے خیبر مین آنحضرت سے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ
یا رسول اللہ شکایت رکہتے ہین اپنی آنکہونکی یعنی اونکی آنکہین دکہتی ہین یعنی بسبب عذر کے حاضر نہین ہوے فرمایا آنحضرت نے پس بہیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلا لاوے اونکو پس لائے
گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکہونمین پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکہونکی طرف سے یہانتک کہ گویا نہ تہا اونکے کچہہ درد یعنی اور نہ سبب درد قسم رمد سے
اور نہ ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی رضی نے کہ یا رسول اللہ لڑون مین اونسے یہانتک کہ ہوون وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوون فرمایا آنحضرت نے
جا اور گذر راہ پر نرمی اور آہستگی اپنے کی یہانتک کہ اترے تو اونکی زمین مین پہر بلا اونکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتہ اوس چیز کے کہ واجب ہے اوپر حق
خدا سے اسلام مین **ف** ع اور بیان یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسے یہانتک کہ مسلمان ہوون
حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا یعنی مسلمان ہوکے فرمان بردار ہونا ہین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے
کہ ہوون تیرے لیے چار پاے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علیؓ کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اوسکے تاکید کے لیے یہ قسم
کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اونکے کہ متفرع ہوتا ہی اوسپر حصول غنایم کا قسم سرخ چارپایوں وغیرہ سے پس پیدا کرنا
ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسیکہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح مین ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ آپ نے

ولکن یجب ... اور ... صحیح باب ... ف ہے سلئے کہ اسکو تعلق ...

علے اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے **ف** ح یہ کنایہ ہی کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سے نسب مین **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہی یعنے اسمین اشارہ ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الخ **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون مین دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہی یعنی جسکو مین دوست رکہتا ہون پس علی دوست رکہتا ہی پس علی دوست معنی ہین کہ جو شخص کا رہبر اور مددگار مین ہوتا ہی پس علی کار بردار اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ الترمذی واحمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے اور نہ ادا کرے میری طرف سے یعنی نبذ عہد کوئی مگر مین یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح ع عادت عرب کی تہی کہ جب درمیان انکی گفتگو ہوتی تہی بیچ نقض ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہین کرتا تہا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیون اور اپنون مین سے اور نہین قبول کرتے تہے غیر اونکی سے پس سبب کہ ہوا دو سال کہ انحضرت نے ابو بکر صدیق رض کو حج کے لیے بہیجا تہا اور امیر حاجیون کا کیا تو اونکے نکلنے کے پیچہے علی مرتضی کو بہیجا تا نقض کرین مشرکون کے عہد کو اور سورہ براۃ کہ اوسمین اس بابمین آیتین اوتری ہین مشرکون پر پڑہین اور ندا کرین کہ مشرک نجس ہین نزدیک نہون مسجد حرام کے بعد اس سال کے اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین پس اوسوقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی رض کی تکریم کے لیے اور حقیقت مین عذر بیان کرنا بہی تہا حضرت ابو بکر کے لیے اس مقام مین چنانچہ اسلیے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی سے جسوقت کہ جا ملے علی اونکے پیچہے سے کہ تم ہو امیر یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہین بلکہ مامور ہون اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہین ہے محققین پر **وعن** ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہائی چارہ کروایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کی **ف** ع یعنی دو دو صحابیون مین آپسمین دینی بہائی چارہ کروایا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپسمین دینی بہائی ہوئے اسیطرح اور اور یہ تاریخ ہجرت بعد مدینہ کی آنیکے ہوا **ترجمہ** پس آئے علی اس حال مین کہ بہتے تہے آنسو انکی آنکہون اونکی پس کہا علی نے کہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بہائی چارہ کروایا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا انحضرت صلعم نے کہ تو بہائی میرا ہے دنیا اور اخرت مین یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بہائی چارہ کرواؤن **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ہذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہا نزدیک انحضرت کے ایک جانور پرند یعنی بہنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی انحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ سب پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق مین سے کہا دے دو ساتہ میرے اس جانور کو پس آئے انحضرت کے پاس علی رض اور کہایا ساتہ اونکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے **ف**

خدا کی اور شاہ عین حصہ ثقلین اور وقت ان لگاتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ جملہ محبوبتر ین خلق سی ہی یا محبوبتر ین

خلق کی آنحضرت کی جناب سے یعنی اون مین سی جو یا قرابتیون و بیب مین سی ہی یا یہ مراد ہی کہ جو اولی او اقربا و احق ہین ساتہ احسان کے نزدیک دیہ ترقی محبوبتر ہین یعنی سی

نزدیک خدا کی اور غالبا یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب تر ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان

تخصیصات کی کچھہ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا محبتہ

اگر بعضو نکو محبوبتر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین کرتی ہی اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہین ہی

جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کی بعضی علما نے کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہین ہو سکتی مبتدعین کی کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین

اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام وسیع ہی ایسی تنگی کیون کیجی **وَعَنْ**

عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَانِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ ۔ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچھہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بی سوال کے

نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ

وَعَلِیٌّ بَابُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ شَرِیْکٌ

وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ وَلَا نَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرِ شَرِیْکٍ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم

اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون

اوسکی سی لیکن خاص اونکی ذکر کرنے سی ایک طرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسی ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتے ہین

اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کی ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہ بات

کہ تابعین نے لیے ہین طرح طرح کی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار بابیہ کا

علی کی حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہ باب قضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین انہ اقضاکم جیسیکہ ابی کی حق مین آیا ہی انہ اقراکم کہ وہ

بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا

آنحضرت سی مختص ہی ساتہ علی کی نہین ہاتہ لگ سکتا کسی اور کو واسطہ سی سوائے واسطہ علی کے اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نے

فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہین ہی اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اسکی آٹہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث

کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی ولیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور

بعضون نے ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نی کہ کچھہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے

کہ یہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہے

بعضی علمانے یہ حدیث شریک تابعی سی اور نہین ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتی ہین ہم

اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سوائے شریک کی **ف** ع اور خبر فردوس مین حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَ ... اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ

مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے

جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگون نے یعنی منافقون نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق

دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کی بیٹے اپنی کی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین خاص کیا مینے اونکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ تعالی نے سرگوشی کی

اونسے **ف** ع یعنی پہنچایا مینے اونکو اللہ تعالی کیطرف سے جو کچھہ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس سرگوشی گویا سرگوشی کی اوسے اللہ نے مینے پہنچائے

پس یہ مانند قول اللہ تعالی کی ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی مین حضرت نے کچھ مصلحت اوس غزوہ کی یا مانند اوسکی امور جو

مین ہے کہ متعلق ہین ساتھ اخبار و غیرہ کی کہی ہون نہ یہ کہ دین کی بات اونسے چپکی سے کہی اور اونسے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سے پوچھا

کیا کہ آیا تمہاری پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن مین نہین اونہون نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہے ہماری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن

مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الہی مین اور جو کچھہ کہ صحیفہ مین ہے کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکھے تھے **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ

الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے علی کی کہ اے علی روا نہین ہے واسطے کسیکی کہ ہو جنبی اوسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد مین سوا میرے اور سوائے تیرے **ف** ح اتفاقا دروازہ

آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تھی **ترجمہ** کہا علی بن منذر نے پس کہا مینے واسطے ضرار بن صرد کی کہ کیا ہین معنی

اس حدیث کے **ف** ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کی بیٹا اونکا علی ایک مرد مشہور ہے عابدون مین سے کہتے ہین کہ اونسے پچپن حج کیے اور حدیث اوس

جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات مین ذکر کیا **ترجمہ** کہا ضرار نے نہین حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد

کو اور گذرے آمین حالت جنابت مین سوائے میرے اور سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف

ہے باتفاق محدثین کی **وَعَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ

قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا بھیجا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمین علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا مین نے آنحضرت سے اس حالمین کہ اوٹھانیوالے تھے

دونون ہاتھہ اپنے دعا کی لیے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکی کے یا نزدیک توقع آنے اونکی کے یاالہی نمار مجکو یہانتک کہ دکھا وے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آوین نقل

کی یہ ترمذی نے **ف** ح دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپ کو اونکی مفارقت سے **اَلْفَصْلُ**

الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکھتا اونکو

مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی نصب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے **ف** ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو برا کہنا

ہے عالم سے ہی روایت کی ہو اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس

سے من سب عليا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله ... اور سب انبیاء کی ایک ذات ... حضرت علی کی من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن

عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ

النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ

فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَآنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا

مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجہین ایک مشابہت ہی عیسی سے دشمن کہا اونکو یہودنی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی مانکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا

کی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نے یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہی اونکی لیے کہ اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر حضرت

علی نے کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگی میری حق مین دو شخص ایک تو محبت کرنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتہ اوس چیز کی کہ نہین ہی مجہمین یعنی تفضیل دیگا

مجکو تمام صحابہ پر یا انبیاء پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کی اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہ احمد نے ف ع

اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور اعتقاد جو حد سے گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہوا و محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کہینچ لیجاتی ہی اور راہ مستقیم سے

سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب طیبی ف گمراہی کر کرتی ہی اور متصف ساتہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہی مین کہ دونو طرفون افراط و تفریط سی اسرار بین

محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کی جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہی ہی حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر

شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونو چیزین جمع کرے بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا حضرت علی نے اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی و بغضنی

اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سند سے ہی کہ کہا علی نے الا ہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نے مناقب مین وعن

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ

مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ

مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى

كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب

اوترے غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہی جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل

مین کہتے ہین پانی کی تالاب کو اور اوس وقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتہ علی مرتضی رض کا پہر فرمایا ف ع

یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتے تم کہ

مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہ مومنون کی اونکی نفسون سے یعنی جیسا کہ قران مجید مین مذکور ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا غرضکہ کہا صحابہ

نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہ ہر مومن

کے اوسکی نفس سے ف ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور بہتری اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسونکے

کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نے سچ فرمایا آپ نے ہان پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ ہون مین دوست اوسکا پس علی دوست

اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو ف ع ح اور ایک روایت مین ہی کہ احب من احبہ

والبعض من ابغضه ... حدیث وارد ہی دوست رکھ اوسکو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن

اور مدد کر اوسکی کہ مدد کرے علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کرے علی کی اور پہیر حق کو ساتھ علی کی جسطرف کہ پہیرے **ف ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی سے حضرت
عمر نے بعد اسکی پس کہا عمر نے واسطے علی رض کی کہ خوشی ہی تمہارے لیے یا جیتے رہو صبح رہنا گوارا ہی بیٹے ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نے **ف** جاننا چاہئے کہ شیعون نے جو تمسک کیا ہے ساتھ بعضے روایتون کے حضرت علی کی
احق ہونے پر ساتھ خلافت کی اونمین سے یہ حدیث اونکی نزدیک تو تیر دلیل ہے کہتے ہین کہ یہ صریح دلیل ہے اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہین کہ
مولی یہان بمعنی اولی ساتہ امامت کی ہے بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کی والا احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی
حضرت علی کی لئے اسلیے کہ جانتی تھے اور پہچانتی تھے اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہے مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیے پس ہوئے علی رض کی لیے وسے ہی کہ
جیسے آنحضرت کے لیے تہی امامت پر پس یہ نص صریح ہے اونکی خلافت پر اور بیشک حدیث صحیح ہے روایت کیا ہے اوسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طریق اسکی
بہت ہین روایت کیا ہے اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہے کہ سنا ہے اسکو آنحضرت سے تیس صحابیون نے اور گواہی دی اونہون نے اسکی علی رض
کے لیے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسنادون سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اوسکے
قول پر کہ کلام کیا ہے اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہے اونہون نے کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے طرق متعدد سے کہ تصحیح
کی ہے اسکی اکثر نے ذہبی نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا لیکن ہم کہتے ہین شیعہ سے بطریق الزام کے کہ اونہون نے تو اتفاق کیا ہے اسپر کہ اعتبار
تواتر کا ہے بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتھ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیے اور یقین ہے کہ یہ حدیث متواتر نہین ہے باوجود خلاف کی
اسمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالے اسمین بعضے ائمہ حدیث سے اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہے اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی کے
اور سوا اونکی کے اور روایت نہین کیا ہے اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکی
کی اکابر اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہے صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہے اور اونہون نے شرط کیا ہے تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہے شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہے اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ کو ہے اور ہم کچھہ اوسمین سے بطریق
اختصار کی ذکر کرتے ہین کہ کہا ہے اہل سنت نے کہ نہین مانتے ہم کہ معنی مولی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہے بلکہ معنی محبوب و ناصر کی ہے اسلیے کہ لفظ مولی کا کئی معنی آتی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کی اعتبار نہین رکھتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہے ارادہ
رکھنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارا اور پیارا اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہے اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہے
لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نے لغت کی اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہے کہ مفعل بمعنی فعل کی آتا ہے اور کہتی ہین کہ یہ چیز اولی ہے فلانی چیز سے اور نہین کہتی ہین
کہ مولی ہے اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنے سے تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سے اسلیے کہ اسکی بیان کرنے مین بہی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیے اسکی ہونے کے پہلے
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور دعا ہی پہر اسی جہت سے ہے اور بعضے طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموماً اور ذکر علی رض کا خصوصاً آیا ہے جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتھ سند صحیح کی آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے صحابہ ساتھ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نے کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا ازانجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین ایا ہے اور ذہبی نے تصحیح
اسکی کی ہے کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمومنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہے اور تاکید اس باب مین کی آخر
کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہم نہین مانتے کہ معنی مولی بمعنی اولی کی ہے ولیکن یہ کمان لازم آتا ہے کہ اولی ساتھ امامت کی مراد ہے بلکہ ساتھ قرب و اتباع کی جیسیکہ قرآن مجید مین

نہین کا تتبعی اور بیان جامع بلکہ ظاہر تر اور یہی اس حال کی نہین کہتی ہین ہم مانا انکی مراد ولی ساتھ امامت کی ہو لیکن یہ تسلیم
نہین ہو سکتا ہے کہ اس حال کی بلکہ مآل مین اور بیچ وقت عقد بیعت انکی مراد ہوا اور بعد تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہوا اور علی رض بھی اوس اجماع مین داخل ہین اور تقریر
اور روایتونکی کہ صحیح ہین ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث کیونکر نص ہوا امامت پر حالانکہ دلیل نہین لائی اوسکو علی اور عباس
رضی اللہ عنہما اور انکی وقت حاجت کی ساتھ اوسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی رض وقت خلافت اپنی کے پس ثابت ہوئی حضرت علی کا دلیل لانا اپنی ایام خلافت مین یہ دلیل ہی اوپر اسکے کہ جانا انہون نی کہ نص ابھی مین ہی اوپر خلافت
انکی کی متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے سو نہین ہو اور علاوہ اسکے علی رض نے خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہین ہی آنحضرت سے اوپر خلافت انکی یا اوپر خلافت غیر انکی جیسا کہ آیا ہی صحیح مین ایک
اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہی کہ علی اور عباس بعض شیعین ہی آنحضرت سے اوپر بیعت انکی اور خلافت غیر انکی جیسا کہ ہمارا صحیحہ مین آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس
آئی انکی مرض الموت مین اور عباس نے علی رض سے کہا کہ طلب کر اوس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہی تو جان لین ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سے اور علی رض نی فرمایا کہ
نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی رض کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنی کی اوسکو کیون کہتی عباس
کہ اگر یہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب مانگی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینی یا کچھہ کم یا زیادہ گذری تہی اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا
اونکا اوسکو باوجود جان لینے کے اوسکو ایسی بات ہی کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ بوقت بیعت کرنیکی ابوبکر رض کو یاد رکہتی تہی اوسکو اور جانتی تہی اوسکو
اور باوجود اسکی جو انہون نے کچھہ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سی خلافت علی رض کی نہین ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑھا اور اشارہ کیا حق ابی بکر اور عمر رض کا اور کہا کہ امیر بنو دی تمپر کوئی شخص جیسکہ اخبار مین آیا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی رغبت
دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو ولیکن اونہون نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمانبرداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المومنین علی رض نی کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہ
کذب و افترا ہی اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہے اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہون نے نص سے اوپر
دلیل نلاوین اور عقل او سنیکرین یہ بات محالات سی ہی اور جب ابوبکر رض دلیل لائی ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کی کیون نہ کہا صحابی نی کہ نص خاص علی رض کی
لیے واقع ہی احتجاج ساتھ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سی لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہی کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ تہی
ہین اور یہ قوم قائل ہین انکی تکفیر کی اور کہتی ہین کہ سب صحابہ سی اعراض کرنا اور قاضی ابوبکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کی طرف گئی ہین
روافض بسبب اسکی باطل ہونا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلیے کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اوپر احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی
کی اونسی واقع ہوا اور یہ کہ حدیثین اور اخبار اور تفسیر روایت کی گئین جھوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب رجوع کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
انکی صحبت مین ایسی لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بھی کہ اونہون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی
صواعق محرقہ مین کہ اونہون نے نسبت اوسکے بطول ذکر کیا ہی وہان اور جو کچھہ کہ ہم نے اس مین بطریق اختصار کے بیان کر کیا ہی کافی ہی و باللہ التوفیق **وعن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نی فاطمہ سی پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی **ف** ع اور ایک روایت مین آیا ہی فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دفعہ پر
یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار مین یہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی **ترجمہ** پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی رض نی پس نکاح کر دیا حضرت نی فاطمہ کا علی سی رضی اللہ
عنہما نقل کی نسائی نی **ف** ح اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا امین نی علی رض سی کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کی حال آنکہ تم آنحضرت کی

بچا لی جیتی ہو کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کرون پس آنحضرت نے سنا اور ہنسی
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے اونکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہین اوترا ہے حکم تا ہنوز پھر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعض قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو
دیا تہا پھر کہا بعضون نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اونکا کر دین کہا علی نے کیونکر ہو حالانکہ
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجھکو
رب عز و جل میرے نے اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابا بکر صدیق اور عمر بن خطاب
اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا مین اونکو پس جب کہ جمع ہوئے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہو پر اور علی گئے تھے آنحضرت کی کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب
پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دون اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ مین نے نکاح کیا
اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ مین نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجور کا اور رکہا
اوسکو آگے ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہم نے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے علی رض کے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دون تجہسے فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتہ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق راضی ہوا مین ساتہ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ
تحقیق نکالی اللہ نے ان دونو سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہ بند کر دینے دروازونکی سوای دروازہ علی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** ع یعنی بعضی صحابیونکی گہر کی دروازے مسجد نبوی مین تہے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد مین ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی رض کا کہلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد مین درست تہا اور یہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانی آنحضرت کے
اور نہین اشکال آتا ہے اس حدیث سے اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر مین کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازونکی بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کی اسلیے کہ اوسمین
تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازونکی بند کرنے کا بیچ حالت مرض الموت اپنی مین اور اسمین یہ ہے نہین پس حمل کیا جاویگی یہ حدیث حالت سابق پر
پر اور اوسکی واضح ہوتا ہے قول علما کا کہ اوس حدیث مین اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے
اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی ازراہ متن اور اسناد کی یا معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نے زید بن ارقم سے کہ یہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنے ان دروازونکی سوائے دروازہ علی کی اور ریاض مین ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہ کہا تہی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دروازے جاری مسجد مین کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کرو
یہ دروازے سوای دروازہ علی کی پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمین لوگون نے پس کہڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کو لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کے پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

[illegible]

مین اوسطح یا عمدہ مین حکم کیا گیا مین ساتہ ایک ... اور ابن عباس اور جابر سے ہی یہ خلاف روایت کی گئی ہی بعض صحیح مین

اور صحیح سنین ہی کہ وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد غیر باب ابی بکر اور اگر صحیح ہوں حدیثیں علی کی حق مین تو جمع کیا جاویگا دونوں حدیثوں مین اور یہ دونوں مختلف کیونکر تطبیق دیجیے درمیان دونوں حدیثوں کے واللہ اعلم

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہا میرے لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی نہ تہا کسی کے لیے خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے **ف** ع اور سحر کہتے ہین آخر شب کے چھٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پس اگر کہنکارتے آنحضرت **ف** ع بغیر ساتہ جواب سلام کے یا بدون اوسکے بنا بر اسکے کہ سلام استیذان کی لیے جواب ہے یا نہین **ترجمہ** پہر جاتا مین طرف گہر والون اپنے کی یعنی یہ سمجہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتے حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہ نسائی نی **ف** خ اور یہ مرتبہ کسی کو لیے نہ تہا سوائے انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہے آنحضرت کی گہر اور اخوت اور اختلاط مصاحبت رکہتے تہے بسبب نسبت فاطمہ رض کی

وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دی مجکو یعنی مار کر راحت بخش اور خلاص کر رنج سے اور اگر اجل مین دیر ہی تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفعنی ساتہ رے اور فے کے ... یعنی فراخی کر میری لیے زندگانی مین صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہ بیماری واسطے امتحان و آزمائش میرے کی تو پس صبر دی مجکو کہ جزع فزع نکرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کہا تو نی پہر کہا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اوسکو ساتہ پانوں اپنے کے **ف** ع یعنی تاکہ متنبہ ہووین غفلت امراض سی اور تاکہ ارشاد دین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووی اونکی لیے کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہی اپنی بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردید کی اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی **ترجمہ** کہا علی رض نی پس نہ بیمار ہوا مین ساتہ اس درد کی بعد اوس دعا کی حضرت کی کبہی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب قرشی ہین کنیت اونکی تہی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لائے ہین مردون مین سے اور اختلاف ہی انکی سن مین اور بعضوں نی کہا کہ پندرہ برس کی تہی اور بعضوں نی کہا آٹہ برس کی اور بعضوں نے کہا دس برس کی حاضر رہی علی تہے ساتہ آنحضرت کی تمام غزوات مین سوائے تبوک کی کہ اون دنون مین اونکو آنحضرت نی خلیفہ کر کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اوس مین فرمایا اونکی لیے کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووی تو مجہسی منزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تہے طرف پستگی پن کی اور پیٹ انکا بڑا تہا اور بال اوڑ گئی تہی داڑہی اونکی کشادہ تہا سینہ انکا اور سر اور داڑہی آپکی سفید تہی

خلیفہ ہوئی اور وہ دن شہید ہونی عثمان رضی اللہ عنہ کا روز جمعہ کا تھا اور اٹھارہوین تاریخ ذیحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن
ابن ملجم نے سترہوین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنے سی اور غسل دیا انکو انکی دونون صاحبزادون حسن اور حسین نے
اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کی اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضون نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضون
نے کہا ستر برس کی اور بعضون نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے **باب مناقب العشرة رضی اللہ عنہم** باب بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی ف ح ع کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہین یہ دس تن صحابہ مین سی مشہور ہین ساتھ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی اور سب قریش
ہین اور انکی لیے تقدم اور مناقب اور حدیثین ہین کہ اورونکی لیے نہین ہین اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہین کو لیے نہین ہے بسبب وارد ہونے اسکے اہل بیت نبوت
کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکی اہم اسکے کہ ہون مجتمع انکی حدیثین
یا متفرق حدیثوں مین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کی ہین جیسے تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ مین الفصل
الاول فصل پہلی عن عمر قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا یعنی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتھ خلافت کی اصحاب شوریٰ کو نہین ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کار کی یعنی
خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سی تھے راضی ف ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا بلا شبہ
یا مراد رضا سی رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کی یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہان زیادہ راضی ہونا ہے بنسبت اور صحابہ
کی بسبب ہونے انکی عشرہ مبشرہ سی ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع حضرت
عمر نے جو ان چھہ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو ان مین افضل تھے سب جانتے ہی کیا حاجت ہے انکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر رضی سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کی بیٹے اور بہنوئی
تھے متہم ہونیکی لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا ان مین سے اور بعضی روایتوں مین آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگون مین کہ آنحضرت راضی تھے انسی
لیکن اہل شوریٰ مین داخل نکیا یہ جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد ہونی اوسکی اہل حل و عقد سے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیا وے مانند
ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کی جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اوسکے
کہ وہ افضل ہو اور اسی سبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکی قریش مین سے باوجود موجود ہونے افضل کی اور نیز اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب
قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنی مین اور رہی
شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتھ پر کہ جس سی جانا جاوے صدق اوسکا پس یہ خرافات شیعہ کمینی اور جہالات انکی سے ہے
اور توطیہ اور تمہید ہے انکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود ہونی ان چیزون کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بھی وعن
قيس بن حازم قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سی کہ کہا دیکھا مین نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہ بخاری نے ف ح ع طلحہ نے دن احد کی اپنی تئین آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکی بدن مین کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہان تک کہ عضو مخصوص ان کا

[illegible]

[illegible] قتل کیے گئے دن گل کی تھی [illegible]

جمادی الآخر کے سن چھتیس میں اور دفن کیے گئے بصرہ میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وعن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتي بخبر القوم يوم الأحزاب قال الزبير أنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواريا وحواري الزبير متفق عليه** روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتی ہیں کون ہی کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو گئے اور آپس میں اتفاق کر کے آنحضرت سی لڑنے کی لیے آئی تھی کفار بارہ ہزار تھی اور مسلمان تین ہزار تھی اور پہنچے گرد مدینہ کی خندق کھود کر سامنے ہوئے تھے اور مسلمان بہت تنگ دل تھی اور صف جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ تیر اور پتھر اور تیر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اوس نے تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکھیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کی پس اوس دن آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونمیں دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت میں **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کی لیے مددگار ہوتی ہیں اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع زبیر بیٹے عوام کی کنیت انکی ابو عبداللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھی سولہ برس کی عمر میں اسلام لائی اور عذاب دیا انکو انکی چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں پس نہ چھوڑا اونھوں نے اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار اونھوں ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کی ساتھ روز احد کی اور تھی گورے دراز قد کچھ میانہ دبلے پن کی طرف قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ میں سن چھتیس میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پھر نقل کی گئی طرف بصرہ کی اور قبر انکی مشہور ہے اوس میں **وعن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأتي بني قريظة فيأتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال فداك أبي وأمي متفق عليه** اور روایت ہی زبیر سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ جاوے بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والی گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں **ف** ع یعنی تاکہ لاؤں خبر انکی جانا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئی اور پندرہ روز تک انکو گھیر رکھا اور پھر فتح پائی یہ بات وہاں فرمائی یا غزوہ احزاب میں کہ بنو قریظہ تھی وہاں [illegible] زبیر نے کہتی ہیں **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پھرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہوں تیری باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور اسمیں تعظیم ہے اونکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہ ایسی ہے کہ انسان نہیں کہتا ہے ایسا مگر ایسی کی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سے کہ کہا اونھوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہی کہ زبیر نے اپنی بیٹی عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وعن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع أبويه لأحد إلا لسعد بن مالك فإني سمعته يقول يوم أحد يا سعد ارم فداك أبي وأمي متفق عليه** اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسیکی لیے مگر واسطے سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا میں نے حضرت سی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوویں تیری باپ ماں میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اسلیے کہ مالک بیٹے وہیب کا نام ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کہا پس تطبیق انمیں اور

نہین ہو اسلیے کہ مطلع ہو ئی ہون وہ پہیرن جیب ... یہ حدیث غیر کی کہا مولف ذکر کنیت

ستر ہ برس کی عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام مین ثالث الثلثہ یعنی دو شخصون کے بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینے ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوے ہین سب

غزوون مین نبی صلی الله علیہ وسلم کے ساتہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی آمین کہ ڈرتی تہی لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکہتی دعا خیر کی بسبب مشہور ہونی قبولیت

دعا انکی کی لوگون کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ماں باپ

اپنی کہ فرمایا دونونکی لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا یہ کسیکی لیے سوا ان دونون کی اور تہی یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنے قصر مین بیچ عقیق

کی تو پہر مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گیے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور عمر

انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان رضی نے اور روایت کین انسے حدیثین

خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق مین اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی میری پہلے کسی نے تیر راہ خدا مین

نہین مارا اور یہ ہوا اسطرح تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتہ ساٹہ سوارونکی واسطی جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکون کی بہیجا

پہر اونمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اونکیطرف پہینکا اور یہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدِمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ

اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا نہ سوئے

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنی کے مدینہ مین یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی

کرے میری ناگہان سنی ہمنی آواز ہتہیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی

تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دلمین خوف بہ نسبت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا مین مبادا اعداء دین کو کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین تاکہ نگہبانی

کرون انکی اور خدمت بجا لاؤن پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کی خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم

نے ف ع او خاص کیا اونکو ساتہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ انمین غالب تہی یہ صفت بہ نسبت اونکی یا یہ کہ یہ صفت انمین غالب

تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی حدیثین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصائح مین سے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے با درو الیسیئات

القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح

فہری ہین قرشی ہین اسلام لائے ساتہ عثمان بن مظعون کی اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئے سب جہادونمین آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتہ اور ٹہہرے رہے آنحضرت کے ساتہ روز احد کے اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نے دانتونسے

پکڑ کر کہینچین حتی کہ دو دانت انکی کے آگے گر پڑے تہی پہر ... اور مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کے سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گیے

... بن ابی ... وعن ابن ابی مُلیکة قال سمعت عائشة وسُئلت من

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفاً لو استخلفه قالت ابو بکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر

قیل من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح رواه مسلم اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا میں نے عائشہ سے اور پوچھی گئی تھیں

وہ کہ کسکو آنحضرتؐ خلیفہ اپنا کرتے اگر فرضاً اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسیکو صحابہ میں سے کہا عائشہ نے کہ ابوبکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر

کسکو کرتے بعد ابی بکر کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کے کہ اوسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے **ف**

ع ح کہ امین تھے اور لائق اسکا سکی اور ابوبکر صدیقؓ نے بھی کہا اوس وقت کہ خلیفہ کرتے تھے انکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہ عمر ہیں اور ابو عبیدہ بن

الجراح ہیں جسکو چاہو انمیں خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرتؐ نے واسطے کار دین ہمارے کی یعنی امامت کے پس کون ہے

کہ موخر کرے تمکو کار دنیا میں اور اس سے بھی یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اولی تھے ساتھ خلافت کی بعد شیخین کے بقیہ صحابہ سے اور **وعن**

ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان علی حراء هو وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر فتحرکت

الصخرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شهید

وزاد بعضهم وسعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواه مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرتؐ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا

پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا نہیں تجپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے راویوں میں سے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بھی

حرا پر تھے ہمراہ آنحضرتؐ کے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ

اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کی ہے نہ عین حرب میں بلکہ باہر اوس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید

ہے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا اسکی یہی جو لفظ زاد کا کہا اوسمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمیں معارضہ و مبادلہ ہے نہ زیادہ اور اشکال یہ لازم ہے کہ سعد

بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تھا پس جب اوس روایت کیا تو یہ ہے کہ فرمایا تغلیباً یعنی اکثر انمیں شہید تھے پس عطا الاکثر

حکم الکل کا ایسا کچھ فرمایا اور یا جیسا کہ سید جمال الدین نے کہ کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تھی موت اونکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض میں سے کہ باعث ہوتی ہیں حکم شہادت

کی مانند پیٹ کی بیماری وغیرہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلی الله علیه وسلم

قال ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة وعبد الرحمن

بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعید بن زید فی الجنة وابو عبیدة بن الجراح فی الجنة رواه الترمذی

ورواه ابن ماجة عن سعید بن زید روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر بہشت میں ہے

اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں۔ عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں

اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے **ف** ع

ح سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمرؓ اکیاون ہجری میں وفات ہوئی

اونکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچھ اوپر ستر برس کی عمر تھی اونکی اور ایک وجہ جو ان عشرہ کی تخصیص کی ہے اور امتیاز انکا ان سے کہ گزر چکی ہے اور بشارت جنت کی یہ ہے کہ انکی بشارت

ایک حدیث میں واقع ہوئی اور اوروں کی کئی حدیثوں میں علماء نے لکھی ہیں والا بشارت مخصوص اور منحصر انہیں میں نہیں ہے اور ذکر کی ہے اسکی تصریح نے ذلک العلماء

بیان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر تنبیہ ہونا چاہتی ہی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیثوں میں واقع ہوا ہی اکثر اسی ترتیب سی ہوا ہی اور اس سی حقیقت اونکی
جماعت کی ثابت ہوتی ہی اور اسپر یہ گمان کرنا کہ اوس ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لائی ہوں اس حدیث کا کہ وہ مشہور سی تغیر اور تقدیم و تاخیر کی عادت کرلی
ہیں جہاں مقصود میں فرق نہیں آیا ہی کیونکہ تغیر کرنیکی جسطرح ہی اوسیطرح ادا کرتی ہیں وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَرْحَمُ اُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین
امت میری کا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و نیکی سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہیں اور پہنچاتی ہیں اور سخت ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور بہت سچا اونکا حیا میں عثمان ہے **ف** ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھ کہنا اونکی خصوصیت اونکی
تہا اور حیا شعبہ عظمی ہی ایمان کا اور ظاہر بہت سچا ایسی کہنا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشر کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر
وہ ہے کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو **ترجمہ** اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہیں **ف** ح ع علم فرائض و میراث یہ خوب جانتی تہی اور بڑے
فقہاء صحابہ میں سی تہی اور لکہنے والے وحی کی اور جمع کرنیوالے اور لکہنے والے قرآن کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت میں **ترجمہ** اور بہت
پڑہنے والا اونکا اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہی **ف** ح ع یہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہ صحابہ میں کی تہی کہ جنہوں نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تہی اور جب سورہ لم یکن
الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہ پر پڑہوں اور تجہی سناؤں اونہوں نی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہی
پس وہ رونی لگی آنحضرت صلعم بہی رونے لگے اور وفات ہوئی اونکی مدینہ میں سنہ ۱۹ انیس میں حدیثیں روایت کیں اونسی خلق کثیر نی **ترجمہ** اور بہت جاننے والا اونکا حلال
وحرام کو معاذ بن جبل ہی **ف** ح یہ جناب رضی اللہ عنہ انصار میں سی ہیں اور ان ستر مومنین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کر
دیا تہا انمیں اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعض نی کہا ہی اور جعفر بن ابی طالب میں اور بہیجا اونکو آنحضرت نی معلم اور قاضی کر کر یمن میں اور یہ اسوقت میں
اٹہارہ برس کی تہی طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ اٹہارہ میں اور عمر اونکی اڑتیس برس کی ہوئی اور یہ کہتی تہی خداوندا یہ رحمت ہی تیری تیرے بندون پر
خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سی محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سے کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہتی تو تو ہی تیری عزت کی قسم ہے
تو کہ میں تجکو دوست رکہتا ہوں یا کچہ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہ بیچ مضمون اس آیہ کی کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ میں اور ابوبکر کی زمانہ میں اور جب یمن میں گئے تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ
سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہاد و غیرہ میں اور وقت رحلت کی کہا انہی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیوں روتی ہو اور کس چیز
نی رلایا تمکو کہا لوگوں نی کہ روتی ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کی کہا علم و ایمان قدیم ہیں روز قیامت تک تو تم حق کو جس سی کہیں ہو اور
رد کرو باطل کو جس کسی ہو مناقب انکی بہت ہیں زیادہ از عد **ترجمہ** اور واسطے ہر امت کی ایک امین ہی اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی **ف** ح ع
ایک روایت میں ہی کہ ہر پیغمبر کی لیے ایک امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہ قصہ جو ریاض میں مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نی
جب آئی عمر بن الخطاب شام میں تو ملی اونسی امراء اور سردار کہا عمر نی کہ کہاں ہیں بہائی میری لوگوں نی کہا کون کہا عمر نی ابو عبیدہ کہا لوگوں نی کہ آپ آتی ہیں

پاس آئی تہی عمر سو انکی سپر اور کلی لگا ... پایا نہ انکی گہر مین مگر ایک چہوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اونٹ

روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نی کہا ابو عبیدہ کو کہ مجہکو اپنی گہر مین لیچلو پس آئے اونکے گہر مین پس کہا کچہ کہان کہان ہین اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مگر ایک نمدہ اور کاٹی اونٹ اور تلوار حال انکہ تم امیر ہو اپنا تمہارے پاس کچہ کہانا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی وہان سے کچہ چہوٹے چہوٹے ٹکڑے روٹی کی پس روئے عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نی سواے تیری ای ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ملتے ساتہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جس جمع ہوتی ہین حاضر ہوئے ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا و رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہی ساتہ آنحضرت کی روز احد کو اور کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتون سی اور دو دانت اونکے گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سے اور اونہون نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر رض کی عہد مین اور جنازہ اونکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو اونکی مشاورت کی ہاتہ تفویض کرتا مین — واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم کی زیادہ کر نیوالا میری امت مین سے علی ہے **ف** ع اور اسلیی حضرت عمر رض نی مشاورت اور بی فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر تر یہی کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جانتی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت مین فضیلت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر رض پر ثابت نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابو بکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کی انہون نی اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض ہین اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نی اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر علی تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی — اور ہین دونو جماعتین کہ برا کہتی نہین بعض اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی اونمین سی ساتہ کفر و سرکشی کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل و تدبر کی اور اعتقاد کرنا چاہئی کہ امیر المومنین علی رض نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ لائق تر ین لوگونکی ساتہ خلافت کی اوس وقت مین اور معاویہ نی اجتہاد کیا اور ہین اونکی خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی رض کی ہوئی واللہ تعالی یفضل بجنتہم ویسر بانی رحمتہ **وعن** الزبیر قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنہض الی الصخرۃ فلم یستطع فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کو **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیار کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ مین منافات ساتہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون **ترجمہ** پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتہر کی کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سے دکہائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکی یعنی بسبب بوجہ زرہ کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی جنت جیسا کہ ایک روایت مین ہی اور معنی یہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی لیی بسبب اس عمل کی یا بسبب اس چیز کی کہ کی اونسے کہ اپنی اوپر بوجہ کہون اوٹہائی کہ اپنی تئین

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی تن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہو گیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھ اوپر اسی تھی کہ ست
مین سی اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی تیر مارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب نے ہی زخمی کی پیشانی اونکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین اون گڑہون مین سی کہ کھودی تھی
ابو عامر نی تاکہ گر پڑین انمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہانتک کہ سیدہے کھڑی ہوئی
اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنے چوسا خون میرا انہیں مس کرے گی
اوسکو آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ
اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ اِلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکھی کہ دیکھے طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی زمین پر اسحال مین
کہ تحقیق مر چکا ہی اور یا انتظار مرنیکے ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکھی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو بس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہوئے روی زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع ح اور
تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کے بمعنی نذر اور موت اجل کے آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من
قضی نحبہ ومنھم من ینتظر کی ساتھ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانون مین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کی پس بعضون
نی اونمین سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہوئے راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا
دونون معنونکا درست ہی اور ظاہر دوسری معنی ہین جیسی کہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون
مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اوسکی اہین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھائل ہوئی تھی روز احد کے چنانچہ
اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی غائب
ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونیکی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور نتیجہ موت اختیار کا ہی و تمام انتہی
کہ یہ اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کے آل کار مین کی دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور
روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کے مونہہ سی کہ فرماتی تھی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میری ہین بہشت مین **ف** ع یہ کنایہ ہی اونکے کمال
قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکے لیے اوس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین
ف ح مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہے کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کی کرتی ہین جیسی کہا کسی بزرگ نے **مصرع** از اثر کرانہ تیر دعا می کنم روان
اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنیکی تھی کہ پہلی راہ خدا مین انہون نی ہی تیر مارا **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي ۹۳ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے [illegible] عاکی یا الہی قبول کر

یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جس وقت کہ دعا مانگی تجھسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم

اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور رواه

الترمذي اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ ماںکو مگر واسطی سعدکے یعنی روز احد کے

فرمایا واسطی اوسکی روز احدکو پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی پہینک تیر اسے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی

نے ف ح ع تہے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتہ پر اوس وقت مین یہ ستراں برس کے عمر مین تہے اور ایکی وقت مین لازم کیا تہا خود

اپنی گہر مین رہنا کہ ایک قبہ مین بیٹہی رہتی تہی اور اپنی گہر کے لوگون کو کہدیا تہا کہ مجہی لوگونکی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہوئی امت کسی امام پر وعن

جابر قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرء خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني

زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح

فليكرمن امرء خاله اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہ ماموں میرا کہ یعنی میری ماں کی قوم

مین سی ہی پس چاہیی کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموںکی کہ مین رکہتا ہون تاکہ کہلجاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میری کے

نہین ہے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد یعنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہی قریش سی اور تہین والدہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی بنی زہرہ سی ف ع اور زہرہ بیٹی ہی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں

میرا ہی اور مصابیح مین ہے پس چاہیی کہ اکرام کری ہر مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ مین اکرام کرتا ہون اپنی ماموںکا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہے

کہتا ہون مین بلکہ تحریف ہی الفصل الثالث فصل تیسری عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص

يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورايتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما

طعامنا الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني

على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن

يصلي متفق عليه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا مین نے سعد بن ابی وقاص سی کہتی تہی تحقیق مین اول شخص البتہ ہون عرب

مین سے کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مینی اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہمارے لیئے

کچہہ خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پائخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیان کرتی ہین بکریان یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں

کی درحالیکہ نہین تہے واسطی اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعض و بعض سی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب کہاتی ہین مجہکو یا توبیخ

کرتی ہین مجہکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیئی کہ نماز ستون ہی اسلام کا یا تقدیر ہی اوسکی علی عمدہ شرائعہ اور مراد یہ ہی کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجہکو اور تعلیم کرتی ہین مجہکو

نماز اور جار دلاتی ہین مجہکو کہ اچہی نہین پڑہتا ہون مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا مین اوس وقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی مینی نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا

اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میری اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میری دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی سعد

بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کرتے تہی لوگونکی طرف لکہہ بہیجتی اور کہتا تہا کہ نہین

اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی شرائط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہین ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کے نہین کرتے

پس حضرت عمر نے تہدید کی بیچ اونکے اور اونہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی یعنی اونکو آنحضرت کی نماز پڑہاتے ہوئے دیکھا کہ بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑہا کرتے تھے
پہلی دو رکعتون مین اور تخفیف کرتے تھے دو رکعت اخیر میں پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی تہا جیسا کہ تم کہتی ہو اور رد کیا بنی اسد کی
باتونکو اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتہہ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنے کمال کا ساتہہ بیان واقعہ
کے واسطے مصلحت دینی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین مین جائز ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرتے تہے بسبب اغراض صحیحہ مصالحہ کے **وَعَنْ سَعْدٍ**

قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنے تئین اور مین تیسرا تہا اہل اسلام کا
ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تہے تیسرا مسلمان مین ہوا اور مراد دوسرے ابو بکر اور خدیجہ ہین اور کلام انکا باعتبار اجنبیون کے ہے تاکہ حضرت
صلے کی شکل جاوین کلام مذکور سے **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اس دن تو گو نہین سے کہ اسلام لائے پہلی میری مگر بیچ اوسدن کی کہ اسلام لایا مین اور سے مین البتہ
تحقیق ٹہہرا مین سات دن اس حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہ بخاری نے **ت** ح یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکے اور بعد ازان
ساتہہ روز گذرے کہ کوئی ان سات دنو بیچ اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کے اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق اسمین اور درمیان خبر عمار کی کہا دیکہا مین رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہین تہا ساتہہ انکے مگر پانچ غلام اور دو عورتین اور ابو بکر ساتہہ اس طرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہہ
کہ مطلع ہوئی ہون یہہ اوپر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا**
يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیویونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہے کہ فکر مین ڈالتا ہے مجکو بعد میرے **ف** ح یعنی بعد وفات میرے کہ میراث چہوڑی نہین
ہے تمہارے لئے اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر جس وقت کہ اختیار دین گئین پس فکر کیا جاتا ہے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی یاد ویگا **ت** اور صبر نہین کرینگے اوپر تفقد احوال تمہاری مگر صبر کرنیوالے **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتے ہین
مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہین قلت کو اور دیتے ہین یادت کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر
الصدق خرچ کرتے ہین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکہتے تہے آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینے والے اور خیر کرنیوالے اسلئے کہ سوق
کلام واسطے نفقات کے تہی پہر کہا عائشہ نے یعنی واسطے تشکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹے اوسکے کہ ابو سلمہ ہے اور کبار تابعین سے ہے
پلاوے خدا تعالی تیرے باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیویونپر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع اور اور روایت مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہہ دینے ایک باغ کی واسطے ازواج
مطہرات کی بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا دیا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد مین آدہا
مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کی چالیس ہزار دینار پہر سدھائے پانسو گہوڑے جہاد مین پہر لادین ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تہا
اکثر مال انکا تجارت سے اور ایک بار عبد الرحمن نے ایسے ہی صحابہ کو ایک ایک پچاس ہزار دینار پہر جب ہوئی موت اپنی گہر مین [illegible]
کرنے تمام اہل کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میرے بدن پر ہے فلانے شخص کے لئے اور عمامہ میرا فلانے کے لئے اور [illegible] مال سے

کہا اوسکو فقرا نے ہی ہو جلدی جنت کی ... اور کہا محمد اللہ تعم فرماتا ہی کہ کہیو میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام اور قبول کر اوس سے فروجہ بہیجدے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اسکا ہی اور وکیل رسول اوسکا ہی چاہیو کر ہو اپنی مال مین جو کچھ چاہی اور تصرف کرے اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اوسکی اور نہین حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین آئے اسی ہزار درہم اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکھ درہم **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَزْوَاجِهِ اِنَّ الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیویون اپنی کے تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتھ بیون اپنی کے یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرے مین بعد وفات میری وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الہی پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہی اسلیے کہ آنحضرت نی جانا تہا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت کا ہی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کبار صحابہ سی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** نجران ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے ترجمہ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہماری حق مین خیانت نکرے تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانتدار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانتدار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطی امارت کی لوگ **ف** ع کہ دیکہین کون اس منصب کرکے مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینے امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنی پر بعد وفات آپکی فرمایا آنحضرت نی اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق مین یعنی بغیر حکم کریگا مگر ساتھ عدل کی بے رغبت دنیا مین راغب آخرت مین **ف** ع اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتھ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی خلاص کہ وجب ہی خلاص کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنی نفس کی حق مین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر ادائی بوجہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگی اوس سے خیانت نہین ڈرتا ہی بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی **ف** ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہ ہین کہ وہ شخص ایسی ہین جب شروع کرتی ہین کوئی کام اپنی کاموں سی تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کا اور وہ کام کیے جاتی ہین اور نہین رکتا ہی اونکو جھگڑا کسی جھگڑنیوالی کا —

اور نہ اعتراض ہی حضرت علی اور شیادات سی امت سے لیئی ایات ہیں تحقیق تو پائی مرشد ہدایت ترجمہ اور امیر کرینگے

نہین گمان کرتا ہون تمکو کرنیوالے یعنی امیر اونکو بلا خلاف حال خلافت اونکی مین پاوگی اوسکو راہ راست کہا نیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل کریگا اوسکو لیجاوینگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی **ف** ع یعنی یہہ امر سپرد تمہاری طرف امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنے والی اجتہاد مین نہین جمع ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اس حدیث مین ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہو اور راوی بہول گیا ہو اور بعضے نے کہا کہ ابوبکر کی بہلی کر کہنی اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی اور نہین ذکر کیا عثمانکو صحابیکی لا اراکم کہنی مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہین حضرت علی پر اور ممکن ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اراکم فاعلین کے یہہ ہین کہ مین نہین گمان کرتا ہون کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیے کہ مین جانتا ہون قضا و قدر الہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور مذکورین کی عمر نسبی پس اگر وہ مقدم کیے جاوین تو فوت ہو اور اونکی خلافت باوجود اسکی استعداد اونکی لیے یہ خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر نہین کروگے پس ظن یہان بمعنی یقین سے ہی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تخصیص تعیین نہین کی کسیکی خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتہہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رض سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رحمت کرے اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسے اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی **ف** ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رض نی دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکہہ چہوڑی تہین کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نی کہ مین سوار نہین ہونیکا مگر یہہ کہ بیچے تو میرے ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہین کرونگا مین پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی قرضون کو ترجمہ ساتہہ رہا میرے غار مین یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نی اس حال مین کہ نہین واسطی اوسکی کوئی دوست **ف** ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطی مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمین کچہہ شک ہی نہین کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالی عثمانکو حیا کرتی ہین اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو ساتہہ علی کی جدہر کہ پہری علی **ف** ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران یعنی قران ساتہہ علی کی ہے اور علی ساتہہ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف مین جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی پر آیا ہی ایک تو وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ یعنی اور وہ بنی ہاشم ہین اور یہہ شامل ہین آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سب سے اور کبہی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین اونمین ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیبیونکا اہل بیت سے تکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلیے کہ خطاب ازواج کے ساتہہ ہے اول آیہ مین اور آخر آیہ مین پس نکالنا انکا اس مضمون سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق وانتظام سے امام محمد فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیبیونکو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسپر پس نکالنا انکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر اونکیکی صحیح نہوگا

ہی کہا گیا ہو جیسے کہ کہا جاوی کہ ... یا فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہی ... یعنی علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی کہ

اہل بیت ... ہیں ... سبب ... حضرت ... اور یہی اطلاق اہل بیت کا اصطلاح آیا ہو لہذا ہم بیان کیا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتھ
فاطمہ و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہین انس سے کہ آنحضرت گذرتی تھی حضرت فاطمہ کے گھر جب نماز فجر کی لیے مسجد کو آتی تھی اور کہتی تھی الصلوۃ
یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے اور ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا تھی مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی و فاطمہ گہر کے آستانہ پر کہڑی ہین پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارے ہو جا پس مین گہر کی اندر چلی گئی پس آئے علی و
فاطمہ اور اونکی ساتھ حسن و حسین تھی اور وہ دونو لڑکی چہوٹی تھی پس اٹھایا آنحضرت نے حسن و حسین کو اپنی گودی مبارک مین اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتھ
سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چومتا اپنی اپنی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میرے
ہین مت لا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجھکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت نے یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتون مین سے اور
ہر جنبی پر مردون مین سے مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین نہین حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ضعیف کیا حاصل
کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہین بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین نسب کے جہت سے اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہین اور
کہتی ہین فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہین اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتون پر بہت خاص اور بہت
مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہین اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی و فاطمہ و
حسن و حسین رضی اللہ عنہم اونکی درمیان مین سے بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہین اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں اونکیکی حدیثین
بیشمار وارد ہوئی ہین اور مؤلف نے ذکر کیا ہی اس باب مین بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ
کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا و اسطی کمال محبت اور عنایت آنسرور کی اونپر بسبب داخل ہونی انکیکی اہل بیت مین اور ذکر
نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عطف کیا اونکی لیے ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سے کہ وہ مستقل ہین ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ نہ داخل کیجیے اونکو اہل بیت مین
بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف مین اطلاق اہل بیت کا اونہین چار و نیر ہوتا ہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ سَعْدِ بْنِ**
اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا جب
اوتری یہہ آیۃ بلاوین ہم اپنی بیٹون کو اور تمہاری بیٹون کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہہ ہین
اہل بیت میرے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** جاننا چاہیی اس آیۃ کو آیۃ مباہلہ کہتی ہین اور بہل یعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتھ پیش اور زبر کی یعنی لعنت کے
اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور بددعا کرنی ساتھ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین
اور عادت عرب کے تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف و تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ
علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاری کی اور یہہ آیۃ اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل
تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآن یا دین مین پیچہی
اسکے کہ آیا ہی تجکو علم شریعت پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذات کو نکو پہر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جہوٹون پر ہم اور تم سب اہل بیت ہین یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونون اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم

آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایون نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی ای نصرانیو مین دیکہتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکے

جگہہ سی اکہیڑدی تو اوکہیڑدی دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی اوسوقت اونکی مونہون پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مین

محب بیگانہ کا کہ اوس نور سی آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ اونکی ورنہ ہلاک ہوجاوگی اور جڑ سی اوکہڑ جاوگی

پس جبرًا قہرًا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین نہ رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر

مباہلہ کرتی وہ مسخ کیی جاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہوجاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سی اوکہڑ جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکے

کہ درختون پر ہین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ

عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ

ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اسحالیکہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالون سی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت

نے اونکو یعنی کملی مین پہر آئے امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کی پہر آمین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا

اونکو پہر پڑہی یہہ آیۃ نہین چاہتا ہی خداتعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی

ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اونکی اہل بیت مین سی ہین اسلیے کہ اسکی پہلی بہی ذکر بیبیون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی

لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیے ہی یا واسطی غلبہ نبی مردون

اہل بیت کی جیسیکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی وہ پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونیسی ساتہہ پلیدیونکی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر

لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہی کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلعم

نے کہ تحقیق اسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئے

اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نے تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتون

اوسکیکو اونکی لیی گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی

دایہ کہ پورے کرے رضاعۃ اونکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانے کامل کی جنت مین ہے یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانیکی اور اسمین دلیل

ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال اہل داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گیی پیدا ہوچکی ہی اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ

فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ

قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ

الاجل الا قد اقترب فاتقی الله و

عیت فلما رای جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الا ترضین

ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنین وفی روایة فسارنی فاخبرنی انه یقبض

فی وجعه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت متفق علیه اور روایت ہی عائشہ

سے کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ رض یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین پس نہین چھپتی تہی
ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچہہ بہی جیسا کہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز
نہو سکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تہے ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی و کشادگی ہو تجہی میری بیٹی پہر
بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنے کا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینه او عن شماله یعنی دائین طرف بٹہایا یا بائین طرف
ترجمہ پہر بات کی اونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان
وہ ہنسی لگین پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کیلیے پوچہا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ نے نہین مین
کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی ہین اوسکو کیونکہ ظاہر کرون اسلیے کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتے
اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بڑون اور دوستونکا اغیار سی ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون
تجکو ساتہہ اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی تجہسی
آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب پس لیکن آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جسوقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نے مجہسی اول بار مین
پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تہے مجہسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال مین مجہسی دوبارہ ف
ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا ہر برس و رمضان مین اوس سب کا دور کرتے تہی یاد داشت کیلیے تاکہ ظاہر ہوجائی ناسخ منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ ہے
طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق
نزدیک پہنچی ف ح اسلیے کہ دوبارہ دور کرنا خلاف معتاد کی مشعر ہے اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کیلیے تاکامل ہو امر دین کا
اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اور مصیبت اور بلا مین
خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیش رو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جب کہ دیکہی آنحضرت نے
بیتابی میری تو سرگوشی کی مجہسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ رض کیا راضی نہین ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتونکی بہشت کے عورتونمین سے یعنی تمام عورتونمین ہی یعنی تمام عورتونسے
بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کے عورتونسی یا فرمایا ہووے تو عالمین کے عورتونکی سردار یعنی اللتنگ بہت اور حد سے زیادہ راضی اور شاکر ہ کہ مجکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجہسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجہسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت
اونکی سے ہون کہ اونکی پیچہے جاونگی مین ف یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سے جاونگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیئی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن
بیبیونپر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کو عموم نسا سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت
دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر انبیا یعنی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف
ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی علما عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کر
ساتھ اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام و مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و اشرف ہوگا مقام علی سی لیکن جب یہ تو نہین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا
کہ تم مین تو اور علی و حسن و حسین ایک مکان و ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بھی کہتی ہین کہ عائشہ مجتہدہ تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتویٰ دیتی تہین اور
اجتہاد کرتی تہین اور سیوطی نقایہ مین کہتی ہین کہ ہمارے تین مذہب مین صحیح تر مذہب یہہ ہی کہ فاطمہ افضل ہین عائشہ سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ
اور بعضی توقف مین ہین اور استروشنی حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کیطرف بہت مائل ہین جب امام مالک سی پوچھا تو اونہون کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے
گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑی پر اور امام سبکی نی فرمایا ہی کہ جو کچھہ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا کا ہی یہہ ہے کہ فاطمہ
افضل ہین بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکھتی ہین اور حق یہہ ہے کہ حیثیتین مختلف ہین
اور بعضی تفضیلیت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتی ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بحث شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ
اور حسن اور حسین کو نہین پہنچا واللہ اعلم کہا مولف نی کہ یہہ فاطمہ کبریٰ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون
چھوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیون کی نکاح کیا اونسی علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا
اونپر یعنی شب زفاف ہوا اونسی ذی الحجہ مین پس جنین اونسی حسن و حسین و محسن اور زینب و ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے
بعد اور بعضون نی کہا تین مہینی بعد یہاں تک کہ عمر اونکی اٹھائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نی اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کین اونسی حدیثین علی نی اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نے اور اور جماعت نے سوائی انکی کہا عائشہ نی کہ نہین دیکھا مین نی کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوائے
باپ اونکے کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ**
بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سی ہے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی **ف** ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے و لا افضل
احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو **ف** ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کی اسی صورت کی یہہ ایک
طرح کی تشبیہ بلیغ ہی پس فہم ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے اسطرح کا کلام محمول ہی وہ یکسان اتحاد و اختلاط
کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنی ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نی
علی رض سی اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نی اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا
اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہتا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجھکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجھکو **ترجمہ** اور ایک روایت مین ہے
یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی یا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجھکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجھکو
یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع روایتون مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابو جہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دی
ابو جہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تہا ساتھہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نی خواستگاری کی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام
نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سی آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتی کا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضیٰ آئی اور عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کر سکتا وہ چیز کہ اوسکو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور لعنت بیٹی کی بہت طرح میں اور روایتیں ہیں اس حدیث کا یون آیا ہے کہ کہا سنا میں نے
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے یہ کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی مین اذن چاہتی ہیں مجھ سے یہ کہ نکاح کر دیں ابو جہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی اونکی پس
سوا اسکی نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا بے قلق میں ڈالتی ہے مجھکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور ہر صورت کہ اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سے کہ ہو حلال اوسکی مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواص سے ہے اور حضرت علی کی نکاح کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کی ایک تو یہ کہ اونکا نکاح باعث تھا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سے ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے
علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اوس سے بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسرا یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے
کہا کہ نہیں تھی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا جمع اوسکو سے بلکہ معنی اسکی یہ ہیں کہ آنحضرت نے خبر دی تھی اعلام الٰہی کی کہ یہ نہ ہوگا کہ دونوں
جمع ہونگی اور بیچی بیٹی سعید بن النعمان سے منقول ہے کہ کہا ذکر کیا میں نے عبد اللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی الخ کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات میں اسلئے تھا قول اللہ کا وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
اور جو کچھ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا میں تو نہیں حلال ہوا
کو یہ کہ نکاح کریں کسی سے فاطمہ پر مگر یہ کہ اذن دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا میں نے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ
ٹکڑا میرے گوشت کا ہے قلق میں ڈالتی ہے مجھکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے اوسکو اور ایذا دیتی ہے مجھکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہ کہ نکاح
کریں فاطمہ پر اور ایذا دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہے تمکو یہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہ حدیث
روایتیں حافظ ابو القاسم دمشقی نے اپنی تاریخ میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھ سے ہے روکے دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہے فاطمہ کو اور کشادہ دل کرتی ہے
مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہے فاطمہ کو اور بیشک منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوا نسب میری کے اور سبب میری کے اور سسرال میری کی مجمع عن علی روایت ابی ایوب
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جھکاؤ تم سر اپنے اور بند کرو آنکھیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر گذر جاوینگی
ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کی حور عین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے آخر کو فاطمہ سے
ملتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے وعن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا
خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس
انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب
اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب
فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی
الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اونہوں نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوس میں پانی تھا نام کہا جاتا تھا اور سرانیکا یا اوس مکان کا نام خم
ساتھ پیش خا اور تشدید میم کا ایک موضع ہے جحفہ میں تین منزل درمیان مکہ و مدینہ کی جحفہ اور گذرا کہ یہ تھا وقت رجوع کرنے آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکیطرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ نی لکہا ہی کہ غدیر [illegible] علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت ہی وہ نسی
ہی غدیر حوض پانی کا او خم نام اوس موضع کا ہی اور اس پانیکو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ و مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتہہ اوس چیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو
نیند غفلت سے پہر فرمایا آنحضرت نی اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اتنی یہہ ہی کہ وحی بہیجی جاتی ہی
طرف میری قریب ہی کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل و اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ
جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرونگا مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تہی اجل آنحضرت صلعم کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ و اہل بیت
رسول اللہ مین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زبر ثا کی گرانی اور بوجہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسیطرح
ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضوں نے کہا کہ ثقلین معنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب بڑے ہونی قدر اونکیکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا انپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ
بوجہ زمین کے ہین جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست کے اونکیکی بہ نسبت حیوانات
کی اور شباہت دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ و اہل بیت اس باتمین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین
نور ہی ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کے
یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نام مومنین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سی عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس رہو اوس سی
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکیکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکیکی اور عمل کرنیکی ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ڈرایا ہو ساتہہ عذابونکی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت
آیتونکی اور ممکن ہی یہہ ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالے کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور
امت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہلبیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سی اوپر قصور کرنے تمہاری کی بیچ حق اہل بیت میری کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہو مراد ایک سی
آل اونکی اور دوسری سی بیبیان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بیچ اوسکی کہا کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور معنی

عہد اور امان اسکا اور اوس جہت کی ہی کہ ہمیشہ وہی مند جوکوا اوسکا ہر ایک طرف اور وسیلہ ہوا اوسکا قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی
قرب کا کہ جو کوئی ساتھ اوسکی چنگل مارے عذاب الٰہی سے نجات پاوے اور پہنچے جناب قرب حق مین اور ترقی کرے مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا کی ف
ع یعنی ایمان لاوے اوسپر اور یاد کرے اوسکو اور علم حاصل کرے اوسکا اور عمل کرے اوسپر اور اخلاص پیدا کرے ت ہووے وہ راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑے
اوسکو یعنی کسی جہت کی جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نے ف ع پس قرآن مانند رسی کے ہے جسکے ہی ایک وجہ کہ وسیلہ ہے
ترقی کا ایک وجہ کہ سبب ہے تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تھا محبوبین کی لیے اور خون تھا محجوبین کی لیے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے
القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیے یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمؤمنین و لا یزید الظالمین
الا خسارا یعنی اور اوتارتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے مومنونکے لیے اور نہین زیادہ کرتا ہے ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ و رفعنا بسببہ من العاثر
وعن ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے
یعنی ہو تحقیق کہ وہ تھے جب سلام کرتے عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کو کہتے سلام تجہ پر اے بیٹے صاحب دو بازوؤن کی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ح
ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بعد شہید ہونیکے غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرونمین سے ہے مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو
رکہتا ہے اور ملائکہ کی ساتھ اوڑ رہا ہے حیران ہوئے کہ یہہ کیا حال ہے بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اوس روز سے اونکو جعفر طیار کہتے تہے اور ذوالجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکہا مینے جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہے ساتھ ملائکہ کی اونہون نے اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیونکے اور دس برس بڑے تہے اپنے بھائی علی بن ابیطالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خلق مین بہت مشابہ تہے اور روایت کین حدیثین اونسے اونکے
بیٹے نے کہ وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوئے روز موتہ کے سنہ آٹھ مین اکتالیس برس کے عمر مین اور اونکے بدن پر نوے زخم لگے تہے نیزے
اور تلوار کے وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالمین کہ حسن بن علی اونکے کندہے پر تہے
درحالیکہ کہتے تہے آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
ع اور شک نہین ہے اسمین اونہون نے دوست کہا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتھ اخلاق خدا کی و تعلق ساتھ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ فی
جمیع احیانہ و احوالہ کہا مولف نے کہ کنیت اونکی ابو محمد تہی نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پھول اونکی اور سردار جوانان اہل جنت کی پیدا ہوئی
پندرہوین رمضان کو سن تین ہجری اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہے کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نے سنہ پچاس مین اور بعضون نے کہا
سنہ اٹہاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نے کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسے اونکے
بیٹے حسن بن حسن نے اور ابوہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ اونکے علی بن ابیطالب کوفہ مین بیعت کی اونسے موت پر چالیس ہزار
آدمیونسے زیادہ نے اور سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہوین ہجرت سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبد اللہ ہے پیدا ہوئے پانچوین شعبان مین ہجرت چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا الحاصل حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے روز جمعہ کی
عاشورہ کی دن سنہ اکسٹہ مین ہجرت کربلا کی زمین عراق سے ہے اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضون نے کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نے اور خولی
لیکر آیا اونکی لعش اور اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس سے اور کہا بعضون نے کہ قتل کیے گئے ساتھ حسین کے اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکے سے چھبیس مرد اور عمر
حسین کے روز قتل اونکے اٹھاون برس کے تھی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اتی خباء فاطمة فقال أثم لكع أثم لكع يعني حسنا فلم يلبث أن جاء يسعى حتى اعتنق كل واحد منهما صاحبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه متفق عليه

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دن سی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی مکرر فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتھہ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کہتی ہی معنی اوسکی آئے ایک دن معنوں مین سی یعنی صغیر کی ہی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس درنگ کے آنحضرت نے یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک دن دونوں مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کے گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کے گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اوسکو پس دوست رکہہ تو بہی اوسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یا امر کر تو ہمکو محبت انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکونپر کہ گلی سی لگائی انکو اور پیار کری از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وعن ابي بكرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي إلى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين رواه البخاري اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کی طرف از راہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہ سید وہ غالب آدمی اوپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہووی اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہے مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم اور حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروادی بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی ہی دو فرقونپر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھہ ہوگا اور ایک فرقہ معاویہ کے ساتھہ اور امام حسن اوس دن حق تہی ساتھہ خلافت کی اسلئی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتھہ قول اپنی کی الخلافة بعدی ثلثون سنة پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اس جہان کے اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کے اسلئی کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمد سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی دوستون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو عتاب اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی مصلح امام حسن رضی کی دلیل ہی اوپر حقیقت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک کہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون آلودہ کرین ہم ساتھہ اونکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی اسحالمین کہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر بسہولت یہانتک کہ اوتاردیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکی کی ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی کہ آپ کرتی ہون اوسکو کسی کی ساتہہ پس فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی البتہ یہہ بیٹا میرا سید ہے امید ہی کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

مسلمانون کو منع فرمایا اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چوستا ہو زبان حسن کی یا ہونٹ اوسکے اوسکو ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ زبان یا اوسکو یا ہونٹ کو جسکو چوسا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

ابْنَ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا

ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا مینے عبد اللہ بن عمر سے حالانکہ سوال کیا تھا اونسے ایک شخص نے یعنی اہل عراق مین سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سے گمان کرتا ہون سائل کو کہ پوچھا اونسے حکم محرم سے کہ مار ڈالے مکھی کو **ف** سے ح یعنی اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہیں اور بدلہ دینا کیا ہے اور کیا لازم آتا ہے اوسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل کوفہ پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنیسے اور اوسکے بدلہ دینے سے یعنی وہ ظاہر کرتے ہین کمال رعایت تقوٰی کی آنکہ قتل کیا اونہون نے رسول خدا کے بیٹی کے بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پھول میرے ہین دنیا سے یا اللہ کی رزق سے ہین کہ دیا مجکو دنیا مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** سے ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کے آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان کہتے ہین اس معنی کی کہتے ہین اور ریحان بمعنی گھاس خوشبودار کے بھی آتا ہے اور ساتھہ ان معنون کے بھی از راہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کر سکتے ہین اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنے کی چیز مانند پھول وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان ایسے کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتے ہین اور بوسہ لیتے ہین لڑکی اور ریحانا آتا ہے اور ریحانی ساتھہ زیر نون اور جزم ی کی بھی روایت ہے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ اَيْضًا

كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا نہین تھا کوئی بہت مشابہ ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کی بھی کہ تھے وہ مشابہ تر ین لوگون کی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** سے ح دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کے تفصیل اسکی آتی ہے کہ حسن مشابہ تھے سر سے ساتھہ آنحضرت کے سینہ تک اور حسین نیچے کے بدن مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الٰہی سکھلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے کہ سکھلا اوسکو کتاب اپنا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** سینہ سے لگانا اشارہ تھا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور معدن حکمت ہے اور حکمت سے مراد خوبی علم و عمل ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت کو پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نے کہا حکمت سے مراد ہے پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر جیسا کہ سزاوار ہے اور بعضون نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہے اور بعضون نے کہا مراد حکمت سے سنت ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ اور پیدا ہوئے ابن عباس تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضون نے کہا پندرہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے اور تھے وہ بہترین اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے دعا کی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنے کی اور دیکھا اونہون نے جبرئیل کو دو بار اور نابینا ہو گئے تھے آخیر عمر مین اور مرے طائف مین سنہ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کے اسحالمین کہ عمر اونکی اکہتر برس کی تھی روایت کین اونسے حدیثین خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا

فَاُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بھی روایت ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے پاخانہ مین پس کہا ابن

مسجد کو لیے اوٹھے اور ابن عباس چھوٹے تھے جیسا کہ باب قیام اللیل میں گذرا تب پس جب آنحضرت نکلے ... پانی ... رکھا ہوا پس پوچھا کہ کس نے رکھا
یعنی گھر کے لوگون نے کہا کہ یہ ابن عباس نے رکھا ہے پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباس کو دین میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
ع یعنی کر اوسکو عالم سمجھ والا دین میں کہ اصول و فروع اوسکی جانے اور نہیں ہے مراد اس سے فقہ متعارف کہ مخصوص ہے ساتھ فروع معاملات اور عبادات کی کہا
نووی نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہے اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیے اور مستحب ہونا دعا کا واسطے اوسکے کہ کرے خیر اور قبول کی اللہ تعالی نے دعا آنحضرت
کی ابن عباس کے حق مین کہ بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمتگذاری سے حاصل ہوئے خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي
فَيُقْعِدُنِي عَلٰى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تھی اونکو اور امام حسن
کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونونکو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو ف ح ع زید بن حارثہ مولی اور بیٹا آنحضرت کی
تہی اور اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبداللہ بن عبدالمطلب کے
اور آنحضرت بہت دوست رکہتی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتھ ایک جاہی جمع کرتی اور شریک کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی
اسامہ رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین ہیبت رنگ ترا برمن مسکین نظر است * آثار رحم زآفتاب مشہورتر است * اور جب آنحضرت کے
وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نے کہا سنہ چون مین کہا ابن
عبدالبر نے کہ یہہ نزدیک میری صحیح تر ہی اور حضرت نے جوان دونون صاحبونکی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی ت اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری
ران پر پہر ملاتی دونوکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونوپر اسواسطے کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونوپر نقل
کی بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ
فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ
لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ
أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبداللہ بن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگون نے یعنی منافقون نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم طعن
کرتے ہو اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکے کے پہلی اس سے ف ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کے امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کے
کہ اوس غزوہ مین زید کو آنحضرت نے امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر ت اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کے ف ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی کے اور بیشک

ہولی تی تھی جعفر ہوکی ہوا ایسی تھی اور عرب نسب نہین

... اسلام ور بلندی قدر دولت مین ہی قدر اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کے

اور ہجرت کی اور جلیل القدر ہی کی اور یہ جانا حق اونکا دینا دلون کی تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھی اور دوست رکھتی تھی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل
کی سردار مین تھی اونکی دلون مین اس سی خلجان ہی رہتا تھا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تھی اور نہایت انکار کرتی اوپر اور آنحضرت نی زید کو
کئی ہی لشکر وپر امیر کرکی بہیجا اور بڑا لشکر وہی ہی موتہ کا تھا اور اوس لشکر مین اونکی نشان کی پیچھی اچھی اچھی صحابی تھی چنانچہ جعفر بن ابیطالب بہی تھی اونہین
بہیجتی تھی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونہین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ و فضلا صحابہ کی تھے
ترجمہ تحقیق تھا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ جملہ محبوبترین لوگونسی ہی نزدیک میری پیچہی باپ کے
ف ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو چاہین وراوس قوم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین ور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونہین ابوبکر اور عمر بہی تھی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین ور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انتظار اسی المین بیمار تھی کہ ورد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس وہ حضرت پر غالب آیا ورمرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت مولی کی اور
حاکم ہونی چہوتونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصالح کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور آخر حدیث مین
لایا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتھ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہی ف ع کہا مولف نے کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور ماں اونکی نام اونکا سعدی بیٹی ثعلبہ کی کہ قبیلہ ہی معن مین سے تھی نکلی تھی اونکو لیکر ماں اونکی اپنی قوم کی ملاقات کی لئے پس آنحضرت کے لوگ جو او دہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹھا لائی اور یہہ ون دونون مین لڑکی تھی آٹھ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خرید اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پھوپی خدیجہ کی لیئی جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کے تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پھر
اونکی خبر اونکے اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانیکی لیئی کچھ پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو ساتھ اپنے
اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتھ
زید کے طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ سلام ور نازل ہوئی یہہ آیۃ ادعوہم لاباۂہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتھ نام باپون اونکی کے یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ
اور اول مردون مین اسلام سی لائی ہین یہ جب یک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم بڑی تھی زید سے دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کردیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن کیس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پھوپی
بیٹی تہین پھر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کے پھر نکاح کرلیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام
نہین لیا ہی سوا زید کی اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسی المین کہ امیر لشکر کی تھی جمادی الاول کی مہینے مین سنہ آٹھ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تھی **وعنہ** قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لآبائہم
متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ اور یہہ عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے

که کہا ا وشہدون نی که زید بن حارثه غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی نہ تہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد ف ح یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیئے کہ آنحضرت نے
اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا اس حدیث کا اس باب مین واسطے آگاہ کرنے
اس بات کے ہی که مولی آدمی کا اوسکے اہل بیت سے ہی ترجمہ بیانتک کے اوترا قران یعنی آیہ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساری آیہ یون ہے
وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ
هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ الخ یعنی نہین ٹہرایا منہ بولے بیٹون تمہارے کو بیٹے تمہارے یہہ باتین تمہارے منہون کے
ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکہاتا ہے راہ حق پکارو انکو اونکے باپون کے نام سے ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکے باپون کو پس بہائی
ہین تمہارے دین مین اور دوست تمہارے یعنی اونکے باپون کے نام نہ معلوم ہون تو اے بہائی یا اے دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیہ کی اوترنے سے پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیہ
اوتری تو اس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا که اگر اونکے باپون کے نام جانتے ہو تو کہا کرو کہ فلانی کی بیٹی اور اگر اونکے باپون کے نام معلوم نہ ہون تو اے بہائی یا اے دوست کہا کرو ترجمہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ جسکا سر یہہ ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر و حضانہ اوسکے کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سے کہ کہا دیکہا مینے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنے اونٹنی پر سوار تہی که نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی
ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین که کونہ اوسکی کان کا کٹا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی که قصوی ہو یعنی دور دور پہونچنے والی
نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مینی آنحضرت کو که فرماتی تہی آگاہ رہو اے لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑی
رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی جب پکڑی رہنی اوسکی کی چہوڑ کے یعنی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنے کو
نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح عترت قوم اور قرابت ہے اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی سبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اوسکی
یہان عترت سے اخص ہیں مراد اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کے ہون یعنے اولاد او ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا
اوس چیز پر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہے اونمین ونسی باز رہے اور معنی تمسک کے ساتہہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اقتدا کرنا طریقہ
او سیرت اونکی کا وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ
يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نی که تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز که اگر پکڑی رہوگے اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونگے پیچہی میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک دونون مین سی کہ وہ کتاب اللہ ہے
بڑی ہی دوسری سے کہ وہ عترت ہے جیسکہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنے کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑین اور آسمان قدس پر چڑہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکے لیئے اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کہ اہل بیت میری ہین ف
ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکے حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ
مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرتا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے
میری پاس حوض کوثر پر ف ح یعنی موقف قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگے یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگے اور

یعنی رعایت انکی حقوق کی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... اونکی بدلہ مین سلوک اور احسان کریگا اور اللہ تعالیٰ
جزا اسکا عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا اونکی حقوق کو اور کم مین عزت کے اونکو ساتھ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس تاویل پر بیجا ہوا موقع حضرت کی قول کا
ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلافت صدق ہوتی ہو یا بد حاصل یہہ کہ
سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو دو رشتہ کے ساتھ اونکے بعد میرے اچھا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم رواہ الترمذی اور یہہ بھی روایت ہی زید
بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ و حسن و حسین کے یعنی انکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسے او
او صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکھا انکو دوست رکھا مجکو اور جسنی مبغوض
رکھا انکو مبغوض رکھا مجکو اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان
دونونکی باپ کو اور ان دونونکی مان کو ہوگا ساتھ میری بیچ درجہ میرے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھ
میری جنت مین **وعن** جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسالت ای الناس کان احب الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا رواہ الترمذی اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پھوپھی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا مینے کونسا لوگونمین سب پیارا طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت
پیاری تہین پس دریافت کیا آنحضرت کی ... پوچھا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سی کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سی ہی پس مردون مین سے بہت پیارا
اونکا کون تہا عائشہ نی کہا خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ت ح ع یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکھا چاہیے
کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہ اسکی تہی کہ کہتی ہین میں اور باپ میرے سب سے پیارے تہے اور بعید نہین ہے کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی سی پوچہتے تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکی
بہت پیاری تہی برخلاف زعم متعصبین کے اور کج رونکے کہ انکو آپسمین مخالف و معاند خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا پہر جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہے
زیادہ ہونی محبت کے سی تحقیق افضلیت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور یعنی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جانی اس بات کی غیر اولاد کی افضل ہونی سی ز
محبت اولاد کی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیونکی افضلیت موجب زیادتی محبت کے ہوتی ہی پس اس سے رفع ہوجاتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وعن عبد المطلب بن ربیعۃ ان العباس دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک
قال یا رسول اللہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا بینھم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک
فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمر وجھہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب
رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال ایھا الناس من آذی عمی فقد آذانی فانما عم الرجل
صنو ابیہ رواہ الترمذی وفی المصابیح عن المطلب اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال مین کہ بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ دلایا تہا اور یہہ صیغہ مجہول کا ہی اشعار
یا کچھ کہا تہا کہ ہو جب عباس کی غصہ کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کس چیز نی غصہ مین ڈالا تجکو کہا عباس نے یا رسول اللہ
کیا حال ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطے قریش کے یعنی بقیہ اونکے کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپسمین تو ملتے ہین ساتھ چہرون تر و تازہ اور خوشی کے
اور جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتھ غیر اس صفت کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یہان تک اصل ...

[illegible] بدی بیان [illegible] کہ بہت [illegible] ہو [illegible] حضرت [illegible] فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین داخل
کسی شخص کے دل مین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید ترک حرج بیان
دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکے کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ
سی رسول کرنا مناسب جانتا اور نہین بسبب قرابت کرتا ہی اور ابو جہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور خدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اونکے
رسالت پس کیا باقی رہا باقی قریش کی لیی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میری چچا کو یعنی خصوصًا پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہین ہی چچا مرد کا مانند باپ اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سی اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی صحابی عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہی یعنی میری اقربا یا میرے اہل بیت سے اور مین
اوس سے ہون نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع لکہا ہی علمانی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف و فضل نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور
بچچا ہونیکے اور ظاہر یہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسیکہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکے سے یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہون نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہون کہا مولف نی اور ماں اونکی ایک عورۃ
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس گم ہو رہی تہی
لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی ماں نی کہ اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پاگئی تو اونکے ماں نے غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تہی جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایہ مراد عمارہ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی
اور ترک کرنی سئیات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمین اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نے کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنی اپنی کی
ستر برد اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مری روز جمعہ کے بارہوین تاریخ رجب مین سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیے گئی بقیع مین
اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کے جبرًا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملے عباس سے
پس نہ قتل کری اوسکو اسلیے کہ وہ نکلی ہین جبرًا پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نی پس اونہون نے اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاۃَ
الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِہَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ وَاَلْبَسَنَا
کِسَاءَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰہُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کے دن کی پس آ تو میری پاس اور اولاد تیری
یہانتک کہ دعا کرون مین واسطے تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس
آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب اولاد اونکے ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلاوی خدا تعالے
اوپر ہی رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی مینی چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکے کے ایسی بخشش ظاہر و باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

دو ہی حیات سی تو کہ ضائع ہوئی وہ حق اولاد انکی کی

نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیان کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی آئمہ حدیث سی یعنی روایت مین اس عبارت کو اور گردان بادشاہی اور ملک دولت باقی رہیگی اولاد

اوسکی کی ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کہتی ہی برس خلافت عباسیون کی گھر مین ہی یا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیے

کہ سوائے اونکی کسیکو نصیب شہ کرین اللہ علم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ روایت ہی ابن عباس سی کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیئی آنحضرت نی دو بار

نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنی

اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آئی تہی اور نہی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مینی نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل

نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم پر تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید مین و پہنینگے اولاد اوسکی بعد اوسکے

سیاہ کپڑی اور جب چڑھ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہم پر کہا مینے

یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی دحیہ کلبی سی پس نا خوش رکہا مینی کہ قطع کرون مین آپکے راز کہنی کو ساتھہ جواب دینی تمہاری کو سلام کا فرمایا

آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور تسروی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہو گذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین

کاتب ان حروف عبدالحق بن سیف الدین نی کہ پوشیدہ نہین ہے کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی اور صحابہ ونکو دیکہتی تہی پس تخصیص ابن عباس کی

ساتھہ اسکی کیا ہو پس ظاہر ہی کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت دحیہ کلبی کے و لیکن عالم ملکوت مین سوائی اونکی صحابہ سے کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا

عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوای پیغمبر کے دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی اے

ابن عباس جانیوالی ہی و لیکن نزد وفات تیری بینائی پہیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہے کہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید

آیا اور کفن مین انکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈہا نپایا پس عکرمہ نی کہ ابن عباس کی غلام تہی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی

کہ نزد وفات اونکے کی اوسکو پہیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد مین کہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنے یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة

اخیر حدیث تک بیان کیا اور اپہر دعا آنحضرت کی ابن عباس کی لیئی دو بار یہہ ہے کہ جو کچہہ گذرا اونکے حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینے سے

اور کہا اللہم علمه الحکمة والکتاب اور دوسری بار کی دعا ہی اونکے حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اور رکہدیا مینی پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ

کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نی رکہا فرمایا اللہم فقهه فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرتی ہو وہ سوقت کہ آنحضرت

میمونہ کی گہر مین انکو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیئی دعا کی **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَنْ يُّؤْتِيَنِیَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میری لیئی رسول

خدا صلعم نی یہہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھہ لفظ حکمت کی اور ایکبار ساتھہ

عبارت فقہ کی یا ظاہر یہہ ہے کہ دونون دعائین دو مجلسون مین کہین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُّحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ

وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ

بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین

کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع

یعنی بسبب کثرت چیزون مذکوره کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب ... یعنی آدمی خاکی کی مٹی والا اور جیسیکه صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت
اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہین **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملئکة رواه
الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور یہه بھی روایت ہی ابو ہریره سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی که دیکھا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت
مین ساتھه فرشتونکی نقل کی یہه ترمذی نی اور کہا که یہه حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوه موته مین سردار ہوئی تھی لشکر کی نیزه اسلام کا اونہین کے ہاتھ مین تھا
بعد زید بن حارثه کی پس لڑی الله کی راه مین یہانتک که کاٹی گئی دونو ہاتھه اور پانوونکی پس کہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفه مین یا خواب مین که اونکو دو پر
مونمین بھرہو لے که اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتھه فرشتونکی **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین
سیدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی که حسن اور حسین دونون سردار
ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہه ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا که مراد یہه ہے که یہه افضل ہین اون لوگونسی که جوان مری راه خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے
که نہین ہے وجه تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر که جوان مری بلکه یہه افضل ہین بہت سے اون لوگونسی که بڈہی مری پس اولی یہه ہے که جو بعضون نی کہا که مراد یہه ہے
که یہه سردار اہل جنت کی ہین اسلیے که اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نے که ہوسکتا ہے که
شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوا انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کی
ہو جیسیکه باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید لکہتا ہے اگرچه مسن اور بڈہا ہو **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ان الحسن والحسین هما ریحانای من الدنیا رواه الترمذی وقد سبق فی الفصل الاول اور روایت ہے
ابن عمر سے یہه که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین رض دونون پہول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہه ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی
فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نے که اسمین اشاره ہی طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون مین که دفع ہوتا ہے اعتراض اسطرح که اول روایت بخاری
کی ہی که واقع ہوئی اپنی محل مین اور یہه روایت ترمذی کی ہی که آئی اپنی جگہه پر پس نہین ہے تکرار باوجود یکه لفظ دونونکے متغایر ہین فی الجملة **وعن** اسامة بن
زید قال طرقت النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فی بعض الحاجة فخرج النبی صلی الله علیه وسلم وهو مشتمل علی
شیء لا ادری ما هو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیه فکشفه
فاذا الحسن والحسین علی ورکیه فقال هذان ابنای وابنا ابنتی اللهم انی احبهما فاحبهما
واحب من یحبهما رواه الترمذی اور روایت کی اسامه بن زید نی که رات کو آیا مین نبی صلی الله علیه وسلم کے پاس ایک رات
بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی که رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہرسی سنبہالمین کو لپٹی ہوئے تہے ایک چیز پر که نہین جانتا تہا مین که کیا ہی وه
چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مینی کیا ہی یہه چیز که تم لپٹنی والی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرت نے اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین رض تہی دونون اونکے
تہی یعنی دونون صاحبزادونکو دونو طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکه چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہه دونون بیٹی میری ہین
یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقة **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی که بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسیکه بیٹے کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا
ہی ماں کیطرف سی بہی ترجمه خداوندا بلاشبهه مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہه تو ان دونونکو اور دوست رکہه اوس شخص کو که
دوست رکہی ان دونونکو نقل کی یہه ترمذی نی **ف** ع شاید که مقصود اس عاسی رغبت دلانی ہی اسامه وغیره کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن** سلمی قالت
دخلت علی ام سلمة وهی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم تعنی فی المنام وعلی رأسه ولحیته التراب

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت ہی سلمیٰ سے جو جورو ابو رافع کی ہی کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تہین آنحضرت کی اور وہ رو رہی تہین پس کہا مینے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب تہین دیکہے آنحضرت کو خواب مین کہ کہا مینے اسحالیکہ اونکے سر اور داڑہی مبارک پر خاک تہی پس کہا مینے کیا ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کے قتل مین نقل کیا یہہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے **ف ح** اب پوشیدہ نرہے کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹہہ مین ہی اور بعضون نے کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین کی سنہ اکسٹہہ مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کے بہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ دکہایا ہو اور اتفاقاً یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوسوقت مین **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت مین محبوب ہے زیادہ طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیے دونو میری بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اونکی کہ وہ پہول تہی اور اور لگو سی لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتے تہی ہمارے آگی ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اون دونون پر کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے پس اوٹہا لیا اونکو اور کہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نے سواے اسکی نہین کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمہارے ہین دیکہا مینے طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کرسکا مین یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی مینے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرنا تہا اور اوٹہا یا مینے ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف ح** اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب و پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم داخل ہی عبادات مین ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو او پر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ پکڑین اور سہل نجانین اور یہہ بہانہ [illegible] مقام عالی سی او ترنی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسین مجہسے ہی اور مین حسین سے **ف ع** کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اوس چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہی کہ حادث ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت التعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنے سے کہ

لکہا ہی کہ واسطے لعط الله حب الله من ہ کی نہ سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ ہی اور مولانا احمد کی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہا ہی خدا تعالی اوسکو

کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگے واللہ علم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتھ زیر سین اور

زیر ب کے یعنی بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اوسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط او درخت کو کہتی ہین کہ جسکے ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ

درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی کی اور بعضون نے سبط مثل اسباط تفسیر مین کہا ہے کہ وہ اسباط ہے اور نہایت میں کہا ہے کہ سبط بمعنی ولد کی ہے یعنی وہ ایک اولاد ہے اولاد

اولاد ہی اور قبیلہ کو بھی سبط کہتی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کی ہمنی بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو

کہ شعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل اونکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی انتہی

اور حضرت شیخ نے یون لکہا ہی کہ سبط ساتھ زیر سین اور جزم ب کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط نے اسرائیل سی مانند قبائل کی عرب

ہے اور سبط اصل مین ساتھ زیر کے درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو نام کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ ہونگے اونکی نسل سے خلق کثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ ہے آنحضرت کی اوس چیز

مین کہ ہی سینہ سے نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر سارے آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے

کی تقسیم پائی تہی درمیان دونونکی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ

الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ يَسْتَغْفِرُ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ

ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ

الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ

وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا مینی اپنی مان سے کہ چہوڑ دی مجکو یعنی اذن دی مجکو کہ جاؤن مین آنحضرت

کی خدمت مین اور نماز پڑہون مین انکے ساتھہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ مان انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوس وقت کے جانی سی بسبب دیر ہونی مکان کے واسطی خوف کے

یہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین اونسی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میری اور واسطے تمہارے یعنی پس اون کی پاس مان نے پس آیا

مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی انکے ساتھہ نماز مغرب پھر ادا کیے آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت

مشغول رہنی کی ہی بیچ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشایخ اوسکو احیا ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پھر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس

پیچھی پیچھی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کی مراد ہے یا کچھہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نے اوسکو سنا

ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا کہتا

ہی تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجکو اور تیری مان کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے

طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی میں ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجپر اور خوشخبری دی مجکو

ساتھہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

... رسول الله صلى الله عليه وسلم ... رواه الترمذي ... روايت ہی

ابن عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچہی سواری ہی جسپر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا
نبی صلعم نی اور اچہا سوار ہی وہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی سواری تو اچہی ہی ہی اور سوار ہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن کی **وعن**
عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَّخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ
لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ
حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر سی یہہ کہ
اونہون نی معین کیے یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی واسطے قوت اونکی کے اور اونکو دیا بیچ سالکے تین ہزار درہم تہی اور معین کیے
اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اونکو دیا اونکی لیی بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹی کو روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا عبد اللہ
بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسی کیون زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی
نہین سبقت کی ہی اوسنی مجہسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی ازروی علم وعمل کی اور کہا طیبی نی کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی
قتال کی لیی او کفار کی ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے
کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہے اوس شخص پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکے محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ
محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہے
ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کی مینی رعایت
کی آنحضرت کی محبت کے بہ نسبت اونکی **وعن** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہہ ہے یعنی حاضر ہے اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوے
تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع ح یعنی اسلیی کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جانے
چاہی جاوی چاہی نہ جاوے ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ
وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی اب اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ع ح یعنی درباب لیجانی اوسکی کے اپنی ساتہہ اسلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور
زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کے تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار مین لائے بیچنی کی لیی اور
حکیم بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہ رضی کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے
اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سی کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی

اور اوس غزوہ دن بلکہ نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہے سوای انکی نام کے آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نے جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بہائی
چارہ انکا کردیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوے پچپن برس کی عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نے زید کو آزاد کردیا تہا اونکے بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان چاہے دیتی تہی **وعن** اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله
عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه على ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوے آنحضرت اوس بیماری سے کہ وفات پائی اوس سے اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نے مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد چند روز کے بسبب سننے خبر بیماری آنحضرت کے کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوپر سی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف کہتے
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکۃ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف کو
جانا صعود ہے اور وہانسے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی قاری نے یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنے مکانو نسی طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت سے
پہر شروع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنے مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مینی یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میرے لیے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کے
اور یہہ نہایت کرم وشفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین کہ مہربانی کی اونپر اور دعا اونکی لیے **وعن** عائشة قالت
اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه فاني
احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا اب بینی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکے کو یا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم یا دو دیار سے
وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله
عليه وسلم قالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

لهما حين قال لهم علي بن ابي طالب فقال العباس يا رسول الله جعلت عمك آخرهم قال ان عليا قد سبقك
بالهجرة رواه الترمذي اور روایت ہی اسامہ کی کہا تھا مین بیٹھا ہوا آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئی علی اور عباس رضی اللہ عنہما
اصحابی کہ چاہتی تھی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی بیچ پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہماری لیی آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونون مین چھوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مین نی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت مانگتی ہین آنیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مین نی نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نی لیکن مین جانتا ہون کہ کس تقریب سے آئی ہین پس اجازت دی مین دونونکو کہ آوین پس آخر
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم تمکو پاس کہ پوچھین ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت مین سی محبوب تر ہی نزدیک آپکی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ
محبوب ترین اہل بیت کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نی کہ نہین آئی ہین ہم تمہاری پاس کہ پوچھین ہم حال اہل بیت تمہاری کے لیے یعنی اولاد
وازواج تمہاری کی سی بلکہ پوچھین ہم حال اقارب متعلقین آپکی سی فرمایا محبوب ترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردون مین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام
احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا مین نی اوسپر یعنی ساتھ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جاننا چاہیی کہ انعام حق جل علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بنسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی آنحضرت نی مصداق آیۃ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ اگرچہ
ورود آیۃ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی و عباس نی بعد اونکی کون ہے فرمایا آنحضرت نی علی
بن ابیطالب ہے ف ع پس یہہ نقل جلی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی احبیت سی افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نی
یا رسول اللہ کیا آپ نی اپنی چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچھون تو آپ مجکو فرماوینگی فرمایا آنحضرت نی کہ بلاشبہ علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتھ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتھ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم احبیت کو کہ مترتب ہی اوپر فضیلت کے اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ
آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اصحابی کہ اذن چاہتی تھی اوسنے اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی کے
ساتھ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سے کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو یہ کہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس
کہا عباس نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس یہہ جزا ہماری ہی ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس مکہ مین
مسلمان تھے ولیکن مشرکون سی اسلام چھپاتی تھی اور باوجود اسکی ہجرت بعد کے کی پوشیدہ نرہی کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا لحوظ نہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ
احبیت کی مشکل ہوتا ہے فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ استعام مین تعداد اور اعتبار وجوہ حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کے احب تھے
اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ وجہہ سی احب تھے اور حضرت علی اور وجہ سے **وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ**
اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس رض کی واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ
وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سی کہا اوسنے کہ نماز پڑھی ابوبکر نی
عصر کی یعنی امام ہوئی جماعت اپنی مین پس بعد اسکی نکلی چلتی تھی اور اونکی ساتھ علی رض تھے پس دیکھا ابوبکر نی حسن کو کہ کھیل رہی تھی لڑکونکی بیچ پس اوٹھالیا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندھی پر
اور کہا ابوبکر نی یعنی ازراہ خوش طبعی کی کہ فدا ہو باپ میرا یہہ مشابہ ہی پیغمبر کے نہین مشابہ ہی علی کا اور علی ہنستے تھے یعنی ازراہ خوشی کی نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا فَقَالَ اَنَسٌ

فقلت واللہ انہ اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمۃ رواہ البخاری وفی روایۃ
الترمذی قال کنت عند ابن زیاد فجیء براس الحسین فجعل یضرب بقضیب فی انفہ
ویقول ما رایت مثل ہذا حسنا فقلت اما انہ کان من اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقال ہذا حدیث صحیح حسن غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین کا
ف ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ تعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین کی اور وہ اون
ایام مین کہ امیر تہا کوفہ کا بہی یزید بن معاویہ کی طرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہیاسٹہہ مین ترجمہ پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کے پہر لگا وہ کہ چہیڑتا تہا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی یعنی سر چہڑی کا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کے کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن مین اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا و تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی کرنی ترجمہ کہا انس نی پس
کہا مینی قسم خدا کے تحقیق تہی بہت مشابہ اہل بیت مین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نی تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کی امام حسین کے
ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکے حسن مین پس کہا مینی خبردار رہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ان لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی کی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی بیچ آنکہہ اونکی کی اور ناک اونکی کی پس
کہا مینی یعنی انس نی اوٹہا چہڑی اپنی اسلیی کہ تحقیق دیکہا ہی مینی منہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی پس
کہا مینی عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ مینی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نی پس ہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخائر مین ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یارونکا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف
لوگونکی سنا مین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑی سی
دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی رایت
حلما منکرا اللیلۃ قال وما ہو قالت انہ شدید قال وما ہو قالت رایت کان قطعۃ من جسدک قطعت
ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا تلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما یکون فی
حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ ثم کانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تہریقان الدموع قالت فقلت یا نبی اللہ بابی انت وامی ما لک قال اتانی جبریل فاخبرنی ان امتی ستقتل
ابنی ہذا فقلت ہذا قال نعم واتانی بتربۃ من تربتہ حمراء روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق
مینی دیکہا ہی ایک خواب برا آجکی رات فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سننا اوسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی مین پہر فرمایا آنحضرت نی
کیا ہی وہ کہا ام الفضل نی دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہی میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا ہے خدا نی ہوگا وہ بیٹا تیری

...لری تو بس یعنی فاطمہ حسین کو پس تھا وہ میرے گود مین جبکہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی مین ... پہلے اوسکو تیری

ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا مین نے حسین کو آنحضرت کی گود مین پھر پھرا مین ایسے دیکھتا اور طرف یعنی مین کہینچ گئی اور طرف پھر دیکھا مینے اونکی طرف پس ناگہان آنکھیں آنحضرت کے ڈالتی تہی آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مینے ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میرے تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینے یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اونہون نے ہان ہان اور دی مجکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اوس جگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہونگے اور ذخائر مین ہے سلمے سے کہ کہا آئی مین ام سلمہ کے پاس اور حالیکہ کہ وہ روتی تہین پس کہا مینے کس چیز نے رولایا تجکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اور حالیکہ اونکی سر اور ڈاڑہی مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کیے بیہقی نے حسان مین

وعن ابن عباس انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نے دیکھا مینے آنحضرت کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھا ہی سونیوالا ایک روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہے پس کہا مینے باپ میرا اور مان میری قربان ہون تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اوسکے یارونکا ہی ہمیشہ سے مین چنتا اوسکو ابتدا آجکے روز سے یعنی صبح ابتک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکے یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینے اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینے اوس وقت کو پس پایا مینے یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ فاحبونی بحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی رواہ الترمذی اور یہہ ہے ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتون سے بموجب قول اللہ تعالے کی وما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو مگر اسلیے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو والا اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دوی یا نہ دوی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکہو مجکو یعنی حب ثابت ہو اسسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ رہ نے لحب اللہ کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنے تمہارے خدا کو یا بسبب دوست رکہنے خدا کے تمکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکہنے میرے اونکو یا بسبب دوست رکہنے تمہارے مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن ابی ذر انہ قال وہو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہہ کہ اونہون نے کہا اور حالیکہ وہ پکڑے ہوئے تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میری کی تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہے رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کیے یہہ احمد نے ف ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت ومتابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال وجاہ یا ریگانہ
و دولتمندون سی بشناسیت دنی دنیا کو اور اوسپر نگاہ کہ دنیا مین ہے قسم کفر او گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور اہوا زائغہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر کشتی ہی طرح کی تاریکیان اوپر تلی اور گہیر کہا ہو اوس دریانی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب اوس
کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی وسکو ساتھہ اس قول آنحضرت کی مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشیء منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کے محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کے ہولون قیامت کے سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتے ہین راہ پانے
کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کچہ نہین نکل سکیگا اوسسی اور نصیحت
اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکے ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پہر
جب مٹ جاوینگی ستاری بہٹکنے پہرینگی راہونکے چلنے والے

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح جاننا چاہیے کہ بیویاں آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک دفعہ گیارہ
اور ایکوقت مین زیادہ اسسے اور ایک وقت مین کم اسسے جامع الاصول مین لایا ہے کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح نہین میں لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہ کہ مشہور ہے اقوال علما مین
سی بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسماء کے تاریخ نکاح اور وفات اونکے کی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہے
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اسحالیکہ
کہ خدیجہ چالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کی وفات پائی اونہونی تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی
زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالیکہ وہ جب چہہ برس کی تہین اور بنا یعنی
صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہونی سنہ چھپن یا اٹھاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال
یا تیسرے سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی ابو امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سنہ چار مین اور مرین وہ سنہ اونسٹھہ مین اور بعضونے کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہی اور زینب جحش کی بیٹی سے
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سنہ مین اور بعد آنحضرت کے آپکی بیویون مین سی اول انہین کی وفات ہوئی ہے اور ام حبیبہ ابوسفیان
کی بیٹی اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح اور مشہور تر یہہ ہے کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کیلیئی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کے
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبد اللہ بن جحش کے گئی تہین اور عبد اللہ نصرانی ہو کر مرگیا اور یہہ اپنے دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندے
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ چھپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین پکڑا اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ او سوقت مین ستران برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور
بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید یہودی کی بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسے
چہٹے سن مین اور مرین وقت پہرنے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتون سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتون سے مقدار بیس کے یا زیادہ اونسے
تہین کہ اونسے نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سے مفارقت کی اور بعضون سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نے وقت اوترنے آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور لونڈیان حضرت کی
بعضون نے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونمین ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی کی بسبب ملک یمین کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تہی اور
ایک اور تہی کہ کہین آئی تہی بندی مین انکی تہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا مینے آنحضرت کو
فرماتے بہترین عورتون اوس امت کی سے کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہتر عورتون اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سے ہی اور بیچ مرتبہ مالک کے راقران انکے کے ہی طرف آسمان
و زمین کے **ف** ح واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر ہے ونسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین تہی
اپنی امتون مین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونو کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم سے
بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور اوسکے بیچ عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور
ایسی ہی ہی بیچ تفضیل فاطمہ کے عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون
اور باقی کلام انشاءاللہ بیچ مناقب اہل بیت کے پہلی فصل مین گذر چکا **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا
وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ نی کہ کہا آئی جبرئیل آنحضرت
کی پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ سی ساتہہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتہہ روٹی کی یا طعام
ہی یعنی مشتمل سالن روٹی پر **ف** ح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا کہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہے اور توت
چند روزہ اپنی ساتہہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ لی گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعض شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور یہہ ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی سی تہا ظاہر العبد اوترنی جبرئیل کی بہی کچہہ دنون وہان رہے ہون اور خدیجہ اون دنون طعام آنحضرت کی لیے
لی گئین یا یہہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ بہرصورت یہہ خبر جبرئیل نی دی اور کہا پہر جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکے پاس کہو اوس پر سلام
اوسکی پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ع لکہا ہی علمانی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین
جبرئیل ہی کی سلام پر کتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا پہر یہہ اور خوشخبری دو اونکو ساتہہ ایک گہر کی بہشت مین ہوتے کہ
اندر سی خالی ہی فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت مین گنبد ہو نگے موتی کی اور قصب جواہر سے وہ ہوتا کہ دراز اور اندر سی خالی ہو اور حدیثون مین

صریحاً ذکر موتی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور وشغب ہوگا اوس گھر مین اور نہ رنج وتعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ان دونون چیزون کو
اسلیے کہ دنیا کی گھر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور وشغب وہان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنے مین رنج وتعب ہوتا ہی بس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ محل جنت کے
خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمای نے کہ یہہ جزا اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلالی اور منازعت تعب کے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینے اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سی جسقدر کہ رشک لگتی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہے آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت سے ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتے آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتے اوسکو بیچ اون عورتون کی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی تہی مین آنحضرت کو گویا نہ تہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تعریف ومدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی اور ایسی ہی ایسی اور ایسے ف یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذالک اور اسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے کہ بیان اوسکی صفتونکا حد واندازہ سی باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیی اوس سے اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سی تہی رضی اللہ عنہن سوای ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ رض بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہے عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ خاص غرض عورتونسی اور سب سے زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مؤلف نے کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹی اسد کی قریشیہ تہین اول اونکا حمین تہین ابن ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نے پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسوقت تہین آدہی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اونکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اونپر دوسری یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب مردون اور عورتونسی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلے ہجرت سی اور بعضونے کہا چار برس پہلے اور بعضونے کہا تین برس پہلے اور گذری تہے نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہہ برس کی

وعن اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتے ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ اِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نے کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت ومثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکری بہت اچہی ریشمی کپڑی کی ف اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نے کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجہسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ صورت حریر مین تہی اور حریر ہتیلی مین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ دوبار

لائی ہون جبرئیل صورت تمہاری ایکبار ۔۔۔ بریشم کے ٹکرے مین لائی ہوئی اور فرشتہ حریر مین ہے پس کہا فرشتہ نے یہہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوتہاتا تھا یعنی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑے پس ناگہان تو وہی صورت ہی کہ دیکھی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولتے کپڑا تیری مونہہ سی وقت دیکھنی تیری کی پس ناگہان تو مثل اوس صورت کے ہی کہ دیکھی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکھنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فـح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو منتہا تک اگر کہا جاوی کہ شک بیچ ہونی اسکے کی خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی اسلیے کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ سلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علما نی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق اوسکے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا تجہسی پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونے اوسکی کی پہلی نبوت سی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہین ہی خصوصا خواب مین مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی پیغمبر پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ احتمال اس خواب کے حق ہی ولیکن شک اوسکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کے عائشہؓ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور او رکچہہ کہا ہی اس باب مین اور عروسی کی اونسی یعنی آگی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہوین مہینے پر اور اوس وقت مین عمر اونکے نو برس کی تہی اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرتؐ نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینے کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرتؐ کے نو برس اور جب آنحضرتؐ کی وفات تشریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرتؐ نی کسی باکرہ سی سوای انکی اور تہین فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تہین انکو آنحضرتؐ کی اور روایت تہین ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ و تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نے اپنی دفن کرنیکا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کے زمانہ مین **وعنہا** قالت ان الناس کانوا یتحرون بہدایاہم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ وحفصۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الآخر ام سلمۃ وسائر نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لہا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم الناس فیقول من اراد ان یہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیہدہ الیہ حیث کان فکلمتہ فقال لہا لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امرأۃ الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انہن دعون فاطمۃ فارسلن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال فاحبی ہذہ متفق علیہ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیے لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرتؐ اونکی پاس ہون حاضر با برکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضاجوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہؓ نے بیویان آنحضرتؐ کے دو گروہ تہین کہ متفرق

تہا مزاج ہر گروہ کا اور بابی اونکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ ؓ

ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسرے کی تہین جیسیکہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہی

ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنے اور ام سلمہ انکے سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنے ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض

کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرمادین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کے پس بہیجی چاہئے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ

کے گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کرین تو کہ اوٹہہ جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سی اس باب

مین پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کے مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہے مجکو بیچ سحالمین کسی بیوی کی تو

سوا ئی عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اوروں کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیۃ ایک لاتہدی من احببت

اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا دینے سے یعنے وجہ یہہ ہے کہ باعث آپکی ایذا کی ہوا رسول

اللہ پہر ان عورتون نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کے یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام

کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو

دوست رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نے ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اوس چیز کو کہ سبب کراہت

خاطر اوسکی کی ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے بارے مین دلالی مہر اور حق اونکا تو نکالتا اونکی متعلق ہوتا تہا اگر کوئی آپ سے لاوے کیونکہ

و ذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکے اول مین یہہ ہے فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد

یون ہے کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتہہ روایت ابو موسی اشعری کے ف ع اور پہلے گذر چکا ہے خلاف اسکا کہ مراد عورتون سی جنس عورتونکی ہے

یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتون سی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اوسی کی دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کے اونکی واسطے کمالات علمیہ و عملیہ

کو کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سر باب غیرہ مین ذکر ہو چکا ہے اور کچہہ تہوڑا سا یہان لکہا جاتا ہے پس

حضرت سودہ پہلے تہین بیوی سکران کی کہ جو ابن چچا کا بیٹا تہا جب وہ مر گیا تو حضرت نے اونسی نکاح کیا بعد عقد عائشہ کے اور ہجرت کے اونہونے طرف مدینہ کے پہر جب بہت عمر ہوئی

اونکے تو حضرت نے ارادہ اونکے طلاق دینے کا کیا پس اونہونے سوال کیا حضرت سے کہ یہہ نہ کرو اور نوبت اپنی باری حضرت عائشہ کیلیے مقرر کی پس حضرت نے رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی

اونکی مدینہ مین بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کی ماں تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر کر آئین ساتہہ اوسکے طرف مدینہ کے

اور مر گیا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پہر پیام اونکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سی پس اونہونے قبول نہ کیا پہر پیام نکاح کا کیا اوسسے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے اور نکاح کیا اونسے تین سن میں بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنے وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور

شب بیدار ہے اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ و تابعین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس

ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سے تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلے نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کے پہر جب وہ

قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور بکری آئین سبی مین تو اونکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر

خرید اونکو آنحضرت نے اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نے اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بیچ

بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح مین اور دفن کی بعد وفات بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کے گئین اور زینب

بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہوپہی آنحضرت کے اور تہین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کے پس طلاق دی

زید کی اونکو پہر نکاح کیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کہ نہین دیکہی مینے کوئی عورت بہتر
اونسے دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی داروں سے اور بہت صدقہ دینیوالی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنے نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الٰہی حاصل ہو اوسسے مرین وہ مدینہ مین تریپن برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
ابن حرب اور ماں اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین سبیوں مین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت صلعم نے دی بدل کتابت اونکے طرف سے ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کرکر
جویریہ نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پیسٹھہ برس کی اور میمونہ کا نام بھی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلے نکاح مین مسعود
بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسے اونسے پہر نکاح کیا اونسے ابو رہم نے پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا
کے سفر مین کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الٰہی سے مرین وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی
اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیۃ
امرأۃ فرعون رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتون سے
پہچاننا مناقب وفضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعونکی نقل کی
ترمذی نی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکے موافق ذکر انکے ہوں اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتھہ ذکر اونکے کی اور حدیثونمین
یا یہہ کہ شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنے اونکے طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر لکہا بیچ جامع الاصول مین کہ روایت کی ہمدانی اور شیخین نے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوموسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مرد تو بہت اور نہین کامل ہوئے عورتون سی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس سے کہ ہی یعنی کافی ہی تجکو
پہچاننا تیرا ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتونکی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد کرتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل
امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون یعنی
ملا علی کہ توقف سبکی حقمین اولی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنیے دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر **وعن**
عائشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ
کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اس سے معلوم ہوا کہ
سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتھہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وعن** انس قال بلغ صفیۃ
ان حفصۃ قالت لہا بنت یہودی فبکت فدخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبکی فقال ما یبکیک فقالت
قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یہودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لابنۃ نبی وان عمک لنبی وانک لتحت نبی ففیم
تفخر علیک ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی حقمین
بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئے اونپر نبی صلعم اس حالمین کہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز نی رلایا تجکو پس کہا صفیہ نی کہ کہا میری حق مین حفصہ نی کہ مین بیٹی یہود کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نی کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلا شبہہ چچا
تیرا البتہ نبی ہی **ف** ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد سی تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسیٰ کی
پس اس حساب سے باپ یعنی جد اعلیٰ اونکی پیغمبر ہوا اور چچا بہی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا اور
تحقیق تو البتہ صفیہ نیچے پیغمبر کے ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اپنی ذات شریف کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز مین ور سبب کونسی فضیلت کی فخر
کرتی ہی حفصہ تجہ پر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہین تفضیل ونکی اور ونپر پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ
صفات مخصوص ساتہہ صفیہ کی نہین ہین بلکہ تمام بیویان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قریشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کے
ہین کہ بہائی اسحق کی ہین اور نیچے آنحضرت کے ہین ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینی صفیہ کے کہ ای حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سی یا اوسکے
عداوت سے ساتہہ ترک کرنی ایسی کلام کو کہ عادات جاہلیت سے ہی نقل کی ترمذی نے اور نسائی نے **وعن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجاھا فبکت ثم حدثها فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سالتها عن بکائها وضحکها فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه یموت
فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اهل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت رواہ الترمذی
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اونسے
یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کے حیات مین او نہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ مین اس قضیہ کا کہنا وہم ہے
اسلیے کہ نہین ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین ترجمہ پس جب وفات
پائی آنحضرت نے پوچہا مین نے فاطمہ سے رونے اونکی سی پہلی اور ہنسنی ونکی سی دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگی یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتونکی سوای مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین نقل کی یہہ
ترمذی نے **ف** ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہے کہ اول سے اہل بیت مین تو ہی ملیگی مجہسے جلدی اور پہر کو رونا یہہ روایت
اور مناسبت اس حدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کے ساتہہ رکہتے ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے
اس فصل سے کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہے بدیع کلام مین پس گئے ہو یہہ تفصیل واسطے بعض وسیخری کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہے یہہ کہ ہو اشارہ
طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی موسیٰ
قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃ الا وجدنا عندها منه علما رواه الترمذی
وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر اصحاب آنحضرت کے ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز
پس پوچہا ہمنے حضرت عائشہ سی مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کی پاس وس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کردیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب صحبت کے
آنحضرت سے اور قوت اجتہاد حاصل ہوا تہا نقل کی ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وعن** موسیٰ بن طلحۃ قال ما رأیت احدا
افصح من عائشۃ رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مین نے کسیکو بہت فصیح
عائشہ سے نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ او نہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

باب مناقب المناقب باب جامع مناقب کا ف ع یعنی ذکر کین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضو نکی صحابہ سے یعنی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص لکھنے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسیکی یہی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت و عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین و انصار و غیرہم کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَۃً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَہْوِیْ بِہَا اِلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْہِ فَقَصَصْتُہَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْہَا حَفْصَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَاللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے **ف ع** یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھہ کہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی تا بعد خندق کے جہادو نمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبداللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کے سوا ہے عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبداللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسی پہلی جاتی اون جگہونمین کہ جہان حضرت ٹہہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کریگا پس کہا اونکو حجاج نی کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت و نیرا و سپیر کو تیری آنکہونمین یعنی دونونکے بیچ نکال ڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضونے کہا کہ اونکی چپکی سے یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنے پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوٹہہ لیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اونکو راہ مین رکہی نیچی کی بہال اونکے پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی ماری جانیکی تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیے گئی ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کے عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہونمین ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکانکی بہشت مین یعنی جہکو اوترنیکا مگر کہ اوڑاتا ہے وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہے طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہے پس بیان کیا مین نے یہہ خواب حفصہ سے کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبداللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبداللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اونکے ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّ اَشْبَہَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَہَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ اِلٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَیْہِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَہْلِہٖ اِذَا خَلَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گہر سی اوسوقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہہ بخاری نی **ف ع ح** یعنی ساتہہ گہر والونکے اور نہین ہوتا اور کوئی وہان آور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضونے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کے اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبرہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کے اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین ملکر رہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبداللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہے الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکی کے کرتا ہی اور اوسلیے ہم گواہی دیتی ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا حال ہم جانتی نہین الغیب عند اللہ **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی

اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت
مدینہ میں آنحضرت کی دربار پر نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم
داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کے پاس ہر وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم
دیدیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھے تو کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہے ہذلی تھے تھا اسلام
اونکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لائے عمر کے اور بعضوں نے کہا کہ پانچ شخصوں کے
بعد چھٹے یہہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کیے آنحضرت نے اونکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت اپنے کا سفر میں اور ہجرت کی اونہوں نے طرف
حبشہ کی اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اوسکے بعد کے غزووں میں اور گواہی دی اونکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت
کیلیے وہ چیز کہ پسند کرے ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی میں نے اونکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے ٹھنگنے
نحیف قریب تھا کہ لنبے آدمی برابر ہوتے اونکے بیٹھنے میں والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اوسکے بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا
خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس ۳۲ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کیں
اونسے حدیثیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ میں
بعد خلفاء اربعہ کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرو اور سیکھو قرآن کو ان چار سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم مولی حذیفہ کے سے اور ابی
بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرت
سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگوں
کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلاء اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے
بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ اونمیں عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے تھے اور ابو حذیفہ کا نام
ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی
احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری تھے صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین کہا تھا اور
کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے ان میں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ
قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ
جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ
فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ
وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ
السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا میں شام میں پس نماز

… ایسی ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل اور …

پہنچا پس مین ایک قوم کی پاس اور بیٹہا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا بزرگ قدم آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کو ف ع

ان اسد لاتکہ تجزا الی الاہل ت کہا مینی لوگون سی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی

تہی اللہ تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لئی ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لئی پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہے اور کہانسے آیا ہے کہا مینی کہ ایک شخص ہون

اہل کوفہ سی کہا ابو درداء نے کیا نہین ہے تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود کہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع ح مراد ہے

عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین ساتہہ رہتی تہی حضرت کی مجلسون مین اور

لیتی پاپوشین انکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتون مین درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتے تکیہ آپکا

جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی لئی پانی وضو کا جب اوٹہتے آپ وضو کی لئی اور اوٹہا رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ ہے کہ عبد اللہ

بسبب شدت ملازمت آنحضرت کے ان امور مین لائق ہین سکے کہ ہووینگے اونکے پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف

اوس منع ہونیکی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب طلب علم سیکہنی والے کے کہ طالب اول بہت علم سیکہے علماء شہر اپنے کا پہر کوچ کری اور شہرونکی طرف واسطے طلب زیادتی علم کے

والا کیونکہ سفر کرانیکو بیچ مین ڈالے اور یہہ بہی سے اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو چاہئے کہ اگر دوسرے کو اپنی سی افضل جانے تو طالب کو حوالہ اوسکا دیوے ت اور کیا نہین ہے

تم مین وہ شخص کہ امان دی ہی اوسکو خدا تعالی نے شیطان سے اوپر زبان پیغمبر اپنے کی مراد رکہتے تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت

نے اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکے لئے اوس وقت کہ عذاب کرتے تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد وسلامت ہو جا ای آگ

اوس جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مانگی تجکو ای عمار گروہ باغیون کی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ پہچہنے

امان دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہکے نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی

یون لکہا ہی کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی

ہمقسم ہوئی ابو حذیفہ بن المغیرہ سی پس نکاح کردیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سے اوس سے عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کردیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار ہوئی

مولی اس سبب سے اور عمار قدیم الاسلام ہیں اور تہی اون مستضعفین مین سے کہ عذاب دئی گئی مکہ مین تاکہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نے ساتہہ آگ کے

پس آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور

سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سے ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور قتل کئے گئی عمار جنگ

صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کے سن سینتیس مین اور عمر اونکی تیرانوین برس کی ہوئی ت کہا نہین ہی تم مین بہید جاننے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوائی اوسکی مراد اس بہید جاننے والی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع کہ اونکو صاحب

سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نے اونکو نام منافقونکے اور نسب اور علامتین اونکی بتا دی تہین

کہ یہہ بہید سوای اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو ای حذیفہ مجہمین نشانی نفاق

کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوائی اسکی کہ لوگ کہتے ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب

تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سنہ چہتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرایت امراۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مین نی بیوی ابو طلحہ کی اور
سنی مین نی آہٹ پانوکی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ابو طلحہ کے بیوی سی مراد ام سلیم
ہی ماں انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نی اور سی انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام
پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مین تہہرا اسلام پر اپنی تئین نہ واجبیت مین یا مہر میرا ہے اسلام تیرا اور بلال بیٹی ابو رباح کی مولی ابو بکر صدیق
کی ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون ہی نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور سبکے مابعد جہاد مین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین
چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ و تابعین مین سی اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن
کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال ان لوگو مین سے کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا
اونکو امیہ بن خلف جمحی اور بتقدیر الہی سی یہہ اتفاق ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ہاتہہ سی وہ مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر رض کہتی تہی ابو بکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابو بکر
سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند مین یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وی سات تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابو طالب کے سبب سے
اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور بٹہایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سی کوئی
مگر کہ موافقت کی عزت کیا اسکو اللہ نی سوا بلال کی کہ یہہ حقیر ہوا اللہ عزوجل کی راہ مین حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہیرتی تہی اونکو
لڑکی کوچہ مین مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض **وعن** سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ
الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ
مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی
سرداروں نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی ہٹا دی اپنی مجلس سے ان لوگونکو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر ف ع یعنی نہو
جرات اونکو ہم پر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تیرا اور آوین تمہارے پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی بیچ بیان
چہہ آدمیونکی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا
ہی علماء نی کہ وہ دو شخص خباب ہی اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین ہی یا تو بسبب مصلحت کی تہا کہ یہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنی والی کی یا بی اور بعضون نی
کہا کہ بسبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر ہے عبارت سی کہا مولف نی خباب بن ارت کی کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی ہین سعدی مین پکڑی آئی
تہی یہہ جاہلیت مین پس خرید اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سی اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ اون
لوگو مین سی تہی کہ جو عذاب کیی گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی
عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی
آنحضرت نی چاہا کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکونکی دل کی اور طمع سے کہ ایمان لاوین پس سوچی آنحضرت اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ دو

کرین اونکو صورت مین کہ نہ آوین وہ حضرت کے پاس جبکہ سردار کفار کے بیٹھے ہوں یا اوٹھہ جاوین مستان حضرت کے پاس سے پھر بیٹھین پاس لوگ
تدبیر حضرت سوچ رہی تھی واسطی رعایت جانبین کے تو یہ کہ پس اوتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیہ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے اور مت ہانک اون
لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح و شام اسحالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سے رضامندی اللہ تعالی کی اور نہ کچھ غرض دنیا کے
نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
ال داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ای ابو موسی دیا گیا تجھ کو خوش آوازی خوش آوازیکے
داود کے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو کہ معنی گانیکی ہی مانند نی اور سرود اور طنبور اور
مانند انکی کے کہ نہ ساتھہ باجے کے ہو اور یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سے مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زائد ہی اسلیے کہ
مشہور ساتھہ خوش آوازی کے حضرت داود ہین آل داود بعضون نے کہا کہ آل یہان معنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے جس وقت کہ
زبور خوش آوازی سی پڑھتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سے نکلتے اور ابو موسی اشعری رہبی نہایت خوش آواز و خوشخوان تھی چنانچہ باب تلاوت
میں ایک حدیث گذر چکی ہی کہ ایک دفعہ یہہ قران پڑھتی تھی اور آنحضرت سنتی تھی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی
طرف زمین حبشہ کی پھر آئی اہل کشتی کے ساتھہ اسحالمین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھی اور حاکم کیا اونکو عمر بن الخطاب نے بصرہ کا سنہ بیس مین اور ہمیشہ
یہہ بصرہ میں رہے حضرت عثمان کی ابتدا خلافت تک پھر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کے پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ کے حاکم رہے یہانتک
کہ قتل کئے گئی حضرت عثمان پھر انتقال کیا ابو موسی نے طرف مکہ کے بعد کرنی حکم مقرر ہونے کے پھر ہمیشہ مکہ مین رہے یہانتک کہ مری سن باون مین **وعن** انس قال جمع القرآن
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید قال
احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ میں
چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک میرے چچاؤن مین سے
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ابو زید کے نام مین اختلاف ہی بعضون نے کہا سعید بن عمیر اور بعضون نے کہا قیس بن سکن اور
مراد چار شخص انصار مین سے ہین بلکہ خزرج سے کہ قوم انس کے ہین اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوس نے افتخار کیا ساتھہ جماعت اوس کے
اپنی قوم مین سے اور اگر عام بھی رکھین تو اسمین تصریح نہین ہے اسکے کہ سوا ان چار کے نہین ہین اسلیے کہ مفہوم عدد کا اصل مین معتبر نہین ہے
اور بلاشبہہ ثابت ہوا ہے حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سے تمام قرآن کو از انجملہ صحیح حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ روز بیر معونہ کے قتل کئے گئی ستر
صحابی اونمین سے کہ جنہون نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور از انجملہ خلفا اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہی **وعن** خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع اجرنا علی اللہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا
اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا
راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت کی خباب بن ارت نے کہ کہا ہجرت کی ہمنے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحالمین کہ طلب کرتی تھی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکے فضل و کرم سے پس بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سے یعنی مر گئے

اور نہین کہایا اپنی اجر ... پایا زمانہ فتوح کا پس میوہ اجر اونکا کامل

ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین ماری گئی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیے کپڑا کہ کفن دیں جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ
چیتی کی اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سی پاون تک ڈھک جاتی پس تھی ہم جسوقت ڈھانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کھلی رہتی پانو اونکے
اور جسوقت ڈھانکتی ہم پانو اونکی تو کھلا رہتا سر اونکا یعنی پس حیران ہوتے ہم انکے امر مین پس فرمایا نبی صلعم نے ڈھانکدو اوس سے سر اونکا اور رکھدو اونکی پانو پر
اذخر کہ نام ایک گھاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتے ہین اوسمین کو
نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یہہ کہتا یہ ہی غنیمتو نسی کہ پایا اوسکو ان لوگون نے کہ بیچ زمانہ فتوح پا گئے تھی اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کے
ساتھہ منا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سے کچھہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالے کہ جہاد کریں اللہ کے راہ مین پھر پاویں غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا
دو تہائی اجر اپنا اور رہا انکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کے فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تھی کہ نہین ناقص ہوا
اونکی لیے ثواب آخرت سی کچھہ کہا مصنف نے ذکر مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلاء اونکے سی ہجرت کے طرف زمین حبشہ کی اونچ گونکی ساتھہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پھر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نے بھیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑھاتی تھی اہل مدینہ کو قران اور سمجھاتی تھی اونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نے ہی پڑھا ہی پہلی ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین یہہ بہتر جوان مکہ تھے اور بہت اچھا لباس پہنتے تھی جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا
حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تسمہ بکری کے چمڑے کا کمر مین باندھے ہوئے تھی پس آنحضرت نے فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی مین نے دیکھا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کھلاتی پلاتی تھی اوسکو بہتر سے بہتر
کھانا پینا اور دیکھا ہی مین نی اسپر جوڑہ کہ دو سو درہم کو خرید اتھا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کو جیسین کہ دیکھتی ہو تم اور بعض نے صورت
نے کہا کہ بھیجا اوسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت کی عقبہ اولی مین پس گئے تھے یہہ انصار کی پاس اونکے گھرونمین اور بلاتی تھی اونکو طرف
اسلام کے پس مسلمان ہوتا جاتا تھا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پھیلا اسلام دونمین پس مصعب نے لکھکر آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑھنے کا اہل مدینہ
پھر گئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتھ اون ستر آدمیون کے کہ آئی تھی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پھر اقامت کے مکہ مین تھوڑی دنون اور
اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تھا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وعن جابرٍ قال سمعتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اهتزَّ العرشُ لموتِ سعدِ بنِ معاذٍ وفي
روايةٍ اهتزَّ عرشُ الرحمنِ لموتِ سعدِ بنِ معاذٍ متفقٌ عليه اور روایت کی جابر نے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف ع ح شارحین نے اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے
فرح ونشاط عرش کیسے بسبب آنی روح پاک اونکی کے حقیقۃً یا مجازاً اور صواب مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت ہے پر اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم و
تمیز رکھا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منها لما يهبط من خشية الله اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور
بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سے جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹھی خلائق کی مرنی سے اور کلام اسحدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

سعد بن معاذ انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ بعد اور اکابر صحابہ سے ہین اسلام لائی مدینہ مین مصعب بن عمیر کی ہاتھ

پر بہیجا تہا اونکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنی سے ہی مدینہ مین پس مسلمان ہوئی بسبب اسلام لانی ہی عبد الاشہل اور آنحضرت نے اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور روز خندق کی اونکی اکحل مین ایک تیر لگا اور نہ تہما خون اونکا
حتی کہ بعد ایک مہینی کی وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین سینتیس برس کی عمر مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ اوترے اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب فوت سعد بن معاذ کی **وعن** البراء قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة حرير
فجعل اصحابه يمسونها ويتعجبون من لينها فقال أتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ
في الجنة خير منها او ألين متفق عليه اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا تہا صحابہ سے ہین کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطے آنحضرت کے
جوڑا ریشمی کپڑی کا ظاہرا ایک بادشاہ نی عجم کی بادشاہون سے بہیجا تہا پس ہوئی یاران آنحضرت کی کہ ہاتھ پہیرتے تہی اوسپر اور تعجب
کرتی تہی اوسکی نرمی پر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہتی تہی یعنی ازراہ تعجب اوترا نہ دیکہتی مانند اسکی کہ بہیجا گیا ہی یہہ حضرت پر بہیجا
پس فرمایا آنحضرت نی کہ تعجب کیا کرتی ہو تم نرمی اسکی سی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت مین بہتر ہین اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی مناديل جمع منديل کی ہی اور منديل کہتی ہین رومال کو کہ جس سے ہاتہہ وغیرہ پونچہتی ہین پس ذکر کرنی منديل مین مبالغہ ہی کہ جب ایسی کپڑی جو بہیجی
افضل کپڑی سے تفسیر ہین تو جو کپڑی افضل کپڑونکا کیا پوچھنا ہی **وعن** ام سليم انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله
له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان
ولدي وولد ولدي ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت ہی ام سلیم سے ماں انس بن مالک کی کہ ام سلیم ساتہہ پیشین کی ماں
ہین انس کے کہا اونہون نی انس کو صغر سن مین آنحضرت کی خدمت بابرکت مین چہوڑا تہا پس ام سلیم اونہون نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہی
دعا کرو اللہ تعالی سے واسطی اوسکی یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کی حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے
یا الہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دی اوسکی لیی بیچ اوس چیز کی کہ دی ہی تو نی اوسکو یعنی نعمتین ہے قسم ہی غیرہ سے کہا انس نے
پس قسم خدا کی بلاشبہہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہی اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہین گنتی مین
مانند سو کے آجکے دن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فرع یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہون عدد اس مقدار کو پہنچا یا ہی بعد ازین زیادہ ہوئی
چنانچہ روایت کیا گیا ہی کہ انس نی کہا یعنی بہت دنون بعد نقل کرنی مضمون سابق کی کہ دفن کیی ہین مجکو میری صلب سے سوا اولاد کی اولاد کی ایک سو بیس سب کی سب لڑکی
سوا دو لڑکیونکی یہہ بسبب قول بعض کی ہی اور بلاشبہہ زمین میری البتہ پہل دیتی ہی سال مین دوبار ذکر کیا یہہ ابن حجر نی اور اونکی بیٹی نی کہا کہ میری دفن
کیی ہین اونکی اولاد صلبی سی قریب سو کی اور یہان سے معلوم ہوتا کہ اموال اور اولاد نعمت الہی ہین اگر موجب غفلت کی ذکر حق سی اور باعث گناہ کہ نہون اور انس
بن مالک بن النضر خزرجی ہین کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئی آنحضرت کی خدمت فیضدرجت مین بیچ مدینہ کی بارہ برس کی عمر مین اور انتقال کیا انس نے
طرف بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت مین تو کہ علم دین سکہلاوین لوگونکو اور یہہ آخر ان صحابہ کی ہین کہ بصرہ مین مرین انکا فوت مین ورعمر اونکے
ایکسو تین برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نی اور یہہ بہت صحیح ہی کہ کہتی ہین پیدا ہوئی اونکی بیان پر سو فرزند اور بعضون نی کہا اسی تہی اونمین اٹہتر لڑکی
اور دو لڑکیان اور روایت کین حدیثین انس سے خلق کثیر نی انتہی بیچ کچہہ ذکر کیا ابن حجر نی ظاہر اوسکا مخالف ہے پس نقل کر اور ایسی ہی مخالف ہے ظاہر حدیث کی
اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اولاد اولاد اونکی اولاد متجاوز ہین سو سے نہ اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے

ذکی لیی جو تفضیلت تهی ان عمی کو فقط پر اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص ہی تہہ دعا رہی صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت کے دعا سے برکت ہوئی اونکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اونمین تو فتنہ اونمین ہی معدوم ہوا پس حاصل ہوا بسبب اسکے ضرر اور نہ تقصیر حق
ادا حق خدا کے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا سے تو لائق ہے کہ ملا لیوے ساتھ اپنے دعا کے طلب برکت کہ یا اللہ اسمین خیر
مین برکت ہو اور محفوظ رہون سب آفات سے **وعن** سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد
یمشی علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہ کہا نہین سنا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے ہون واسطے اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل جنت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ح ع یہہ کبار یہود اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز یہ ہے کہ نکل جاوین
اس سے عشرہ مبشرہ مین سے وہ کہ تھی پہلی ونکی پس گویا کہ کہا نہین سنا مینے واسطے اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہو ابتک ہی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہے یہہ مخالف
آنحضرت کے اس قول کے ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابیون کے جنتی ہونیکی اور اور بعضونکی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سننی کی کی اور نفی
اپنی سننی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کے غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور شاید
یا نفی کی سننی کی واسطے مکروہ جاننے پر ترکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلے بشارت دیے اور ونکے سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی
اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتے رہے بعد اونکے اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد اونکے سوا سعد سعید کے اور موید ہی اسکی حدیث دار قطنی کی ما سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ اور یہہ کہ سعد نے اپنی تئین نہین ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سے
اور یہہ نہ سنی بذات خود جیسا کہ ابتدا حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن بارا کلام سعد کے زندہ موجود ہونے مین اس اوسکا
دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکے قول یمشی سے یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کو لیے اوسوقت کہ چلتے ہون زمین پر بخلاف
بشارات غیر اونکے اور اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ
فدخل رجل علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت
انک حین دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم فساحدثک لم ذاک
رایت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورایت کانی فی روضۃ ذکر من سعتہا و
خضرتہا وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ
فقلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ
فقیل استمسک فاستیقظت وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک
الروضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذاک
الرجل عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ سے کہ تھا مین بیٹھا ہوا مسجد مدینہ مین پس آیا ایک شخص کہ اوسکے چہرہ پر نشان
خشوع کا تھا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے کہ یہہ شخص اہل جنت سے ہی پس پڑہین اوسنے دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اختصار
کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قرات پہر باہر نکلا وہ اور پیچہے پیچہے اوسکے چلا مین پس کہا مینے بیچ اوس کے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین تو بعضونے کہا کہ
یہہ شخص اہل جنت سے ہی کہا اوس شخص نے قسم خدا کے نہین لائق واسطے کسیکے یہہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا مین تجہسے کہ کیونکر ہی یہہ انکا **ف ع**

سلام کی اونپر اس جہت سے ... ہی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو

پہونچی ہو خبر جنت کی اور اسی سبب سے کہا ہو من اہل الجنۃ ہی اور ابن سلام نے نہ سنے ہون خبر اور احتمال یہہ ہی کہ ابن سلام نے بطریق تعریف اپنی سبب اس عادت کی ازراہ

تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کے کہا ہو کہ لائق نہین بنابر اسکی اشارہ ساتہہ قول اونکی کی فسا حدثک لم ذاک طرف انکار اسکی کی ہے

اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہی سبب اپنی انکار کا اونپر اور وہ یہہ ہے رایت رویا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونی نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیی حاصل یہہ کہ اگرچہ مین بحسب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہون لیکن

اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسے میری لیی بشارت وی اور ونکی لیی بہی دی ہی تحقیق ہی مین عشرہ مبشرہ سو ہون لوگ ممکن ہی کہ مراد ابن

سلام کی تصدیق لوگونکی ہو اس بات مین کہ کہی وہ اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول اونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہی واسطی کسیکو

کہ بات کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اور نہین ہے کچہہ وسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے

ترجمہ دیکہا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب اوپر حضرت کے اور دیکہا مین نے جو امین گو یا کہ مین بیچ

ایک باغچہ کہ ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے فراخی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی

زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا مین نے نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنے

کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنی کپڑی میری پیچہی سی پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مین نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو

مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اس حال مین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصلے پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ تہا

ہاتہہ مین حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بہی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے

کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو انگلیان مٹہی بند ہی ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو

نبی صلعم کے پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تونی دین اسلام ہی کہ فراخ اور ترو تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہے

استحکام و ارکان اوسکی سی کہ بنا ہی مسلمانی کی اونپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونی اور پکڑا تونی اوسکو عروۃ الوثقی ہی کہ قول حق سبحانہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی

اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جنگل و سپر مار اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ

شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور یہہ دور نہین ہے کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سی کہ اونہون نے خبر دی اپنی

نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا **وعن** انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یایہا الذین امنوا

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی اخر الایۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت اشتکی فاتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت انزلت ہذہ الایۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ثابت بن قیس

خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیساکہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالے کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو ترجمہ

پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کی اخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اوپنی تئین آنحضرت کی پاس آنی جانی سی پوچہا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی اونسی وہ رئیس دلی تہی یہ تہا کیا ہوا ثابت کو

کا کہ نہین آتا اور نہین کہاتا پیتا کیا بیمار ہی ف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کی نی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچہنی کا ہوا کہ اونکا حال

پوچہا بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم ✽ کہ مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ✽ پس کہا سعد نی ہو گئی جواب مین کہہ جواب دیا انکو جیسا

عرض یہہ پس گئے ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچہتی تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوئی

یہہ آیہ یعنی یا ایہا الذین آمنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنی سی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یار و کہ مین بہت

بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جہارت کے پس مین اہل دوزخ سی ہون ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکے

جیسیکہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت نی یہہ بات سمجہکر بیٹہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی بی ادبی کا ہے پس

ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع

یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز اپنی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ ابوبکر صدیق

رضی کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تو سیا ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین ماری گئی رضی اللہ تعالی عنہ و در حدیث

مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نہ مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوس سی سن پانچمین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہ نازل ہوا بیچ

قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ

مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاۗءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ

مِنْ هٰؤُلَاۗءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ

پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیۃ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہہ ہی کہ اور اوس جماعت سی کہ بہیجا ہی خداوند تعالی نی پیغمبر کو طرف اونکے

وہ ہین کہ ہنوز نہین آئے اور نہین ملے ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ امی ہین ف ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرت کو بیچ انکے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی ایمانداروں سی کہ نہین ملے وہ ساتہہ اونکے ابتک

اور عنقریب ہونگی وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ نی کون ہین یہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ

کہا ابو ہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نی پس کہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی پر پہر فرمایا اگر ہوتا

ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی قوم فارس مین سی اور مراد مطلقا

عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملے ہین اہل عجم ہین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین و ایمان

آسمان پر ہو تو پاوین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سی اور بلا شبہہ ظاہر ہوئے ایسی فراخی

علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئے اونکی غیر و نمین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکے خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی تہی ظاہر ہی

اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہود سی اونکو خرید اور آزاد کیا اور وہ اشراف صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس سی

ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کے طلب مین نکلی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتابین اور صبر کیا

کی عرب مین اور بیچ ڈالا اونکو یہود نے ہاتھہ ... ہین ... اور وس ... کی علت
اکی خوب ... پہنچی ... اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ ... ہوئی ... مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نے کہ سلمان اہل بیت سے ہی اور یہ
ایک ہی اون تین سے کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین ڈہائی سو برس کی
اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخرالزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہ اپنی ہاتہہ کی کسب سے کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی
عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مزگرد مداین مین ...
مین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم حبب عبیدک ھذا یعنی ابا ھریرۃ وامہ الی عبادک المؤمنین
وحبب الیہم المؤمنین رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب کردے اس چہوٹی سی بندی کے
کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کرکہ محبوب مسلمانونکی ہون یہ دونون اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو
کہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب ہین مسلمانونکی ہون نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصہیب
وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ ماخذھا فقال ابوبکر اتقولون ھذا لشیخ
قریش وسیدھم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتہم لئن
کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک فاتاھم فقال یا اخوتاہ اغضبتکم قالوا لا یغفر اللہ
لک یا اخی رواہ مسلم اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب
اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اصحابہ کی **ف** ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ قریش نے
قریش نی تہدیدات عذر اور عہد شکنی کی برپا کی تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو ترحم پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا
خدای تعالیٰ کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہ لینی اپنی کی کو یعنی اپنی
حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک ہمارے ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم اس بات کو
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہے **ف** ح اور حضرت ابوبکر نی یہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنیکی جیسیکہ آنحضرت بہی کبہی استمالت خاطر بعضی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی **ت** پہر آئی ابوبکر صدیق حضرت
کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ
قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونے اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالیٰ کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی اسنی
سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذرخواہی کی لیے پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہوئی تم کہا
اونہون نے نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تمکو خدا تعالیٰ ای بہائی میری نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع ح ظاہر یہ تہا کہ کہا جاتا
یا اخانا یعنی ای بہائی ہماری اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کہا تو وی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون
ساتہہ زبر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتونکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زیری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم
کی ہی اور جائز نہی پڑہنا اوسکا ہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی ہمین اونکی تعظیم اور تکریم کرنیکی اور رعایت خاطر اونکی
ہلا خوش باش کان سلطان دین اند بر پیشان و سکینان سر ہست صہیب بن سنان ہو یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی

تھی ابو یحیی ان کی کنیت اونکی تھی مین ... درذات کی پس ...

بین مشابہ ہوئی روم کی پہر خریدا انکو ربیعہ نی قبیلہ کلب نی پہر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا انکو پس رہے اونکے ساتہ
یہانتک کہ مرا وہ اور بعضی کہتی ہین کہ سبب یہ ہوا کہ بڑے ہوئے یہ روم مین اور عقل آئی انکو تو بہاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان
کی ساتہہ اور اسلام لائے یہ ابتدای اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن بیچ اسی حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم
مین تہی بعد کچہ اوپر تیس شخصون کی اور تہی یہ اون ضعیفون مین سی کہ عذاب دیے جاتی تہی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پہر ہجرت کی اونہون نے طرف مدینہ کی اور
نازل ہوئی اونکی حق مین یہ آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہ سن اڑتیس مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئے
بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض
الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمانکی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی
اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد نصرت دینے مدد کرنیوالی آنحضرت کے
ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت رہے اور ساتہ
علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نے اونکا لقب انصار کہا اور ساتہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد
اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف مین آیتین موجود ہین اور یہ رتبہ پایا اونہون نے بسبب ٹہکانا دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کے موجب
عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتہ اونکی پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق
کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمانکی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمانکی اور اگر سبب مدد کرنی اونکی عداوت رکہی تو یقین ہے کہ وہ موجب کفر حقیقی
کی ہوگی وعن البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم
احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی انصار نہین دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہی مشابہ
منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ
من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا
غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذووا
رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی
عہد بکفر اتالفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نی کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نی انصار مین
سی کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن کی نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کہ

ہزار وقیہ چاندی کی اور اوقیہ [illegible] مین ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی [illegible] حضرت [illegible] تہی ترجمہ
پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو قریش مین سے سو سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور
ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام
کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان والد معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ مین ہوی وقت پہرنی حضرت
کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نی انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہ اور ترک کرتی ہین
ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونوں سی ف ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی سبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی اور دیکہا اونہون نی گمان آنکی کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ت پس خبر دی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاریون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار
کی پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا داناؤن اور علما اونکی نی اوپر عقلمندون ہماری نی
یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہ یعنی ان باتون مین سی اور لیکن ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ
رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونوں سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلا شبہ دیتا ہون
یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون الفت اونکی اسلام سی یعنی بہ سبب دینی مال کی
نہ کچہ اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہو تم ای انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون
اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا رسول اللہ بتحقیق راضی ہوی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ا ع کیا
خوب کہا ہی کسی نی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا + لنا علم وللاعداء مال + فان المال یفنی عن قریب + وان العلم باق لا یزال ۔ **وعن**
ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الهجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت
الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبها الانصار شعار والناس دثار انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی
تلقونی علی الحوض رواه البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار
مین سی ف نہین مراد اس سی انتقال نسب والدی سی اسلیی کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونمین بلکہ مراد اس سی
نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سی اور نہ ہوتی نسبت اوسکی لیی دینی کہ نہین گنجائش کہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیی کہ ہجرت سبب سی عبادت
ہی کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاری کی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہ کہ اگر نہوتا شرف نسبت ہجرت
کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام
انصار کا اور فضیلت نسب نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کی اسلیی کہ اونہون نی چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد
اپنی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت
کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی مگر بہ نسبت فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انہین سی ہوتا مین

اور برابر و مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ت ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلونمین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چھوڑ دونمین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کشادگی ہی درمیان پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھ زبر شین اور جزم عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہ ہی کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب ہوتی ہین پس جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بھی اوسکی پیچھے پیچھے چلتی ہی یہانتک
کہ پہنچی وہ گڑھی پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور لوگ اور راہ مین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلین اسمین بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر
اور دوسری وجہ انمین یہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آراء و مذہب مین تو اختیار کرونمین انصار کی رای و مذہب
کو اور موافق ہونمین ساتھ اونکی مقصود حسن موافقت اور رفاقت ہی ساتھ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچھی خدمتگذاری نہ یہ مراد ہی کہ مین
اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکی رای کا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ت انصار بمنزلہ شعار کی ہین اور باقی
لوگ مانند دثار کی ف ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی
اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی کی اور خلوص محبت اونکی کی اور معنی
ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکھوگی پیچھے میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا
پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض پر نقل کی یہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتھ زبر ہمزہ اور ث مثلثہ کی اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم ث مثلثہ
کی اور ساتھ زبر اوسکی بھی اسم ہی ایثار سی معنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکھینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم
رتبہ ہین تمسی بالاتر اور زیادہ تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہ یونہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اون مخبر صادق نی خصوصاً امیر المومنین عثمان رض کی
زمانہ مین اور بعضی عصرونمین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی میری پیچھے
کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری
خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہ بشارت ہی اونکی لیی ساتھ داخل ہونی جنت کی بدلی ہین اونکی
صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معویہ رض کی پاس گئی اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچھ تدبیر کی اونہون نی اوسکی پس کہا
انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکھوگی تم پیچھے میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وعنہ** قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الفتح فقال من دخل دار ابي سفيان فهو آمن ومن القى السلاح فهو آمن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذته رافة بعشيرته
ورغبة في قريته ونزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلتم اما الرجل اخذته رافة بعشيرته ورغبة في قريته
كلا اني عبد الله ورسوله هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم قالوا والله ما قلنا الا ضنا بالله ورسوله
قال فان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تھی ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہی
کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکھتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیی کچھ
چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر مین الخ تو یہ بھی کہتی ہین کہ ابو سفیان نی

ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی اسلام لا[ئے]

روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین میں ...ہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تب پہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئی بقیع مین ت جمہ جوکوئی کہ مشرکونمین سی ڈالدی ہتیار پس وہ ہی امان مین ہے پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف حب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کے نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب اوسکی حق مین ایسا کچہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روئے غیرت او رسادگی کی کلام مذکور کہا ت اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سے کہ کہا تمنی ایہ یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی والون نی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہے امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کے لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ت بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیے اور رغبت کرون نہین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکے کے یا ہو اوسکے لیے اور طرف تمہاری ف یعنی طرف دیار تمہارے واسطی میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میرے اور طرف اور مہاجرین کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوءوا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سے طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میرے کی زندگانی تمہارے یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسے نہ حیات مین اور نہ ممات مین مین ساتہہ تمہارے ہون اور تم ساتہہ میرے خاطر اپنی جمع رکہو ت عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہ کہ کہا ہمنی مگر بسبب بخیل کرنی کی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی یعنی ہمپر اور رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتہہ اورونکی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سی محروم ہووین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت آگر نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کے غیر پر پڑی بیت غیرتم با تو چنانست کہ گر دست دہد + نہ گذارم کہ در آئی بخیال دگران + حاصل یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نی ہم مین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم ہمسے طرف اونکے پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہمپر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا انہون نی یہ قول باوجود فرمانے اللہ تعالی کی لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاریکی بعض کو ت فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہ مسلم نی و

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی کے یا دعوت وغیرہ کیسی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر واسطے اونکی ملنی کی لیے پہر خطاب کیا اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میرے خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگونمین سی طرف میرے ف ع مکرر کہا اسکو

تاکید کی لیے اور بعضی نسخوں میں الے اللہ ہے بجای الی کی اور صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت الی کی ترجمہ مراد کونین ا
اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی ہین یا یہ معنی ہین کہ اگر خداوند تو چاہتا ہے اوس کی صدق کو اور سچ ہین
کہ کہتا ہون مین کہ جب دیکھا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ
اوسپر سبب کمال عنایت اور مکرمت کی **وعنه** قال مر ابو بکر والعباس بمجلس من مجالس الانصار وهم يبكون
فقال ما يبكيكم قالوا ذكرنا مجلس النبي صلى الله عليه وسلم منا فدخل احدهما على النبي صلى الله عليه وسلم
فاخبره بذلك فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد عصب على راسه حاشية برد فصعد المنبر ولم يصعد بعد ذلك اليوم فحمد
الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسيئهم رواه البخاري اور یہ بھی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابو بکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین
کہ اہل مجلس رو رہی تھی یعنی آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابو بکر و عباس نے کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے
روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی نسبت اپنی پس آئی ایک اونمین سی یعنی عباس یا ابو بکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار
کی رونیکی یہ سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحاح لمین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی عصابہ
یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کے بسبب شدت کے پس چڑہے آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیے اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہ آخر خطبہ تہا پس
حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتونکا اور ثنا کی اوسپر یعنی کامل بیان فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو اسی لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری ہین **ف** ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر رے کی اوپر وزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم
رے کی شکنبہ گائین بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کی لیے یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم یے اور زبر بے کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور
مراد یہ ہی کہ انصار دوست دار میرے اور محل سر اور امانت اور اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیے دی کہ گائین بیل وغیرہ جمع کرتی
ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش معنی عیال مرد اور اولاد
چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہے اور محمول کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میرے اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی کے میری ہین کہ
محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین **ت** اور تحقیق ادا کیا اونہوں نے اوس حق کو اونپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف
مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونہوں نے اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ مین ساتہہ اوترنی اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنين انفسهم واموالهم
بان لهم الجنة یعنی اللہ نی خرید لیا مومنوں سی اونکی جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہوں نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم
کی اور اللہ تعالے کیطرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرماتی ہین پورا کیا اونہوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی **ت** اور باقی رہا جو کچہ کہ اونکی لیے ہی
خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک کارون سے یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس باتمین کہ صادر ہوئے اونسی اور
درگذر کرو اونکی بد کارونکی کاربدی سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه
وسلم في مرضه الذي مات فيه حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا في الناس
بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹھی منبر پر پس حمد کے اللہ کی

اور نشانی اوسکی پہر لکہا ہی بعد حمد و ثنا کی جاننا تو لوگو یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چہوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ح انصار جمع ہی ناصر یا نصیر کی بدل یا نہین کہتے ہین کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہ دی انہون نی آنحضرت کو اور مدد کی اونکی
اور مسلمانونکی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو مرا پہر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قائم ہی پس ظاہر ہی کہ یہ خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکیکی اور زراعی اونکیکی شہرونمین اور شہری اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا ت یہانتک کہ ہونگے
لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام مین ف یہہ تشبیہ بیچ بیان قلت انصار کا اور ہی اشارہ اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ایسے ہی وجود انصار کا سنوار نیوالا
اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا دی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچا دی اوسمین اور قوم کو یعنی نیک کارونکو پس چاہئی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہئی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہ بخاری نی وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار
ولابناء ابناء الانصار رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی بخش دے واسطے انصار کے
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری
درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لئی کہ خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد انسی بیٹی در بیٹی ہون واسطون کے قیامت تک بلکہ
اگر ابناء کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہوجائینگی وعن ابی اسید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشہل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی کی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ ایسی آیا ہی بہت سی روایتون مین
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علماء نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہ غیبت وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد وفی روایۃ وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ
فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا حتی اتینا الی الروضۃ فاذا نحن بالظعینۃ فقلنا
اخرجی الکتاب قالت ما معی من کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا
فاتینا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اہل مکۃ یخبرہم
ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب
ما ہذا فقال یا رسول اللہ لا تعجل علی انی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من

بذلك عن بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قد صدقكم فقال
عمر دعني يا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على اهل بدر فقال
اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة وفي رواية قد غفرت لكم فانزل الله تعالى يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء متفق عليه

اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نی کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہے وابا مرثد
بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور بدلے مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین
کوس ہے مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن ۳۳ تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کے حاضر ہوئی بدر
مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق
مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین چہیاسٹہہ برس کے
عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان
مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خاء معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت
شفتالو کی بہت تہی ت اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹہی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس
لی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل
مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا ت پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہماری یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑے
دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس
عورت نی کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون مین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال
والا ننگا کردینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین ہے آیا کہ اوسنی
وہ خط اپنی کمر بند سے نکالا پس تطبیق اوس روایت مین اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی
وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوس مین
تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ
کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح
کی لیی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی والا حاطب نی
یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوش آمد و استمالہ قلوب کی لیی لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل
قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی
اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیمابین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ؎ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت
درخیمہ گویند در غرب داشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ت پس ... علیہ وسلم نے کہا اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا
اور خبر دے تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھ پر یعنی بیچ حکم کرنے کی ساتھ کفر کی اور
سزا دینے کی اس عمل پر بلا اشتباہ میں ہوں ایک شخص چمٹا یا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں اون سے اور نہیں ہوں میں
خاص اون میں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے اونکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتی ہیں وہ
مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجروں کی اور اہل و عیال اونکیکی مکہ میں پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سے
قریش میں یہ کہ کروں میں اونکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بسبب اسکی میری قرابت کی کہ مکہ میں ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ
یحمون صفۃ ہے یدا کی اور مراد ید سے انعام ہے یا قدرت یعنی لوں میں اونسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بسبب اوسکی میری
قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہ امر کیا میں نے واسطے غرض و مصلحت اپنی لوگوں کی کہ مکہ میں ہیں تو مشرک بسبب اس خوش آمد کی میری
لوگوں سے خبردار رہیں ت اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب اسکی کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے
کہ میں مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانے کی کافر و منافق ہو گیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب اچھی ہونیکی ساتھ کفر کی بعد
اسلام کی کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے
سچ کہا تمسے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمر رضی نے کہ چھوڑ دو مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن
اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمرؓ نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی المین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر میں
اس لیے کہ عمرؓ دین میں بہت قوی تھے اور اوس وقت میں بعضی لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس اونہوں نے گمان کیا
کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا اونہوں نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی
اونکی قتل کرنے کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید اونہوں نے دل میں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچھ
تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رح نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کی تقدیم و تاخیر ہے والا کہنا عمرؓ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاطب کی بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ح
گویا کہ عمر رضی نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دے تجکو حقیقت حال
کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف اونکی پس فرمایا
اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمہارے لیے بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑی ہون
یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنی کی راجع ہیں طرف
عمرؓ کی والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد و تکیہ نکریں اور عمل سے باز نرہیں
بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی اونکے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ
چاہیں سو کریں ت اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حق تعالی نے نظر رحمت
مغفرت کی کی اونپر اور اسمیں امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اسپر دنیا
میں حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی حال آنکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث میں معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوا کہ جائز ہی [illegible] پاس مسلمانون کی [illegible] لہذا [illegible] خط لکھا اور نیز
اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس سی ہی نہ تہا
دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تہی والا کفر لازم آتا اونکی بہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیون سی نگہبان
اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر یا ان قصور کیا اونہون نی
اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ پس
نازل کی خدا ای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیۃ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ
وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی
ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَاءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ
یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیْلِ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَاءً وَّیَبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَہُمْ
وَاَلْسِنَتَہُمْ بِالسُّوْءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ اِبْرَاہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِہِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
آخر آیۃ تک اور خطاب عام کیا اسلیئی کہ داخل ہون اسمین حاطب جیسی اور یہی اور اسی لیی کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کی لیی اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسکی لیی خاص ہی
بلکہ سبکی حق مین بولا ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوویگا گویا اوسکی لیی وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا
جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لیی اوتری ہین بزرگون کی بچاریون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس
قاعدہ مذکور سی اور مقام سوچنی کا ہی کہ اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو کہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کہ نسی
بچینگا وہین کی لوگون کی لیی حکم ہی ہماری لیی نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہم سبکو اور راہ حق دکہاوی
وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَہْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ
مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَہَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَہِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین رکہتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی گنتی ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچہ اور کلمہ کہ وہ
مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہماری نزدیک
حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین
سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَہِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا
قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہ مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین
اگر چاہا ہی خدای تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پہ
وقت گذرنی کی پل صراط پہ سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخی
دوزخ مین گر پڑینگی اور جنتی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی واردہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب
داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تونی خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکی کی غیر موافق
تہا آیت کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی
ہر اوس شخص پہ کہ نہ سمجہی معنی آیۃ کی یا تطبیق درمیان آیۃ وحدیث کی وغیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ نہین پیٹہیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالی نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی
وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر من اہل الارض متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع
اور اوسیکی بموجب کہا بعضے علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی بہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفا اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر
اہل احد پہر اہل حدیبیہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن
بنی اسرائیل فکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم
مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد
ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی
اور تشدید یی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور یہ مشہور ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی
میم کی زیر سی کہا ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی آوی پس آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ
المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اوکہی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت اسلیی دلائی کہ
تو مطلع ہوا اہل مکہ کی حال پر کہ کمین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور نہ اندیشی انکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی تہی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ جالیس برس اوسمین حیران رہی اور من و سلوی
اوپر اونکی بہیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوس مین جاوین ساتھہ سجدہ اور
دعا طلب دور ہونی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھہ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھہ جہاڑنی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوینگی اور جہاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسیکہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تہی اول
لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی **ف** ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہین مین سی تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سی ہی اور بعضی خزرج سی کا
ف پہر پی در پی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا **ف** ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو تو بخشش مانگین تیری لیی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤنمین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میری لیی یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع اور یہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ
سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ
اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین
یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ پڑہون مین تجپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مؤلف نی
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِیْ رِوَایَةِ
حُذَیْفَةَ مَا حَدَّثَکُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یارون سی کون ہین وہ شخص ابوبکر اور عمر **ف** یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون
دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر اور عمر بدل ہی یا بیان اللذین
کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتھہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی **ف** ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھہ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہی ساتھہ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھہ عہد ابن ام عبد کی **ف** ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور سلیقی اختیار کی

ہی امام معظم صاحب روایت دونی وقول اونکا تمام صحابہ پر بسبب خلفاء اربعہ کی بسبب کمال قناعت اور خالص ہونی وصیت اونکی اور توریشتی
نی اسسی ہی ایک معنی بیان کرکر کہا کہ اولی میری نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول اونہون ہی نی گواہی دی حقیت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین پیچھی ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمارے دین
کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی بہی منقول ہی اور مؤید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور
آخر اوسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر وعمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور بعضی لکہا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول **ترجمہ** اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچھ
کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست کو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ**
مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر وحاکم کرنی والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی ترمذی
نی اور ابن ماجہ نی **ف** ۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی
لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی ولا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتہہ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی **وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ**
جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ
اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُّجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نی کہ کبار تابعین اور ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر
کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہی اوسکی ساتہہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا
خدای تعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدای تعالی سی کہ میسر کری ہمنشین
نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیرا **ف** ۔ لفظ وفقت ساتہہ تخفیف ق کی صیغہ
مجہول کا دو فوقیت یعنی سازوار ہی کی اور بعضون نسخون مین جملہ میسر فی پہلی وفقت لی کی نہین ہی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نی کہا کہاں ہی
تو کہا مینی اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کے لیی
ف ۔ مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین

ہی خیر سے اسی اوسکی ... ہین ... ہاتھ مین یعنی تمہاری شہرین ... بن مالک
بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونی کا ہوچکا ہی تحقیق
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی **ف** ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا **ت** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی تہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا یہ
کہ خدا نی تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی **ف** ح ع اسلیے کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اوتری قرآن کی او عمل کیا اوسپر پہر قرآن پر ایمان
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
اَبُوْبَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابوبکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **ف** ع ح ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوسمین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادونمین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہوچکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہ حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہہ مدح
اور ثنا کی مشرف کیا ہوگا اور تقریب ہوئی ہوا اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح ع
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحد یکہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہ جمین آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسی
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہوچکا ہی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار بن

[illegible] کی لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری
ن کو نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور
ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ
بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا
عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار
اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو
بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان
دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس
اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک
وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ
جَنَازَتَهُ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون
نی عجب سبک جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نے کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ
ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہ
سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی
اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی پر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب
حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان
طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہ بات
بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سے جنازہ اوسکا
ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہے
طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت
سبکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا
اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی
اور مومنون کی لیی ولیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ
الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہوا بی ذر سے

نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ او فقرا اور مجردون اونکی سی ہین چنانچہ احوال اونکی
سی تاکید ومبالغہ ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سی مطلقاً ایسی کہ نہین لائق ہی یہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ
سچی ہین ابو بکر سی حال آنکہ وہ صدیق ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
سچی تہی ابوذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ**
وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَہْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّہْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ع
اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نے اور نہین اوٹھایا زمین نی کسی
صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنی والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی
کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہ اوسمین سی فروگذاشت نکری ابی ذر سی ف ح ع یعنی ابوذر کچہ چشم پوشی اور مداہنت
نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ
وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست
گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنی والا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل
کی یہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی دہ دنیا کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق
مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس گئے اور اونکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی
یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبد الرحمان مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا ہی تو اوسکی
حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ
وغیرہ تو کچہ ڈر نہین اوسپر پس اوٹھایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا ہین اگر ہو میری لیے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود
اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہ کہ چہوڑ جاون مین اوسمین سی چہہ اوقیہ یعنی دوسو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان
تمنی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ نی
اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نہ کیجیی سب بیدہی ڈالیی پس
جذبہ غالب آیا اونپر مار بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت
ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بہی کاشکی قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہ
کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاؤن انتہی اور
استیعاب مین مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہی
کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہی اوپر نہ مطلع
ہونی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع
کا پہر قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ**

الموت فقال التمسوا العلم عند ... عند ابن مسعود و عند عبد الله بن

سلام الذی کان یہودیا فاسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ
رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصو نکی
ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی
ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی
بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی
عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین سن بتیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہین کو
اونکی نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھ رکہتی تہی بسبب
پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمر ہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم +
پس تحقیق میں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی
ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشتی ہین اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین
نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور سیر یہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی
اسکی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی
یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وعن
حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت قال ان استخلفت علیکم فعصیتموہ عذبتم ولکن ما حدثکم حذیفۃ
فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ فاقرأوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو
کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب
کیی جاؤگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ
ترمذی نی ف ع ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کیسے ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو کہ نہی سوال
خلیفہ کرنی کا کرو اسلیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو معہذا
خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور ذہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر اور تمسک
کرنی کی ساتھ اوسکی کہ اہم و ضروری یہی ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھ زیادتی فضل اور
مزیت اونکی کی علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیئی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا
بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اونکے پیچہی مین

کہ بجا لانا چاہیے اوسکا کہ وہ احکام ہین اور سیرت ابن مسعود خوب جانا

لائسی مار ضی ہیہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیے ساتھہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتھہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود اور فرمایا تمسکو بعہد ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نی کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بہی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرین گی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّ عَبْدُ الْعَظِيْمِ** اور انہی سی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونسی نہین ہی کوئی آدمی نہین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دینوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوای تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ پکڑا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سال تبوک مین اور تہی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چہالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوی ایام فتنہ مین ساتھہ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سی **ترجمہ** روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی اور سکوت کیا اوس سی **ف** ح یعنی نہ طعن کیا اسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نی اوس سی صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ محمل اوسکی مذکور ہو سکا **ترجمہ** اور مقرر کیا اور ثابت رکہا اسحدیث کو منذری نی **ف** ح کہ علماء حدیث سی ہی اور اصل مشکوٰۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ اور تحنیک کیا اوسکو ساتھہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتھہ کہجور یا شہد کی اور مانند اونکی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مؤلف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت ابو بکر کی اور نکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اول یہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلی سال ہجری مین ابو بکر صدیق اونکی کان مین اذان دی اور جنا اونکو اسماء نی قبا مین اور لائین آنحضرت

ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی گیا اور برکت ملک بی بی
اونکی لیے اور عبد اللہ کی چہرہ پیر ہاں نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور نانی دار دوستی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی
مکہ مین اور سولی پہ چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹھ
مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹھہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی **وَ**
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہندہ بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہوی اور تہی
تہی ہپسولفتہ القلوب مین سی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر ہی یعنی حکومت سی کچہہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنا نا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپ کی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی **ف** ع مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی جبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس فتح مکہ کی پہلی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسلام مین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طبیعی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانی کی برغبت اسلیی کی
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی پادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی باعث دو ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اسکی کہ بلاوے کوئی اونکو
دو ٹھتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بھی تھے
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکھتی تھی آنحضرت سی اور بہت در پی تھی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی
تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرنا ہون مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اسکی کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کردیتا ہی اور ڈہا دیتا
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کردیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو انک لرشید یعنی بلا شبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور دلسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق وغبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبداللہ نی ای باپ
یہہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجپر
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت وولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ پہنچا نہین
جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ
أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ
تُحْيِيْنِي فَأُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا
ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبداللہ غزوہ احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتہہ اوسچیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا
ساتہہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادای
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہہ اوسچیز کی کہ اوسمین قرب وکرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹیون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹون کو ساتہہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی ترجمہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی فرع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل مین

پہچی سی آمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ

اون ... بہ ... آخرت ... ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا ہی تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول

ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم اسلیے کہ تقدیر اسکی یہ ہے

ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہری نی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو

سبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اونکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب

اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل وکرامت میری کی جو چاہیگا

دونگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہ آرزو کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجھکو اور بھیجے تو دنیا مین پہر

مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق

گذر اہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین **ف ع** اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اونمین

طاعات پس نہین منافی ہوئیگا زندہ ہونا بعضے مردونکا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پہر کر

آوینگی مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی ہی اور کہا سید جمال الدین

نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیز کی **ترجمہ** پس اوتری یہ آیۃ

یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارون کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین او رگمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ

خدا مین اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نی **ف ع** کہ اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتہم اللہ

من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنے بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی

دیی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش ہین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتہہ اون پس ماندونکی کہ نہین ملی

اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اوپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ

خوش ہوتی ہین بسبب امن وسرور اونکی کی **وعنہ** قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ خمسا وعشرین مرۃ رواہ

الترمذی اور یہ بہی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی

نی **ف ع** احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ

اوسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ

ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی اٹھارہ غزدون مین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہوگئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی

مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین سب سی آخر یہی مری ہین

بموجب ایک قول کی **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ

لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی

بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب ... بیہودہ والے جاتی او ... ناہی جاوت او

اونکی اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کرکے یعنے قسم کہاوین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور رد دیتا ہی اوس
کام کو یا قسم کہاوین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہ کرینگے ہم تو سچا کردیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین
وہ فعل **ترجمہ** اونمین سے براء بن مالک ہین **ف** یہ بہائی ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک مان اور ایک باپ سی فضلاء صحابہ
اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑی قوی اور شجاع تہی
کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوای اونکی شریک اور ونکی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ
شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن ابی سعید**
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی اوی الیہا اہل بیتی وان کرشی
الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل ستر و امانت میری کی
کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین **ف** ح معنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جا چکی ہین
اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصاً اہل
بیت کہ بہت خاص ہین ساتہ اس صفت کی **ت** اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکاروںسی اور قبول
کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی **وعن ابن عباس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبغض الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہ اللہ تعالی کی اور روز آخرت کی
نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرأ قومک السلام ما علمت انہم اعفۃ صبر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا
فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچہ کہ جانتا ہون مین
پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان عبدا لحاطب جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطباً
الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد
بدراً والحدیبیۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا تہا
حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم
کرنیکے مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سی کہ جزم کیا تونی اور تاکید کرکر کہا تونی نہین
داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون
دونون مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزماً یا رجاءً یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ
عتاب کرنی اوسکیکی ساتہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک

ثم لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ھولاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی

ثم قال ھذا وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس رواہ الترمذی روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پڑہی یہ آیۃ اور اگر موڑ منہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد سی پیرا اور مدد کرنی دین اوسکی سی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک
گروہ کو سوای تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر رو گردانی کرین ہم ہماری بدلی مین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی
وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور
اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع لفظ
فرس ساتہہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس
کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اس لیی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْہُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِھِمْ اَوْ بِبَعْضِھِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ
اَوْ بِبَعْضِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکے یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین
اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی عربونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم
خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا او سمین بہر تقدیر اسمین تعریف
اہل عجم کی او عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتو نسی لکہی ہی بخوف
درازی کتاب کی اوسمین سی نہین لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْبَکْرٍ
وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحابہ
مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکیکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد نجبا اور رقبا میری ہین
یعنی محکو دیی گئی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری
یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ
ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی
ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کے چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونون
صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی
اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی

ہمدمکانی اسلام کو بسبب اسلام اونکی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی ۳ جیسا اونکا ذکر ہوچکا ہی

چار برس بڑی تھی عمر مین کہا ابن عبد البر نے کہ نہین صحیح ہی یہ نزدیک میری کہ دودہ شریک ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس شاید یہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نے دونون صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑی تھی حضرت سے انتہی اور باقی
صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہوچکا ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ
فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ
وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ
اور روایت ہی خالد بن ولید سے کہ کہا تہا درمیان میرے اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سے کلام
کرنی مین ف خالد بن ولید اکابر قریش سے تہی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نی اوسکو چشم حقارت سے دیکہا اور سختی کی
اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئی عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئی خالد ف یہ کلام راوی کا ہی جو خالد
سے روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ کلام
خالد سے ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کررہی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئے خالد کہ سخت
کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکی بیٹھی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور
اور کثرت غضب اپنے کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی
پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سے یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہی گا اوسکو خدا اور جو کوئی
بغض رکہی عمار سے یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوس سے اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے بقصد راضی کرنی
عمار کی بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے سے راضی ہونی عمار کی سے یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسے راضی ہو تو مجہین اور اوسمین
محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سے ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنے اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئے
عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرونمین سے یعنی ایسی
شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرونپر یا صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سے
اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تہی کہ نام ہی بدری کا قریش سے روایت کین یہ دونون
حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی
چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجیے اونکا ہمارے
لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سے درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت

مین ہی وعن جابر قال کان عمر یقول ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا رواہ البخاری سے اور روایت
ہی جابر سی کہا کہ تھی عمر کہتی ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نی سردار ہمارے کو مراد رکھتی تھی
عمر سردار دوسرے سے بلال کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح یہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع
اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جملہ سرداروں سی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی ہی پس ہی او ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل کل ہین او ثانی مین
اکثر اور اضافہ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وعن قیس بن ابی حازم ان بلالا قال لابی بکر ان
کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی وان کنت انما اشتریتنی للہ فدعنی وعمل اللہ رواہ البخاری اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی ف ح ع جس وقت کہ ابوبکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تھا اور بلال کو ابوبکر نی خریدا تھا او کافرون کی
ہاتھ سی چھڑا کر آزاد کیا تھا او اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تھا بسبب صبر کرنیکی او پر دیکھنے مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور اگر آوینگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہ اونکی غالبا شام ہی حاصل کیے
بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابوبکر مانع ہوئی او سوقت مین بلال نی ابوبکر سی کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین
خریدا ہی تو نی مجھکو بلکہ اپنی نفس کے کی لیے یعنی اپنے نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ رکھ مجھکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہے
تو نی مجھکو مگر واسطے خدا کی او طلب رضا اور ثواب و نیکی کی پس چھوڑ دے مجھکو ساتھ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یعنی چھوڑ مجھکو تو
خدا کی لیے کام کرتا رہون او مشتاق سی کچھ سروکار نرکھون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجھکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکھنی کی بدون
اونکی نہین او پہنچ اونکی بیان نہین ہو سکتا ہی بیت چہ مشکل ترازین بر عاشق زار کہ بی دلدار بنید جای دلدار پس گئی بلال ہمراہ ایک
لشکر کی شام او جایا کرتا اور دمشق مین بیسویں یا اٹھارویں سال مین وفات پائی اور اسپر حدیث کو ترجیح کرنی بلال کی پہر رجوع کرنی کی طرف مدینہ
کی بعد دیکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچھ
اصل نہین او صحیح نہین معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل وعن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت
مثل ذلک وقلن کلہن مثل ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضیفہ یرحمہ اللہ فقام رجل من الانصار
یقال لہ ابو طلحۃ فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامراتہ ہل عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی
قال فعللیہم بشیء ونومیہم فاذا دخل ضیفنا فاریہ انا ناکل فاذا اہوی بیدہ لیاکل فقومی الی السراج کی
تصلحیہ فاطفئیہ ففعلت فقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقد عجب اللہ او ضحک اللہ من فلان وفلانۃ وفی روایۃ مثلہ ولم یسم ابا طلحۃ وفی آخرہا فانزل اللہ
تعالی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ متفق علیہ

اور روایت میں

بیچ مشقت اوٹھاتا ہون بہوک وغیرہ کی لیے دوجلو پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس بہی اسیلیے لئے دریافت کری کہ اگر کچہ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی نے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتھ حق کی نہین ہی میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیزسی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نے کسیکو بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نے بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نے یعنی
اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبھیون نے مانند اوسکی **ف ع** اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی **ترجمہ** پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی رحمت کریگا خدا ہی تعالی اوس
پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تہا اوسکو ابوطلحہ **ف ع** خ نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو مان تہی انس
کی **ترجمہ** پس کہا ابوطلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابوطلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابوطلحہ نی
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ مان انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہ ہماری پاس طعام مگر بموافق قوت لڑکون میری کے
ف ع یعنی چہوٹی لڑکون کی لیے کچہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات کو اور ہمین والا معلوم ہی ہی کہ نہین جاگرہی بہوکا رکہنا بچونکا اور
کہلانا مہمانکا **ترجمہ** کہا ابوطلحہ نے یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتھ کسی چیز کی اور سُلا دی اونکو **ف ع** گویا ابوطلحہ نے قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی **ترجمہ** پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو ظاہر مین
کہ ہم کہاتی ہین **ف ع** یعنی اوس طعام مین سی اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بڑہیا تہین اور یہ قصہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی **ترجمہ** پس جس وقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلادی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیے پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ
اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری نہ کہانیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نے ایسا ہی پس بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نے اور رات گذاری ابوطلحہ نے اور اونکی بیوی نے بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا اور
نے کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابوہریرہ
سی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نے یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اورونکو اپنی نفسون
اگرچہ ہو اونکو حاجت بہوک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ یَمُرُّوْنَ فَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ہٰذَا یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا وَیَقُوْلُ مَنْ ہٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَیَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ہٰذَا حَتّٰی مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا اوترے ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمپر جانب سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ کہ گذرتا ہی
ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی یہ اور

ہے اور ایسی ہی مومن ان ہی فرماتا ہوں اس بات کا آنحضرت
ہوا اور مومن ہو وا وسوقت مین ایسی بری شی تھی کہ آپ پایا کچہ فرماتی اونکی تحقیق
ہمیشہ اسطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت صلعم
نی کون ہی یہ پس کہا مینی یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تہی اور ابو ہریرہ
باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ
کی تلوارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ
اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیئی
تابعدار تہی اور تحقیق ہم بہی تابعدار ہی کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی
کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگو نکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بہی شامل ہو جیسا
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوای انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے
لیی فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیی کہ کری ہماری تابعو نکو ہمسے یعنی متصل ساتہہ ہماری اور پیرو ہمارے
نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ
اسکی یعنی ساتہہ ارزانی تابعان اونکی کی اوسنی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ
اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت
مستحق ہونگا کسی ... ... ہی گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف ع
ظاہر مراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین اولکا ستر ماری گئی اسلیی کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علما حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی
سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹہ شخص اور مہاجرین سی چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو
قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابو نمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابو بکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ الْاٰفٍ
خَمْسَةَ الْاٰفٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون
مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہون بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرو نمین اس مقدار پر تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہی بیچ
بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری ف ح جاننا چاہیی کہ بخاری نی

کی لایا ہی تو ساتھہ عزت [illegible]

کہا تھلوانی کہ دعا وقت ذکر اونکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو بترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی رضوی نی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃً یا حکماً تو کہ داخل ہون عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئی اور نہین کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی بایں نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نزد ذکر اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سی عبیدہ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہ مگر یہ نہین واقع ہوا ہی اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا ہیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور مشرکین اول انکی اور پیشوا اور سردار ونکی اور تمام عالم کی لوگونکی النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ت** نبی محمد بیٹی عبد اللہ کے ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا حضرت کی ذکر سی تیمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتھہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین اور بعثت آپکی شروع چالیس برس مین ہوئی اور دور نبوت آپکی تئیس برس اور عمر شریف آپکی تریسٹھہ برس کی آپ سردار سب سو کے اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ **ت** عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی **ف** تیم بن مرہ سی ہین جمع ہونا اونکا ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ماں بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں انکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیے کہ عتیق معنی کرم اور جمال اور نجات کی بہی آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکی ساتھہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت حضرت ابو بکر کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوبصورت تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارون مین رگین تہین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ **ت** عمر بیٹی خطاب کے عدوی **ف** ح اولاد عدی بن کعب سی ہین اور ساتھہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ وپیغام انہین کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید روی سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور [illegible]

ابن عبد المطلب ... اور ... سید مین تہی وہ مشہور ہوئی بہادری ہی تیزی ہی سخت تہی اور امانت دار

اور ... سبب ... درمیان حق و باطل کی اور کفر اور اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے
اونکی اور مہیب اور شجاع تہی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان
کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیی اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا یہی ہون موتہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روو ہی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیی کہ آوی ادہر مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس
رہی اور عمر اونکی ترسٹہہ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ
وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عثمان بیٹی عفان کی قریشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا ف ح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تہین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نی واسطی بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین انکا حصہ سہی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہی سال فیل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادونکی دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب
تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سی جدا نہین ہونیکا تو جو کچہ جانی کر جب حکم
نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان رض کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت صلعم نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی
مرین پس کہا آنحضرت نی اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوای اونکی ایسا
نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی سبب سی ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت
عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی موتہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ باپ
تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی
تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نی تراسی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہی ہی عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ حضرت علی بیٹی ابی طالب کی
ہاشمی ف ح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی آپکی ساتہہ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا
کی اور باپ حسن اور حسین کی اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام ہی لائی ہین اور کہا ہی علما نی کہ بعثت ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت
... برس کی تہی ... سکی تہی ... اور ... لقب اونکا ... اور یعسوب المسلمین اور ابو الحسنین اور ابو تراب

اونکی لقبون مین سی ہین رضی اللہ تہی وہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی
بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنی تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات
کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اونکو فتح یاب ہوتی تہی جہان لڑنیکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ
وکرم وجہہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم نی کہ نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کے
اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی
سترہوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی صحیح و مختار یہی ہی یہہ جاننا چاہیی کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مراتب
رتبیہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اِیَاسُ بْنُ بُکَیْرٍ ت ایاس بیٹی بکیر کی ف ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہے اور ایاس
ساتہہ زیر ہمزہ او تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری
مین ساتہہ زبر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوے بدر مین اور اون بہادرون کہ بعد بدر کے مین اور تہا اسلام
اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی تہی وفات
اونکی سن چونتیس مین ہوئے بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ت بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی ف ح مؤذن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عامر اور رباح
اونکی طامہ ساتہہ زبر ط مہملہ او تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کئی گئی دین خدا
مین اور آسان ہوا اونپر نکالنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اور کا
قصہ طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذانکی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین یہ کہ
آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رضی اللہ عنہ
سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کے
تہی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْہَاشِمِیُّ ترجمہ
اور حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کے بہن آمنہ بنت وہب کی کہ
جو والدہ تہین آنحضرت کی پس تہی خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین
اور حدیث مین آیا ہے کہ دیکہا مینی ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین نزدیک
خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفُ قُرَیْشٍ
ترجمہ حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اسکے
ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کے اور عمر اونکی پینسٹہہ برس کے ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ
بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور ہے کہ وہ ہشام بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلاء صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلونکیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

المومنین خدیجہ بیبی اونکی بہن اور اسماء بیٹی ابو بکر کی بیوی اونکی اسلام لائے اور یہان اونکی صحبت میں ... موت بین الاسلام
کی تہی اونکی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی حچا نی ساتہہ دہوین کے تو کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اونہون نے اور ہجرت کی
حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوہ مین ہمراہ آنحضرت صلعم کی اور ٹہیرے رہی ساتہہ آنحضرتؐ کی روز احد کی اور اول تلوار اونہون نے کہینچی
ہی راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رو دراز قد بہت گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس مین اور عمر اونکی چونسٹھ برس
کی تہی اور دفن کیے گئی وادی السباع مین پہر لائے گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہے اور مارا اونکو عمرو بن جرموز نے کہ امیر المومنین علیؓ کی لشکر مین سے
تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتہہ قتل زبیر کی حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بہی ساتہہ آگ دوزخ کی اور قصہ
اونکی قتل کا احادیث و سیر کی کتابون مین لکہا ہی ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اونکی ابو طلحہ انصاری نسب **ف** ح ع حاضر ہوئے عقبہ مین ساتہہ ستر
کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوہ مین کہ بعد بدر کی ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابو طلحہ ہی مشہور تہے اور وہ خاوند مین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین
اور تیر اندازی مین مشہور تہی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہے سو مرد اور اور روایت مین ہی
ہزار مرد سے بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کے اور تہی بیاہ انصار کے سردار و مین سے اور تہی تونگر و مین سے اور اونکی لیے فضائل بہت ہین
اور وفات ہوئے اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ ابو زید انصاری **ف** ح ع یہ بہی ایک صحابی ہین
اونمین سے کہ جنہون نے قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کے چچا و نمین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہے ساتہہ سعد قاری کی اور اونکی
نام مین اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا سعد بن عبید اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری **ف**
ع یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابو بکر صدیق کی
ہاتہہ پر ستراں برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا اونیس برس کی عمر مین اور اونہون نے کہا کہ مین تیسر الاسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول وہی
ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادو نمین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی اونکی لیے اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا تیر پہینک ماں
اور باپ میرے فدا ہون تجپر اور تہی وہ ٹہنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اون کی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیے گئی البقیع مین سن پچپن مین پا اٹہاون مین معاویہ کے عہد مین اور عمر اونکی
ستر برس کی تہی اور بعضون نے کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب سے پیچہی یہی مرے ہین اور فتح کیے گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم اور گری اونکی
سعی سی بنیاد کسری کی سرداری کی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی **ف** ح ساتہہ زبر ح
معجمہ اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سی تہی اور بعضون نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالون سی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون
نی کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مرے مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹی عمرو بن نفیل کی
قریشی **ف** ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہی اور وہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی ہین اور بہنوئی
عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنے کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادو نمین ہمراہ آنحضرتؐ کی اور نہ تہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ
کی کہ وہ گئی تہی خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد تہے ہین ساتہہ آنحضرتؐ کی گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی تہی
برس کی عمر مین اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام کی پر اور اسلام لائی تہی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی بہن اپنی بہائی عمر بن الخطاب
کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین

حاضر ہوا کرتا تھا اور آنحضرت سے بہت باتین معرفت حق کی ملاقات کی وار اونکو موحدانہ ثابت تھی سہل
نصاری سے ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح مدا ور احد اور جہاد و نمین حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی مصاحب حضرت علی کی رہی امیر المومنین سے اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین سن اڑتیس کی وفات پائی اور علی
نی اونپر نماز ادا کی ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ح ظہیر ساتہہ ظا معجمہ کی اور ملا علی نی
کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظا کی اور زیر ہ مشدد کے دونون اہل بدر سے ہین حاضر ہوئے بدر
مین اور جہاد و نمین کہ بعد بدر کے ہوئی عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی جو قبائل قریش سے ہے اور احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین جو پانچویں دادے ہین اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس
برس بعد سال فیل کی اسلام لائے ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدائے اسلام مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہاد و نمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہے روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا اس سی زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے اونکی پیچہی نماز ایک
سفر مین اور تمام کی آپنے نماز جو کچہ کہ باقی رہی تہی جیسا کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک مین نہین گئے اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار
دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد
آنحضرت کی اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ دراز قد نیک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہوگئی تہی بہ سبب تیرون کے کہ
اونکی پانوں مین لگی تہی اور تہی اغنیائے صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تہی اور خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیبیان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کی لیے اہل بدر مین سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایکہزار اونٹ ساتہہ نقرہ پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنی
اونہون نے حدیث عائشہ رضی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا دیکہا مین نی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور سہتی ہین وسمین بطریق جہو
د کرنے کی چال سی سرین پر تصدق کیا ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا ساتہہ سو اونٹ بالانون اور جہولون سمیت سبب شکرانہ اوس بشارت دخول
جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہے کہ وقت وفات کی اونپر بیہوشی ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئے
میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کے لیجاتے ہین ہم اور دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو تو اونہون
نی کہا لیی جاتے ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جسوقت
اپنی ماں کے پیٹ مین تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان کی عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان کی
خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی نی کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صافی چشیدی و درد گذاشتی مناقب اونکی بہت ہین اور اون کے
اسلام لانی کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی حارث کی قریشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کے بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی دس برس
بڑے تہی اسلام لانی پہلی آنیکی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نے ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی روز بدر کی ولید بن
عتبہ سی اور دو چوٹین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوس سے اور مارا گیا ولید بہی اوسی روز روایت کی اونسی علی ابن ابی طالب نی

بن الصامت الانصاری ہے ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ف ح انصار کی سردارون مین سی تھی عقبہ
ثانیہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور یہ ایک شخص تھی اون مین سی کہ جنہون نی جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی عہد مین اور تھی دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نی شام مین قاضی و معلم کر کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان
فلسطین مین آئی اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور
بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تھی عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی ہے ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح
ع انصاری ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور لاولد مری مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ رضہ کی اور تھی قدیم الاسلام
اور یہ اون لوگون مین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حق مین وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہی تو آنکھین اونکی کہ جاری
ہین اون سی آنسو اور روایت کی حضرت سی ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سے ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سے
الخ عقبۃ بن عمرو الانصاری ہے ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہے اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سی
حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور اسپر ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تھی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس
مین عامر بن ربیعۃ العنزی ہے ترجمہ عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زکی نسبت ہی عنزہ
کی طرف کہ اونکی اجداد سی ہی اور جامع الاصول مین العنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کی حلیف ہیں عدی ہی اور اصلی اوسکی نسبت
مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور حاضر ہوی بدر مین اور سب جہادونمین
اور اسلام لائی پہلی عمر رضی اللہ عنہ کی اور وفات پائی سن بتیس یا پینتیس مین اور قول اول مشہور ہے اور ثانی موافق تہی ساتھ
اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان رضہ کی عاصم بن ثابت الانصاری ہے ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری ف
ح حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بہڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹلین
بسبب اسکی کہ [illegible] لا تہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سردارون مین سی اور اونہون نی دعا کی تہی خدا عز وجل سی کہ ہاتہ کسی
کا مجھکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا تعالی نی زنبورونکو پس بچایا اونکو مشرکون کی ہاتہ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو
لی گئی اور یہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کی ہین رضی اللہ عنہما عویم بن ساعدۃ
الانصاری ہے ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون عقبون اور بدر مین اور تمام غزوون مین اور
وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی پینسٹھ یا چہیاسٹھ برس کی ہوئی رضہ عتبان بن مالک الانصاری ہے ترجمہ
عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اونسی روایت کی انس بن
مالک اور محمود بن ربیع نی اور تھی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا اپنی مسجد مین اور آنی آنحضرت صلعم کا اونکی گھر مین اور ادا کرنی نماز کا
اوس مین تاکہ اوسکو جگہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ خزرجی سلمی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی قدامۃ بن مظعون
ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ح ساتھ میم اور ظا معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قرشی
ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کی ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا عامل اور ان سی منقول کیا روایت کی ہی اونسی جماعت نی اور وفات پائی اس سن چونتیس مین ہجرت سی
برس کی عمر مین قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی
اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا تھا حافظ مفسر حافظہ خوب رکھتی تھی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تھی بھولتی نہ تھی روایت رکھتی ہین انس بن
مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی
جہادون مین مری سنہ تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتھہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور
باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھہ معاذ بن عفراء کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم
مین ہو چکا ہی مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَ اَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتھہ
پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفراء ساتھہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکے
باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے
گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام
اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری ف ح ساتھہ پیش
ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتھہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ
ساعدی ہین مری سنہ ساٹھہ مین ہجرت سی اٹھتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونکی اور بدریونمین سب سی پیچھی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ
بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبدمناف کی ف ح ع مسطح ساتھہ زیر میم اور جزم سین اور زبر
طا کی اور اثاثہ ساتھہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتھہ زبر عین اور تشدید بی کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین
بعد اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کی حق مین جو کچہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور دری مارے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی اون لوگون مین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی
چھپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتھہ پیش میم کی اور تخفیف رے کی
اور ربیع ساتھہ زبر را اور زیر ب کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اون تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچھی رہ گئی
تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نی اور نازل کین آیتین قران
کی اونکی حقمین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن
ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سی کہا جاتا
اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون معرکہ یمامہ
کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع
مقداد ساتھہ زیر میم کی اور کندی ساتھہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اسی سبب سی کہتی تہی

کہ باپ اونکا عمرو ہمیشہ قسم کنندہ کا تھا اور یہ قسم ہوئی وہ خود اسود بن
بھی اسی سبب کہتی تھی اور قدیم الاسلام تھی وہ اور بعض کہتی ہین بعد پانچ ادمیونکی چھٹی ہیں اسلام لائی اور بہت بڑا ادنکا
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی ہین روایت کیے ہین اونسی حدیثین علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اوٹھا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین سنہ تیتیس مین اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رض نی ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری ہین ایک
صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف یعنی بہتان زنا کیا اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس نی رضی اللہ عنہم اجمعین راضی
ہوا اللہ اونسی سب سے **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور تیرہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین پینتالیس تو یہی ہین اور
مابقی اور جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسمار مبارک انکی مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہی اوسمین تین سو پینسٹھ لکھی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکھا ہی کہ مرجح اقوال سی یہ گنتی اصحاب
بدر کی یہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب نی لکھا ہی پس اس عاجز نی اسمار مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسمار مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر لکھا ہے
مین نے بھی اوسیطرح لکھا اور اخیر مین ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نی بجای اوسکے ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکھدی ہے
تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کہ اونکی فضائل مین سی سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی
حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اونکی فضائل مین سی ہے کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی پہلی اگلی پچھلی
گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تھی اوسکو اسلیی کہ جب ہوا واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ مترتب ہوا اوسکے فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی ہے کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتھ اونکی جنگ بدر مین اور قتال
کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکے اسمار کی یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت مین
اور ذکر کیا دوانی نی کہا اونہون نے سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کے قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبداللطیف
نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتھ برکت نامون اونکے اور بلاشبہ بہت مریضون نی مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اہل بدر کے بیچ شفاء بیماریون اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سے اور کہا بعضے عارفین نے کہ نہین رکہا مینی ہاتھ اپنا بیمار کے سر پر اور پڑھی مینی نام اونکی مگر یہ بات
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سی مرض اور کہا بعضون نی کہ تجربہ کیا گیا
اونکی نامون کا بیچ امور مہمہ کی ازروی پڑھنی اور لکھنی کی پس نہین دیکھی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت
کیا گیا جعفر بن عبداللہ رح سی کہ اونہون نے کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی
ساتھ اہل بدر کی بیچ تمام مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا رضوان گھیر لیتی ہین بندہ کو جسکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتھ نامون اونکی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر زمین مسئول کیا اللہ تعالی سی توسیلہ اونکے

درج کیے جاتے ہیں حضرت بخاری اونکی لیے ذکر کرے او نکلنے قضای مہم کی یہ کہ رضی اللہ عنہم کی وقت ذکر کرنی تمام ایک کے ...
پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک یعنی اس سے بہت دعا
قبول ہوتی ہیں اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں اونکی کی لکھی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسمای مبارک کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اسالک بسیدنا محمد الہاجری صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ ابن عثمان ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ وبسیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی وبسیدنا ایاس بن البکیر وبسیدنا بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی وبسیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا حارثۃ بن ربیع الانصاری قتل یوم بدر وھو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ وبسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وبسیدنا خنیس بن حذافۃ السہمی وبسیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وبسیدنا الزبیر بن العوام القرشی وبسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وبسیدنا سہل بن حنیف الانصاری وبسیدنا زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری وبسیدنا ابی زید الانصاری وبسیدنا سعد بن مالک الزہری وبسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا ظہیر بن رافع الانصاری واخیہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عتبۃ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عبد الرحمن بن عوف الزہری وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وبسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وبسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی وبسیدنا عقبۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وبسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری وبسیدنا عویم بن ساعدۃ الانصاری وبسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وبسیدنا قدامۃ بن مظعون وبسیدنا قتادۃ بن النعمان الانصاری وبسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ مالک بن ربیعۃ وبسیدنا ابی اسید الانصاری وبسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وبسیدنا معن بن عدی الانصاری وبسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ وبسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری وبسیدنا ابی عمرو بن سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری وبسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشہلی وبسیدنا اسیر بن ثعلبۃ الانصاری وبسیدنا انیس بن قتادۃ الانصاری وبسیدنا انس بن معاذ النجاری وبسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشہلی وبسیدنا اوس بن ثابت النجاری الانصاری وبسیدنا اوس بن خولی الانصاری وبسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وبسیدنا اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی وبسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری وبسیدنا ایاس بن ودفۃ الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وبسیدنا الارقم بن ابی الارقم الہاشمی وبسیدنا براء بن عازب الخزرجی الانصاری وبسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وبسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وبسیدنا بشیر بن ابی زید الانصاری وبسیدنا بحیر بن ابی بحیر الجہنی النجاری وبسیدنا بسبس بن عمرو الخزرجی الانصاری وبسیدنا ثابت بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم الانصاری

مولى بني غنم و بسيدنا تميم مولى خراش بن الصمة و بسيدنا [illegible] الانصاري الاشهلي و بسيدنا ثابت
بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي و بسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري و بسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو
ابن النعمان النجاري الانصاري و بسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الانصاري و بسيدنا ثابت بن اقرم الانصاري حليف
بني عمرو بن عوف و بسيدنا ثابت بن زيد الاشهلي الانصاري و بسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي و بسيدنا ثابت
بن عامر الانصاري و بسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري و بسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري و بسيدنا ثعلبة بن غنمة الانصاري
و بسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الانصاري و بسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري و بسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري و بسيدنا
ثقف بن عمرو الاسلمي و بسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي و بسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري
و بسيدنا جبار بن صخر الانصاري و بسيدنا جبر بن اياس الانصاري الزرقي و بسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري و
بسيدنا حارثة بن مالك الانصاري الزرقي و بسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري و بسيدنا الحارث بن حمير الانصاري
و بسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي و بسيدنا الحارث بن عتيك النجاري و بسيدنا الحارث بن قيس الانصاري و
بسيدنا الحارث بن اوس الانصاري و بسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري و بسيدنا الحارث بن النعمان القيسي و بسيدنا
الحارث بن النعمان بن خرمة الخزرجي الانصاري و بسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري و بسيدنا الحارث بن عمرو والثمالي
و بسيدنا حبيب مولى الانصاري و بسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي و بسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي و بسيدنا حرام بن
ملحان النجاري و بسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي و بسيدنا خالد بن البكير و بسيدنا خالد بن العاصي قتل
يوم بدر و بسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني و بسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري و بسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي و بسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي و بسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري و بسيدنا خارجة بن
زيد الانصاري الخزرجي و بسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي و بسيدنا خباب بن الارت الخزاعي و بسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان و بسيدنا خريم بن فاتك الاسدي و بسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي و بسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي و بسيدنا خبيب بن اساف الانصاري و بسيدنا خوات بن جبير الانصاري و بسيدنا خثيمة بن الحارث
الانصاري و بسيدنا خليفة بن عدي الانصاري و بسيدنا خليدة بن قيس الانصاري و بسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
و بسيدنا ذي مخبر الحبشي و بسيدنا ذي الشمالين الخزاعي و بسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي و بسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري و بسيدنا رافع بن المعلى الانصاري و بسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي و بسيدنا رافع بن سهل
الانصاري و بسيدنا رافع بن زيد الانصاري و بسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري و بسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري و
بسيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري و بسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني و بسيدنا ربيعة ابن اكثم الانصاري و بسيدنا
ربعي بن اياس الانصاري واخيه و بسيدنا رخيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي و بسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
و بسيدنا زيد بن حارثة الكلبي و بسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري و بسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي و بسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري و بسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي و بسيدنا زياد بن

عمرو الانصاري … صاري وسيدنا …
… وسيدنا الطليب بن عمرو القرشي و
سيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا كعب بن
عمرو الانصاري السلمي وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا كعب بن جماز الانصاري وسيدنا
كناز بن حصن الانصاري وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري وسيدنا عوف
ابن العفراء قتل يوم بدر وسيدنا معوذ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا مالك بن نميلة العبدري وسيدنا
مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا مالك بن رافع العجلاني وسيدنا مالك بن عمرو السلمي وسيدنا مالك
بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري وسيدنا
معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا محرز بن عامر الانصاري وسيدنا معن بن يزيد السلمي
وسيدنا معبد بن قيس الانصاري وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي وسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري
وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري وسيدنا معتب بن بشير الانصاري و
سيدنا مصعب بن عمير القرشي وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا مهجع
بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا النعمان بن عبد النجاري
وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري و
سيدنا النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا ابن نصر الحارث الانصاري الظفري وسيدنا نحاب بن ثعلبة الانصاري
وسيدنا نعيمان بن عمرو النجاري وسيدنا صهيب بن سنان الرومي وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه مالك
بن امية وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا عبد الله بن ثعلبة
الانصاري وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الله بن الحمير الاشجعي وسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري
وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و
سيدنا عبد الله بن كعب الانصاري وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و
سيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني وسيدنا
عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري و
سيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا عبيد بن اوس وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا عبد ربه
بن حق الانصاري وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا عباد بن عبيد التيهان وسيدنا عباد بن قيس الانصاري
وسيدنا عمير بن حرام الانصاري وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري وسيدنا
سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير الانصاري وسيدنا سنان بن سنان الاسدي وسيدنا سماك
بن خرشة الانصاري وسيدنا سهل بن عتيك الانصاري وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا السائب

مظعون الجمحي وَ بسيدنا ابي بن كعب الانصاري النجاري وَ بسيدنا ابي ابن عمرو الانصاري
اري وَ بسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري وَ بسيدنا عائذ بن ماعص الانصاري وَ بسيدنا عبس بن عامر الانصاري
وَ بسيدنا عكاشة بن محصن الاسدي وَ بسيدنا عتيك بن التيهان الانصاري وَ بسيدنا عنترة السلمي وَ بسيدنا
عاقل بن البكير وَ بسيدنا فروة بن عمرو الانصاري وَ بسيدنا غنام بن اوس الانصاري وَ بسيدنا الفاكه بن بشر
الانصاري وَ بسيدنا قيس بن مخلد الانصاري وَ بسيدنا قيس بن محصن الانصاري وَ بسيدنا قيس بن ابي صعصعة
الانصاري وَ بسيدنا قطبة بن عامر الانصاري وَ بسيدنا سعد بن خيثمة الانصاري وَ بسيدنا سعد بن الربيع
الانصاري وَ بسيدنا سعد بن عبادة الانصاري الساعدي وَ بسيدنا سعد بن عثمان الانصاري الزرقي وَ بسيدنا
سعد بن زيد الانصاري الاشهلي وَ بسيدنا سفيان بن بشر الانصاري وَ بسيدنا سالم بن عمير العوفي وَ بسيدنا سليم بن
عمرو الانصاري وَ بسيدنا سليم بن الحارث الانصاري وَ بسيدنا سليم بن قيس بن فهد الانصاري وَ بسيدنا سليم بن
ملحان الانصاري وَ بسيدنا سلمة بن سلامة الانصاري الاشهلي وَ بسيدنا سلمة بن ثابت الانصاري الاشهلي وَ بسيدنا
سهيل بن عمرو الانصاري وَ بسيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري وَ بسيدنا سويد بن مخشي الطائي وَ بسيدنا
سليط بن عمرو العامري القرشي وَ بسيدنا سليط بن قيس الانصاري النجاري وَ بسيدنا سراقة بن كعب الانصاري النجاري وَ
بسيدنا سراقة بن عمرو الانصاري النجاري وَ بسيدنا سبيع بن حاطب الانصاري وَ بسيدنا سواد بن غزية الانصاري
السلمي وَ بسيدنا سعيد بن سهيل الانصاري الاشهلي وَ بسيدنا شماس بن عثمان المخزومي وَ بسيدنا شجاع بن ابي وهب
الاسدي حليف عبد شمس وَ بسيدنا هانئ بن نيار الانصاري وَ بسيدنا هلال بن المعلى الانصاري وَ بسيدنا هلال
بن خولي الانصاري وَ بسيدنا همام بن الحارث وَ بسيدنا وهب بن ابي سرح الفهري القرشي وَ بسيدنا وديعة بن عمرو
الانصاري وَ بسيدنا يزيد بن الحارث الانصاري وَ بسيدنا يزيد بن ثابت الانصاري وَ بسيدنا ابي ايوب الانصاري
وَ بسيدنا ابي الحمراء مولى آل عفراء وَ بسيدنا ابي خالد الحارث بن قيس الانصاري وَ بسيدنا ابي خزيمة بن اوس
الانصاري وَ بسيدنا سليم ابي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم دوسي وَ بسيدنا ابي مليل الضبعي وَ بسيدنا
ابي المنذر يزيد بن عامر الانصاري وَ بسيدنا ابي نملة الانصاري وَ بسيدنا ابي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي وَ
بسيدنا ابي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الانصاري وَ بسيدنا ابي عياش الحارث الانصاري وَ بسيدنا يزيد بن الاخنس السلمي
وَ بسيدنا ابي اسيد الساعدي وَ بسيدنا ابي اسرائيل الانصاري وَ بسيدنا ابي الاعور بن الحارث الانصاري النجاري
وَ بسيدنا سعد بن سهيل الانصاري وَ بسيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الاولين وَ بسيدنا سعد بن خولي مولى حاطب
بن بلتعة وَ بسيدنا سالم مولى ابي حذيفة وَ بسيدنا سلمة بن حاطب الانصاري وَ بسيدنا ابي مرثد الغنوي وَ
بسيدنا ابي مسعود الانصاري وَ بسيدنا ابي فضالة الانصاري وَ بسيدنا عمار بن ياسر المهاجري وَ بسيدنا طلحة بن عبيد الله
القرشي وَ بسيدنا سماك بن سعد الخزرجي رضي الله تعالى عنهم اجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما
الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ

یہ باب ہے بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتھ دو زبروں کی وہ شہر ہے جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہے اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتھ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید ی کی کہا ہے اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہے اور شام جانب چپ کو کہتے ہیں جیسیکہ یمن جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم ر کی ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے ماکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینی اوسکی کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہے اونکی دادوں میں سے کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْھَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْھَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سے کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنے کی **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکی لیے اہل و عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں باز رکھا ہے اوسکو آنے سے طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نے **ترجمہ** تحقیق تھی اوسکی بدن میں سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نے اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** یہ شک راوی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکھنا علامت کی لیے ہو جیسیکہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تھی اونکی جلد سابق کی یا پہلے اوسمیں سے چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تغیر اونکی کا یعنی لوگوں سے مارے شرم کی اور اسی لیے وہ دوست رکھتی تھی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتی تھی شہرت اور خلط کو **ف** اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ بسبب دعا کرنی اونکی کی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چھوڑ میری جسم میں کچھ اوسمیں سے کہ یاد کروں میں سبب اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہاری لیے یعنی چاہیے کہ درخواست کری وہ شخص اویس سے کہ بخشش طلب کرے واسطے اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور واسطے اوسکی لیے ماں ہے اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کرے تمہاری لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ میں تہے اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنے سے محروم رہے تہے اور اسمیں تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کی لیے اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ ہو طالب افضل انسے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنے اویس کے دل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کرے کہ اوسنے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنے کی ساتھ اوسکی اور یہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہے اور یہ منافات نہیں رکہتا ہے خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس میں کہا کہ اویس ہے عالم سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بہی محمول ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذ...
اولیای خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ تہی عمر بن خطاب جب آتی اونکے پاس امداد اہل یمن کی پوچہتی
اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس درمیان اونکی پونہچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نی ہان مین اویس
بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہ درہم کے
کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی ہی اوس سی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہاوی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہوسکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجہ جیسا استغفار کری آپ
کی لیی ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی تو کہا
اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچہ لکہون تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی یعنی عاجزون اور گمنامون کے
لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آئندہ ایک شخص اشراف مین سے حج کو اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال
رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا مین نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کر واسطے میرے لیی اونہی حدیث
عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس وہان سے باہر نکلی اور
روایت کی یہ ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلائل مین اور ایک اور روایت مین بہی اسیر بن
جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مین نے پس جایا کرتا
مین اوسکی پاس پہر ایک وقت نہ پایا مین نی اوسکو پس کہا مین نے اپنی یارون سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہماری اور باتین کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس
گیا مین ساتہ اوسکی او کہٹکہٹایا مین نے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مین نے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے
اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا مین نے لی یہ چادر اور اوڑہ کہا مت دیہ ای یہ کہ جب لوگ دیکہین گے پاس یہ کپڑا کو میری تو
ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مین نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگون کی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑی سی
اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پس کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا ہی پس بہت درشت کہی مین نے اونکو اپنی زبان سے پہر بقضای الٰہی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے
پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون مین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس لائی
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر رض
نی کہ سنا مین نے کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر رض
نے کہ ہان ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم

اویس سے کہا عمر رضی نے کہ دل تو اویس ہے اور نہین ملتا ہون مین تجکو کہ ملیگا تو اویس سے ہمیشہ حج ہوا وہ شخص اویس کی طرف یہانتک آیا وہ اونکی پاس پہلے اونکی
کہ جاوے اپنے اہل و عیال مین پہر کہا اوسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری سا ہے میری کہاتسی ہی کہا اوسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی ہین پی کہ پہر
حج مین ایسا کہہ سکتے تہے شخص مجکو ای اویس جو کچہہ کہ آیا مین نے ساتہ تیرے قسم تہنے اور بی ادبی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ
تو نہ کہے کسی سے جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر رضی سی پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نے کہ سوا اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا
اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نے سعید
بن المسیب سے اونہون نے عمر بن الخطاب سی نقل کے کہ کہا عمر رضی نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا مین نے لبیک وسعدیک
یعنی حاضر ہون مین جو حکم ہو بجالاؤن یارسول اللہ پس گمان کیا مین نے کہ کسی کام کو بہیجینگے مجکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میرے امت مین ایک شخص ہوگا کہ
اوسکو اویس قرنی کہینگے پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا خدای سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو مین
رہ جائیگا جب دیکھیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز وجل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو دعا کری
تیری لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی لیے
کہ نام دو قبیلوں کی ہین کہ بہت لوگ تہے اونمین یعنی بہت سی لوگون کے شفاعت کریگا عمر رضی کہتی ہین کہ پس طلب کیا مین نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نپائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نپائی مین نے اوسپر اور طلب کیا مین نے اوسکو
اپنی امارت مین پس پہونڈہتا تہا مین قافلونکو کہ شہرون سے آتی تہی اور کہتا تہا مین کیا آیا ہی مراد سی آیا ہی قرن ہی درمیان مین تمہاری کوئی کہ نام
اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست مرتبہ اور خوار ودنی کا
اور نہین ہے وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مین نے کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالون سے پس مین یہی ذکر کرتا
تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک شتر پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میری دل مین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مین نے ای بندہ خدا تو ہی ہے
اویس قرنی کہا ہان کہا مین نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک ای امیر المومنین کہا مین نے کہ حکم کیا تہا انکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تہا مین اویس سے ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین حال اسرار اپنی اویس سے اور کہتا وہ اپنی سی روایت کیا ابو القاسم
عبد العزیز بن جعفر الحرمی نے فوائد مین اور خطیب اور ابن عساکر نے تاریخ اور ایک روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئے تو پوچہا
امیر المومنین عمر رضی نے اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین
اویس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ کہنہ نہین رہتا ہی اور لوگون مین نہین آتا کہا عمر رضی نے میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسی پس
پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر رضی کا اونکو پس آئے اویس عمر رضی کی پاس کہا عمر رضی نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی
تو نی خدا سے اور دور کیا اوسنی اوسکو تجہسے پہر دعا کی تو نی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سے کہا ہان تجکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجہکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون تجہسے کہ دعا کری تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تم سے یہی ہی امیر المومنین
یہی ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہے اویس پوشیدہ لوگون مین یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی روایت کیا ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی مین پہر فرمایا ای اہل قرن اٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک بڈہی نی اون مین سے نہین ہے ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

نام ہے کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتہ الفت اور نہ اوسکو کسی کے ساتہ صحبت پہر کہا عمرؓ نی اوسی کو چاہتا ہون تو اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پونہچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ تون مین تجکو سلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پس جب وے پہنچی تو قوم قرن مین تو ڈہونڈا اونکو ور پایا ریگستان مین پڑا ہوا پس پونہچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دے مجکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل کو وہ دق میں پایا گیا اونسی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آئی حضرت علیؓ کی ایام مین پس لڑے اونکی سامنی اور شہید ہوئے جنگ صفین مین روایت کی ابن عساکر اور صعصعہ نے یہ معنی قول ہے کہ تہے عمر ابن الخطاب پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہے کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوس سے اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون مین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمرؓ نی کہ آیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہے اویس ایسا شخص کہ مرتبہ کو پہنچے کہ پوچہو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون مین سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نی وای تجپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمرؓ نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تہی اونکی حق مین اور کہا جب پونہچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پونہچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت کی ابو یعلی و ابن مندہ و ابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباسؓ سی آیا ہی کہ کہا دیر کی عمرؓ نی کہ نہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی دس برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین ای اہل یمن جو کوئی تم مین سے قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئے وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی ہی اور لوگ پس کہا عمرؓ نے کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہے کہ اوسکو اویس کہتے ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجہ جیسا پوچہی اسی کا حال کہا عمرؓ نی وہ حرم مین ہے کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہے چراتا ہی اونٹ قوم کی یعنی اپنی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانی والا ہی پس سوار ہوئی عمرؓ اور علیؓ دو گدہو پر پہر روانہ ہوئے یہانتک کہ آئی اراک کو نا گہان وہ کہا اوسکو کہڑا نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمرؓ اور علیؓ نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہے پس جب آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس السلام علیک کہے عمرؓ اور علیؓ نی اوس سے پہر اونہون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عمرؓ اور علیؓ نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدای تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضےؓ نی جانتا ہون کہ جو کوئی آسمان و زمین مین ہی عبد اللہ یعنے بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ تیری ماں نے رکہا ہی کہا کیا چاہتی ہو تم نام میرا اویس بن عامر ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نی کہ کہول بایان پہلو اپنا پس کہول لا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمرؓ اور علیؓ کہ بوسہ لین وہ دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپکیطرف سے اور سوال کرین تجہسی کہ دعا کری تو ہماری لیی کہا اویس نی دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مرد و زن مسلمانون کی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کر تو ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اویس نے انکی لیی اور تمام مومنین و مومنات کی لیی پہر کہا عمرؓ نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنے رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑے ہین میرے پہنے ہوئے ہین اور دونون پاپوشین گانٹھی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکین گے یہ لیلون گا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینہ کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بہر کی یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان پہر دیکہی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہان سی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی روایت کی ابن عساکر نی تاریخہ واللہ اعلم **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتاکم اہل الیمن ہم ادق افئدۃ والین قلوبا الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفخر والخیلاء فی اصحاب الابل

[illegible] ہی اور طوع [illegible] ہی کہا [illegible] ابن الملک [illegible] اور جہت **ف** [illegible] نزدیک جہت [illegible]

کی آتی ہین تمہارے پاس اہل یمن اللہ جو فرمایا رقۃ ضد قساوت اور غلظت [illegible] اور بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور معنے

یہ ہین کہ وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کے لیے الین قلوباً سے بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کی نسبت بسبب غلبہ رکہنے اور

بسبب احوال اسکی معنی میں نقل کیے ہیں ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق نے لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہ پیش فا کی اور ہمزہ کی معنی دل کے اور قلوب جمع قلب

کی ہی تقلب سے یعنی پہرنی کی ایک حال سے طرف دوسرے حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث

مین تاکید کی لیے ہی اور حدیث باب مناقب النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی نرم ترکرنے والی افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہیں سو اسے بہی تحد ہونا دونون کا

ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دل کا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جاتی ہی اور پہٹتے ہی بات حق اوسمین پہونچتی ہی دل کو اور دل جب نرم ہوتا ہی

دراتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کے ہی اور لین ضد صلابت کے مثلاً شیشہ رقیق ہی اور نرم نہیں اور دل جب متاثر نہیں ہوتا ہی یہ ون

اور ڈرانی والون سی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہ غلظت و صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتہ رقت و لین کے اور طیبی نے کہا احتمال

رکہتا ہی کہ مراد ساتہ رقت کے جودت فہم اور ساتہ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا یہ جو کچہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور غایت

کی ہی ساتہ قول اپنی کی **ترجمہ** ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف** یمانیہ ساتہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہ تشدید اوسکی کی یعنی قول ہے

نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطے کمال ایمان کے وہان کے رہنے والون مین بیچ اوس وقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اوسکی اور یہی تاویلین

ہین کہ باب مناقب النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر

ہوئی اور پیدائش عالم اور ہدایت کا رسی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا

اور ظاہر یہ اور حصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری مین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری سی ہین ہوا رحمۃ اللہ علیہ اور کہا

بعضون نے کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو بڑی سی مہلکہ مین **ترجمہ** اور فخر یعنی تعریف کرنی

اپنی ساتہ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے چین اور آہستگی اور بوجہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف جاننا چاہی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور

ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتون کے ہین بیچ چرواہی کی خلق و خو مناسب خوی غیرہ اون جانورون کے ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت

میں قساوت و غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتین اونکی چرواہون اور مالکون مین اور اسی کی حکم مین ہے گہوڑا بلکہ

زیادہ اوس سے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہین اور اختلاط والی رہنی والون سے رکہتی ہین کیونکہ بکریان سفر نہیں کر سکتی ہین

بیابانی ہی اور تحمل نہیں کر سکتین جانی کا اونکی طبیعت مین نرمی و سکونت ہے اور یہ باعث ہے فرمانبرداری کی اور نیک منشی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اون کا

آبادی سی اور رہنا جنگل مین کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی بیحسی اور طغیان و سرکشی و بدگمانی کی اطاعت [illegible] یادی ایسا ہی کہا

شیخ الشیوخ نے شرح حدیث کی اور کہا یہ شیخ نے کی توفیق سی ظاہر یہ ہے کہ مال و منال جو اونٹوں مین بہت ہے باعث ہوتا ہین سختی کی بخلاف بکریوں کے

مال سے کہ کم ہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل

الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے طرف مشرق کی

کہا لیے ہے جیسا ہی حبیبی فرمایا اس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سے عز اور ضعف اسلام جانب حجاز

یاجوج اور ماجوج وغیرہ کا کہا نووی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی جانب مشرق پر اور تہا یہ آنحضرت کی عہد میں اور

آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے یہی ہیں وہ فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور

بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کے طرف جیسا کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا آفتاب میان قرن شیطان کے **ترجمہ** اور فخر و تکبر بیچ گہوڑے والوں کے اور اونٹ والون

اور چلانیوالوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والے ہیں یعنی رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین سلیے کہ اونکی گہر اکثر بالوں کی خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام

و نرمی بکری والون میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ههنا

جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعة

ومضر متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرف سے آئے ہیں فتنے

یعنے جو چیزیں باعث شور و شر کی ہوتی ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہوتی ہیں وہ رحالیکہ اشارہ کرنیوالے تہے آنحضرت ساتہ اس لفظ ہنا کی طرف مشرق

کی اور سخت دلی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینوں کی ہیں کہ جو پیچہے لگ رہے ہیں اونٹوں اور گایوں کی دموں کے **ف** کہ جاتے ہیں پیچہے چرانے

کی لیے مراد انسے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب رہنے اونکے شہروں اور گانوں سے کہ موجب تاکید علم کا ہی کہ جس حاصل

ہوتی ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ **ترجمہ**

جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ و مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب

والجفاء فی المشرق والایمان فی اهل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق میں ہے یعنے بسبب ہونے اوسکی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد ہی حجاز سے

مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ

کی اور نجد او سر زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہے سوائے حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتہ عراق کی اور اوسکی مقابل ہی زمین پست کہتے تہامہ ہیں

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا

قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا قال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا

فاظنہ قال فی الثالثة هناک الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دی ہمکو بیچ شام ہماری کی **ف** شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی بسبب

فرمانے اللہ تعالی کی الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہاں بہت مدفون ہیں اسلیے سب سے پہلی ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہی یا برکت کہ حاصل ہو

واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مسلمانوں کے خصوصاً **ترجمہ** یا اللہ برکت دی ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی **ف** مراد ہی برکت ظاہر لیکن اور بعض نے کہا اسیلیے بہت ہوتے ہیں اولیا

اوسمیں ظاہر اون دونوں مکانوں کے لیے طلب برکت کے اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں مکانوں سے آتا ہی **ترجمہ** کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ

برکت دی ہمارے نجد میں **ف** تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے ہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کے شرح میں لکہے گئے ہیں **ف** کہا

یا الٰہی برکت دی ہماری لیے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے ہماری لیے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہیے برکت دی ہماری نجد میں ابن عمر کہتے ہیں گمان

خود مشرق سے **ت** ان کی **ف** ۃ ... ہی بیقراری اہل اسکی کات اور یعنی **ف** یعنی بلیات اور فتنین باعث ہون
فتنون کے اور قلت دیانت کی ہین سبب دعا برکت کی اوسکی لیے **ت** اور زمین نجد مین اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا
نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت
کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن مین سے ہی اور جگہہ ہنی اور دفن ہونے اونکی کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت
مین اور یہی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی طرف اور لائے ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی دعا تین بار

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم
اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر اونکی دلونکو **ف** یعنی طرف ہمارے تو کہ آدین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا
آتا تہا یمن سے اور اسی لیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سے پس کہا **ت** اور برکت دے واسطی ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد
ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ناپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہے
اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا توربشتی نے کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا وبارک لنا
الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب چاہی اللہ تعالی سی اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہے
اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہی وہانکی رہنی والون کے لیے بہی اور اونکی لیے بہی
کہ وارد ہوون وہان پس نہ تو تنگ ہو معیشت آنیوالی کی سبب سے اور نہ دشوار ہووا اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی **وعن** زید بن ثابت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ
اجنحتھا علیھا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے
عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتی رحمن کے پہیلائے ہوئے ہین بازو اپنے بیچ شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کے یہ احمد اور ترمذی نے **ف**
واسطی محافظت کے نیکی کی فرشتی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی
پہیلا جانی رحمت اور رأفت الٰہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوؤن سے
صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوؤن پر اسلیے کہ پرندون کے سوائے تین چار بازوؤن کے نہین ہوتے مین چہ جای
چہہ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کے بیان
کرنے سے باز رہنا چاہیے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من
حضرموت تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام رواہ الترمذی اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلی گی ایک آگ حضرموت کیطرف سے یا حضرموت سی **ف** یہ شک
راوی کا ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ
جیسا نچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ض معجمہ اور زبر را اور سکون میم کے اور ضمہ میم کے بہی کہا ہی

ساتھ ہیں تیرے پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑو شام کو روایت کیا اسکو احمد نے اور ترمذی نے ف شام میں رہو جیسے الحمد للہ صاحب اس کی حفاظت کرتے ہیں ملائکہ رحمت کے اور امارات ساعت میں ہے جیسا کہ آگ کا نکلنا اور لوگوں کا طرف شام کے جمع ہونا اور ظاہر ہونا فتنوں کا پس حکم کیا اونکو طرف شام کی اپنی پناہ کے

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف معنی اسکی یہ ہیں کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اوس اوقات میں ہے کہ بہت ہونگے فتنے بندوں میں اور غالب ہونگے کافر شہروں میں اور کم رہینگے حمایت کرنیوالے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام میں اور باقی رہینگے شہر شام کی محروس محفوظ کہ نگہبانی کرینگے اوسکی لشکر اسلام کے کہ جو غالب اور مدد کرنیوالے حق کے ہونگے یہانتک کہ قتال کرینگے دجال سے پس جو کوئی چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے اوس شہر کی طرف جیسا کہ فرمایا اس فعل کے ساتھ قول اپنے کی ت پس بہتر لوگ وہ ہونگے کہ ہجرت کریں طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کی کہ شام ہے اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کی اور ایک روایت میں ساتھ اس کے آیا ہے پس بہتر اہل زمین وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑینگے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین میں بدتر اہل اوسکے کی یعنی کفار و فجار پھینک دینگی اونکو زمینیں اونکی یعنی اسکی یہ ہیں کہ پھینک دینگی بہت یا گویا کہ زمینیں انکی ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے کہا شارحین نے یعنی انتقال کرینگے بہتر اہل زمین کے اون جگہوں سے کہ غالب ہونگی اونپر کافر باقی رہ جائینگے ناکارہ لوگ جانشین ہونگے ہجرت کرنیوالوں کی واسطے غبت کرنے کی بیماری اور دوستی دنیا کی اور واسطے حرص کرنیکی اون چیزوں پر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سے اسیطرح سبب نفسانیت اپنے کے دین اپنی کی مانند چیز خوار کمینہ کی ہونگی نزدیک نفس ون پاکیزہ کی اور گویا زمینیں بیزار ہونگی اونسے پس پھینکدینگی اونکو اور اللہ تعالیٰ دوست رکھیگا اونکو مکان رحمت اپنے سے اور محل کرامت اپنی سے مانند دور رکھنے اوس شخص کے کہ گھن کرتا ہے کسی چیز سے اور نفرت کرتی ہے اوس سے طبیعت اوسکی پس اسیلیے باز رکھیگا اونکو نکلنے سے اور بٹھا رہنے دیگا اونکو ساتھ دشمنان دین کے مانند قول اللہ تعالیٰ کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی لیکن مکروہ رکھا اللہ تعالیٰ نے اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا رہنے دیا اونکو ت مکروہ رکھیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتھ کافروں کے کہ وہ باعتبار چھٹائی اور بڑائی اپنی کی مانند سوروں اور بندروں کے ہونگی ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی کی لکھا گیا اور شیخ نے کہا ہانکیگی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتھ بندروں اور سوروں کے مراد یا تو حقیقت اور صورت انکی ہے یا معنی ہونا کی ساتھ اونکی متخلق ہونا ساتھ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتھ صفات ذمیمہ انکی کی ہے یا مراد آدمی بد خوی اور کافر ہیں کہ مانند بندر اور سور کے ہیں ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ رات گذارینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ قیلولہ کرینگے وہ نقل کی یہ ابو داود نے ف قیلولہ کہتے ہیں دوپہر کی سونے کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت و مصاحب حال اونکی کے ہوگی نعوذ باللہ من ذلک

وعن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر ان تكونوا

شام و اما ... يا ... ان ... عليكم بالشام فانها خيرة الله ... فاما ان ابيتم فعليكم

بيمنكم واسقوا من غدركم فان الله عز وجل توكل لي بالشام واهله رواه احمد وابوداود اور روایت ہی ابن حوالہ سے

کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگی تم لشکر جمع کیے گئی یعنی کلمۃ الاسلام مین اور

مختلف یعنی بیچ جماعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** یعنی عراق عرب مراد ہی یعنی بصرہ اور کوفہ

ہی یا عراق عجم مین مرد ہی اور وہ کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان و ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کر دو میری لیئی یا رسول اللہ

کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتھ رہون مین اگر پاؤن مین او وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیئی کہ شام برگزیدہ خدا کی

ہی مین جمع اسے یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے واسطی رہنی کی آخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس مین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنی بندون مین

سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب تھی اور یمن اونکی

زمین سے ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم

کر دو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئین اور اپنی جانورون کو اپنی حوضون سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنی

حوض کے یعنی چاہیئی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتھ غیر کی حوض اوسکی کہ سبب اسلام کی

بیٹھی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیئی کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری تیئین حمایت میری کی کہ حفاظت کرے

شام کی اور اوسکی رہنی والون کی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سے اوس پر یا پر نقل کیے یہ احمد اور ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي رضي الله عنه وقيل العنهم يا امير المؤمنين

قال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات

رجل ابدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب روایت ہے

شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کی **ف** مراد اہل شام سی یہان مخالف علی رضی اللہ عنہ کی ہین معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ

تھی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تھی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی

سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتی تھی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** یعنی کیونکر لعنت کرون مین اونکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو

بھی علمای اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہ دفع کرنا ہی علی رضی اللہ عنہ سے اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین آتا ہے

جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو احتمال ہین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا یہ بھائی

ہماری ہین کہ بغی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفون کی لشکر والون میں سے پکڑ لائی ایک شخص نے کہا وہ عجب مین جانتا تھا کہ وہ

اچھا مسلمان ہے علی رضی اللہ عنہ نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین انکی اسلام پر بعد ازان بیان

ابدال کا کرتی ہین **ت** اور ابدال چالیس مرد ہین جسوقت مرتا ہی ایک مرد بدلا تا ہی خدای تعالی اوسکی بدل ہر ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی

مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنون سی یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی تہ برکت اونکی کی عذاب **ف** یعنی عذاب

شہید اور تخصیص اہل شام کی بسبب

ہیں اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہی اور شیخ ... ہیں مرفوعاً روایت کی آنحضرت

علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتی ہیں نہ یہ چالیس جب کبھی مرتا ہے ایک ان میں ابدال کرتا ہی خدای تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ بیان فرمائیے ہمسے عمل انکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ فرمایا اونسے بیجہتی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبرگیری غمخواری کرتی ہیں اوسچیز میں کہ دیا ہی خدا تعالی نی اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سی بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں آدم کی دل پر اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل انکی موسی کی دلپر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل انکی حضرت ابراہیم کے دلپر ہیں اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل انکی جبرئیل کی دلپر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل انکی میکائیل کے دلپر ہیں اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کے دلپر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدلدیتا ہی اللہ جگہ اوسکی پانچ میں سے اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک چالیس میں سے تو بدلدیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین سو میں سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہ عوام میں سے بسبب اونکے دفع کیجاتی ہے بلا اس امت سے کہا بعضی عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی آنحضرت کے دلپر ہو اسلیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں کسیکو عزیزتر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیاء میں سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان نہیں کرتی کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیجاویگی شہر شام میں پس جب اختیار دیجاوے تمکو نکلنے اون جگہوں میں پس تمپر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ساتھ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و فصیح کی کہ پای تخت شام کا ہی **ت** پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے ہی معنی حصن اور پناہ کی اور معنی یہ ہیں کہ داخل ہوتی ہیں مسلمان اوس پناہ میں اور پناہ لاتی ہیں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے ہی معنے جنگ و قتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتھ پیش فے کی اور جزم سین کے اور کبھی فے کی زیر سے بھی آتا ہے بمعنے شہر جامع کی کہ جمع کرتی لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتی ہیں اور فسطاط بمعنے خیمہ کے بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینوں میں سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام ہی ایک باغوں کا اور پانیوں کا ہی کہ گرد دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں دونوں حدیثیں احمد نی یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** یعنی غالبا اسلیے کہ علی کوفہ میں رہتے تہی زمانہ خلافت اپنے کی یا مراد یہ ہی کہ

مروی ہی سے مراد میری امت کی جمعیت ہی کی اور پادشاہت ہے جو بعد ہے کہا بعضوں نے کہ یہ اشارہ ہی علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کے طرف لیکن
ملک کا ور حدیث میں آنحضرت کے صفت میں واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش اونکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور ملک اونکا
شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہے اسلیے کہ وہ شام میں اغلب و اکثر تھا و الاملاک و دین اونکا تمام عالم میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اونکی قول سے
الاملاک بالشام یہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہیں ہو گا جہاد بلاد شام میں اور ہمیں غیبت لائی ہی شام کی مسافرت کے واسطے پانی فضل جہاد
و رباط کی واللہ اعلم **وعن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عمودا من نور خرج من
تحت رأسی ساطعا حتی استقر بالشام رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا میں نے ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹھنی والا ہوا یہانتک کہ ٹھہرا شام میں
نقل کیے یہ دونوں حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ میں **ف** دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین کی اور قرار پکڑنی اور غلبہ اوسکی کی شام میں اور اسی
قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانون کا اوس سے **وعن**
ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ بالغوطۃ الی جانب
مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین
شہر شام کی سی ہی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا
اور اگلی حدیث میں فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اوسکی ہی ہی کچھہ خلاف میان ان دونون حدیثون کے
نہوا **وعن** عبد الرحمن بن سلیمان قال سیأتی ملک من ملوک العجم فیظہر علی المدائن کلہا الا دمشق رواہ ابوداود
اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا نزدیک ہی کہ آوی گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سی پس غالب ہو گا تمام شہرون پر سوای
دمشق کی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** بیان نہیں کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور
بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتھ
ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

باب ثواب ہذہ الامۃ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف**
یعنی ایسی جماعت کے کہ جامع ہی میان جابت و متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح میں ہے کہ ممتنع نہیں ہے امت سے علی الاطلاق کہنا توضیح
میں امت مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی اسلیے کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سی لیکن وہ امت دعوت میں ہین نہ متابعت مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کی ہونا اور کثرت
ثواب انکی بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اوسکی ثابت کرنی میں بس ہے قول حق سبحانہ کا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
یعنی تھی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیے اور قول حق تعالی کی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی
الناس اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولو

نی آرزو کی ہی کا

من اُمتیہ وارزُقنا شجنیۃ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل پہلے عَنْ ابن عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَهَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عمر سی کہ اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہے مدت عمر تمہارے کی بہ نسبت عمراون لوگون کے کہ گذری ہین امتون سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے **ف ع** اجل کہتے ہین ایک مدت کو کہ تعیین کے گئی ہو ایک چیز کی لیی فرمایا اللہ تعالی نی لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کے موت پر بولا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پونہچی موت اوسکی ملا علی نی یہ توطیبی سے لکھا ہی اور بعد اسکی لکھا ہی کہ توضیح اسکی یہ ہی کہ اجل کبھی تعبیر کی جاتی ہے تمام وقت کہ معین ہے عمر کی لیی برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسیکہ بیچ قول اللہ تعالے کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کے اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آوی گی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرمای ہین مدت عمرون قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کے مقدار اوس مدت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک کے باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہی خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت بہر بیان کی نسبت جو درمیان اہل امت کے اور درمیان یہود و نصاری کی ہی ساتہ قول اپنی کی **ت** اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا **ت** پس کام کیا یہود نی دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی عمل کیا موسے علیہ السلام کی تابعون نی عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتہ اون مزدورون کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میری لیی دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نی یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نی بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی انہون نی کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پہر کہا اوس مرد نی کون ہی کہ کام کری میرے لیی نماز عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتہ اون لوگون کی کہ کام کیا شلا نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیی اجر ہی دو چند **ف ع** یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کی اس قول سی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ

کی ہیتی کی اور اسطرے یہودیون کی ہی اٹہی تو ہوا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئے یہود و نصاری

کم ہے اور ہمسون زیادہ ثواب ہی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تونی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تونی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسے مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئے
اوپر فضائل امت کے اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنے کی اور پہر تقدیر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹہانے
کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سے
اور پہونچتا ہی اوسکو یہ کہ بہت تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون مین سے فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے ہمارے
علمار نی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین متصور ہی یہ کہ
ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مین نے تمپر یعنی کیا کم کیا مین نے کچہہ
تمہاری حق سے کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حق مین سے کچہہ لیکن تفاوت تفریق کیونکر ہوئی تو نی
فرمایا اللہ تعالی نی پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون کرتا ہون
نقل کیے یہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار اون مین کی اس لیے
کہ اونکی لیے نہین ہے ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہہ نہین ہے کہ نصاری جو ایمان لائے حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسی
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی فقط ایمان لائے تہی وعن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رانی باھلہ
ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین اور خوب ترین
امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اون مین سی اور آرزو کریگا
کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کیے یہ مسلم نی ف ع یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری
اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہونچنی کا طرف میری جانا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی
ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوی کہ مساوی آوی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو
اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علمای حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے
صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علمار اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علمار نی ان حدیثو
کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سی ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور
اسپر یعنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہے اور ایراد فضائل علمی اور عملی بیچ مجال سخن کے واسع ہی اور اولی یہ ہے

کہ متعلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت مین وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ [illegible]
أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھی ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے
ف یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کی اور حکم کرین اچھے باتون کا اور منع کرین بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین امر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کی اونکی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عمر اونکا اور رہ وہ اوپر اوسی کار اپنی کی ہون گی
ف یعنی قائم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سی کہ ثابت ہین اوپر امر خدا پر دور ہین خواہش اونکی سے قائم ہین اوپر شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ قیامت کے لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض من يقول الله یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائمہ بامر اللہ کے یہ ہین کہ چنگل مارینگے ساتھ دین اوسکی کی اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قائم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کے کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی روایتون مین آیا ہی وَهُمْ بِالشَّامِ یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہے

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد الله لو اقسم على الله

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال حال میری امت کی مشابہ مینہ اور حال مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کیے یہ ترمذی نی ف جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ شک اور تردد اور عدم یقین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہ مقصود نہین بلکہ کنایہ اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجھا جاتا ہی کہ سب برے مین خیر اور نافع ہوتی ہین پس خیر یعنی اسم تفضیل کے نہین ہے بلکہ اگلے لوگون نے صحبت رکھی ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکھی اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نی نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکے منار کو اور پھیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کرین تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہی کہ فضل کلی

ل اس ہین عمرون کی ... **ف** ... کہ نہین حمل کیجاوی کی ...

بلاشک بلاشبہ بہروہ کہ قریب اونکی ہین بہروہ کہ قریب اونکی ہین اور جو تہی ہین مشتباہ ہی اوسی کی جانب سی اور نہین مراد اس سے مگر رفع ہونا اوسکا
شریعت پہیلانی ہین ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکہکر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہین حکم کیاجاتا ہی ساتہ وجود نفع کی بیچ بعض
مینہون کی نہ بعض کے ایسا ہی نہین حکم کیاجاتا ہی ساتہ وجود خیر کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اسلیے کہ حیثیتین مختلفۃ الکیفیات ہین
وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکی بہی فضل تقدم کی لیی ہی اور نہین ہی یہ مگر تسلی پچہلون کے لیے اشارہ
کرنی کے طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب نا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کے ساتہ مینہ کی نہین ہے مگر بسبب ہدایت
اور علم کی جیسیکہ تمثیل دے آنحضرت نے مینہ کو ساتہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہو گی یہ امت مشابہت دی گئی ساتہ مینہ کی ساتہ علما کی اور کاملین کی اونمین سے
اور کامل کرنیوالون کے واسطے غیر اپنے کی پس متعدی ہی یہ تفضیل پس سلوکہ ارادہ کیاجاوی ساتہ خیر کی نفع پس نہین لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کے
انتہی مختصرا اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہین خالی ہی خیر سی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتہ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی
اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتون کی کہ خیر مختص ہی اونکی اگلون ہی مین پہر آئی شر اونکی پچہلون مین کہ بدل ڈالین انہون نی کتابین
اپنی اور تحریف کرڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوپہلے اونکی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

روایت ہے امام جعفر صادق سی کہ نقل کے اونہون نی اپنے باپ سے یعنے امام باقر سی اونہون نی نقل کے امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو اور خوش ہو **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک
دنیا کی لیی اور دوسرا آخرت کی لیی **ترجمہ** سوای اسکی نہین کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ
حال اور قصہ نوع مینہ کے ہی بیچ حصول منفعت کے نہین جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** او تنویع کی لیے
ہی یا تخییر کی لیی اور معنی اسکی یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختون والی میوون والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہ اسکی بیچ اعتبار شرائع اور ارکان اور شعبون اوسکی
ترجمہ کہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی فوج اونہا یا بعضون کی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعضون دوسرے اوس باغ کی سی جماعت
دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کے یعنے جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتون کا از روی چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اونکی ہی ہجوم اوسکا ہی طول
نہ کہا اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وہ انکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ
امت کہ میں اول اوسکی ہون اور رہیگا مہدی بیچ مین اوسکی اور ہونگی عیسی آخر اوسکی ولیکن درمیان اسکی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ
متصل ہے ساتہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کجرو نہین ہو وہ مجہسی یعنی میری تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ مین اون سے ہون **ف** یعنی آپ رضی
اونسی مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہون اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الخلق اعجب الیکم ایمانا قالوا الملئکۃ قال وما لھم لا یؤمنون وھم عند ربھم قالوا فالنبیون قال وما لھم لا یؤمنون والوحی ینزل علیھم قالوا فنحن قال وما لکم لا تؤمنون وانا بین اظھرکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعجب الخلق الی ایمانا لقوم یکونون من بعدی یجدون صحفا فیھا کتاب یؤمنون بما فیھا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہارے ازروے ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ اونکے ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہے واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب و غرائب جبروت کے پس کیا عجب غرابت ہے اونکے ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نے اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتے ہین ہم **ف** ح اور اس سے لازم نہین آتے ہے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر اسلیے کہ فضیلت واں معنے کثرت ثواب کے ہے عند اللہ **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین نہ پڑین حال آنکہ وحی آسمان سے اوترتی ہے اونپر **ف** ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہے اور بیواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہے اور مشاہدہ ملکوت اور معائنہ اوسکی نور کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہے اور چہ کچہہ کہ دوسرے کو بہیجے تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتے ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر و نپر **ترجمہ** کہا اونہونے پس ہم کہ اصحاب آپکے ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے اور کیا مانع ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے حال آنکہ مین درمیان تمہارے ہون **ف** ح اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے سے انوار حق کی اور سرایت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتے ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمہارے کی کمالات و کرامات **ترجمہ** کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میرے ازروے ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکے روز قیامت تک پاوینگے مصحف اور اجزا کہ اوسمین لکہے ہین احکام دین کے یعنی قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ اون مصحفون کے ہے **ف** ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگے ساتھ سننے اخبار و آثار کی بے مشاہدہ اور معائنہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتھ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور مؤید ہے اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکے ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکے لیے کہ دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سواے اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پہر پڑہی یہ آیت یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بہی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی **مصرعہ** از دیدہ بسے فرق بود تا بہ شنیدہ + حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بہی ایمان بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تہے بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہے **وعن** عبد الرحمن بن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی آخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر

ينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن رواه

... علا کی ہی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نزدیک ہے
کہ ہو گی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہو گا ثواب اونکی لیی مانند ثواب اول اونکی کی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی وجود اونکا
دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا نا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتھون یا زبانون سی فتنہ والون سے
کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابي امامة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال طوبى لمن رآني وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي رواه احمد اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان
لایا مجپر نقل کی یہ احمد نی **ف** اور تعیین عدد سات کا پوشیدہ ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونے اوسکی کی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد
اس سے تکثیر ہی نہ تحدید **وعن** ابن محيريز قال قلت لابي جمعة رجل من الصحابة حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال نعم احدثك حديثا جيدا تغدينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابو عبيدة بن الجراح فقال
يا رسول الله احد خير منا اسلمنا وجاهدنا معك قال نعم قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني
رواه احمد والدارمي وروى رزين عن ابي عبيدة من قوله قال يا رسول الله احد خير منا الى آخره اور روایت ہے
ابن محیریز تابعی سی کہ کہا کہا مین نے واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا
کہایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتھ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنی واسطی اظہار
شکر نعمت آلہی کی اور احسان ماننے انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتہ پر اور جہاد کیا ہمنے
ہمراہ آپ کی فرمایا آنحضرت نے ہان بہترین تم سی وہ لوگ کہ ہونگی پیچہی تم سی ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو **ف** معنی اسکی یہ ہین کہ وہ
بہتر ہونگے تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے **ترجمہ** روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سے
اور روایت کی ابو عبیدہ سے قول اونکی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی **وعن** معاوية
بن قرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم ولا تزال طائفة من امتي منصورين
لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال ابن المديني هم اصحاب الحديث رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن
صحيح اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عامل
فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہوین سن مین **ترجمہ** کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تباہ ہو وین
اہل شام پس نہین بہلائی ہو گی تم مین **ف** یعنی بیٹہنے کی لیی یا متوجہ ہونی کی لیی طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نی لکہا ہی ظاہر ہے
کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر خدا پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہو گا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جسوقت کہ باقی
نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہو گی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہو گی اسلیی کہ باقی نہین
رہیگا اوسوقت کوئی اہل خیر مین سے **ترجمہ** اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت مین سے مدد کی گئی یعنی غالب اعدا پر ہین نہین ضرر کریگا اونکو

وہ شخص کہ مدد کری اونکو کہ عنایت الٰہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک

نہیں قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنی والا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سے وہ جماعت صاحب حدیث ہیں

ف ع یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہیں راوی اونکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی مراد اونسی اہل سنت و جماعت ہیں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیے گئی ہیں حق اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نی ف ع جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کے ہی صراح میں ہی خطا ناراست نقیض صواب کے اور مقصود و ممدود دونوں طرح آیا ہی خطیہ بمعنے گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زیر خ اور جزم ط کی ہی بمعنی گناہ کی اور بعضوں نے کہا خطا کہتی ہیں اوس وقت کہ قصد کری اور خطار اوس وقت کہ بقصد نہ کری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکہی اور غیر صواب میں پڑ جاوی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتی ہیں اوس شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اسی معنے کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطار یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلق میں اوتر گیا اور مراد اس حدیث میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہی بمعنی فراموشی کی اور سہو بمعنی النسیان کے ہی بولتی ہیں کہ سہو کیا فلانی کام میں یعنے نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا اوس سی اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہ ہی کہ گناہ نہیں اون میں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب اونکے اور نہ یہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطار کی ثابت ہی دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنی کی ساتھ خطا کی واجب ہے قضا روزی کی اور بیچ نسیان کی واجب نہیں ہی قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سی ہی جیسیکہ حدیث میں آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزی کو اسلیے کہ نہیں کہلایا اور نہیں پلایا ہی تجکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنی مال لوگوں کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئی اونسی بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ مکروہ رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنی کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیی بہی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابوں میں وہ تفصیل لکہے ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی

وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی ہی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم بن معاویہ سی اونسی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بیٹے حیدہ کی سی کہ اوسنی سنا آنحضرت سی کہ فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تہی تم بہتر امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگوں کی لیی ف ع یعنی تہی وہ ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتوں کی اور مراد تمام مومنین اس امت کی ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہی اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونی کی اور نہ نکلنی کی ربقۂ اسلام سی اور مانند انکی کی اور بعضوں نی کہا کہ مخصوص ہی یہ ساتھ

امر کا مخصوص ہے اور بعضے نے کہا کہ مراد ہمارے اہل الرائے وحدیث سے ظاہر ہیں ہے اور جو ہیں

انعام دی ہر حصہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرنے والے ہو ستر امتوں کو تم بہتر ہو ان سے اور بہت زیادہ عزت والے ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہے یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کی ختم ہے یعنی جیسا کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کی بطریق مرفوع کی قال اِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتّٰى اَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْاُمَمِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا اُمَّتِيْ یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہہ جنت حرام ہے سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہوؤں میں اوسمیں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر یہانتک کہ داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہے طرف حسن خاتمہ کی کہ یعنی ہے حسن عاقبت جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى پس ہم آخر ہیں پیدایش میں اور اول ہیں رتبے میں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنَا مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهٖ تَزِيْدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہے عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سے ہے یعنی اللہ تعالی کی سے ہے اور حدیث پہلی کہ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ بھی مناسب ہے واسطے عذر کرنی کی اوس چیزی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سے خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنٰى وَتَجَاوَزَ عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ انتہی جانا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحوں میں تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہے اور بعضے نسخوں میں یہ عبارت بھی لکھی ہے

ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نے قدردانی کرے اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کرے اوسپر نعمتیں اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنی ہلال شوال کے سات سو سینتیسویں برس میں ساتھ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ پالنی والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی کی اور اصحاب اونکی کی سب اونکی کی لیکن ہم تو ہیں انکی کی سب **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ** تمام ہوا اپنے ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے اے مولا میری کیا بعید ہے تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بھول چوک سے درگذر فرماوے اور مجھکو اور میرے استادوں اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشدے اور ذلیل نفرماوے یا رب العالمین مکرر یہ عرض ہے کہ مجھ شرمسار کو اور میرے اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میرے ماں باپ اور سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہمارے حال پریشان بال پر ہو اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اللّٰهم انا نسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

بیت از گدایان تو ام شاہ بفرما مددی + کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم + نظم الٰهي نجني من كل ضيق + بجاه المصطفىٰ مولى الجميع + وهب لي في مدينته قرارًا + بايمان ودفن بالبقيع + ربنا هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما اللّٰهم صل وسلم على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه واهل بيته وبارك وسلم اللّٰهم صل وسلم عليه وعليهم اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

تمت

خاتمة الطبع از نتائج افکار شاعر یکتا ہی و نگارش قدسی رقم کلیم جناب منشی محمد نوازش حسین صاحب سہسوانی تخلص تسلیم

بعد حمد خدائے جل و علا و نعت خواجہ دوسرا و منقبت آل اطہار و مدحت اصحاب کبار آئینہ ارجمند تسلیم سہسوانی مشتاقوں کو مژدہ سناتا ہے بھٹکوں کو راہ پر لاتا ہے کہ کتاب افادت انتساب مفید خاص و عام ترجمہ مشکوٰۃ شریف مظاہر حق نام کہ نہ محتاج ہے تعریف کے نہ آرزو مند ہے توصیف کے دو مرتبہ حضرت دہلی کی اہتمام میں طبع ہوئی اور خاص و عام کی مقبول طبع ہوئی تیسری بار سہارے آقائی نامدار برگزیدۂ اعصار قدر دان فضلا مربی علماء دستگیر طیبان غمخوار غریبان ممدوح اصاغر و اکابر روزگار منشی نول کشور صاحب مطبع اودھ اخبار نے نقش شوکت سنگ طبع پر بٹھایا اور زر کثیر صرف مطبع میں اٹھایا اور ماہ جون ۱۸۶۸ء میں اختتام کا ساز ربع چہارم ہے کچھ حصہ کانپور میں اور کچھ لکھنؤ کی مطبع منشی صاحب موصوف الصدر میں چھپا کارپردازان مطبع کی سعی نے وہ جلوہ دکھایا کہ دیکھنے والوں کے سننے میں نہ آیا اگر حال تصحیح و کیفیت طبع تحریر میں لائے برای خود ایک نئی کتاب بنجائے ناچار مطلب اصلی مقام پر چھوڑتا ہوں اور دوسری طرف عنان اشہب قلم موڑتا ہوں حضرت مولانا محمد اسحق مہاجر رحمۃ اللہ کہ انکی فضائل ظاہری اظہر من الشمس اور کمالات باطنی ابہر من الامس مشکوٰۃ شریف کی المطبوع میں ترجمہ اردو سلیس کیا اور ایک عمدہ شان کے ساتھ آغاز انجام کو پہونچایا اسکی بعد قامع بنیاد شرک و بدعت دافع آثار کفر و ضلالت اسوۂ علماء متقدمین سرخیل کملاء متاخرین گوشوارہ فرق علم شجرۂ بارور حلم واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمائے منقول و معقول مولوی قطب الدین خان صاحب دام فیوضہ دہلوی شاگرد ممتاز بالاعزاز حضرت مولانا اسحق الاوصاف نے ترجمہ کو احادیث سے جدا کیا اور ہر باب میں بقدر ضرور مسائل فقہ کو کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے مع دیگر فوائد موقع بموقع اضافہ کیا مؤلف نے آخر کتاب میں ترجمہ کا نام مظاہر حق رکھا اور حدیث اور ترجمہ کا نام کتاب ماخذ حدیث منظر اختصار قلم انداز فرما کر جلد سوم میں اسکا اشارہ کیا آخر کار یہ نگارہ زنگ الٰہ بکرم مطبع کی ال میں شعلہ بہار کا یا چنانچہ عالم باعمل فاضل بے بدل گرہ کشائی طرہ شاہد دعوی آئینہ عکس نمای چہرۂ شہود علم ادب ہر کامل الاعت میں ان وائل مولوی محمد حسین علی صاحب بابات مؤلف اوجہ و کو پوا کیا اس مطبع علم مطلع فیض ملو موسوعہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ میں صحت مزید ہو خدائے عز و جل کے فضل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لطف سے کتاب قائل دید ہوئی قطعۂ تاریخ

خدای خلق کے فضل و کرم سے + چھپا جو ساتھ خوبی کے یہ نسخا + + + + لکھی تسلیم نے تاریخ فی الحال ہوئی اچھی مظاہر طبع اچھا ۱۲۸۴

طبع نسخہ مظاہر حق حدیث ہستاین کتاب حق قطعۂ تاریخ طبع از منشی عطار احمد صاحب متخلص بہ شایان بہر تاریخ طبع او شایان گفت دل ای نبی مظاہر حق

چھپ چکا نسخہ مظاہر حق ۱۲۸۴ ذکر اس میں ہے سب حدیثوں کا لکھی تاریخ طبع شایان نے خوب سے نسخہ حدیث چھپا

کتاب احادیث بے مثل و یکتا چو مطبوع گردید از فضل یزدان + از نتیجہ فکر منشی اشرف علی صاحب اشرف پی سال تاریخ او کلک اشرف + رقم ساختہ نسخہ عشق یزدان ۱۲۸۴ھ